وفا یار
تحریر : حسن کنول

وہ الٹراساونڈ کرواتے وقت۔۔۔ڈاکٹرنی سے مسلسل ضد کرتی رہی۔۔۔کے اسے بتادیں۔۔۔کے بیٹا ہوگا یا بیٹی۔۔۔۔

ڈاکٹرنی بار بار ایک ہی جواب دیتی۔۔۔دوسری پریگننسی میں یہ بتانا۔۔۔کے بیٹا ہے یا بیٹی سختی سے منع ہے۔۔۔۔یہ ان کے ہسپتال کے رول کے خلاف ہے۔۔۔

کومل بچوں کی طرح الٹرا ساونڈ کرواتے ہوئے رونے لگی۔۔۔

پلیز ڈاکٹر بتادیں ناں۔۔۔ میرے لیے یہ زندگی و موت کا سوال ہے۔۔۔۔" وہ اس گاؤں کے چوہدری ابراہیم بخش کی تیسرے نمبر کی بہو تھی۔۔۔۔

جسے ابراہیم بخش کا بیٹا فہیم بخش شہر سے پورے خاندان کے خلاف جاکر۔۔۔ محبت کی شادی کرکے لایا تھا۔۔۔

ڈاکٹرنی اس کے مقام و مرتبے سے باخوبی واقف تھی۔۔۔ گاؤں میں ایک پتہ نہیں ہل سکتا تھا چوہدری ابراہیم بخش کی اجازت کے بغیر۔۔۔

جب کومل نے جملہ ادا کیا۔۔ تو اس کی آنکھیں شدید کرب جھلکا رہی تھیں۔۔۔۔

"دیکھیں کومل۔۔۔ آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں۔۔۔۔ اس بات سے فرق نہیں پڑتا کے بیٹا ہے یا بیٹی۔۔۔ دعا کریں جو بھی ہو بس تندورست ہو۔۔۔۔" ڈاکٹرنی نے اسے پھر ایک بار سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر وہ نہ مانی۔۔۔۔

"آپ کے اس بار بھی بیٹی ہے۔۔۔۔ مگر یہ سو فیصد نہیں۔۔۔ کبھی کبھار الٹراساونڈ میں بیٹی کا پتا چلتا ہے مگر لڑکا ہو جاتا ہے۔۔۔ ایسے بہت سے کیسس میں ہوتا ہے۔۔۔ آپ دل چھوٹا نہ کریں۔۔ پھر بیٹا ہو یا بیٹی۔۔۔" ۔۔۔۔ آخر کار ڈاکٹرنی کو مجبوراً اسے بتانا پڑا۔۔۔ ساتھ ساتھ وہ اسے

حوصلہ بھی دینے لگیں۔۔۔۔ سمجھانے لگیں یہ سو فیصد رزلٹ نہیں۔۔۔ مگر وہ کہاں سن رہی تھی۔۔۔۔

وہ تو اب تک ڈاکٹرنی کے ادا کیے پہلے جملے پر اٹکی تھی۔۔۔ پھر ڈاکٹرنی نے کیا کہا اس نے کچھ نہ سنا۔۔۔۔ وہ سننے کی حالت میں ہی کہاں بچی تھی۔۔۔

کان میں صرف اپنے شوہر فہیم کے جملے گونجنے لگے۔۔۔ "اگر اس بار بھی بیٹی ہوئی تو یقین جان۔۔۔ طلاق دے کر۔۔۔۔ تیرے گھر روانہ کردوں گا"۔۔۔

وہ صرف جملے نہیں تھے وہ نشتر تھے۔۔ جو بظاہر لوگوں کو نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔ مگر اس کی روح کو چھلنی کر گئے تھے۔۔۔۔

فہیم بخش کی محبت بھری باتوں کا اعتبار کر کے اپنا شہر وماں باپ و بہن بھائی ی سب کچھ چھوڑ کر اتنی دور چلی آئی تھی۔۔۔ مگر اس کی محبت پہلی بیٹی ہوتے ہی دھوئے کی طرح اڑ گئی۔۔۔

گھر سے بھاگ کر آئی ی تھی وہ۔۔۔اب واپسی کا کوئی ی راستہ نہ تھا۔۔۔ایسے میں فہیم کا بار بار طلاق کی دھمکی دینا۔۔۔اسے خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

وہ فہیم سے سچی محبت کرتی تھی۔۔۔اس کے بغیر جینے کا کوئی ی تصور ہی نہ تھا۔۔ لیکن جب اس نے اپنی چھوٹی سوچ کا مظاہرہ کیا۔۔۔اور اس کی پہلی بیٹی ہونے پر ساس نندوں و جیٹھانیوں کے ساتھ مل کر طعنے قصے۔۔۔تب سے وہ زہر لگنے لگا۔۔ مگر شوہر تھا۔۔ پھر اس کی بیٹی کا باپ۔۔۔

کہاں جائے گی اپنی دو سالہ بیٹی مریم کو لے کر۔۔اگر اس نے طلاق دے دی۔۔یہ خوف دماغ کو مفلوج کرنے لگا۔۔۔۔

وہ بکھرے ہوئے جذبات و آنسو بہاتی الٹرا ساونڈ روم سے باہر نکلی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ میں فائ ل تھی۔۔۔۔

یہ سوچ کر جان نکل رہی تھی کے جب فہیم و اس کی ماں شاہین بیگم۔۔۔لڑکا ہے یا لڑکی پوچھیں گے۔۔تو کیا جواب دے گی۔۔۔۔

وہ باہر بینچ پر آکر بیٹھی۔۔۔تو اس کی دو سالہ بچی مریم فوراملازمہ سے ہاتھ چھڑا کر اسکے پاس اپنے ننھے قدموں سے چلتی ہوئ آئ ی۔۔۔

ماما گھر۔۔گھر۔۔۔"مریم اپنی ننھی زبان سے ٹوٹے ٹوٹے لفظ بول رہی تھی۔۔۔کومل کو علم تھا کے وہ گھر جانے کے لیے ضد کر رہی ہے۔۔۔

"اب کوئی ی گھر نہیں بچا ہمارے پاس۔۔۔"وہ اپنی بیٹی کو سینے سے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اپنی بیٹی مریم کو سینے سے لگائے روتی رہی۔۔

"چھوٹی بیگم صاحبہ چلیں۔۔۔آپ اس طرح رو کر حویلی کی عزت خراب کر رہی ہیں گاؤں کے لوگوں کے سامنے۔۔۔"نوری۔۔۔شاہیں بیگم کے گاؤں کی تھی۔۔۔شاید یہی سبب تھا کے دوسری ملازموں پر اسے خاصہ برتری حاصل تھی۔۔۔

شاہین بیگم کو کومل ایک آنکھ نہ بہاتی۔۔۔اس لیے نوری کو ہر وقت اس کے پیچھے لگا کر رکھتی۔۔۔۔تاکے وہ کومل کی پل پل کی خبریں ان تک پہنچائے۔۔۔اور وہ کُٹنی بن کر اپنے بیٹے کا دل اس شہری لڑکی سے کھٹا کریں۔۔۔

نوری اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔۔۔دبی دبی آواز میں بولی۔۔۔

وہ اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتی۔۔۔اپنی بیٹی کو سینے سے ہٹا کر۔۔۔کھڑی ہوئی۔۔۔

مریم کو نوری نے گود میں لیا۔۔۔۔اور تیزی سے ہسپتال کی سیڑھیاں اتر گئی۔۔۔

کومل نے جیسے ہی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا۔۔۔ فہیم کے الفاظ پھر کانوں میں گونجتے سنائی ی دینے لگے۔۔۔ "اگر اس بار بھی بیٹی ہوئی ی تو یقین " جان۔۔۔ طلاق دے کر۔۔۔۔ تیرے گھر روانہ کر دوں گا۔۔۔

طلاق کا خوف اسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔ سوائے پچھتاوں کے آج کچھ نہ تھا دامن میں۔۔۔۔ آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔

اچانک آنکھوں کے آگے ہر چیز گومتی ہوئی ی محسوس ہونے لگی۔۔۔اس نے تیزی سے اپنا سر پکڑا۔۔۔

نوری" وہ بے ساختہ چیخی۔۔۔۔"

خود کو گرنے سے بچانے کے لیے جیسے ہی ریلنگ کو پکڑنا چاہا۔۔۔پاؤں پھسل گیا۔۔۔

وہ کلا بازی کھاتی ہوئی پہلی سے آخری سیڑھی تک آن پہنچی۔۔۔

یہاں تک کے وہ پیٹ کے بل ہسپتال کے فرسٹ فلور کے فرش پر پڑئی ی تھی۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں جسم سے خون نکلنے لگا۔۔۔

اور لوگوں کا ہجوم جمع ہو گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

خود تو مر گ ئی ہمارے سر پر یہ بلا چھوڑ گ ئی۔۔۔ فہیم اس بچی کو اس "
کے نانی کے گھر بجھوا دو۔۔۔ ہمارا اس سے کوئی ی تعلق نہیں۔۔۔ میں
تمھاری دوسری شادی اپنے خاندان میں کرواؤں گی۔۔۔ میری خاندان کی
عورتیں بیٹے جنتی ہیں بیٹے۔۔۔"شاہین بیگم کے لہجے میں آخری جملہ ادا
کرتے وقت بڑا غرور تھا۔۔۔ بڑا ناز۔۔۔ بڑا فخر۔۔۔

فہیم بخش اپنی ماں کا حکم بجالایا۔۔۔ بیٹے کی چاہ میں وہ دوسری شادی کرنے
کے لیے فوری راضی ہوا۔۔۔

چھوٹی معصوم مریم کو اس کی نانی کے گھر بجھوا دیا گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

فہیم بخش کی بڑی دھوم دھام سے شاہین بیگم نے دوسری بارات چڑھائی ی۔۔۔

وہ اپنی دور کے رشتے کی بھتیجی لائی یں تھیں فہیم کے لیے۔۔۔

اقصی کے گھر والوں کو فہیم کی پہلی شادی و بیٹی کے متعلق مکمل اندھیرے میں رکھا تھا شاہین بیگم نے۔۔۔ ساتھ ساتھ سب کی زبانوں پر قفل لگوادیا تھا اِس متعلق۔۔۔

۔کسی کو بھی کومل یا مریم کا نام لینے تک کی اجازت نہ تھی حویلی میں۔۔۔۔

اقصی شروع شروع میں تو فہیم کے ساتھ کومل کی طرح بہت خوش رہی۔۔۔ مگر جیسے ہی اس کے پاؤں بھاری ہوئے۔۔۔۔ شاہین بیگم نے اپنی عادت کے مطابق پوتے کی رٹ لگالی۔۔۔

اقصی نے کومل کی طرح بی۔اے تو نہیں کیا ہوا تھا۔۔۔ مگر تین چار جماعتیں پڑھی تھیں۔۔۔

وہ کبھی گاؤں سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔اس لیے فہیم سے اکثر اپنے ساتھ شہر لے جانے کی ضد کرتی۔۔۔۔

وہ اپنے ماں باپ کی بڑی لاڈو سے پلی بیٹی تھی۔۔۔اس لیے بڑی ضدی مزاجیت کی مالکن تھی۔۔

اس کے ہر وقت ضد کرنے کے سبب فہیم شاہین بیگم کو بغیر بتائے۔۔۔اپنے ساتھ ایک ہفتے کے لیے شہر گھومانے لے گیا۔۔۔

شاہین بیگم کے سینے میں آگ بھر گ ئی۔۔۔انھیں اقصی کومل سے بھی زیادہ چلاک لگنے لگی۔۔۔جوان کی حویلی میں رہ کر پر نکال رہی تھی۔۔۔ان کی ناک کے نیچے سے ان کے بیٹے کو اڑا لے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔

الٹرا ساونڈ کراتے وقت ڈاکٹرنی سے پوچھ لینا کے لڑکا ہے یا" لڑکی۔۔"شاہین بیگم نے سخت لہجے میں حکم صادر کیا۔۔۔تو اقصی احتجا جی نگاہوں سے انھیں تکنے لگی۔۔۔

ایسا کیوں بھلا؟؟۔۔"وہ ناسمجھی سے سب کے سامنے۔پوچھ اٹھی۔۔۔"

اس کے پلٹ سوال کی جرات دیکھ۔۔۔ جہاں شاہین بیگم کی دوسری بہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھے تھے۔۔ وہیں شاہین بیگم سر تا پاؤں تلملا اٹھیں تھیں۔۔۔

"جتنا کہا ہے اتنا کر۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولیں۔۔۔ ان کی رعب دار آواز پوری حویلی میں گونجی تھی۔۔۔

"دیکھ اماں۔۔۔ لڑکا ہو یا لڑکی کیا فرق پڑتا ہے؟؟۔۔ بس میں تو اللہ سے یہی دعا کر رہی ہوں جو ہو صحت مند ہو۔۔۔" اقصی بھولے پن
سے۔۔ سمجھانے والے انداز میں بولی۔۔۔ تو شاہین بیگم کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا۔۔۔

پانچ جماعتیں پڑھ کر خود کو ماسٹرنی سمجھ رہی ہے ؟؟۔۔۔ بڑی آئی ی"
۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کر۔۔ الٹرا ساونڈ والی سے پوچھے بغیر واپس آئی ی۔۔۔ تو
چوٹی سے پکڑ کر حویلی۔ سے باہر نکال دوں گی۔۔۔" ان کے سخت جملے و
جارحانہ انداز اقصی نے پہلی بار دیکھا۔۔۔ تو سر تا پاؤں ہل کر رہ گئی۔۔۔

اقصی نے فہیم کی جانب نگاہ کی۔۔۔ جو خاموشی سے بیٹھا نظر آیا۔۔۔

وہ چاہتی تھی۔۔ کے فہیم اس کا ساتھ دے۔۔۔ کہے کے اماں بیٹا ہو یا بیٹی کیا
فرق پڑتا ہے۔۔۔ مگر وہ تو منہ میں جیسے دہی جمائے بیٹھا ہو۔۔۔

اماں میرے لیے لڑکا ہو یا لڑکی کوئی ی فرق نہیں۔۔۔ بلکے۔۔" ابھی"
اقصی بول ہی رہی تھی کے پورے صحن میں شاہین بیگم کی گرج دار آواز
گونجی۔۔۔۔

چپ۔۔۔زیادہ بڑ بڑ نہ کر۔۔۔یہ نخرے تب دیکھا جب میری گود میں دو"

"تین پوتے ڈال دے۔۔۔

اقصی نے محسوس کیا تھا جب سے وہ فہیم کے ساتھ ایک ہفتے شہر گھوم کر آئی ہے شاہین بیگم کا رویہ اس سے خاصہ اوکھڑا اوکھڑا ہے۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

الٹرا ساونڈ میں لڑکی آیا تھا۔۔

مگر اسے اس بات سے ذرا بھی فرق نہ پڑا۔۔۔بلکے وہ تو بڑی خوش تھی۔۔۔

اسے یقین تھا جب بچی دنیا میں آجائے گی تو سب خود ہی اس سے پیار کرنے لگیں گے۔۔۔یہی سوچ کر اس نے جھوٹ کہا۔۔۔کے الٹرا ساؤنڈ میں ڈاکٹرنی نے لڑکا بتایا ہے۔۔۔۔

بس لڑکے کا سننا تھا۔۔۔کے فہیم کی خوشی کا ٹھکانا نہ رہا۔۔۔

اب تو وہ پہلے سے بھی زیادہ اقصی کے ناز نخرے اٹھانے لگا۔۔۔شاہین بیگم نے بھی خوشی خوشی اٹھانے دیے۔۔۔آخر کو وہ ان کے تیسرے ولاڈلے بیٹے کو وارث جو دینے جا رہی تھی۔۔۔۔

ان کے خاندان کی لڑکیاں بیٹے جنتی ہیں یہی سب سے بڑا فخر تھا ان کا۔۔۔۔

دیکھو تو صحیح کتنی پیاری بیٹی ہے ہماری۔۔۔"اپنی چاند سی بیٹی کو گود میں"
اٹھائے۔۔۔ فہیم کو دیکھانے لگی۔۔۔۔

الٹرا ساونڈ میں تو لڑکا تھا ناں؟؟۔۔ پھر یہ لڑکی کہاں سے"
آ گئی؟؟۔۔"وہ آگ بگولہ ہو کر۔۔۔ارد گرد کے ماحول سے لاپرواہ
۔۔۔اس نازک صفت پر زور سے چنگھاڑا۔۔۔

اقصی کو یقین نہ آیا۔۔۔یہ سامنے جاہلوں کی طرح چیختا ہوا شخص۔۔۔ فہیم
بخش چوہدری ہے۔۔۔اس کا پڑھا لکھا شوہر۔۔۔

یہ خدا کے فیصلے ہیں۔۔اس نے ہمیں نعمت کی جگہ رحمت دی۔۔۔اس میں" میرا تمھارا یا کسی کا بھی کیا دخل؟؟۔۔۔وہ جسے چاہتا ہے بیٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹی اور جیسے چاہتا ہے دونوں عطا کرتا ہے۔۔۔۔" اپنے شوہر کا یہ نیا روپ اس کے دل کو شدید چوٹ کر گیا تھا۔۔۔۔وہ جذباتی ہو کر روتے ہوئے۔۔۔سمجھانے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتی۔۔۔۔وہ کس پتھر سے سر ٹکرا رہی تھی۔۔۔

اس کا مطلب تو نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔" وہ غصے سے سامنے رکھے جھولے" پر لات مارتا ہوا۔۔کمرے سے نکل گیا۔۔۔۔

جھولا زمین بوس ہوا۔۔۔تو دھمک کی زوردار آواز پیدا ہوئی ی۔۔۔

جس سے ڈر کر وہ ننھی شہزادی زور زور سے رونے لگی۔۔۔

فہیم کے جاتے ہی اس کے گھر والے آگ ئی ے تھے۔۔۔اس کے نانانانی کی خوشی کی کوئی ی انتہا ہی نہ تھی۔۔۔وہ تو بچی کو چوم چوم کر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔۔

بابا۔۔۔تیرے جیسا باپ خدا ہر بچی کو دے۔۔۔"وہ اپنے باپ کے سینے" سے لگ کر کہتی ہوئی ی۔۔۔رودی۔۔۔

تیری سسرال والے نظر نہیں آرہے؟؟۔۔۔"اس کی ماں نے پوچھا تو وہ" نظر جھکا کر رونے لگی۔۔۔

لڑکے کی خواہش تھی۔۔۔۔ لڑکی ہوئی ہے اس لیے شکل دیکھنے تک نہ آئے۔۔۔" دادای دادا۔ تایاتائی کی تو چلو خیر۔۔۔ اس ننھی پری کے سگے باپ نے بھی اس کا چہرہ دیکھنا تک گوارا نہ کیا۔۔۔

"تو دل چھوٹا نہ کر۔۔۔ اسے ہم لے جائیں گے۔۔ بڑے نازوں سے پالیں گے اپنی نواسی کو۔۔۔" سامنے زمین بوس جھولے کو دیکھ۔۔۔ اس کی ماں تیزی اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

"نہ ماں۔۔۔۔ باپ زندہ ہے اس کا۔۔۔۔ حق ہے میری بیٹی کا اپنے باپ کی محبت پر۔۔۔ بیٹی ہے اس کی۔۔ آج نہیں تو کل۔۔۔۔ محبت آئے گی ضرور۔۔۔۔" اقصیٰ پُر امید لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

یقین کامل تھا اسے۔۔۔ایک ناں ایک دن بیٹی کی محبت آئے گی۔۔۔آخر خون ہے اس کا۔۔۔۔

آپی۔۔۔وہ وہ۔۔۔ کتنی پیاری گڑیا ہے یہ۔۔۔۔"اس کا چھوٹا بھائی علی جو" صرف پانچ سال کا تھا۔۔۔اپنی بھانجی کو گود میں لے کر خوش ہو کر پیار کرنے لگا۔۔۔

جسے دیکھ۔۔۔اقصی کے چہرے پر اطمینان بھری مسکان بکھرئ ی۔۔

اقصی و کومل میں سب سے بڑا فرق فیملی کے سپورٹ کا تھا۔۔۔کومل کے پیچھے کوئ ی سپورٹ نہ تھی۔۔۔اس لیے وہ کمزور پڑتی چلی گ ئ ی۔۔جبکے اقصی کے پیچھے اس کے جان نچھاور کرنے والے والدین کھڑے تھے۔۔۔

"بابا۔۔۔مجھے بھی گود میں لو ناں۔۔سارے بچوں کے بابا انھیں گود میں لیتے ہیں۔۔۔"اس ننھی شہزادی کا نام زونیشہ رکھا تھا اقصی نے۔۔۔۔

پیار سے اس ننھی پری کو زونی پکارتی۔۔۔۔اقصی اکیلے ہی اسے ماں و باپ دونوں کا پیار دے رہی تھی۔۔۔۔ فہیم تو اسے دیکھنا تک گوارا نہ کرتا۔۔۔

وہ بڑی ہونے لگی تھی۔۔۔اپنے دوسرے کزنز کو دیکھتی جن کے ہر وقت ناز اٹھائے جاتے تو آرزو کرتی۔۔۔۔کے اس کا باپ بھی اسی طرح اس کے ناز اٹھائے۔۔پیار کرے۔۔۔اپنے سینے سے لگائے۔۔۔۔۔۔۔ مگر وہ تو سنگ دل پتھر تھا۔۔۔جو ننھی پری کی بات سے پگھلنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

کام کر رہا ہوں میں۔۔ نظر نہیں آتا تجھے۔۔ چل اپنی ماں کے پاس "

جا۔۔۔وہ گود میں اٹھائے گی تجھے۔۔۔"ہر بار کی طرح۔۔ جھاڑتے

ہوئے۔۔۔اس کا ننھا بازو پکڑ کر۔۔۔دوسری سمت دھکیلا۔۔۔اور اپنے

لیپ ٹاپ پر کام کرنے میں مگن ہو گیا۔۔۔

وہ اسے کچھ لمحے یوں ہی شکوے بھری نگاہ سے تکتی رہی۔۔۔پھر اپنی ماں

کے پاس روتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ سات سال کی ہو چکی تھی۔۔۔

اپنے ننھے قدموں سے حویلی کے بڑے سے لاونچ میں آئی ی۔۔۔ تو اپنی دادی کو آمن کی نظر اتارتے دیکھا۔۔۔

وہ چوہدری خاندان کا سب سے بڑا پوتا اور بڑے تایا کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔۔

بہت خوبصورت تھا وہ۔۔ یہی سبب تھا کے نظر بھی بڑی جلدی لگ جایا کرتی۔۔۔۔

نظر لگتی تو اکثر گر جاتا یا چھینکیں آنے لگ جاتیں۔۔۔ جس کے سبب سفید ناک مکمل سرخ پڑ جاتی۔۔۔

شاہین بیگم ویسے تو اپنے تینوں پوتوں پر ہی صدقے واری جاتیں۔۔۔ مگر آمن سے کچھ زیادہ ہی والہانہ محبت تھی۔۔۔۔

دن رات اس کی لال مرچوں سے نظر اتارتی رہتیں۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہے ؟۔۔۔ میرے پوتے کو نظر لگائے گی کیا؟۔۔۔ چل ’’ اپنے کمرے میں جا اپنی ماں کے پاس۔۔۔‘‘ شاہین بیگم نے اسے سامنے کھڑے دیکھا تو منہ بسورتی ہوئی ی مرچیں ہاتھ میں لے کر۔۔۔ تیزی سے حقارت بھرے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

وہ زونی کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھیں۔۔۔

بہت دل دکھتا تھا اس کا۔۔۔۔ اپنی دادی کی بے مروتی وسنگدلی دیکھ۔۔۔۔

میں کیوں اس کالے کو نظر لگانے لگی۔۔۔اللہ کا شکر۔۔ تیرے پوتے سے" کہیں زیادہ خوبصورت ہوں میں۔۔۔ بالکل دودھ جیسی۔۔۔۔جبکے اس سے تو کوا بھی شرما جائے۔"وہ بھی زونی تھی ان ہی کی پوتی۔۔۔آمن کو دیکھ۔۔۔نہایت کڑوا منہ بنا کر کہتی ہوئی ی۔۔۔اپنی موٹی چوٹی کا پراندہ بڑے ناز سے ہاتھوں میں ہلاتی۔۔۔پلٹ کر چلی گ ئی۔۔۔

کیوں محسوس ہونے دے کسی کو۔۔کے اسے تکلیف ہوئی ی ہے۔۔۔۔الٹا دوسرے کو تکلیف میں نہ ڈال دے۔۔۔

خود کیوں جلے جب دوسروں کو جلا سکتی ہے۔۔۔

آمن نے حیرت و بے یقینی سے اس سات سالہ چھوٹی لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

جس کی تعریف کرتے کرتے دنیا نہیں تھکتی۔۔۔جو اسے ایک بار دیکھ لے ۔۔ نظر نہیں ہٹا پاتا۔۔اسے وہ چھوٹی لڑکی منہ پر کالا کہ کر چلی گ ئی تھی۔۔۔رہا سہا کالے کوے سے تشبیہہ بھی دے ڈالی۔۔۔

چوہدریوں کا خون تھا۔۔۔ گرم کیسے نہ ہوتا۔۔۔پندرہ سالہ وہ حسین وکم سن لڑکا غصے سے مکمل سرخ پڑ گیا۔۔۔

ارے میری جان۔۔۔تو کیوں خون جلا رہا ہے۔۔یہ تو ہے ہی کرم جلی۔۔سوائے خون جلانے کے ماں بیٹی کو آتا ہی کیا ہے۔۔۔ نظر انداز کیا کر اسے۔۔۔"شاہین بیگم سر جھٹکتے ہوئے۔۔۔اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے لگیں۔۔۔

جس پر وہ دانت پیستے۔۔۔خون کا گھونٹ پینے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کافی عرصے بعد۔۔۔

وہ چائے کی ٹرے سجا کر۔۔۔ کمرے میں مسکراتے ہوئے داخل ہوئی ی۔۔۔

”ارمان۔۔۔ ارمان۔۔۔ اٹھ جائی یں۔۔۔ آپ کی ضروری میٹنگ ہے بھول گ ئی ے کیا؟؟۔۔“ بیڈ کے سائی یڈ ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے۔۔۔ وہ اس کا بازو بڑی محبت سے ہلاتے ہوئے۔۔۔ اٹھانے کی سعی کرنے لگی۔۔۔

آہ۔۔۔''اگلے ہی پل۔۔اس نے دودھیائی سی نازک کلائی کو پکڑ کر بیڈ پر''
گرالیا۔۔۔اور خود تیزی سے اس کے نازک سراپے کے اوپر آگیا۔۔۔۔

وہ اچانک ہوئے حملے کے سبب۔۔۔بے ساختہ ہی چیخی۔۔۔۔اس کی چیخ
دبانے کے لیے فوراً اپنا بھاری ہاتھ اس کے سرخ ہونٹوں پر رکھا

او۔۔۔آج تو لب اسٹک بھی لگائی ہوئی ہے مسز ارمان نے۔۔۔''اس''
کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔شوخی سے کہا۔۔۔جس پر وہ جھیپ گئی۔۔۔

رات کو دعوت میں گئے تھے۔۔۔تب لپ۔اسٹک لگائی
تھی۔۔۔دعوت سے واپسی پر منہ اچھی طرح دھولیا تھا۔۔۔لیکن دھونے
کے باوجود ابھی تک ہونٹوں پر رات کی لپ۔اسٹک کے آثار نمایاں تھے۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹا کر۔۔۔ کمرے کی مدھم روشنی میں بھی چاند سے چمکتے چہرے کو دیوانہ وار تکتے۔۔۔۔اس کی لٹوں کو اپنی انگلیوں میں الجھا کر کھیلتے۔۔۔۔ مسکرانے لگا۔۔۔

جبکے مقابل کی سانسیں رک رہی تھیں۔۔

"کیا کر رہے ہیں ؟۔۔اگر ماما آگ ئی یں تو قیامت برپا ہو جائے گی۔۔۔ پلیز ہٹیں ناں۔۔۔" وہ ڈرئے ہوئے لہجے میں۔۔۔ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

"افف۔۔اب یہ جدائی ی برداشت نہیں ہوتی مجھ سے مریم۔۔۔۔بس نہیں چلتا دنیا کو چیخ چیخ کر بتاؤں کے بیوی ہو تم میری۔۔۔۔" وہ افسردہ سہ ہوا تھا۔۔۔

ان کے نکاح کو ایک سال ہو چکا تھا۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ دنیا و گھر والوں کی نظر میں سوائے کزنز کے کچھ نہ تھے۔۔۔۔

جب سے نانی کا۔ انتقال ہوا تھا اس کے ماموں اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئے تھے۔۔۔

مریم کی مامی کسی صورت اسے گھر میں رکھنے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔ کیونکے جانتی تھیں اُرمان پسند کرتا ہے اسے۔۔۔

ارمان نے اپنی ماں کو منانے کی بہت کوشش کی۔۔۔ مگر وہ کسی صورت اس رشتے کے لیے راضی نہ ہوئی یں۔۔۔ یہی سبب تھا کے اس نے مریم سے چھپ کر نکاح کر لیا۔۔۔ اب وہ اس کی منکوحہ تھی۔۔۔

بس ایک بار میں بزنس کی پوری بھاگ دوڑ سنبھال لوں۔۔۔ پھر دیکھنا امی ”
ابو دونوں کے سامنے تمھارا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو جاؤں گا۔۔۔ اگر پھر بھی امی
ہمارے رشتے کو نہ مانیں تو میں تمھیں الگ گھر لے کر دے دوں
گا۔۔۔ جہاں صرف تم اور میں رہیں گے۔۔۔ اس گھر میں۔۔۔ میں تمھیں
ایک کام کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گا۔۔۔ رانی بنا کر رکھوں گا
تمھیں۔۔۔ رانی۔۔۔ اپنے دل کی بھی اور اپنے گھر کی بھی۔۔۔“ اس کے
ہونٹوں کو نرمی سے چومتے۔۔۔ سنہرے کل کے خواب سجانے لگا۔۔۔

یہی تو وہ خوبصورت خواب تھے جن کے سہارے مریم جیا کرتی۔۔۔

اس کے گال مکمل سرخ پڑ گئے تھے۔۔۔ وہ جھیپ کر نظر جھکا
گئی۔۔۔

کتابوں میں منہ دیے وہ کب سے پڑھنے میں مگن تھی۔۔۔کے اچانک کھڑکی سے کسی گاڑی کے آنے کی آواز محسوس ہوئی ی۔۔۔

اتنی رات کو کون ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔"رات کے دو بجے تھے۔۔۔وہ یہ" سوچ۔۔۔خاصہ تجسس سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس پہنچی۔۔۔

باہر کافی اندھیرا تھا۔۔۔۔

اسے ٹھیک سے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔ مگر ایک چیز جو اسے صاف نظر آئی ی وہ تھی جلتی ہوئی ی سگریٹ۔۔۔۔

وہ جو کوئی ی بھی تھا وہ سگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

یہ شخص کون ہو سکتا ہے؟۔۔۔وہ یہی سوچنے لگی۔۔۔

وہ شخص گاڑی سے اتر کر۔۔۔۔سگریٹ فرش پر پھینک کر۔۔۔اپنے جوتوں سے رگڑنے کے بعد۔۔۔۔حویلی میں داخل ہوا۔۔۔

زونی سوچ میں پڑھ گ ئی تھی یہ سگریٹ پینے والا کون ہو سکتا ہے۔۔۔

آمن؟؟۔۔نہیں وہ تو دادا کو سگریٹ پیتا دیکھ لے تو بگڑ جاتا ہے۔۔۔وہ'' نہیں ہو سکتا۔۔۔مگر آمن نہیں تو پھر کون؟۔۔۔شاہ میر۔۔نہیں نہیں۔۔وہ اللہ کی شریف گائے نہیں ہو سکتا۔۔۔''شاہ میر پورے بخش خاندان کا نیک و شریف و ہوشیار و پرفیکٹ لڑکا تھا۔۔۔جو Law کی تعلیم شہر کی مشہور یونیورسٹی سے حاصل کر رہا تھا۔۔۔۔

مگر شاہ میر و آمن کے سوا تو کوئی ی نہیں تھا اس حویلی میں۔۔۔ جس کے لیے اتنی رات کو حویلی کا دروازہ کھلے۔۔۔

کل دیکھتے ہیں۔۔۔ ابھی تو پیپر کی تیاری کرؤں۔۔۔ پورے سال پڑھ لیتی" زونی۔۔ تو اس وقت سر پکڑ کر نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔ لیکن پڑھنے کا بھی کیا فائدہ ۔۔۔ مجھے کون سہ یاد رہتا ہے۔۔۔ پتا نہیں کون ہوتے ہیں وہ عزیم لوگ ۔۔۔ جو پورا سال پڑھتے ہیں۔۔ اور علم انکے ذہن میں سکون سے بیٹھتا ہے ۔۔۔ ایک ہم نکمے ہیں۔۔۔ پڑھ بھی لیں تو علم نا جانے کون سی پتلی گلی سے نکل جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔" وہ اپنے سر پر کتاب مارتی ہوئی ی۔۔۔ منہ بسور کر بولی۔۔ پھر دوبارا لیٹ کر۔۔۔ بیڈ کراون پر پاؤں ٹکا لیے۔۔۔ جس کے سبب اس کا دھڑ نیچے و پاؤں اوپر تھے۔۔۔ پھر دوبارا کتاب کو رٹنا شروع کر دیا۔۔۔۔

وہ کمرے سے باہر سے گزر رہا تھا۔۔۔جب نگاہ دروازے کے نیچے سے آتی پیلی روشنی پر پڑئی ی۔۔

یہ اتنی رات تک کیوں جاگ رہی ہے؟؟۔۔ کہیں پیپر دینے جانے کی تو" نہیں سوچ رہی؟؟۔۔۔اسے تو صبح بتاتا ہوں۔۔۔۔" آمن منہ میں بڑبڑاتا۔۔۔وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

صبح کے سات بجے تھے۔۔۔وہ فوراً تیار ہو کر۔۔۔ضروری سامان ہاتھ میں لے کر کمرے سے دبے پاؤں نکلی۔۔۔۔

اسے یقین تھا جب تک سب سو کر اٹھیں گے۔۔اور انھیں پتا چلے گا کے وہ گھر میں نہیں ہے۔۔۔تب تک تو وہ پیپر دے کر بھی واپس آ جائے گی۔۔۔

دبے پاؤں پیچھے کے روازے سے نکلنے لگی۔۔۔

دل ہی دل بہت خوش تھی وہ۔۔۔۔کے کسی جلاد سے ٹکراؤ نہیں ہوا۔۔۔

ابھی پلر کے پاس سے تیزی سے گھوم کر۔۔باہر جاتی۔۔۔اس سے قبل ہی اچانک وہ کسی جن کی طرح پلر کے پیچھے سے نمودار ہوا۔۔۔

کیونکے وہ اچانک سامنے آیا تھا۔۔۔اس لیے پاؤں کو ٹھیک وقت پر بریک نہ لگا سکی۔۔۔اور زور سے اس کے کشادہ سینے سے ٹکرائی ی۔۔۔

آہ۔۔۔میری ناک توڑ دی۔۔کیا کالے بلے کی طرح راستہ کاٹ رہے ہو؟۔۔"ناک کی ہڈی کسی لوہے سے ٹکرا گئی ہو۔۔۔کچھ ایسا محسوس کیا تھا اس نے۔۔۔جبکہ مقابل پتھر کا بت بنے اسے کھا جانے والی نگاہ سے تک رہا تھا۔۔

اس ٹکراؤ کے سبب اس کا سامان ہاتھ سے چھوٹ کر۔۔۔زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔

کہاں؟؟۔۔"دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔ایک ابرو اچکا کر" ۔۔۔تفتیشی انداز میں استفسار کیا۔۔۔

کیا مطلب کہاں۔۔۔۔ نظر نہیں آتا۔۔۔ پیپر دینے جا رہی ہوں۔۔۔اب"
ہٹو۔۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتی ہوئی ی۔۔اس کے برابر سے گزر کر جانے
لگی۔۔۔۔

سمجھ نہیں آیا تھا تمھیں کل۔۔۔جب دادا نے صاف الفاظ میں کہا تھا کے"
تمھاراا اسکول جانا بند۔۔۔۔۔"بغیر اپنی جگہ سے ہلے۔۔۔ تیزی سے اس کا
بازو پکڑ کر۔۔۔۔واپس اپنے آگے کھینچا۔۔۔جس کے نتیجے میں وہ اس کے
روبرو آگ ئی تھی۔۔۔۔

دانت پیس کر خاصہ جتاتے ہوئے۔۔طنزیہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

جس پر مقابل کے تن بدن میں آگ لگی۔۔۔۔

تعلیم میرا ابھی حق ہے۔۔۔ جس سے مجھے کوئی ی محروم نہیں" کر سکتا۔۔۔" آنکھوں میں شعلے بھرے۔۔۔ وہ تیزی سے نڈر لہجے میں بولی۔۔۔

"کوئی ی تمھیں محروم نہیں کرتا تمھارے حق سے۔۔ اگر اپنی دوست کی تم نے اسکول سے بھاگنے میں مدد نہ کی ہوتی۔۔۔ فلحال۔۔۔ بحث نہیں کرنا چاہتا تم سے۔۔۔ واپس کمرے میں جاؤ۔۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔

"میں تمھاری طرح پھٹُو نہیں کالے بلے۔۔۔ جو کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہوں۔۔ جب کہ دیا میرا کوئی ی لین دین نہیں عافیہ کے بھاگنے سے۔۔۔ تو اپنے اس بھو سے بھرے دماغ میں بیٹھا لو۔۔۔ مطلب کوئی ی لین دین نہیں۔ اور رہی پیپر دینے کی بات۔۔۔ تو جو کرنا ہے کر لو۔۔۔ میں تو

جاؤں گی۔۔۔" اپنے بازو سے اس کا ہاتھ ایک جھٹکے سے جھٹکتے۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔ اپنی شہادت کی انگلی ایک ادا سے اس کی پیشانی سے رخسار تک لاتے۔۔۔ ایک ایک لفظ خاصہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

اس کی انگلی کا لمس۔۔۔ مقابل کو زہر لگا۔۔۔۔

انگلی کو ہاتھ سمیت پکڑ کر۔۔۔ اگلے ہی پل۔۔۔ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر موڑا۔۔۔ جس پر اس لڑکی کی بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔

آہ" اس کی گردن تکلیف کی شدت سے اوچکی۔۔۔۔ جس کے سبب اس کا" سر کا دوپٹہ۔۔۔۔۔۔ نیچے ڈھلک گیا۔۔۔ ساتھ ساتھ آنکھیں اذیت کی شدت سے لمحہ بھر کے لیے از خود بند ہوئی یں۔۔۔۔

سفید اسکول یونیوفارم میں ملبوس وہ دودھیائی ی رنگت کی شہزادی۔۔۔اس لمحے کسی کو بھی اپنا اسیر بنا سکتی تھی۔۔۔سوائے اس پتھر کی مورت کے۔۔۔جو اس کا چھونا بھی برداشت نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

بچپن سے وہ اسے کالا بلا بلاتی۔۔۔جو اس کے ایگو کو شدید ہرٹ کرتا۔۔۔

وہ ہمیشہ کالے رنگ کے کپڑے زیب تن رکھتا۔۔۔جس میں اس کی سفید دھوپ جیسی رنگت الگ ہی چمکتی۔۔۔اس لمحے بھی وہ کالے رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔

اس لڑکی کی صراحی دار سفید گردن پر ہرے والال رنگ کی نسیں الگ ہی چمک رہی تھیں۔۔۔جن کے سبب ایک لمحے کے لیے صحیح۔۔۔وہ حسین نوجوان بغور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

"تصویر کھینچ کر دے دوں کیا؟؟۔۔آرام سے بیٹھ کر تاڑتے رہنا۔۔۔"غضب بے عزتی کی تھی۔۔۔وہ بھی منہ پر۔۔۔

اس بے عزتی کے جواب میں غصے کی شدت سے سرخ چہرے کے ساتھ۔۔۔اسے پلر سے چپکا ڈالا۔۔۔۔

"دنیا کی آخری عورت بھی ہوناں تم۔۔۔تو بھی تمھیں نہ دیکھوں۔۔۔"اس کی بلوری چبھن بھری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔حقارت سے کہا۔۔۔

”پلے فل۔۔۔ آنکھوں سے آنکھیں ملاتے۔۔۔“ واقعی؟؟؟۔۔۔
مسکراہٹ گلاب نما پنکھڑیوں جیسے ہونٹوں کے کناروں پر
سجائے۔۔ چیلنجنگ انداز میں استفسار کیا۔۔۔۔۔

ساتھ ساتھ اپنے الٹے ہاتھ کو نرمی سے اس کے گال پر پھیرا۔۔۔

”چھونا مت مجھے۔۔۔ بے حیا کہیں کی۔۔۔“ اس کا ہاتھ جو رخسار پر
تھا۔۔۔ غصے سے اپنے الٹے ہاتھ سے جھٹکتے۔۔۔۔ بپھر کر حقارت سے
کہا۔۔۔

ہم کھلم کھلا ٹچ کریں تو بے حیا۔۔ تم غصے کی آڑ میں بہانے سے ٹچ کرؤ تو"

غیرت مند۔۔واہ۔۔۔" وہ طنزیہ مسکرا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے جواب دہ

ہوئی ی۔۔۔

میں نے تمھیں کب ٹچ کیا؟؟۔۔۔"وہ بپھر کر پوچھ اٹھا۔۔۔۔"

"تو یہ میری کمر کے پیچھے تمھارا ہاتھ۔۔۔کیا تسبیح کے دانے گن رہا ہے؟؟"

اپنے غصے میں وہ بھول گیا تھا کے اب تک اس کا سیدھا ہاتھ کمر کے پیچھے موڑا

ہوا ہے۔۔۔فوراہی اس کے طنز پر۔۔۔۔چھوڑ کر اک قدم دور ہٹ کے کھڑا

ہوا۔

اس سنگ دل کے کلائی ی آزاد کرتے ہی۔۔وہ اسے نرمی سے مسلنے لگی۔۔۔

اس کی جلد اتنی حساس تھی کے آمن کی انگلیاں اس پر چھپ چکی تھیں۔۔۔۔

باہر کہاں ؟؟۔۔ کمرا اُس طرف ہے تمھارا۔۔"اس حسین لڑکی کو باہر کی" سمت بڑھتے دیکھ۔۔۔ تیزی سے آگے آکر راستہ روک۔۔۔۔ سختی سے اسے کمرے کا رخ دیکھانے لگا۔۔۔۔

بچے نہ ہوں تو چلے گا۔۔۔ مگر بچے ہوں اور ماں جاہل ہو یہ نہیں چل" سکتا۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھتے ہوئے۔۔۔ سنجیدگی سے بولی۔۔۔

"کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔" ناسمجھی سے مقابل کو تکتے ہوئے۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے اس نے نزدیکی بڑھائی ی۔۔۔ جس پر آمن کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

"آہ"۔۔۔ابھی اسے دور کرتا۔۔۔اس سے قبل ہی اس نے مقابل کے دونوں کندھوں پر ہاتھ جما کر۔۔۔۔مین پارٹ پر۔۔اپنی پوری طاقت سے گھٹنے سے وار کیا۔۔۔

"زو۔۔۔۔جانور کہیں کی۔۔۔" اگلے ہی لمحے وہ زمین پر تڑپ کر گرتے ہوئے درد کی شدت سے چیخا۔۔۔۔

"فکر نہ کرؤ جانے من۔۔۔ تمھاری طرح سخت دل نہیں یہ زونی۔۔۔اگر کوئی ی لڑکی نہ ملی تو مجھے پرپوز کر دینا۔۔میں کرلوں گی تم سے

شادی۔۔۔اوکے کالے بلے۔۔۔" وہ اس کی حالت کو مکمل انجوائے کرتے۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہتی۔۔۔ بڑی شان سے اپنا سامان فرش سے اٹھا کر۔۔۔ باہر جانے ہی لگی تھی۔۔۔۔۔۔ کے وہ دانت پیستے۔۔۔ تکلیف کی شدت سے فرش پر لیٹا ہوا چیخا۔۔۔ "کمینیوں کی سردارنی۔۔

نہیں۔۔۔ابلیس کی بیٹی۔۔۔" اس کے دیے خطاب کو فورا رد"
کرتے۔۔۔ فخریہ تصحیح کرتے ہوئے بولی۔۔۔

پھر زچ کرنے والے انداز میں مسکرا۔۔۔اسے تڑپتا ہوا چھوڑ کر چلی گ ئی۔۔۔

میری زندگی کا مقصد ان تینوں کی بربادی۔۔۔"
میں اسی لیے حویلی کی بیٹی۔۔۔

میں اسی لیے کمینی زادی۔۔۔۔" وہ منہ میں فخریہ بڑبڑاتی۔۔۔ باہر نکل گ ئی تھی۔۔۔۔

ان لڑکیوں میں سے تھی ہی نہیں وہ۔۔۔کے کوئی ی اس کا حق چھین لے۔۔اور وہ روتی دھوتی ایک سائی یڈ میں ہو کر بیٹھ جائے۔۔نہ۔۔۔۔رونا دھونا توڈکشنری میں کہیں تھا ہی نہیں۔۔۔۔اس کا ماننا تھا وہ اس خاندان کو رولانے کے لیے دنیا میں آئی ی ہے۔۔۔۔اپنا حق چھینے والوں کو سر پکڑ کر رونے پر مجبور کر دے۔۔ایسی حسین بلا تھی زونیشہ۔۔

❤*H usny Kanwal*❤

پیپر دے کر نکلی۔۔تو کھلے گراؤ نڈ میں وہ سامنے تن کر کھڑا۔۔۔دھوپ کا کالا چشمہ آنکھوں پر لگائے۔۔۔اپنا منتظر نظر آیا۔۔۔

چہرے پر تیکھی سی مسکراہٹ بکھری ی۔۔۔۔

ایک تو یہ کالا بلا ہمیشہ راستہ کاٹ جاتا ہے۔۔۔" منہ میں بڑبڑاتی۔۔۔اسی" کی جانب مغرور انداز میں چلتی ہوئی آئی ی۔۔۔

کون تھا وہاں جو نہیں جانتا تھا۔۔کے وہ گاؤں کے سرپنچ کا سب سے بڑا پوتا ۔۔۔آمن بخش چوہدری ہے۔۔۔۔

گاؤں کی کم سن عمر بھولی بھالی لڑکیاں مرتی تھیں اس کے ایک دیدار پر۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں ستائی شی تھیں مگر وہ سیاہ کرتہ شلوار میں بے نیاز سہ کھڑا تھا۔۔۔۔

کالا کرتہ اس پر بڑا جچتا تھا۔۔۔۔لمبا چوڑا سہ وہ خوبصورت نوجوان۔۔۔ناجانے کتنوں کا عشق تھا۔۔۔۔

چلو۔۔۔" وہ قریب آئی ی۔۔۔تو بے زاری سے کہتا۔۔۔مڑ کر چل " دیا۔۔۔وہ بھی منہ بسورتی ہوئی پیچھے ہولی۔۔۔۔

اسکول کے مین دروازے سے باہر نکلی۔۔تو سامنے ہی اس کی گاڑی کھڑی تھی۔۔۔

خود کھول سکتی ہوں میں۔۔۔یہ اچھا بننے کی اداکاری کرنا بند " کرئو۔۔۔"اس کے لیے ڈور کھولنے لگا۔۔تو فوراہی دانت پیستے ہوئے تیکھے لہجے میں بولی۔۔۔۔

مجھے کوئی ی شوق نہیں ہے نمبر بڑھانے کا۔۔وہ بھی تمھارے"

آگے۔۔۔دراصل۔۔۔۔نہایت بدسلیقہ عورت ہو تم۔۔۔جسے گاڑی کا ڈور

کھولنے و بند کرنے تک کی تمیز نہیں۔۔اب بیٹھو۔۔۔"ٹھیک ٹھاک ذلیل

کیا تھا اس نے۔۔کوئی ی اور ہوتی اس کی جگہ۔۔۔تو شرم سے پانی پانی

ہو جاتی۔۔۔۔

مگر وہ زونی ہی کیا۔۔جو فیل کر جائے۔۔۔زبان چڑھاتی ہوئی ی بیٹھی۔۔۔

جیسے ہی وہ ڈور بند کرنے لگا۔۔۔پھرتی سے اس کی آنکھوں سے چشمہ اچک

لیا۔۔۔۔

پھر نہایت اتراتے ہوئے۔۔۔۔سیٹ سے ٹیک لگا کر چشمہ اپنی آنکھوں پر

لگا لیا۔۔۔

وہ کالا چشمہ اس کی دودھیائی ی رنگت پر قیامت ڈھاتا معلوم ہوا۔۔۔

پاؤں کو کھوسے سمیت سامنے ڈیش بورڈ پر ٹکاتے۔۔۔ مقابل کو دیکھ۔۔۔ خاصہ محظوظ لہجے میں مرچیں لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔ ''اگر بدسلیقہ ہونے سے آمن بخش چوہدری جیسے لوگ ملازم کی طرح ڈور کھولتے وبند کرتے ہیں۔۔۔ تو بھ ئی۔۔۔ ہم تو بدسلیقہ ہی اچھے۔۔۔

ہونا (zoo زو) تمھارا نام زونیشہ کس نے رکھ دیا؟؟۔۔ تمھارا نام تو'' چاہیے۔۔۔ جانوروں سے مماثلت رکھتی ہے تمھاری ساری حرکتیں۔۔۔ کہو تو۔۔۔ شہر میں تمھارے رشتے داروں سے ملا لاؤں؟؟۔۔۔ ''اپنی گاڑی کے ڈیش بورڈ پر اس کے پاؤں کھوسو سمیت دیکھ۔۔۔ وہ آگ بگولہ ہوا۔۔۔ فوراً ہی اس کے پاؤں اپنے ڈیش بورڈ سے

جھٹکے۔۔۔۔ پھر اس کی بلوری آنکھوں میں دیکھتے۔۔۔۔ دانت پیستے ہوئے ۔۔۔ طنزیہ گویا ہوا۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنے کرتے کی سائیڈ جیب سے رومال نکال کر۔۔۔۔ ڈیش بورڈ کو صاف کرنے لگا۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا آمن کا۔۔۔ اس لڑکی کا حشر کر دے۔۔۔

مگر وہ جانتا تھا اس کی ضرورت نہیں۔۔۔ حویلی پہنچ کر یہ کام ویسے بھی ہونے والا ہے۔۔۔۔

ایسا نہیں کے زونی نہیں جانتی۔۔۔ ابراہیم بخش کے فیصلے کے خلاف جاکر میٹرک کے پیپر دینے آنا۔۔۔ اسے اب کتنا بھاری پڑنے والا تھا۔۔۔ مگر چہرے پر پھر بھی مسکان تھی۔۔۔

پورے راستے ہر تھوڑی دیر بعد وہ آمن کو تنگ کرنے کی نیت سے پاؤں ڈیش بورڈ پر رکھتی۔۔۔اور وہ تیزی سے اس کے پاؤں جھٹکتا۔۔۔

باز آجاؤ زو۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔ضبط کا دامن تھامے بولا۔۔۔"

بہت مشکل تھا اس آفت کے ساتھ ہوتے ہوئے اپنے غصے کو کنٹرول رکھنا۔۔۔

وہ بلڈ پریشر بڑھانے کی مشین تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کہا تھا مت جاؤ۔۔۔۔۔اب بھگتو۔۔۔"وہ حویلی میں داخل"

ہوئے۔۔۔۔تولاونج میں لگے نیٹ کے پردوں سے۔۔۔ بڑے لاونج میں

پہلے سے ہی سب جمع نظر آئے۔۔۔۔جن میں اس کی ماں بھی شامل

تھی۔۔۔

فہیم بخش کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ تھا۔۔۔وہ جانتی تھی۔۔۔اب آگے

کیا ہونا ہے۔۔۔

آمن برابر میں کھڑا تھا۔۔۔۔نہایت آہستگی سے پچھتاوے بھرے لہجے

میں۔۔۔کان کے پاس منہ لاکر۔۔۔ سرگوشی کی۔۔

بتا دینا میرے نہ ہونے والے بچوں کو۔۔۔انکی ماں بہت خوبصورت وپڑھی لکھی تھی۔۔"اس کی جانب رخ کر۔۔۔شرارت سے ایک آنکھ دبا کر بولی۔۔۔

وہ خاصہ حیرانگی سے اسے تکنے لگا۔۔۔۔جو اتنے خطرناک ماحول میں بھی مزاق کررہی تھی۔۔۔

"شٹ۔اپ"۔۔۔ان کے درمیان کوئی نسبت نہ تھی۔۔۔کیونکے آمن اس کی نزدیکی حتی کے اس کے بات کرنے تک سے چڑھتا تھا۔۔۔اس لیے زونی مزید مرچیں لگاتی تھی۔۔۔

بس اس کا اکڑ سے پردے ہٹا کر۔۔لاونچ میں داخل ہونا تھا۔۔۔۔کے فہیم بخش کسی آندھی طوفان کی طرح اس تک آیا۔۔۔اور اگلے ہی پل ایک زور دار طمانچہ اس کے رخسار پر رسید کیا۔۔۔۔

اس طمانچے کی گونج پوری حویلی میں گونجی۔۔۔۔

طمانچہ اس قدر جان دار تھا۔۔۔کے اس کا جبڑا ہلا گیا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ ہونٹوں سے خون نکل آیا۔۔۔۔

گال بری طرح جلتا محسوس کیا

۔۔۔۔

اس نے نگاہ اٹھا کر۔۔۔بے تاثر چہرے کے ساتھ سامنے کھڑے اپنے باپ کو دیکھا۔۔

ان اٹھی بے تاثر آنکھوں میں نہ تو کوئی ی گلٹ تھا۔۔۔نہ کوئی ی شرمندگی۔۔۔۔

اس نے ایک بار پورے لاونج میں موجود ہر شخص پر نگاہ ڈالی۔۔۔

وہ سب اس کے ساتھ ہوتے ظلم کو کسی تماشے کی طرح دیکھ رہے تھے۔۔۔۔سوائے شاہ میر کے۔۔۔وہ نظریں جھکائے اپنے سیل میں مگن نظر آ رہا تھا۔۔۔

تعلیم اس کا بھی حق تھا۔۔۔اگر اس کی دوست اپنے عاشق کے ساتھ بھاگ گئی تو اس میں اس کا کیا قصور؟؟۔۔۔اسے کس بات کی سزا دی جا رہی تھی؟؟۔۔۔یا شاید یہ تو بہانا تھا۔۔۔ابراہیم بخش اسے تعلیم دلانا ہی نہیں چاہتے تھے۔۔۔کیونکے تعلیم شعور لاتی ہے۔۔۔وہ زنانی ہو کر۔۔۔تن کر ان کے مردوں کے ساتھ چلے گی تو انکی کیا عزت رہ جائے گی گاؤں میں۔۔۔

اس لیے اسکول سے میٹرک کا امتحان دینے سے قبل ہی ہٹا لیا۔۔۔مگر وہ اس فیصلے کو کسی صورت ماننے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔وہ واقف تھی اگر اسے عزت چاہیے کوئی مرتبہ چاہیے۔۔۔تو وہ صرف اسے تعلیم دلا سکتی ہے۔۔۔جس کے راستے ظالموں نے بند کر دیے تھے۔۔۔مگر وہ خاموش بیٹھنے والی کہاں تھی۔۔۔

جب تمھارے دادا نے منع کر دیا تھا۔۔۔ تو پھر کیوں گ ئی یں پیپر" دینے ؟۔۔ سمجھ نہیں آتی تمھیں ایک بار کی کہی بات ؟؟۔۔۔۔" وہ اس کا بازو پکڑ کر غصے سے جھنجھوڑ رہے تھے۔۔۔ پھر ایک اور زوردار طمانچہ اس کے رخسار پر غصے میں رسید کر ڈالا۔۔۔

یہ انتہا تھی اس لڑکے کی۔۔۔ وہ مٹھیوں کو بھینچے کھڑا تھا۔۔۔ لگا اگر ایک اور تھپڑ مارا تو اس کا ضبط جواب دے جائے گا۔۔۔ مگر اپنے دادا و چاچا کے فیصلے کے سامنے کیسے کھڑا ہو جاتا؟؟۔۔۔

ابراہیم بخش کی نگاہیں ہی کافی تھیں فیصلے کے لیے۔۔۔ یہ تو پھر انھوں نے اعلانیہ کہا تھا کے وہ اب اسکول نہیں جائے گی۔۔۔ اس کے باوجود اس کا اسکول جانا یقیناً ان کے غضب کو دعوت تھی۔۔۔

بس کریں ابا۔۔۔۔ جوان بیٹی پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں۔۔۔ تھوڑی تو شرم"

کریں۔۔۔۔ تعلیم ہی حاصل کرنے گ ئی تھی ناں کون سی بھاگی تھی

۔۔۔ جو برسے ہی چلے جا رہے ہیں"۔۔۔ دو تھپڑ کھانے کے بعد۔۔۔ ما نا منہ

سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔ جسمانی اعضا تھے ناں۔۔۔ انھیں مار کھا کھا کر بھی

عادت نہیں پڑتی۔۔۔ ہر بار ن ئی مار پر ایسے برسنے لگتے ہیں جیسے پہلی بار کھا

رہے ہوں۔ بہتر تو روح ہوتی ہے ایک بار ذلت کی چوٹ کھانے کی عادت پڑ

جائے تو پتھر کی بن جاتی ہے۔۔۔ پھر کچھ اثر نہیں کرتا۔۔۔ جیسے اس لمحے اس

کے جسم پر تو مار کے اثرات نمایا تھے مگر روح پر کہیں نہیں۔۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔ اپنے ہونٹوں سے نکلنے والے خون کو

ہاتھ کی پشت سے۔۔۔ بے دردی سے رگڑ کر صاف کرتے۔۔۔۔ انھیں

شرم دلانے کی کوشش کی۔۔۔

جب اس خاندان کے پوتوں کو جتنی مرضی چاہے تعلیم حاصل کرنے کی" اجازت ہے تو مجھے کیوں نہیں ؟؟۔۔۔کیا میری رگوں میں دوڑنے والا خون وان کی رگوں میں دوڑنے والا خون الگ ہے ؟؟۔۔کیا میں ابراہیم بخش کی پوتی نہیں ؟؟۔۔یہ کیسا انصاف ہے آپ لوگوں کا؟۔۔"آمن کی کلائی ی پکڑ کر۔۔۔اپنی کلائی ی اس سے ملا کر۔۔۔اپنے باپ کے آگے کرتے۔۔۔۔اپنے حق کے متعلق سوال کیے۔۔۔۔

تعلیم کا حق چھین لینا یقینا اسکی جان پر ظلم تھا۔۔۔۔

اس کی زبان تو قینچی کی طرح چلے ہے۔۔"آمن کی ماں رانی بیگم جلے" بھونے انداز میں بولیں۔۔۔

اسے تعلیم کا حق مل جائے اور کل کو وہ کسی بڑی پوسٹ پر فائز ہو جائے تو ان کے بیٹے واقصی کی بیٹی میں کیا فرق رہ جائے گا؟؟؟۔۔۔

وہ لڑکی ہو کر برابر آجائے۔۔۔تو پھر غرور کس بات کا رہ گیا؟؟۔۔۔

اس کا کھانا پینا بند کر کے۔۔۔حویلی کے تہہ خانے میں ڈال دو۔۔۔بھوکی" پیاسی رہے گی تو ساری عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔"آمن کا باپ۔۔۔یعنی زونی کا بڑا تایا۔۔فیض بخش چوہدری۔۔۔تیزی سے ملازمین کو دیکھ حکم صادر کرنے لگا۔۔۔۔

اقصی بالکل خاموشی سے کھڑی رہی۔۔۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

اس نے صرف ایک بار اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں بغاوت کے شعلے تھے۔۔۔۔ پھر مسکرا چل دی۔۔۔۔

اس نے اپنی بیٹی کو ڈرپوک نہیں بنایا تھا نہ کبھی اپنے آنچل میں چھپایا۔۔۔ وہ اسے یہی سیکھاتی آئی ی تھی۔۔۔ لڑو۔۔۔ اپنے حق کے
لیے۔۔۔ لڑو۔۔۔۔ ان چیزوں کے لیے جو تمھاری ہیں لیکن لوگ قابض ہوئے بیٹھے ہیں۔۔۔۔ لڑو۔۔۔ کیونکے لڑنے والوں کو ہی منزیں ملا کرتی ہیں۔۔۔

نوری اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ اسے لے جانے لگی۔۔۔ وہ بھی خاموشی سے سر جھٹک کر۔۔۔ دانت پیستے ہوئے چلی گ ئی۔۔۔

کوئی ی رشتہ ڈھونڈ کر بیاہ کر اا س کا۔۔۔جب شادی کی ذمہ داری پڑے "
گی خود ی ساری عقل آجائے گی۔۔۔"اسکے جاتے ہی فہیم اپنی ماں کو دیکھ
۔۔۔ بپھر کر بولا۔۔۔۔

تو فکر کیوں کرتا ہے۔۔ کل ہی رشتے والی سے بات کرتی ہوں۔۔۔"شاہین "
بیگم خاصہ مطم ئی ن انداز میں بولیں۔۔۔

زویشہ کی شادی کسی باہر والے سے ہونے کا مطلب تھا جائی یداد کا باہر
جانا۔۔۔

اور یہ بات اس کے دونوں تایا کو پریشان کر گ ئی تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”چل ہاتھ چھوڑ۔۔“تہہ خانے کے پاس آتے ہی۔۔۔اس نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

”اب جا۔۔۔اچھی بچی کی طرح میرے لیے کھانے کا سامان لا۔۔۔اور ہاں۔۔۔سب کی نظروں سے بچا کر کیا لانا ہے پتا ہے ناں؟۔۔۔“وہ نوری کی ٹھوڑی پکڑ کر۔۔۔بغور دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

“ہاں ہاں۔۔آپ کا موبائل۔۔”

”شش۔۔۔دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔کتنی بار کہا ہے نام نہ لیا کر۔۔۔اب جلدی جا۔۔۔“اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ۔۔۔تیزی سے رازدارنہ انداز میں چپ کراتے ہوئے۔۔۔کہنے لگی۔۔۔

"اچھا۔۔۔آپ نے تصویریں تو ڈیلیٹ کر دی ناں۔۔۔میری اور خان کی۔۔۔" وہ ڈرے سہمے لہجے میں دونوں ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑتے ہوئے پوچھ اٹھی۔۔۔

"کر دوں گی جانے من۔۔۔اتنی جلدی کیا ہے۔۔۔اب تو جا۔۔۔جلدی سے لے کر آ۔۔۔اور ہاں۔۔۔میرا تکیہ بھی لے آنا۔۔۔سکون سے سو ہی جاؤں کم از کم۔۔۔۔کل پوری رات پڑھائی کی تھی۔۔۔اچھا ہوا کل کا گیپ ہے۔۔۔۔اب سو کر۔۔۔پھر کل سے پڑھائی شروع کرؤں گی۔۔۔" وہ دونوں ہاتھوں کو آلکسی کے ساتھ بلند کر۔۔۔انگڑائیاں لیتے ہوئے۔۔۔۔سستی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

نوری اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔ڈھٹائی کی اعلی شہکار تھی وہ لڑکی۔۔۔اتنی مار کھانے کے بعد بھی پیپر دینے کی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

"کیوں ان لوگوں کے فیصلوں کے خلاف جا کر موت کو دعوت دے رہی ہو۔۔۔مار دیں گے تمھیں۔۔۔جیسے کومل کو مار دیا تھا۔۔" وہ سر جھٹکتے نصیحت آمیز لہجے میں تیزی سے بولی۔۔۔لیکن اگلے ہی لمحے اسے أحساس ہوا۔۔۔وہ کیا بول بیٹھی ہے۔۔۔

یہ راز اگر لوگوں کے سامنے آگیا تو شاہین بیگم نے تو اسے قتل کرادینا تھا۔۔۔

"کیا کومل ؟؟۔۔کون کومل ؟؟۔۔" وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی۔۔

اس نے تو یہ نام بھی پہلی بار سنا تھا۔۔۔۔

"میں آپ کا۔۔۔۔ اللہ توبہ اللہ توبہ۔۔۔ کیا کیا بکواس کرنے لگی ہوں میں۔۔۔۔ سامان لاتی ہوں۔۔۔" وہ تیزی سے سر نفی میں ہلاتی۔۔۔ دونوں کانوں کو اپنی انگلیوں سے پکڑ کر بولتی ہوئی ی۔۔۔ پھرتی سے وہاں سے نکل گ ئی۔۔۔

"اوئے۔۔۔ باہر سے بند کر جا۔۔۔ ورنہ پکڑئی یں جائی یں گے دونوں۔۔۔" نوری بے دیھانی میں تہہ خانے کا دروازہ کھلا چھوڑ گ ئی تھی ۔۔۔ جس پر اس نے پیچھے سے بلند آواز لگائی ی۔۔

وہاں سے گزرتے ہوئے شخص کے چہرے پر بڑی سی مسکان بکھرئی ی۔۔۔ سر نفی میں جھٹکا۔۔۔ گویا کہ رہا ہو یہ نہیں سدھرنے والی۔۔"۔۔

اپنے سیل پر نظر جمائے۔۔۔ ہینڈ فری واپس کان میں لگا کر۔۔۔۔پلٹ گیا۔۔۔

عافیہ اور اس کے عاشق کو پکڑ لیا ہے ہم نے۔۔۔۔" ابراہیم بخش کو جیسے ہی" ان کے ملازم نے اطلاع دی۔۔۔۔ان کی آنکھوں میں جوالا مکھی پھٹ پڑی۔۔۔۔

بہت سالوں بعد کسی گاؤں کی لڑکی نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جس کے سبب وہ آگ بگولہ ہوئے بیٹھے تھے۔۔۔

جب بھری پنچایت میں ابراہیم بخش نے فیصلہ سنادیا تھا کے عافیہ کی شادی اس کے تایازادت سے ہو گی تو پھر اس لڑکی کا۔۔۔ فیصلے کے خلاف جاکر دوسرے گاؤں کے کسی لڑکے کے ساتھ بھاگنا۔۔۔ان کے نزدیک ان کے منہ پر تذلیل کازوردار طمانچہ تھا۔۔۔ جسے وہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

سڑی دوپہر میں پنچایت بیٹھی۔۔۔ایک طرف عافیہ کالی چادر میں لپٹی لرزتے وجود کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ تودوسری جانب خون آلود حلیے میں زنجیروں سے بندھارافع۔۔۔

انکے سر پنچایت کے خلاف جاکر بھاگ کر شادی کرنے کی کوشش کرنے کا جرم عائد تھا۔۔۔

ابراہیم بخش اپنی مونچھوں کوتاؤ دیتے ہوئے۔۔۔ حقارت بھری نگاہ سے ان دونوں کم عمر لڑکا لڑکی کو دیکھنے لگے۔۔۔

”عمر و قاص تیری بیٹی نے پنچایت کے خلاف جا کر بھاگنے کی جرأت کی ہے۔۔۔اس کی سزا میں آج سے ہی یہ بخش خاندان کی لونڈی قرار پاتی ہے۔۔اور بچا یہ لڑکا۔۔۔اس نے ہمت بھی کیسے کی ہمارے گاؤں کی لڑکی کو بھگا لے جانے کی۔۔۔اس کی سزا سوائے موت کے کچھ نہیں۔۔“ابراہیم بخش اپنا فیصلہ رعبدار انداز میں سنا کر۔۔۔ کھڑے ہوئے۔۔۔تو پندرہ سالہ نازک سی لڑکی تڑپ اٹھی۔۔۔

”ایسا نہ کریں۔۔۔خدا کے لیے رحم کریں۔۔۔۔ہم نے کوئی ی گناہ نہیں کیا ہے۔۔۔ہم تو صرف نکاح کرنے کے لیے بھاگے تھے۔۔۔ ہمیں معاف کر دیں۔۔۔خدارا ہمیں معاف کر دیں۔۔۔مجھے لونڈی بننے کی سخت سزا نہ

سنائی ہیں۔ بلکہ اس سے اچھا ہے آپ مجھے بھی موت دے دیں۔۔" بھری پنچایت میں وہ لڑکی ابراہیم بخش کے پاؤں پکڑ کر۔۔۔ منتیں کرنے لگی۔۔۔

وہ لڑکی زندگی کی منتیں نہیں کر رہی تھی۔۔۔ وہ لڑکی تو موت کی منتیں کر رہی تھی۔۔۔ خود کہہ رہی تھی کے مار دیں اسے۔۔۔ مگر حویلی کی لونڈی نہ بنائیں۔۔۔

مجھے مارنا ہے تو مار دیں۔۔۔ مگر عافیہ کو معاف کر دیں۔۔۔ ان سب میں" اس کی کوئی بھی غلطی نہیں۔۔۔ یہ تو بہت معصوم ہے۔۔۔" رافع نے اپنا ہاتھ زنجیر سے چھڑانے کی کوشش کرتے۔۔۔ حلق کے بل چیخ کر کہا۔۔۔

وہ اس لمحے جس کرب سے گزر رہا تھا وہ ناقابل بیاں تھا۔۔۔ اس کی پاکیزہ محبت کو ابراہیم بخش چوہدری اپنی لونڈی بنانے کا فیصلہ سنا چکا تھا۔۔۔

سالوں سے اس گاؤں میں بھاگنے کی کوشش کرنے والی لڑکیوں کے لیے یہی رواج و قانون تھا۔۔۔کے انھیں چوہدری خاندان کی لونڈی/باندی بنادیا جاتا۔۔۔پھر حویلی میں انھیں جانوروں سے بدتر رکھا جاتا۔۔۔ان کا حال مال غنمیت کی طرح ہوتا۔۔۔جس کا دل چاہے اٹھا کر دل بہلانے کے لیے لے جائے۔۔۔گویا وہ پنچایت کے اندھے قانون کے مطابق حویلی کے سب ہی مردوں کے لیے حلال قرار پاتی تھیں۔۔

یہ اندھا قانون وظلم وجبر سالوں سے چلتا آرہا تھا۔۔۔مگر مجال ہے کوئی ی اس کے خلاف آواز بھی اٹھا سکے۔۔۔

پولیس بھی ان کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہوتی تھی۔۔جیسے اس لمحے کھڑی تھی۔۔۔۔

معصوم ؟۔۔۔ پانچ دنوں سے اک نا محرم کے ساتھ رہ رہی ہے اور تو کہتا" ہے یہ معصوم ہے۔۔۔" ابراہیم بخش کا اکلوتا داماد فائی زرا نا دانت پیستے ہوئے۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔۔

چلچلاتی دھوپ سے پاؤں جل رہے تھے رافع کے۔۔ ساتھ ساتھ چوہدری کے بندوں نے اتنا مارا تھا کے پورا جسم لہولہان تھا۔۔۔ اس کے باوجود آنکھوں میں آنے والے آنسو اپنے لیے نہیں تھے۔۔۔ وہ اس لڑکی کے لیے تھے۔۔۔ جو ابراہیم بخش کے پاؤں پر گر کر موت کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔۔

میں خدا کی قسم کھا سکتا ہوں یہ معصوم ہے۔۔۔۔ میں نے اسے بھاگنے کے" لیے اکسایا۔۔ ہم نکاح کر لیتے اگر تم لوگ ہمارے پیچھے نہ پڑ ئے

ہوتے۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔" آخری جملے پر وہ بے بسی سے چیخا۔۔۔

اپنی ہاتھوں میں بندھی لوہے کی زنجیر توڑنے کی کوشش کی۔۔۔

اس لمحے آمن نے بغور اس لڑکے کو دیکھا۔۔۔ جسے سزائے موت سنائی ی جا چکی تھی۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنے لیے معافیاں نہیں مانگ رہا تھا۔۔۔ اپنے لیے امان نہیں مانگ رہا تھا۔۔۔ وہ تو امان مانگ رہا تھا اس کالی چادر میں لپٹی لڑکی کے لیے۔۔۔ جس کی سوائے بھوری آنکھوں کے۔۔۔ اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔

کیا ہے اس لڑکی میں ایسا جو یہ اپنی جان سے زیادہ اس کے لیے رو رہا ہے؟؟۔۔۔ بھلا کوئی ی اپنی جان پر بھی کسی کو فوقیت دے سکتا"

ہے؟؟۔۔۔" آمن جو ابراہیم بخش چوہدری کے کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔۔اس منظر کو الجھی نگاہ سے دیکھنے لگا۔۔۔اسے اپنی جان پر کسی اور کی جان کو فوقیت دینے کا فلسفہ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔آتا بھی کیسے۔۔۔محبت جو نہ کی تھی کبھی۔۔۔

شاہ میر اس گرما گرمی کے ماحول میں بھی آمن کے برابر میں آنکھوں پر دھوپ سے بچنے کا کالا چشمہ لگائے۔۔۔بے تاثر چہرے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

بچپن سے یہ سب دیکھا تھا۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کے دل پر اب یہ موت و زندگی کے فیصلے اثر نہیں کرتے تھے۔۔۔۔

اٹھ جا لڑکی۔۔۔۔ہمارے فیصلے و قانون کسی کے لیے نہیں بدلتے۔۔۔اگر" تیری جگہ میری اپنی پوتی بھاگتی۔۔۔تو میں اسے بھی یہی سزا دیتا۔۔۔اسے حویلی پہنچا دو۔۔۔۔"ابراہیم بخش اس لڑکی کے آنسوؤں کو خاطر میں نہ لاتے۔۔۔دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے لے جا کر باندھتے۔۔۔چوڑے ہو کر اٹل لہجے میں کہتے۔۔۔اسے وہیں بلکتا ہوا چھوڑ کر چلے گ ئے۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی۔۔۔رافع کو بھری پنچایت کے سامنے فائی زرانا نے گولی مار دی۔۔۔۔

گولی لگتے ہی۔۔۔وہ بے ست ہو کر زمین پر گرا۔۔۔۔

رافع۔۔۔"عافیہ کی آنکھوں کے سامنے ہی اس کی محبت کو نہایت" بے دردی سے مار دیا گیا تھا۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح چیختی ہوئی ی۔۔۔اس کی سمت دوڑی۔۔۔

مگر ظالموں نے اس تک پہنچنے نہ دیا۔۔۔

وہ آمن تھا جس نے اس کی نازک کلائی ی تھامی۔۔۔

اس نوجوان کے یوں روکنے پر وہ حواس باختہ ہو کر۔۔۔اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے مکے برسانے لگی۔۔۔لال چوڑیاں سے بھرے ہاتھ ۔۔۔جب اس کے سینے سے لگے۔۔۔تو نازک چوڑیاں زمین پر ٹوٹ کر بکھرنے لگیں۔۔۔

وہ حواسوں میں نہ تھی۔۔۔کے کسے مارنے کی جرأت کر بیٹھی ہے۔۔۔

محبت میں پاگل وہ کم سن لڑکی بس اپنا آپ چھڑوا کر اپنے محبوب کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔اس کے ساتھ ہی مر جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر یہ کہاں ممکن؟۔۔۔

اس کی عقل تو حویلی جا کر ٹھکانے لگائی یں گے۔۔۔"خود کو آزاد کرانے کی" کوشش میں۔۔۔چہرے سے وہ کالی چادر کا ہوا نقاب کھسک گیا۔۔۔

آمن بخش چوہدری۔۔۔اس لڑکی کو پہلے سے زیادہ تنقیدی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔کیا تھا اس میں؟؟۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔بالکل عام سی شکل وصورت والی تھی۔۔۔خشک پڑتے سفید ہونٹ۔۔۔۔سرخ ناک و گال۔۔۔۔گول چہرہ۔۔۔رنجیدہ و کرب جھلکاتی بھوری آنکھیں۔۔۔۔اس

میں تو ایسا کچھ بھی نہ تھا کے کوئی ی اس کی خاطر مر مٹے۔۔۔ابھی یہی سوچتے ہوئے اس کی پکڑ ڈھیلی پڑئی ی تھی۔۔۔کے فائی زرانا نے ایک جست میں آکر۔۔۔اس لڑکی کے چہرے پر اپنی پوری جان سے تھپڑ رسید کیا۔۔۔وہ تھپڑ اتنا زوردار تھا۔۔۔کے وہ لڑکی بے ست ہو کر زمین پر گرئی ی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔وہ لڑنا چاہتی تھی۔۔۔اپنے رافع کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔مگر جسمانی کمزور اعضا۔۔۔کمبخت ساتھ چھوڑ گ ئی ے۔۔۔

”تم سب اچھے سے دیکھ لو۔۔۔کیا انجام ہوتا ہے ہمارے گاؤں میں بھاگے ہوئے حرام زادوں کا۔۔۔“شاہزم بخش (ابراہیم بخش کا دوسرے نمبر کا

بیٹا۔۔۔شاہ میر کا باپ) اپنا سینہ چوڑا کر۔۔۔۔اعلانیہ و فخرانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

یہ دل دہلانے والا منظر دیکھ۔۔۔یقیناً گاؤں کی نوجوان نسل عشق نامی بلا سے بھی خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔۔کس کی جرأت تھی جو ابراہیم بخش کے فیصلوں کے خلاف جانے کی کوشش بھی کرے اب۔۔۔۔

مانا سزا ان دو کو ملی تھی۔۔۔مگر کانپ پورا گاؤں گیا تھا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کافی دیر سے اپنے ارد گرد وہ کچھ آوازوں کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔مگر چاہ کر بھی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی۔۔۔

دو دنوں سے بھوکے پیاسے بھاگ رہے تھے وہ دونوں۔۔۔

رافع تو اس ظلم کے نظام سے آزاد ہو گیا مگر اس کا کیا؟؟۔۔۔وہ تو ان ظالموں میں پھنس کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

اب آگے کیا ہونے والا ہے اس کے ساتھ۔۔۔وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔اسلام میں لونڈیوں و باندیوں کا تصور اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔مگر گاؤں میں آج بھی جاہلانہ قانون جاری تھے۔۔۔اور یہ قانون صرف اس لیے بنائے گ ئی ے تھے تا کے کوئی ی اس نظامِ ظلم کے خلاف آواز بلند نہ کر سکے۔۔۔کوئی ی چوہدری ابراہیم بخش کے فیصلے کے خلاف نہ جا سکے۔۔۔وہ کہے دن۔۔تو گاؤں کے لوگ آنکھیں بند کر کے کہیں کے

دن۔۔۔وہ ظالم کہے رات۔۔۔تو سب کہیں رات۔۔۔کچھ ایسا خوف ڈالا ہوا تھا اس نے پورے گاؤں کے لوگوں کے دلوں میں۔۔۔۔

کب ڈُوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ؟
دُنیا ہے تری منتظرِ روزِ مکافات۔۔۔۔

اس نے حالتِ غشی میں محسوس کیا جیسے اس کا وجود کسی چیز سے ٹکرایا ہو۔۔۔وہ چاہ کر بھی آنکھیں نہیں کھول پا رہی تھی لیکن اس کا وجود زمین کی سختی محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

عبید جو ابراہیم بخش کا خاص ملازم تھا۔۔اس نے عافیہ کے بے ست جسم کو حویلی کے باہری حصے کے باغیچہ میں پٹکا تھا۔۔۔۔

”کون ہے یہ ؟؟۔۔“شاہین بیگم فوراً ہی باہر باغیچہ میں آکر۔۔۔اس بے سدت پڑی ہی لڑکی کو دیکھ۔۔استفسار کرنے لگیں۔۔۔

”باندی ہے۔۔۔۔اپنے یار کے ساتھ بھاگی تھی۔۔۔۔یار کو تو مار دیا اس کے۔۔۔اسے حویلی لے آئے ہیں۔۔۔“فائق زرانا تیزی سے اس کالی چادر میں لپٹی لڑکی کو دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

”خبیثنی۔۔۔۔بے غیرت کہیں کی۔۔۔ایسی لڑکیوں کو تو ان کے یار کے ساتھ ہی آگ لگا دینی چاہیے۔۔۔“شاہین بیگم اپنے کھوسے سے۔۔۔اسکے پیٹ پر ٹھوکر مارتے ہوئے۔۔۔حقارت بھرے لہجے میں بولیں۔۔۔۔

ان کے ٹھوکر مارنے کے سبب۔۔وہ درد کی شدت سے کراہ کر خود میں سمٹی۔۔۔

شاہ میر تو جا چکا تھا۔۔۔آمن بھی خاموشی سے وہاں سے جانے لگا۔۔تو ابراہیم بخش نے اسے آواز دے کر روکا۔۔

''آمن۔۔۔''

''جی دادا جان۔۔۔''

''یہ باندی بن کر آئی ی ہے۔۔۔اسے تم رکھ لو۔۔۔۔مگر ہاں نرمی مت برتنا۔۔۔اسے اتنی کڑی سزا دینا کے کوئی ی لڑکی گاؤں سے ہمارے فیصلے کے خلاف جا کر بھاگنے کی کوشش کا سوچے بھی تو اِسکے انجام کو دیکھ کر ڈر جائے۔۔۔''ابراہیم بخش سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ۔۔۔نصحیت آمیز لہجے میں کہتے ہوئے۔۔۔وہاں سے چلے گ ئی ے۔۔۔۔

صحیح کہ رہے ہیں تمھارے دادا آمن۔۔۔ایسی لڑکیوں کو عبرت کا نشان بنا" دینا چاہیے جو اپنے ماں باپ و گاؤں کی عزت سے کھیلتی ہیں۔۔۔اسکے ساتھ کوئی ی نرمی مت برتنا۔۔۔۔مجھے پتا ہے تم کتنے نرم دل ہو۔۔۔۔ مگر یاد رکھو۔۔۔ابراہیم بخش چوہدری کے بڑے پوتے ہو تم۔۔۔۔اگلا سرپنچ تم نے ہی بننا ہے اس گاؤں کا۔۔۔۔"شاہین بیگم اس کے دونوں بازو تھام کر۔۔۔۔ ٹھوس لہجے میں سمجھاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

جی دادی۔۔۔"وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔وہاں سے چلا گیا۔۔۔"

اب منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔اٹھا کر لے جاؤ اسے۔۔۔"اسے ملازمین کے" کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ آج تک حویلی میں لائی ہوئی باندیوں میں سے۔۔۔سب سے کم عمر باندی تھی۔۔۔۔

اس کے ہاتھ بری طرح زخمی تھے۔۔۔اس کے باوجود کوئی اسے دیکھنے والا نہ تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"آپ کو کچھ علم بھی ہے زونی بی بی۔۔۔آپ کی وہ دوست جو اسکول سے بھاگی تھی اسے،اس کے یار کے ساتھ پکڑ لیا گیا ہے۔۔۔"زونیشہ کو تہہ خانے میں آج دوسرا دن تھا۔۔۔کل اس کا پیپر تھا۔۔۔وہ پہلے ہی بہت پریشان تھی۔۔۔کے کس طرح حویلی سے نکل کر پیپر دینے جائے۔۔۔کے نوری نے آکر اس کے سر پر ایک اور بم پھوڑ دیا۔۔۔

”یہ کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔اتنی جلدی پکڑئی ی گ ئی ” زونی نے اپنے ناخن چبانا شروع کیے مارے ٹینشن کے۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا ۔۔۔اتنی جلدی کیسے پکڑ لیا ابراہیم بخش کے بندوں نے انھیں۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی تھی کے گاؤں سے بھاگ کر شادی کرنے والی لڑکیوں کی کیا سزا ہے۔۔۔یقیناوہ جانتی تھی۔۔۔۔تب ہی تو سر پکڑ کر کھڑی ہو گ ئی تھی۔۔۔۔

”کہاں ہے وہ؟؟۔۔۔ٹھیک تو ہے ناں ؟؟۔۔“ عافیہ اس کی کلاس میٹ تھی۔۔۔مانا زیادہ بات چیت نہیں تھی۔۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اس کے لیے بہت فکر مند ہو گ ئی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔اس کے عاشق کو بھری پنچایت میں مار دیا گیا ہے۔۔۔اور اسے باندی بنا کر لے آئی یں ہیں۔۔۔ابھی تک بے ہوش پڑی ہے سرونٹ کواٹر میں۔۔۔"نوری کے بتاتے ہی۔۔۔زونی فوراً اس سے ملنے جانے کے لیے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

"آپ نہ جائی یں۔۔۔آپ وہاں گ ئی یں اور کسی نے دیکھ لیا تو یقین جانیں میں غریب بے موت مارئی جاؤں گی۔۔۔اور آپ کی شامت و بدبختی آئے گی وہ الگ۔"اسے تیزی سے باہر جاتا دیکھ۔۔۔نوری اس کے پاؤ وں سے لپٹتے ہوئے بولی۔۔۔

"نوری تھوڑی تو انسانیت دیکھاؤ۔۔"وہ جھنجھلا کر بول اٹھی۔۔۔"

نہیں دکھا سکتی۔۔۔ ورنہ خود ماری جاؤں گی۔۔ یہاں وہ ہی جیتا ہے جسے" دوسروں کی گردنیں کاٹنے کا ہنر آتا ہے۔۔۔۔" وہ تیزی سے ردمیں بولی۔۔۔۔

"نوری پیر چھوڑو میرے۔۔۔۔ میں گر جاؤں گی۔۔۔۔" وہ نوری کو اپنے پاؤں سے ہٹانے کی سعی میں لگی تھی۔۔ مگر وہ کسی صورت اسے تہہ خانے سے نکلنے دینے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

"میں نہیں جانے دوں گی۔۔۔ کسی نے آپکو باہر دیکھ لیا تو میری شامت آجانی ہے۔۔۔۔" نوری کے ذمے اسے تہہ خانے میں رکھنے کی ذمہ داری تھی۔۔۔ اگر اسے باہر دیکھ لیا خاص طور پر ابھی سزا میں آئی باندی کے ساتھ تو یقیناً زونی سے زیادہ اس کی بدبختی آنی تھی۔۔۔

پہلے سے سزا میں ہو کر۔۔۔وہ سرونٹ کواٹر میں ایک باندی سے ملنے جانے کا سوچ بھی کیسے سکتی تھی۔۔۔نوری یہی سوچ پریشان تھی۔۔۔کیا اس لڑکی کو مزا آتا تھا اپنے سر پرن ئی ن ئی مصیبتیں لینے میں۔۔۔

اچھا نہیں جا رہی۔۔۔پیر تو چھوڑو۔۔۔''وہ تو چھپکلی کی طرح چپک گ ئی'' تھی پیروں سے۔۔۔۔زونی کی بارہا کوشش کے باوجود بھی نہ ہٹی تو اس نے ہار ماننے والے انداز میں کہا۔۔۔

پکا ناں؟؟۔۔''نوری مشکوک نگاہوں سے۔۔۔''

ہاں ہاں پکا۔۔۔اب ہٹو۔۔۔''نوری نے ڈرتے ڈرتے اس کے پیر'' چھوڑے۔۔۔

سوری نوری۔۔۔''اس نے بے وجہ معذرت کی۔۔تو نوری سیدھی کھڑی ہو کر۔۔۔الجھی نگاہ سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

''کیوں؟؟۔۔۔''

اس لیے۔۔۔''اچانک ہی اسے دھکا دے کر خود سے دور گراتے۔۔۔وہ بجلی کی پھرتی سے باہر کی جانب دوڑ گئی۔۔۔

تہہ خانے سے نکل کر۔۔۔نوری کو اندر ہی بند کر دیا۔۔۔پھر خود دبے پاؤں سرونٹ کواٹر کی جانب چل دی۔۔۔

وہ ننگے پاؤں و دوپٹے سے بے نیاز تھی۔۔۔

سرونٹ کواٹر پہنچی۔۔۔تو وہاں اپنے پھوپھا (فائی زرانا) کو کمرے کے باہر ایک ملازمہ سے بات کرتا دیکھ۔۔۔سائیڈ دیوار سے چپک کر کھڑی ہو۔۔۔انکی باتیں سننے لگی۔۔۔۔

"آپ اندر نہیں جاسکتے۔۔۔۔بڑے سرکار نے اس باندی کو چھوٹے سرکار آمن کی خدمت میں دے دیا ہے۔۔۔اور بیگم صاحبہ نے مجھے خاص تاکید کی ہے کے اسے ان کے کمرے میں پہنچادوں ہوش آتے ہی۔۔۔" فائی زرانا اس کم سن لڑکی کو مالِ غنیمت گمان کر۔۔۔۔فوراً ہی نوچنے آن پہنچا تھا۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو؟؟۔۔۔تم کس کا راستہ روک رہی ہو آبدا؟؟۔۔میرا اس گھر میں کیا رتبہ ہے بھول گ ئی یں کیا؟" عابدہ کا اسے کمرے میں نہ جانے دینا۔۔۔اس کا خون کھولا گیا تھا۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہوتے۔۔بپھر کر کہنے لگا۔۔۔۔

”میں نہیں بھولی۔۔۔ مگر میں تو وہ ہی کر رہی ہوں جس کا مجھے حکم ملا ہے۔۔۔“ عابدہ لچکدار انداز میں جواب دینے لگی۔۔۔

”دفع ہو میرے راستے سے۔۔۔ اور اب روکنے کی کوشش کی مجھے تو اس کی جگہ تجھے اٹھا لے جاؤں گا۔۔ لوگوں کو تیری لاش تک نہیں ملے گی وہ حال کرؤں گا تیرا۔۔۔ سمجھی۔۔۔“ عابدہ کے جبڑوں پر اپنی انگلیاں گڑاتے۔۔۔ وہ اک اک لفظ چبا چبا کر دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔۔۔۔ پھر اس نازک صف کو فرش پر پھینکتے ہوئے کمرے میں داخل ہونے لگا۔۔۔

”آپ کو سمجھ نہیں آ رہا کیا؟؟۔۔۔ وہ آمن کی باندی ہے۔۔۔ آپ اس کے کمرے میں نہیں جا سکتے۔۔۔“ مزید برداشت نہ کر سکی وہ۔۔۔۔ تیزی سے سامنے آ کر۔۔۔ ڈٹ کر بولی۔۔۔

"تو؟؟۔۔۔" فائی زرانا زونی کو دیکھ بری طرح چونکا تھا۔۔۔

"تو تہہ خانے سے کیسے نکلی؟۔۔۔" وہ قریب آتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میری چھوڑئیں پھوپھا اپنی بات کریں۔۔۔آپ جیسا شریف النفس و سسر کا پالتو کتا باندیوں کے کمرے میں کیوں گھسنے کی کوشش کر رہا ہے؟؟۔۔۔کیا آپ نے نہیں سنا۔۔۔آپ کے پیارے سسر ابا نے اس باندی کو آمن کی خدمت میں دے دیا ہے۔۔۔" نہایت مہذب انداز میں سامنے کھڑے فائی زرانا کو بھیگو بھیگو کر جوتے مارتی۔۔۔وہ ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر بولی۔۔۔

جبکہ مقابل اپنی شدید تذلیل محسوس کر سر سے پاؤں تک تلملا اٹھا تھا۔۔۔

اک لفظ اور کہا تو گدی سے زبان کھینچ لوں گا تیری۔۔۔"اس نے اگلے ہی پل۔۔۔اپنے ایک ہاتھ سے اس کا گلا پکڑا۔۔۔

"تجھ جیسی بے لگام گھوڑیوں کو ٹھیک کرنا فائی زرانا کو بخوبی آتا ہے۔۔۔"کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ابھی سرگوشی کر ہی رہا تھا۔۔کے اس کی نگاہ۔۔۔زونی کے دودھ جیسے سفید چہرے پر پڑی۔۔

سفید نیو فارم میں اس کا رنگ مزید کھل رہا تھا۔۔۔

گلا دبنے کے سبب۔۔۔اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔

آنکھیں سانس نہ آنے کی وجہ سے پھیلیں۔۔۔۔

کتنی پُر شباب رنگت ہے تیری۔۔ میں نے تو پہلی بار دیکھا۔۔۔" اس کی "ہوس بھری نگاہیں اب اس کے چہرے سے نیچے سرایت کر رہی تھیں۔۔۔

آہ"۔۔۔ ابھی اس خبیث شخص کی نگاہیں مزید حد پار کرتیں۔۔۔ اس سے "قبل ہی۔۔۔ اس لڑکی نے ہاتھ کے جوڑ کی ہڈی کے مقام پر زور سے اپنا ہاتھ مار کر نیچے دھکیلا۔۔۔ جس کے سبب اسکی پکڑ ڈھیلی پڑ ئی ی۔۔۔ پھر برق کی پھرتی سے اپنے پاؤں سے اس کے پیٹ پر لات ماری۔۔۔۔

اس کے اچانک حملے کے نتیجے میں وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا۔۔۔

تیری تو۔۔۔" فائی زرانا آگ بگولہ ہو کر۔۔۔۔اپنا پیٹ پکڑ کر بے بسی "

سے چیخا۔۔۔

عابدہ۔۔۔نی عابدہ۔۔۔ کہاں مر گ ئی ؟؟۔۔" ابھی وہ فائی زرانا کو چھٹی کا "

دودھ یاد دلا ہی رہی تھی۔۔۔کے باہر سے اپنی بڑی تائی ی رانی بیگم کی آواز

قریب آتی سنائی ی دی۔۔۔

او۔نو۔۔۔انھوں نے مجھے یہاں دیکھ لیا۔۔۔تو خواہ مخواہ کا ڈرامہ کر کے "

ن ئی مصیب کھڑی کر دیں گی میرے لیے۔۔۔مجھے ان کی نظروں سے بچ

کر یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔۔" وہ منہ میں بڑ بڑاتی۔۔۔ تیزی سے فائی زرانا

کی گردن کی مخصوص نس پر زور سے کراٹے دار ہاتھ مار کر۔۔۔۔اسے

بے ہوش کر۔۔۔۔وہاں سے بھاگنے کی نیت سے کمرے کی جانب بڑھنے

لگی۔۔۔۔۔۔

پھر اچانک اسے عابدہ کی لمبی زبان یاد آئی ی۔۔ جس پر اس کے قدم رکے۔۔۔۔

اوئے۔۔۔۔اپنی لمبی زبان کو قابو میں رکھیو۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔ورنہ اس ” سے برا تیرا حال کرؤں گی۔۔۔ نمونہ تو دیکھ ہی چکی ہے۔۔۔۔“ عابدہ کو آنکھیں دیکھا کر۔۔ وارننگ آمیز لہجے میں کہتی ہوئی ی۔۔ وہ کمرے میں دوڑی۔۔۔۔

عابدہ تو دیکھتی کی دیکھتی رہ گ ئی تھی۔۔۔ صرف چند لمحوں میں اس نازک سی دکھنے والی لڑکی نے فائی زرانا جیسے ہٹے کٹے مرد کو زمین کی دھول چٹادی تھی۔۔۔

کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔تو عافیہ کو بے سدھ پلنگ پر پڑا دیکھا۔۔۔اس کے پاس بالکل وقت نہیں تھا وہاں رکنے کا۔۔۔

اگر اسے عافیہ کی مدد کرنی تھی تو ضروری تھا کے سب کی نظروں سے بچ کر رہے۔۔۔

"عافیہ فکر نہ کرنا۔۔۔میں پوری کوشش کرؤں گی تمھیں اس دوزخ سے نکالنے کی۔۔" وہ افسردگی سے اس کے وجود کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔اس کا ہاتھ زخمی تھا یہ دیکھ۔۔۔وہ بہت دکھی ہوئی۔۔۔

"نی۔۔۔یہ کیا ہے؟؟۔۔۔" باہر سے رانی بیگم کی آواز سن۔۔۔وہ عافیہ کو نا چاہتے ہوئے بھی اسی حالت میں چھوڑ کر۔۔۔کھڑکی پر چڑھ کر۔۔۔وہاں سے باہر کود گئی۔۔

"میں۔۔۔تو۔۔۔یہ زبردستی اندر گھسنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔وہ۔۔۔یہ
نے انھیں روکا۔۔۔" عابدہ اپنی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے۔۔۔ نظریں
جھکا کر۔۔۔ہڑبڑا کر جواب دینے لگی۔۔۔

"پاگل۔۔۔کر دیا۔۔۔گھر کے داماد پر حملہ۔۔۔کیا؟؟ہو گیا ہے خراب تیرا دماغ
نی ہو تو۔۔۔" رانی بیگم دانت پیستے ہوئے۔۔۔دبے دبے غصے میں
بولیں۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ جوڑ کر روتے ہوئے معافی مانگنے
لگی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔ویسے بڑی طاقت آگئی ہے تجھ میں۔۔۔"وہ سراہے
بغیر رہ نہ سکیں۔۔۔

"چل۔۔۔ایک کام کر۔۔۔تو بھاگ جا یہاں سے۔۔۔۔میں کہہ دوں گی
کھڑے کھڑے بے ہوش ہو گیا خود ہی۔۔۔"رانی بیگم تو ان لوگوں میں سے
تھیں جو اپنا بلغم بھی کسی کو نہ دیں۔۔۔پھر وہ اس کی مدد کیوں کر رہی
تھیں۔۔۔عابدہ یہی سوچ کر الجھی۔۔۔

"میں واقعی جاؤں ؟؟۔۔"وہ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"ہاں۔۔۔اب لکھ کر دوں کیا؟؟۔۔۔مگر ہاں۔۔احسان یاد رکھیو
میرا۔۔۔احسان فراموش لوگ مجھے بالکل پسند نہیں۔۔۔"وہ مفاہمانہ انداز

میں مسکرا کر بولیں۔۔۔تو عابدہ نے ڈرتے ڈرتے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اس وقت وہ بیچاری اور کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔

اب نکل۔۔۔اس سے پہلے کوئی ی تجھے دیکھے اور تیری جان پر بن جائے۔۔۔"رانی بیگم کے کہتے ہی۔۔وہ تیزی سے وہاں سے رفو چکر ہوئی ی۔۔۔

دوسری جانب وہ پارکنگ ایریا میں تھی۔۔۔سب کی نظروں سے بچ کر اسے تہہ خانے پہنچنا تھا۔۔۔

وہ ننگے پاؤں گاڑیوں کے پاس سے بھاگ ہی رہی تھی۔۔۔کے اچانک ایک کانچ کا ٹکڑا۔۔۔اس کے پاؤں میں گھسا۔۔۔

آہ۔۔۔اللہ۔۔۔‘‘اس کی چیخ بے ساختہ ہی نکلی۔۔۔’’

اس کے پاؤں سے تیزی سے خون نکلنے لگا۔۔۔۔

امی۔۔۔‘‘وہاں کھڑی کار سے ٹیک لگا کر۔۔۔اپنا پاؤ اٹھا کر۔۔۔اس میں’’ سے کانچ کا ٹکڑا ایک جھٹکے سے نکالا۔۔۔جو گوشت کے اندر کافی گہرائی تک پیوست ہو چکا تھا۔۔۔اس کے نکالتے ہی۔۔۔آنکھوں سے تکلیف کی شدت سے بے ساختہ ہی آنسو بہہ نکلے۔۔۔ساتھ ساتھ خون بھی زمین پر گرنے لگا۔۔۔۔

اچانک کانوں کی سماعت نے۔۔۔۔کسی کے آنے کی آہٹ محسوس کی۔۔۔

او۔نو۔۔۔اب میں بھاگوں کیسے؟۔۔"وہ اپنا پاؤں پکڑ کر۔۔۔پریشان لہجے" میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔اسے کوئی ی چھپنے کی جگہ نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔

جوتوں کی آواز قریب آتی محسوس ہوئی ی۔ساتھ ساتھ چابی کی کھنکنے کی آواز بھی آنے لگی۔۔۔وہ جو کوئی ی بھی تھا وہ کار کی جانب ہی آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے لڑکھڑاتی ہوئی ی۔۔۔کار کی ڈگی کھول کر۔۔۔اس میں لیٹ گ ئی۔۔۔اور ڈگی کو بند کر لیا۔۔۔۔

وہ جو کوئی ی بھی تھا۔۔۔شاید اس نے ڈگی کھلی دیکھ لی تھی۔۔۔اس نے ڈگی کو باہر سے لاک کر دیا۔۔۔

آہ۔۔" گاڑی چلنا شروع ہوئی ی۔۔ تو وہ ڈگی کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ مگر ڈگی تو لاک کر دی گ ئی تھی۔۔۔ کہاں سے کھلتی۔۔۔

کھولو۔۔۔ کھولو۔۔۔ کوئی ہے؟؟۔۔" ابھی وہ چیخنا شروع ہی ہوئی ی تھی کہ مدد کے لیے۔۔۔ کے زور و شور و سے اس کے سر پر گانے بجنے لگے۔۔۔۔

وہ انگریزی گانے تھے۔۔۔۔

یہ انگریز کا بچہ کون آگیا ہے ہمارے گھر میں؟؟۔۔" وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بے بسی سے بڑبڑائی ی۔۔۔

کھولو۔۔۔ ارے۔۔۔ کم از کم یہ گانا ہی بند کر دو۔۔ میرے کان پھٹ رہے ہیں۔۔۔ کوئی ی سن رہا ہے۔۔" وہ ڈگی پر مسلسل ہاتھ مار رہی تھی۔۔۔ مگر

گاڑی میں چلنے والے لاوڈ میوزک کے سبب۔۔آواز اس شخص تک رسائی ی حاصل نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

آپ کب تک واپس آئی یں گے؟؟۔۔۔"مریم بچوں کی طرح بہتی ناک "کو سڑ سڑ کرتی ہوئی ی۔۔۔ارمان کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔روتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔۔

یار ایک مہینے میں واپس آجاؤں گا۔۔ایسے رو کر تو الوداع نہ کرؤ۔۔۔چلو "شاباش۔۔۔مسکرا کر وداع کرؤ۔۔۔ورنہ میرا دل تم میں ہی اٹکا رہے گا۔۔۔"اس کے آنسو اپنے دونوں انگوٹھوں کے پوروں سے۔۔۔نرمی سے صاف کر۔۔۔بڑی محبت سے گویا ہوا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔ جلدی جائیں و جلدی واپس آئیں۔۔۔" بمشکل اپنی" جان کو اجازت دی۔۔۔۔ خود سے دور جانے کی۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔" پیشانی کو بڑے پیار سے چومتے ہوئے۔۔۔ وہ کمرے سے" باہر نکلا۔۔۔۔

مریم سارا سامان اچھے سے پیک کیا ہے ناں تونے۔۔۔ کچھ بھول تو نہیں" گئی؟؟۔۔" اس کی مامی تیزی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

جی جی مامی۔۔۔ سب رکھ دیا ہے۔۔" وہ زکام بھری آواز میں سر ہلاتے" ہوئے بولی۔۔۔ مگر نظر نہ اٹھائی۔۔۔۔ نہیں چاہتی تھی کے وہ دیکھیں کتنا کرب ہے ان آنکھوں میں۔۔۔۔

ارمان سب سے الوداع لے کر۔۔ایک ماہ کے لیے باہر ملک چلا گیا۔۔۔

ابھی اسے گ ئ ے ایک گھنٹہ بھی نہ ہوا تھا کے ریحانہ بیگم نے گھر کے سارے ملازمین کا حساب کر کے۔۔۔انھیں کام سے فارغ کر دیا۔۔

ایسے دیدے پھاڑ کر بھلا کیوں دیکھ رہی ہے؟ نظر لگائے گی کیا" مجھے؟؟۔۔"ریحانہ بیگم کو اپنی خوبصورتی پر بڑا ناز تھا۔۔۔وہ بیو ٹیشن تھیں۔۔۔گھر کے ایک حصے کو انھوں نے اپنے پارلر کے لیے مخصوص کر رکھا تھا۔

ان کے دو بیٹے تھے۔۔۔ارمان و عالیان۔۔۔

عالیان ان دونوں باہر ملک گیا ہوا تھا اپنی اسٹڈی کے لیے۔۔۔۔

وہ اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگ تھے۔۔۔ریحانہ بیگم شروع میں توشوقیہ مگر اب صرف وقت گزارئ ی کے لیے پارلر چلارہی تھیں۔۔۔

گھر میں دو ملازم رکھے ہوئے تھے۔۔۔ایک کچن کے کام کے لیے۔۔۔اور دوسرا پورے گھر کی صفائ ی ستھرائ ی و کپڑے وغیرہ دھونے کے لیے۔۔۔ مگر آج اچانک انھوں نے دونوں ملازمین کو فارغ کر دیا تھا یہ دیکھ ۔۔۔مریم الجھی۔۔۔۔

وہ دونوں کافی سالوں سے اس گھر میں کام کر رہے تھے۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ نے اچانک انھیں کیوں نکال دیا؟؟۔۔۔" وہ الجھے لہجے" میں پوچھ اٹھی تھی۔۔۔

”کسے نکالنے کی بات ہو رہی ہے؟؟۔۔“ مریم کے ماموں نورا صاحب

آدھی سنی بات پر۔۔۔پوچھنے لگے۔۔۔

”آپ کی اس لاڈلی بھانجی کو تو نکال نہیں سکتی تو ظاہر سی بات ہے ملازمین کو

ہی نکالا ہو گا۔۔۔آپ کو بھی لڑکیوں کی باتوں میں گھسنے کا بڑا شوق

ہے۔۔۔“ ریحانہ بیگم اپنا ایک ہاتھ چہرے کے آگے پنکھے کی طرح اترا کر

لہراتے ہوئے۔۔۔منہ بسور کر بولیں۔۔۔

”لڑکیوں کی باتیں؟؟۔۔۔“ نورا صاحب حیرت کے غوطے کھاتے۔۔۔

بڑی بڑی آنکھوں میں دنیا جہاں کا احتجاج لیے۔۔۔بے ساختہ ہی اپنی بیگم

کے الفاظ دوہرا اٹھے۔۔۔

ہاں تو۔۔۔ابھی میری عمر ہی کیا ہے۔۔۔اللہ جھوٹ نہ بولائے۔۔۔دو"
لوگوں کے سامنے ارمان و عالیان کے ساتھ کھڑی ہو جاؤں تو وہ چھوٹی بہن
بولتے ہیں۔۔۔اللہ جانے کیا سمائی تھی میرے ماں باپ کے دل
میں۔۔۔گڈے گڑیوں سے کھیلنے کی عمر میں تم جیسے عمر رسیدہ مرد سے بیاہ
دیا۔۔۔"وہ منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔تو مریم کی لیے اپنی ہنسی روکنا
محال ہوا۔۔۔

کس قدر خود کو ننھی کاکی گمان کرتی تھیں وہ۔۔۔جبکے ٹھیک ٹھاک عمر تھی
ان کی۔۔۔اب تو سفید بال بھی اُگ آئے تھے۔۔جسے آئے دن کلر کر کے
چھپایا کرتیں۔۔۔۔

ان کی حد سے زیادہ چھوڑنے کی عادت کبھی نہیں جاسکتی۔۔یہ سوچ
۔۔۔مریم نے سر جھٹکا۔۔۔

"اس لیے۔۔ہم تین ہی تو ہیں۔۔۔گھر میں لوگ ہی کتنے ہیں۔۔۔بھ ئی ملازموں کو نکال دیا۔۔ما خیر سے۔۔۔یہ جوان ہے ناں ہمارے گھر میں۔۔۔اتنے کام تھوڑی ہوتے۔۔۔پھر میں بھی ہاتھ بٹادیا کرؤں گی اس کا۔۔۔" وہ باتوں ہی باتوں میں اصل موضوع پر آئی یں۔۔۔تو مریم کے ماموں احتجاجاپوچھ اٹھے۔۔۔"تو کیا تم گھر کا سارا کام اِس بچی سے کرأو گی اب؟؟۔۔"

"اب اتنی بھی کوئی ی بچی نہیں ہے آپ کی بھانجی۔۔۔اس کی عمر کی لڑکیاں شادی کر کے پورا گھر سنبھال رہی ہیں۔۔۔" وہ تیزی سے سخت لہجے میں منہ بگاڑتے ہوئے بولیں۔۔۔

وہ بچی ہے۔۔۔پڑھ رہی ہے ابھی۔۔۔۔پھر جب ملازم افورٹ کر سکتے ہیں" تو کیوں بچی کو تنگ کرنا۔۔۔"اس کے ماموں فوراً ہی اس کے حق میں لڑنے اترے۔۔۔

تو کیا پڑھنے والی بچیاں گھر کے کام نہیں کرتیں؟؟۔۔۔آپ نے کون سہ" کل کو اس سے نوکری کرانی ہے جو میرے بیٹوں کے برابر لانے پر تلے ہیں اِسے۔۔۔۔میں تو کہتی ہوں پڑھائی ی چھڑوا کر گھر بیٹھائی یں اسے۔۔ کہیں اپنی آوارا ماں کی طرح بھاگ گ ئی تو کیا کریں گے ہم؟؟"مریم کو اندازہ نہیں تھا اس کی مامی ارمان کے جاتے ہی اپنے رنگ گرگٹ کی تیزی سے بدلیں گی۔۔۔

ارمان کے سامنے تو وہ بڑی میٹھی چھری بنی رہتی تھیں۔۔۔مگر اس کے جاتے ہی جیسے زہر اگلتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

مریم کولو کی پڑھائی ی کے لیے یونی میں ایڈمیشن ارمان نے دلا یا تھا۔۔۔جسے ابھی صرف تین دن ہی ہوئے تھے۔۔۔

ان کے آخری جملے روح تک کو چھلی کر گ ئی ے۔۔آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔

اپنی ماں کے متعلق آج تک لوگوں کو صرف برا کہتے ہی سنا تھا۔۔۔اور باپ؟؟۔اس کا تو کچھ پتا ہی نہیں۔۔۔۔کون تھا؟؟۔۔کہاں تھا؟؟۔۔تھا بھی یا نہیں؟؟۔۔کچھ خبر نہیں اسے۔۔۔

ریحانہ بس کرؤ۔۔۔جو منہ میں آتا ہے بولتی چلی جاتی ہو۔۔۔۔''نورا'' صاحب بپھر کر چیخے۔۔۔

اپنی بہن کومل سے بہت محبت تھی انھیں۔۔۔وہ جڑوا بہن بھائی ی تھے۔۔۔

کومل نے بھاگ کر نکاح کرنے کے بعد۔۔۔۔ صرف اپنے بھائی ی نورا کو۔۔۔۔جوان دنوں باہر ملک میں تھا۔۔۔۔کال کر کے بتایا تھا۔۔۔کے اس نے فہیم بخش سے نکاح کیا ہے۔۔۔جواس کا کلاس فیلو ہے۔۔۔

نورا صاحب کبھی فہیم سے نہ ملے۔۔۔۔۔

صرف وہ ہی مریم کے ننھیال میں واحد تھے جو علم رکھتے تھے کے مریم کے باپ کا نام فہیم بخش ہے۔۔۔۔ لیکن انھوں نے کبھی بھی مریم کو اس متعلق کچھ نہ بتایا۔۔۔اور بتاتے بھی کیوں۔۔۔اس ظالم آدمی نے اپنی دو سالہ بچی کو

بیوی کے مرتے ہی ننھیال میں پھینک دیا تھا۔۔۔اور پھر کبھی پلٹ کر نہ پوچھا۔

ایک لڑکی جو اپنا نام نوری بتا رہی تھی۔۔۔وہ مریم کو چھوڑنے آئی ی تھی ۔۔۔اسی نے بتایا۔۔۔کے کومل کی دوسری پریگننسی کے دوران سیڑھیوں سے گر کر حادثاتی موت ہو گئی ہے۔۔۔اور مریم کو سنبھالنے والا اب کوئی ی۔۔۔

لو جی۔۔۔سچ کہو تو آگ لگ جاتی ہے۔۔۔۔"ریحانہ بیگم کھڑے ہو کر" ۔۔ہاتھ نچاتے ہوئے۔۔۔بڑی ادا سے تیکھے لہجے میں بولیں۔۔۔

تم چپ ہو رہی ہو یا نہیں؟؟۔۔"نورا صاحب غصے سے آگ بگولہ ہو کر" چیخے۔۔۔۔

اللہ اللہ۔اب کیا بوڑھاپے میں اس لڑکی کی وجہ سے مجھے ماریں ” گے ؟؟۔۔بس یہی دن دیکھنا رہ گیا تھا میری زندگی میں۔۔۔۔میرے جوان بچے کیا گ ئی ے آپ تو مجھے اپنی بھانجی کے لیے مارنے چڑھ دوڑے۔۔۔ناگن کہیں کی۔۔اپنی ماں کی طرح دوسروں کی خوشیاں کھانے والی۔۔۔اب تو تیرا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا ہو گا ہم میاں بیوی کو لڑوا کر۔۔۔مگر میں بھی اپنے نام کی ریحانہ ہوں۔۔۔تجھے چھوڑو گی نہیں میں۔۔۔میسنی کہیں کی۔۔۔“ریحانہ بیگم پہلے تو جاہل عورتوں کی طرح اپنے سینے پر زور زور سے ہاتھ مار کر۔۔۔روتے ہوئے چیخنے لگیں۔۔۔وہ خواہ مخواہ واویلا کر رہی تھیں جوان کی عادت میں شامل تھا۔۔۔۔۔پھر اپنی توپوں کے دہانے بیچاری مریم کی جانب کر دیے۔۔۔

قسمت بھی کیا چیز ہے۔۔۔۔ باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے ٹکڑوں پر پلنے پر مجبور تھی وہ۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کے وہ جلد سے جلد اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جانا چاہتی تھی۔۔۔

ان کی باتیں اس کا دل بھاری کر گئی تھیں۔۔۔۔

دل چاہا پھوٹ پھوٹ کر روئے۔۔۔

وہ یہ سوچ کر اور ٹوٹی کے آج تو پہلا دن ہے۔۔۔ ابھی تو ارمان کے واپس آنے میں پورا مہینہ ہے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کتنی ہی دیر گزر چکی تھی۔۔۔ مگر گاڑی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔اوپر سے کان پر بجتے انگریزی گانے۔۔۔

"یہ کون ہے انگریز کا بچہ۔۔۔اس کے کانوں میں درد نہیں ہو رہا؟۔۔۔میرے تو کان سن ہونے لگے ہیں۔۔۔" وہ اپنے کان خاصہ جھنجھلاتے ہوئے مسلتے۔۔۔۔غصے سے بڑبڑائی۔۔

اب تو چکر آنے لگے تھے۔۔۔

آہ۔۔۔ جاہل کو گاڑی چلانا بھی نہیں آتا کیا؟؟۔۔" گاڑی کی اسپیڈ شاید بڑھا دی گئی تھی جس کے سبب ڈگی میں رکھا سامان اب اس کے سر سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔

اللہ اللہ کر کے۔۔۔کچھ گھنٹے گزرنے کے بعد۔۔۔جب گاڑی رکی۔۔۔تو اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

وہ بس ڈگی سے باہر نکلنا چاہتی تھی۔۔۔

گانے بند ہوئے تو وہ سمجھ گ ئی۔۔کے انگریز کا بچہ گاڑی سے اتر رہا ہے۔۔۔

اس نے زور زور سے ڈگی بجانا شروع کی۔۔۔

جس کی آواز پر چونک کر۔۔۔وہ ڈگی کی جانب آیا۔۔۔

ڈگی کھولتے ہی۔۔۔زونی کو دیکھ۔۔۔اس ہینڈسم لڑکے کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

تم؟؟۔۔۔"چکر آنے کے سبب اسکا ذہن کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔جو ایک" چیز اس لمحے اسے یاد تھی وہ تھا اس بند جگہ سے باہر نکلنا۔۔۔

اس نے لڑکے کو نہ دیکھا۔۔صرف اس کی سفید ٹی شرٹ دیکھی۔۔۔جو باہر نکلنے کی غرض سے اس نے مٹھی میں بھینچی۔۔۔پھر اس کے سہارے سے ۔۔۔چکراتے سر کے ساتھ اٹھنے لگی۔۔۔

تم میری گاڑی میں کیسے؟؟۔۔"شاہ میر ابھی حیرت سے پوچھ ہی رہا تھا کے" زونی نے اس کی سفید ٹی۔شرٹ پر الٹی کر دی۔۔۔

یک۔۔۔‘‘وہ فوراً ہی گھن کھاتا۔۔۔اس کا ہاتھ جھٹک کر دور ہوا۔۔۔مگر’’ تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔

زونی کے اس عمل پر۔۔۔اس نوجوان کا دل شدت سے چاہا۔۔۔۔کے اسے شوٹ کر دے۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا تم نے؟؟۔۔‘‘وہ خاصہ چڑتے ہوئے۔۔اپنی شرٹ کو انگلیوں’’ سے پکڑ کر۔۔۔اپنے جسم سے دور کرتے۔۔۔۔کراہت بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

سوری۔۔۔‘‘الٹی کرنے کے بعد۔۔۔اب وہ کافی بہتر محسوس کر رہی’’ تھی۔۔۔

وہ ڈگی سے اتر ئی ی۔۔۔تو سر پھر چکرانے لگا۔۔۔اسے پھر الٹی آ رہی تھی۔۔۔

مجھے الٹی آ رہی ہے۔۔" وہ پیٹ پکڑ کر۔۔۔نیچے کی جانب ٹھنڈی ریت پر" جھکتے ہوئے بولی۔۔۔

وہ ننگے پاؤں اپنے سفید یونیفارم میں ملبوس تھی۔۔۔۔

اسے فرش کی سختی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔بلکے لگا جیسے پاؤں ٹھنڈی ریت پر ہو۔۔۔اسکا دماغ کام نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس لیے اس نے دیھان نہ دیا۔۔۔

چلو میرے ساتھ تم۔۔۔" اس کی حالت دیکھ۔۔۔وہ آنکھیں جھنجھلانے والے انداز میں گھوماتے ہوئے۔۔۔اس کی نازک کلائی ی پکڑ کر۔۔اپنے ساتھ کھینچنے لگا۔۔۔

وہ آگے چلے۔۔۔۔تو لوگ ان سے ٹکرانے لگے۔۔۔

ہیلو شاہ میر۔۔۔" ہر لمحے بعد اس سے کوئی ی ٹکرا رہا تھا لیکن وہ سب کو" کی سیڑھیاں چڑھ کر۔۔۔اسے اوپر hut ویٹ کا کہتا ہوا۔۔۔اسے پکڑ کر کمرے میں لے آیا۔۔۔

وہ ساحل سمندر کے سامنے بنا۔۔۔ایک خوبصورت و عالیشان beach hut تھا۔۔۔

جاؤ۔۔اندر واش روم ہے۔" وہ فوراً ہی اپنا سر پکڑے اندر چلی گئی۔۔۔"

جب فریش ہو کر باہر نکلی۔۔۔تو سامنے ہی شاہ میر بیڈ کے پاس شرٹ لیس کھڑا نظر آیا۔۔۔

اس کی خوبصورت باڈی دیکھ۔۔۔وہ مبہوت ہوئی ی۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں ابھری ستائی ش دیکھ۔۔۔شاہ میر کے چہرے پر ہلکی سی شرارت بھری مسکان بکھرئ ی۔۔۔وہ اپنی ٹھوڑی پر انگلیاں مسلتے ۔۔۔اس کی جانب آیا۔۔۔

کہو تو قریب آجاؤں۔۔تاڑنے میں آسانی ہو گی۔۔"اس کے ابرو اچکا کر" ٹوکنے پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔فوراََ ہی سر جھٹک کر۔۔۔اپنے نیچے کا ہونٹ بے دردی سے چبانے لگی۔۔۔

دل کی اسپیڈ اس قدر تیز ہو گئی تھی۔۔۔کے لگا دھک دھک کرتا باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

راستہ چھوڑو۔۔۔مجھے بھی فریش ہونا ہے۔۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔۔وہ" فوراََ راستے سے ہٹی۔۔۔

وہ واش روم میں گیا۔۔۔تو اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔جیسے اس حسین نوجوان کی موجودگی میں سانس بھی نہ لے پا رہی ہو۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

او۔۔۔ سوری میں سمجھی میرا فرینڈ شاہ میر ہے یہاں۔۔۔"ایک لڑکی" اچانک ہی دروازہ کھولتے ہوئے اندر آئی ی تھی۔۔۔ لیکن زونی کو دیکھ ۔۔۔ لچکدار انداز میں معذرت کرتی ہوئی ی۔۔۔ واپس جانے لگی۔۔۔

وہ واش روم میں ہے۔۔۔ فریش ہو رہا ہے۔۔۔"زونی اس لڑکی کا تنقیدی" نگاہ سے سر تا پاؤ ں جائی زہ لینے لگی۔۔۔ جو ڈاک لال رنگ کی شرٹ اور بلیک ٹراوزر میں ملبوس تھی۔۔

میگزین و ٹی وی میں ہی دیکھے تھے ایسے لباس۔۔۔ جو وہ زیب تن کی ہوئی ی تھی۔۔۔ سانولی رنگ پر خاصہ میک۔اپ کیے وہ خوبصورت لگی زونی کو۔۔۔

خاص طور پر اس کی ریشمی بکھرئ ی زلفیں۔۔۔

زونی کو وہ کوئ ی ماڈل لگی۔۔۔

وہ ماڈل لڑکی شاہ میر کی فرینڈ ہے یہ بات اسے حیران کر گ ئ تھی۔۔۔ شاہ میر تو اسے اللہ تعالی کی گاۓ لگتا تھا۔۔۔ جو کبھی اس سے نہ لڑا۔۔۔ نہ کبھی خاندان کے کسی معاملے میں بولا۔۔۔ نہ کبھی کسی چیز پر احتجاج کیا۔۔ اور صرف وہ ہی کیوں پورا خاندان ہی شاہ میر کو پرفیکٹ و شریف لڑکے کی امیج سے دیکھتا تھا۔۔۔ جو کبھی اپنے حق کے لیے بھی نہ بولے۔۔۔

مگر اس کی فرینڈ دیکھنے کے بعد۔۔۔ زونی کو محسوس ہوا وہ کچھ زیادہ ہی سیدھا سمجھ بیٹھی ہے اسے۔۔۔

عینی۔۔۔تم ہو کیا؟۔۔۔''اندر سے فوراآواز آئی ی۔۔۔شاید شاہ میر نے''
اس کی آواز سن لی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔''اس نے فوراجوابی آواز لگائی ی۔۔۔''

''یار۔۔۔کوئی ی ڈریس دو۔۔۔میرا خراب ہو گیا ہے۔۔۔''

اوکے۔۔۔''وہ مسکراکر کہتی۔۔الماری کی جانب بڑھی۔۔''

زونی نے دیکھا اس نے ایک پینٹ نکال کر۔۔۔شاہ میر کو دی۔۔۔اور ٹی
شرٹ وٹاول ہاتھ میں پکڑ کر کھڑی ہو گ ئی۔۔۔۔

وہ پینٹ پہن کر باہر نکلا۔۔۔اس کے کالے گھنے بال گیلے تھے۔۔۔ جن سے پانی کی بوندیں گر رہی تھیں۔۔۔

عینی نے فوراً ہی اسے ٹاول دی۔۔۔

"یہ تو بہت ہی بے شرم ہے۔۔۔۔ پتا ہے کمرے میں دو لڑکیاں ہیں پھر بھی ایسے ہی نکل آیا۔۔۔" اسے دیکھتے ہی۔۔اک لمحے کے لیے آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔ لیکن اگلے ہی لمحے وہ منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس کے عمل پر شاہ میر کے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ آئی ی۔۔

یو لک ڈیشنگ ڈئی یر۔۔۔‘‘اس کی دودھیائی ی رنگت پر سکس پیک ایبس’’ کسی کی بھی نظروں کو ستائی شی کر دیں۔۔۔۔عینی فدا فدا لہجے میں۔۔اس کی خوبصورت باڈی کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

آئی ی نو۔۔۔‘‘وہ خاصہ مغرور لہجے میں جواب دہ ہوا۔۔۔’’

ساتھ ساتھ ٹاول بیڈ پر ڈال کر۔۔عینی کے ہاتھ سے بلیک ٹی شرٹ لی۔۔

ٹی شرٹ پہنتے ہی۔۔۔اس کی نظر اپنی جانب پشت کیے کھڑی یونیفارم میں ملبوس لڑکی پر گ ئی۔۔۔

یہ اسکول کی بچی کہاں سے پکڑ لائے تم؟؟۔۔اب یہ مت کہنا یہ بچی تمہاری گرل فرینڈ ہے۔۔"عینی اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ مضحکہ خیز انداز میں پوچھنے لگی۔۔

"کزن ہے میری۔۔۔"

او۔۔۔ پہلی بار تم اپنے کسی رشتے دار کو پارٹی میں لائے ہو۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

جس کے جواب میں وہ فقط مسکرا دیا۔۔۔ کیا بتاتا کے وہ نہیں لایا۔۔۔ یہ آفت خود ہی ڈگی میں بیٹھ کر اس کے ساتھ آگئی ہے۔۔۔

"اوئے۔۔۔نیچے آجا یار۔۔۔سب انتظار کر رہے ہیں تیرا۔۔۔" ایک لڑکا تیزی سے آکر بولا۔۔۔

"آرہا ہوں۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتے۔۔۔زونی کو دیکھنے لگا۔۔۔

"اس کا کیا کرؤں اب؟؟۔۔۔" پہلی بار زندگی میں کسی کی فکر لاحق ہوئی ی۔۔۔پہلی بار احساسِ ذمہ داری ہوا۔۔

"عینی اس کا خیال رکھنا۔۔۔اوکے۔۔۔"

"اوکے ڈئیر۔۔۔" وہ فوراً ہی مسکراتے ہوئے بولی۔۔

اس کے جاتے ہی عینی اس یونیفارم میں موجود لڑکی کو تنقیدی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔وہ یونی کے چارمنگ ہیرو شاہ میر بخش چوہدری کی کزن ہے یہ بات قبول کرنا بہت مشکل تھا اس کے لیے۔۔

وہ گیا۔۔۔اب تم مڑ سکتی ہو۔۔۔ویسے تمھارا نام؟؟۔۔۔"اس کے کہتے" ہی زونی نے مڑ کر اسے دیکھا۔شاہ میر اب کمرے میں موجود نہ تھا۔۔۔

"زونیشہ۔۔۔پیار سے زونی بلاتے ہیں۔۔۔"

او۔۔۔نائس نیم۔۔۔ویسے تم پارٹی میں اسکول یونیفارم میں کیوں" آئی ہو؟؟۔۔۔اور۔۔۔"عینی نے الجھے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔ساتھ ساتھ نگاہ اس کے ننگے پاؤں پر بھی کی۔۔۔

اس نے دانستہ طور پر اپنا جملہ ادھورا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ لیکن زونی سمجھ چکی تھی اس کی اَن کہی بات کا مطلب۔۔۔

"وہ۔۔۔ میں غلطی سے آگ ئی ہوں۔۔۔"

"غلطی سے ؟؟۔۔"

ہاں۔۔ فلحال ہم اس وقت کہاں ہیں ؟؟۔۔۔" وہ انجانے لہجے میں پورے کمرے پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

وہاں خاصہ تیز ہوا چل رہی تھی۔۔۔۔ جو بہت تروتازہ کر دینے والی تھی۔۔۔

تم اس وقت میری پارٹی میں ہو ڈئیر۔۔۔اور اب جب تم آ ہی گئی ہو تو"
چلو۔۔۔ تھوڑا انجوائے کر لو۔۔۔" وہ کہتے ہوئے الماری کی جانب بڑھی۔۔۔

یہ یونیفارم پارٹی کے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔اس لیے ڈریس چینج کرنا"
ضروری ہے۔۔۔"اس نے ایک سفید ٹی شرٹ و بلیک پینٹ اس کے آگے
کرتے۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔۔" وہ منہ بگاڑتے ہوئے کہنے لگی۔۔۔"

تو اب پہن لو۔۔۔ کیونکے پارٹی میں تو سب ایسے ہی پہنے ہوئے"
ہیں۔۔۔اور پھر یہ کمفرٹیبل رہے گا۔۔۔۔یونیفارم میں تھوڑا عجیب لگ رہا
ہے۔۔تم کوئی ی بچی لگ رہی ہو اسکول کی"اس کے منہ بسور کر مضحکہ خیز
انداز میں کہتے ہی۔۔۔وہ تیزی سے بولی۔۔۔

"میں بچی ہی ہوں۔۔۔ابھی تو میٹرک کا امتحان بھی نہیں دیا ہے میں نے۔۔۔"

"او کے۔۔۔ مگر پارٹی میں اگر تم یونیفارم پہن کر پھرؤ گی تو سب تمھیں ہی دنیا کے آٹھوئے عجوبے کی طرح دیکھیں گے۔۔جو بہت عجیب لگے گا۔۔۔"اس کی بات سن۔۔وہ تھوڑا جھم گ ئی تھی۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔تم شاہ میر کو بلا دو۔۔۔"وہ مغربی لباس پہننے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

"وہ تو ابھی بہت بیزی ہے۔۔۔ تمھیں ویٹ کرنا پڑے گا ڈئی یر۔۔۔"وہ ہونٹوں پر مسکان سجائے مفاہمانہ انداز میں گویا ہوئی ی۔۔۔

میری مانو۔۔یہ پہن لو۔۔۔ تم پراچھا لگے گا۔۔ویسے بھی تمھارا یونیفارم" تھوڑا گندہ ہوگیا ہے۔۔۔"اس نے اپنے یونیفارم کی جانب دیکھا۔۔۔جو واقعی گندا ہو رہا تھا۔۔۔

"قمیض شلوار وغیرہ نہیں مل سکتا؟؟۔۔"

"نہیں ڈئیر۔۔۔یہ ہی ہے بس۔۔۔"

مجبور ہو کر۔۔۔وہ ڈریس چینج کرنے چلی گ ئی تھی۔۔۔

سفید ٹی شرٹ و بلیک پینٹ پہنے جب وہ باہر نکلی۔۔۔تو عینی اسے دیکھ۔ مطم ئی ن انداز میں مسکرانے لگی۔۔۔

بال وغیرہ بنا کر نیچے آجاؤ۔۔۔میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔اوکے ”
ڈئیر۔۔۔“عینی کہ کر۔۔۔اسے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

وہ ڈریس اس کی خوبصورت فیگر کو خاصہ نمایا کر رہا تھا۔۔۔وہ آئینے کے
سامنے کھڑی ہو کر۔۔اپنا خود کا جائیزہ لینے لگی۔۔۔

”واہ۔۔۔میں تو بہت خوبصورت لگ رہی ہوں۔۔۔بالکل کسی ماڈل کی
طرح۔۔۔“وہ جیسے خودی پر فدا ہوئی ی۔۔۔

بالوں کو پونی میں قید کر۔۔۔وہ کمرے سے نکلی۔۔۔۔بس کمرے کا دروازہ
کھلنا تھا کے لاوڈ میوزک کان کی سماعت کو پھاڑتا محسوس ہوا۔۔۔

اف۔۔۔یہ تو کان ہی پھاڑ دیں گے میرے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر کہتی "
ہوئی ی۔۔۔ باہر نکلی۔۔۔

اس فلور پر تین چار کمرے اور تھے۔۔۔اس کے باوجود باہر صوفے پر ایک کپل نازیبا حرکات میں مشغول نظر آیا۔۔۔ جنھیں دیکھ۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔

اس طرح کا منظر اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اسکا تو دماغ ہی کام نہ کیا۔۔۔

اِدھر چلو تم۔۔۔"وہ ابھی انھیں سن دماغ کے ساتھ دیکھ ہی رہی "
تھی۔۔۔کے اس کا نازک ہاتھ پکڑ کر کسی نے کھینچا۔۔۔۔
جس کے سبب اس کا دماغ واپس حواسوں میں لوٹا۔۔۔۔

شاہ میر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے نیچے لے آیا تھا۔۔

رنگ برنگیں لائی ٹس۔۔۔لاوڈ میوزک پر ناچتے نوجوان لڑکا لڑکی۔۔۔۔بے ہودہ مغربی لباس میں ملبوس لڑکیاں۔۔یہ سب اس کی حالت غیر کر گیا تھا۔۔۔

یہ کیسی جگہ لائے ہو تم مجھے ؟؟۔۔"وہ ہینڈسم لڑکا اسے ناچتے ہوئے" بدمست لوگوں کے درمیان سے نکالتا ہوا۔۔ بالکل باہر گاڑیوں کے پاس لے آیا تھا۔۔

زونی نے تب دیکھا۔۔وہ ساحل سمندر پر تھے۔۔۔

سامنے ہی سمندر ٹھاٹھے مارتے ہوئے نظر آرہا تھا۔۔۔ سورج ڈھلنے کے قریب تھا۔۔۔اس کی زرد کرنیں آسمان پر پھیلی نظر آرہی تھیں۔۔۔

سمندر پر۔۔۔ڈوبتے سورج کا منظر نہایت دلکش تھا۔۔۔

وہ حیران ہوئی ی تھی۔۔ یہ کہاں لے آیا تھا شاہ میر اسے ؟؟۔۔۔

زونی کبھی اپنے گاؤں سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔۔ گاؤں تو دور کی بات اسے تو حویلی سے بھی زیادہ دیر باہر نکلنے کی اجازت نہ تھی۔۔۔۔ جبکہ اس کا باپ شہر آتا جاتا رہتا تھا لیکن اسے لے کر کبھی نہ گیا۔۔۔۔ بچپن میں ضد کیا کرتی تھی وہ اپنے باپ سے کہ اسے شہر لے کر جائے مگر ہوش سنبھالنے کے بعد اس نے ضد کرنا چھوڑ دی۔۔۔۔

نازاٹھوانے کی تمناتو کجااس نے تو بہت وقت ہوا۔۔۔اپنے باپ سے محبت کی امید بھی چھوڑدی تھی۔۔۔۔

شاہ میر نے اسے گاڑی کے پاس لاکر چھوڑا۔۔۔تو وہ بپھر کر پوچھ اٹھی۔۔۔۔

میں لایا؟؟۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔طنزیہ نگاہوں "
سے گھورتے۔۔۔۔سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

ڈگی گرل اس وقت تم مجھ سے بات نہ ہی کرؤ تو بہتر ہے۔۔۔چپ چاپ "
اب گاڑی میں بیٹھو۔۔۔اور نکلنا نہیں باہر۔۔جب تک میں نہ واپس آجاؤں۔۔ سمجھیں۔۔" وہ خاصہ برہمی سے کہتا۔۔۔اپنی گاڑی کاڈور کھول کر۔۔۔اسے حاکمانہ انداز میں بیٹھنے کااشارہ کرنے لگا۔۔۔

اس کا حاکمانہ لہجہ زونی کے غصے کو دعوت دے گیا تھا۔۔۔

"اک اوباش و بگڑا امیر زادہ۔۔۔ یہاں مجھے میرے حق کی پڑھائی کرنے سے روکا جا رہا ہے اور تم شہر آکر لو پڑھنے کے بہانے عیاشی کرتے پھر رہے ہو۔۔۔۔" او۔۔ تو خاندان کے پرفیکٹ و شریف بیٹے کا اصل روپ یہ ہے۔۔۔ اس کا خون کھول گیا تھا یہ دیکھ۔۔۔۔ کے بخش خاندان کے پوتے تعلیم کے نام پر کیسے عیاشی کرتے پھر رہے ہیں اور انھیں روکنے ٹوکنے والا کوئی ہی نہیں۔۔۔ جب کے اسے دو دونوں سے تہہ خانے میں بند کیا ہوا تھا صرف ایک پیپر دے کر آنے کے جرم میں۔۔

یہ ناانصافی کی انتہا نہ تھی تو اور کیا تھا۔۔۔۔

"اسکیوز می۔۔۔میں ان لوگوں میں نہیں۔۔۔۔"وہ فوراہی احتجاجا بول اٹھا۔۔۔

"مگر تم نے کبھی روکا بھی تو نہیں۔۔۔میرا کبھی ساتھ بھی تو نہیں دیا۔۔"زونی بپھر کر اس کی سرمئی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولی۔۔۔

"اور کیوں روکتا میں؟؟۔۔۔کیوں دیتا تمھارا ساتھ؟؟۔۔"اس نے نہایت بے نیازی کا مظاہرہ کرتے۔۔۔۔بلوری آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ۔۔۔۔سوال کیے۔۔۔۔

اس کی بے نیازی و ٹھنڈا رویہ۔۔۔زونی کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔۔

آہ۔۔۔" اگلے ہی پل۔۔۔نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔۔ایک زوردار مکا بخش" خاندان کے شہزادے کے منہ پر جڑ دیا۔۔۔

کیونکے حملہ اچانک واسکی توقع کے بالکل برخلاف تھا۔۔تو جبڑوں کے ساتھ ساتھ دماغ بھی ہلتا محسوس ہوا۔۔۔

پہلی بار زندگی میں کسی لڑکی سے مکا کھایا تھا۔۔۔وہ بھی اتنا جاندار کے لمحہ بھر میں سر چکرا گیا۔۔۔

تیری۔۔۔"اس نے بھی پلٹ وار کرنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھایا۔۔۔ایگو" شدید ہرٹ جو ہو گیا تھا۔۔۔

مگر ہاتھ ہوا میں ہی رک گیا۔۔۔یاد جو آگیا تھا وہ ایک لڑکی ہے۔۔۔اور چاہے کتنا بھی غصہ ہو۔۔۔اپنے اصولوں کے خلاف نہیں جا سکتا تھا وہ۔۔۔

جبکہ مقابل بغیر کسی خوف کے اس کے اٹھے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

"رک کیوں گ ئ ے؟؟۔۔مارؤ ناں۔۔۔دیکھاؤ ناں مجھے اپنی سو کولڈ مردانگی۔۔۔۔جسے عادت ہے تم لوگوں کی ہم کمزوروں پر ہاتھ اٹھا کر دیکھانے کی۔۔۔تم بھی اپنے باپ دادا و چاچا جیسے ہو۔۔۔۔پڑھے لکھے جاہل۔۔۔"ابھی وہ غصے سے نڈر لہجے میں بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل تیزی سے اس کے گلابی ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ گیا۔۔۔۔

شش۔۔۔۔"وہ اس کے منہ پر اس کے باپ دادا کو جاہل کہہ رہی"

تھی۔۔۔۔یقیناً غصہ سوا نیزے پر تھا۔۔۔۔آنکھوں میں سرخ ڈوریں ابھر

آئی یں۔۔۔۔

اس کا غصہ ویسے بھی خاندانی تھا۔۔جلا دینے والا۔۔۔۔سب تباہ کر دینے

والا۔۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ کنٹرول کرنے کی بہت کوشش کر رہا

تھا۔۔دوسرے ہاتھ کی مٹھی اس قدر بھینچ لی تھی کے نسیں ابھر آئی یں

۔۔۔۔ لیکن وہ لڑکی بجائے چپ ہو جانے کے۔۔۔اس کے غصے کی آگ کو

مزید بھڑکانے کے لیے اپنی تیز زبان سے آگ میں گھی ڈالنے کا کام بخوبی

جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔

صرف اس کی تیز زبان کو روکنے کے لیے اس کے گلابی ہونٹوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔ لیکن کیا خبر تھی وہ تو چپ ہو جائے گی مگر کہیں اور تہلکا مچ جائے گا۔۔۔

وہ اس کا دل تھا جس کے زور زور سے دھڑکنے کی آواز وہ اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب کسی لڑکی کو چھونے پر دل دھڑکا ہو۔۔۔

وہ کیا بولنے والا تھا۔۔۔ یہ تو بھول ہی بیٹھا۔۔۔۔۔۔ بس نگاہیں اس کے ہونٹوں پر اٹک گئی یں۔۔۔

ان گلابی ہونٹوں کی نرمی۔۔۔اس کی انگلی کو عجیب سہ کرنٹ لگا گئی تھی ۔۔۔ایسا کرنٹ جو پورے وجود میں سرایت کرتا محسوس ہوا۔۔۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔وہ اس کے اچانک ہونٹوں پر انگلی رکھنے پر پہلے حیران پھر بھڑک اٹھی۔۔۔۔۔

فوراً ہی اس کی انگلی اپنے ہونٹوں سے جھنجھلا کر ہٹائی ی۔۔۔

اب ہاتھ لگایا ناں۔۔۔تو ماں قسم یہ زونی تمھارا ہاتھ توڑ دے گی۔۔۔"وہ" شیرنی بپھر اٹھی تھی۔۔۔نصیحت آمیز لہجے میں وارن کیا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھرا غصہ دیکھ۔۔وہ مسکرایا۔۔۔۔

کیوں؟؟۔۔ فیلنگز جاگ رہی ہیں؟؟۔۔۔ کوئی ی ن ئی بات نہیں۔۔۔ ہر" لڑکی کا میری نزدیکی سے یہی حال ہوتا ہے۔۔۔۔" وہ خاصہ مغرور لہجے میں۔۔۔ اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بولا۔۔۔

اس کی مغرویت دیکھ۔۔ مقابل تلملا اٹھی۔۔۔ زونی نے محسوس کیا وہ نہایت خود پسند مردوں میں سے ہے۔۔۔۔

ہوتا ہوگا۔۔۔ مگر میں ان جیسی نہیں۔۔۔ بلکے اب تو مجھے دکھ ہو رہا ہے" کیسے میں آج تک تم جیسے اوباش لڑکے کو اللہ تعالی کی گائے سمجھتی رہی۔۔۔ مگر اب سوچ لیا میں نے۔۔۔ لگوؤں گی ایک عدالت اس ناانصافی کے خلاف۔۔ اور پوچھوں گی ابراہیم بخش و فہیم بخش سے۔۔۔ کے لو کے نام پر عیاشی کرنے کی اجازت دینا کیا ان کے خاندان کے قدیم رسم و رواج و اصولوں کے مطابق ہے؟؟۔۔۔ دیکھوں گی پھر۔۔ سارے اصول صرف

کمزوروں کے لیے ہیں یا اپنے لاڈلے پوتوں پر بھی کچھ زور چلتا ہے ان کا۔۔۔" وہ دل جلی تھی۔۔۔ فوراً ہی بپھر کر دانت پیستے ہوئے۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی۔۔۔

سین لائی ک۔۔۔ میں معصوم کچھ نہ کرتے ہوئے بھی تمھاری ہیٹ لسٹ " hate list میں ہوں۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر فرصت سے فولٹ کر۔۔۔ چھوٹی آنکھوں سے بغور اس لڑکی کے سرخ چہرے کو دیکھتے۔۔۔ دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے بولا۔۔۔

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے۔۔۔ "شاہ میر.... ریس شروع کرنی ہے چل۔۔۔" اس کا دوست دانیال۔۔۔ دور سے ہی ان دونوں کو بغور دیکھتے۔۔۔ اسے بلانے لگا۔۔۔

یہ ٹاپک بعد میں کبھی ڈسکس کریں گے۔۔ابھی مجھے جانا ہے۔۔تم گاڑی میں بیٹھو۔۔۔۔۔" وہ حاکمانہ انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔" وہ مسلسل احتجاج کر رہی تھی مگر مقابل نے اک نہ سنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا بازو پکڑ۔۔۔گاڑی میں بیٹھا کر۔۔۔گاڑی کو لاک کر کے چلا گیا۔۔۔۔

"او بگڑیل شہزادے۔۔۔۔مجھے گھر جانا ہے"

۔۔۔۔گدھا کہیں کا۔۔۔مجھے اندر لاک کر کے چلا گیا۔۔۔" وہ شیشے کو دونوں ہاتھوں سے بجا کر۔۔۔چیخ رہی تھی۔۔۔مگر وہ تو اسے اندر لاک کر کے جا چکا تھا۔۔۔

"کون تھی وہ ہوٹی؟؟۔۔" دانیال نے شرارت سے پوچھا۔۔

"ہوٹی؟؟۔۔۔" وہ خاصہ اعتراضی لہجے میں۔۔۔

"کزن ہے میری۔۔۔ پندرہ سال کی بچی ہے ابھی۔۔" اس کی آنکھیں غصیلی تھیں یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔ نہایت جتاتے ہوئے کہا۔۔

دانیال اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔ اس کی آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔

"اچھا اچھا۔۔۔ سمجھ گیا۔۔۔ چھوٹی بچی ہے۔۔۔ پھر اسے کیوں لایا ہے یہاں؟؟۔۔" وہ ذہن میں چلنے والا سوال پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

میں لاؤں گا اسے ؟؟۔۔۔۔ میری عقل کیا گھاس چرنے گئی ہے کے ”

بخش خاندان کی اکلوتی بلا کو اپنے ساتھ لاؤں ۔۔۔ وہ خود آئی ہے ڈگی میں

بیٹھ کر۔۔۔“ وہ منہ بسور کر۔۔۔ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں جانتا کیا چیز زیادہ بری لگ رہی تھی۔۔اس لڑکی کا ساتھ آنا یا اپنے

دوست کا اسے ہوٹی بلانا۔۔۔

ڈگی میں بیٹھ کر؟؟۔۔واقعی؟؟۔۔“اس کا حیرت کے مارے منہ کھلا ”

تھا۔۔۔کے وہ لڑکی گھنٹوں کی مسافت طے کر کے۔۔۔ گاڑی کی ڈگی میں بیٹھ

کر آئی ہے۔۔۔

جب کافی دیر گزر گ ئی۔۔۔اور وہ چیخ چیخ کر نڈھال ہو گ ئی۔۔۔تو خاموش ہو کر ڈیش بورڈ پر اپنے پاؤں رکھ کر سیٹ کو کمفر ٹیبل کر کے آ نکھیں موند لیں۔۔

لیکن بھوک کے سبب نیند بھی نہ آئی ی۔۔۔

آ نکھیں کھلیں تو سورج آ خری سلام دے رہا تھا۔۔۔۔ایسا منظر زند گی میں پہلی بار دیکھا تھا اس نے۔۔بہت دلکش و روح کو تاز گی دینے والا منظر لگا۔۔۔۔

وہ مکمل سورج ڈوبنے تک۔۔خوشی سے گاڑی میں بیٹھی رہی۔۔۔

جیسے ہی سورج ڈوبا۔۔۔وہاں سفید لائی ٹس اون ہو گ ئی یں تھیں۔۔۔

ساتھ ساتھ اس نے کافی دور سے کار کی ریس لگتی دیکھی۔۔۔

اسے بھوک لگ رہی تھی۔۔۔ بھوک ہر گزرتے لمحے کے ساتھ شدید ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ دنیا کا ہر ستم برداشت کر سکتی تھی مگر بھوک نہیں۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں کپکپانے لگ جاتے تھے اگر وقت پر کھانا نہ ملے۔۔۔

”یہ انگریز کی اولاد، گدھے کا بچہ۔۔۔ اسے کوئی احساس ہے یا نہیں۔۔۔ ہے ناں آخر بخش خاندان کا پوتا۔۔۔ مجھے اس گاڑی میں بند کر کے چلا گیا۔۔ اب میں کیا کروں۔۔۔“ وہ پھر سے کھڑکی پر ہاتھ مار کر بجانے لگی۔۔۔ مگر وہاں کوئی نہ تھا جو اس کی آواز سنتا۔۔۔

اس کا بھوک کے سبب اب کلیجہ کھینچنے لگا تھا۔۔۔جب کسی نے مدد کی پکار نہ سنی۔۔۔تو کوئی ی چیز ڈھونڈنے لگی۔۔جس کی مدد سے گاڑی سے باہر نکل سکے۔۔۔

چوہے زور و شور و سے پیٹ میں دھما چوکڑی مچا رہے تھے۔۔۔جس کے سبب دماغ مفلوج ہوتا جا رہا تھا۔۔۔اور شدید غصہ آنے لگا۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔" یہ کہتے ہی۔۔۔اس نے ڈیش بورڈ پر رکھا شیشے کا پرفیوم" اٹھا کر۔۔زور سے ڈور کے شیشے پر دے مارا۔۔۔اور خود نیچے کی جانب جھک گ ئی۔۔۔

جس کے سبب شیشہ دھماکے سے ٹوٹا۔۔۔۔

شکر۔۔۔" وہ ٹوٹے ہوئے شیشے سے۔۔۔ باہر نکل کر گاڑی کی چھت پر" کھڑی ہوئی ی۔۔۔ پھر سلائیڈ کی طرح اس پر سے پھسل کر نیچے اترئی ی۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"ارے تم کہاں غائی ب ہو گ ئی یں تھیں ؟؟۔۔۔" عینی اسے جوس پیتے دیکھ۔۔۔ تیزی سے اس کے پاس آکر۔۔۔ فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"اور یہ تمھارے ہاتھوں پر خون کیسے لگا؟۔" گاڑی سے نکلتے وقت۔۔ کچھ کانچ کے ٹکڑے اس کے ہاتھ میں چبھ گ ئی ے تھے۔۔۔ لیکن بھوک کی شدت کے سبب اس کا دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔ اس لیے اسے تکلیف کا احساس ہی نہ ہوا۔۔۔

وہ beach hut میں داخل ہوئی ی۔۔۔جہاں پہلے کی طرح لڑکے لڑکیاں دنیا جہاں سے بے خبر چیک چیک کرنا چتے ہوئے نظر آرہے تھے۔۔۔اس کے پاس سے ویٹر جوس کے گلاس لے کر گزرنے لگا۔۔۔جسے اس نے روک کر۔۔دھڑادھڑ جوس کے گلاس پینا شروع کر دیے تھے۔۔۔۔

"وہ گدھا کہاں ہے؟۔۔"اس کی بات کو سن کر اگنور کرتے۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔

"کون؟؟۔۔"مقابل نا سمجھی سے۔۔۔"

شاہ میر گدھا۔۔" خاصہ تپے لہجے میں اپنی مراد واضح کی۔۔ جس پر "
مقابل حیرت سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

تم پہلی ہو جو اسے گدھا کہہ رہی ہو۔۔ ورنہ لڑکیاں اپنی جان کہتی ہیں "
اسے۔۔۔" عینی نے خاصہ جتاتے ہوئے کہا۔۔۔

" جس پر وہ منہ بسورتے تیزی سے بولی۔۔ "اندھی ہوں گی ساری۔۔۔

اووو۔۔۔۔ تم تو بڑی گرم مزاج ہو۔۔ تھوڑا کول ہو جاؤ۔۔۔ چلو باہر "
" چلتے ہیں۔۔۔ ویسے بھی باہر ریس ہو رہی ہے۔۔۔

ریس کو مارؤ گولی۔۔۔ کیا تمھاری پارٹی میں اس بے ذائقہ جوس کے "

علاوہ کچھ نہیں ملے گا۔۔" وہ تیزی سے منہ بگاڑ کر۔۔۔ سارا جوس ایک سانس میں گلے میں اتارتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں نہیں ملے گا بھئی۔۔۔ رکو۔۔۔ میں ویٹر سے کہتی ہوں۔۔۔" وہ" مسکرا کر۔۔۔ مہمان نواز بنتے ہوئے بولی۔۔۔

"ذرا جلدی۔۔۔ بھوک کے مارے جان نکل رہی ہے میری۔۔۔"

"اچھا اچھا۔۔۔"

وہ وہاں موجود اور لڑکیوں کی طرح نزاکتوں کا مظاہرہ نہیں کر رہی تھی۔۔۔اس نے پلیٹ بھر کر باربی کیو نکالا تھا اور سائیڈ میں بیٹھ کر کھانا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

ابھی وہ کھانا کھا ہی رہی تھی۔۔۔کے اس نے ایک لڑکی کو اپنے برابر والے صوفے پر نیم بے ہوشی کی حالت میں لیٹتے دیکھا۔۔۔

کتنا مزے کا احساس ہے یہ۔۔۔'' وہ ٹھنڈی آہ بھر کر آنکھیں موندتے '' ہوئے بولی۔۔۔

زونی اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔۔۔

پھر نگاہ سامنے کی جانب گ ئی۔۔۔ جہاں تین چار لڑکیوں کو ایک ساتھ بیٹھ کر پائپ نما چیز کو منہ میں لے جا کر۔۔ حقے کی طرح پیتے اور پھر منہ سے دھوئیں نکالتے دیکھا۔۔۔

شاید یہ حقے کی طرح ہے۔۔۔ "انھیں ہواؤ ں میں دھواں تحلیل کرتے" دیکھ۔۔ وہ منہ ہی منہ۔۔۔۔ کراہت کے ساتھ بڑبڑائی ی۔۔اس نے پہلی بار لڑکیوں کو شیشہ نوشی کرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

مزید کھانا کنٹینیو رکھنا اب ممکن نہ تھا۔۔اسے کراہت محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

وہ اٹھ کر۔۔۔ تازی ہوا کھانے واس لاوڈ میوزک سے نجاد کے لیے۔۔۔ باہر آگ ئی تھی۔۔۔

باہر آئی ی۔۔تو ریس اسٹارٹ تھی۔۔۔کافی ہجوم جمع تھا لڑکے لڑکیوں کا۔۔۔جو شاہ میر کا نام لے لے کر چیر۔اپ کر رہے تھے۔۔۔

"یہ سب شاہ میر شاہ میر کیوں کر رہے ہیں؟؟۔"وہ نا سمجھی سے برابر میں کھڑے لڑکے سے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ مڑا۔۔۔تو اپنے برابر میں زونی کو دیکھ مسکرا دیا۔۔۔

"کیونکے وہ ہمیشہ سے ونر رہا ہے اس ریس کا۔۔"وہ مسکراتے ہوئے فخرانہ انداز میں بتانے لگا۔۔۔

"اندھوں میں کانا راجا۔۔۔"وہ طنز کیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

جسے سن۔۔۔دانیال کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔

تم شاہ میر کی کزن ہوناں؟؟۔۔۔‘‘اسنے اندازہ لگانے والے طرز میں’’ استفسار کیا۔۔۔

بد قسمتی سے۔۔‘‘وہ اثبات میں سر ہلا کر منہ بسورتے ہوئے۔۔۔’’

دانیال اسے منہ بسورتے دیکھ۔۔۔پھر مسکرایا۔۔۔

وہ بہت کیوٹ سی لگی اسے۔۔۔جو دوسری لڑکیوں سے قدرے مختلف تھی۔۔۔

اسی لمحے ریس لگاتے ہوئے۔۔۔ شاہ میر کی نگاہ زونی پر پڑئی ی۔۔۔ جو دانیال کے ساتھ باتیں کرتی نظر آ رہی تھی۔۔۔

دل میں جیسے آگ لگی۔۔۔۔

اس کا سارا دیھان اپنی ریس سے ہٹ کر زونی پر مرکوز ہو گیا۔۔۔

یہ شاہ میر کو کیا ہوا ہے ؟؟۔اس کی گاڑی اچانک سلو کیوں" ہو گ ئی۔؟؟۔۔" شاہ میر کی گاڑی پر پیسہ لگائے ہوئے لوگ۔۔۔ پریشان ہو کر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔۔۔

وہ آج تک کوئی ی ریس نہیں ہارا تھا۔۔۔ تب ہی اس پر سب سے زیادہ بولی لگی ہوئی ی تھی۔۔۔

اسے کیا ہوا ہے اچانک ؟؟۔۔" دانیال بھی فکر مند ہو کر اسکی سلو گاڑی کی "
جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔

افف۔۔۔۔ دیھان لگاؤ شاہ میر۔۔" اس نے یکدم اپنا سر جھٹکا۔۔۔اور "
پہلے سے زیادہ تیز رفتار کے ساتھ گاڑی بھگانا اسٹارٹ کی۔۔۔

اسکی گاڑی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

چیتے کی اسپیڈ سے وہ اپنے مخالف ریسر تک پہنچا تھا۔۔۔

جب دونوں کی گاڑی برابر ہوئی ی۔۔ تو شاہ میر نے اسے دیکھ۔۔۔ایک آنکھ
دبا کر۔۔۔ مغرور و فاتحانہ انداز میں مسکرایا۔۔۔ جیسے اس کے لیے یہ ریس

بچوں کا کھیل ہو۔۔۔جسے وہ جب چاہے سر کر لے۔۔۔وہ تو بس اسے خوش کر رہا تھا آگے جانے دے کر۔۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ نے مقابل کو جلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے اسپیڈ بڑھائی ی۔۔۔لیکن شاہ میر مخالف کے دیکھتے ہی دیکھتے بجلی کی مانند آگے نکل گیا۔۔۔۔

یس۔۔۔''ہر بار کی طرح جیت اسکی ہوئی ی تھی۔۔۔''

وہ کار سے باہر نکلا۔۔تو ایک کے بعد ایک شخص اس سے گلے ملنے لگا۔۔۔

یہ مکھیاں ہر وقت شہد پر ایسے ہی چھائی ی رہتی ہیں۔۔۔" زونی کی آنکھیں حیرت سے باہر ابل آنے کو تھیں شاہ میر سے ایک کے بعد ایک لڑکی کو دھڑلے سے گلے ملتے دیکھ۔۔۔ پھر اس پر بگڑیل شہزادے کی فراخ دلی کا مظاہرہ بھی کمال تھا۔۔۔ ہر ایک کے ایسے گلے لگ رہا تھا جیسے دنیا میں سب سے پیاری وہ ہی ہو اسے۔۔۔

زونی کی آنکھوں میں ابھرئی ی حیرت پڑھ۔۔۔ عینی مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔

بے حیا گدھا۔۔۔" وہ منہ ہی منہ بڑ بڑائی ی۔۔۔ جبکے مقابل ان گنت حسیناؤں کے گھیرے میں ہونے کے باوجود۔۔۔ کنکھیوں سے اسی پر نگاہ جمائے ہوئے تھا۔۔۔

تم باہر کیسے نکلیں ؟؟۔۔۔" وہ سب سے گلے مل کر۔۔۔فوراً ہی اس کی"
جانب آیا۔۔۔

اس کا نازک بازو دبوچ کر۔۔۔ ہجوم سے نکالتا۔۔۔سائیڈ میں لا کر۔۔ان بلوری آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

تو کیا مر جاتی بھوک سے وہاں ؟؟۔۔۔" مقابل نے اسی کی طرز میں جواب"
دیا تو اس کی پکڑ ڈھیلی پڑئی ی۔۔۔

اس کے تو ذہن میں آیا ہی نہیں۔۔۔کے وہ لڑکی بھوکی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔

تھوڑا شرمندہ سہ ہوا۔۔

"کھانا کھالیا؟۔۔"اس بار لہجے میں تھوڑی نرمی تھی۔۔

"تو کیا تمھارا انتظار کرتی ؟۔۔"وہ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔

"چلو۔۔۔گھر چلیں۔۔۔" بازو چھوڑ کر۔۔۔ٹھنڈے لہجے میں کہتا۔۔۔وہ آگے چل دیا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔ چلو؟۔۔اب گود میں اٹھا کر لے کر چلوں کیا؟"وہ آگے چلا۔۔۔ مگر صرف دو تین قدم بعد ہی اس نے محسوس کیا وہ پیچھے نہیں

آرہی۔۔۔پلٹ کر دیکھا۔۔تو وہ اپنی جگہ ہی منجمد کھڑی اسے گھوری سے نواز رہی تھی۔۔۔

اس خوبصورت لڑکے نے خاصہ جھنجھلائے ہوئے انداز میں استفسار کیا۔۔

بڑی خواہش اٹھ رہی ہے مجھے گود میں اٹھانے کی؟؟۔۔۔"مقابل فوراً ہی" چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ترچھی نگاہوں سے اسے گھورتے۔۔۔محظوظ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔پہلے تو وہ ہونٹوں کو گول کر کے۔۔۔ہلکا سہ
مسکرایا۔۔۔جیسے کچھ یاد آیا ہو اسے۔۔۔پھر تیزی سے ایک جست میں اس تک آیا۔۔۔وہ اتنی تیزی سے آیا تھا۔۔۔۔کے وہ ایک لمحے کے لیے گھبرا کر پیچھے ہوئی ی۔۔۔

کی۔۔۔ hut پیچھے دیوار تھی

فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو مجھ سے ؟؟۔۔“ بے یقینی سے اس کی” خوبصورت سمندر جیسی نیلی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

کیوں ؟؟؟۔۔ نہیں کر سکتی ؟۔۔“اک لمحے کے لیے مانا وہ اس کی نزدیکی سے” گھبرا گ ئی تھی مگر اگلے ہی پل۔۔۔ اپنا مقصد یاد آیا۔۔

وہ لڑکی اپنی گھبراہٹ پر قابو پا کر۔۔۔ اس کے کالر پر لگے بٹن کو چھیڑتے۔۔۔ لہکتے انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

اسکول میں یہ سب سیکھتی ہو تم ؟؟۔۔۔"آج تک کتنی ہی لڑکیاں اس کے قریب آئی ی تھیں۔۔۔ لیکن کبھی ایسا محسوس نہ کیا۔۔۔ جیسا اس کی نزدیکی سے کر رہا تھا۔۔۔

اس کے سرخ باریک ہونٹ اجازت نہیں دے رہے تھے آنکھوں کو۔۔۔کے ان پر سے توجہ کہیں اور مرکوز کر سکے۔۔۔۔ پھر ستم ڈھاتی اس کی نیلی نشیلی آنکھیں۔۔۔۔ جو خود میں ڈوبا دینے کا ہنر لیے ہوئے تھیں۔۔۔

بہت مشکل لگا۔۔اس کا ہاتھ اپنے بٹن سے ہٹانا۔۔۔ مگر وہ قریب نہیں آنے دے سکتا تھا اسے۔۔۔

وہ بھول نہیں سکتا تھا۔۔۔ زونی شہروز کی ہے۔۔۔۔اس کے چھوٹے بھائی ی کی۔۔۔

زونی کے لیے شہروز سے شادی ضروری نہ تھی۔۔۔اس لیے وہ آزاد تھی۔۔ مگر شہروز کے لیے زونی سے شادی کرنا بہت ضروری تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک ماں کے پیٹ سے نہیں جنے تھے۔۔۔

شہروز خاندان کا سب سے چھوٹا پوتا تھا۔۔۔ مگر وہ ایک کنیز کے بدن سے جنا تھا۔۔۔ یہ پہلی بار تھا کے بخش خاندان کی کنیز کو اولاد جنے کی اجازت دی گ ئی ہو۔۔۔۔

اسے خاندان کا پوتا ہونے کا اعزاز تو مل گیا تھا۔۔۔ مگر جائی یداد میں حصہ نہیں مل سکتا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔اپنے بڑوں سے سیکھ رہی ہوں۔۔۔" وہ آنکھیں ٹم ٹماتے۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔۔یقیناً اس کا مفاہمانہ دیا اشارہ اسی کی جانب تھا۔۔۔اور مقابل یہ بات باخوبی سمجھ بھی چکا تھا۔۔۔

"بچی تم میرے ٹائی پ کی نہیں۔۔۔ابھی پڑھائی ی پر دیھان دو اپنی۔۔" اسکا خوبصورت ہاتھ جو بٹن سے الجھ رہا تھا۔۔۔سختی سے پکڑ کر۔۔۔نیچے جھٹکتے۔۔۔۔وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔۔

"اور کیا کرنا پڑے گا مجھے تمھاری ٹائی پ کی بننے کے لیے ؟۔۔" وہ ابھی بھی آنکھوں سے تیر چلانے سے باز نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

ان خوبصورت آنکھوں سے چلے ہوئے تیر مقابل کے دل کو گھائل نہ کریں یہ کیسے ممکن۔۔۔وہ ہی جانتا ہے کتنا مشکل تھا کول ایکٹ کرنا اس کے سامنے۔۔۔

تمھیں اچانک ہوا کیا ہے ؟؟۔۔۔نشہ وشہ تو نہیں کر لیا؟؟۔"وہ تعجب" سے پوچھ اٹھا۔۔۔

اس ہوا میں ہی نشہ ہے شاید۔۔۔یا شاید تمھاری ان گہری آنکھوں" میں۔۔۔"وہ قریب آتے۔۔مقابل کی آنکھوں میں دیکھ کر۔۔ہولے سے بھرائی ی آواز میں بولی۔۔۔

مقابل کی آنکھیں اس لڑکی کی نزدیکی کے سبب شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔وہ زندگی میں پہلی بار کسی کی نزدیکی سے ڈرا تھا۔۔۔

اس کی بھرائی ی آواز و سانسوں کی مہک شاہ میر کے دل کو ہلا رہی تھی۔۔۔

چہرہ دیکھو اپنا آئی ینے میں جا کر انکل۔۔۔ ٹماٹر کی طرح لال ہو رہا ہے اور" پھر کہتے ہو مجھ میں انٹرسٹڈ نہیں۔۔۔ افف۔۔۔۔ ریلیکس انکل۔۔۔ میں بھی تم جیسے بوڑھوں میں انٹرسٹڈ نہیں۔۔۔۔" پھٹی آنکھیں۔۔۔ گہرے ہوتے سانس۔۔۔ دانتوں تلے بے دردی سے چباتے ہونٹ۔۔۔ پیشانی پر چمکتا پسینہ۔۔ اسکی حالت از خود بتا رہی تھی وہ کس قدر انٹرسٹڈ ہو چکا ہے۔۔۔

اس کی حالت دیکھ۔۔۔۔ وہ بے اختیار ہی قہقہہ لگا بیٹھی۔۔۔

اسے یوں اپنا مزاق اڑاتا دیکھ۔۔۔شاہ میر نے تیزی سے اپنا سر جھٹک کر۔۔۔پیشانی پر آتا پسینہ صاف کیا۔۔۔۔

"دل کو سنبھالو انکل۔۔۔کچھ زیادہ ہی تیز دھڑک رہا ہے۔۔۔۔"اس کے دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔استہزائی یہ انداز میں کہتی۔۔وہ آگے بڑھ گ ئی۔۔۔۔

شاہ میر اس بلا کو دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔جو چند لمحوں میں اس کے دل کو ہلا کر چلی گ ئی۔۔۔

"انکل۔اب چلو بھی۔۔۔میں نہیں چاہتی کے حویلی کے لوگ سمجھیں ۔۔۔کے میں بھاگ گ ئی۔۔۔اور خواہ مخواہ کا ڈرامہ ہو۔۔۔"وہ پیچھے پلٹی ۔۔۔تو وہ ابھی بھی اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے کھڑا۔۔۔نا جانے کن

سوچوں میں مگن تھا۔۔۔ وہ بلند آواز لگا کر۔۔۔ اسے خود کی جانب مخاطب کر کے۔۔۔ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔۔۔

وہ خاصہ منہ بگاڑ کر۔۔۔ اپنی آنکھیں گھوماتے ہوئے۔۔۔ اس کی ذات سے اپنے عاجز آجانے کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔ جسے زونی نے مکمل اگنور کیا

دوبارا انکل کہاناں۔۔۔ تو دیکھنا پھر۔۔۔" ۔۔۔ پاس سے گزرتے۔ ایک" لمحے کے لیے اس کے پاس رک کر۔۔۔۔ وہ خاصہ دانت پیستے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں وارننگ دے کر۔۔۔ آگے بڑھ گیا۔۔۔

جبکے وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستے ہوئے اسکے پیچھے آئی۔۔۔

اپنی گاڑی کا ٹوٹا شیشہ دیکھ۔۔۔ اس کا دل باہر آنے کو تھا۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے؟؟۔۔۔" اپنے پیچھے کھڑی لڑکی کی جانب مڑ کر۔۔۔جز بز"
ہو کر اسکی جانب قدم بڑھاتا۔۔۔وہ دھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"مانا میں پری جیسی دکھتی ہوں۔۔ مگر دیکھو۔۔۔پر نہیں ہیں میرے
پاس۔۔۔۔اڑ کر تو آنے سے رہی۔۔۔اس لیے مجبورا تمھاری گاڑی کا شیشہ
توڑا۔۔"اس کی آنکھوں میں بھڑکتے شعلے دیکھ۔۔۔وہ سمجھ چکی تھی اب
شامت آن پڑی ہے۔۔۔۔ تیزی سے اپنا سر پیچھے کی جانب گرا
کر۔۔۔۔دنیا جہاں کا بھولا پن و معصومیت اپنے چہرے پر طاری
کیے۔۔۔۔بیچارگی سے بولی۔۔۔۔

اس لمحے وہ زہر معلوم ہو رہی تھی شاہ میر کو۔۔۔

اپنے ہاتھ گلا دبانے والے انداز میں اس کے آگے کیے۔۔۔

پھر اپنے آسمان کو چھوتے غصے کو کنڑول کرنے کی سعی کرنے لگا۔۔۔۔

آہ۔۔۔" وہ ہوا میں ایک گہرا سانس لے کر چیختے۔۔۔۔اپنا غصہ پینے کی" کوشش کر رہا تھا۔۔۔

تم شکر کرؤ کے تم لڑکی ہو" اپنے ہاتھ اس کے گلے سے ہٹاتے۔۔۔دانت" پیستے ہوئے کہا۔۔۔

لڑکی نہیں بچی۔۔۔" وہ اپنے چمکتے دانت کی نمائش کرتے۔۔۔۔اس کے" الفاظوں کی تصیح کرنے لگی۔۔۔جس پر وہ مزید اپنے دانت کچکچانے لگا۔۔۔۔

جبکے دوسری جانب اس کا سرخ ہوتا چہرہ کافی کیوٹ لگ رہا تھا مقابل کو۔۔۔

وہ تو غصے میں بھی حسین لگتا تھا یہ تو پہلی بار غور کیا تھا اس نے۔۔۔

آگ سے کھیلنا بند کرؤ۔۔۔ورنہ جل جاؤ گی" وہ سمجھ چکا تھا دانستہ طور پر" مزید اس کے غصے کی آگ کو بھڑکا رہی ہے وہ۔۔۔اس لیے وارن کرنے لگا۔۔۔

شاید جلنے کا شوق ہے مجھے۔۔۔"ڈھٹائی ی سے اسکے چہرے کو بغور" دیکھتے۔۔اس ہینڈ سم لڑکے کی دی وارننگ کو ذرا خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

اس لمحے اسکی مسکراہٹ تن بدن میں آگ لگاتی معلوم ہوئی ی۔۔وہ اس کی سب سے پسندیدہ گاڑی تھی جسے وہ کسی کو ہاتھ تک لگانے نہ دے۔۔۔ مگر سامنے کھڑی آفت نے اس کے شیشے کو بے دردی سے توڑ ڈالا تھا۔۔۔وہ کیسے آگ بگولہ نہ ہوتا۔۔

اوپر سے بجائے معافی مانگنے کے۔۔۔ڈھٹائی ی کا اعلی مظاہرہ کرتے۔۔۔ مسکرا مسکرا کر دیکھا رہی تھی۔۔۔

اف۔۔" وہ منہ سے جھنجلا کر سانس خارج کرتا۔۔۔ڈرائی یونگ سیٹ کی" جانب بڑھا۔۔۔

جبکے مقابل پیچھے کی جانب۔۔۔۔

”پیچھے کہاں جا رہی ہو؟۔۔۔“اسے پیچھے کی جانب جاتا دیکھ۔۔۔وہ الجھ کر پوچھ اٹھا۔۔۔

”ڈگی میں بیٹھنے۔۔“وہ معصومیت سے بولی۔۔۔

”واٹ؟؟۔۔۔“خاصہ حیرت سے۔۔۔

”آگے تو آگ لگی ہوئی ہے۔۔۔اے سی کام نہیں کرئے گا۔۔۔اس لیے پیچھے ٹھنڈک میں بیٹھوں گی۔۔“اس نے دبی دبی ہنسی کے ساتھ مقابل کو دیکھ کہا۔۔۔

جس پر وہ اس کی مفاہمانہ بات کا مطلب سمجھتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے اسے گھورنے لگا۔۔۔

ہو گیا؟؟۔۔۔کافی ٹھنڈا تھا۔۔۔ ہنسی نہیں آئے مجھے۔۔۔"وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔ چہرے پر سنجید گی طاری کیے۔۔۔ذلیل کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔۔

"آپ کا آئی ی کیو لیول زیرو ہے انکل۔۔۔ تو اس میں مجھ بیچاری معصوم کی کیا غلطی۔۔۔ لطیفہ سمجھنے کے لیے بھی تو عقل کی ضرورت ہوتی ہے ناں۔۔۔۔ چلیں کوئی ی نہیں۔۔اگلی بار آپ کے لیول کے مطابق لطیفہ سناوں گی۔۔۔تا کے آپ کو مشکل نہ ہو سمجھنے میں۔۔۔۔"وہ ترکی پہ ترکی مار گ ئی تھی۔۔۔ شاہ میر لال پیلا ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

"دو بارا انکل کہا ناں تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔چپ چاپ بیٹھو گاڑی میں آ کر۔۔۔"سمجھ چکا تھا وہ لڑ نہیں سکتا اس اپڈیٹ ورژن آفت سے۔۔۔۔

آگ بگولہ ہو کر وہ گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

زونی نے اپنے لیے خود ڈور اوپن کیا۔۔۔اس کی سیٹ پر شیشے کے چھوٹے ٹکڑے پڑے تھے۔۔۔

اس نے ہاتھوں سے ہٹانے کی نیت سے جیسے ہی ہاتھ شیشے کے بکھرے ٹکڑوں کی جانب بڑھایا۔۔۔فوراً ہی شاہ میر نے اس کا ہاتھ کانچ کے ٹکڑے کو مس کرنے سے پہلے پکڑ لیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔چبھ جائیں گے۔۔۔" اس کے لہجے میں فکر کا" عنصر نمایا تھا۔۔۔

زونی کوئی ی چھوئی ی موئی ی کی گڑیا نہیں ہے۔۔۔ہاتھ ہٹاؤ اپنا۔۔۔“یہ" پہلی بار تھا زندگی میں۔۔۔کے جب کوئی ی اس کے لیے اپنی فکر ظاہر کر رہا تھا۔۔۔ مگر آگ لگی تھی دل میں۔۔۔یہ دیکھ کے وہ اس کے دشمنوں میں سے ایک تھا۔۔۔

آمن ہو شہروز ہو یا شاہ میر۔۔۔اس کے نزدیک تینوں ہی اس کے دشمن تھے۔۔۔ان تینوں کو جتنے حقوق ملتے تھے اتنے ہی اس کے سلب کیے جاتے تھے۔۔

اس کے باپ نے کبھی اسے گود میں نہیں لیا۔۔۔جبکے ان تینوں کو پوری حویلی سر پر اوٹھا کر رکھتی ہے۔۔۔

اگر شاہ میر کی جگہ کوئی ی اور اس کے لیے اتنی فکر ظاہر کرتا تو وہ بڑی احسان مند ہوتی اس کی۔۔۔ مگر سامنے شاہ میر تھا۔۔۔اس کا کزن۔۔۔ حویلی کے شہزادوں میں سے ایک۔۔۔۔

اک لمحے میں اس لڑکی نے آنکھیں بدل لیں۔۔۔ شاہ میر نے حیرت و الجھے پن سے اسے دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اچانک ہی عجیب سہ کچھ ابھر آیا تھا۔ شاہ میر پڑھ نہیں سکا۔۔۔ مگر ہاتھ ضرور چھوڑ دیا۔۔۔

اس نے شاہ میر کے سامنے ہی اپنے ہاتھوں سے شیشے کے ٹکڑوں کو سمیٹ کر باہر ڈال دیا۔۔۔ پھر خود گاڑی میں بیٹھ گ ئی۔۔۔۔

گاڑی میں اب مکمل خاموشی تھی۔۔۔۔

شاہ میر ہر تھوڑی دیر بعد اس سنجیدہ لڑکی کو الجھی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔جو پل میں تولہ پل میں ماشہ لگی اسے۔۔۔۔

اپنی عادت کے مطابق۔۔۔پاؤں تھک جانے پر۔۔۔۔اس نے ڈیش بورڈ پر رکھے۔۔۔تو مقابل جز بز ہو کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔

مگر اسے دیکھتا اس سے قبل اس کے خوبصورت و دودھ جیسے مرمری پاؤں پر نگاہ گ ئی۔۔۔جو زخمی تھے۔۔۔۔

نظر لگاؤ گے کیا؟۔۔۔"وہ خاصہ جھنجھلائی ی ہوئی ی نظر آ رہی" تھی۔۔۔۔

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔ لیکن صرف کچھ منٹ بعد گاڑی ایک میڈیکل شاپ کے آگے روکی۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان گاڑی سے اتر کر باہر گیا۔۔۔ مگر وہ تھکن کے سبب آنکھیں موندے بیٹھی رہی۔۔۔۔

وہ واپس آکر بیٹھا اس نے تب بھی آنکھ کھول کر اسے دیکھنے کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

اچانک ہی اپنے پاؤں پر کسی کا لمس محسوس کرتے۔۔ تیزی سے مارے شاکڈ کے آنکھ کھولی۔۔۔

کیا کر؟۔۔۔" وہ اعتراضی وکھا جانے والی نگاوں سے گھورتے ہوئے ابھی"
پوچھ ہی رہی تھی۔۔۔کے اس کے ہاتھ میں دوائی ی لگی روئی ی
دیکھی۔۔۔اور الفاظ جو منہ میں تھے۔۔وہ وہیں رک گ ئی ے۔۔۔

اس نے صرف آنکھوں کے اشارے سے دوائی ی کی شیشی کی جانب زونی کی
توجہ مرکوز کی۔۔۔

پھر اس کے سیدھے پاؤں کو ہاتھ میں پکڑ کر۔۔۔اسکے تلوے پر دوائی ی
لگانے کے لیے روئی ی آگے کی۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا گرم و نرم لمس پورے جسم میں برقی رو کی طرح کرنٹ
دوڑا۔ گیا۔۔

وہ اس کے سیدھے پاؤں پر ابھی دوائی لگانے کے لیے جھکتا۔۔۔اس سے قبل ہی زونی نے اس کا ہاتھ جو اس کا پاؤں پکڑے ہوئے تھا۔۔۔اپنے ہاتھ سے تیزی سے ہٹایا۔۔۔۔

"کیا؟؟۔ نظر نہیں آرہا دوائی لگا رہا ہوں؟؟" وہ خاصہ الجھی نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

"نہیں لگوانی تم سے۔۔۔" وہ سخت لہجے میں بولی۔۔۔

اس کی رحم دلی واچھائی ی دل پر اثر کرتی معلوم ہوئی ی۔۔۔اور وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ اپنے دشمنوں کے لیے اپنے دل میں کوئی ی بھی نرم گوشہ رکھے۔۔۔

''کیوں؟؟۔۔''

بس کہ دیاناں نہیں لگوانی۔۔۔اور اتنے ہمدرد کیوں بن رہے ہو''

آج؟؟۔۔کیا میرے فلرٹ کو دل پر لے گئے انکل؟؟''پہلے دو جملے

خاصہ برہم لہجے میں ادا کیے۔۔۔ مگر آخری جملے پر اس کی آنکھوں میں شوخی

ابھرئی ی۔۔۔وہ زچ کرنے والے انداز میں۔۔ایک ابرو اچکا کر استفسار

کرنے لگی۔۔۔

تم چیز کیا ہو؟؟۔۔۔''وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس لڑکی کو۔۔۔اتنے تو گرگٹ''

بھی رنگ نہیں بدلتا جتنے وہ بدل رہی تھی۔۔۔۔

آخری جملہ مقابل نے خاصہ مغرور انداز میں پوچھا۔۔۔ جیسے ظاہر کر رہا ہو۔اس جیسی ہزاروں پڑئی ہیں اس کے قدموں میں۔۔۔۔ آخر کو وہ بخش خاندان کا پوتا تھا۔۔۔

جو تمھاری عقل میں نہ آئے۔۔۔" پھر سے اوپر سے آئی تھی"
وہ۔۔۔ مقابل کو اسی کا جوتا پلٹ مارا۔۔۔

وہ جواب سن جزبز ہو کر اسے گھورنے لگا۔۔۔

ٹھیک ٹھاک ذلیل کر چکی تھی وہ اسے اب تک۔۔۔

ششش۔۔۔۔" اگلے پل۔۔۔ وہ دانت کچکچا رہا تھا۔۔۔ پھر نظر اس کے"
ڈیش بورڈ پر رکھے پیروں پر گئی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہ سکا۔۔۔اور دوبارااس کا پاؤں پکڑا۔۔۔

”چھوڑو میرا پاؤں؟؟؟۔۔کیا کر رہے ہو؟۔۔۔کہ دیا ناں نہیں لگوانی مجھے تم سے کوئی دوائی۔۔“وہ بری طرح بگڑ کر۔۔۔چیختے ہوئے اپنا پاؤں مقابل کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اس نے زندگی میں پہلی بار پینٹ پہنی تھی۔۔۔جس کے سبب وہ پہلے ہی ان کمفرٹیبل تھی۔۔۔اس پر مقابل کا اس کا پاؤں پکڑ۔۔نیچے تلوے پر دوائی لگانا اسے اور زیادہ ان کمفرٹیبل کر گیا۔۔۔۔

”تم سے کہا ناں انکل۔۔۔چھوڑو میرا پاؤں۔۔۔اتنی خوبصورت بھی نہیں ہوں میں کے تم سے رہا ہی نہیں جارہا۔۔۔۔“وہ جھنجھلا کر اپنا پاؤں چھڑانے

کی کوشش کرتے ہوئے چیخی۔۔۔تو مقابل اسے کھا جانے والی نگاہ سے تکنے لگا۔۔۔مگر پاؤں اب بھی نہ چھوڑا۔۔۔۔پھر سر جھٹک کر۔۔۔۔واپس دوائی ہی لگانے لگا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔بہرے ہوگئے ہو کیا؟؟۔۔چھوڑو میرا پاؤں۔۔"وہ اس بار شدید جھنجھلاہٹ کے ساتھ حلق کے بل چیخی۔۔۔

چپ۔۔گاڑی کا شیشہ نہیں ہے تمھاری کم عقلی کی بدولت۔۔۔آواز باہر جا رہی ہے تمھارے چیخنے کی۔۔۔آس پاس کے لوگ غلط مطلب اخذ کریں گے ان چیخوں کا۔۔۔اس لیے بالکل چپ رہو۔۔۔اور دوبارا بولی ناں۔۔۔تو دیکھنا پھر میں تمھارے ساتھ کرتا کیا ہوں۔۔۔۔"ابھی وہ اس خوبرو نوجوان پر چیخ ہی رہی تھی کے مقابل نے تیزی سے اس کا پاؤں اپنی ران پر رکھ کر۔۔۔اگلے ہی پل اس کے گلابی ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔

زونی اس کے عمل پر مکمل ساکت ہوئی ی۔۔۔جبکے آنکھیں حیرت سے بار ابل آنے کو تھیں۔۔۔

اس کی پھٹی نیلی آنکھیں۔۔۔اسکی حیرت کا پتا دے رہی تھیں۔۔۔

انگلی اس کے ہونٹوں پر کیا رکھی۔۔۔دل پھر باولا ہوا۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے دونوں صرف خاموشی سے ایک دوسرے کو تکتے رہے۔۔۔۔

شاہ میر کو اپنی سانسیں بھاری ہوتی محسوس ہوئی یں۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اسے شہروز کا خیال آیا۔۔۔ وہ اپنے چھوٹے بھائی ی سے بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ اور شدید چاہت لیے ہوئے تھا اپنے دل میں۔۔۔ کے اسے اپنے برابر کھڑا کر سکے۔۔۔۔ بس شہروز کا خیال آنا تھا کے آنکھوں میں بے رخی اتر آئی ی۔۔۔

اگلے ہی لمحے تیزی سے اس ہینڈسم نوجوان نے زونی کے گلابی ہونٹوں سے انگلی ہٹائی ی۔۔۔ اور برہمی سے اسے دھمکی آمیز لہجے میں وارننگ دینے لگا۔۔۔

میں خود لگا سکتی ہوں۔۔۔ دوم۔۔۔ آہ۔۔۔" وہ کہاں اس کی دھمکیوں سے ڈرنے والی تھی۔۔۔ فوراً ہی احتجاجاً بول اٹھی۔۔۔ مگر ابھی جملہ مکمل کر پاتی۔۔۔ کے مقابل نے دوائی ی اس کے گہرے زخم پر لگائی ی۔۔ جس کے سبب اس کی کراہتے ہوئے سسکی بے اختیار ہی منہ سے نکلی۔۔۔

شاہ میر خاصہ حیران تھا کے کیسے وہ نازک سی لڑکی اتنے زخمی پاؤں کے ساتھ سب جگہ گھومتی پھر رہی تھی۔۔۔

کہا ہے ناں چپ رہو۔۔۔" وہ دوائی احتیاط سے لگاتے۔۔۔بغیر اس کی" جانب دیکھے۔۔۔دبی دبی غراہٹ کے ساتھ بولا۔۔۔

باپ نہ بنو زیادہ میرے۔۔۔" وہ بپھر کر بولی۔۔۔"

تو کیا تمھارے بچوں کا بنوں؟؟۔۔۔" مقابل طنزیہ پوچھ اٹھا۔۔۔"

او۔۔۔او۔۔۔سین لائی ک۔۔۔کسی کے ارمان مچل رہے" ہیں۔۔۔مگر۔۔۔تم میرے ٹائی پ کے نہیں ہو۔۔۔اس لیے

سوری۔۔۔انکل۔۔۔"آخری لفظ وہ خاصہ جماؤ دے کر بولی۔۔۔ جیسے مرچیں لگارہی ہو اس کے۔۔۔۔

مقابل بجائے جوابی کاروائی ی کرنے کے۔۔۔ہار ماننے والے انداز میں سر جھٹک کر۔۔۔اپنا سارادیھان دوائی ی لگانے پر مرکوز کر گیا۔۔۔

لاؤ دوسرادو۔۔۔میں اسے بھی دیکھ لوں۔۔۔ کہیں وہ بھی توزخمی" نہیں۔۔۔"اسنے زونی کا پاؤں دوائی ی لگا کر نیچے نہیں کیا۔۔بلکے ڈیش بورڈ پر دو تین شیشو پیپر رکھ کر۔۔۔اس پر ٹکایا۔۔۔اس کا یہ عمل کہنے کو بہت چھوٹا تھا مگر زونی نے شدت سے محسوس کیا۔۔۔۔

اگراس کی جگہ آمن ہوتا تو یقینا اسکا پاوں نیچے لٹکاتا۔۔۔

وہ بہت نرمی سے دوسرا پاؤں معائنہ کرنے کے لیے مانگنے لگا۔۔ جیسے کوئی ڈاکٹر یا طبیب ہو۔۔۔

نہیں بہت شکریہ آپ کا انکل۔۔۔ مگر میرا دوسرا پاؤں بالکل ٹھیک ہے" ۔۔۔" وہ مصنوعی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ خاصہ جھنجھلائے ہوئے لہجے میں جواب دہ ہوئی۔۔۔

دانستہ طور پر زچ کرنے کے لیے انکل جیسے لفظ کا استعمال مقابل جیسی ہینڈسم پرسنیلٹی کے لیے کیا۔۔۔

یقین تھا وہ سر سے پاؤں تک تلملا اٹھے گا۔۔۔ مگر توقع کے برعکس وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

وہ مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔۔۔دل کو نرما دینے والی۔۔۔

اس نے دوائی ی کی شیشی احتیاط سے بند کر کے زونی کی جانب بڑھا دی۔۔۔

”یہ ایک دو بار اور لگا لینا۔۔۔ٹھیک ہو جائے گا بالکل۔۔“ مگر مقابل نے ہاتھ آگے نہ بڑھایا لینے کے لیے۔۔یہ دیکھ۔۔اس نے ڈیش بورڈ کا باکس کھول کر۔۔۔اس میں رکھ دی۔۔۔

”جب گ ئی ے ہی تھے تو پانی بھی لے آتے۔۔۔اتنی پیاس لگ رہی ہے۔۔“اس نے گاڑی کا انجن اسٹارٹ کیا ہی تھا کے وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔

”پانی نہ پیو تو بہتر ہے بہت لمبا راستہ ہے۔۔“ وہ مفاہمانہ انداز میں اسے سمجھانے لگا۔۔۔مگر وہ لڑکی اس کا اشارہ نہ سمجھ سکی۔۔

”تو کیا پیاسی مر جاؤں؟؟؟۔۔“اس لمحے نا جانے کیا ہو گیا تھا اسے۔۔۔ہر بات پر ہی بگڑتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

”ٹھیک ہے جیسی تمھاری مرضی۔۔“وہ مزید بحث سے بچنے کے لیے ۔۔۔آنکھوں کی پتلی عادت کے مطابق جھنجھلا کر گھوماتا ہوا۔۔۔گاڑی سے اترا۔۔۔۔

”ایک تو سمجھ نہیں آرہا کیوں اتنا اچھا بننے کا ناٹک کر رہا ہے یہ آج؟؟؟۔۔۔کرم جلا کہیں کا۔۔۔“اسکی اچھائی ی زونی کو زہر معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ پانی کی بڑی بوتل خرید کر لے آیا تھا۔۔۔جسے زونی نے جھپٹنے والے انداز میں اس سے لیا۔۔۔وہ ابھی بیٹھا ہی تھا۔۔۔کے زونی سیل کھول کر۔۔کیپ بے تابی سے ہٹا کر۔۔۔پانی کی بوتل منہ سے لگا گ ئی۔۔۔

ارے۔۔۔۔گلاس ہے میرے پاس۔۔۔سارا پانی جھوٹا کر۔۔۔"وہ منہ بگاڑتے ہوئے ابھی بول ہی رہا تھا۔۔کے نظر اس کی صراحی دار برف جیسی سفید گردن پر پڑ ئی ی۔۔۔ہونٹوں سے کچھ پانی کی بوندیں گردن تک ڈھلک آئی یں تھیں۔۔وہ ایک لمحے لے لیے مبہوت ہو کر اسے تکنے لگا۔۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔وہ خود تو سیراب ہو گ ئی تھی مگر مقابل میں شدید پیاس کا احساس جگا گ ئی۔۔۔۔

کہو تو تصویر کھینچ کر دے دوں۔۔۔" اپنے وجود پر اس کی نگاہوں کی تپش محسوس کر۔۔۔ وہ پانی کی بوتل منہ سے ہٹا کر۔۔۔ ہونٹوں پر لگے پانی کو اپنے ہاتھ کی پشت سے رگڑ کر صاف کر۔۔۔ چھوٹی آنکھوں سے مقابل بیٹھے نوجوان کو گھورتے۔۔ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ استفسار کرنے لگی۔۔۔

وہ فوراً ہی حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

"تمھیں بڑا شوق ہے مجھے اپنی تصویر دینے کا" اگلے ہی پل۔۔۔ اپنی awkwardness کو ختم کرنے کے لیے۔۔۔۔ پلے فل مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر سجائے استفسار کرنے لگا۔

وہ خاصہ حاضر دماغ تھا۔۔۔زونی اس کا جواب سن اک لمحے کے لیے سٹپٹائی ی۔۔۔

زونی اسے شرمندہ کرنا چاہتی تھی لیکن وہ بازی الٹ گیا تھا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آمن اپنی پروجیکٹ کی فائی ل لے کر بیٹھا۔۔۔تو عجیب سی بے چینی محسوس کی۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کے زونی تہہ خانے میں بھوکی پیاسی بند ہے۔۔۔

مانے نہ مانے اس کی فکر لاحق ہونے لگی تھی اب۔۔۔۔

اتنی دیر خود پر جبر کیے بیٹھا کام کرتا رہا۔۔۔ مگر دیھان نہ ہونے کے سبب کام بجائے ہونے کے مسلسل بگڑ رہا تھا۔۔۔ آخر کار جھنجھلا کر فائل زور سے اپنی ڈیسک پر پٹختے ہوئے۔۔۔ وہ اپنی اسٹڈی سے نکلا۔۔۔

اس کے کمرے کے اندر تین پارٹیشن تھے۔۔۔۔

دروازے سے داخل ہوتے ہی ٹی وی لاونچ۔۔۔ جہاں سفید رنگ کے خوبصورت ون ئے ڈیزائن کے صوفے رکھے تھے وسامنے دیوار پر بڑی سی ایل۔سی ڈی لگی تھی۔۔۔ پھر اندر کی جانب آکر۔۔۔اس کا بیڈروم و سامنے ہی شیشے کے دروازے کے پار اس کا اسٹڈی روم۔۔۔۔

اسٹڈی روم کے دو دروازے تھے۔۔ایک بیڈروم کی جانب کھلتااور دوسرا باہر گارڈن کی جانب۔۔

اسے پھول پودوں سے بڑی محبت تھی۔۔۔اس کے گارڈن میں سارے پودے اسی کے ہاتھ کے لگائے ہوئے تھے۔۔۔جہاں وہ روزانہ پودوں کو پانی ڈالنے سے لے کر صفائی ی تک سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتا۔۔۔

اپنا کمرا اس نے خود ڈیزائی ن کروایا تھا۔۔۔

وہ اسٹڈی سے باہر آیا۔۔۔تو بیڈروم کی لائٹس اف تھیں۔۔۔۔وہ بغیر اون کیے باہر نکل گیا۔۔۔ٹی وی لان سے ہوتا وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا اب۔۔۔۔

نہیں جانتا وہ کون سہ جذبہ تھا کے قدم از خود تہہ خانے کی جانب چل دیے۔۔۔

تہہ خانے کے تالے کی ایک چابی اس کے پاس ہی رہتی تھی۔۔ مگر حیران ہوا یہ دیکھ کے دروازے پر تالا ہے ہی نہیں۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ تو اسکول کے سفید دوپٹے سے ڈھکا۔۔۔ اندھیرے میں اک وجود لیٹا نظر آیا۔۔۔

ضرور اقصی چاچی نے دروازہ کھلوا دیا ہو گا۔۔۔ مگر اسے پتا ہی نہیں ہے۔۔۔ دادا جان سے بات کرنی پڑے گی۔۔۔" اسے لگا بھوک پیاس سے نڈھال ہونے کے سبب اس بیچاری کو یہ تک نہیں پتا۔۔۔ کے تہہ خانے کا دروازہ باہر سے کھلا پڑا ہے۔۔۔

اس کے جاتے ہی نوری نے اپنے منہ سے زونی کے یونیفارم کا دوپٹہ ہٹا کر ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔

"شکر ہے میں نے ان کو تہہ خانے کی جانب آتے دیکھ لیا تھا۔۔۔ ورنہ قیامت آجانی تھی۔۔۔ زونی بی بی کہاں چلی گئی ہو؟؟۔۔۔ جلدی آجاؤ۔۔۔ اس سے پہلے کوئی اور قیامت آئے۔۔۔" نوری اپنی پیشانی پر آتا پسینہ صاف کرتے۔۔۔ باہر کی جانب دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔

"دادا جان کہاں ہیں؟؟۔۔" وہ باہر کے گارڈن میں آیا تو اس کی والدہ والد و دادی تینوں ایک ساتھ بیٹھ کر کوئی سیریس ٹاپک پر بات کرنے میں مگن نظر آئے۔۔۔ لیکن اس کے قریب آتے ہی تینوں خاموش ہو گئے۔۔۔ مگر اس نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔

اسکی توجہ اس وقت کہیں اور ہی مرکوز تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں ہوں گے۔۔۔"اس کی دادی لاپرواہی سے بولیں۔۔۔"

نہیں ہیں۔۔۔میں وہیں سے آرہا ہوں" وہ نوجوان تیزی سے جواب دہ"
ہوا۔۔۔

اس کے چہرے پر پریشانی کے اثار نمایا تھے۔۔۔

کیا بات ہے اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہو؟؟۔"اس کی ماں فکر مند"
لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔۔

زونی تہہ خانے میں بھوک پیاس سے نڈھال ہو چکی ہے میں چاہتا ہوں دادا" جان اپنی سزا ہٹائی یں اس پر سے۔۔ ویسے بھی سب جانتے ہیں اسے بھوک برداشت نہیں۔۔۔" وہ خود بھی نہیں جانتا۔۔۔ کتنی فکر تھی اس کے لہجے میں۔۔۔ جو باقی سب محسوس کر چکے تھے۔۔۔۔

دیکھ لیا اماں۔۔ میں کہ رہی تھی ناں۔۔۔ آمن پسند کرتا ہے زونی کو" ۔۔۔۔ مگر آپ مان ہی نہیں رہیں تھیں۔۔۔۔ بھ ئی جب گھر میں رشتہ موجود ہے تو باہر کیوں جانا۔۔۔ میں چاہتی ہوں آپ کل ہی اقصی و فہیم سے زونی و آمن کے رشتے کی بات کریں۔۔۔" زونی کے حصے کی جائیداد باہر نہ چلی جائے اس ڈر سے رانی بیگم کب سے اپنی ساس کو منا رہی تھیں اس رشتے کے لیے۔۔۔ مگر شاہین بیگم راضی نہ تھیں۔۔۔

وہ بہت اچھے سے سمجھتی تھیں اس رشتے کا مقصد۔۔اپنے بال دھوپ میں سفید نہیں کیے تھے انھوں نے۔۔۔انھیں پتا تھا یہ رشتہ آئے گا۔۔

شاہین بیگم کو باخوبی علم ہے کے زونی کی جائی یداد کے حصے کے لیے ان کے تینوں پوتے ایک دوسرے کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے تک کی نوبت پر آجائی یں گے۔۔۔اس لیے وہ زونی کا رشتہ باہر کرنے کا ذہن بنا چکی تھیں۔۔۔انھیں اپنے تینوں ہی پوتے بڑے پیارے تھے۔۔۔اور وہ نہیں چاہتی تھیں کے اس کرم جلی کے پیچھے ان کے شہزادے دست و گریباں ہوں۔۔۔

اس لیے وہ رانی بیگم کو صاف انکار کر چکی تھیں۔۔۔۔

مگر رانی بیگم بھی کہاں پیچھے ہٹنے والی تھیں۔۔ آخر کوار بوں کھربوں کی جائیداد کا سوال تھا۔۔۔

وہ بہن کے طور پر فکر کر رہا ہے۔۔۔ حد کرتی ہو رانی تم بھی۔۔۔ "شاہین" بیگم فوراً ہی رد میں ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولیں۔۔۔

جبکے سامنے کھڑا آمن الجھ کر انھیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

مانا اسے وہ ایک آنکھ نہیں بھاتی۔۔۔ مگر بہن؟؟۔۔۔اس نظریے سے تو کبھی نہیں دیکھا اسے۔۔۔

اماں۔۔۔میرا بیٹا اس کی فکر میں گھل رہا ہے کیا آپ کو نظر نہیں آرہا؟؟۔۔"فیض بخش اپنے بھرم دار آواز میں۔۔۔خفگی بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

"وہاں وہ بھوک پیاس سے مر رہی ہے اور یہاں یہ لوگ آرام سے بیٹھ کر چائے بسکٹ کھاتے ہوتے رشتے طے کرنے میں لگے ہیں۔۔۔حد ہوتی ہے کوئی ی بے حسی کی بھی۔۔۔"وہ منہ میں بڑبڑاتا۔۔۔دونوں مٹھیاں غصے سے بھینچتا وہاں سے واپس چلا آیا۔۔۔

وہ غصے سے واپس اپنے کمرے میں آیا۔۔۔تو لاونج سے ہوتا بیڈروم میں داخل ہوا۔۔۔وہاں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔۔۔مگر ہلکی ہلکی سی سسکیوں کی آواز نے اس کی توجہ اپنی جانب مرکوز کی۔۔۔اس نے فوراً لائٹس اون

کی۔۔۔تو زمین پر کالی چادر میں لپٹا نازک سراپا۔۔۔خود میں سمٹا نظر آیا۔۔۔

لائٹس اون ہونے پر اس نے چونک کر نظر اٹھائی ی۔۔۔

آمن واس کی آنکھیں ملیں۔۔۔ان آنکھوں میں شدید کرب و سرخ دوڑئی یں نمایا تھیں۔۔۔

اسے دیکھتے ہی ان آنکھوں میں وحشت اترئی ی۔۔۔جیسے وہ ڈر گ ئی ہو اس سے۔۔۔

تم اندر کیسے آئی یں؟؟۔۔''وہ گھوری سے نوازتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔''

''وہ۔۔وہ۔۔۔'' وہ اتنا ڈری ہوئی تھی کے الفاظ ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

''چادر کے پلو میں کیا بندھا ہے؟؟۔۔'' آمن کی نظر اس کی چادر کے کنارے پر گئی۔۔۔جہاں گرہ بندھی نظر آرہی تھی۔۔۔

چادر میں کچھ ساتھ لائی تھی وہ لڑکی اپنے۔۔۔

''کچ۔۔۔کچھ۔۔۔ن۔۔نہیں۔۔'' وہ نفی میں سر ہلاتے۔۔تیزی سے گرہ والی سائیڈ کو مٹھی میں بھینچتے بولی۔۔۔

وہ ڈری سہمی سی لگی آمن کو۔۔۔مگر معصومیت کا ناٹک گمان کر زیادہ توجہ نہ دی۔۔۔

جو لڑکی اپنے ماں باپ اور گاؤں کو دھوکا دے کر اپنے یار کے ساتھ بھاگے وہ معصوم ہو۔۔۔یہ کیسے ممکن ؟؟۔۔آمن یہی سوچ۔۔۔ہونٹ سو کیڑ۔۔۔بغور اسے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ اس کی کنیز تھی۔۔۔جو چاہے کر سکتا تھا اسے سزا دینے کے لیے۔۔۔۔

اپنے قدم اس نازک سی لڑکی کی جانب بڑھانے لگا تو وہ ڈر کر پیچھے ہونے لگی۔۔۔

میری کسی چیز کو اپنے گندے ہاتھوں سے چھونا مت"

۔۔۔سمجھیں۔۔۔۔" وہ پیچھے کی جانب ڈرتے ڈرتے قدم لے رہی

تھی۔۔۔۔جتنے وہ قدم لیتی دوری بڑھانے کے لیے۔۔۔اتنا ہی آمن قریب آتا۔۔۔

اچانک پیچھے رستہ ختم ہوا۔۔۔اور وہ بیڈ پر گرنے لگی۔۔۔ابھی وہ گرتی کے پھرتی سے آمن اس کا بازو تھام کر۔۔۔اسے سیدھا کھڑا کر گیا۔۔۔

اس کی سانسیں مارے خوف کے گہری ہو رہی تھیں۔۔۔اس نے اپنی چادر کو مضبوطی سے مٹھی میں بھینچا۔۔۔۔

اسے لگا۔۔وہ ہاتھ لگائے گا تو پتھر کی بن جائے گی۔۔۔۔اتنا خوفزدہ تھی اس سے۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اپنی آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کرتے۔۔۔ سختی سے حکم صادر کیا۔۔۔

کان کھول کر سنو۔۔ تمھاری حدود صرف میرے کمرے کے لاونج تک ”ہے۔۔۔اس سے آگے تمھیں آنے کی اجازت نہیں۔۔“اس کا نازک وجود آمن کی سرد مہری دیکھ مزید لرزنے لگا تھا۔۔۔

پہلی بار نہیں دیکھ رہی تھی اسے۔۔۔۔اس سے پہلے بھی ایک دو بار اسکول سے آتے جاتے وقت دیکھا تھا۔۔۔ لیکن تب وہ خوبصورت لگا تھا۔۔۔اور آج۔۔۔آج تو مانو اس کی وہ خوبصورتی غائب ہو گئی ہو۔۔۔وہ صرف جلاد معلوم ہو رہا تھا اسے۔۔۔

وہ بھولی نہیں تھی یہی وہ جلاد تھا جس نے رافع کے پاس نہیں جانے دیا تھا اسے۔۔۔

دوسرا۔۔۔ نظر نیچے رکھو گی میرے سامنے تم۔۔۔۔" آمن نے ابھی" اسے پہلا رول سمجھایا ہی تھا کے اس کی معصوم آنکھوں سے نظریں ملیں۔۔۔۔

اس کی بھیگی پلکیں۔۔۔ان میں جھلکتی معصومیت۔۔۔آمن کو ایک لمحے لیے ساکت کر گئ یں۔۔۔۔

بھلا ایک بدکردار لڑکی کی آنکھیں اتنی معصوم کیسے؟؟۔۔۔وہ یہی سوچ الجھا۔۔۔

فوراً ٹھوڑی سے اپنی انگلیاں ہٹاتے۔۔۔اک قدم پیچھے ہٹ کر بر ہمی سے دوسرا حکم صادر کیا۔۔۔۔

وہ نظر جھکا کر۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

چادر ہٹاؤ اپنی۔۔۔''بغور اس کے وجود کو تکتے جب آمن نے سختی سے'' کہا۔۔۔تو مقابل کو اپنی سانسیں رکتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

ایک عجیب سہ تجسس تھا اس لڑکی کو دیکھنے کا۔۔۔۔

آخر ایسا کیا خاص ہے اس لڑکی میں۔۔۔جو کوئی ی خوشی خوشی اس پر اپنی جان لٹا گیا۔۔۔۔

جان لے لیں۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔"

میرے کسی کام کی نہیں۔۔۔" سپاٹ سے لہجے میں جواب آیا۔۔۔"

تو نکاح کر لیں۔۔" فوراً ہی روتے ہوئے دوسری تجویز دی۔۔"

تم جیسی سے نکاح؟؟؟۔۔" اس کی جرأت دیکھ۔۔۔ آمن کو دو سو چالیس" وولٹ کا جھٹکا لگا۔۔۔

ایک عام سی حویلی کی لونڈی ہو کر وہ حویلی کے بڑے شہزادے سے نکاح کی خواہش ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

ایسا کرنے کی تو کبھی کسی لونڈی نے جرأت نہ کی تھی آج تک۔۔۔ جو وہ نازک جان کر گئی تھی۔۔۔ آمن کو یقین نہ آیا۔۔۔

اگلے ہی پل اپنی حیرت پر قابو پاتے۔۔ حقارت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔۔

"تو" تو پھر فرار ہونے کا رستہ فراہم کر دیں۔۔۔" جب دو تجاویز وہ نہ مانا۔۔ تو فوری خود کو اس حرام زندگی سے بچانے کے لیے تیسری تجویز دی۔۔۔

"ذہنی توازن ٹھیک نہیں لگتا تمھارا۔۔۔ لونڈی ہو کر اپنے ہی سردار سے فرار کا رستہ مانگ رہی ہو۔۔۔" جیب سے رومال نکال کر۔۔ اپنے ہاتھ صاف کرتے۔۔۔ تعجب و مضحکہ خیز انداز میں بولا۔۔۔

اس کا ہاتھ بالکل صاف تھا۔۔ پھر وہ صاف ہاتھ کو رومال سے رگڑ کر صاف کیوں کر رہا تھا؟؟؟۔۔۔وہ سمجھ نہ سکی۔۔۔۔ کیا اس لیے کیونکے اسے چھوا تھا۔۔۔۔

تو پھر۔۔"ابھی وہ چوتھی تجویز پیش کرنے ہی لگی تھی کے مقابل کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔۔ جتنا کہا ہے اتنا کرؤ۔۔۔۔ چادر ہٹاؤ۔۔۔اور اگر مجھے اپنی بات اس بار دوہرانی پڑئی ی تو انجام سوچ لینا۔۔۔"اس بار وہ دھمکی آمیز لہجے میں۔۔ گرج دار آواز میں دھاڑا۔۔۔ تو وہ مزید سہم کر۔۔۔۔ سر جھکا گ ئی۔۔۔

سر جھکنے کے سبب چادر پیچھے کی جانب ڈھلکنے لگی۔۔۔۔

وہ کالی چادر سر سے ڈھلک کر۔۔۔ کندھے پر آن پہنچی۔۔۔ پھر کندھے سے نیچے گرگئی۔۔۔

چادر کے ڈھلکنے کے ساتھ ساتھ آمن کی آنکھیں بھی سفر کررہی تھی۔۔۔

اب وہ اس کے سامنے کھلے بال۔۔ سرخ آنسوؤں سے تر چہرے۔۔۔ڈھیلے ڈھالے عام سے کپڑوں میں کھڑی تھی۔۔۔۔

اس لمحے عافیہ کا شدت سے دل چاہا کے خود کو آگ لگا لے۔۔۔۔

اپنے وجود پر سرایت کرتی اس کی نگاہیں برداشت نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔

لگا جیسے انسان نہیں کوئی دوکان پر رکھا شو پیس ہو۔۔۔

جاؤ میرے لیے پانی لاؤ۔۔۔"آمن کو اس میں کچھ خاص محسوس نہ" ہوا۔۔۔جب کے اس نے بغور سرتا پاؤں جائزہ لیا تھا اس کا۔۔۔

اتنی عام سی تھی وہ لڑکی۔۔کے اگر اس کی کنیز نہ ہوتی تو شاید اسے دیکھنا بھی پسند نہ کرتا۔۔۔

وہ تو اس قابل بھی نہ لگی کے نگاہ بھر کر دیکھے۔۔۔

اس کے حکم دینے کے باوجود وہ اپنی جگہ منجمد کھڑی رہی۔۔

سنتی کم ہو گیا؟۔۔۔ یہ ہر بات دوہرانی کیوں پڑ رہی ہے مجھے؟؟۔۔"وہ

دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

پان۔۔ پانی کہاں ملے گا؟؟۔۔"وہ کیا جانے۔۔۔اس کے کمرے میں کون

سی چیز کہاں رکھی ہے۔۔

وہ بیچاری تو خود بھوکی پیاسی نڈھال سی تھی۔۔۔

اپنے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرتے۔۔۔ وہ ڈرے ڈرے لہجے میں۔۔۔ نظر

جھکائے۔۔۔ پوچھنے لگی۔۔۔

باہر صوفے کے پاس۔۔۔۔فریج رکھا ہے۔۔۔اس میں سے لے" آؤ۔۔۔یہ تو پتا ہے ناں کے فریج کیا ہوتا ہے؟؟" آخری سوال وہ جھنجھلائے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

"جی جی۔۔" وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔فورا پانی لینے گ ئی۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔آمن نے چادر اٹھائی ی۔اور اس پر بندھی گراہ کھولی۔۔۔۔جیسا کے امید تھی۔۔۔اس میں نیلا تھو تھا تھا۔۔۔

اس نے دیکھ کر بھی ان دیکھا کر۔۔۔واپس گراہ باندھ دی۔۔۔اور چادر وہیں زمین پر ڈال دی۔۔۔ابھی آگے بڑھتا کے دل اٹکا۔۔۔جیسے کچھ غلط کیا ہو۔۔۔۔۔

ناجانے کیوں اس لڑکی کی چادر زمین پر گوارا نہ ہوئی دل کو۔۔۔

اف۔۔" جھنجھلا کر واپس پلٹتے۔۔۔ چادر اٹھا کر۔۔۔۔ بیڈ پر ڈال کر چل" دیا۔۔

پانی۔۔۔" وہ پانی لائی ی۔۔۔ تو مقابل اسٹڈی میں جا چکا تھا۔۔۔ بغیر زیادہ" سوچے سمجھے وہ اسٹڈی میں اسے پانی دینے چلی آئی ی۔۔۔

تم سے کہا ہے ناں۔۔۔ تمھاری حدود لاونج تک ہے۔۔۔" بغیر نوک کیے" وہ اسٹڈی میں منہ اٹھائے آئی ی کیسے ؟؟۔

وہ حسین نوجوان غصے سے بپھر کر یاددہانی کرانے لگا۔۔۔

ج۔۔۔"آمن کا لال پیلا چہرہ دیکھ۔۔۔وہ اس قدر ڈر گئی کے ہاتھ کپکپا"
گئے۔۔۔

ہاتھ کپکپا جانے کے سبب سارا پانی آمن پر گر گیا۔۔۔۔

۔۔۔معذرت۔۔۔"وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔"

کچھ لوگ جب ڈر جاتے ہیں تو ان کا ذہن کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔۔۔وہ بھی ان ہی لوگوں میں سے ایک تھی۔۔۔

اس نے سامنے ٹیبل سے تیزی سے سفید ٹیشو اٹھائے۔۔۔مگر عجلت و حاضر دماغی نہ ہونے کے سبب ٹیشو کی جگہ اس کے کام کے پیپرز اٹھا بیٹھی۔۔۔۔

رہاسہاان ہی پیپرز سے اس کا کرتا۔۔۔ہڑ بڑاہٹ کے ساتھ صاف کرنے لگی۔۔

یہ۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟؟۔۔"آمن کا غصہ تو سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔"

وہ پہلے ہی کام نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔اور تھوڑا بہت جو کیا تھا اس سے تواب کرتا صاف ہو چکا تھا۔۔۔

گیٹ اوٹ۔۔۔۔اس سے پہلے میں کچھ کر بیٹھوں۔۔۔"وہ کھڑے ہو کر" ۔۔۔زور سے دھاڑا۔۔جس پر وہ بیچاری آنکھوں سے گرتے موتی۔۔اپنے ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے رگڑتی۔۔۔تیزی سے باہر نکل گ ئی۔۔۔

"شٹ۔۔۔۔۔" وہ اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرا کر۔۔۔شدید غصے سے چیخا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"مجھے بیت الخلاء جانا ہے" وہ کب سے برداشت کر رہی تھی۔۔۔ مگر اب حد ہوئی ی تھی اس کی برداشت کی۔۔۔مانا ایک لڑکے سے بولنے میں شدید جھیپ آرہی تھی۔۔۔ مگر اب حالت اتنی غیر ہو چکی تھی کے مجبورا بولنا ہی پڑا۔۔

"کیا؟؟۔۔۔" گاڑی میں چلنے والے لاوڈ میوزک کے سبب وہ سن نہیں سکا تھا۔۔۔

میں نے کہا۔۔۔مجھے بیت الخلاء جانا ہے۔۔۔"میوزک جھنجھلا کر بند کرتے۔۔۔۔ تیزی سے بولی۔۔۔

"اب میں اس پہاڑی علاقے میں واش روم کہاں ڈھونڈوں تمھارے لیے؟؟؟۔۔۔۔ صبر کرؤ۔۔"وہ بے زاری سے کہتا۔۔۔۔واپس میوزک اون کر گیا۔۔۔

"صبر نہیں کرسکتی۔۔۔۔ پلیز۔۔۔ کچھ کرؤ۔۔۔"دوبارا میوزک بند کر۔۔۔وہ مقابل کی جانب دیکھ۔۔۔ منتی انداز میں بولی۔۔۔

"کہا تھا پانی مت پیو۔۔۔"وہ ہینڈسم لڑکا برہمی سے بولا۔۔

"ارے لیکچر بعد میں دے لینا انکل۔۔۔ ابھی گاڑی روکو۔۔۔" وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھ کر بھینچتے۔۔۔ کوفت بھرے لہجے میں عجلت سے بولی۔۔۔

"افف۔۔۔ تھوڑا ویٹ کرو ان پہاڑوں سے نکلیں تو دیکھتے ہیں۔۔۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔" اس کی بات سن۔۔۔ وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر۔۔۔ دونوں ہونٹوں کو ایک دوسرے سے رگڑنے لگی۔۔۔

اس کی پیشانی پر پسینہ چمکنے لگا تھا۔۔۔

"تم یَاقُدس پڑھتی رہو۔۔۔ سفر کے دوران پڑھنے سے آسانی ہوتی ہے۔۔۔ میں اکثر سفر کرتا ہوں تو یہی پڑھتا ہوں اگر واش روم کی حاجت

سفر کے دوران لاحق ہو جائے تو۔۔۔۔بہت مدد ملتی ہے۔۔۔‘‘اس کے بتاتے ہی۔۔۔۔زونی فورا یا قدس کا ورد کرنے لگی۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں جیسے سکون آ گیا ہو جسم کو۔۔۔۔

اب وہ کچھ دیر رک سکتی تھی۔۔لیکن اس نے ورد نہ روکا۔۔۔۔

مگر شاہ میر جیسے عیاش لڑکے کو اللہ والی باتیں بھی آتی ہیں یہ بات اسے حیران کر گ ئی تھی۔۔۔اور کتنے رنگ تھے اس لڑکے کے۔۔۔۔اور کتنی گہرائ ی تھی اس میں۔۔۔۔

تقریبا ایک گھنٹے کے بعد گاڑی پیٹرول پمپ پر رکی۔۔۔۔پہاڑی علاقہ اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

ساتھ چلوں؟"اسے نہیں پتا کیوں مگر زونی وہ پہلی لڑکی تھی جس کی فکر تھی۔۔۔۔

"ضرورت نہیں۔۔۔"وہ تیزی سے کہ کر۔۔۔۔گاڑی سے اتر کر چلی گئی۔۔۔

اس کے انکار کے باوجود دل مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔۔

"وہ لڑکی ہے۔۔۔ میرے خاندان کی عزت۔۔۔ میں اسے اکیلے نہیں چھوڑ سکتا۔۔ وہ بھی سنسان جگہ پر۔۔۔"جیسے خود کو مطمئن کر رہا ہو یہ بتا کر کے اس کی فکر کی واحد وجہ خاندان کی بیٹی ہونا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔

وہ اس کے منع کرنے کے باوجود بھی واش روم کے لکڑی کے دروازے کے باہر پہرے دار بن کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

زونی باہر نکلی تو اس نوجوان کو اپنے بالکل سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔بہت ان کمفرٹیبل ہوئی ی۔۔۔

واش روم صاف ہے؟؟۔۔"اپنی جھجک مٹانے کے لیے شاہ میر نے تیزی" سے سوال کیا۔۔۔

وہ نہیں جانتی۔۔۔شاہ میر بھی اتنا ہی جھیپ گیا تھا جتنا وہ۔۔مگر اس نے ظاہر نہ کیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔بس ٹھیک ہے۔۔۔تمھیں بھی جانا ہے کیا؟؟۔۔"

"کیوں؟؟؟۔۔میں انسان نہیں؟؟۔۔۔مجھے حاجت نہیں ہو سکتی۔۔۔"وہ کہ کر تیزی سے اندر چلا گیا تھا۔۔۔

زونی آہستگی سے پاس رکھی بالٹی کی جانب بڑھی۔۔۔

"لاؤ میں دھولادوں۔۔یہ لو صابن۔"زونی کو مشکل پیش آ رہی ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وہ خود مدد کی آفر کرنے لگا۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی جیب سے چھوٹا صابن نکال کر اس کے آگے کیا۔

"شکریہ انکل۔۔۔"اس نے بڑی سی مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔اپنے ہاتھ دھوئے۔۔۔۔

اس کی دودھیائی سی رنگت پر پڑتا شفاف پانی ایک دو لمحوں کے لیے شاہ میر کی نظر ٹھہرا گیا تھا۔۔۔

"منہ بھی دھلا دو۔"۔۔۔اس نے کہہ کر اپنے ہاتھ اس کے آگے کیے۔۔۔وہ بالٹی سے پانی نکال کر۔۔۔ایک مگے کے ذریعے اس کی مدد کرنے لگا۔۔

منہ ہاتھ دھو کر وہ اب کافی فریش فیل کر رہی تھی۔۔۔

"میرے بھی دھلا دو۔۔"وہ خوبرو نوجوان اب اپنے ہاتھ آگے کرنے لگا۔۔۔

"خود دھو لو۔۔"وہ سپاٹ سے لہجے میں بولی۔۔۔

"میں نے مدد کی ہے تمھاری۔۔"فوراً جتایا۔۔۔

"میں نے تھوڑی مانگی تھی۔۔۔"بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔۔

"غلطی ہو گ ئی۔۔آئ یندہ نہیں کرؤں گا تمھاری مدد"وہ خاصہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

"اتنے سیدھے مت بنو تاڑوانکل۔۔۔خوب آنکھیں سینک رہے تھے تم۔۔۔"وہ کیا سمجھتا ہے زونی نہیں جانتی کیسے دیکھ رہا تھا اسے۔۔۔

تم بھی سینک لو۔۔۔ کس نے روکا ہے۔۔۔"مقابل چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔اسمارٹ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔بے نیازی سے آفر دینے لگا۔۔۔۔۔

سوری انکل آپ میرے ٹائپ کے نہیں ہیں۔۔۔"اسی کا جوتا اسی کے سر دے مارا۔۔۔

نہایت مغرور انداز میں کہتی۔۔۔تپانے والی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔وہ گاڑی کی جانب چل دی۔۔۔

جبکہ مقابل اثبات میں سر ہلاتے ہوئے۔۔۔ہونٹ سکیڑنے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آمن لاونج میں آیا تو عافیہ کو نڈھال حالت میں صوفے پر لیٹا ہوا دیکھا۔۔۔

کنیزوں کی جگہ مالک کے قدموں میں ہوتی ہے شاید اس بات کا اس نئی کنیز کو علم نہیں تھا۔۔۔ وہ تو اس کے مہنگے صوفوں پر بے سست سی لیٹی ہوئی تھی۔۔

تمہارے ابا جی نے نہیں دیے یہ صوفے۔۔۔" وہ چپ نہ رہ سکا۔۔۔"

اس کی آواز میں دباد با غصہ نمایا تھا۔۔۔۔

ہاں ؟۔" آمن کی آواز سن۔۔۔ وہ بوکھلا کر صوفے سے دھڑام کر کے نیچے " گرئی ی۔۔۔

اس کی کمر و کونی میں لگ گ ئی تھی۔۔۔اس کے باوجود تیزی سے کھڑی ہوئی ی۔۔۔

وہ صرف پندرہ چودہ سال کی کم عمر لڑکی تھی۔۔

اسکی بالی عمر اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔۔۔اوپر سے اس کا دھانا پانا سہ وجود۔۔۔۔

اس کی قمیض کا گلا کافی گہرا تھا۔۔۔جس کے سبب اس کی ہڈیاں ابھرئ ی ہوئی ی الگ ہی نظر آرہی تھیں۔۔۔

وہ اپنی کمر کو ایک ہاتھ سے مسلتی ہوئی ی کھڑی ہوئی ی۔۔۔

"کچن سے جا کر کھانا لے کر آؤ جلدی۔۔۔اور دیکھنا آلو زیادہ ہوں سالن میں۔۔"اس کے سختی سے کہتے ہی۔۔وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ باہر جانے لگی۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔"وہ دروازے پر جا کر رکی۔۔۔تو مقابل جزبز ہو کر پوچھنے لگا۔۔

"میری چادر۔۔۔"وہ آہستگی سے اس کی جانب مڑ کر۔۔۔ منمنائی۔۔۔

"جو چیز تمھارے پاس پے ہی نہیں اس کا ڈھونگ کیوں کر رہی ہو؟؟۔۔۔یہ چادر گھر سے کسی غیر مرد کے ساتھ بھاگتے وقت یاد نہیں آئی تھی تمھیں؟؟۔۔۔ بڑی آئی شریف بننے والی۔۔۔یہ دوپٹے و

چادریں شریف زادیوں کے لیے ہوتے ہیں تم جیسیوں کے لیے نہیں۔۔۔اب جلدی جاؤ۔۔۔ویسے بھی رات کا وقت ہے۔۔سب سو گ ئی ے ہوں گے۔۔۔" آمن نے خاصہ جھاڑ پلائی ی تھی اس بیچاری کو۔۔۔

وہ بھی اپنے آنسوؤں کو پیتی۔۔۔ نظر جھکا کر باہر چل دی۔۔۔

حویلی میں وہ ایک دو بار پہلے بھی آچکی تھی۔۔۔جب سیلاب آیا تھا۔۔۔اور سارے کسانوں کی زمینیں سیلاب کی نظر ہو گ ئی تھیں سوائے ابراہیم بخش چوہدری کی زمینوں کے۔۔کیونکے اس نے دانستہ طور پر اپنی زمینیں بچانے کے لیے سیلاب کا رخ غریب کسانوں کی زمینوں کی طرف موڑ دیا تھا۔۔اور بعد میں تین دن تک حویلی بلا کر۔۔سارے غریب کسانوں کو کھانا کھلا کر ۔۔۔۔خوب اپنا احسان جتانے لگا۔۔۔۔

اس کا پیٹ نہیں بھرا تھا اس تھوڑے سے دیے سادے وسوکھے چاولوں سے۔۔اس لیے وہ ملازمہ کے پیچھے پیچھے کچن تک جا پہنچی تھی۔۔۔

اسے اچھی طرح یاد تھا کیسے کچن سے اسے دھتکار کر واپس بھیجا گیا تھا۔۔۔

ماضی کی تلخ یاد آنے پر۔۔۔اس نے جھرجھری لی۔۔۔

جب وہ کچن پہنچی۔۔۔تو وہاں تین چار عورتیں موجود نظر آئی یں۔۔

کیا چاہیے؟؟۔۔"ان میں سے ایک سپاٹ سے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔"

ان کو بھوک لگی ہے۔۔۔''وہ آہستگی سے بولی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ اپنی'' نازک کمر مسل رہی تھی۔۔۔جس میں خاصہ درد ہو رہا تھا۔۔۔

رک۔۔۔دیتی ہوں۔۔۔''وہ کہ کر اندر کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔''

آلو زیادہ ڈالنا۔۔۔''عافیہ ہلکے سے بولی۔۔۔''

ضرور بہت محنت کی ہو گی۔۔اس لیے آدھی رات کو بھوک لگ'' گ ئی۔۔۔''ان میں سے ایک عورت مضحکہ خیز انداز میں بولی۔۔۔

اس کی باتوں کا مطلب سمجھتے۔۔۔عافیہ کی نظریں جھک گ ئی یں تھیں۔۔۔جبکے باقی دونوں عورتیں قہقہہ لگائے بغیر نہ رہ سکیں۔۔۔۔

دیکھ رہی ہے اس کے لچھن۔۔۔دوپٹہ تک پہن کر آنے کی زحمت نہ" کی۔۔" دوسری والی گندے اشارے کرتے بولی۔۔۔تو عافیہ کا دل چاہا کے زمین پھٹے اور وہ اس میں دھنس جائے۔۔۔۔

"ہائے۔ویسے کیا قسمت پائی ہے اس نے۔۔۔یہ پہلی کنیز ہے جسے بڑے سردار نے اپنے پوتے کو دیا ہے۔۔۔خاندان کے سب سے کڑیل و خوبصورت نوجوان کو۔۔ورنہ باقی سب کے نصیب میں تو بڈھے آتے رہے ہیں۔۔" تیسری والی سالن نکالتے ہوئے۔۔۔ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے بولی۔۔۔

ان کی جائی زہ لیتی نظریں۔۔عافیہ کو پل پل موت سے ہمکنار کر رہی تھیں۔۔۔۔

وہ تو پیٹ بھر کھانا و عزت دار زندگی کے خواب کے حصول کے لیے گھر سے بھاگی تھی۔۔۔ مگر یہ کہاں پہنچ گئی وہ۔۔۔

اس سے تو فاقوں بھری زندگی ہی اچھی تھی۔۔۔

کوئی نہیں تھا اس کے حال پر ترس کھانے والا۔۔۔ بلکے الٹا عجیب نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ جیسے برہنہ کھڑی ہو وہ۔۔۔

جب حویلی کی عورتوں کا یہ حال تھا تو دن کی روشنی میں مرد اسے کس نگاہ سے دیکھیں گے یہ سوچ۔ جیسے جسم سے جان نکلی ہو۔۔۔

تو دیکھ نہیں رہی۔۔۔آدھی رات کو آن پہنچی ہے کھانا لینے۔۔۔" دوسری" والی ایک آنکھ مارتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔اور پھر تینوں خوب ہنسنے لگیں۔۔۔

اب تو روز آیا کرے گی۔۔۔"تیسری نے اس کے نازک وجود کو" دیکھ۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

ویسے۔۔۔کتنی بار؟؟۔۔"وہ سالن کی ٹرے عافیہ کو دیتے۔۔۔ایک ابرو" اچکا کر۔۔۔چھیڑنے والے انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

اس کا سوال سن۔۔۔شرمندگی کے مارے اس کی نظریں جھک گئیں۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

اس نے روتے ہوئے۔۔۔دھندلی آنکھوں کے ساتھ ٹرے پکڑ لی۔۔۔۔

جب وہ واپس لوٹی۔۔تو آمن کو کمرے کے باہر کھڑا اپنا منتظر پایا۔۔۔۔

اتنی دیر لگتی ہے کھانا لانے میں؟؟۔۔۔"وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔۔۔جبکے" مقابل نظر جھکا کر۔۔۔اس کے آگے لال کپڑے سے ڈھکی ٹرے بڑھانے لگی۔۔۔

اس کی گیلی پلکیں۔۔۔۔مقابل نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

پیچھے ہٹو۔۔۔"مزید ڈپٹے بغیر وہ آگے بڑھا۔۔۔۔"

وہ اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔۔

آمن اسے تہہ خانے کی جانب۔۔۔ پیچھے کے راستے سے لے جانے لگا۔۔۔۔

اچانک آمن نے گاڑی کا ہارن سنا۔۔۔۔وہ پیچھے مڑا۔۔۔ تو حویلی کے پیچھے کے دروازے سے گاڑی اندر داخل ہوتی نظر آئی ی۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔ جب گاڑی میں بیٹھی لڑکی پر نظر پڑئی ی۔۔۔

شاہ میر نے گاڑی پارک کی۔۔ تو زونی تیزی سے گاڑی سے اترئی ی۔۔۔

اف۔۔۔ایک تو یہ کالا بلا ہمیشہ راستہ کاٹ جاتا ہے۔۔“وہ دانت پیستے ”
ہوئے۔۔۔منہ ہی منہ۔۔۔اپنے سامنے کھڑا دیکھ بڑبڑائی۔۔۔

کہاں سے آرہی ہو تم ؟۔۔“آمن کی سب سے پہلے نگاہ اس کے کپڑوں ”
پر گئی۔۔۔

پینٹ شرٹ پہنی وہ لڑکی اس کا بلڈ پریشر ہائی کر گئی تھی۔۔۔

یہاں اس کی فکر میں وہ گھلے جارہا تھا اور وہ لڑکی۔۔۔۔وہ شاہ میر کے ساتھ
گھوم پھر رہی تھی۔۔۔وہ کیسے آگ بگولہ نہ ہوتا؟؟۔۔۔

اوپر سے اس کے نازیبا لباس۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے نظر انداز کر۔۔۔ تہہ خانے کی جانب بڑھ جانا چاہتی تھی۔۔۔کے آمن نے تیزی سے اس کا رستہ روک کر۔۔۔۔دبے دبے غصے میں استفسار کیا۔۔۔

سوتے نہیں ہو کیا تم ؟؟۔۔۔اتنی رات کو کیوں جنوں کی طرح گھوم رہے ہو؟؟۔۔" اس کے سوال و غصے کو مکمل اگنور کر۔۔۔دنیا جہاں کی کوفت اپنے لہجے میں سموئے۔۔۔منہ بسورتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

کیا؟؟۔۔ارے کہاں ؟۔۔۔اچھا ہاتھ تو چھوڑو۔۔" آمن کے سینے میں آگ لگی ہوئی ی تھی اسے شاہ میر کے ساتھ دیکھ۔۔۔اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔اندر کی جانب تیزی سے لے جانے لگا۔۔۔

زونی مسلسل ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں لگی تھی۔۔۔ مگر اس کی گرفت اس قدر مضبوط تھی کے وہ چاہ کر بھی چھڑوا نہ سکی۔۔۔۔

دوسری جانب شاہ میر۔۔۔ کچھ لمحے خاموش کھڑا آمن کو اسے جارحانہ انداز میں۔۔ اپنے ساتھ لے جاتا دیکھتا رہا۔۔ پھر ایک گہری سانس لی۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا حویلی میں۔۔۔ آمن و زونی کا رشتہ ٹوم اینڈ جیری سے زیادہ مضبوط ہے۔۔۔ اس لیے وہ سر جھٹکتا۔۔۔۔ عافیہ کو ایک نگاہ دیکھ۔۔۔۔ خاموشی سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

عافیہ بیچاری کھانا لیے الجھی کھڑی تھی کے اسے کیا کرنا ہے اب۔۔۔ آمن کے پیچھے جانا ہے یا یہیں کھڑے ہو کر اس کا انتظار کرنا ہے۔۔۔۔۔ کے دوبارا حویلی کا دروازہ کھلا۔۔۔

ایک اور گاڑی دروازے سے اندر داخل ہوئی ی۔۔۔

او۔۔۔ہیلو۔۔۔۔اس میں کھانا ہے؟؟۔۔"اس گاڑی سے ایک ڈاک"
گرین رنگ کی ہوڈی و سفید پینٹ میں ملبوس نوجوان اترا۔۔۔۔

عافیہ اسے جانتی تھی۔۔۔۔وہ شہروز تھا۔۔۔۔

اس حویلی کا تیسرا شہزادہ۔۔۔۔جو ایک کنیز کے بدن سے جنا تھا۔۔۔۔۔

وہ شہر میں ہاسٹل میں رہا کرتا تھا۔۔۔۔

اس نے عافیہ کو سر تا پاؤں بغور دیکھتے۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

جی۔۔۔"وہ فوراً اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔"

اور تم؟؟؟۔۔۔تم کون ہو؟؟۔۔۔۔پچھلی بار آیا تھا تب تو نہیں دیکھا تھا میں نے تمھیں۔۔۔"حویلی کا وہ واحد شخص تھا جو عافیہ سے مسکرا کر بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔میں۔۔۔می۔۔۔"اس کے مسکرا کر بات کرنے کے باوجود وہ ڈرئی ی ہوئی ی تھی۔۔۔

اچھا۔۔۔کھانا کھاتے وقت بتا دینا۔۔۔ابھی چلو۔۔۔۔مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"وہ تیزی سے کہتا۔۔۔اندر جانے لگا۔۔۔

جبکہ مقابل اس کی پشت کو الجھی نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔'' وہ عجلت سے بولا۔۔۔۔ساتھ ساتھ زور دیا ساتھ چلنے پر۔۔۔۔تو وہ ڈرئی ی سہمی لڑکی اس کے پیچھے چل دی۔۔

''کہاں گ ئی تھی تم شاہ میر کے ساتھ؟؟۔۔اور یہ کیسے کپڑے پہن رکھیں ہیں تم نے؟۔''

اپنے کمرے میں لا کر۔۔۔اس کا ہاتھ چھوڑتے۔۔روبرو کھڑا ہو۔۔۔غصے سے دھاڑتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

کالے بلے تم نہ تو میرے باپ ہو نہ شوہر۔۔۔ تو ٹیک اٹ ایزی۔۔۔۔ اتنا" غصہ کیوں ہو رہے ہو؟؟؟۔۔۔"اس کا غصہ آسمانوں سے باتیں کر رہا ہے یہ دیکھنے کے باوجود بھی اس نے ذرا اثر قبول نہ کیا۔۔۔

بلکے الٹا۔۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔

لاپرواہی سے بولی۔۔۔

اس کے جملے سن۔۔۔ آمن دانت پیستے تیزی سے بولا۔۔۔۔"مانا باپ و شوہر نہیں۔۔۔ مگر پھر بھی میری عزت ہو تم۔۔۔۔

بالکل اسی طرح شاہ میر کی بھی ہوں۔۔۔ مت بھولو تم اور شاہ میر ایک ہی" مقام پر فائز ہو۔۔۔"نہایت ٹھنڈے مگر جتاتے ہوئے جواب

دیا۔۔ساتھ ساتھ مڑ کر جانے لگی۔۔۔ صبح اس کا پیپر تھا۔۔اور اس نے بک تک کھول کر نہیں دیکھی تھی۔۔۔

وہ جلد سے جلد تہہ خانے میں جانا چاہتی تھی تا کے کچھ پڑھائی ی کر سکے۔۔۔

تمھیں تہہ خانے سے شاہ میر نے باہر نکالا؟؟۔۔"اپنے دونوں کزنز سے" آمن کی ذرا بھی نہیں بنتی تھی۔۔خاص طور پر شاہ میر سے۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔کے کیا چل رہا ہے شاہ میر اور اس کے درمیان؟؟۔۔۔

شاہ میر جیسا مطلبی و مغرور شخص بغیر کسی مطلب کے زونی کو دادا کے حکم کے خلاف جا کر باہر کیوں نکالنے لگا؟۔۔۔

کیا ایسا کچھ تھا جو ان کے درمیان چل رہا تھا اور اسے خبر نہیں؟۔۔۔۔یہی سوچ۔۔۔وہ مزید آگ بگولہ ہوا۔۔۔۔اوپر سے زونی کا ٹھنڈا لہجہ اور شاہ میر کو اس کے برابر کہنا۔۔۔اس کے غصے کے پارے کو مزید ہائی کر گیا۔۔۔

اس کا نازک بازو دبوچ کر۔۔۔واپس اپنے روبرو کھڑے کرتے۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کیا۔

اس کے غصے کا پتا اس کی سرخ ہوتی ناک و گال دے رہے تھے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔"کوئی اور لڑکی اس کی جگہ ہوتی تو یقیناً اس کے غصے سے ڈر" جاتی۔۔ مگر مقابل زونی تھی۔۔۔ بجائے ڈرنے کے اس کے لال ہوتے چہرے سے وہ خاصہ محظوظ ہوئی۔۔۔

مزا آرہا تھا اس کا لال پیلا چہرہ دیکھ۔۔۔

اس کا غصہ بتا رہا تھا تھوڑا بہت انٹرسٹڈ تو ہے وہ اس کی ذات میں اور یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔۔۔

خاصہ لاپرواہی سے جواب دیتے۔۔۔۔ اس کا ہاتھ اپنے بازو سے جھٹکا۔۔۔۔

اور میں جان سکتا ہوں کیوں؟۔۔"اس کی ایک ہاں۔۔۔ کانوں سے" دھواں نکال گئی تھی مقابل کے۔۔۔ وہ طیش میں آکر۔۔۔۔ اس کی

نازک کلائی ی پکڑ کر۔۔۔ کمر کے پیچھے لے جا کر مڑوڑتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر پوچھنے لگا۔۔۔

اپنے غصے میں آمن کو یہ بھی خیال نہ رہا کے کتنا قریب آگیا ہے اس کے۔۔۔

اس کی اچانک نزدیکی سے زونی بھی ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی ی۔۔۔

اس کی غصیلی نگاہیں۔۔۔زونی کے چہرے پر گڑھی تھیں۔۔۔لگ رہا تھا بس ابھی خون کر دے گا اس کا۔۔۔

تم سے تو آج تک میرے لیے اسٹینڈ لیا جا نہیں سکا۔۔۔اب جب دوسرا'' لے رہا ہے تو تمھیں اس پر بھی مس ئی لہ ہے۔۔''مانا اس کی نزدیکی دل و

دماغ کو ایک نئی سحر میں جکڑ گئی تھی مگر وہ اپنا مقصد نہیں بھول سکتی تھی۔۔۔ فوراً ہی۔۔۔ منہ بسور کر۔۔۔ مقابل کی انگارے برساتی آنکھوں میں اپنی بلوری آنکھوں سے جھانکتے۔۔۔ لاپرواہی سے گویا ہوئی۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔ "اس کے ہاتھ کو بے دردی سے مڑوڑتے۔۔۔ بپھر کر کہا۔۔۔ اگلے ہی پل۔۔۔ وہ درد سے کراہ کر بولی۔۔۔ "آہ۔۔۔ کالے بلے تکلیف ہو رہی ہے مجھے۔۔۔

آخری بار پوچھ رہا ہوں۔۔۔ کیوں نکالا اس نے تمھیں باہر؟؟۔ اور کہاں لے کر گیا تھا اپنے ساتھ تمھیں؟؟۔۔۔ "اس کے درد سے کراہتے چہرے کو بغور دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔ مگر ترس نہ کھایا۔۔۔ جانتا جو تھا اتنی چھوئی موئی نہیں ہے وہ جتنا ظاہر کر رہی ہے اس وقت۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ تکلیف وہ ہنستے ہنستے سہہ سکتی ہے۔۔۔۔

تمھیں کیوں آگ لگ رہی ہے کالے بلے؟؟۔۔۔"اگلے ہی" پل۔۔۔آنکھوں میں شرارت سجائے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ محظوظ انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

یقیناً اس کی وہ مسکراہٹ جلے پر نمک کا کام کر رہی تھی۔۔۔

کیا کچھ چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان؟؟۔۔"اس کی زلفوں میں الٹے" ہاتھ کی انگلیاں الجھا کر۔۔۔اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی لگاتے۔۔۔مدھم سے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

آمن مزید طاقت آزمائی ی نہیں کر سکتا تھا اس کے ساتھ۔۔۔اس لیے روش بدلی۔۔۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔بغیر جواب دیے جانے نہیں دینے والا تھا اسے۔۔۔۔

اس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔۔ایسی آگ کے اس میں خود بھی جلے اور اسے بھی جلا دے۔۔۔

اس لڑکے کی گہری ہوتی سانسیں۔۔۔۔
سانسوں کی مہک۔۔۔
اس کی نزدیکی۔۔۔۔
اس کے ہاتھوں کا لمس۔۔۔
کمرے میں چھایا ایک رومانی سحر۔۔۔۔ہر اک چیز اس لڑکی پر اثر انداز ہو رہی تھی۔۔۔۔

مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے۔۔اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی دور کر۔۔۔ جیسے ہی بولنے کے لیے منہ کھولا۔۔۔ نظر اچانک بیڈ پر رکھی چادر پر گ ئی۔۔۔

اس چادر کو دیکھتے ہی اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا۔۔۔

ناجانے کیوں دل میں شدید درد کی لہر اٹھی۔۔۔

"اب۔۔۔وہ ہی چل رہا ہے جو تم اور تمھاری کنیز میں چل رہا ہے ہٹو۔۔۔" وہ اس چادر کا بیڈ پر ہونے کا غلط مطلب اخذ کر گ ئی تھی۔۔۔

غم وغصے کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار ہو کر ایک ہی پل میں اس کا ہاتھ اپنے بالوں سے جھٹکا۔۔۔

آمن کو سمجھ نہیں آیا اچانک اسے ہوا کیا۔۔۔اس کی بلوری آنکھوں میں سرخ ڈوریں ابھر آئی یں تھیں۔۔۔

جس قدر کدورت و جھنجھلاہٹ سے وہ چیخی تھی۔۔۔مقابل اسے دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

آہ"۔۔۔ابھی وہ کنفیوز ہو کر اسے تک ہی رہا تھا۔۔۔کے ایک ہی پل میں "۔۔۔اس نے کمر کے پیچھے بندھا اپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد کرا کے۔۔۔پلک جھپکنے جتنی دیری میں۔۔۔اپنی لات اس کے گھٹنے پر

گھوما کر۔۔۔ پیچھے سے لا کر مارتے۔۔۔ زمین پر گرایا۔۔۔ پھر اس کا سیدھا ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے لے جا کر مڑوڑ دیا۔۔۔

اور اتنی زور سے مڑوڑا کے آمن کی بے ساختہ چیخ نکلی۔۔۔۔

ہو سکے تو چہرہ مت دیکھانا مجھے اپنا۔۔ ورنہ جان سے مار دوں گی" تمھیں۔۔۔۔"اس کے بالوں کو بے دردی سے جڑوں سے پکڑ کر۔۔۔ چہرہ اونچا کر۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

پھر اسے فرش پر دھکا دیتی۔۔۔ بپھری شیرنی کی طرح غصے سے کمرے سے نکل گ ئی۔۔۔

ڈیمٹ۔۔۔" وہ زخمی شیر کی طرح بیڈ کی سائیڈ وال پر۔۔۔ زور سے ہاتھ" مارتے ہوئے دھاڑا۔۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

شہروز عافیہ کو اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔

اس کی ماں نے ہی کال کر کے اسے اچانک حویلی آنے کو کہا تھا۔۔۔ مگر وجہ فون پر نہیں بتائی ی تھی۔۔۔

تم کھانا لگا دو۔۔۔۔ میں جب تک فریش ہو جاتا ہوں۔۔۔ اور ذرا" جلدی۔۔۔ میرے پیٹ میں شدت سے چوہے دوڑ رہے ہیں۔۔۔" اس کا کمرا بہت سادہ سہ تھا حویلی کے دوسرے کمروں کے مقابلے اور چھوٹا بھی۔۔

صوفے کے قریب رکھی شیشے کی میز کی جانب اشارہ کرتے۔۔۔وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ ڈرئی ی سہمی لڑکی۔۔۔میز پر کھانا سجانے لگی۔۔۔۔

سارے غم اپنی جگہ مگر پیٹ کی آگ اپنی جگہ۔۔۔۔ کھانے کی مہک سے ہی اسے بھوک لگ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ خاموشی سے صوفے کے نیچے فرش پر بیٹھ گ ئی۔۔۔اور سر صوفے سے ٹکا کر آنکھیں موندلیں۔۔۔

اپنی آنکھیں شدید رونے کے سبب جلتی معلوم ہوئی ی اسے۔۔۔۔

بھوک بھی بڑی عجیب شہ ہے۔۔۔انسان کو کتنا مجبور کر دیتی ہے یہ۔۔۔۔وہ یہی سوچتے سوچتے۔۔۔پھر سے رونے لگی۔۔۔۔

دل نہیں چاہ رہا تھا کھانا منہ سے بھی لگانے کا۔۔۔مگر جسم۔۔۔وہ مرتا معلوم ہوا اس کی چاہ میں۔۔۔۔

"کیسی محبت ہے یہ تمہاری عافیہ۔۔رافع نے تمہارے لیے جان دے دی۔۔۔اور تم۔۔۔تم ایک دن بھی اس کے غم میں بھوکی نہیں رہ پا رہیں۔۔۔"وہ خود کو ملامت کرنے لگی۔۔۔

مگر غلطی اس بیچاری کی نہ تھی۔۔۔تین دن کا بھوکا کھانا نہ مانگے تو اور کیا کرے۔۔۔۔

وہ نڈھال تھی بھوک سے۔۔۔ایسی نڈھال کے مزید صبر نہ ہوا۔۔۔آنکھیں کھول کر دیکھا شہروز ابھی تک واش روم۔سے نہیں نکلا تھا۔۔۔

موقعے کو غنیمت جانتے تیزی سے اوٹھی۔۔۔فوراہی سوکھی روٹی اٹھا کر۔۔۔منہ میں بھرنے لگی۔۔۔۔

شہروز کے آنے سے پہلے جتنا کھا سکتی تھی کھا لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

سوکھی روٹی گلے میں اٹکتی معلوم ہوئی ی۔۔تو تیزی سے پانی جگ سے نکال کر منہ میں بھرا۔۔۔ایک گھونٹ گلے سے اتار کر۔۔۔فورادوبارا روٹی سے منہ بھرنے لگی۔۔۔۔

وہ سوکھی روٹی بھی عافیہ کے لیے کسی لذیذ پکوان سے کم نہ تھی۔۔۔

آرام سے کھاؤ۔۔۔ کھانا بھاگا تھوڑی جا رہا ہے۔۔۔"ابھی وہ پہلی روٹی کو منہ میں بھر کر۔۔۔ دوسری روٹی ہاتھ میں اٹھا ہی رہی تھی۔۔۔ کے اچانک کانوں کی سماعت سے شہروز کی آواز ٹکرائی ی۔۔۔

وہ پتھر کی ہوئی ی اک لمحے کے لیے۔۔۔ مگر روٹی نہ چھوڑئی ی۔۔۔ جیسے روٹی ہی میں اس کی جان ہو۔۔ یہ نہ ملی تو مر جائے گی۔۔۔

فوراروٹی اپنی مٹھی میں چھپا کر۔۔۔ کمر کے پیچھے کی۔۔۔اور شرمگی سے نظریں جھکائے سیدھی کھڑی ہوگ ئی۔۔۔

کیا چھپایا تم نے پیچھے ؟؟۔۔" وہ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔ تجسس سے کسی " تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ فوراً سر نفی میں ہلانے لگی۔۔۔۔ مگر منہ سے کچھ نہ بولا۔۔۔ بولتی بھی کیسے۔۔۔۔ منہ روٹی سے جو بھرا ہوا تھا۔۔۔۔

اچھا بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ مجھے کمپنی دے دو۔۔۔ وہ کیا ہے ناں مجھے اکیلے کھانا" پسند نہیں۔۔۔" نرمی سے کہتے۔۔۔ وہ صوفے پر آن ٹکا۔۔۔اور کھانا شروع کر دیا۔۔۔۔

نگل لو۔۔۔۔" وہ جانتا تھا روٹی سے منہ بھرا ہے اسکا۔۔۔۔۔اس لیے " کھانے کا پہلا لقمہ لیتے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔۔

اس کے نگلنے کا حکم دیتے ہی۔۔۔عافیہ نے بمشکل اس روٹی کے سوکھے و بڑے ٹکڑے کو گلے میں اتارا۔۔۔

وہ بہت شرمگی محسوس کر رہی تھی جس کے سبب گال لال ہونے لگے۔۔۔۔

آجاؤ۔۔۔ساتھ کھاتے ہیں۔۔۔۔"اس حسین لڑکے نے مسکراتے "ہوئے دعوت دی۔۔۔۔

جس پر وہ نازک لڑکی ڈر کر نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

زیادہ نخرے نہ کرؤ۔۔۔دیکھ لیا ہے میں نے۔۔۔بھوکی ہو تم۔۔۔چلو" جلدی بیٹھو۔۔۔"اس کے لیے پلیٹ میں سالن نکالتے۔۔۔۔ڈپٹ والے

لہجے میں کہا۔۔۔جس کی وجہ سے وہ ڈری سہمی لڑکی جو دوپٹے سے بے نیاز نظر آرہی تھی۔۔۔اس کے سامنے فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔

نیچے کیوں بیٹھ رہی ہو؟؟۔۔۔اوپر بیٹھو۔۔۔" پہلے تو وہ چونکا اس کے نیچے" بیٹھنے پر۔۔۔پھر تیزی سے اوپر۔۔۔یعنی اپنی برابری کے مقام پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔جسے سن وہ حیران ہو کر اسے تکنے لگی۔۔۔

اس کی معصوم و خوبصورت آنکھیں شہروز کو اپنے دل میں ہل چل مچاتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

کس قدر معصوم تھیں وہ آنکھیں۔۔۔وہ اک دو لمحوں کے لیے بے ساختہ ہی اسے دیکھتا چلا گیا۔۔۔۔

وہ اسے ملازمہ گمان کر رہا تھا۔۔۔

اس کے نزدیک جس قدر اس کی معصوم و بھولی آنکھیں تھیں وہ کوئی ی بھاگی ہوئی ی بدکردار لڑکی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

میں اوپر؟۔۔ نہیں۔۔۔ یہیں ٹھیک ہے۔۔۔" وہ ردمیں۔۔۔ ڈرے ہوئے لہجے میں تیزی سے بولی۔۔۔

مجھے عجیب لگ رہا ہے۔۔۔ اوپر بیٹھو۔۔۔" اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔ اوپر اپنے برابر میں بیٹھا لیا۔۔۔

یہ لو۔۔۔ آرام سے کھاؤ۔۔۔" اس کے آگے بھری پلیٹ بڑھاتے۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔

وہ مزید کوئی ی احتجاج کیے بغیر۔۔۔۔ تیزی سے مٹھی میں بھری روٹی نکال کر کھانا شروع ہو گ ئی۔۔۔

وہ بھوکوں کی طرح کھانے لگی۔۔۔۔

اسے جلدی جلدی کھاتے دیکھ۔۔۔ شہر وز اپنی بھوک بھول بیٹھا۔۔۔۔

آرام سے کھاؤ۔۔۔۔"جلدی جلدی کھانے کے سبب۔۔۔اسے دھانس" لگی۔۔۔

وہ حسین کم سن عمر لڑکا فوراہی اس کے آگے پانی کا گلاس بڑھاتے۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے نرمی سے اس کی کمر سہلانے لگا۔۔۔۔

پانی پینے کے بعد۔۔۔وہ مشکور نگاہوں سے اپنے مہرباں کو دیکھنے لگی۔۔۔

پلیز۔۔۔ایسی آنکھوں سے مجھے نہ دیکھو۔۔۔ورنہ مجھے تو پیار ہی ہو جائے گا۔۔۔''شاید وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔کس قدر غضب ڈھ رہی تھیں اس کی معصومیت جھلکاتی آنکھیں اس نوجوان پر۔۔۔

وہ دل کے مقام پر اپنا ہاتھ رکھ کر سہلاتے۔۔۔کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔''عافیہ ناسمجھی سے۔۔۔''

یہ میں کیا بول رہا ہوں۔۔۔ نہیں۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ کھانا کھاؤ "
تم۔۔۔" وہ فوراً اپنا سر جھٹکتے۔۔۔ تیزی سے نظر چراتے ہوئے گویا ہوا۔۔

عافیہ تو پہلے ہی بھوکی تھی۔۔۔اس کی بات کو نظرانداز کر۔۔۔واپس کھانا کھانے لگی۔۔۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا۔۔۔۔یہ حویلی میں پہلی بار تھا کے ایک کنیز کو برابری کے مقام پر بیٹھا کر کھانا کھلایا جا رہا تھا۔۔۔

شہروز حویلی کے دیگر مردوں کے مقابلے کچھ زیادہ ہی رحم دل و نرم شخصیت کا مالک تھا۔۔۔ ساتھ ساتھ جذباتی بھی۔۔۔

نام کیا ہے تمھارا؟؟۔۔۔"اس نے اچانک نام پوچھا۔۔۔تو عافیہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔نام نہیں ہے کوئی تمھارا؟؟۔۔"

عا۔عافیہ"وہ اٹکے لہجے میں۔۔۔"

او۔۔۔یہ کیسا نام ہوا۔۔عا۔عافیہ؟؟۔۔"مقابل بھولا سہ چہرہ بنائے۔۔۔۔الجھے لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں۔عافیہ۔۔۔"وہ تصحیح کرنے لگی۔۔۔"

نہیں۔عافیہ۔۔۔یہ تو میں نے پہلی بار سنا ہے" وہ عجیب سہ منہ بنا کر "
بولا۔۔۔

مطلب۔۔میرا نام صرف عافیہ ہے۔۔"اس بار وہ بغیر اٹکے "
۔۔۔بے خوف لہجے میں بولی۔۔
تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

سمجھ آ گیا تھا مجھے۔۔۔میں تو صرف تنگ کر رہا تھا تمھیں۔۔۔"وہ "
مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ سارے برتن ٹرے میں رکھ کر۔۔۔کمرے سے جانے لگی تو اسی وقت کنیز بانو۔۔۔شہروز کی ماں۔۔۔کمرے میں داخل ہوئی ی۔۔۔

امی جان۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر ان کے گلے لگا۔۔۔"

❤*Husny Kanwal*❤

وہ تہہ خانے میں پہنچی۔۔۔تو آنکھوں سے آنسو بہنا بند نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر دل کے مقام پر بہت بھاری پن و تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ آگ ئی یں۔۔۔ شکر ہے خدا کا۔۔۔"نوری اسے دیکھتے ہی شکر ادا کرنے لگی۔۔۔

”آپ رو کیوں رہی ہیں؟۔۔“اسے روتا دیکھ۔۔۔وہ فکر مند لہجے میں پوچھ اٹھی۔۔۔

”پتا نہیں۔۔۔۔بس یہاں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔“اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔۔وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے نہیں سمجھ آ رہا تھا کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے اسے؟؟۔۔۔کیوں آمن کا عمل اس پر اتنا اثرانداز ہو رہا ہے؟؟۔۔۔وہ کوئی ی پہلا مرد تو نہ تھا حویلی میں۔۔۔جس نے اپنی کنیز کے ساتھ غلط معاملہ کیا ہو۔۔۔۔یہ ظلم و ستم تو شروع سے اس حویلی کی ریت رہا ہے۔۔۔۔پھر آمن کیسے ان سے الگ نکل آتا۔۔۔

نوری کیا مجھے اپنی گود میں سر رکھ کر سونے دو گی تھوڑی دیر۔۔۔مجھے سونا ہے۔۔۔"۔

یہ اس کی عادت تھی جب کبھی بچپن میں بہت دکھی ہوتی۔۔تو اپنی ماں کی گود میں منہ چھپا کر روتی۔۔۔۔

وہ کیوں رو رہی تھی اسے نہیں سمجھ آرہا تھا؟؟۔۔۔آمن تو اس کے دشمنوں میں سے ایک تھا۔۔وہ کون سہ اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔یا واقعی اس سے شادی کرنے والی تھی۔۔اس سے فلرٹ کرنا تو اس کے پلان کا حصہ تھا۔۔وہ بارہا خود کو یاد دلا رہی تھی۔۔۔پھر بھی دل کو سکون میسر نہیں آرہا تھا۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔ کیا ہوا ہے ؟؟۔۔آپ کو پہلے کبھی ایسے نہیں دیکھا میں نے۔۔۔"نوری بہت حیران تھی اس لڑکی کی حالت دیکھ۔۔۔ بچپن سے اسے ظلم سہہ کر ہنستے دیکھا تھا۔۔ پھر آج ایسی کیا انہونی ہو گ ئی تھی جو وہ اتنا پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ تم میری کتابیں لے آؤ۔۔۔۔۔ مجھے پڑھنا ہے۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنے خان سے کہ دینا۔۔۔ میں صبح پیپر دینے جاؤں گی دروازے کھول کر رکھے میرے لیے۔۔۔"جب رو رو کر۔۔ دل ہلکا ہو گیا۔۔۔۔ تو وہ اٹھ کر بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی۔۔۔ نوری کو دیکھ۔۔۔۔ حکم صادر کرنے لگی۔۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔ کیوں کھیل رہی ہو آگ سے ؟؟۔۔۔۔ پہلے ہی تہہ خانے میں بند ہو۔۔۔ اگر پکڑئ ی گ ئ یں جو مجھے پتا ہے جاؤ گی تو نا جانے اس بار

کیا سزا دیں گے یہ لوگ تمھیں۔۔۔"نوری فکر مند ہو کر سمجھانے لگی۔۔۔۔

"جانا یار۔۔۔۔دماغ مت کھا۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ کیا کر لے گا میرا وہ ابلیس باپ۔۔۔۔مارے گا ناں۔۔۔۔وہ تو ویسے بھی مارتا ہے۔۔۔ایک دو زیادہ ٹکا دے گا اور کیا۔۔۔۔"وہ خاصہ چڑتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔۔۔۔۔تو نوری اس لڑکی کا منہ دیکھ کر رہ گ ئی۔۔۔۔

"سوری عافیہ میں تمھیں کالے بلے سے نہیں بچا سکی۔۔۔۔مجھے امید نہیں تھی وہ اتنا گھٹیا نکلے گا۔۔۔پر کیوں نہیں تھی یہ سوچ کر خود پر غصہ آرہا ہے۔۔۔۔میں نے کیوں اس کالے بلے کو حویلی کے مردوں سے الگ گمان کیا۔۔۔۔کیوں؟۔"وہ جیسے تنہائی ی میں خود پر بگڑئی ی ہو۔۔۔

تم کہاں چلی گ ئی یں تھیں ؟۔۔۔" عافیہ کھانے کی ٹرے رکھ کر واپس"
آئی ی۔۔۔ تو وہ برہمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔"اس کا غصہ دیکھ۔۔۔وہ بیچاری کانپنے لگی۔۔۔"

رات کے دوسرے پہر اس جلاد کا انتظار کرنا عافیہ کو خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

اس نے تیزی سے اپنی قمیض کا دامن مٹھی میں بھینچا۔۔۔

اس لڑکی کے کپکپاتے وجود کو دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر۔۔جب وہ قریب آنے لگا۔۔۔ تو نازک جان دروازے سے جا لگی۔۔۔

”تم تو ایسے ڈر رہی ہو مجھ سے۔۔ جیسے کھا جاؤں گا تمھیں۔۔۔“ اپنا ایک ہاتھ دروازے پر ٹکا کر۔۔۔ اس کے قریب کھڑے ہو۔۔۔۔ فرصت سے اس کپکپاتے وجود کو دیکھتے۔۔۔ جب وہ بولا۔۔۔ تو عافیہ کو اپنی جان نکلتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

”م۔۔ج۔۔ مجھ سے نکاح کر لیں پلیز۔۔۔“ بمشکل اپنے وجود میں ہمت جمع کر۔۔۔ منتی انداز میں بولی۔۔۔

نظر جھکائے رکھی اس کے حکم کے مطابق۔۔۔۔

”تجھ سے نکاح کروں۔۔۔ تجھ جیسی غلیظ عورت سے۔۔۔ جو نا جانے کتنی ہی راتیں ایک غیر مرد کے ساتھ کاٹ چکی ہے۔ تجھ جیسیوں کو دل بہلانے

کے لیے رکھا جاتا ہے صرف۔۔۔بہت شوق تھا ناں اپنے یار کے ساتھ بھاگ کر خود میں لگی آگ بجھانے کا۔۔انوکھی تھی تو گاؤں میں۔۔۔جو جوان ہوئی ی تھی۔۔۔اب تڑپتی رہ۔۔۔کیونکے میں تو تجھے ہاتھ بھی نہیں لگانے والا۔۔۔جیسے شیر کو گوشت کا مزا منہ لگ جائے تو اس کے بغیر وہ رہ نہیں پاتا۔۔وہ ہی حال شیرنی کا بھی ہوتا ہے۔۔۔تجھے مزا لگ چکا ہے مرد کے چھونے کا۔۔۔تو۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہا تھا۔۔۔کے ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر آن پڑا۔۔۔

عافیہ نے پوری جان سے مارا تھا وہ تھپڑ۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی اتنی طاقت کہاں سے آئی ی اس میں۔۔۔

آمن بخش چوہدری اسکی پاک دامنی پر کیچڑ اچھال رہا تھا۔۔۔وہ برداشت نہ کر سکی۔۔

غیر متوقع پڑا وہ تھپڑ۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے آمن کو سکتے میں ڈال گیا۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔وہ کپکپاتی سی نازک لڑکی اس پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت بھی کر سکتی ہے۔۔۔۔

آمن بخش چوہدری کا یہ روپ اگر زونی دیکھ لیتی تو یقیناً اس وقت آنسو نہ بہا رہی ہوتی۔۔۔

مرد ہر عورت کے لیے ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔خاص طور پر مفت میں ملی عورت کے لیے۔۔۔

جہاں زونی کے لیے اس کی حدود تھیں۔۔۔وہیں بیچاری عافیہ کے لیے اس کی کوئی ی حدود نہ تھیں۔۔۔۔

زخمی شیر کی طرح بپھر کر اگلے ہی پل اس کا گلا پکڑ کر دبانے لگا۔۔۔

دباؤ گلا۔۔۔ٹھیک طرح نہیں دبا رہے تم۔۔۔میں سانس لے پا رہی ۔۔۔پا رہی ہوں ابھی۔۔۔"اسے لگا تھا وہ ڈر ئے گی۔۔بھیک مانگے گی اس سے زندگی کی۔مگر الٹا۔۔۔وہ تو اسے اور اکسا رہی تھی کے جان سے مار دے اسے۔۔۔۔

وہ کون سہ جینا چاہتی تھی۔۔کیا وہ نہیں جانتی تھی کنیز بنا کر اپنی ہوس کا نشانہ بنائے گا یہ جلاد دن رات اسے۔۔

سزا کے نام پر اس کا جسم نوچے گا۔۔۔ جس کا اس شخص سے کوئی حساب نہیں۔۔۔۔

اگر بالفرض اس نے کوئی گناہ کیا ہے۔۔۔ تو اس کا اور اس کے رب کا معاملہ ہے۔۔۔۔ اس کا جسم نوچ کر اپنی ہوس کا بار بار نشانا بنانا۔۔۔ یہ کیسے درست ہو گیا؟۔۔ بار بار سزا بھگتنے کے بعد بھی وہ گندی ہی رہے گی اور اسے سزا کے نام پر اپنی ہوس کا نشانا بنانے والا مرد ہمیشہ پاک ہی رہے گا ۔۔۔ عزت دار ہی رہے گا۔۔۔ اس کی شان میں کوئی کمی نہیں آئے گی دنیا کے سامنے۔۔۔

وہ ایک لڑکی کی زبردستی عزت لوٹ کر۔۔۔ جب صبح کمرے سے نکلے گا تو ماں پہلے کی طرح گلے لگائے گی جبکے وہ خود ایک عورت ہے۔۔۔ اس کی دادی اس کا ماتھا چومے گی جبکے وہ بھی ایک عورت ہے۔۔۔ اس کی پھوپھو چاچی

خالہ سب پہلے کی طرح اس پر واری جائی یں گی جبکے وہ سب بھی عور تیں ہیں۔۔۔واہ رے ئے عورت۔۔۔واہ رے ئے انصاف۔۔۔۔شاید تب ہی عورت کو جاہل رکھا جاتا ہے اور ان کی سوچوں کو محدود۔۔۔۔کیونکے پڑھ لکھ لیں گی تو ایک دوسرے کے حقوق کے لیے لڑئی یں گی۔۔۔۔پھر کوئی ی عورت کسی دوسری عورت کو نوچنے نہیں دے گی اپنے بیٹے، پوتے، باپ، بھائی ی، داماد کو۔۔۔۔

اس کے پاوں زمین سے اٹھ گ ئ ے تھے۔۔۔سانس گھٹنے کے سبب وہ پھڑ پھڑانے لگی۔۔

اس کا چہرہ مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں۔۔۔

اسے لگا۔۔۔وہ مر گئی۔۔۔اس کی روح کو نجات مل گئی۔۔۔اب وہ بھی اپنی ماں کے پاس پہنچنے والی ہے بس۔۔۔۔کے اچانک۔۔آمن نے اسے زمین پر پٹخ دیا۔۔۔

جس کے بعد وہ گہری گہری سانسیں بھرنے لگی۔۔۔

چھوڑ کیوں دیا؟۔۔۔مارؤ مجھے۔۔۔"وہ فورا خود کو سنبھال کر۔۔۔اس کا" ہاتھ پکڑ کر واپس اپنے گلے پر لگا کر۔۔۔ حلق کے بل چیخنے لگی۔۔۔وہ الگ بات ہے چیخا نہیں جا رہا تھا اس سے۔۔۔

وہ لڑکی آمن کو اس لمحے پاگل لگی۔۔۔

مارؤ۔۔۔میں نے کہا۔۔۔مجھے مارؤ۔۔۔مار دو مجھے۔۔۔" وہ چیخ رہی تھی "۔۔۔۔ مگر مقابل نے گلا نہ دبایا۔۔۔

اس کی وہ معصومیت جھلکاتی آنکھیں۔۔شدید کرب بھری معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

مجھ سے دور رہنا تم۔۔" اسے جھٹک کر۔۔۔ تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا وہ۔۔۔۔

آمن اس نازک جان کے نڈر عمل پر ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔

جبکے وہ بیچاری وہیں دروازے پر بیٹھ کر سر پیٹ پیٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

مار دو مجھے پلیز۔۔۔آمن بخش چوہدری مار دو مجھے۔۔۔۔"وہ روتے ہوئے مسلسل صدائیں لگا رہی تھی اس کے نام کی۔۔۔

مگر وہ کان میں روئی ی ٹھوس کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

"آمن بخش چوہدری بہرے ہو گئے ہو کیا؟؟۔۔۔میں نے کہا مارؤ مجھے۔۔۔۔مجھے چھوڑ کیوں دیا تم نے۔۔۔مار دو۔۔۔پلیز مار دو۔۔۔"لوگ زندگی کی بھیگ مانگتے ہیں۔۔۔وہ پہلی تھی جو پوری رات اپنی موت کے لیے صدائیں لگاتی رہی۔۔۔۔

اپنے جلاد کو خود پکارتی رہی۔۔۔

اس کی صدائیں آمن کو بیڈ پر بے چین کیے ہوئے تھیں۔۔۔۔

وہ سو رہی تھی۔۔۔جب تہہ خانے میں نوری داخل ہوئی ی۔۔

بی بی جی۔۔۔اٹھیں۔۔۔۔شاہ میر بابا آئی یں ہیں آپ کو پیپر دینے کے "لیے۔۔۔لے جانے۔۔۔"نوری کے رازدارنہ انداز میں سرگوشی کرتے ہی اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

شاہ میر ؟۔۔۔"وہ خاصہ حیران ہو کر اٹھی تھی۔۔۔۔"

رات میں پڑھتے پڑھتے کب نیند نے آگھیرا اسے خبر نہیں۔۔۔

وہ آنکھیں مسلتی۔۔۔۔تیزی سے اٹھ کر باہر نکلی۔۔۔

شاہ میر گاڑی میں بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"تم؟؟۔۔۔" وہ حسین نوجوان ڈاک نیلے رنگ کی شرٹ اور سفید پینٹ زیب کیے ہوئے تھا۔۔۔۔ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے۔۔۔ وہ خاصہ خوبصورت لگ رہا تھا آنکھوں کو۔۔۔

"بڑا شکوہ تھا ناں تمھیں۔۔۔ کے کبھی مدد نہیں کی تمھاری۔۔۔ اس لیے تھوڑا ترس کھا رہا ہوں تم پر۔۔۔" وہ اس کے پاس آ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔ تو مقابل نے شیشہ نیچے کیا۔۔۔۔

بلوری آنکھوں میں نیند کا خمار نمایا تھا۔۔۔ بال اجڑے ہوئے۔۔۔ ہونٹوں کے پاس رال لگی ہوئی ی۔۔۔اس کی حالت دیکھ ۔۔۔بے اختیار ہی مسکراہٹ آئی ی تھی مقابل کے چہرے پر۔۔۔

وہ مغرور انداز میں بولا۔۔۔تو مقابل جمائی ی لینے لگی۔۔۔

ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔۔"مقابل طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔بے نیازی سے بولتی۔۔۔ تیزی سے دوسری سائی یڈ سے آکر اس کی گاڑی میں بیٹھی۔۔۔

تم مجھے گدھا بول رہی ہو؟؟" غراہٹ کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔"

باپ بھی تو بولا ناں۔۔۔“لاپرواہی سے دوسرے لفظ کی جانب توجہ دلائی ی۔۔۔

مجھے کوئی ی انٹرسٹ نہیں تمھارا باپ بننے میں۔۔۔“وہ خفگی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

تو کیا بچوں کا باپ بننے میں انٹرسٹ آ گیا ہے؟“طنزیہ مسکراتے۔۔پلٹ سوال کیا۔۔۔

میں تمھاری مدد کر رہا ہوں اور تم مجھے ہی غرا رہی ہو۔۔“وہ شکوہ کر اٹھا۔۔۔۔

اگر تمھیں لگتا ہے میں شکریہ ادا کرؤں گی۔۔۔تو بھول جاؤ۔۔۔میں آج" اس حال میں صرف تم لوگوں کی وجہ سے ہی ہوں۔۔۔۔"وہ خاصہ بگڑ کر بولی۔۔۔تو شاہ میر خاموش ہو گیا۔۔۔وہ لڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

کچھ دیر ماحول پر خاموشی طاری رہی۔۔۔۔۔

تم اس حلیے میں پیپر دینے جاؤ گی؟؟۔۔"وہ حسین نوجوان نہ چاہتے ہوئے" بھی اس کا بے حال حلیہ دیکھ۔۔۔منہ بگاڑ کر پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔۔

چپ ہو کر گاڑی چلاؤ۔۔۔دیر ہو جائے گی۔۔۔۔۔ویسے بھی رٹا لگا ہوا ہے" سارے اسباق کا۔۔۔بھول جاؤں گی اگر زیادہ بات کرؤں گی تو۔۔۔"وہ سر سیٹ سے ٹکا کر۔۔۔آنکھ موند کر۔۔۔جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

تمھارا یونیفارم نہیں ہے۔۔۔۔ تم پینٹ شرٹ پہنی ہوئی ہو۔۔۔ بال" چڑیا کا گھونسلا بنے ہوئے ہیں۔۔۔ چہرے پر رال لگی ہے۔۔۔۔ اوپر سے پاؤں میں جوتی تک نہیں ہے۔۔۔ اور۔۔" ابھی وہ دانت پیستے ہوئے اس پر بھڑک ہی رہا تھا کے مقابل تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔۔۔ "شکر کرؤ نہیں ہے۔۔۔۔ ورنہ اس وقت تمھارے سر پر پڑ چکی ہوتی انکل۔۔۔ کہا ناں چپ چاپ گاڑی چلاؤ۔۔۔۔" وہ شیرنی بھری بیٹھی تھی۔۔۔۔

لڑکیاں تو لکس looks پہ مرتی ہیں۔۔۔۔ جب تک آدھا گھنٹہ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو سوار نہ لیں گھر سے نہیں نکلتیں۔۔۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ وہ تو بڑی بے نیاز سی تھی۔۔۔۔

اس جیسی لاپرواہ لڑکی شاہ میر نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی تھی اور نہ شاید دیکھنے والا تھا۔۔۔۔

کپڑے تو کجا اسے تو پاؤں میں جوتی تک نہ ہونے کی کوئی ی اہمیت نہ تھی۔۔۔۔

پورے راستے گاڑی میں خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔

وہ بہت ڈسٹرب تھی۔۔۔ جس کے سبب موڈ بالکل اف تھا۔۔۔۔

شکریہ تو کہہ دو کم از کم۔۔۔" اسکول آتے ہی وہ پھرتی سے "
اترئی ی۔۔۔۔ تو مقابل تیزی سے شکوۓ بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

واپسی پر لینے آؤ گے؟؟۔۔۔" اس کے شکوۓ کو نظر انداز کر۔۔۔۔ وہ"
ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"تم چاہتی ہو آؤں؟" وہ پلے فل مسکراہٹ چہرے پر سجائے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میرے چاہنے سے دنیا نہیں چلتی۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر۔۔ڈور بند کر کے چلی گئی۔۔۔

"اسے کیا ہوا ہے؟" وہ الجھ کر بڑبڑایا۔۔۔

زونی جب اسکول میں داخل ہوئی تو اس کا حلیہ دیکھ سب اسے دنیا کے آٹھویں عجوبے کی طرح دیکھنے لگے۔۔۔

اوئے۔۔۔دو پین ہیں۔۔۔"اس نے اپنی جگہ بیٹھتے۔۔۔پیچھے مڑ کر"

۔۔۔اپنی کلاس میٹ سے پوچھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔"

لادے۔۔"وہ تیز سے بولی۔۔۔"

یہ تم کیسے کپڑے پہن کر آئی ی ہو زونی؟؟۔۔۔یونیفارم کہاں ہے تمھارا"

۔"اچانک بورڈ کی ٹیچر نے سختی سے استفسار کیا۔۔۔

ابھی وہ پین لے کر مڑی ہی تھی کے ٹیچر کے استفسار پر۔۔۔ایک گہری سانس بھرتے ہوئے۔۔۔اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔اس کے چہرے پر کوفت کے اثار نمایا تھے۔۔۔۔

مس۔۔۔میں ابراہیم بخش کی پوتی ہوں۔۔۔اور آپ کو پتا ہونا چاہیے کے "
اس گاؤں میں وہ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔۔۔اب میں پیپر لکھ لوں۔۔پہلے ہی
میں دس منٹ لیٹ ہوں۔۔" وہ خاصہ اکڑ بھرے لہجے میں اپنے دادا کا حوالہ
دینے لگی۔۔۔۔

علم جو تھا کے دادا کے نام سے کام بن جائے گا۔۔۔۔
بیٹھ جاؤ۔۔۔" ٹیچر کو کیا جاب پیاری نہ تھی جو ابراہیم بخش کی پوتی کو پیپر "
دینے سے روکتیں۔۔۔فوراً ہی اسے بیٹھا دیا۔۔۔۔

وہ بھی خاصہ مغرور انداز میں بیٹھی۔۔۔

اگر ابراہیم بخش کو پتا چل جائے کے وہ ان ہی کے نام کا سہارا لے کر پیپر دے رہی ہے تو وہ ایمیجن کر سکتی تھی وہ کس قدر لال پیلے ہوں گے۔۔۔

پیپر دے کر باہر آئی ی۔۔۔ تو نا جانے کیوں دل کو اک ہلکی سی آس لگی کے شاید آمن اسے لینے آیا ہو۔۔۔ جیسے ہمیشہ آتا تھا۔۔۔

وہ چلتے ہوئے باہر آئی ی تو وہاں دیگر لڑکیوں کے والدین و فکر کرنے والے لینے آئے ہوئے تھے۔۔۔ مگر اس کا کوئی ی نہ تھا۔۔۔ جسے دیکھ۔۔۔ اس کا دل بھاری ہوا۔۔۔

اپنی ماں سے اسے کبھی بھی کوئی ی شکوہ نہ تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اس کی ماں کس قدر مجبور ہے۔۔۔

وہ ننگے پاؤں تھی۔۔۔دھوپ اپنے جوبن پر تھی۔۔۔

سڑکیں جل رہی تھیں۔۔۔جن پر ننگے پاؤں چلنا یقیناً جلتے کوئی لوں پر چلنے کے مترادف تھا۔۔۔

وہ کل رات سے بہت ٹوٹی و بکھری ہوئی تھی۔۔۔ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر آمن کا عمل اس پر شدت سے اثر انداز ہو رہا تھا۔۔۔

وہ ننگے پاؤں چلنے پر مجبور تھی۔۔۔

آہ۔۔۔"تھوڑا دور چل کر ہی۔۔۔اس کے پاؤں بری طرح جل" گئے تھے۔۔

اچانک اپنے پیچھے کسی گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ تو سامنے نہایت خوبصورت سفید رنگ کی کار کھڑی تھی۔۔۔ جس میں ایک نوجوان بیٹھا نظر آرہا تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں یہ ایڈریس کہاں ہے؟؟۔۔ "سفید و سرخ رنگت۔۔۔۔ گھنے کالے سیاہ بال۔۔۔۔ ڈاک براؤن نشیلی آنکھیں۔۔۔ کھڑی مغرور ناک۔۔۔ پتلے و سرخ ہونٹ۔۔۔ ہلکی سی براون داڑھی۔۔ کریمی رنگ کی شرٹ و بلو جینز پہنے وہ نوجوان اپنے نیچلے ہونٹ کو عادت کے مطابق کاٹتے پہلے تو اسے بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔ پھر گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے۔۔۔ ہلکا سہ منہ باہر نکال کر۔۔۔ اس کے آگے پرچی بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ہاں یہ ایڈریس پتا ہے مجھے۔۔۔"زونی خاصہ مطم ئی ن لہجے میں اس پرچی" کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

او۔۔۔ گریٹ۔۔۔۔پتا ہے کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔"وہ نوجوان" خاصہ اکیسائی ٹڈ ہو کر بتانے لگا۔۔۔۔۔۔کے بیچارا کب سے پریشان پھر رہا ہے اس ایڈریس کے پیچھے۔۔۔۔

تو جلدی بتائی یں کس طرف جانا ہے مجھے۔۔۔۔"وہ عجلت سے" بولا۔۔۔۔جبکے زونی۔۔۔گاڑی میں اندر کی جانب جھانکتے ہوئے۔۔۔اس کے جوتے دیکھنے لگی۔۔۔۔

اسے اچھا خاصہ بکرا مل گیا تھا حلال کرنے کے لیے۔۔۔وہ بھی بالکل صحیح وقت پر۔۔۔۔

ایک شرط پر بتاؤں گی صرف۔۔۔‘‘زونی کے کہتے ہی وہ الجھی نگاہ سے ’’
اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ بہت خوبصورت وہینڈ سم نوجوان تھا۔۔۔اور اس کا دشمن بھی نہ تھا
۔۔۔کے اسے تنگ کرنے کو اپنا فرض سمجھے۔۔۔ مگر کیا کرے۔۔۔ ننگے
پاؤں گھر نہیں جاسکتی تھی وہ۔۔۔۔

’’کیسی شرط؟؟۔۔‘‘

اپنے جوتے مجھے دے دو۔۔۔‘‘وہ چہرے پر دانتوں کی نمائش کرتے ’’
۔۔۔ معصومیت سے بولی۔۔۔

مقابل اسے ایسے دیکھنے لگا۔۔۔ جیسے اس کا گردہ مانگ لیا ہو زونی نے۔۔۔ "کیا؟؟؟۔۔۔ میرے جوتے؟۔۔۔ جانتی بھی ہو کتنے مہنگے ہیں۔ تم "چھوڑو۔۔۔ میں کسی اور سے پوچھ لیتا ہوں۔۔۔

وہ منہ بسور کر کہتا۔۔۔ اپنا پرچی والا ہاتھ واپس اندر کرنے لگا۔۔۔

"ٹھیک ہے تو پوچھ لو جا کر۔۔۔ پر میں بتا دوں۔۔ یہ گاؤں ہے شہری بابو۔۔ یہاں زیادہ تر لوگ ان پڑھ ہیں۔۔۔" زونی اترا کر۔۔ بے نیازی سے کہتی واپس مڑ کر جانے لگی۔۔۔

"روک لے۔۔۔ روک لے۔۔۔ پلیز روک لے یار۔۔۔ پاؤں جل رہے ہیں میرے۔۔۔" اس کے سامنے تو بھرم سے چل دی۔۔۔ مگر ہر قدم پر ایک ہی صدا دل سے نکل رہی تھی۔۔۔

بمشکل ہی چار قدم چلی تھی وہ۔۔کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔

اچھا۔۔ سنو۔۔"آواز سن کر بھی ان سنی کر۔۔وہ مغرور انداز میں "
آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگی۔۔۔

ہیلو۔۔۔ سنو لڑکی۔۔"وہ گاڑی اس کے برابر لے آیا تھا۔۔۔"

مجھ سے کچھ کہا؟۔"خاصہ انجان بنتے ہوئے سوال کیا۔"

"جی۔۔۔پیسے لے لو چاہے تو۔۔۔ مگر جوتے۔۔۔"

میں کوئی ی فقیرنی لگتی ہوں جو پیسے دے رہے ہو۔۔۔"وہ بگڑی۔۔۔"

سر سے پاؤں تک جو اس کا حال تھا۔۔۔وہ فقیرنی سے کم بھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔۔

میرے پاس ایک ہی جوڑئی ی ہے۔۔۔ سمجھا کرؤ۔۔۔۔۔۔۔" بے بسی" سے کہا۔۔۔۔

تم کسی اور سے راستہ پوچھ لو۔۔۔۔ تنگ مت کرؤ مجھے۔۔۔" وہ چڑ کر کہتی" مڑنے لگی۔۔۔

اچھا بھ ئی۔۔۔لو۔۔۔" وہ ہار مان گیا تھا۔۔۔۔اتنی گرمی میں وہ مزید خوار" نہیں ہونا چاہتا تھا ایڈریس ڈھونڈنے میں۔۔۔۔

اس نے جھک کر جوتے اتارے۔۔۔

زونی گاڑی میں جھانکنے لگی۔۔۔اس کے پاؤں جیسے ہی جوتوں سے آزاد ہوئے۔۔۔زونی کی نگاہ اپنی جانب مرکوز کرگئی۔۔۔۔

اس کے پاؤں تو لڑکیوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔وہ ہونٹ گول کرکے۔۔۔ستائشی نگاہوں سے اسے تکنے لگی۔۔۔

کیا؟۔۔۔"زونی کی نگاہوں میں ابھری ستائش وہ نظرانداز نہ کرسکا۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔گہری مسکراہٹ کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔"وہ فوراً تھوڑا سا پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔"

اس نے جوتے دیے تو فوراً پہن لیے۔۔۔۔

"اب تو بتادو ایڈریس۔۔۔" وہ منتی انداز میں بولا۔۔۔۔"

"یہ تھوڑا دور ہے یہاں سے۔۔"

"او کے۔۔۔" وہ فوراً اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔"

"یہاں سے پیچھے جاؤں واپس۔۔۔ پھر۔۔۔۔" وہ اسے پورا راستہ بڑے پراعتماد انداز میں بتانے لگی۔۔۔

"شکریہ۔۔۔" وہ مسکرا کر مشکور نگاہوں سے اس بے حال لڑکی کو تکتا ہوا۔۔۔ گاڑی اسٹارٹ کر کے بیک لینے لگا۔۔۔۔

جبکے زونی نے رفو چکر ہو جانے کو غنیمت جانا۔۔۔ کیونکے جو اس نے راستہ بتایا تھا۔۔۔اس کے بعد۔۔۔ آدھے گھنٹے گرمی میں خوار ہونے کے بعد اس وجیہہ نوجوان نے واپس اسی سڑک پر آ جانا تھا۔۔۔

"اس لڑکی نے تو کہا تھا کے ٹرن آئے گا۔۔۔ یہاں تو کوئی ی ٹرن ہے ہی نہیں۔۔۔افففف۔۔۔۔ میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔ دیکھتا ہوں کے موبائل کے سگنل آئے۔۔۔" اس نے خاصہ پریشان۔ ہو کر اپنا سیل اٹھایا۔۔۔

"ڈیمٹ۔۔۔۔اب کیا کرؤں؟؟۔۔۔ وہ تیز لڑکی میرے جوتے بھی لے گ ئی اور ایڈریس بھی صحیح نہیں بتایا۔۔۔ ایک بار مل جائے یہ دوبارا مجھے۔۔۔ پھر بتاتا ہوں اسے۔۔۔ فلحال ابھی تو یہاں سے نکلوں۔۔۔" وہ بیچارا اپنا سر پکڑ کر بال نوچتے۔۔۔اس انجانی سڑک کو تک رہا تھا جہاں وہ

آدھے گھنٹے سے گاڑی دوڑا رہا تھا۔۔ مگر اس لڑکی کا بتایا ٹرن کہیں دور دور تک نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ہوتا تو آتا ناں۔۔۔۔

بلا کا غصہ آ رہا تھا اس لڑکی پر۔۔ جو جوتے بھی لے اڑئی ی اور راستہ بھی ٹھیک نہ بتایا

❤*Husny Kanwal*❤

وہ گھر پہنچی۔۔۔ تو پیچھے کا دروازہ بند پایا۔۔

ابے یار۔۔۔اس نوری سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔۔اب دیوار" چڑھنی پڑے گی۔۔۔ناجانے کس منحوس کا چہرہ دیکھ کر اٹھی تھی زونی تو آج ۔۔"وہ شدید جھنجھلا کر کہتی ہوئی۔۔۔دیوار چڑھنا شروع ہوئی۔۔۔

شاہ میر اس لمحے ابراہیم بخش کے کمرے میں۔۔۔سب مرد حضرات کے ساتھ موجود تھا۔۔۔

کاروباری معاملات کو لے کر بہت ضروری باتیں چل رہی تھیں۔۔۔

شاہ میر ان کی باتیں سن سن کر خاصہ اکتا چکا تھا۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا۔۔

وہ ابھی نیچے گارڈن میں دیکھ رہا تھا۔۔کے اچانک اس کی نگاہ دیوار پر چڑھی لڑکی پر گئی۔۔۔

بندریا"اسے دیکھ۔۔۔بے اختیار ہی چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ" بکھرئی۔۔۔

کچھ ہے کیا وہاں؟؟۔"آمن کی نگاہ اسی پر ٹکی تھی۔۔۔۔وہ بھولا نہیں تھا" اب تک رات کا منظر۔۔۔۔

زونی کا شاہ میر کے ساتھ ہونا اس کے سینے پر سانپ لوٹا رہا تھا۔۔۔

اسے اچانک سے کچھ کہ کر مسکراتا دیکھ۔۔۔وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

نہیں تو۔۔۔" آمن زونی کو پیچھے کے راستے سے داخل ہوتا دیکھ۔۔۔ دادا"
سے اس کی شکایت نہ لگا دے۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ فوراً ہی اس نے پردہ
ڈھکتے۔۔۔ لاپرواہی سے کہا۔۔۔

توپردہ کیوں ڈھک دیا؟۔۔۔" اگر اسے مسکراتا نہ دیکھا ہوتا تو یقیناً اس کی"
بات مان لیتا۔۔۔

ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ کڑوے تیور لیے پوچھا۔۔۔

دھوپ آرہی تھی اس لیے۔۔۔" ہلکا سہ منہ بسور کر۔۔۔ جواب"
دیتے۔۔۔ وہ واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔

آمن کو اس کی بات پر یقین نہ آیا۔۔۔اس لیے وہ تیزی سے پردہ ہٹا کر۔۔۔ باہر دیکھنے لگا۔۔۔۔

مگر وہاں تو ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔جو نظروں کا مرکز بن سکے۔۔۔

جب ساری باتیں ختم ہو گ ئی یں۔۔۔۔تو سب آرام سے بیٹھ کر چائے پینے لگے۔۔

دادا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔"وہ دونوں بیک وقت" بولے۔۔۔تو باقی سب ان کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔کیا بات کرنی ہے تم دونوں کو؟"ابراہیم بخش خاصہ خوشگوار" موڈ میں تھے۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔۔۔

"میں چاہتا ہوں آپ زونی کی سزا ختم کریں۔۔۔وہ کب تک تہہ خانے پڑئ ی رہے گی۔۔۔آخر بخش خاندان کی پوتی ہے وہ۔۔۔"آمن بولنا شروع کرتا اس سے قبل ہی شاہ میر بازی لے گیا۔۔۔

اس کے تیزی سے کہتے ہی آمن کا چہرہ دھواں ہوا۔۔۔

"تمھیں کیا کہنا ہے آمن؟"ابراہیم بخش اب آمن کی جانب متوجہ ہو کر پوچھ رہے تھے۔۔۔

"میں بھی چاہتا ہوں کے آپ زونی کی سزا ختم کر دیں۔۔۔"آمن نے خاصہ زور دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

ایسا نہیں وہاں فہیم بخش موجود نہ تھا۔۔۔۔

باپ کے ہوتے حویلی کے لڑکے زونی کے لیے سفارش کر رہے ہیں۔۔۔یہ بات ابراہیم بخش کو شدید کھٹکی۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب ان کے پوتے کسی ایک ہی چیز کے لیے ہم آواز و ہم خیال تھے۔۔۔۔خاص طور پر شاہ میر۔۔۔جو کبھی کچھ بولتا ہی نہیں تھا۔۔۔وہ اچانک آج بولا تو وہ بھی زونی کی سفارش کے لیے۔۔

تم دونوں میں سے اس لڑکی کی ذمہ داری کون لے گا؟؟۔۔۔"ابراہیم" بخش خاصہ رعبدار انداز میں ان دونوں کے چہروں پر نگاہ ڈالتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔۔"اور ہاں یاد رکھنا۔۔۔اس کے بعد اگر وہ کوئی ی نافرمانی کرتی پائی ی گ ئی تو اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذمہ دار کو بھی سزا بھگتنی پڑے

گی۔۔۔" بس ان کا آگے کا جملہ سننا تھا کے آمن ایک دو ثانیوں کے لیے سوچ میں پڑا۔۔۔

کیا وہ زونی کو نہیں جانتا تھا۔۔۔اک وقت دنیا سدھر سکتی ہے مگر زونی۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔" شاہ میر نے اس بار بھی پہل کی۔۔"

وہ راضی تھا اس کے ساتھ سزا بھگتنے کے لیے۔۔۔۔

اس کے چہرے پر اطمینانی چھائی ی دیکھ۔۔آمن مزید تپا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے تو نکلوالو اسے باہر۔۔۔"ابراہیم بخش نے اثبات میں سر ہلاتے" ہوئے شاہ میر کو دیکھ کہا۔۔۔توفیض بخش نہایت برہمی سے آمن کو گھورنے لگے۔۔۔

وہ چاہتے تھے یہ ذمہ داری آمن اپنے سر لیتا۔۔۔شاہ میر کا زونی کے معاملات میں پڑنا انھیں بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔جبکے دوسری جانب شاہ میر کا باپ (احسن بخش) خاصہ مطمئ ن و خوش نظر آرہا تھا۔۔۔

دادا جان۔۔۔مجھے ایک اور بات کہنی تھی۔۔۔"آمن چی ئ ر سے ٹیک" ہٹا کر۔۔۔سنجیدگی سے گویا ہوا۔

بولو؟۔۔۔"ابراہیم بخش نے اسے بولنے کی اجازت دی۔۔۔"

"خاصہ ہمت جمع کر رہا تھا وہ۔۔۔ جس کی وجہ سے باقی سب میں۔۔۔ اسے تجسس سے دیکھنے لگے۔۔۔ کے آخر ایسی کیا بات ہے جس کے لیے اسے اتنی ہمت جمع کرنی پڑ رہی ہے بولنے کے لیے۔۔۔ ابراہیم بخش بھی ٹیک ہٹا کر۔۔ تھوڑا آگے کو جھکے۔۔۔

"میں۔۔۔ میں چاہتا ہوں آپ اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔۔۔ عافیہ پکڑئی ی گ ئی ہے۔۔۔ اب زونی کو پڑھانے سے روکنے کا جواز نہیں بنتا۔۔۔ پھر ویسے بھی تعلیم سب کا حق ہے۔۔۔ وہ لڑکی ہے کل کو اس کی شادی ہو گی۔۔۔ اسکے پاس بخش خاندان کی جائی یداد کا اتنا بڑا حصہ ہے۔۔۔ کل کو کوئی ی اسکے جاہل ہونے کا فائی دہ اٹھا کر اس سے دستخط کروا لے اور اس حصے و پاؤ ور کا ہمارے ہی خلاف غلط استعمال کرئے تو آپ خود بتائی یں دادا جان ہم اس وقت کیا کر لیں گے۔۔۔ بعد کے مسائی ل سے بچنے کے لیے اسے اتنا قابل تو بنانا چاہیے کے وہ اپنی جائی یداد کے حصے کی خود حفاظت

کر سکے۔۔۔۔" آمن نے خاصہ ٹھوس منطقی دلیل دی تھی کے کیوں انھیں اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنے کی ضرورت ہے۔۔

جسے سن۔۔۔وہ سوچ میں پڑھے۔۔۔۔

ان کا ارادہ اپنی بیگم سے جدا نہ تھا۔۔۔وہ بھی زونی کی شادی باہر کرنا چاہتے تھے۔۔۔

اس کی دلیل واقعی قابل غور تھی۔۔۔

آمن بہت ذہین و ہوشیار تھا۔۔۔اسے لوگوں کے دماغوں کو پھیر دینا باخوبی آتا تھا۔۔۔اس نے ابراہیم بخش کو اس پہلو سے قائل کیا جس کے متعلق وہ

جانتا تھا کے وہ سوچ میں پڑ جائی یں گے۔۔۔۔۔اپنی دولت و جائی یداد و نام و شہرت انھیں کتنی پیاری ہے کسے خبر نہیں۔۔

دیکھا جائے تو دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا وہ بھی بڑے ہولے سے۔۔۔۔

ابراہیم بخش اپنے فیصلے نہیں بدلا کرتا۔۔۔اس کا فیصلہ پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے۔۔ مگر بات اس کی جائی یداد پر آ رہی تھی۔۔۔۔۔اس کے پوتوں پر آ رہی تھی۔۔۔

زونی کا شوہر کل کو اس کی جائیداد چھین کر ان کے برابر آن بیٹھے۔۔۔۔یہ وہ کیسے برداشت کر لیں۔۔

انہوں نے خار کی نگاہ سے فہیم بخش کو دیکھا۔۔۔ان کے نزدیک۔۔۔ خاندان کی لڑکی کو لڑکوں کے برابر پڑھانے کی نوبت کبھی آتی ہی نہیں اگر اس نے بھی ان کے اور بیٹوں کی طرح بیٹا جنا ہوتا۔۔۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔یہ تو ہم نے کبھی سوچا ہی نہیں۔۔۔۔"وہ" صوفے سے واپس ٹیک لگاتے۔۔۔۔ گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے بولے۔۔۔۔

تو ابا کیا پڑھنے دوں اسے ؟؟۔۔"فہیم بخش بڑے اشتیاق سے پوچھنے" لگا۔۔۔

اس لمحے آمن نے ان کی آنکھیں دیکھیں۔۔۔ عجیب ہی چمک ابھرئی ی تھی ان میں۔۔۔ جیسے کوئی ی خوشی ملی ہو۔۔۔۔

فہیم بخش کے صرف بیٹی تھی۔۔اس لیے کاروباری معاملات میں جو منصب و مرتبہ و عزت ابراہیم بخش اپنے دوسرے بیٹوں کو دیتا تھا وہ اسے نہیں دیتا تھا۔۔۔رہا سہا وہ پہلے ہی اندازہ لگا چکا تھا کے اسکی بیٹی کو بھی اس کی بہن کی طرح جاہل رکھا جائے گا۔۔وہ کچھ نہیں کرئے گی سوائے شادی کے۔۔۔مگر اب ابراہیم بخش کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرتا دیکھ اس کے دل میں سوئی ی ہوئی ی ایک امید کی کرن جاگی تھی۔۔۔

"پڑھنے دو۔۔۔"وہ بھرم سے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے۔۔اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔۔۔

"تم سے تو آج تک میرے لیے اسٹینڈ لیا جا نہیں سکا۔۔۔اب جب دوسرا لے رہا ہے تو تمھیں اس پر بھی مس ئی لہ ہے"اس کے کہے الفاظ دل میں

سوئیوں کی طرح چبھ رہے تھے۔۔۔آمن کو لگا اس نے کوئی جنگ جیتی ہو۔۔۔

وہ بہت خوش ہوا تھا کے وہ پڑھ سکتی ہے اب۔۔۔۔

چہرے پر ایک ہلکی مگر دلفریب مسکراہٹ رقصاں ہوئی یہ سوچ۔۔کے جب اسے پتا چلے گا کے دادا سے واپس اس کی تعلیم کی اجازت لے لی ہے تو اس کا کس قدر حیران کن ری۔ایکشن ہو گا۔۔۔

وہ تو شاید خوشی سے پاگل ہی ہو جائے۔۔۔نہیں۔۔بلکے وہ تو ہے ہی ”پاگل۔۔“ وہ منہ ہی منہ بڑبڑا کر۔۔۔ہلکا سہ مسکراتے ہوئے باہر چل دیا تھا۔۔۔

وہ اپنی دھن میں اتنا مگن تھا کے اسے شاہ میر کی نگاہوں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس ہی نہ ہوئی ی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"زو آزادی مبارک zoo کہ کر وہ تہہ خانے میں مسکراتے ہوئے" ۔۔۔
داخل ہوا۔۔۔ تو اسے کھجور کی چٹائی ی پر سوتا ہوا پایا۔۔۔

پوری رات جاگنے و پیدل اسکول سے گھر آنے کے سبب وہ تھکن سے چور ہو چکی تھی اس لیے دن میں نیند پوری کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے قریب آکر بیٹھا۔۔۔
سوتے ہوئے خاصہ معصوم لگ رہی تھی وہ۔۔۔

کچھ ثانیوں کے لیے وہ اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا چلا گیا۔۔۔

اسی لمحے زونی نے کروٹ لی۔۔۔تو چہرہ اب اس کی سمت آگیا تھا۔۔

مگر اس کے سفید چہرے پر چٹائی کے نشانات الگ ہی سرخ چھپے نظر آرہے تھے۔۔۔

آہ۔۔امی۔۔۔''پھر وہ نیند میں ہی کراہتے ہوئے پاؤں پٹختے بولی۔۔۔''

وہ بہت تکلیف میں تھی اس لمحے۔۔۔اور اس کی تکلیف آمن محسوس کر پارہا تھا۔۔وہ نہیں جانتا کیوں۔۔۔ مگر اسے تکلیف ہو رہی تھی اس لڑکی کی تکلیف سے۔۔۔۔

اس کی نگاہ زونی کے پاؤں میں موجود مردانہ برینڈڈ جوتوں پر گئی۔۔۔اس نے شاہ میر کے گمان کر۔۔۔زیادہ توجہ نہ دی۔۔۔

وہ اتنی تھکی ہاری گھر لوٹی تھی کہ جوتے تک اتارنے کی زحمت نہ کی۔۔۔اس اجنبی کے جوتے پہن کر ہی سو گئی۔۔۔

آمن نے فوراً ہی اس کے نازک وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں بھرا۔۔۔

اس حسین لڑکی نے اپنا سر اس کے سینے سے بلی کے بچے کی طرح مسلا۔۔۔جیسے کمفرٹیبل ہونے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

وہ اتنی گہری نیند میں تھی کے اسے علم ہی نہ ہوا۔۔کے اس وقت اپنے دشمن کی باہوں میں ہے۔۔۔

دوسری جانب اس کے عمل پر۔۔وہ تھوڑا جھنجھلایا۔۔۔

بچپن سے ہی اسے کسی کا بھی اپنے زیادہ قریب آنا پسند نہیں تھا۔۔اس کے باوجود اسے اٹھالیا تھا۔۔۔کیونکے مزید اسے ان اذیتوں میں سوتا ہوا نہیں دیکھ پارہا تھا وہ۔۔۔

مانے یہ نہ مانے۔۔۔وہ لڑکی اس کی بنائی ی حدود اسی کے ہاتھوں سے ٹوٹ واتی تھی۔۔۔

یہ کالے بلے جیسی خوشبو کیوں آرہی ہے امی جان آپ میں سے ؟؟۔ ''وہ''
اسے حویلی کی چھوٹی گلیوں سے ہوتا ہوا۔۔۔اس کے کمرے تک لایا۔۔

ساری ملازمین زونی کو اس کی باہوں میں دیکھ۔۔۔ حیرت کے مارے منہ
کھولے کھڑے تھے۔۔۔

کسے خبر نہیں جانی دشمن ہیں دونوں۔۔۔

اس کے اشارے پر ملازمہ اپنی حیرت کے غوطوں سے نکل کر۔۔۔ فوراََ ہی
دروازہ کھول کر اس کی مدد کرنے آگے بڑھی۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اسے بیڈ پر آہستگی سے لیٹا کر۔۔۔ابھی اس کی کمر و پاؤں کے
نیچے سے اپنے ہاتھ نکال ہی رہا تھا۔۔۔

کے اچانک وہ نیند میں اسِ کے کشادہ سینے سے اپنی ناک مسلنے لگی۔۔۔پھر نہایت کڑوا سہ منہ بنا کر۔۔۔نیند میں بڑ بڑائی ی۔۔۔

نیند میں ہونے کے باوجود وہ اس کی مہک کو پہنچان چکی تھی۔۔۔یہ بات آمن کو حیران کر گ ئی۔۔۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اسے بغور دیکھا۔۔۔۔۔پھر اس کا کڑوا منہ دیکھ۔۔خود بھی منہ بسورتا ہوا۔۔۔اس کے یینچے سے ہاتھ نکال کر۔۔۔۔سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔

پھر اس کے خوبصورت پاؤ وں کو جوتوں سے آزاد کیا۔۔۔۔

اے سی کا ریموٹ دو۔۔۔"اس نے اے سی کو 18 سینٹی گریڈ پر" کر دیا۔۔۔تاکے وہ آرام سے سو سکے۔۔۔

دیکھنا کوئی ی اٹھائے نہیں اسے۔۔۔اور تھوڑی دیر بعد جب کمرے کا" ٹمپریچر ٹھنڈا ہو جائے تو اسے کمبل اوڑھا دینا۔۔۔"وہ ملازمہ کو اپنے رعب دار انداز میں تاکید کر۔۔۔۔کمرے سے نکلنے ہی لگا تھا۔۔۔کے سائیڈ دیوار پر لگی اپنی تصویر پر نظر گ ئی۔۔۔

جس پر بڑا سہ لال رنگ کے مارکر سے کراس بنا ہوا تھا۔۔۔

اس کی تصویر کے برابر میں شاہ میر اور شہروز کی تصاویر بھی لگی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔اور ان کی تصاویر پر بھی کراس کا نشان تھا یہ دیکھ۔۔۔اس نے ہونٹ گول کیے۔۔۔

توشاہ میر بھی دشمنوں کی لسٹ میں ہے میری طرح۔۔۔" وہ نہیں جانتا"
کیوں۔۔۔ مگر اپنے ساتھ شاہ میر کی تصویر پر بھی کراس دیکھ۔ دل کو جیسے
اطمینان و سکون نصیب ہوا ہو۔۔۔

ایک نظر اس سوتی لڑکی کو دیکھا۔۔۔ پھر سر جھٹک کر باہر چل دیا۔۔۔

وہ باخوبی جانتا تھا یہ بات۔۔۔ اپنے دل میں سوائے نفرت کے کوئی ی جذبہ
نہیں رکھتی وہ لڑکی اس کے لیے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ یونی سے لوٹی تو کافی تھکن سے چور تھی۔۔۔

"میں۔۔۔۔ مریم آگ ئی۔۔۔ جا جلدی جا۔۔۔ میری لیے چائے بنا کر لا۔۔۔۔ میں بہت تھک گ ئی ہوں۔۔۔" ریحانہ بیگم کی بات سن۔۔۔ وہ الجھ کر انھیں دیکھنے لگی۔۔۔ آج کل ان کے کلائی نٹ بہت کم آ رہے تھے۔۔۔ پارلر بالکل نہیں چل رہا تھا۔۔۔ جس ک وجہ سے وہ پورے دن صوفے پر مہارانی کی طرح بیٹھ کر... ٹی وی دیکھ کر وقت گزارئی ی کر تیں۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہے؟؟۔۔اب جا بھی۔۔۔" مریم کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ بھلا پورے دن ٹی وی دیکھنے والا شخص کیسے اتنا تھک جاتا ہے کے وہ ہل بھی نہ سکے ایک کپ چائے خود بنانے کے لیے۔۔

انھوں نے جھنجھلا کر کہا۔۔ تو وہ تھکن سے چور لڑ کی اثبات میں سر ہلا کر اپنا سامان صوفے کی سائی یڈ میں رکھ کر۔۔۔ کچن کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

جب کچن ۔میں داخل ہوئی ی تو دماغ اس کی حالت دیکھ بھک سے اڑا۔۔۔پورا کچن جو وہ یونی جانے سے پہلے صاف کر کے گ ئی تھی اب الٹا پڑا تھا۔۔۔

اتنے بر تن بھرے پڑے تھے بیسن واس کے پاس سلپ پر۔۔جیسے گھر میں دعوت ہو کر چکی ہو۔۔۔

وہ کھانا پکا کر پورا کچن صاف کر کے یونی گ ئی تھی۔۔۔وہ فجر کی اٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے اب اسے شدید نیند آ رہی تھی۔۔۔

اس نے اک گہرا سانس لیا۔۔۔پھر آستینیں چڑھاتی۔۔۔۔دیگچی چائے کے لیے چڑھائی ی۔۔۔ساتھ ساتھ تیزی سے بر تن دھونے لگی۔۔۔

چائے بنا کر۔۔۔اسے ٹرے میں رکھا۔۔۔ برتن ابھی آدھے باقی تھے۔۔۔اس نے سوچا پہلے کھانا کھالے۔۔۔پھر آکر دھو لے گی۔۔۔

ہاتھ ٹاول سے صاف کرتی۔۔۔۔جیسے ہی روٹی کی ڈلیا اٹھائی ی۔۔۔ محسوس ہوا جیسے وہ ہلکی ہو۔۔۔

یہ اتنا ہلکا کیوں ہو رہا ہے ؟؟۔۔"وہ الجھ کر تیزی سے اسے کھولنے لگی۔۔۔"

اگلے ہی پل۔۔۔اس کی آنکھیں حیرت و پریشانی سے پھیلیں۔۔۔وہ بالکل خالی تھی۔۔۔

ساری روٹیاں کہاں گ ئی یں ؟۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر۔۔۔پریشانی کے عالم" میں بڑ بڑائی ی۔۔۔

اس نے فوراسالن کی دیگچی جھانکی۔۔۔وہ بھی خالی کر کے سجادی گ ئی تھی۔۔۔

اب میں کیا کھاؤں گی؟؟۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔روتو سہ منہ" بنا کر بڑ بڑائی ی۔۔۔

ارے چائے بنانے گ ئی ہے یا پائے بنانے؟؟۔۔آ بھی جا۔۔۔۔" باہر" سے آتی مامی کی آواز پر اس کا خون جل گیا تھا۔۔ساتھ ساتھ آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی۔۔۔وہ چائے لے کر باہر آئی ی۔۔۔

مامی ساری روٹیاں و سالن کہاں گیا؟۔۔جو میں صبح بنا کر گ ئی" تھی۔۔۔"وہ ان کے آگے چائے سے بھرا کپ کرتے۔۔۔۔پریشان لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

میں نے کچھ فقیروں کو کھلا دیا۔۔۔تو دو بارا بنا لے۔۔۔ہمارے گھر میں" کھانے کی کمی نہیں ہے تیری نانی کے گھر کی طرح۔۔"وہ چائے کا کپ منہ سے لگاتے۔۔۔کڑوے لہجے میں بولیں۔۔

ان کا لہجہ اس قدر کڑوا تھا کے مریم کی ہمت ہی نہ ہوئی ی پھر کچھ کہنے کی۔۔۔

بھوک کے مارے پیٹ گڑ گڑ کرنے لگا تھا۔۔۔ کھانا بنانے ابھی کھڑی ہو گی تو دو گھنٹے تو کہیں نہیں گے۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ وہ کتابیں و بیگ اٹھا کر۔۔۔ مرے قدم لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گ ئی۔۔۔

کپڑے چینج کر کے۔۔۔ وہ بھو کی ہی بستر پر لیٹ گ ئی۔۔۔۔

بھوک کی شدت کے سبب اسے نیند بھی نہیں آ رہی تھی۔۔۔ بہت دیر تک کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔۔ پھر آ خر تھک ہار کر اٹھی اور واپس کچن میں آئی ی۔۔۔

اسے اپنی نانی کی آج بڑی یاد آ رہی تھی۔۔۔ جو اسکول سے واپسی پر گرم سالن و روٹی اس کے لیے تیار رکھتی تھیں۔۔۔

اس نے فریج سے دودھ کی دیگچی نکالی۔۔۔اور ایک کپ چائے بنانے کے لیے رکھ دی۔۔۔ساتھ ساتھ بچے برتن دھو کر پورا کچن صاف کیا۔۔

پھر کچن میں ہی چی ئی رپر بیٹھ کر اپنی چائے پی۔۔۔ایک کپ چائے سے اتنا آسرا ہو گیا تھا کے نیند آجائے۔۔۔

اس کی آنکھیں چائے پیتے وقت بار بار نم ہو رہی تھیں۔۔

اسے نہیں خبر ریحانہ بیگم کچن کے دروازے سے لگ کر۔۔۔ چھپ کر اسے روتا دیکھ۔۔۔دل ہی دل بڑا خوش ہو رہی تھیں۔۔

بس تو دیکھتی جا۔۔۔ارمان کے واپسی آنے سے پہلے پہلے میں تجھے کیسے اپنے" گھر سے نکالتی ہوں۔۔۔" وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بڑبڑا کر وہاں سے چل دیں۔۔۔۔

وہ کچن سے باہر نکلی اپنے کمرے میں جانے کی نیت سے۔۔۔کے اچانک کسی نوجوان کی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔ "ہیلو۔۔۔ کوئی ی "ہے ؟؟۔۔۔مام۔۔۔ڈیڈ۔۔۔ برو۔۔۔

عالیان۔۔۔" وہ اس خوبرو نوجوان کو دیکھتے ہی پہنچان گ ئی تھی۔۔۔"

باخوشی اس کا نام لے۔۔۔وہ تیزی سے اسکی طرف آئی ی۔۔۔

مریم۔۔۔رائٹ ؟" وہ بھی مریم کو دیکھتے ہی پہنچان گیا تھا۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

ہائے۔۔۔میرا بچہ۔۔۔۔‘‘ریحانہ بیگم فوراً ہی آ کر اس کے گلے لگتے’’
۔۔۔رونے لگیں۔۔۔

او۔۔۔مام۔۔۔رو کیوں رہی ہیں آپ۔۔۔‘‘عالیان ان کی کمر’’
سہلاتے۔۔۔ مسکرا کر چپ کرانے لگا تھا۔۔۔

اسی لمحے۔۔۔۔مریم کی نگاہ اس کے ننگے پاؤ وں پر گ ئی۔۔۔

‘‘وہ اٹھی تو خود کو اپنے کمرے میں سوتا پایا۔۔۔’’میں یہاں کیسے ؟؟

"بی بی جی آپ اٹھ گ ئی یں؟۔۔" پاس کھڑی ملازمہ نے نظریں جھکائے استفسار کیا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ابھی کہاں اٹھی ہوں۔۔۔یہ تو میرا جسم تھک گیا تھا لیٹے لیٹے اس لیے اٹھ کر بیٹھ گیا ہے۔۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے بڑے میٹھے انداز میں جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

"جی؟۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے جب اٹھ کر بیٹھی ہوں تو اٹھ ہی گ ئی یں ہوں گی ناں۔۔۔ عجیب فالتوہ کے سوال۔۔۔۔اب بولو کیا کام ہے؟" وہ منہ بسور کر بولی۔۔۔ساتھ ساتھ اس ملازمہ کے سر پر کھڑے ہونے کی وجہ بھی دریافت کی۔۔۔

”بڑی بیگم نے آپ کو بلایا ہے۔۔۔انھیں آپ سے کوئی ضرور بات کرنی ہے“ سر جھکائے تہذیب سے پیغام دیا۔۔

”کیوں ان کے خود کے پاؤں میں مہندی لگی ہے؟۔۔“ ایک ابرو اچکا کر تیکھے لہجے میں طنزیہ پوچھا۔۔

”نہیں جی۔۔۔“ ملازمہ فورا نفی کرنے لگی۔۔

”نہیں لگی ناں۔۔۔ تو ان سے کہو خود آجائیں۔۔۔۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔۔۔ پیاسا کنویں کے پاس اتا ہے“ وہ کڑوے تیور سے کہتی۔۔۔ واپس لیٹ گئی۔۔۔

اب کھڑی کیا ہو۔۔۔جاؤ بی بی۔۔۔"شاہین بیگم کسی کو بلائیں اور وہ آنے سے انکار کردے۔۔۔ایسا تو پہلے کبھی نہ ہوا تھا اس حویلی میں۔۔۔وہ ملازمہ اسی پس و پیش میں کھڑی تھی کے کس منہ سے شاہین بیگم سے کہے گی کے ان کی پوتی نے نہ صرف آنے سے انکار کردیا ہے بلکے کہا ہے۔۔۔کے وہ بات کرنے خود اس کے پاس آجائیں۔۔۔

جہاں شاہین بیگم کے قہر و غضب سے پوری حویلی ڈرتی تھی وہیں زونی اسے اپنے جوتے کی نوک پر رکھے ہوئے تھی۔۔۔

نہ کریں بی بی جی۔۔۔میں غریب ان کے عتاب کا شکار ہو جاؤں گی۔۔۔تھوڑا کرم کریں مجھ پر۔۔۔اور چل لیں میرے ساتھ۔۔۔"ملازمہ کو شدید ڈر لاحق تھا کے زونی کا پیغام پہنچانے پر وہ ہی ان کے غصے کا شکار نہ ہو جائے۔۔۔

اس نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی ۔۔۔ تو وہ اتنی پتھر دل بھی نہ تھی کے اس کی مجوری نہ سمجھے ۔۔۔۔

یہ تم لوگوں کا اچھا ہے ۔۔۔۔ جسے نرم دل پاؤ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر " اپنی بات منوالو ۔۔۔۔ وہ نوری بھی یہی پیترا کھیلتی ہے میرے ساتھ ۔۔۔۔ فلحال ۔۔۔ ہاتھ نہ جوڑو ۔۔۔ چلتی ہوں ۔۔۔ "نہایت جھنجھلا کر کہتے ۔۔۔ وہ خود پر سے کمبل ہٹاتی ۔۔۔ اٹھ کر کھڑی ہوئی ۔۔۔

اچانک نگاہ اس اجنبی کے جوتوں پر گ ئی ۔۔۔

بیچارا ۔۔۔ "وہ منہ میں بڑ بڑاتی ۔۔۔۔ اس ملازمہ کے ساتھ جانے ہی لگی " تھی ۔۔۔ کے آئی ینے میں اپنے عکس پر نگاہ پڑئی ی ۔۔۔۔

اجڑے بال۔۔۔۔ نیند کے خمار سے سرخ ہوتی آنکھیں۔ہونٹوں کے پاس لگی رال کے نشانات۔۔۔پینٹ شرٹ جیسا مغربی لباس۔۔شرٹ اب سفید سے پیلے رنگ کی ہوچکی تھی۔۔ننگے مٹی آلود پاؤں۔۔۔۔

اچھا۔۔۔تم جاؤ۔۔۔میں کچھ دیر میں آتی ہوں۔۔۔''اگر وہ اجنبی اسے" فقیرنی گمان کر پیسے آفر کر رہا تھا۔۔تواب اپنا حلیہ دیکھ کر سمجھ آیا تھا کے غلط نہیں کر رہا تھا۔۔۔اس لمحے تو وہ خود کو فقیرنی سے بدتر معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

اس ملازمہ کو بھیج کر۔۔۔وہ خود الماری سے کپڑے نکال کر نہانے چلی گئی۔۔۔

لاونج میں آمن بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔۔۔وہیں سامنے شاہین بیگم تخت پر بیٹھیں چھالیاں کاٹ کر اپنے لیے پان تیار کر رہی تھیں۔۔۔

کچھ ہی فاصلے پر شاہ میر کرسی پر بیٹھا اپنا سیل چلانے میں مگن تھا۔۔۔۔

"تو نے بلایا تھا مجھے؟؟۔۔۔"اس کی آواز سن۔۔۔شاہ میر و آمن دونوں کی نگاہیں ایک ساتھ اٹھی تھیں۔۔۔۔

وہ کالے رنگ کے قمیض و شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔۔دوپٹے سے آگے کا حصہ تمیز سے ڈھک رہا تھا۔۔۔

ا گیلی آبشار پوری کمر پر بکھرئی ی ہوئی ی۔۔۔

رنگت تو پہلے ہی اس کی دودھ جیسی سفید تھی۔۔۔ لیکن نہانے کے سبب اور زیادہ نکھرئی ی نکھرئی ی نظر آرہی تھی۔۔۔

آمن نے ایک نگاہ دیکھ کر۔۔۔ واپس توجہ اپنے اخبار کی جانب مبذول کرلی جبکے شاہمیر کی نگاہ پلٹ کر واپس آنا ہی بھول بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کا یہ نکھرا نکھرا سراپا دل میں ہل چل سی مچاتا معلوم ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔ بیٹھ یہاں۔۔۔ ''شاہین بیگم اپنا کام جاری رکھے۔۔۔۔ لاپرواہی'' سے بولیں۔۔۔

ایسے ہی بول دے۔۔۔۔مجھے اور بھی کام ہیں۔۔۔"وہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ گویا ہوئی ی۔۔

"ہاں فیکٹریاں چل رہی ہیں ناں سارے شہر میں تیری۔۔۔بڑی آئی ی کام والی۔۔۔آبیٹھ چپ چاپ یہاں۔۔۔"وہ بھی اسی کی دادی تھیں۔۔۔کڑوے تیور سے اسے تکتے۔۔۔طنزیہ بولیں۔۔۔ساتھ ساتھ ڈپٹ کر اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔

اسی لمحے زونی کو اپنے چہرے پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ی۔۔۔اس نے تو دیھان ہی نہ دیا تھا۔۔کے وہاں اماں کے دونوں لاڈلے پوتے بھی موجود ہیں۔۔۔

شاہ میر کی نگاہیں ستائی شی سے کہیں زیادہ تھیں۔۔۔یہ پڑھ چکی تھی وہ۔۔۔۔

چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ بکھرئی ی۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان تو ابھی تک اس لڑکی کے سحر میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

تصویر کھینچ کر دے دوں ؟؟۔۔"اس نے تو اماں کا بھی لحاظ نہ رکھا۔۔۔۔ہونٹوں پر پلے فل مسکان سجائے۔۔۔مقابل کو سب کے سامنے ٹوکا۔۔۔"

اس کے ٹوکتے ہی آمن نے اخبار ہلکا سہ نیچے کر کے سامنے بیٹھے شاہ میر پر نگاہ ڈالی۔۔۔جو اس لمحے بوکھلایا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔جیسے کوئی ی چوری کرتے پکڑا گیا ہو۔۔۔۔

وہ پھر ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکا۔۔۔تیزی سے اٹھ کر اندر چل دیا۔۔۔۔

آمن نے پھر اخبار پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

اس کا خوبصورت چاند سہ چہرہ اخبار میں چھپا ہوا تھا۔۔۔

میرے پوتے کو بھگا کر سکون مل گیا تجھے ؟؟۔۔۔بیٹھنے نہ دیو انھیں سکون" سے۔۔۔۔کرم جلی کہیں کی۔۔۔"شاہین بیگم منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا مجھے۔۔۔میں نے تو اچھی نیت سے ہی پوچھا تھا کے تصویر دے دوں آرام سے دیکھتا رہے گا۔۔۔اس میں برا ماننے والی کیا بات تھی۔۔۔"آخری جملہ خاصہ معصومیت سے آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

"ہائے قربان جاؤں تیری اس معصومیت پر۔۔۔۔بڑی آئی ی چالا کو موسی کہیں کی۔۔۔۔میرے پوتے تو خود چاند کا ٹکڑا ہیں تینوں۔۔بھلا وہ تجھ جیسی دھان پان کو کیوں دیکھنے لگے۔۔۔۔تو ہی مٹکو بن بن کر۔۔۔یوں زلفیں بکھیر کر اپنے جوبن دیکھا رہی ہے آپ جان کر۔۔۔سب جانتی ہوں میں۔۔مرد ہے آخر۔۔نظر تو پھسلے گی اگر تو خود دعوت دے گی۔۔۔۔یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے میں نے۔۔"وہ پان منہ میں ڈالتے۔۔۔کڑوے تیوروں کے ساتھ اسے تکتے ہوئے بولیں۔۔۔

تو وہ مسکرا دی۔۔۔

شاہین بیگم کو اس کی مسکراہٹ بہت پر اسرار لگی۔۔۔

اک لمحے۔۔۔ جیسے وہ ڈرئی ی ہوں اس مسکراہٹ سے۔۔۔

”تو نے یہ بات کرنے کے لیے بلایا ہے مجھے؟؟۔۔۔“ منہ بسور کر پوچھا۔۔۔

”ویسے تو تجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں مجھے۔۔۔ لیکن صرف میرا آمن چاہتا ہے اس لیے پوچھ رہی ہوں۔۔۔“ ان کی بات سنتے ہی اس نے نگاہ آمن کی جانب کی۔۔۔

دل میں ایک خوف ابھرا۔۔۔

کیا اس نے رشتہ مانگ لیا ہے خود؟؟۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ لیکن اگر واقعی ایسا ہو گیا ہے تو؟؟۔۔۔

آمن نہیں۔۔۔ بس آمن نہیں۔۔۔ کیونکے اسے ڈر لاحق تھا۔۔۔ اگر جنگ اس کالے بلے سے ہوئی ی تو وہ ہار نہ جائے۔۔

مگر دل کے کسی کونے میں ایک ہلکی سی خوشی کی لہر اٹھی۔۔۔ کے آمن اس سے شادی کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔۔۔

ابھی وہ ان گنت سوچوں میں ڈوبی آمن کی جانب متوجہ تھی۔۔۔۔کے دادی نے تیزی سے کہا۔۔۔

کے قریب کے گاوں کے سرپنچ کے بیٹے کا تیرے لیے رشتہ آیا ہے" "۔۔۔۔کہے تو ہاں کر دوں؟؟۔۔۔

آمن کے کہنے پر اس کی اجازت لی جا رہی تھی۔۔۔۔اور وہ اس ایک منٹ میں نہ جانے کیا کیا سوچ بیٹھی۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔اگلے ہی پل چہرے پر دل جلی سی مسکراہٹ بکھر ئی ی۔۔۔

دل میں اداسی چھاتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

آمن اب بھی اخبار پڑھنے میں مگن تھا۔۔۔اس نے صفحہ پلٹا۔۔۔۔

ویسے تو انکار کرنا تھا۔۔۔ لیکن آمن کو پُر سکون انداز میں اخبار پڑھتا دیکھ۔۔۔ تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔اور اب اس آگ میں اسے بھی جلانا چاہتی تھی۔۔۔۔

وہ ہمیشہ دماغ سے کام لینے والی بندی تھی مگر اس لمحے جلن نے جیسے دماغ موقوف کر دیا ہو۔۔۔۔

وہ کیسے اتنا پر سکون رہ سکتا تھا؟؟۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

کیا واقعی وداع کرنے کے لیے تیار بیٹھا تھا؟۔۔

اگر اچھا ہے تو میری ماں سے پوچھ کر ہاں کر دے۔۔۔"اس کے الفاظ تھے"

یا ایٹم بم۔۔۔

آمن ہل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

فوراً ہی اخبار منہ سے ہٹا کر۔۔۔۔اس کی جانب حیرت و بے یقینی سے

دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں سرخی اتر آئی ی تھی۔۔۔

وہ حسین نوجوان اسے ہی تک رہا ہے جانتی تھی زونی۔۔۔۔ مگر اسے ویسے ہی

اگنور کیا جیسے وہ اتنی دیر سے کر رہا تھا۔۔۔۔

تیری ماں سے کیا پوچھنا۔۔۔ بھول گ ئی کیا اس حویلی میں میری چلتی ”
ہے۔۔۔ تو راضی ہے۔۔۔ بات ختم۔۔۔ میں آج ہی نوری کو سامان لے کر بھیجتی ہوں۔۔۔ بلکے آمن یوں نہ کریں۔۔۔ کے انھیں پہلے گھر کھانے پر بلا لیں۔۔۔ ہاں یہ اچھا رہے گا۔۔“ وہ بات کرتے کرتے آمن کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔ اس کا مشورہ مانگنے لگیں۔۔۔

جبکے وہ تو زونی کو خار و غصے کی نگاہ سے تکنے میں مشغول تھا۔۔۔ اس نے سنا ہی نہیں شاہین بیگم اس سے کیا کہ رہی ہیں۔۔۔۔

کالے بلے اماں کچھ پوچھ رہی ہیں۔۔۔“ فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر ”
سجائے۔۔۔ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔ اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

مانا آگ لگی ہوئی ی تھی سینے میں۔۔۔ مگر اس کی فاتحانہ مسکراہٹ دیکھ اپنے بکھرتے جذبات پر قابو کر گیا۔۔۔

جو اماں تجھے بہتر لگے وہ کر۔۔" لہجے کو حتی المکان نارمل رکھتے۔۔۔ اپنی" دادی کی جانب دیکھ۔۔۔ مطمئن لہجے میں بولا۔۔

اسکا مطمئن لہجہ زونی کو شدید چبھتا معلوم ہوا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔ میں دعوت پر بلا لیتی ہوں انھیں۔۔۔ ویسے تجھ جیسی" سے اتنے عقلمندانا فیصلے کی امید نہیں تھی مجھے۔۔۔ دیکھیو۔۔۔۔ کیسے راج کرے گی تو راج۔۔۔" آخری لفظ پر خاصہ زور دیا تھا انھوں نے۔۔۔

پتاہے دس دس باندیاں ہیں اس کے نیچے۔۔۔اور نوکر چاکر تو" بے شمار۔۔۔۔اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔تو یقین کر۔۔۔"ابھی وہ اس لڑکے کی بڑھائی یاں بیان کر ہی رہی تھیں کے وہ تیزی سے منہ بسور کر اعتراضا بول اٹھی۔۔۔"میں ایسے مرد سے ہر گز شادی نہیں کرؤں گی جس کے پاس ایک بھی باندی ہو۔۔۔مجھے زہر لگتا ہے وہ مرد"

اس کا مخفی اشارہ امن کی جانب تھا۔۔۔اور یہ بات مقابل سمجھ بھی چکا تھا۔۔۔

تو مجھ سے کرلو۔۔۔"سامنے سے اک خوشگوار آواز کانوں کی سماعت سے" ٹکرائی ی۔۔۔

بس اسی کی کمی رہ گئی تھی۔۔۔۔" شہروز کو دیکھ۔۔۔آمن منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

"ہائے میں صدقے جاؤں میرا پوتا آیا ہے۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے شاہین بیگم کے پاس آیا۔۔۔تو وہ دونوں ہاتھوں سے بیٹھے بیٹھے ہی اسے خود سے لگا کر۔۔۔۔بڑی محبت سے بولیں۔۔۔

"اماں تو صرف مجھے اپنا پوتا کہتی ہے مانتی نہیں۔۔۔" وہ شکوتا ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

تو انھوں نے تیزی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

اس کے بیٹھتے ہی زونی کا ہاتھ جو تختے پر تھا۔۔۔اس کے ہاتھ سے ٹچ ہوا۔۔۔

زونی فوراہاتھ ہٹا کر۔۔۔ پیچھے کھسک گ ئی۔۔۔

ایسا کیوں بول رہا ہے ؟۔۔۔" وہ تیزی سے پوچھنے لگیں۔۔۔"

تو اور کیا بولوں۔۔۔ میں نے تجھ سے فون پر پہلے ہی کہا تھا کے میں زونی" سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ اور تو نے رضامندی بھی ظاہر کی تھی۔۔۔ پھر اب تو زونی کے لیے باہر رشتے کیوں ڈھونڈ رہی ہے ؟۔۔۔" اس نے خاصہ شکوہ کیا۔۔۔ تو آمن و زونی دونوں کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

بکرا خود حلال ہونے آیا ہے یہاں تو۔۔۔" زونی زیرِ لب مسکرا کر" بولی۔۔۔

یہ تو بہت پرانی بات ہے۔۔۔مجھے لگا۔۔۔''ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کے "مقابل تیزی سے بولا۔۔۔

"تجھے لگا میں بچہ ہوں۔۔۔اس لیے تو نے دیھان ہی نہ دیا۔۔۔مگر میں بتادوں میں سیرس تھا۔۔۔۔میں تجھ سے آج پھر ایک بار تیری پوتی کا ہاتھ مانگ رہا ہوں۔۔۔''وہ شاہین بیگم کا ہاتھ پکڑ۔۔۔آخری جملہ نہایت جذباتی انداز میں کہنے لگا۔۔۔۔

بڑی مشکل تھی۔۔۔ایک پھول تین مالی۔۔۔۔۔

فیض صاحب وان کی بیگم کتنے دنوں سے پیچھے پڑے تھے زونی و آمن کے رشتے کے لیے۔۔۔لیکن شاہین بیگم نے سیرس نہ لیا کیونکے ان کا پوتا خاموش تھا۔۔۔

دوسری جانب شاہ میر کی طرف سے بھی مکمل خاموشی تھی۔۔۔بچا شہروز وہ ان دنوں ہاسٹل میں تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کے وہ بڑی جلدی مچارہی تھیں زونی کی منگنی کو لے کر۔۔۔۔

انھیں صرف اپنے پوتوں سے خوف تھا کے وہ خواہش ظاہر نہ کردیں زونی سے شادی کی۔۔۔اور آخرکار وہ خوف شہروز کی شکل میں سامنے آگیا تھا۔۔۔

بیٹا۔۔۔"شاہین بیگم بولنے ہی لگی تھیں کے سامنے۔۔۔آمن اخبار ٹیبل "پر رکھ کر۔۔۔۔شہروز سے مخاطب ہوا۔۔۔"کیا ہے تمھارے "پاس؟۔۔۔

کیا مطلب ؟‘‘شہروز نا سمجھی سے چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔’’

’’اس میں سمجھ نہ آنے والی کیا بات ہے۔۔۔تم حویلی کی بیٹی کا رشتہ مانگ رہے ہو۔۔۔بتانا پسند کرؤ گے۔۔۔کیا ہے تمھارے پاس نان نفقہ اسے دینے کے لیے ؟۔۔۔‘‘آمن نے ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں ٹکاتے۔۔۔۔تنقیدی نگاہ سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔مغرور و تفتیشی لہجے میں استفسار کیا۔۔۔۔

’’میں ابھی پڑھ رہا ہوں۔۔۔جیسے ہی تعلیم مکمل ہو گی میں اپنا خود کا سوفٹ وی ئی ر بنا کر بیچوں گا۔۔۔اور بہت جلد اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں ۔۔۔‘‘وہ بڑے فخرانہ و پختہ لہجے میں جواب دے ہی رہا تھا کے آمن تیزی سے بیچ میں بات کاٹ گیا۔۔۔۔

گا اور ہے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔۔۔جب اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ تب "
آنا زونی کا رشتہ لینے۔۔۔ابھی پڑھائی پر دیھان دو اپنی۔۔۔"اس نے
سپاٹ سے لہجے میں کہ کر اس کا پتہ صاف کیا۔۔۔

ٹھیک ہے اماں۔۔۔ لیکن تب تک زونی میری امانت ہے آپ کے "
پاس۔۔۔"آمن کو خار کی نگاہ سے تکتے۔۔۔وہ شاہین بیگم کو دیکھ
۔۔۔خاصہ جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

تمھیں تو کوئی مسئلہ نہیں ؟۔۔۔"شاہین بیگم یا آمن کو بولنے کا "
موقع دیے بغیر۔۔۔وہ زونی کی جانب مڑ کر۔۔۔اس کی بلوری آنکھوں میں
جھانکتے۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

مجھے کیا مسئلہ ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔"اس نے سرخ ہوتے گالوں کے ساتھ۔۔۔ نظریں جھکائے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔وہ الگ بات ہے کنکھیوں سے وہ آمن کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔جو اس لمحے غصے کی شدت کے سبب دھواں دھواں ہو رہا تھا۔۔۔

"اماں زونی میری امانت ہے آج سے اس حویلی میں۔۔۔۔اور میں چاہتا ہوں تو چاچا سے میرے رشتے کی بات کر کے رکھے۔۔۔۔تاکے پڑھائی مکمل کرتے ہی۔۔۔۔بغیر کسی تاخیر و خلل کے ہمارا نکاح ہو جائے۔۔۔"خلل کا لفظ اس نے آمن کو دیکھ خاصہ زور دیتے ہوئے کہا۔۔۔

یقینا یہ لفظ ادا ہی اس کے لیے کیا گیا تھا۔۔۔

شاہین بیگم اپنے پوتے کے سامنے بری نہیں بننا چاہتی تھیں۔۔اس لیے اس لمحے خاموشی کو ترجیح دی۔۔۔۔۔

ہائے اللہ۔۔۔مجھے تو شرم آرہی ہے۔۔"زونی اپنے دوپٹے میں منہ چھپاتے۔۔۔ جھیپ کر بولی۔۔۔پھر تیزی سے۔۔۔وہاں سے اٹھ کر بھاگی۔۔۔

اس کا عمل آمن کے سینے پر سانپ لوٹا گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی کوئی ی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی اسے تپانے کا۔۔۔۔

شرم آرہی ہے۔۔۔مائے فٹ۔۔۔۔ڈرامے باز کہیں کی۔۔"آمن زیر لب بڑبڑایا۔۔۔۔

وہ کلاس روم میں داخل ہوئی ی۔۔۔تو نا جانے کتنوں کی نگاہ کا مرکز بن گ ئی۔۔۔

سادہ لائی ٹ نیلے رنگ کی فراک و چوڑی دار سفید پاجامے و دوپٹے کو تمیز سے سر پر اوڑھے وہ لڑکی کسی حور سے کم معلوم نہیں ہو رہی تھی۔۔

وہ آرام سے سب سے آگے والی چی ئی ر پر بیٹھی۔۔۔۔جو اسی کی جگہ تھی۔۔۔

کچھ ہی لمحے گزرے تھے کے کلاس کے دروازے سے ایک نہایت خوبصورت وہینڈسم لڑکا داخل ہوا۔۔۔

اس کے آتے ہی ساری لڑکیاں اس پر شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھنانے لگیں۔۔۔

شاہ میر۔۔۔ کہاں تھا یار تو ایک ہفتے سے ؟۔۔۔"مریم نے ایک لڑکے کو" اس حسین نوجوان کا نام لیتے سنا۔۔۔

کیسے چپک رہی ہیں یہ لڑکیاں اس سے۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آتا یہ" امیر زادیاں یہاں پڑھنے آتی ہیں یا ان لڑکوں سے چپکنے۔۔۔"مریم کے برابر والی چی ئی ر پر بیٹھی عطیہ منہ بگاڑتے ہوئے بولی۔۔۔ تو وہ بھی اس کی بات کی تائی ید کرے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

شاہ میران لڑکیوں کے ہجوم سے نکل کر۔۔۔۔ مریم کے برابر والی چی ئی رپر آکر بیٹھا۔۔۔ تو وہ اس کے قریب بیٹھنے پر حیرت ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

اس کی خوبصورت آنکھیں اسے ہی حیرت سے تک رہی تھیں۔۔ لیکن شاہ میر نے مکمل اگنور کیا۔۔۔۔

خود پر مرنے والی لڑکیوں میں سے ایک گمان کرتے۔۔۔اس نے توجہ دینے کی بھی زحمت نہ کی۔۔۔

جبکہ مقابل کی نگاہیں احتجاجی تھیں۔۔۔۔

اسکیوز می۔۔۔ کیا آپ پیچھے جا کر بیٹھ جائی یں گے ؟؟۔۔ ''شاہ میر کو لگا'' اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔۔۔ وہ اب نظر اٹھائے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

کیا؟؟۔ ''وہ خود بھی نہیں جانتا ہو گا کس قدر حیرت در آئی ی تھی اس کے'' لہجے میں۔۔۔

شاہ میر نے اب نگاہ بھر کر دیکھا تھا اس لڑکی کی جانب۔۔۔۔

آنکھوں پر بڑا سہ گول چشمہ۔۔۔ سفید کھلتی رنگت۔۔۔ سادہ سے کپڑوں میں ملبوس وہ لڑکی۔۔۔ باقی لڑکیوں سے اسے خاصہ الگ معلوم ہوئی ی۔۔۔

کچھ دنوں سے اس کے سر میں درد رہا تھا۔۔۔عالیان اسے ڈاکٹر کے لے گیا۔۔۔وہاں پتا چلا کے آنکھوں کی بینائی کمزور ہو گ ئی ی ہے۔۔۔جس کے سبب اب اس کی ناک پر ایک سفید رنگ کا شیطان آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر بڑا بھولا پن تھا۔۔۔اس قدر معصومیت جیسے کسی بچے کے ہوتی ہے۔۔۔جبکے آنکھیں سونی سونی۔۔۔اس قدر سونی کہ کسی کے دل میں بھی خلش پیدا کر دے۔۔۔۔

میں نے کہا کیا آپ پیچھے جا کر بیٹھ جائی یں گے ؟؟۔۔۔"نہایت لچکدار" انداز میں دوبارا بولی۔۔۔

کیوں ؟؟۔۔۔"ابرو اچکا کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔"

کیونکے۔۔۔" وہ بول نہیں پا رہی تھی۔۔۔نروس ہونے کے سبب اپنے نیچے کے ہونٹ چبانے لگی۔۔۔

اس کے چہرے پر در آئی ی پریشانی وہ باآسانی پڑھ سکتا تھا۔۔۔

"کیونکے تمھیں ڈر لگ رہا ہے کے کہیں میری محبت میں گرفتار نہ ہو جاؤ۔۔۔" الٹی ابرو اچکا کر۔۔۔آنکھوں میں شرارت لیے۔۔۔پلے فل مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔۔

"ہیں؟؟۔۔۔" اس کی خود پسندی نے ایک لمحے کے لیے مقابل کو شاکڈ میں ڈالا۔۔۔

اس لڑکی کا کھلا منہ دیکھ۔۔وہ بے اختیار مسکرادیا۔۔۔

"ہمارے یہاں اچھا نہیں سمجھا جاتا لڑکے لڑکیوں کا اتنا قریب بیٹھنا"

۔۔۔" وہ نظر جھکا کر۔۔۔ تیزی سے اپنی بات کی وضاحت دینے لگی۔۔۔

"او۔۔۔ تو دقیانوسی سوچ والے ہو۔۔۔" وہ ہونٹوں کو گول کرتے

۔۔۔ زچ کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"دقیانوسی کی کیا بات ہے؟؟۔۔۔ ہم برابری پر بیٹھے ہوئے ہیں اِس وقت

جبکے میں ایک لڑکی ہوں۔۔۔" اس نے خاصہ کانفیڈنس کے ساتھ مقابل کا

رد کیا۔۔۔ اس کا سادہ سا جملہ بڑے مفاہم لیا ہوا تھا اپنے اندر۔۔۔

اس لڑکی کا آخری جملہ ڈائی ریکٹ دل پر لگا تھا شاہ میر کے۔۔۔ زونی کا

بے حال تہہ خانے والا سراپا آنکھوں کے آگے چھم سے آگیا۔۔۔

وہ اسے دقیانوسی کہہ رہا ہے جو اپنے برابر میں ایک لڑکے کو بیٹھنے نہیں دے رہی۔۔۔ پھر ان لوگوں کو کیا کہے گا۔۔۔ جو صرف ایک لڑکی ہونے کے سبب زونی کو کمتری کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔۔۔ اسے مارتے پیٹتے ہیں۔۔ اسے تہہ خانوں میں بند کرتے ہیں۔۔۔ اس کی تعلیم کا حق بھی اس سے چھیننے پر تلے ہیں۔۔۔۔

وہ آج تک اس پر ہونے والے تمام مظالم پر خاموش رہا کیونکے اسے وہ کبھی غلط نہ لگا۔۔۔۔۔ اس کا مطلب صاف تھا سوچ تو اس کی دقیانوسی ہے۔۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔

پلیز۔۔۔میں کمفرٹیبل نہیں ہوں۔۔۔"اس نے لچکدار انداز میں پھر کہا۔۔۔

چاہتا تو اپنی ایگو کا مس ئی لہ بنا کر اسے تنگ کرتا۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔اس نے احترام کیا۔۔۔

احترام۔۔۔کیونکے ہر لڑکی کے گھر کا ماحول ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔اور یہ بات وہ لڑکا اچھے سے سمجھتا تھا۔۔۔زونی پر آئی ی مصیبتیں دیکھ رکھی تھیں اس نے۔۔۔

بھاگی گھر سے عافیہ تھی۔۔۔ مگر سزا زونی نے بھگتی۔۔۔اور لڑکیوں کے معاملے میں یہی تو ہوتا ہے۔۔۔کرتا کوئی ہے بھرتا کوئی ہے۔۔۔

مریم بچپن سے اپنی ماں کے یونی سے بھاگنے کے طعنے سنتے بڑی ہوئی ی تھی۔۔اس لیے بہت محتاط تھی اس حوالے سے۔۔۔۔۔

اگرارمان نے اس پراندھا اعتماد کر کے یونی نہ لگایا ہوتا تو یقیناً اس وقت وہ اس تعلیم درسگاہ میں موجود نہ ہوتی۔۔۔۔وہ کبھی اپنے وکیل بننے کا خواب پورا نہ کر پاتی۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔''اس کے سامان لے کر اٹھتے ہی۔۔۔مریم نے ہلکا سہ مسکرا'' کر۔۔۔۔مشکور لہجے میں کہا۔۔۔

شکریہ کی ضرورت نہیں مس چشمش۔۔بس بدلے میں میرا کام کردے'' ناں ایک ہفتے کی چھٹی کا۔۔''وہ ایک آنکھ مار کر۔۔ مسکراتے ہوئے کہتا۔۔۔اسی کے پیچھے والی چی ئی رپر بیٹھ گیا۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"تمھارے وہاں ہوتے ہوئے بھی شہروز نے زونی کا رشتہ مانگ کر اسے خود سے منسوب کرلیا۔۔۔واہ۔"فیض صاحب خاصہ بگڑے تھے آمن پر۔۔

انھیں یقین نہیں آرہا تھا آمن کی موجودگی میں یہ رشتہ پکا ہوا ہے۔۔۔

"ایسا بھی کیا ہو گیا ہے۔۔۔اس کی شادی کسی ناں کسی سے تو ہونی ہے ناں۔۔۔"آمن خاصہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

"تو وہ کسی تم کیوں نہیں ہو؟۔۔۔ کیا تمہیں اندازہ بھی ہے زونی کو کھونے کا مطلب کیا ہے؟؟۔۔۔" فیض بخش چوہدری خاصہ بھڑک کر استفسار کرنے لگے۔۔

وہ جانتا تھا وہ پوچھ نہیں رہے۔۔۔ وہ چوٹ کر رہے ہیں۔۔۔ جتا رہے ہیں کیا کھونے جارہا ہے وہ۔۔۔

"کل کو وہ لونڈی جنا تمھارے برابر آکر بیٹھے گا کیا برداشت کر سکو گے؟؟۔۔۔" ان کے آگ بگولہ ہونے کے باوجود آمن نہایت مطمئن کھڑا تھا۔۔۔

"مجھے اس کی جائیداد یا اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں اور یہ بات میں پہلے بھی صاف صاف آپ لوگوں سے کہہ چکا ہوں۔۔۔"

"انٹرسٹ ؟؟۔۔یہ اچھا انگریزی لفظ سیکھ لیا ہے تم نوجوان نسل نے۔۔ہونہہ۔۔۔۔"وہ دانت کچکچاتے وہیں اپنا سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھے۔۔۔

"عافیہ۔۔۔پانی لا کر دو۔۔۔"عافیہ لاونج میں صفائی ی کر رہی تھی جب اس کے کانوں سے آمن کی حاکمانہ آواز ٹکرائی ی۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔"اس نے تیزی سے پانی کا گلاس لا کر آمن کی جانب بڑھایا۔۔۔

"مجھے نہیں۔۔۔"اس نے آنکھوں سے اپنے والد کی جانب اشارہ کیا۔۔۔

وہ فوراًہی اثبات میں سر ہلاتی۔۔۔گلاس لے کر فیض بخش کے آگے ہلکا سہ جھکی۔۔

اس لمحے فیض بخش کی نظریں عافیہ کے بھولے چہرے پر گ ئی۔۔۔

وہ خاصہ حیران ہوئے۔۔۔انھوں نے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے لیتے وقت ایک لمحے کے لیے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

ان کے ہاتھوں کے ہوس بھرے لمس پر وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

تم جاؤ۔۔گارڈن میں پانی ڈال کر آؤ۔۔۔‘‘ایسا نہیں اس نے نہیں دیکھا’’ تھا وہاں ایک لمحے میں کیا ہوا۔۔۔مگر دیکھ کر بھی نظر چرا گیا۔۔۔

اسنے عافیہ کو پہلی بار اپنے گارڈن میں بھیجا۔۔۔۔

وہ صرف اسے اپنے باپ کی نظروں سے دور کر رہا تھا۔۔۔۔

عافیہ بھی فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر چل دی۔۔۔۔

اس کے چہرے پر یہ کنوارے پن کی معصومیت کیسے ؟؟۔۔۔"ان کی" نگاہیں کس قدر تیز ہیں خاص طور پر ایک لڑکی کے معاملے میں۔۔۔۔اس بات کا اندازہ آمن کو آج ہوا تھا۔۔۔۔

ہمارے یہاں کہتے ہیں جس مرد کو عورت کو دیکھ کر کچھ نہ ہو اسے چاہیے" کے اپنا ڈاکٹر سے چیک۔اپ کرائے۔۔۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے مفاہمانہ انداز میں بولے۔۔۔

توآمن کی آنکھیں سرخ ہوئی یں۔۔۔

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔جبکے کانوں میں چیخیں گو نجتیں سنائی ی دے رہی تھیں۔۔۔۔

وہ بھولا نہیں تھا آج تک۔۔۔۔

مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا ہے کیسے مرد ہو تم ؟؟۔۔ مرد ہو بھی یا" نہیں ؟؟۔۔۔۔"آمن کی خاموشی انھیں یقین دلا گ ئی تھی کے ان کا اندازہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔۔

اور اندازہ کیسے ٹھیک نہ ہوتا گھاٹ گھاٹ کا پانی جو پی رکھا تھا اس آدمی نے۔۔۔۔

عافیہ کے چہرے پر دور دور تک کوئی ی تکلیف کے اثار تھے ہی نہیں۔۔۔نہ ہی ہاتھ و چہرے پر کوئی ی زخم۔۔ورنہ کنیزوں کے جسم و چہرے پر سگریٹ کے جلے کے نشانات ہوتے ہیں یا مار پیٹ کے۔۔۔۔جوان کے ساتھ زبردستی کرتے وقت دیے جاتے ہیں۔۔۔

آمن اس کنیز کو وہ تکلیف دے ہی نہیں رہا جس کے لیے اسے آمن کے پاس چھوڑا گیا ہے۔۔۔۔یہ خیال آتے ہی۔۔۔وہ دانت پیس۔۔۔ہاتھ میں پکڑا گلاس دیوار پر مارتے ہوئے کھڑے ہو کر دھاڑتے۔۔۔۔

اگر مرد ہونا ایک کمزور و نڈھال عورت کے جسم پر قابض آنے کا نام ہے"
آپ کے لیے۔۔۔ تو سوری۔۔۔ میں ایسا مرد ہونے سے باز رہا۔۔۔"اس
نے نہایت مطم ئ ن انداز میں جواب دیا۔۔

فیض صاحب اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔۔ شاکڈ جو لگا تھا۔۔۔

وہ حویلی کا پہلا لڑکا تھا جس نے ابھی تک اپنی کنیز کے جسم کو نہیں نوچا
تھا۔۔۔ نوچنا تو بہت دور کی بات۔۔۔ دیکھا تک نہیں تھا۔۔ یہی سبب تھا
کے عافیہ اس کی موجودگی میں بھی پُر سکون رہتی تھی۔۔۔

عافیہ کی کم سن جوانی دیکھنے کے بعد ان کے اندر ہوس کی آگ بھڑک اٹھی
تھی
۔۔۔۔

تم تو میری سمجھ سے باہر ہو آمن۔۔ یہ سزا کی حقدار ہے۔۔۔اسے یہاں" حویلی میں آرام سے رہنے کے لیے نہیں لایا گیا۔۔۔ سزا کے لیے لایا گیا ہے ۔۔۔اس لیے اس کنیز کو میرے کمرے میں بھیجو فورا۔۔۔"وہ غصے سے حکم صادر کرتے۔۔۔ابھی ایک قدم ہی چلے تھے۔۔۔کے آمن تیزی سے قطعی لہجے میں بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ میری کنیز ہے۔۔۔دادا جان نے اسے مجھے دیا"

"ہے۔۔اسے سزا دینے کا حق صرف میرے پاس ہے۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔عافیہ گارڈن میں پہنچی۔۔۔تو دیکھا پودوں کو تو پہلے ہی پانی دیا جا چکا ہے۔۔۔وہ یہی بتانے واپس لوٹی۔۔۔تو فیض بخش چوہدری کے روح کو چھلنی کر دینے والے جملے کانوں کی سماعت سے ٹکرائے۔۔۔وہ اپنی جگہ بت بنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اسٹڈی و بیڈ روم کے درمیان جو شیشے کا دروازہ حائل تھا۔۔۔اس سے اسٹڈی سے تو بیڈ روم صاف نظر آتا تھا لیکن بیڈ روم سے سوائے کالے شیشے کے کچھ نظر نہ آتا۔۔۔۔اس لیے وہ باپ بیٹے عافیہ کو نہ دیکھ سکے۔۔۔جبکے وہ وہیں شیشے سے لگ کر کھڑی۔۔۔اپنے منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔

کمرے میں گرما گرمی کا ماحول تھا۔۔۔

تمھاری یہ مجال کے اپنے باپ کو انکار کرئو۔۔۔۔"فیض بخش ایک زوردار" تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کر۔۔ بپھر کر چیخے۔۔۔۔ان کی انگلی میں انگوٹھی تھی۔۔۔جس کے سبب آمن کے رخسار کی کھال چھل گ ئی۔۔۔

آمن نے غصے سے دونوں مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔

مانا وہ تھپڑ آمن کے چہرے پر پڑا تھا مگر تکلیف عافیہ نے محسوس کی۔۔۔

آج اس نے جان لیا تھا وہ صرف زبان کا کڑوا ہے دل۔۔۔دل تو بڑا صاف ہے اس کا۔۔۔

وہ بھی ایک معمولی کنیز کے لیے" وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔۔۔ان کا" غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔۔۔اور نہ ہی ہو سکتا تھا۔۔۔ایک معمولی سی کنیز کے پیچھے ان کے بیٹے نے ان کے منہ پر انکار کیا۔۔۔یہ بات تو انا پر آ گ ئی تھی اب۔۔۔۔

عافیہ کی آنکھوں سے موتی برسنے لگے تھے۔۔۔۔

''اسے میرے کمرے میں بھیجو۔۔۔فورا۔۔۔'' وہ طیش کے عالم میں۔۔ آندھی طوفان کی مانند راہ میں آنے والی چیزوں کو لات مار کر اڑاتے۔۔۔۔کمرے سے نکل گ ئی ے۔۔۔۔

ان کے جاتے ہی۔۔عافیہ تیزی سے باہر آ کر اس کے پاؤ وں پر گرئی ی۔۔۔

''یہ۔؟؟۔۔یہ کیا کر رہی ہو؟'' وہ اچانک آئی ی تھی جس کے سبب وہ چونک کر پوچھ اٹھا۔۔۔

''مجھے مار دو۔۔۔۔ مگر انھیں مت دینا۔۔۔میں ان کے پاس نہیں جاؤ ں گی۔۔۔مجھ۔۔۔۔مجھے مت بھیجنا ان کے پاس۔۔۔۔'' وہ تڑپ تڑپ کر اس کے پاؤ ں پکڑ کر روتے۔۔۔ منتیں کرنے لگی۔۔۔

دیکھ کے مجھ کو ہنستا گاتا۔۔۔

سڑگ ئی یہ دنیا سڑ گ ئی۔۔۔۔

وہ بہت طیش کے عالم میں اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔جب زونی کے کمرے تک پہنچا۔۔۔تو کان پھاڑ دینے والے میوزک نے غصے کو مزید آسمانوں تک پہنچایا۔۔۔

اس نے بڑی مشکل سے اپنے ہونٹ بھینچتے۔۔۔دروازہ نوک کیا۔۔۔۔

یہ اس کے برداشت کی انتہا تھی۔۔۔

مگر دروازہ نوک کرنے پر کوئی ی جواب نہ موصول ہوا۔۔۔ہوتا بھی کیسے۔۔۔گانے اتنی زور سے جو چل رہے تھے۔۔۔یقیناًاسے آواز پہنچی ہی نہیں ہو گی دروازہ نوک ہونے کی۔۔۔

وہ دھڑام سے دروازہ کھول کر جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔۔وہ سامنے بیڈ پر کھڑی۔۔۔دوپٹے سے بے نیاز ناچتی نظر آئی ی۔۔۔

اس کی پشت تھی آمن کی جانب۔۔۔

اسنے کمر کو ایک ادا سے لہرا کر۔۔۔اپنی گھنی زلفیں پیچھے جھٹکیں۔۔۔

مانا وہ بہت غصے میں آیا تھا۔۔۔مگر اس کی ادا دیکھ۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے مبہوت ہوا۔۔۔

وہ اپنی چلبلے انداز میں ناچتی ہوئی ی جیسے ہی مڑی۔۔۔سامنے آمن کو کھڑا پایا۔۔۔

جو اسے ہی ستائی شی نگاہوں سے تک رہا تھا۔۔۔

نازک صفت اسے اچانک دیکھ مارے شاکڈ کے اپنی جگہ منجمد ہوئی ی۔۔۔اسے ذرا علم نہیں کے وہ کب سے وہاں کھڑا اسے ناچتا دیکھ رہا ہے۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔بس نظر کا ملنا تھا کے آمن فورا نظر پھیر گیا۔۔۔

وہ چلبلی سی گڑیا۔۔۔ تیزی سے نیچے اتری ی۔۔۔اور ریموٹ سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر۔۔۔ایل سی ڈی بند کی۔۔۔۔

گانے کی آواز بند ہوتے ہی پورے کمرے میں سکونت طاری ہوئی ی تھی۔۔۔

کوئی ی تو بڑا قوانین واصولوں کا پابند بنتا ہے۔۔۔ کیا اس سلیقے مند شخص کو" اتنی بھی تمیز نہیں کے کسی لڑکی کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے دروازہ نوک کرتے ہیں؟؟۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔اس کے روبرو کھڑے ہو۔۔۔طنزیہ پوچھنے لگی۔۔۔۔

جا کر دوپٹہ اوڑھ کر آؤ پہلے۔۔"اس نے نظر جھکائے۔۔۔اپنی ناک کی" چونچ شہادت وانگوٹھے کی انگلی سے ہلکے سے مسلتے۔۔۔۔لچکدار لہجے میں کہا۔۔۔

اپنی سانسوں کو بے ترتیب محسوس کر رہا تھا وہ۔۔۔۔

اس کے کہتے ہی۔۔۔زونی فوراً اپنے بیڈ پر پڑے دوپٹے کی جانب لپکی۔۔۔

تم تو بہت خوش نظر آرہی ہو۔۔۔"وہ دوپٹہ ابھی اوڑھ ہی رہی" تھی۔۔۔کے مقابل اس کی پشت تکتے۔۔۔۔دل جلے انداز میں بولا۔۔۔

تو کیا نہ ہوتی؟"دوپٹہ تمیز سے سر پر اوڑھتے جب وہ سامنے آئی ی۔۔۔تو" آمن کو مزید اپنی سانسیں بے تال و بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی یں۔۔۔۔

معصومیت کی انتہا کو چھوتے سوال داغا۔۔۔

اسکے سوال نے مقابل نوجوان کے تن بدن میں آگ لگائی ی۔۔۔

"بالکل۔۔۔ہونا چاہیے۔۔۔آخر منگنی جو ہونے جا رہی ہے تمھاری۔۔۔ لیکن ایک بات سمجھ نہیں آئی ی۔۔۔جب شادی ہی کرنی تھی تم نے۔۔۔تو دادا اور اپنے باپ کے حکم کے خلاف جا کر پیپر دینے کیوں گ ئی یں؟؟؟۔۔۔"وہ جز بز ہو کر اس کا نازک بازو دبوچ کر جھنجھوڑتے۔۔۔ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا آخر اس لڑکی کے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔۔۔

اس حسین نوجوان کی آنکھوں میں آگ کے شعلے دیکھ۔۔وہ بجائے ڈرنے کے اطمینانی سے مسکرائی ی۔۔

آمن اسکی مسکراہٹ پر الجھا۔۔۔

کس بات کی آگ لگی ہے دل میں۔۔۔اس لیے کے میں تعلیم چھوڑ کر" منگنی کر رہی ہوں؟؟۔۔۔یا اس لیے۔۔۔کے تمھیں چھوڑ کر منگنی کر رہی ہوں؟؟۔۔۔"عجیب سی چمک ابھری تھی ان بلوری آنکھوں میں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

یہ وہ سوال تھا جسے سن۔۔۔اک دو ثانیوں کے لیے وہ ساکت ہوا۔۔۔اس کی پکڑ بھی ڈھیلی پڑئی ی مقابل کے نازک بازو پر۔۔۔

دل کو اس کے سوال پر ڈولتے ہوئے پایا۔۔۔

جواب نہیں تھا اس کے پاس کوئی ی۔۔۔۔

کیوں کھیل رہی ہو سب کی زندگیوں سے؟؟۔۔۔۔" کیا وہ نہیں جانتا" تھا۔۔۔خاندان کے کسی بھی فرد کے لیے نفرت و کدورت کے سوا کوئی ی جذبہ نہیں رکھتی تھی وہ۔۔۔۔۔ پھر کیوں کھیل رہی تھی خاندان کے تینوں لڑکوں کے دلوں سے۔۔۔

وہ لڑکی کیا سمجھتی ہے آندھا ہے وہ؟؟۔۔۔۔

یا سمجھتی ہے کے صرف وہ ہی عقل لے کر پیدا ہوئی ی ہے دنیا میں۔۔۔

کیونکے یہ میرا پسندیدہ کھیل ہے۔۔۔" چہرے پر مسکان لیے تیزی سے بولی۔۔۔

"بس کردو زو۔۔۔۔دوسروں کی زندگیوں میں آگ لگاؤ گی تو اپنے ہاتھ بھی جل جائیں گے۔۔" اسے اپنے قریب کر۔۔۔اس کا بازو جھنجھوڑتے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"ووووو۔۔۔کتنی فکر ہے کالے بلے کو میرے ہاتھوں کی۔۔۔" وہ ہونٹوں کو گول کر۔۔اس کی سنجیدگی سے دی گئی نصیحت۔۔۔مزاق میں اڑا گئی۔۔۔

"او۔۔۔یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ہے؟؟۔۔" اچانک ہی اس کی نگاہ آمن کے رخسار کے چھلے حصے پر پڑئی۔۔۔

وہ تیزی سے تھوڑا اوچک کر۔۔۔اس کے چہرے کو بغور فکر مند نظروں سے تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اس کی ساری توجہ اب صرف آمن کی چوٹ کی جانب تھی۔۔۔۔

وہ چلبلی گڑیا اچانک اپنے دونوں انگوٹھوں پر اوچک کر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لائی ی۔۔۔تو مقابل کی آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی یں۔۔۔

یہ تو چھل گیا ہے۔۔۔کیسے؟؟۔۔''وہ بغور دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔''

اپنی پریشانی میں اس نے توجہ ہی نہ دی کے آمن کی سانسیں روک گ ئی تھی وہ۔۔۔۔

وہ سانس روکے کھڑا تھا۔۔۔

تکلیف ہو رہی ہو گی؟۔۔۔"آمن نے اس لمحے بہت نزدیک سے اس"
چلبلی گڑیا کا چہرہ دیکھا۔۔۔وہ اپنی فکر میں ڈوبا نظر آیا۔۔۔۔

ناجانے کیوں۔۔۔اچھا لگ رہا تھا اس کا اپنے لیے فکر ظاہر کرنا۔۔۔

اچانک دل نے سوال کیا۔۔۔کیا یہ بھی کوئی ناٹک ہے اس کا؟؟۔۔یا واقعی اتنی فکر کرتی ہے اس کی؟؟۔۔۔وہ یہی سوچتے اسے تکنے لگا۔۔۔زونی نے بھی اس کی جانب دیکھا۔۔۔

دونوں کی پھر نظریں ملیں۔۔۔۔

دور ہٹو تھوڑا۔۔۔ابھی بات ختم نہیں ہوئی ی ہے میری۔۔۔"وہ پھر نظر پھیرتے۔۔۔کر خنگی سے بولا۔۔۔

اس کے نزدیکی کا احساس دلانے پر۔۔وہ اگلے ہی پل ایک قدم دور ہوئی ی۔۔۔

نظریں جھکا کر۔۔وہ اپنی گردن کی پشت مسلنے لگی۔۔۔آمن کے اچانک ٹوکنے پر وہ امبیرس فیل کر رہی تھی۔۔۔

اسکے گال گلابی پڑ گ ئی ے تھے۔۔۔

کمرے کی فضا میں دو تین ثانیوں تک خاموشی چھائی ی رہی۔۔۔

آئی یندہ مجھ سے امید مت رکھنا کے میں تمھارے لیے کوئی اسٹینڈ لوں" گا۔۔۔" وہ دانت پیستے کہتا۔۔۔اس کا بازو آہستگی سے چھوڑ کر۔۔۔مڑ کر جانے لگا۔۔۔

بول تو ایسا رہے ہو۔۔۔ جیسے میرے لیے نا جانے کس کس سے لڑ کر آئے" ہو۔۔" وہ منہ بسور کر۔۔اس کی پشت تکتے۔۔طنزیہ بولی۔۔۔

اگر میں نے تمھارے لیے اسٹینڈ نہیں لیا۔۔۔ تو تم بتاؤ گی اماں نے کیوں" تم سے پوچھا شادی کا۔؟؟۔۔۔جبکے آج تک ہمارے خاندان میں لڑکیوں سے نہیں پوچھا گیا۔۔۔"اس لڑکی کا کیا طنز۔۔۔اسے طیش دلا گیا تھا۔۔وہ شیر واپس پلٹ کر۔۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔ غراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

مجھے نہیں پتا تم کیا کھیل کھیل رہی ہو۔۔۔ مگر مجھے اپنے کھیلوں سے دور" رکھنا اب۔۔۔ سمجھیں۔۔۔۔ تمھاری خاطر میں نے مردوں کی محفل میں دادا کو مجبور کیا کے تمھاری تعلیم کے متعلق کیا ہوا اپنا فیصلہ واپس لیں۔۔۔۔ دادی کو منایا کے تمھاری شادی بغیر تمھاری مرضی پوچھے نہ کریں۔۔۔ تا کے جب وہ پوچھیں تو تم انکار کر دو۔۔۔ اور اپنی تعلیم بغیر کسی رکاوٹ کے جاری رکھ سکو۔۔۔ مگر نہیں۔۔ محترمہ تو ایک بھائی ی کو دانا ڈالنے اور دوسرے سے منگنی کرنے و شرمانے میں مشغول ہیں۔۔۔۔"اگر وہ غصے میں نہ ہوتا تو ہر گز نہ جتاتا کے کیا کچھ کرتا پھر رہا ہے اس کی خاطر۔۔۔ تا کے وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکے۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتی۔۔۔ابراہیم بخش کا کیا فیصلہ پتھر پر لکیر کی مانند ہوتا ہے ۔۔۔اگر آمن نے اس کی خاطر ان کا فیصلہ بدلوایا تھا تو یہ کوئی عام بات نہ تھی۔۔۔

اگر خاندان کی لڑکی ہونے کے باوجود اس نے شاہین بیگم کو مجبور کیا کے اس کی شادی کو لے کر رضا معلوم کریں۔۔۔تو یہ بات اپنے آپ میں ہی بہت بڑا کمال تھی۔۔۔

زونی نے تو اس نظریے سے سوچا ہی نہیں تھا اس دن۔۔۔

لیکن اب شدید پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔کے کیوں نہ سوچا؟؟۔۔

آمن کو جلانے کے چکر میں وہ شہروز کے رشتے کو ہاں کر آئی تھی۔۔۔

”مجھے پتا نہیں تھا۔۔۔کے تم نے اِس لیے میری رضا پوچھوائی ی ہے۔۔۔“وہ نظر جھکا کر بولی۔۔۔

اس کے لہجے میں معصومیت نمایا تھی۔۔۔

”بند کرؤ اپنا یہ معصوم و نا سمجھ بننے کا ناٹک۔۔۔میں خاموش ہوں اس کا مطلب یہ مت سمجھو کے مجھے نظر نہیں آتا کے تم کیا کر رہی ہو۔۔“وہ دانت پیستے۔۔۔بے اعتباری سے گویا ہوا۔۔۔

”میں کوئی ی ناٹک نہیں کر رہی۔۔۔مجھے ضرورت ہی نہیں۔۔۔ڈرپوک نہیں ہوں میں۔۔۔جو کرتی ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہوں۔۔۔“اگر کوئی ی اور یوں بے اعتباری سے کہتا تو وہ ہنسی میں ٹال جاتی۔۔۔اہمیت نہ

دیتی۔۔۔ مگر سامنے کھڑا شخص آمن تھا۔۔۔ جس کی بے اعتبار نگاہیں والفاظ دل کو زخمی کرتے معلوم ہوئے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ وہ تو نظر آ ہی رہا ہے۔۔۔۔ ایک کے ساتھ گھوم پھر رہی" ہو۔۔۔ دوسرے سے منگی کرنے جا رہی ہو۔۔۔ اور تیسرے کے سامنے دوپٹے اتار کر ناچ رہی ہو۔۔۔ واقعی۔۔۔۔ خاصہ بہادر ہو تم۔۔۔ ایک ہی خاندان کے تین لڑکے ایک ساتھ پٹا رہی ہو۔۔۔ وہ بھی اسکول پڑھنے کی عمر میں۔۔۔ واقعی بہادری تو ہے۔۔۔۔ کہو تو گولڈ میڈل دوں؟۔۔" اس کی نازک و پتلی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کر۔۔۔ اسے خود سے جھٹکے سے لگا کر قریب کرتے۔۔۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔ نہایت کدورت سے ایک ایک جملہ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔ آخری جملہ نہایت طنزیہ و چبھتے ہوئے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

یقیناوہ چوٹ کر رہا تھا۔۔۔

دوسروں کے دلوں سے کھیلنے والوں کو خود بھی کبھی دلی سکون نصیب نہیں ہوتا۔۔۔یقین کرؤ میرا۔۔۔۔مجھے اندازہ ہے تمھاری تکلیفوں کا۔۔۔میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔ مگر یہ کوئی طریقہ نہیں اپنی تکلیفوں کا بدلہ لینے کا۔۔۔"آمن کے طنزیہ تیر۔۔۔اس کے دل پر جا کر لگے تھے ڈائی ریکٹ۔۔۔۔

آمن نے کمر کو آہستگی سے چھوڑتے۔۔۔۔اس کی زلفوں میں ہاتھ الجھا کر۔۔۔اپنی پیشانی اس کی پیشانی سے لگا کر۔۔۔ مدھم و نہایت نرمی و محبت سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ جان چکا تھا۔۔۔ جتنا لڑئے گا۔۔ وہ اتنا ہی باغی ہو گی۔۔

جو لوگ کسی سے ڈرتے نہ ہوں وہ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔۔انھیں ہرانا و سمجھانا دونوں ہی آسان نہیں ہوتا۔۔۔

تم نہیں سمجھتے۔۔۔''لگا جیسے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہو ظالم نے۔۔کہتا'' ہے۔۔کے سمجھتا ہے۔۔بھلا حویلی کے لاڈلے کو کب وہ تکلیفیں و اذیتیں سہنی پڑئی ہیں جو اس کے حصے میں صرف لڑکی ہونے کے سبب آئی ہیں۔۔۔

خاندان تو دور کی بات اس کے باپ نے آج۔تک اسے دل سے قبول نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ جان ہی نہیں سکتا تھا اُس تکلیف کو۔۔۔جو اپنے باپ کے منہ پھیرتے وقت۔۔۔۔منہ بسورتے وقت۔۔۔۔ہاتھ اٹھاتے وقت۔۔۔وہ محسوس کرتی آئی ی تھی۔۔۔

باپ کا نفرت کرنا ایک بیٹی کو ویسے بھی مار دیتا ہے۔۔۔۔۔اس پر سونے پر سہاگہ اس کا پورا خاندان۔۔۔۔جو آمن شاہ میر و شہروز کو تو سر کا تاج بنا کر رکھتے مگر اسے۔۔۔پاؤں کی جوتی سے بھی کم تر گمان کرتے۔۔۔۔

زونی نے جھنجھلا کر۔۔۔اس کا ہاتھ اپنی زلفوں ور خسار سے ہٹانے کی سعی کرتے۔۔۔۔بپھر کر۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ قطعی لہجے میں کہا۔۔۔

وہ دور ہونا چاہتی تھی۔۔۔

آمن کو دور دھکیل دینا چاہتی تھی خود سے۔۔۔۔

مگر وہ نہ ہوا۔۔۔ کیونکے پوری طاقت سے نہیں کیا تھا اپنا عمل۔۔۔ کرتی بھی کیسے۔۔۔۔ شاید چاہت ہی نہیں تھی وہ چھوڑئے۔۔۔۔

کمزور سی کوشش تھی بہت۔۔۔ اسے دور کرنے کی۔۔۔

پہلی بار تو کوئی ی کہ رہا تھا کے اس کی تکلیف سمجھتا ہے۔۔۔۔

میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں صداقت تھی۔۔۔ وہ حسین" نوجوان اس کی ناک سے اپنی ناک نرمی سے رگڑتے۔۔۔۔ بھرائی ی آواز میں بولا۔۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کی سانسوں کی مہک کو محسوس کر رہے تھے۔۔۔

چہرے نزدیکیوں سے جھلس رہے تھے۔۔۔۔

سانسیں بے ترتیب تھیں۔۔۔

کمرے کا ٹمپریچر شدید آگ برسانے لگا۔۔۔

نہیں سمجھتے۔۔۔" اسے خود سے دور کرنے کی ہاتھوں سے کوشش کرنے لگی۔۔۔

مانا باڈی لینگوتیج تھی کے دور ہو جاؤ۔۔۔ مگر وہ جانتا تھا۔۔۔ اگر واقعی ایسا چاہتی تو کب کا دور پھینک چکی ہوتی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کا دل نہیں چاہتا تھا۔۔۔

زبان پر انکار۔۔۔ مگر دل میں اقرار چھپا تھا۔۔۔۔

سمجھتا ہوں۔۔۔۔ یقین کرؤ۔۔۔ سمجھتا ہوں۔۔۔"اس کے نازک" ہاتھوں کو اپنے درمیان دوری قائم کرنے نہ دی اس حسین نوجوان نے۔۔۔۔

زونی کے ہاتھ اس کے کالے کرتے کو مضبوطی سے بھینچے ہوئے تھے۔۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔تم کبھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔" وہ رودی تھی۔۔۔

وہ واقعی رودی تھی۔۔۔آنکھوں کے آگے پوری اذیتوں و تکلیفوں بھری زندگی جو گھوم گئی تھی۔۔۔۔

اس کے گرم آنسو جب آنکھوں سے بہہ کر رخسار تک پہنچے۔۔۔آمن نے ان کی تری اپنے رخسار پر محسوس کی۔۔۔

آمن نے اس لمحے نگاہ اٹھائی ی۔۔۔اس چلبلی گڑیا کی آنکھیں بند تھیں اور آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

اپنے وجود میں ایک ن ئی ے احساس کو جنم لیتا پایا۔۔۔

اس کے گلاب سی پنکھڑیوں جیسے ہونٹ لرز رہے تھے۔۔۔۔

دل ایک ن ئی ے ساز پر دھڑکا۔۔۔

اس کے آنسو اپنے انگوٹھوں کے پوروں سے صاف کیے۔۔۔

ایک عجیب سہ سحر۔۔۔۔اپنے ارد گرد محسوس کر رہا تھا وہ۔۔۔

اس کے لرزتے ہونٹوں پر نظریں ٹھر گ ئی یں۔۔۔
زونی کی مہک اسے کھینچ رہی تھی اپنی جانب۔۔۔

وہ اس کے عنابی ہونٹوں پر بے اختیار ہی جھکتا چلا جا رہا تھا۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں ؟؟۔۔۔" ابھی وہ اپنی حدود پار کرتا۔۔۔اس سے قبل "
ہی پیچھے سے سرد آواز آئی ی۔۔۔

اس آواز پر آمن حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔ فوراہی آنکھیں میچیں۔۔۔" یہ
"کیا کرنے جا رہا تھا میں ؟؟۔۔۔

دوسری جانب زونی نے اپنی ماں کی آواز پر آنکھیں کھولیں۔۔۔

وہ تیزی سے زونی سے ایک قدم دور ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔

آنکھوں میں کچرا چلا گیا تھا۔۔۔ وہ دیکھ رہا تھا یہ کالا بلا۔۔"زونی نے اپنی" آنکھوں سے آنسو صاف کرتے۔۔۔۔ تیزی سے پُراعتماد لہجے میں کہا۔۔

آمن بے اختیار مسکرا دیا۔۔

پہلی بار وہ اسے بچا رہی تھی۔۔۔۔ وہ بھی کس موقع پر۔۔۔

اچھا۔۔۔۔ وہ قریب کھڑے دیکھا تو۔۔۔"اقصی بیگم اپنی بات کی" وضاحت شرمندہ سی ہو کر دینے لگیں۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنا جملہ بھی ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔

آمن اس لمحے صرف زونی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ جو کس قدر پُراعتمادی سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

اسے حیرت ہوئی ی۔۔۔کوئی ی اتنی پراعتمادی و بھرم سے بھی جھوٹ بول سکتا ہے کے دیکھنے والا اپنی حسِ باصرہ پر شک کر جائے۔۔۔یقیناً یہ اس نازک دکھنے والی چالاک لڑکی کا ہی خاصہ تھا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے سر جھٹک کر چل دیا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"یہ لو۔۔۔" وہ آرام سے اپنے دوستوں کے ساتھ ڈیسک پر چڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔کے مریم نے آکر اس کی جانب فائی ل بڑھائی ی۔۔۔

اس ہینڈسم لڑکے نے الجھ کر اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔۔۔ "اس کے اندر لوو لیٹر تو نہیں ہے ناں؟؟۔۔" وہ شوخی سے ایک ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

شاہ میر کے سارے دوست اس کی بات سنتے ہی ہنسنے لگے تھے۔۔۔

اس کے دوستوں کا خود پر ہنسنا مریم کو شدید ناگوار گزرا تھا۔۔

وہ بغیر کچھ بولے وہاں سے تیزی سے باہر نکل گئی۔۔۔

پوری رات بیٹھ کر اس کا کام کیا تھا مریم نے۔۔۔اور بدلے میں بجائے شکریہ ادا کرنے کے۔۔۔اس نے اپنے سارے دوستوں کے سامنے اسے امبیرس کیا۔۔۔

شاہ میر نے اس کے جانے کے بعد فائی ل کھولی۔۔۔تو یہ دیکھ کافی حیران ہوا۔۔۔کے اس کا کیا مزاق۔۔وہ نادان و بھولی چشمش سیر س لے گ ئی تھی۔۔۔وہ واقعی اس کا کام کر کے لے آئی ی تھی۔۔۔۔

اسکی رائی ٹنگ بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔ایک دو ثانیوں کے لیے وہ بغور دیکھتا چلا گیا۔۔۔

کیا دیکھ رہا ہے؟؟۔۔۔"دانیال تجسس سے پوچھ اٹھا۔۔۔اسے فائی ل میں" نظریں جمائے دیکھ۔۔۔۔

لو لیٹر اپنے خون سے لکھ دیا ہے کیا؟؟۔۔جو نظر ہی نہیں ہٹ رہی ؟۔۔۔"عینی اس سے اپنا کندھا ٹکراتے۔۔ایک آنکھ مار کر۔۔۔چھیڑتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

"بس رائی ٹنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔"اس نے فائی ل بند کر کے۔۔۔پیچھے سیٹ پر رکھے اپنے بیگ میں ڈالی۔۔۔۔

شاہ میر کا خاکہ مریم کی نگاہ میں بیڈ بوائے کا تھا۔۔۔جو ہر وقت اپنے بیک بینچ پر دوستوں و لڑکیوں میں گھرا نظر آتا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آپ کب واپس آئیں گے ؟؟۔۔۔" بڑی مشکل سے عالیان کا سیل لے "
کر۔۔۔اپنے کمرے میں چھپ کر وہ ارمان سے بات کر رہی تھی۔۔۔۔

ارمان نے تو کہا۔۔۔کے عالیان کو نکاح کی بتا دو۔۔۔وہ جب تک وہاں رہ رہا ہے تمھاری بات مجھ سے کرا دے گا۔۔۔۔ مگر وہ نہ مانی۔۔۔

ریحانہ بیگم پہلے ہی اس کی ناک میں دم کر کے رکھ رہی تھیں۔۔اگر خدا نخواستہ انھیں عالیان کے ذریعے اس نکاح کی بھنک بھی لگ گئی۔۔۔تو پھر وہ اس کے ساتھ کیا وحشیانہ سلوک کریں گی وہ یہ سچ کر ہی۔۔۔خود کو لرزتا ہوا پاتی تھی۔۔۔۔

یہی خوف اسے ہر وقت ستاتا تھا۔۔۔اس لیے اس نے صاف انکار کیا۔۔۔الٹا اسے بھی تائید کی۔۔۔۔کے نہ بتانے کسی کو۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔ارمان کے بغیر دل نہیں لگتا تھا اس کا۔۔۔

ارے میری جان۔۔۔بس تھوڑا سہ اور انتظار۔۔۔''وہ مسکراتے ہوئے'' گویا ہوا۔۔مریم کا خوبصورت سراپا اس کی آنکھوں میں گھوم رہا تھا۔۔۔

وہ بھی کہاں رہ پا رہا تھا اس کے بغیر۔۔۔

ایک ایک دن گن گن کر گزار رہا تھا۔۔۔

یہ انتظار ہی تو نہیں ہوتا۔۔۔''وہ روتو سہ منہ بنا کر بولی۔۔۔''

اس نے ارمان کو نہ بتایا کے ریحانہ بیگم اسے بہت تنگ کر رہی ہیں جب سے وہ گیا ہے۔۔۔

اور نہ ہی بتانا چاہتی تھی۔۔۔ جانتی جو تھی وہ بیچارا پریشان ہو جائے گا۔۔۔

عالیان کو علم نہ ہو جائے کے اس کا سیل غائب ہے۔۔۔ اس خوف سے زیادہ بات نہ کی۔۔۔

وہ تو یہی شکر کر رہی تھی کے بات ہو گئی۔۔ چاہے کچھ منٹوں کی ہی صحیح۔۔۔ دل کو تھوڑا قرار آ گیا تھا اس کی آواز سن۔۔۔

ریحانہ بیگم کا اس قدر خوف تھا اس کے دل میں۔۔۔ کے کبھی ان کا سیل لینے کا خیال ہی نہ آیا۔۔۔

وہ چھپتی چھپاتی عالیان کے کمرے میں پہنچی۔۔۔اور سیل واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پلٹی۔۔۔

کمرے سے نکلتے وقت اس کا پاؤں اندھیرے کے سبب ٹیبل سے ٹکرایا۔۔

مانا زیادہ چوٹ نہیں آئی تھی۔۔۔ مگر تکلیف کے سبب ہلکی سی سسکی منہ سے بے ساختہ نکلی۔۔۔ جس پر عالیان کی آنکھ کھلی۔۔۔

مریم کو اپنے کمرے میں دیکھ۔۔وہ الجھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل مسکرادیا۔۔۔۔

اسے لگا مریم پسند کرنے لگی ہے اسے۔۔۔اس لیے چھپ کر اس کے کمرے میں آئی۔۔تاکے اسے دیکھ سکے۔۔۔

جب سے وہ آیا تھا مریم ہی اس کے سارے کام کر رہی تھی۔۔۔

جس کے سبب خوش گمانی پیدا ہو جانا نارمل سی بات ہے۔۔۔۔جبکے وہ بیچاری تو اپنا چھوٹا بھائی ی و دیور گمان کر۔۔۔اس کے کام کر رہی تھی۔۔۔۔

مریم جیسی خوبصورت و سلجھے مزاج کی لڑکی کسی کو پسند کرے۔۔تو وہ کیونکر خوش نہ ہو۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

شاہ میر رات کے دو بجے کے قریب پارٹی کر کے گھر لوٹا تھا۔۔۔

پوری حویلی میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔جو اسے یقین دلا رہا تھا کے سب سو چکے ہیں۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔جب سیڑھیاں چڑھتے قدم رکے۔۔۔اچانک زونی کا خیال آیا تھا۔۔۔

تین چار دنوں سے دیکھا نہیں تھا اسے۔۔۔

عجیب سی خلش محسوس کی دل میں۔۔۔

ایک بار دیکھ لیتا ہوں۔۔شاید جاگ رہی ہو۔۔۔۔"وہ یہ سوچ واپس اپنی" پہلی چڑھی سیڑھی اترا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں کیوں اسے دیکھنے جارہا ہوں؟؟۔۔۔وہ بھی آدھی رات کو"

؟؟۔۔۔یہ صحیح نہیں۔۔۔"اپنے زونی کی جانب بڑھتے قدموں کو اس نے

خود روکا۔۔۔

سر جھٹک کر۔۔۔واپس مڑ کر تیزی سے اوپر چل دیا۔۔۔جیسے ہی کمرے میں

داخل ہوا۔۔اپنی ماں کو بیڈ پر بیٹھا اپنا منتظر پایا۔۔۔

اب تو خوش ہو ناں تم؟۔۔۔مل گیا دل کو سکون تمھارے؟۔۔۔"وہ اسے"

دیکھتے ہی۔۔کھڑے ہو کر برسنے لگیں۔۔۔

کیوں؟۔۔۔کچھ کیا ہے میں نے؟؟۔۔"نہایت معصومیت سے کندے و"

ابرو اچکاتے۔۔ہلکا سہ مسکرا کر استفسار کیا۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔کچھ کیا نہیں یہی تو سارا غم ہے۔۔"وہ اپنا سر پیٹتے بولیں۔۔۔"

اور کیا نہیں کیا میں نے؟؟۔۔"وہ ابھی سمجھا نہیں تھا۔۔"

زونی کا رشتہ نہیں مانگا۔۔۔پتا ہے کل شہروز زونی کی منگنی کا فنکشن ہے"
حویلی میں۔۔۔"وہ سر پیٹتے ہوئے۔۔۔بتا رہی تھیں۔۔۔

ان کے بتاتے ہی۔۔۔۔شاہ میر کی آنکھیں بدلیں۔۔۔

منگنی؟؟۔۔"یہ خبر سن کر تو اسے خوش ہونا چاہیے تھا۔۔۔یہی تو چاہتا تھا"
وہ۔۔اپنے بھائی کا فیوچر سیکیور کرنا۔۔۔

مگر پھر دل میں یہ ہل چل سی کیوں مچ گ ئی تھی ؟؟۔۔۔کیوں یہ خبر کانوں کو اچھی نہ لگی ؟۔۔۔کیوں ایسا لگا جیسے کچھ کھو گیا ہو ؟؟۔۔۔کچھ بہت خاص۔۔۔۔

"ہاں منگنی۔۔۔۔مجھے یقین ہے اس چالاک لومڑی بانو نے خود فون کر کے ہاسٹل سے بلایا ہے اپنے بیٹے کو زونی سے منگنی کرنے کے لیے۔۔۔۔تب ہی تو اڑا بیٹھا ہے۔۔کے واپس تب تک نہیں جائے گا جب تک اس کی منگنی نہ کرا دی جائے۔۔۔۔اگر تم ہاتھ مانگنے دیتے مجھے زونی کا۔۔۔تو یہ سب ہر گز نہ ہوتا۔۔۔" وہ دانت پیس کر۔۔۔ہاتھ ملتے ہوئے بول رہی تھیں۔۔

"شہروز بھائی ہے میرا۔۔۔۔اس طرح کی باتیں نہ کریں۔۔۔اس کی چاہت ہے زونی سے شادی کرنا تو میں بیچ میں کیسے آ سکتا ہوں ؟۔۔" وہ نظر

چرا کر جواب دیتے۔ فوراً ہی اپنا بیگ جو کندھے پر لٹکا تھا۔۔۔ صوفے پر رکھنے لگا۔۔۔۔

وہ خود بھی اچھے سے جانتا تھا اس کے الفاظ کس قدر کھوکھلے ہیں۔۔۔

چاہت ؟؟۔۔۔" نہایت طنزیہ لہجے میں وہ اس کا لفظ دوہرانے لگیں۔۔۔ پورے جملے میں اس کا سب سے قابلِ اعتراض لفظ یہی لگا تھا انھیں۔۔۔

"کسے بے وقوف بنا رہے ہو تم ؟؟۔۔۔ مجھے یا خود کو ؟؟۔۔۔۔ سب جانتے ہیں زونی میں کس وجہ سے انٹرسٹ ہے اسے اور تم بھی بہت اچھے سے جانتے ہو اس لیے بند کرؤ یہ آنکھوں دیکھی مکھی کھانا۔۔۔۔ یاد رکھنا بہت پچھتاؤ گے تم بعد میں۔۔۔۔ جب شہروز اپنے رنگ ڈھنگ بدلے گا جائیداد کا حصہ ملتے

ہی۔۔۔ابھی تو اس کے پاس کچھ ہے نہیں اس لیے تمھیں بھائی بھائی کرتا ہے۔۔۔اور تم بے وقوف اس کی جھوٹی محبت کے دکھاوے میں آرہے ہو۔۔"ابھی شمیم بیگم اسے احساس دلا ہی رہی تھیں کہ وہ کتنی بڑی غلطی کرنے جارہا ہے۔۔جب وہ ان کی جانب رخ کر۔۔۔ تیزی سے بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔"مام۔۔۔پلیز۔۔۔میں تھکا ہارا آیا ہوں۔۔۔کل بات کریں"۔۔۔

اس کا لہجہ نہایت کوفت زدہ و جھنجھلایا ہوا تھا۔۔

"تم سے تو کوئی ی بات کرنا ہی بے کار ہے۔۔۔ مگر یاد رکھنا سانپ کو دودھ پلا رہے ہو تم۔۔۔ایک دن جب اس کنیز کا جنا تمھیں ڈسے گا ناں۔۔۔تب تمہیں پتہ چلے گا۔۔۔"وہ پاؤں پٹک کر کہتی ہوئی یں باہر چل

دیں۔۔۔اس کے چہرے پر چھائی کوفت دیکھ۔۔۔ محسوس جو ہو گیا تھا کہ اس شخص سے کوئی بھی بات کرنا وقت کے ضیا کے سوا کچھ نہیں۔۔

انکے جاتے ہی۔۔۔شاہ میر نے تیزی سے دروازہ بند کیا۔۔

پھر دروازے سے ہی لگ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

ایک گہری سانس لی۔۔۔اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔۔۔

وہ بعد میں کیا پچھتائے گا وہ تو ابھی سے ہی پچھتاوے کی آگ میں جلنے لگا تھا۔۔بس قبول نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا دل ملامتیں کر رہا تھا اسے۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ شہر وز زونی سے صرف اس کی جائیداد کے لیے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔کوئی محبت نہیں کرتا وہ اس سے۔۔۔۔نہ ہی کوئی انٹرسٹ ہے اس کی پرسنلٹی میں۔۔۔۔

مانے یا نہ مانے۔۔۔اس کے دل کا ہر کونا جانتا تھا کہ وہ انٹرسٹڈ ہے زونی میں۔۔۔

اس لمحے اپنے دل و دماغ میں ایک جنگ چلتی پائی۔۔۔۔

وہ لمحہ آنکھوں میں رہنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ نزدیکی نا جانے کیوں ہر وقت دماغ پر غالب رہتی۔۔۔۔

ذہن کام میں نہ لگنے کے سبب... وہ خود سے ہی جھنجھلا رہا تھا۔۔۔کچھ عجیب تھا۔۔۔کچھ کر دیا تھا اس چلبلی بلا نے۔۔۔ کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتا۔۔۔ جانتا ہے تو فقط اتنا کے دل بے چین ہے۔۔۔اس قدر بے چین کے کسی طرح وہ سامنے آجائے اور وہ اسی ادھورے لمحے کو واپس جی لے۔۔۔

مگر ایسا ممکن نہ تھا۔۔۔آج منگنی تھی اس بلا کی۔۔۔

صبح سے پوری حویلی میں شور برپا تھا۔۔۔خوب تیاریاں چل رہی تھیں۔۔۔۔

وہ شور کی آوازیں بھی دل جلا رہی تھیں اس نوجوان کا۔۔۔۔

اس کی وہ نم آنکھیں۔۔۔۔آنکھوں میں ہی رہ گئی تھیں جیسے۔۔۔۔

وہ اپنا پین فائل پر پٹخ کر۔۔۔۔اسٹڈی سے باہر آیا۔۔۔

عافیہ اس لمحے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

اسے آتا دیکھ۔۔۔وہ فورا کھڑی ہو گئی۔۔۔

کچھ چاہیے تھا آپ کو؟؟۔۔"اس نے تیزی سے پوچھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔میری چوٹ پر مرہم لگا دو۔۔۔"عافیہ اس کی بات سن۔۔الجھ کر"
اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

چوٹ لگنے کے ایک ہفتے بعد اسے خیال آ رہا تھا اس پر مرہم لگوانے کا۔۔۔

وہ یہی سوچتے مرہم لینے دراز کی جانب گ ئی۔۔۔

کچھ ثانیوں بعد وہ مرہم لے کر آئی ی اور اس کی۔ جانب بڑھا دیا۔۔۔

میں خود کیسے لگاؤ ں گا؟؟“ وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔”

جی۔۔۔ تو کیا میں لگاؤ ں؟“ خاصہ لچکدار لہجے میں استفسار کیا۔۔۔”

ظاہر سی بات ہے۔۔۔ کوئی ی اور نظر آ رہا ہے تمھیں کمرے”
میں۔۔۔“ وہ مزید بگڑا۔۔۔

جب سے شہروز زونی کی منگنی کا دن مقرر ہوا تھا وہ تب سے اضطرابی حال میں تھا۔۔۔

ہر چیز سے جھنجھلاہٹ ہوتی۔۔۔ کسی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

جی۔۔جی نہیں۔۔۔میں لگا دیتی ہوں۔۔۔" وہ سبز رنگ کے سادہ قمیض "
شلوار میں ملبوس تھی۔۔۔

اس نے فوراً مرہم کی ڈبی کھول کر۔۔۔اپنی انگلی میں بھرا۔۔۔

وہ جھجک رہی تھی اس خوبصورت نوجوان کے قریب آتے۔۔۔

لگا بھی دو اب۔۔۔" وہ بے صبری سے کوفت ظاہر کرتے ہوئے بولا۔۔۔"

جی۔۔۔'' وہ صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔چاند سہ چمکتا چہرہ بلند کیا۔۔۔وہ'' نازک سی لڑکی اس کے چہرے پر جھک کر ایک ہفتے پرانی چوٹ پر مرہم لگانے لگی۔۔۔

عافیہ بے ساختہ ہی اس کی سفید رنگت پر اپنا سانولہ ہاتھ دیکھنے لگی۔۔۔جبکے مقابل اس کی نزدیکی محسوس کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔۔۔

اسے عافیہ کے خود کو چھونے سے کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔لیکن اس کی جگہ زونی ہوتی اس وقت۔۔۔تو یقینا دل اس کی نزدیکی پر باہر نکل آنے کو ہوتا۔۔۔

خدا کچھ لوگوں کو جیسے سب کچھ ہی دے دیتا ہے۔۔ خوبصورتی" ۔۔رنگ۔۔۔دولت۔۔۔ عیش و عشرت کی زندگی۔۔۔۔وہ ہمیں بھی تو دے سکتا تھا۔۔۔اس کے خزانوں میں تو کوئی ی کمی نہیں۔۔۔شایداس میں میرے لیے ہی کچھ بھلا ہوگا۔۔۔ مگر کیا؟؟۔۔۔"وہ الجھ رہی تھی

۔۔۔۔۔

شایداس نادان کو خبر نہیں۔۔۔ ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔۔ ہماری عقل اس کے فیصلوں کو سمجھنے سے قاصر ہے۔۔۔۔ کیونکے خدائی ی وہاں سے شروع نہیں ہوتی جہاں ہماری عقل شروع ہوتی ہے۔۔۔۔ بلکے جہاں ہماری عقل ختم ہوتی ہے اس سے کہیں اربوں کھربوں درجے بلند اس کی خدائی ی شروع ہوتی ہے۔۔۔۔

ان جیسے حسین شہزادوں کی رکھیل تو بن سکتے ہیں ہم۔۔ مگر بیوی کبھی" نہیں۔۔۔" وہ شدید حسرت میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

کیا رہ گ ئی تھی اس کی زندگی۔۔۔ موت سے بھی بد تر۔۔۔ کوئی ی مستقبل نہیں۔۔۔ بس اپنی عزت بچاتی پھر رہی تھی۔۔۔

کاش پیٹ بھر کھانے کی چاہ و عزت کی زندگی کی خاطر رافع کے ساتھ نہ بھاگتی۔۔۔ تو آج اس مقام پر نہ ہوتی۔۔۔ آنکھیں جیسے سوکھ چکی تھیں اب رو رو کر۔۔۔

کتنا روئے۔۔۔ کتنا بھی تڑپے۔۔۔ کسی کو اس پر رحم نہیں آنا تھا۔۔۔

اس کی زندگی بس اب اس کمرے میں ہی محدود ہو گ ئی تھی۔۔۔

جب سے آمن کے باپ نے اسے دیکھا تھا تب سے ہی آمن نے اسے کمرے سے نکلنے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔۔۔

اب یہ کمرا ہی اس کی دنیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو موتی بن کر۔۔۔آمن کے رخسار پر گرا۔۔۔

اس لڑکی کا دہکتا آنسو۔۔۔اسے حواسوں میں لوٹا گیا تھا۔۔۔

روکیوں رہی ہو؟؟۔۔"آنسو اپنے چہرے سے جھنجھلا کر صاف کر۔۔۔وہ" اکتاہٹ کے ساتھ کھڑا ہو۔۔۔پوچھنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں جی۔۔۔"اس نے فوراً ہی اپنی آنکھیں آستین سے

پونچھیں۔۔۔پھر ایک قدم دور ہٹ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

تو پھر فالتو کا رونا دھونا۔۔۔"وہ منہ بسور کر کہتا۔۔۔ابھی ایک قدم ہی چلا"

تھا۔۔۔کے اس کی نگاہ سامنے بچھی جانماز پر گ ئی۔۔۔

"یہ کون لایا ہے؟"

میری ہے۔۔"وہ نظر جھکائے بولی۔۔۔"

اور کہاں سے آئی ی؟"تیوری چڑھا کر پوچھا۔۔۔"

"میں نے نوری سے مانگی تھی۔۔۔اسی نے دی۔۔۔اس کے بدلے میں نے اپنی چاندی کی ناک کی بالی دی ہے۔۔۔۔" وہ فوراً اپنی صفائی دینے لگی۔۔۔

"چاندی کی؟؟۔۔۔وہ بھی جانماز کے عوض؟؟۔۔" وہ خاصہ حیران ہوا تھا۔۔۔

ناک کی بالی اس کے پاس واحد زیور تھا۔۔۔وہ بھی اس نے جانماز کے عوض نوری کو دے دیا۔۔۔

"تو زمین پر بھی تو پڑھ سکتی تھیں۔۔۔۔بے وقوف۔۔۔نقصان کا سودا کر لیا۔۔۔" وہ بے دھڑک۔۔۔منہ بسورتے گویا ہوا۔۔۔

بس نہ چلتا ہو اس لڑکی کی عقل پر اپنا سر پیٹے۔۔۔

وہ۔۔آپ جوتے پہن کر پھرتے ہیں۔۔۔اس لیے نہیں پڑھ سکتی" تھی۔۔۔ نماز کے لیے جگہ صاف و پاک چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ پھر نقصان کا سودا کیسے ؟۔۔ایک بالی سے کون سہ میں دنیا میں کوئی ی محل خرید لیتی۔۔۔جبکے نماز پڑھ کر محلوں کے مالک کو راضی کر کے جنت لے سکتی ہوں۔۔۔" وہ پُر سکون انداز میں بولی۔۔۔

تم جیسے لوگوں کے منہ پر اتنی پاکیزہ باتیں جچتی نہیں ہیں۔۔۔" مانا اس کی" بات دل کو لگی تھی۔۔۔ لیکن دماغ طنز کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

اگر وہ اتنی ہی نیک و پاکیزہ تھی تو غیر محرم کے ساتھ بھاگی کیوں ؟؟؟۔۔۔ کیوں اپنی عزت کا پاس نہ رکھا ؟؟۔۔۔ کیا تب خدا یاد نہیں آیا

تھا؟؟۔۔۔کیا علم نہیں جہاں اس کی جنت ہے وہاں اس کی دوزخ بھی ہے؟؟۔۔۔۔۔ایسی عورتوں کے لیے جو نامحرموں کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کرتی ہیں۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیا میرا خدا نہیں جانتا۔۔۔کے اس کی بندی کس حال میں" بھاگی تھی؟۔۔۔کیا اسے نہیں خبر۔۔۔کے میں جتنی پاکیزہ بھاگنے سے پہلے تھی اتنی ہی آج بھی ہوں۔۔۔یقیناً اسے پتا ہے۔۔۔۔یقیناً وہ میری حالت مجھ سے بہتر جانتا ہے۔۔۔۔"اس کے ادا کیے جملوں میں بلا کی تاثیر تھی۔۔۔۔

وہ بھرم سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کہتی۔۔۔۔پلٹ کر جانے لگی۔۔۔۔

کچھ لمحے وہ سن سی کیفیت میں کھڑا رہا۔۔۔

ایک سحر تھا اس کے ارد گرد۔۔۔ عجیب سہ سحر۔۔۔۔

مانا اس کی نزدیکی اثر نہیں کرتی۔۔۔ مگر اس کی باتیں روح کو جھنجھوڑ گ ئی تھیں۔۔۔

ایک گناہ گار لڑکی کی آواز میں اتنی پُراعتمادی و اطمینان نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

اس نے تمھیں نہیں چھوا یا تم نے اسے چھونے نہیں دیا۔۔۔ "بات ابھی ختم نہیں ہوئ ی تھی۔۔۔ وہ جاننا چاہتا تھا۔ کیا وہ واقعی اتنی ہی پاکیزہ ہے جتنا بنتی ہے۔۔۔

"دونوں۔۔۔۔ ہم نکاح کے خواہش مند تھے۔۔۔ جسموں کے نہیں۔۔۔" وہ پلٹ کر۔۔۔۔ جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

"میں مان ہی نہیں سکتا کے ایک مرد اپنے ساتھ سات دن عورت کو رکھے اور کچھ نہ کرے۔۔۔۔ مرد ہی تھا ناں وہ؟؟۔۔"آخری جملہ نہایت طنزیہ استفسار کیا۔۔۔۔

"آپ بھی مرد ہی ہیں ناں؟؟۔۔"اسی کا سوال اسی پر۔۔اطمینان سے الٹا۔۔۔

"میری بات الگ ہے۔۔۔"وہ اکڑ کر مغرور لہجے میں بولا۔۔۔۔

"رافع سے زیادہ نہیں۔۔۔وہ بھی آپ جیسا ہی تھا۔۔۔بغیر کسی رشتے کے عورت کی عزت بچانے والا۔۔۔۔ جیسے آپ اپنے باپ سے لڑے وہ بھی مجھ انجان لڑکی کی خاطر میرے ہی تایا کے بیٹے سے لڑ گیا۔۔جو اسکول سے واپسی

پر میرا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ مجھے اپنے آوارہ دوستوں کے ساتھ ندی کے کنارے والے سنسان جنگل میں لے جانا چاہتا تھا۔۔۔ وہ تو کامیاب ہو ہی گیا تھا مجھے منہ دبا کر اپنے ساتھ لے جانے میں۔۔۔ کے رافع نے مجھے بچا لیا۔۔۔ وہ آوارہ پھر بھی باز نہیں آیا۔۔۔ اس نے میرا رشتہ مانگ لیا۔۔۔ اماں ابا اس کی آوارہ گردی سے باخبر تھے اس لیے رشتے کی منع کر دیا۔۔ وہ بہت لڑے۔۔۔ وہ ٹھرے کھاتے پیتے۔۔۔ پنچایت لگوا دی۔۔۔ آپ کے دادا نے ان ہی ظالموں کے حق میں فیصلہ کیا۔۔۔ وہ اکڑے۔۔۔ تایا نے میرے باپ کے منہ پر کہا۔۔۔ کے وہ دیکھتے جائیں اب وہ میرے ساتھ کرتے کیا ہیں۔۔۔ اس کے بعد تو وہ آوارہ روزانہ ہی اپنی بائیک لے کر کھڑا ہو جاتا میرے راستے میں۔۔۔ میرا ہاتھ پکڑتا۔۔۔ مجھے چھونے کی کوشش کرتا۔۔۔ رافع کا اسکول ہمارے اسکول کے راستے میں ہی پڑتا تھا۔۔۔ وہ اردو کا استاد تھا وہاں۔۔۔ ایک دن اس نے دیکھ لیا۔۔۔ تو مجھے پھر بچانے چلا آیا۔۔۔ رافع نے اسے لہولہان کر ڈالا مار مار

کے۔۔۔تو وہ دھمکی دے کر گیا۔۔۔۔۔کے مجھے شادی کی پہلی ہی رات

گاؤں کے آوارا کتوں کے آگے ڈال دے گے اور میرے باپ سے بھاری

جہیز لے گا وہ الگ۔۔۔وہ جتنا پنچ تھا مجھے یقین تھا وہ دھمکی ضرور سچ کرے

گا۔۔۔پھر انھوں نے جہیز میں موٹر بائی یک و بہت مہنگا مہنگا سامان

مانگا۔۔۔ابا اما پیٹ کاٹ کاٹ کے جہیز کے لیے رقم جمع کرنے

لگے۔۔۔گاؤں کے چوہدری کا فیصلہ تھا ناں آخر۔۔۔۔آنکھوں دیکھی مکھی

تو نگلنی ہی تھی۔۔۔گھر میں کھانے کے لالے تھے اور اس نواب کی اولاد کے

لیے موٹر بائی یک خریدی جا رہی تھی۔۔۔میرا ابا ایک دن کھیت میں

ہے کیوں؟؟۔۔دو دن سے صرف پانی سے پیٹ بے ہوش ہو گیا۔۔۔پتا

بھر رہا تھا۔۔۔مجھ سے مزید برداشت نہ ہوئی ی اپنے گھر والوں کی

بھوک۔۔ان کی اور اپنی بے حالی۔۔۔میں ایک دن خود جا کر رافع کے

اسکول کے باہر کھڑی ہوئی ی۔۔۔اس کا انتظار کیا۔۔۔وہ آیا تو میں نے اس

سے مدد مانگی۔۔۔۔وہ اچھے گھر کا معلوم ہوتا تھا۔۔۔مجھے لگا اگر وہ ہماری

سفارش کرے گا۔۔۔اور ہماری بات کو پھر ایک بار پنچایت کے سامنے رکھے گا تو شاید چوہدری اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔اسے دوسرے گاؤں کا بندہ قرار دے کر۔۔۔اسکول کی جاب بھی چھین لی۔۔۔یہ تھا چوہدری کا انصاف۔۔۔یہ تھا تم جیسے امیر لوگوں کا انصاف۔۔۔میں تھک گئی تھی۔۔۔میں تھک گئی تھی ان پاؤں میں بندھی زنجیروں سے۔۔۔ان زنجیروں سے جو نظر نہیں آرہی۔۔۔ مگر بہت تکلیف دیتی ہیں۔۔۔اتنی تکلیف کے ہر لمحہ میں اپنی روح کو چیختا ہوا پاتی۔۔۔۔میں پاگل ہو رہی تھی۔۔۔ہر وقت خودکشی کے خیالات آتے رہتے۔۔۔میرا بیچارا بوڑھا باپ اپنی ہی بیٹی کو کتوں کے حوالے کرنے پر مجبور تھا وہ بھی جہیز کے ساتھ۔۔۔۔اور وہ کیوں۔۔۔کیونکے چوہدری نے فیصلہ سنا دیا تھا جو پتھر پر لکیر تھا۔۔۔۔مجھے میری ماں نے جنا تھا۔۔۔میرے باپ نے اپنے خون پسینے کی کمائی ی کھلا کر بڑا کیا۔۔۔ مگر میری زندگی کا اختیار نہیں تھا ان کے پاس۔۔۔وہ تو پنچایت کے پاس تھا۔۔۔وہ ابراہیم بخش چوہدری کے پاس

تھا۔۔۔ایک دن رافع ہمارے گھر خود آیا۔۔۔میں دنیا کی پہلی لڑکی ہوں جو اپنے ماں باپ کی اجازت سے بھاگی تھی۔۔۔اور کوئی ی راستہ چھوڑا بھی تو نہیں تھا تم ظالموں نے۔۔۔۔اور تم کہتے ہو میں گندی ہوں۔۔۔اگر میں گندی ہوں تو آمن بخش چوہدری اپنا گریبان بھی کبھی وقت ملے تو جھانکنا۔۔۔پتا چلے گا کیا ہو تم۔۔۔۔۔" کہنے کو اس کا ہر جملہ ہی دل کو لگا تھا۔۔۔ مگر آخری جملہ۔۔۔وہ تو جیسے دل کے آر پار ہوا۔۔۔

وہ بالکل ساکت تھا۔۔۔۔اس قدر ساکت کے جیسے بے جان پتلا ہو۔۔۔

کیا تلاش تھی اور کیا پا رہا تھا۔۔۔۔

اسے لگتا تھا صرف زونی ہی لڑکی ہونے کے سبب ظلم و ستم سہتی آئی ی ہے مگر سامنے کھڑی تو اس سے کہیں آگے تھی۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

وہ سج سور کر بیٹھی تھی۔۔۔کے کمرے کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

''ہیلو۔۔۔۔''

انکل۔۔۔''وہ مسکرا کر آئی ینے میں اس کا عکس دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔''

ناجانے کیوں اس چلبلی گڑیا کی مسکراہٹ آج دل جلا رہی تھی۔۔۔

تم تو بہت خوش نظر آرہی ہو۔۔۔''وہ شکوہ کیے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔''

شکوہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ مگر خود کو روک بھی تو نہ سکا۔۔۔

زونی اٹھ کر اپنا گلابی رنگ کا شرارہ سنبھالتی اس کی جانب آئی ی۔۔۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں انکل۔۔۔ آپ کے غم میں بیٹھ کر سوگ مناؤں۔۔" وہ مضحکہ خیز انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

"کیا دیکھنے آئے تھے شاہ میر تم؟؟۔۔" وہ خود سے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔

ایک آس تھی جو کھینچ لائی ی تھی اس جانب۔۔۔ کے شاید وہ بھی دکھی ہو۔۔۔ مگر امید کے بالکل برعکس پایا۔۔۔

وہ تو سبھی سوری تیار بیٹھی تھی اس منگنی کے لیے۔۔۔ کسی اور کی ہو جانے کے لیے۔۔۔

ایک لمحہ مزید وہاں نہ رکا۔۔۔ حتی کے اس کی بات کا رد تک نہ کیا۔۔۔۔

سرخ ڈوریں آنکھوں میں سجائے وہ پلٹ کر۔۔۔۔ حویلی سے باہر چل دیا۔۔۔

منگنی میں شرکت کرنے کا کوئی ی ارادہ نہیں تھا اس کا۔۔۔۔

صاحب باہر نہ جائی یں۔۔۔ باہر بہت تیز بارش ہو رہی ہے۔۔۔ سڑکیں" گیلی ہیں۔۔۔ خدانخواستہ کوئی ی حادثہ پیش نہ آ جائے۔۔۔" اسے باہر جاتا دیکھ۔۔۔۔ چوکیدار فورا بولا۔۔۔

مگراس نے نہ سنی۔۔۔

اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔وہ بس یہاں سے دور چلا جانا چاہتا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

باہر تیز بارش ہو رہی تھی۔۔۔اسے بارش بہت پسند تھی۔۔۔

جب اپنی کھڑکی سے بارش برستی دیکھی۔۔۔تو خود کو روک نہ سکی۔۔۔اور پہنچ گ ئی چھت پر نہانے۔۔۔

وہ آنکھیں موند کر۔۔۔ باہیں پھیلائے۔۔۔ گول گھومتے ہوئے۔۔۔ بارش کا مزا لے رہی تھی۔۔۔

عالیان۔۔ تم کب آئے؟؟۔۔" اچانک اسے خود پر کسی کی نگاہ محسوس" ہوئی ی۔۔۔

اس نے آنکھیں کھول کر۔۔۔ پلٹ کر دیکھا تو عالیان سیڑھیوں کے پاس کھڑا۔۔۔ اسے ہی مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بس ابھی۔۔۔ لگتا ہے تمھیں بارش بہت پسند ہے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے" گویا ہوا۔۔۔

"بہت زیادہ۔۔۔ پر تم وہاں کیوں کھڑے ہو۔۔ بارش میں آؤ ناں۔۔۔"

نہیں۔۔۔میں یہیں ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ سیڑھی چڑھ کر۔۔۔چھتری"
کے سائے میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اتنی مزے دار بارش میں کوئی کیسے روک سکتا ہے خود کو۔۔۔چلو"
آجاؤ۔۔۔زیادہ نخرے نہ دیکھایا کرؤ۔۔۔ارے مامی آپ۔۔۔"ابھی وہ
عالیان کو بلا ہی رہی تھی کے ریحان بیگم بھی پہنچ گئی تھیں چھت پر۔۔۔

ہاں تو۔۔۔اپنے گھر کی چھت پر آنے کے لیے۔۔اب مجھے کیا تیری"
اجازت کی ضرورت ہے؟؟۔"وہ حقارت سے طنز کرتے
ہوئے بولیں۔۔۔مگر مریم نے برا نہ مانا۔۔۔

اس کے کان جو عادی ہو گئی ے تھے ہر وقت ان کی جلی کڑی سننے کے۔۔۔

مام۔۔۔"عالیان فوراً ہی انھیں گھورنے لگا۔۔۔۔"

اچھا۔۔ نا جانے کیا ہنر ہے اس لڑکی کے پاس۔۔۔ میرے دونوں ہی بیٹے" مجھے آنکھیں دیکھاتے ہیں اس کے لیے۔۔۔ میں تو ارمان کو بچا رہی تھی ۔۔ یہاں تو عالیان کا بھی وہ ہی حال ہے۔۔۔"وہ منہ بگاڑ کر۔۔۔ دل ہی دل کڑ کڑائی یں۔۔۔

چلیں میرے ساتھ۔"مریم انھیں لینے آئی ی تھی۔۔۔"

نہیں بھئی۔۔۔مجھے نہیں نہانا۔۔"وہ تیزی سے سپاٹ لہجے میں انکار" کرنے لگیں۔۔۔

وہ یہاں نہانے تھوڑی آئی ہیں تھیں۔۔۔وہ تو عالیان کے پیچھے پیچھے آئی ی تھیں۔۔۔

چلو عالیان تم چلو۔۔۔"مریم نے اسے کھینچا۔۔تو وہ مسکراتے ہوئے اپنی" چھتری اپنی ماں کو پکڑا کر چل دیا۔۔۔جیسے بس اسی کے ہاتھ پکڑ کر بلانے کے انتظار میں کھڑا ہو۔۔۔

وہ بارش میں جا کر کھڑا ہوا۔۔تو چند منٹوں میں وہ پورا بھیگ چکا تھا۔۔۔

مریم اپنی ہی دھن میں مگن نہار ہی تھی۔۔۔ریحانہ بیگم دور کھڑی ان دونوں پر نظر رکھنے کا کام کر رہی تھیں۔۔۔

ریحانہ۔۔۔"اچانک نیچے سے نور اصاحب کی آواز آئی ی۔۔۔"

"آرہی ہوں۔۔"

۔ایک تو اس آدمی نے سکون نہیں لینے دینا ہوتا۔۔۔"وہ منہ بسورتی واپس" نیچے چلی گ ئی یں۔۔۔

عالیان مریم کو بارش میں بد مست ہو کر نہاتے دیکھنے لگا۔۔۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔خاص طور پر اس کے چہرے پر آئی ی مسکان

۔۔۔۔

اتنی خوبصورت لڑکی اسے پسند کرتی ہے۔۔۔یہ سوچ وہ بلش کرنے لگا۔۔۔

اس کے خوبصورت سراپے سے نگاہ نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھتا چلا جارہا تھا۔۔۔۔

ایک نیا احساس جنم لے چکا تھا اس کے دل میں۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

بڑی بی بی جی بلا رہی ہیں آمن بابا کو۔۔۔منگنی کا پروگرام شروع ہو گیا ہے۔۔۔"ایک ملازمہ آکر دروازہ نوک کرنے لگی۔۔۔

آمن تو جل کر۔۔۔پورے کمرے میں اندھیرا کر۔۔۔۔بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔۔۔سویا تھا یا نہیں۔۔۔یہ عافیہ نہیں جانتی۔۔۔

عافیہ کو عجیب لگا تھا اس کا رویہ آج۔۔۔۔

وہ کب سے سات بجے ہی سونے لگا؟؟۔۔۔

"وہ تو سو گئے ہیں۔۔۔"

اچھا۔۔۔تو پھر تو آجا۔۔۔پتا ہے دعوت ختم ہونے کے بعد بچا ہوا کھانا مل جائے گا۔۔۔بڑے مزے مزے کے پکوان بنیں ہیں آج۔۔۔اور تو اور بڑی

بی بی جی صدقہ خیرات بھی ملازمین میں باٹیں گی۔۔۔آجا۔۔‘‘وہ ملازمہ اسے دعوت دے کر چلی گئی۔۔۔۔

عافیہ نے سوچا تھوڑی دیر کی تو بات ہے۔۔۔وہ کھانا لے آئے گی۔۔۔۔اور کچھ پیسے بھی۔۔۔۔حویلی میں کوئی بھی مفت میں کام نہیں کرتا۔۔۔سب کو پیسے کھلانے پڑتے ہیں۔۔۔۔چاہے نوری ہو۔۔۔درخشاں ہو یا نیلم۔۔۔۔

وہ آہستگی سے اندر آئی۔۔۔اپنا حلیہ درست کرنے کے لیے لائٹ اون کی۔۔

پھر آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر۔۔اپنی چوٹی کھولنے لگی۔۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟۔۔" ابھی چوٹی پوری کھلی بھی نہ تھی کے جس کا ڈر تھا وہ ہی ہوا۔۔۔ آمن اٹھ کر بیٹھ۔۔۔ تیوری چڑھائے اسے ہی کھا جانے والی نگاہ سے تکتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ میں۔۔۔ باہر دعوت میں۔۔۔" الفاظ خوف کے مارے ساتھ چھوڑ گئے۔۔۔

مقابل کی سرخ آنکھیں دیکھ۔۔۔۔ اپنا سانس اٹکتا ہوا معلوم ہوا۔۔۔

جانا چاہتی ہو؟؟۔۔" اسے لگا وہ غصہ کرئے گا۔۔ جیسے ہر بار کرتا ہے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ وہ تو تحمل سے ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔۔

جی۔۔نہں۔۔۔نہیں۔۔۔بالکل نہیں جی۔۔۔"وہ سمجھ ہی نہ پائی ی"

۔۔۔ہاں کرے یا نہ۔۔۔۔

جاؤ۔۔۔مگر صرف پندرہ منٹ ہیں تمھارے پاس۔۔۔۔پھر کمرے میں"

واپس آجانا خود ی۔۔۔"وہ سرد مہری سے کہتے۔۔۔واپس لیٹ گیا۔۔۔

تیار ہو جاؤں؟؟۔۔۔"اس نے آہستگی سے پوچھا۔۔۔"

ہو جاؤ۔۔۔"کروٹ لیتے جواب دیا۔۔۔"

"آپ کے سامان سے؟؟۔۔"

ہمم۔"اجازت ملتے ہی اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔"

وہ فوری اپنے بال کھول کر سیٹ کرنے لگی۔۔۔

اسے نہیں خبر۔۔۔آمن کے سائیڈ ٹیبل پر لگے لیمپ پر شیشے سے کام ہوا ہوا تھا۔۔۔جس میں عافیہ کا بال سوارنے کا عکس وہ صاف دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر بڑی سی مسکان تھی۔۔۔

وہ بس خاموشی سے اسے تیار ہوتے دیکھتا رہا۔۔۔

"سنو۔۔۔"

جب وہ چوٹی بنا کر۔۔۔اور چہرے پر ہلکا سہ ٹیلکم پاوڈر لگا کر۔۔۔ باہر جانے لگی تو وہ پھر اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

"جی؟؟۔۔"

میرا باپ نظر آجائے۔۔۔ تو کالی بلی گمان کر کے واپس پلٹ" آنا۔۔۔ چاہے ایک سیکنڈ ہی کیوں ناں ہوا ہو تمھیں باہر نکلے۔۔۔اور دوپٹہ اوڑھ کر جاؤ۔۔" وہ سختی سے حکم صادر کر۔۔۔ واپس لیٹ گیا۔۔۔

"لائی ٹ بند کرتی جانا۔۔۔"

آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔ تو آپ بھی چلیں ناں۔۔۔ ملازمہ بلانے آئی ی" تھی آپ کو۔۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں بولی۔۔۔

آمن کا قریب ہونا اسے تحفظ بخشتا تھا۔۔۔

وہ ہوگا تو کسی کی مجال نہیں کے اسے دیکھے۔۔۔ حتی کے اس کے باپ کی بھی نہیں۔۔۔۔

مانا اس دن وہ تھپڑ مار گ ئی ے تھے۔۔۔ مگر آمن کے رخسار پر آئے نشان کے سبب ابراہیم بخش نے ان کی خوب کلاس لگادی تھی۔۔۔ جس کے بعد ابھی تک تو انھوں نے اس کے کمرے کا رخ نہیں کیا تھا۔۔۔

لگتا ہے تمھارا دل نہیں یے جانے کا۔۔۔" وہ ترچی نگاہیں کرتے " ۔۔ مفاہمانہ انداز میں بولا۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔میں تو جارہی ہوں۔۔۔''تیزی سے کہ کر کمرے سے"
نکلی۔۔۔۔

باہر نکلی تو خوب شور شرابا ناچ گانا چل رہا تھا۔۔۔

سامنے جھولے پر ایک خوبصورت گڑیا گلابی شرارے میں ملبوس نظر
آئی ی۔۔

ابھی تقریب شروع ہوئی ی تھی۔۔۔

پھر اس کی نگاہ سیڑھیوں سے اترتے خوبصورت نوجوان پر گ ئی۔۔۔

شہروز سفید کرتے شلوار میں ملبوس مسکراتا ہوا نظر آرہا تھا۔۔۔

اور شاہین بیگم خوب اس پر پیسے اڑا رہی تھیں۔۔۔

وہ یوں ہی مسکراتے ہوئے ابھی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا۔۔۔کے نگاہ سفر کرتے۔۔۔سائیڈ میں کھڑی لڑکی پر گئی۔۔۔اس کے قدم ٹھہر گئے۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل کو شدت سے اسے دیکھ کچھ ہوا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔"شاہین بیگم نے اس کے قدموں کو رکتا دیکھ۔۔۔فکر مند" لہجے میں پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔" وہ نفی میں سر جھٹکتے مسکرایا۔۔۔ لیکن نا جانے کیوں عافیہ "
کو دیکھنے کے بعد دل میں خلش محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس کی نگاہیں کتنے ہی دنوں سے اس لڑکی کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ تو
جیسے غائب ہو گئی ہو۔۔۔اور آج نظر آئی ی بھی تو کیسے موقع پر۔۔۔۔

اگر اپنی ماں کے ساتھ ہوئے ظلموں کا حساب نہ لینا ہوتا تو وہ زونی سے شادی
کبھی نہ کرتا۔۔۔۔

اپنی ماں کو ان ظلموں سے آزاد کرانے کی چاہ لیے ہوئے تھا وہ لڑکا۔۔۔اور یہ
مقصد اتنا بڑا تھا کے اس کے آگے وہ اپنے دل کی ہر خواہش کو مار سکتا تھا۔۔۔

شاہین بیگم زونی کے برابر میں بیٹھیں۔۔۔اور ان کے برابر میں شہر وز۔۔۔

شاہین بیگم نے ہی زونی کی طرف سے شہروز کو انگوٹھی پہنائی ی۔۔۔۔ پھر شہروز کی جانب سے زونی کو۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی شہروز کی نگاہ گھوم پھر کر۔۔عافیہ پر جا کر ٹھر جا رہی تھی۔۔

جو اسے دیکھ مسکرانے لگی۔۔۔

شہروز کا حسن سلوک بھولی نہیں تھی وہ لڑکی۔۔۔

مگر کاش بھول جاتی۔۔۔ کیونکے وہ نہیں جانتی۔۔۔ کسی کی بڑی شدت کی طلب بن چکی تھی وہ۔۔۔

اسے مسکراتا دیکھنے کے بعد۔۔۔دل میں مزید ہلچل مچی۔۔۔

وہ رنجیدہ سہ مسکرادیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

پوری منگنی میں وہ مسکراتی رہی۔۔۔

شاہ میر اور آمن کا منگنی میں شرکت نہ کرنا اس کی جیت تھی۔۔۔اب انتقام کی گھڑیاں زیادہ دور نہ تھیں۔۔۔وہ کیسے خوش نہ ہوتی۔۔۔

جب عورتوں کی الگ سے محفل سجی۔۔۔۔تو وہ اپنی منگنی کی خوشی میں ۔۔۔خود اپنا گلابی رنگ کا شرارہ سنبھالتی ناچی۔۔۔۔

مگر وہ کہاں جانتی تھی۔۔۔کہیں بہت دور۔۔۔۔

کوئی اور بارش میں ناچ رہا تھا۔۔۔۔وہ انتقام کی آگ میں ناچ رہی تھی۔۔۔وہ پہلی محبت کی خوشی میں ناچ رہا تھا۔۔۔۔دونوں ہی بہت خوش تھے آج۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

ارمان کی واپسی کا دن تھا آج۔۔۔۔

اس نے فلائی ٹ میں بیٹھنے سے پہلے کال کی تھی۔۔

مریم پلکیں بچھائے منتظر تھی اپنے شوہر کی واپسی کی۔۔۔

عالیان اور نور اصاحب بس نکلنے ہی والے تھے ائی یر پورٹ جانے کے لیے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔۔" وہ کلائی ی میں بندھی گھڑی دیکھ۔۔۔ آواز" لگا رہا تھا۔۔۔۔

پانچ منٹ لگیں گے ماموں کو ابھی۔۔۔ وہ نہانے گ ئ ے"
ہیں۔۔۔" مریم مسکراتے ہوئے بتانے لگی۔۔

اس کے چہرے سے آج خوشی کے جام بٹ رہے تھے۔۔۔

"افف۔۔۔ڈیڈ بھی ناں۔۔۔ ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے کہتا۔۔۔۔ٹی وی کھول کر چینل بدلنے لگا۔۔۔۔کے اچانک ایک نیوز سن۔۔۔اس کے رونگٹے کھڑے ہوئے۔۔۔

ارمان جس ایروپلین میں واپس آرہا تھااس کے کریش ہو جانے کی نیوز چل رہی تھی۔۔۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔"۔۔۔نیوز سنتے ہی۔۔۔ مریم کے پاؤں سے جان نکلی۔۔۔۔

وہ دھڑام کر کے فرش پر گرئی ی تھی۔۔۔

یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ پھر چیخی۔۔۔۔"

اس کی چیخ دل دہلا دینے والی تھی۔۔۔

اس کی محبت۔۔۔اس کی زندگی۔۔۔اس کی واحد خوشی۔۔۔اس کے ارمانوں وخوابوں کا جہاں۔۔۔سب لمحہ بھر میں بکھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس کا شوہر مر گیا تھا۔۔اسکی پہلی محبت۔۔۔

کل رات تو وعدہ کیا تھا اس نے۔۔۔کے واپس آکر۔۔۔۔اپنے پروجیکٹ کی کامیابی کے ساتھ ساتھ شادی کا اعلان کرئے گا۔۔۔۔پھر کیا ہوا؟؟۔۔۔یہ کیسا وعدہ تھا یار کا۔۔۔۔جو وفا نہ ہوا؟؟۔۔۔

ماں باپ۔۔۔۔نانا۔۔۔نانی۔۔۔اوراب شوہر۔۔۔اس کا تو سب ہی لوٹ گیا تھا۔۔۔

وہ کیسے نہ بکھرتی۔۔۔

لوگوں کے سنبھالنے سے سنبھل نہیں رہی تھی وہ لڑکی۔۔۔

اس کے شوہر کی میت کے نام پر گھر میں صرف کپڑے واس کی گھڑی آئی ی تھی۔۔۔

گلی محلے رشتے دار سب ہی تعزیت کرنے آئے ہوئے تھے۔۔۔

ریحانہ بیگم کا جوان بیٹا چلا گیا تھا۔۔

عالیان غم سے نڈھال ایک سائی یڈ میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

اس کا بھائی ی۔۔اس کی جان۔۔۔اس کا ساتھی۔۔۔اس کا دوست۔۔۔آج یوں ہی چلا گیا۔۔۔

وہ واپس نہیں گیا تھا ابھی تک۔۔۔کے اپنے بھائی ی سے مل کر جائے گا۔۔۔

ارمان۔۔۔۔ارمان۔۔۔۔"مریم اس کی گھڑی ہاتھ میں لے کر۔۔تڑپ" تڑپ کر روتے بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔۔

اسے ہوش آیا تو وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی ی تھی۔۔۔اس لڑکی کو تو اپنے شوہر کا آخری دیدار بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔اس کی روح تڑپتی رہ گ ئی تھی۔۔۔بلکتی رہ گ ئی تھی۔۔۔اس کی محبت کی چاہ میں مچلتی رہ گ ئی تھی۔۔

”دیکھو بیٹا۔۔۔۔میں سمجھتی ہوں تمھارا غم۔۔۔۔مگر اب تمھارے ساتھ ایک اور جان منسلک ہے۔۔۔۔اس لیے اپنا خیال رکھو۔۔۔“ڈاکٹرنی نے گمان کیا کے مرحوم کی بیوہ ہے وہ۔۔۔یہی سوچ اسے دلاسہ و ہمت دیتے ہوئے بولی۔۔۔

”یہ کیا بول رہی ہیں آپ؟؟۔۔“ریحانہ بیگم اس کے سر پر ہی کھڑی تھیں۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگیں۔۔۔۔جبکہ ساتھ کھڑی محلے کی عورت (شبانہ بیگم)ڈاکٹرنی کی بات کا مطلب سمجھتے۔۔اپنے منہ پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔۔

"بس۔۔ آپ کی بہو امید سے ہے۔۔۔ یہی کے آپ دادی بننے والی ہیں"
ڈاکٹرنی کا کہنا تھا کے ریحانہ بیگم کے ہوش اڑے۔۔۔

"ہائے توبہ۔۔ بن بیائی ماں۔۔۔ توبہ توبہ۔۔۔" شبانہ بیگم فوراً ہی کان پکڑنے لگی تھیں۔۔۔۔

"کیا؟۔۔۔ کیا بول رہی ہیں آپ؟؟؟۔۔ یہ تو کنواری ہے۔۔۔" ریحانہ بیگم بمشکل اپنے حواس پر قابو پاتے بولیں۔۔۔

"او۔۔۔ مطلب۔۔" ڈاکٹرنی انکی بات سنتے ہی کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہو گئی۔۔۔

چلیں میں دوائی ی لکھ دیتی ہوں۔۔۔" ریحانہ بیگم نے ڈاکٹرنی کی بات"
مفلوج ذہن کے ساتھ سنی۔۔۔

باہر خاندان ورشتے دار ودوست احباب آئے ہوئے تھے۔۔۔اگر انھیں خبر ہوئی ی تو کیا عزت رہ جائے گی ان کی اس معاشرے میں۔۔۔

مامی۔۔۔" شبانہ بیگم ڈاکٹرنی کو باہر لے گ ئی یں۔۔۔ان کے جاتے ہی"
مریم اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اب ارمان سے اپنا نکاح چھپانے کا مطلب اپنی اولاد کو گالی بنانا تھا۔۔۔

وہ تو چلا گیا تھا۔۔۔ مگر اپنی نشانی چھوڑ گیا تھا اس کے پاس۔۔۔

ایسی نشانی جس کے ساتھ وہ باخوشی اپنی زندگی گزار سکتی تھی۔۔۔

اس کی اولاد۔۔۔اس کی ارمان کی اولاد۔۔۔

یہ احساس ہی اسے جینے کی امنگ دینے لگا۔۔۔

اس نے سوچا۔۔۔ریحانہ بیگم کو سب کچھ بتادے۔۔۔مانا وہ بہت بری ہیں۔۔۔مگر اپنے مرحوم بیٹے کی اولاد سے تو منہ نہیں موڑ سکتیں۔۔۔

آخر کو اس بچے سے ان کا خون کا رشتہ تھا۔۔۔

"میں نہیں۔۔۔ چپ۔۔۔ایک دم چپ۔۔۔ مہمانوں سے گھر بھرا ہوا ہے۔۔۔ چاہتی کے ان کے کانوں تک تیری آوارگی کے افسانے پہنچیں۔۔۔ سمجھی۔۔۔" وہ اپنا سر پکڑ کر دبے دبے غصے میں بولیں۔۔۔

وہ خاموش کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔۔

"مامی میری بات تو سنیں۔۔۔ یہ بچہ۔۔۔ بچہ ارمان کا ہے۔۔۔ ہم نے چھپ کر نکاح کر رکھا تھا۔۔۔ م۔۔" ابھی وہ تیزی سے بیڈ سے اتر کر انھیں سچ بتا ہی رہی تھی۔۔۔ کے ایک زور دار طمانچہ ریحانہ بیگم نے اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔

بے حیا کہیں کی۔۔۔میرے مرحوم بیٹے پر اپنے گناہ کا بوجھ ڈالتے تجھے شرم نہیں آرہی؟؟؟۔۔۔یے ناں آخر تو کومل کی بیٹی۔۔۔۔بے شرم و آوارا۔۔۔" وہ چیخیں۔۔۔

ان کے چیخنے کی آواز سن۔۔۔شبانہ فورا بھاگی اندر آئی ی تھی۔۔۔

"گھر کی بات گھر میں دفن کرلو ریحانہ۔۔۔یوں چیخو گی تو اپنی ہی عزت معاشرے میں گوادو گی۔۔۔اس بے شرم نے جو چاند چڑھانا تھا چڑھا لیا۔۔۔اب تم تو عقل سے کام لو۔۔۔" شبانہ بیگم نے عجلت سے آکر ریحانہ کو مریم سے دور کیا۔۔اس سے قبل کے وہ دوبارا اسے مارتیں۔۔۔

ریحانہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کے اس بے حیا لڑکی کو جان سے مار دیں۔۔۔جوان کے مرحوم بیٹے پر اپنا گناہ تھوپ رہی تھی۔۔۔

”امی ؟؟؟۔۔۔ کیا ہوا ہے ؟؟؟۔۔“عالیان آوازیں سن کر۔۔۔ فکر مند ہو کر چلا آیا تھا۔۔۔

”کیا ہوا ہے۔۔ ہم لوٹ گ ئی ے ہیں۔۔۔ اس آوارا و بد کردار لڑکی نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔“ریحانہ بیگم اپنا سر پیٹتے ہوئے۔۔۔ زور زور سے روتے ہوئے بولیں۔۔

”مامی کیا بولے جا رہی ہیں آپ ؟؟۔۔ میں نے بتایا ناں آپ کو۔۔۔ یہ ارمان کا بچہ ہے۔۔۔۔ آپ میرا یقین کیوں نہیں کر تیں۔۔۔“مریم روتے ہوئے۔۔۔ بے بسی کی انتہا کو چھوتے گویا ہوئ ی۔۔ تو اس کی بات سن۔۔۔ عالیان پتھر کا بنا۔۔۔

چپ۔۔۔چپ کر جا۔۔۔اگر ایک لفظ اور بولی تو زبان کھینچ لوں گی تیری" گدی سے۔۔ناجانے کس کا گناہ میرے مرحوم بیٹے پر ڈال رہی ہے۔۔۔"وہ چیخیں۔۔۔

عالیان کو لگا وہ گر جائے گا۔۔۔

اس نے پاس والی دیوار پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر اسے۔۔۔

وہ لڑکی اس کی پہلی معصوم محبت تھی۔۔۔

بھائی کا غم کم تھا کیا۔۔۔جو اس نے بھی اتنا بڑا رنج پہنچا دیا۔۔۔وہ کیسے برداشت کرے۔۔۔

عالیان۔۔۔۔روکو اپنی ماں کو۔۔۔۔ارے تھو تھو ہو جائے گی سب جگہ تم "لوگوں کی۔۔۔" ریحانہ بیگم کا بس نہیں چل رہا تھا کے منہ نوچ لیں مریم کا۔۔۔۔وہ تو شبانہ بیگم بیچ میں ڈھال بن کر مریم کو بچا رہی تھیں۔۔۔

انھوں نے عالیان کو دیکھا۔۔۔تو تیزی سے بولیں۔۔۔

وہ بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔لگا جیسے ننھے سے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ہیں اس ظالم لڑکی نے۔۔۔

کیا سوچتا تھا اس کے بارے میں اور وہ کیا نکلی۔۔۔

وہ اس کے مرحوم بھائی ی پر الزام لگا رہی تھی۔۔۔وہ بھی کس قدر پُر اعتمادی سے۔۔

عالیان۔۔۔۔روکو۔۔۔"ریحانہ بیگم اپنے غم و غصے میں پاگلوں کی طرح" چیختے ہوئے شبانہ کو دھکا دے کر مریم پر ٹوٹ پڑی یں۔۔۔

وہ بے دھڑک مارے چلی جا رہی تھیں۔۔۔یہ تک دیکھنے کی زحمت نہیں کر رہی تھیں۔۔۔کے لگ کہاں رہی ہے۔۔۔

وہ بیچاری خود کو بچاتی دیوار سے جا لگی تھی۔۔۔

مام۔۔مام۔۔ سنبھالیں خود کو۔۔۔۔"شبانہ بیگم سے تو وہ جنونی عورت قابو ہی نہیں آرہی تھی۔۔۔۔اس لیے عالیان اسے بچانے کے لیے تیزی سے آیا۔۔۔

اس نے اپنی ماں کو پیچھے سے جکڑ لیا۔۔۔

"تم یہاں سے جاؤ مریم۔۔۔"وہ سرخ آنکھیں لیے۔۔۔ بھری آواز میں بولا۔۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں عالیان۔۔۔ تم تو کم از کم میرا یقین کرؤ۔۔۔یہ تمھارے بھائی ہی کی اولاد ہے۔۔۔۔ ہم نے چھپ کر نکاح کیا تھا۔۔۔"مریم کے گال سرخ پڑ رہے تھے۔۔۔ ریحانہ بیگم کے ہاتھوں کی چوڑیوں نے اس کے چہرے و جسم پر جگہ جگہ کٹ لگا دیے تھے۔۔۔ مگر وہ

لڑکی پھر بھی چپ نہ ہوئی ی۔۔۔اس نے عالیان کو پُرامید نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

اسے یقین تھا عالیان سمجھے گا اسے۔۔۔یقین کرئے گا اس کی بات پر۔۔۔

ابھی۔۔۔۔جاؤ یہاں سے۔۔۔"عالیان نے ہونٹوں کو ایک دوسرے" میں سختی سے بھینچتے۔۔بکھرتے جذبات پر جبر کر۔۔ سختی سے کہا۔۔۔

"مگر۔۔۔"

میں نے کہا جاؤ۔۔۔"اس بار وہ چنگھاڑا تھا۔۔۔"

مریم کو شبانہ بیگم دوسرے کمرے میں لے گ ئی یں۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کیوں ؟۔۔۔ کیوں ؟؟؟۔۔۔ کیوں مریم ؟؟؟۔۔ کیوں ؟؟؟۔۔ ‘‘مہمانوں و’’ رشتے داروں کے سامنے۔۔۔ اپنے اندر اٹھتے طوفانوں کو جبر کر کے روکے رکھا۔۔۔

جب سب چلے گ ئ ے تو اپنی ماں کو ان کے کمرے میں نیند کی دوائ ی دے کر سولا آیا۔۔۔

اس کے کمرے کے راستے میں ہی مریم کا کمرا تھا۔۔۔

اس کمرے کے دروازے کے نیچے سے روشنی آتی دیکھائی ی دے رہی تھی۔۔۔

وہ چپ چاپ اپنے کمرے کی جانب آیا۔۔۔

مرتے قدموں سے کمرے میں داخل ہو کر۔۔۔دروازہ بند کیا۔۔۔اور بس دروازہ بند کرنا تھا۔۔۔کے جو طوفان قید کیے ہوئے تھا۔۔وہ چیخوں کے ذریعے باہر نکلا۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا۔۔۔

دروازے سے کمر لگا کر وہیں کھڑے رونے لگا۔۔۔اور روتا ہی چلا گیا۔۔۔

ایک طرف جوان بھائی ی کی موت کا صدمہ تھا تو دوسری جانب اپنی محبوبہ کی بدکرداری۔۔۔

اس کا دل مارے غموں کے چور چور تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

جب گھر میں مکمل خاموشی چھاگ ئی۔۔تو ریحانہ بیگم دبے پاؤں کمرے سے نکلیں۔۔۔۔

❤*H usny Kanwal*❤

”میں نہ کہتی تھی کے مت لگائیں اسے یونیورسٹی۔۔ مگر آپ وارمان نہ مانے۔۔۔ دیکھ لیں اب اپنی بھانجی کی کرتوت۔۔۔ کیا گل کھلایا ہے اس نے۔۔۔ ہماری عزت کا ناجانے کہاں کہاں جنازہ نکال کر آئی ہے یہ۔۔۔“ ریحانہ بیگم نے عدالت لگادی تھی۔۔۔ جس میں مریم اپنے ماموں وعالیان کے سامنے مجرم بنے کھڑی تھی۔۔۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ ماموں جان آپ تو میرا یقین کریں۔۔۔ ارمان نے نکاح کیا تھا مجھ سے۔۔۔ ہمارا نکاح ایک سال پرانا ہے۔۔۔ یہ کوئی گناہ نہیں ہے یہ تو آپ کے بیٹے کی نشانی ہے۔۔۔“ مریم روتے ہوئے ان کا ہاتھ تھام کر گویا ہوئی۔۔۔

بے بسی کی انتہا تھی اس لڑکی پر۔۔۔

وہ رو رو کر ایک ایک کو بتا رہی تھی کے نکاح ہوا ہے۔۔ کوئی ی گناہ نہیں کیا۔۔۔

اگر نکاح ہوا ہے تو نکاح نامہ بھی ہو گا۔۔۔ کہاں ہے وہ؟؟۔۔" عالیان کا" دل ابھی بھی ماننے کے لیے تیار نہ تھا کے وہ جھوٹی و بد کردار لڑکی ہے۔۔

ہر سانس دعا گو تھی کے وہ سچی نکلے۔۔۔ اپنے بھائی ی کی اولاد باخوشی پال لیتا وہ۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ نکاح نامہ ہے۔۔۔ ارمان کے الماری میں ہے۔۔۔" مریم کا تو" کل سے دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا۔۔۔ اس کے تو ذہن میں نکاح نامے کا آیا ہی نہیں۔۔۔

مگر عالیان کے پوچھتے ہی۔۔۔آنکھوں میں چمک ابھرئی ی۔۔۔

وہ فوراہی نکاح نامہ لینے ارمان کے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔اس کے پیچھے پیچھے باقی سب بھی پہنچے۔۔۔

ارمان نے اس کے سامنے نکاح نامہ اپنی کپڑوں کی الماری کے سب سے نیچے حصے کے لاکر میں رکھا تھا۔۔۔اور بتایا بھی تھا کے کبھی ضرورت ہو تو یہاں سے دیکھ لے۔۔۔

آج اس کی اولاد کو گالی بننے سے وہ نکاح نامہ ہی بچا سکتا تھا بس۔۔۔

وہ روتے ہوئے۔۔۔ تیزی سے الماری سے کپڑے پھینکنے لگی۔۔۔ پھر لرزتے ہاتھوں کے ساتھ لاکر کھولا۔۔۔۔

ملا؟؟" وہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ مگر ہڑبڑاہٹ کے سبب شاید نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

"ہٹو۔۔۔ میں دیکھوں۔۔" عالیان نے اسے ہٹایا۔۔۔اور خود ایک ایک فائل اچھی طرح دیکھی۔۔۔ مگر نکاح نامہ نہ ملا۔۔۔

"تم کس کی باتوں میں آ رہے ہو عالیان۔۔۔ یہ صرف بے وقوف بنا رہی ہیں ہم سب کو۔۔اپنا گناہ چھپانے کے لیے میرے مرحوم بیٹے کا سہارا لے رہی ہے۔۔" ریحانہ بیگم روتے ہوئے بپھر کر بولیں۔۔۔

عالیان ان کی تلخ باتیں سننے کے باوجود نکاح نامہ ڈھونڈنا روک نہیں رہا تھا۔۔۔

کہاں جا سکتا ہے۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ارمان نے یہیں رکھا تھا۔۔“وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔

”تو کہاں ہے؟؟۔۔“اس بار عالیان چیخا تھا اس نازک صفت پر۔۔۔

اس کی دماغ کی رگیں تنی ہوئی یں تھیں۔۔۔

مریم پوری جان سے کانپ کر اک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔۔۔

”مجھے نہیں پتا۔۔۔شاید کہیں اور رکھ دیا ہو۔۔۔“وہ لرزتے وجود کے ساتھ اٹھ کر درازوں میں ڈھونڈنے لگی۔۔۔

نکاح نامہ تو جیسے غائب ہو گیا تھا۔۔۔ پورا کمرا چھان مارا۔۔۔۔ وہ نہ ملا۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔ نکل تو میرے بیٹے کے کمرے سے۔۔۔ تیرا ناپاک وجود" میں برداشت نہیں کر سکتی اپنے بیٹے کے کمرے میں۔۔۔ وہ بہن مانتا تھا تجھے اور تو۔۔۔ تو اسی کی پیٹھ پر چھرا گھونپ رہی ہے وہ بھی اس کے انتقال کے بعد۔۔۔ تھوڑی تو شرم کر۔۔۔" ریحانہ بیگم اس کے بالوں کو جڑوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے۔۔۔ کمرے سے باہر نکال لائی یں۔۔۔۔

اس کے بالوں کی جڑئی یں بری طرح جھنجھوڑ رہی تھیں وہ۔۔۔ وہ نازک صفت گڑیا چیخ رہی تھی تکلیف کی شدت سے۔۔۔ اس کی آنکھوں سے موتی جھر جھر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

اس ظالم عورت نے ذرا ترس نہ کھایا اس لڑکی پر۔۔۔جبکے جانتی تھیں امید سے ہے وہ۔۔۔اسے لاکر لاونج میں پھینکا۔۔۔۔

عالیان وہیں بیٹھ کر رونے لگا تھا۔۔۔۔

وہ بکھر چکا تھا۔۔۔۔

اس کی معصوم محبت۔۔ جس نے ابھی سانسیں لینا سیکھا ہی تھا وہ آج دم توڑ گ ئی تھی۔۔۔۔

ریحانہ بیگم کا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ مریم کے فرش پر گرے وجود پر لاتیں مارنے لگیں۔۔۔۔

یقیناارادہ بچہ مار دینے کا تھا۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟؟۔۔انسان ہے وہ۔۔۔۔"نور اصاحب" مزید برداشت نہ کر سکے۔۔۔ تیزی سے آ کر انھیں مریم سے دور دھکا دیا۔۔۔اور مریم کے بے ست جسم کو اٹھانے لگے۔۔۔

اس نے تو کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کے ایک دن ایسا بھی دیکھے گی زندگی میں۔۔۔۔۔۔کے کردار کی دھجیاں اڑ جائی یں گی۔۔۔اپنی پاکیزگی کی صفائی ی دے گی مگر کوئی ی یقین نہیں کرئے گا۔۔۔۔اس کی محبت اس کا ساتھ دینے کے لیے دنیا میں نہ ہو گی۔۔۔اور اس کا بچہ۔۔۔اسے گالی قرار دے دیا جائے گا۔۔

"بہت ہو گیا نوراصاحب ۔۔اب اس لڑکی کا وجود مجھے ایک پل بھی اپنے گھر میں گوارا نہیں ۔۔۔ نکالیں اسے میرے گھر سے ۔۔۔" وہ جنونی انداز میں چیخیں ۔۔۔

"تم چپ کر جاؤ ۔۔۔ اگر وہ کہہ رہی ہے کے نکاح ہوا ہے تو ضرور اس میں سچائی ہی ہو گی ۔۔۔ میں مریم کے کردار کی گواہی دے سکتا ہوں ۔۔۔ میری بچی بہت معصوم ہے ۔۔۔" نوراصاحب کے الفاظوں نے جیسے اسے ڈھارس دی ۔۔۔

"آہ ۔۔۔ نوراصاحب اپنی بھانجی کی محبت میں اندھے ہو گئے ہیں آپ ۔۔۔ میرے مرحوم بیٹے پر اپنا گناہ تھوپنے کی کوشش کر رہی ہے یہ ۔۔اور آپ ہیں کے اس کا ساتھ دے رہے ہیں ۔۔۔" وہ نوراصاحب پر بگڑ ئی یں ۔۔۔

بیٹا۔۔۔ تم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔"نوراصاحب نے اسے اٹھا کر کمرے"
میں بھیجا۔۔۔۔

وہ روتے ہوئے چلی گ ئی تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

نوراصاحب کچھ دیر بعد اکیلے بات کرنے کے لیے اس کے کمرے میں
آئے۔۔۔

انھیں یقین تھا اپنی مریم پر۔۔۔کے اگر وہ کہ رہی ہے کے نکاح ہوا ہے اس کا
اور ارمان کا۔۔۔ تو اس میں کچھ تو سچائی ی ہو گی۔۔۔

بیٹا مجھے بتاؤ۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔اور سب سچ سچ بتانا۔۔۔“نورا صاحب” نے اس کے سامنے بیٹھتے تحمل سے پوچھا۔۔۔۔

ایسے معاملات میں تو قتل و غارت ہو جاتی ہے عزت کے نام پر۔۔۔ مگر وہ خاموش تھے۔۔۔۔

مریم نے انھیں سب سچ سچ بیان کر دیا۔۔۔کے ان کا سال بھر پہلے کا نکاح ہے۔۔۔جو اسلام آباد کی اک مسجد میں وہاں کے مقامی لوگوں کے سامنے ہوا تھا۔۔۔

جب ارمان اپنی دادی کو ڈاکٹر کے دیکھانے اسلام آباد لے کر گیا تھا تو وہیں اس سے نکاح بھی کر لیا تھا۔۔۔۔۔

نوراصاحب سب کچھ سننے کے بعد خاموشی سے وہاں سے چلے
گ ئ ے۔۔۔

کومل کے بھاگنے کے سبب وہ پہلے بھی معاشرے کے سامنے بڑے ذلیل
ہوئے تھے۔۔۔اوراب مریم کی پریگنینسی۔۔۔۔

وہ اپنی عزت بچاناچاہتے تھے۔۔۔اس لیے انھوں نے عالیان کوبلایا۔۔۔۔

مریم وعالیان آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

”عالیان بیٹا۔۔۔ ہماری عزت تمھارے ہاتھوں میں ہے اب۔۔۔ تم ذہین ہو۔۔۔ ہماری عزت کی خاطر یہ کڑوا گھونٹ پی لو۔۔۔“ نورا صاحب کے کہتے ہی مریم کی احتجاجی نگاہیں اٹھیں۔۔۔

عالیان کو اپنے شوہر کے روپ میں تسلیم کرنا اسے ناممکن سہ لگا۔۔۔ اسے تو وہ اپنا بھائی ہی مانتی آئی ہی تھی۔۔۔

دوسری جانب ریحانہ بیگم کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

”ہوش میں تو ہیں آپ؟۔۔۔ اپنی بھانجی کا گناہ چھپانے کے لیے میرے بیٹے کو بلی کا بکرا بنا رہے ہیں“ ریحانہ بیگم بھرپور احتجاج کرنے میدان میں اترئی یں۔۔۔۔

"مام۔۔۔میں بچہ نہیں ہوں۔۔۔۔ عقل ہے مجھ میں۔۔۔اور ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں اگر میں اپنے گھر کی عزت کی حفاظت نہیں کرؤں گا تو پھر کون کرئے گا۔۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔تو ریحانہ بیگم اپنا سہ منہ لے کر چپ ہو گئی یں۔۔۔۔

"میں راضی ہوں۔۔۔ مگر صرف ایک شرط پر۔۔۔اس سے کہیں کل ہی مام کے ساتھ جا کر یہ گناہ خود سے دور کر کے آئے۔۔۔" عالیان کے جملے ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر آن گرے تھے۔۔۔۔

"یہ کوئی ی گناہ نہیں ہے۔۔۔یہ تمھارے مرحوم بھائی ی کی اولاد ہے۔۔۔ تم اسے کیسے مارنے کا کہہ سکتے ہو مجھے ؟؟۔۔" مریم بلک کر روتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

تیری زبان کھینچ لوں گی میں اگر ایک بار اور تو نے میرے مرحوم بیٹے کو ان" سب میں کھینچا۔۔۔" ریحانہ بیگم آنکھوں میں انگارے بھرے وارن کرنے لگیں۔۔۔

میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے ڈیڈ۔۔۔ میں شادی اسی شرط پر کرؤں" گا۔۔۔ آپ دیکھ لیں اب۔۔۔" عالیان گمبھیر لہجے میں اپنا فیصلہ سنا کر چل دیا تھا۔۔۔

نور اصاحب نظر نہیں اٹھا پا رہے تھے۔۔۔ بہت شرمسار تھے وہ۔۔۔۔

جس سے مریم نے یہ تاثر لیا کے وہ بھی اس بچے کو گناہ سمجھ رہے ہیں۔۔۔

وہ روتے ہوئے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اپنا بچہ گرا دے؟؟؟۔۔۔ نہیں ہر گز نہیں۔۔۔

اپنے شوہر کی آخری نشانی خود اپنے ہاتھوں سے کیسے مار دے وہ۔۔۔

اپنے یونی کے بیگ کو خالی کر کے۔۔۔ اس میں اپنے دو سوٹ اور کچھ پیسے رکھ لیے۔۔۔ جو اسے ارمان جیب خرچی کے لیے دے کر گیا تھا۔۔۔ اور کچھ ماموں نے دیے تھے۔۔۔

پیسے زیادہ نہیں تھے۔۔۔ مگر اتنے ضرور تھے کے کسی ویلفیئر میں جا کر رہ سکے۔۔۔

اپنے ارمان کی آخری نشانی کو بچانے کے لیے وہ گھر سے بھاگنے کا ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

وہ ایک بار اپنا پورا کمرا دیکھنے لگی۔۔۔ بڑی حسرت تھی ان نگاہوں میں۔۔۔

اپنا چھوٹا سہ آشیانہ بنانے کی کس قدر چاہ تھی اسے۔۔۔ یہ سوچ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

"یہ وقت کمزور پڑنے کا نہیں ہے مریم۔۔ مضبوط بنو۔۔۔۔ کیونکے تم اکیلی نہیں ہو تمھاری اولاد ہے تمھارے ساتھ۔۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتے۔۔۔ خود کی ہمت بڑھانے لگی۔۔۔

اس نے کمرے کی لائٹس اف کی۔۔۔

پھر دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اوئے۔۔۔شاہ میر۔۔۔''وہ وجاہت سے مالامال نوجوان شاپ پر کھڑا پارٹی'' کا سامان خرید رہا تھا۔۔۔کے دور سے ہی۔۔۔کے مخالف ٹیم کے ممبر کی اس پر نظر پڑئی ی۔۔۔

وہ تینوں تیزی سے اس کی جانب آئے تھے۔۔۔

ہیلو۔۔۔دیکھو تو ذرا کون مل گیا ہے ہمیں۔۔۔"حمزہ نے شاہمیر کی توجہ اپنی جانب مبذول کی تھی۔۔۔

کیا کام ہے؟؟۔۔"وہ نروٹھے پن سے کہتا۔۔ان کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔

اوئے۔۔۔یہ تو اینگری ینگ مین بنا ہوا ہے۔۔۔لگتا ہے بچی چھوڑ کر بھاگ گ ئی اس کی۔۔۔"حمزہ کے ساتھی پیچھے سے اس کا مزاق اڑانے لگے۔۔۔

کہنے کو وہ ایسے ہی بھونک رہے تھے۔۔۔مگر نا جانے کیوں آج ان کا ہٹ کسنا وہ برداشت نہ کر سکا۔۔۔۔

وہ پہلے ہی دل جلا تھا۔۔۔

دوپہر کا منظر اس کی آنکھوں میں گھوم گیا۔۔۔

ماضی۔۔۔۔

وہ ٹیبل پر بیٹھا سب کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔کے اس کی نگاہ سامنے سے مسکراتے ہوئے آتی بلوری آنکھوں والی چلبلی گڑیا پر گ ئی۔۔۔

وہ اکثر اس کے برابر والی چی ئی رپر بیٹھتی تھی آکر۔۔۔اس لیے شاہ میر نے ہلکی سی چی ئی راس کے لیے کھسکا دی۔۔تا کے وہ آرام سے بیٹھ سکے۔۔۔ مگر یہ دیکھ آگ لگی سینے میں۔۔۔کے بجائے وہ اس کے برابر میں بیٹھنے کے شہروز کے برابر میں بیٹھی۔۔۔

منگیتر ساتھ نہیں بیٹھتے ہمارے یہاں۔۔۔" آمن تیزی سے بولا تھا۔۔۔

"مگر منگیتر ہونے سے پہلے ہم کزنز ہیں کالے بلے۔۔۔اور ایک ہی گھر میں رہ کر بڑے ہوئے ہیں۔۔۔تو پلیز۔۔۔اپنی یہ دقیانوسی سوچ اپنی منگیتر کے لیے رکھو۔۔۔۔۔۔" وہ خاصہ منہ بگاڑ کر۔۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

آمن دانت کچکچانے لگا تھا اس کا منہ توڑ جواب سن۔۔

سب بڑے خاموش تھے۔۔۔جس کے سبب آمن کو بھی مجبوراً خاموش ہونا پڑا۔۔۔

زونی خاصہ بلش کر رہی تھی۔۔اس کے گال گلابی ہوئے جا رہے تھے۔۔۔وہ ناشتہ بھی اپنے الٹے ہاتھ سے کر رہی تھی۔۔۔یہ دیکھ شاہ میر کا دماغ کھٹکا۔۔۔

وہ چاہے یا نہ چاہے توجہ اسی کی جانب مرکوز تھی۔۔۔

اچانک ہاتھ سے چمچہ نیچے گر گیا۔۔۔وہ اٹھانے کے لیے جھکا۔۔۔تو نظر دل خراش منظر پر پڑئی ی۔۔۔

شہروز ٹیبل کے نیچے۔۔۔۔زونی کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔۔۔یہ دیکھ سینے میں جیسے آگ بھڑک اٹھی۔۔۔۔

زونی اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر وہ چھوڑ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ منظر دیکھنے کے بعد۔۔۔ مزید ناشتہ کنٹینیو رکھنا اب ممکن نہ تھا۔۔۔ وہ دانت پیستے ہوئے وہاں سے چل دیا۔۔۔

جبکہ اسے نہیں خبر۔۔۔ اس کے جاتے ہی آمن کا چمچہ بھی نیچے گرا۔۔۔

یہ آج چمچے بڑے گر رہے ہیں۔۔۔" شاہین بیگم ٹوکتے ہوئے" بولیں۔۔۔ تو آمن پھیکی سی مسکان چہرے پر سجائے نیچے جھکا۔۔۔۔

تو اس لیے اتنا شرمایا جا رہا ہے۔۔" آمن نے جب شہروز کو اس کا ہاتھ" پکڑے دیکھا تو خود کو روک نہ سکا۔۔۔ اور پورا ٹیبل کے نیچے آگیا۔۔ پھر اوپر

اٹھایا۔۔۔اور اگلے ہی پل fork ٹیبل پر اندازے سے ہاتھ مار کر۔۔۔کانٹا تیزی سے وہ کانٹا شہروز کے پاؤں پر گڑھا دیا۔۔۔

آہ۔۔۔"وہ زور سے چیخا۔۔۔تو سب کی توجہ اس کی۔جانب مرکوز" ہوئی ی۔۔۔جبکے زونی بری طرح چونکی۔۔۔

سب کی توجہ کیونکے شہروز کی جانب تھی۔۔اس لیے آمن پر کسی کا دیھان ہی نہ گیا۔۔۔پھر اس جیسے سنجیدہ شخص سے اتنی بچگانہ حرکت کی توقع بھی تو کوئی ی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ پر آکر اطمینان سے بیٹھ گیا۔۔۔

زونی کی اچانک نگاہ آمن پر گ ئی۔۔جو بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟؟۔۔''شاہین بیگم فکر مند ہو کر تیزی سے پوچھنے لگیں۔۔۔''

کچھ نہیں۔۔۔''شہروز اپنا پاؤں اٹھا کر مسلتے۔۔۔الجھے لہجے میں بولا۔۔۔''

اس کی پوری توجہ زونی کی طرف تھی۔۔۔اس لیے کوئی ی علم
نہیں۔۔۔کے ہوا کیا؟؟۔۔۔وہ خود کنفیوز ہو کر اپنا پائی نچہ اٹھا کر دیکھنے لگا۔۔اس کی سفید جلد پر کانٹے کے نشان تھے۔۔۔

افف۔۔۔لگتا ہے جیسے کسی بلے نے پنجے مارے ہوں۔۔۔''زونی اس کا'' پاؤں دیکھ۔۔۔۔مفاہمانہ انداز میں۔۔۔طنز کرنے لگی۔۔۔

”مطلب بلی نے ؟؟۔۔“شہروز سمجھا نہیں تھا۔۔اس لیے اس کے لفظ کی تصحیح کرنے لگا۔۔۔۔ مگر سامنے بیٹھا شخص باخوبی سمجھ چکا تھا کے اشارہ اسی کی جانب ہے۔۔۔۔

”نہیں۔۔بلا۔۔۔“وہ سامنے بیٹھے نوجوان کو دیکھ غرا کر بولی۔۔

جس پر آمن انجان چہرہ بنائے اسے تکنے لگا۔۔۔ جیسے سمجھ ہی نہ آ رہا ہو وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔

حال۔۔۔۔

زونی کا ہاتھ شہروز کے ہاتھ میں دیکھ۔۔۔دل شدید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اس لیے تو اس نے پارٹی خود رکھی تھی۔۔۔تا کے دماغ ہٹا سکے۔۔ مگر ان لڑکوں کا کہنا۔۔۔زخموں پر نمک چھڑک گیا تھا۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔۔" شاہ میر دبے دبے غصے میں بولنے والے کی گردن کو" دبوچتے دھاڑا۔۔۔

اس کی آنکھیں دیکھ وہ لڑکا وحشت زدہ ہوا۔۔۔

اتنی آگ کیوں لگی ہوئی ی ہے؟؟۔۔دو تین میچ کیا جیت گیا۔۔۔تو، تو" اپنے آپ کو خود زیادہ ہی چیمپین سمجھ رہا ہے۔۔" حمزہ اس شیر کا ہاتھ اپنے دوست کے گلے سے ہٹاتے۔۔۔۔مزید آگ میں گھی ڈالنے کا کام کرنے لگا۔۔۔۔

”کتنا بے غیرت آدمی ہے تو۔۔۔ہر بار ہارتا ہے پھر بھی اپنا یہ جھوٹا بھرم لے کر میرے سامنے آجاتا ہے۔۔۔“شاہ میر کے اندر لاوا پک رہا تھا۔۔۔

وہ ایسے لوگوں کو منہ نہیں لگایا کرتا تھا۔۔۔ مگر آج۔۔۔وہ جوابی کاروائی ی کرنے لگا۔۔۔

”تو کھلے میدان کا شیر ہے بس۔۔۔ورنہ دم ہے تو ابھی اسی وقت سامنے چلتے روڈ پر ریس لگا کر مجھے ہرا کے دیکھا۔۔۔میں مان جاؤں گا تجھے۔۔۔۔“حمزہ بپھرے لہجے میں اسے چیلنج کرنے لگا۔۔۔

”میں روڈ پر ریس نہیں لگاتا۔۔۔میرے کچھ رولز ہیں۔۔“وہ تیزی سے رد میں بولا۔۔۔

یہ بول ناں۔۔۔۔کے ڈر گیا۔۔۔"حمزہ فوراز چ کرنے لگا۔۔۔"

اس نے دانستہ طور پر مرچیں لگائی یں تھیں تا کے وہ بھڑ کے۔۔۔

نہیں۔۔۔بچی بھاگ گ ئی بیچارے کی۔۔۔"وہ پہلے ہی کیا کم تپا ہوا تھا" کے حمزہ کے ساتھی۔استہزائی یہ انداز میں ایک دوسرے کو تالی مارتے ہوئے۔۔۔اسے مزید تپانے لگے۔۔۔

شاہ میر اور ڈر گیا؟؟۔۔"اس حسین نوجوان نے۔۔۔یہ جملہ نہایت مغرور" و مضحکہ خیز لہجے میں دوبارا دوہرایا۔۔۔

تو آنا پھر میدان میں۔۔۔۔کیا بچوں کی طرح"

سائیڈ میں لڑ رہا ہے۔۔۔"حمزہ نے اسے چیلنج دیا۔۔۔

"چل۔۔۔ٹھیک ہے آجا۔۔۔اور اگر تو ہارا۔۔۔تو، تو اور تیرے ساتھی پوری یونی کے سامنے میرے جوتوں پر اپنی ناک رگڑو گے۔۔۔ہمت ہے ؟۔۔۔"حمزہ نے زخمی شیر کو چھیڑ دیا تھا۔۔۔جواب چنگھاڑتے نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ دانت پیستے۔۔۔ایک ایک لفظ پر جماؤ دے کر دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

"منظور ہے۔۔۔"حمزہ ایک دو ثانیوں کے لیے سوچ میں پڑا۔۔۔

اسے سوچ میں پڑا دیکھ۔۔۔شاہ میر کے چہرے پر اطمینان بخش مسکراہٹ رقصاں ہوئی۔۔۔

جسے دیکھتے ہی حمزہ جل کر چیلنج کے لیے آمادہ ہوا۔۔۔

''منظور ہے۔۔۔''

ریس شروع ہو چکی تھی۔۔۔مقام طے کر لیا تھا۔۔۔وہاں حمزہ کے ساتھی جھنڈا پکڑے کھڑے تھے۔۔۔جو پہلے اس جھنڈے تک پہنچے گا وہ ہی ریس جیتے گا۔۔۔۔

اس کی گاڑی روڈ پر ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔۔

دو تین گاڑیوں کو ٹیک اف کر۔۔۔ سگنل توڑ کر سامنے روڈ پر گاڑی بجلی کی رفتار سے آگے لے گیا۔۔۔

حمزہ بالکل اس کے برابر گاڑی لے آیا تھا۔۔

اس حسین نوجوان کی گاڑی فل اسپیڈ پر تھی۔۔۔اس قدر اسپیڈ۔۔۔کے برابر سے گزرے تو گمان ہو کے بجلی گزرئی ہے۔۔۔

حمزہ کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔

کم اون بے بی۔۔۔"وہ گاڑی کی اسپیڈ مزید بڑھاتے بڑبڑایا۔"

اسکے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھر آئی ی تھی۔۔۔

یقیناریس کاونراسی نے بننا تھا۔۔۔ابھی وہ دوسرا سگنل توڑ کر آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔کے سامنے اچانک ایک لڑکی آگ ئی۔۔۔

گاڑی اس قدر اسپیڈ میں تھی کے وہ بریک نہ لگا سکا۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ لڑکی اس کی گاڑی سے ٹکرا گ ئی۔۔۔

وہ ہوا میں اچھل کر۔۔۔دور روڈ پر منہ کے بل جا گرئ ی تھی۔۔۔۔

اس کی گاڑی رکی۔۔۔تو سانس تھم کر رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

وہ پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھنے لگا۔۔۔

اس کے پیشانی پسینے سے تر بتر تھی۔۔۔

کیا کرؤں ؟۔۔"اس کے اوسان خطا ہو گ ئ ے تھے۔۔۔کچھ سمجھ" نہیں آ رہا تھا کے کیا کرے۔۔۔

کچھ ثانیوں کے لیے۔۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے سن سی کیفیت میں بیٹھا رہا۔۔۔

خیال آیا کے بھاگ جائے۔۔۔کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔مگر پھر اس نے سائی یڈ مرر سے روڈ پر پڑئ ی لڑکی کو دیکھا۔۔۔

اس کے جسم سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔

نہیں وہ مر جائے گی۔۔"اپنے بھاگنے کے خیال کو رد کر۔۔وہ تیزی سے" گاڑی سے اترا۔۔۔

اس لڑکی کے پاس لوگ جمع ہو رہے تھے۔۔۔ مگر کوئی ی بھی اسے اٹھانے قریب نہیں آرہا تھا۔۔۔

شاہ میر نے تیزی سے آکر۔۔۔اپنے لرزتے ہاتھوں سے اس کے بے ست و خون آلود جسم کو سیدھا کیا۔۔۔

مس چشمش۔۔۔"اگلے ہی پل مارے شاکڈ کے منہ سے نکلا۔۔۔"

اس نے کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کے وہ لڑکی مریم نکلے گی۔۔۔

وہ فوراً ہی اسے باہوں میں بھر کر کھڑا ہوا۔۔

لوگوں نے اس کی مدد کی۔۔۔

وہ گاڑی کی پیسنجر سیٹ پر اسے لیٹانے لگا تو ایک بھلی خاتون مریم کو پکڑ کر بیٹھیں۔۔۔۔

شاہ میر تیزی سے ڈرائی یو نگ سیٹ پر بیٹھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔۔۔اس نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔فل اسپیڈ میں لے کر ہسپتال پہنچا۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا مس چشمش تمھیں۔۔۔۔سنا تم نے۔۔۔سب ٹھیک" ہو جائے گا۔۔بس تھوڑی ہمت کرؤ۔۔۔۔"شاہ میر نے اس کے نازک و خون میں لت پت سراپے کو اپنی باہوں میں بھرا تھا۔۔۔وہ روتے ہوئے اسے ہمت دے رہا تھا۔۔۔جبکہ وہ بے ہوش تھی۔۔۔

وہ عورت بھی شاہ میر کے ساتھ ساتھ ہی ہسپتال میں داخل ہوئی ی تھی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔"وہ ہسپتال میں داخل ہوتے ہی مریم کو اسٹریچر پر لیٹا" کر چیخنے لگا۔۔۔

ایک فی میل ڈاکٹر نے آکر مریم کی حالت دیکھی۔۔۔

''کیا ہوا ہے انھیں ؟؟۔''

''ایکسیڈنٹ ہوا ہے میری گاڑی سے۔۔۔''وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔

''او۔۔۔ایکسیڈنٹ کیس ہے۔۔۔تو پہلے آپ پولیس کو انفارم کریں۔۔۔ہم ایسے پیشنٹ کو نہیں دیکھ سکتے۔۔۔''ڈاکٹر سپاٹ سے لہجے میں بولی تو شاہ میر کا خون کھول گیا۔۔۔

''وہ مر جائے گی اتنی دیر میں تو۔۔۔آپ اس کا ٹریٹمنٹ اسٹارٹ کریں۔۔۔میں ساری فارملٹی فل کر دوں گا۔۔۔اور پلیز ذرا جلدی۔۔۔''اس کی جان سولی پر لٹکی تھی۔۔۔اگر آج اس لڑکی کو کچھ ہو گیا تو وہ زندگی بھر خود کو معاف نہیں کر سکے گا۔۔۔۔

سوری مگر۔۔۔ہم نہیں کر سکتے۔۔۔"فی میل ڈاکٹر کسی صورت راضی نہ تھی۔۔۔

"تم جانتی بھی ہو میں کون ہوں۔۔۔ابراہیم بخش کا پوتا۔۔۔وہ سیاسی لیڈر ہیں۔۔۔میرا باپ چیر مین ہے۔۔۔اور تم میرے لائے ہوئے پیشنٹ کو ویٹ پر بیٹھا رہی ہو۔۔۔صرف ایک منٹ لگے گا مجھے تمھارا پورا کیریئر تباہ کرنے میں۔۔۔سمجھیں۔۔۔اب جلدی کرؤ۔۔۔"شعلہ بار نگاہوں سے اس ڈاکٹر کو دیکھتے وہ ایک ایک لفظ جتا جتا کر گویا ہوا۔۔۔

اس کی دھمکی اس قدر رعب دار تھی کے وہ ڈاکٹر مزید کچھ نہ بولی۔۔۔

مریم کو ایمر جنسی میں اپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تھا۔۔۔

شاہ میر اپنا سر پکڑے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اس کی ہر سانس دعا گو تھی کہ کسی طرح وہ لڑکی بچ جائے۔۔۔

اچانک اس کی توجہ اپنے ہاتھوں پر لگے مریم کے خون پر گئی۔۔۔

اس کے کپڑے مریم کے خون سے رنگے تھے۔۔۔

وہ خاتون اس کی کمر پر تھپتھپاتے دلاسہ دینے لگیں۔۔۔ جس کی اس لمحے اسے بہت ضرورت تھی۔۔

"مجھے ریس نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔نہ میں کرتا نہ یہ سب ہوتا۔۔۔وہ لڑکی میری وجہ سے اس حال میں ہے۔۔۔" وہ روہانسہ لہجے میں بولا۔۔۔

اللہ بہتر کرۓ گا۔۔۔بس دعا کرؤ وہ بچ جائۓ۔""۔۔

ان شاءاللہ"وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئۓ تیزی سے بولا۔۔۔"

پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں ناں؟۔۔۔"ڈاکٹر نے آکر پوچھا تو وہ فورا کھڑا"
ہوا۔۔۔

سوری ہم بچے کو نہیں بچا سکے۔۔۔اور ماں کی حالت بھی خطرے میں"
ہے۔۔۔خون بہت بہہ چکا ہے۔۔۔آپ فارم سائن کردیں کے اگر
پیشنٹ کو کچھ بھی ہوتا ہے تو ہسپتال کی انتظامیہ اس کی ذمہ دار
نہیں۔۔۔"ڈاکٹر کے کہتے ہی نرس نے اس کے آگے فارم کر دیا۔۔۔

اس فارم کو دیکھتے ہی شاہ میر کی حالت مزید غیر ہوئی ی۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا کے مریم شادی شدہ و پریگننٹ ہے۔۔۔۔

ایک ننھی جان صرف اس کی ایک ریس کی نظر ہو گ ئی۔۔۔ یہ سوچ ہی اسے ہزاروں موتیں مار رہی تھی۔۔۔

جلدی کریں۔۔ زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔۔" ڈاکٹر کے کہتے ہی۔۔۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ سائن کر دیا۔۔۔

پلیز اسے بچا لیں۔۔۔ پلیز۔۔۔" وہ رو دیا تھا۔۔۔"

شاہ میر ٹوٹ گیا تھا اس لمحے۔۔۔

ہر لمحہ اس کے لیے موت تھا۔۔۔

وہ اپنے اصولوں کا بڑا پابند تھا۔۔۔اس کے نزدیک وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا تھا جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔۔۔ مگر آج ایک ننھی جان چلی گئی تھی صرف اس کی وجہ سے۔۔۔

اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔۔۔

وہ واپس بیٹھ گیا تھا۔۔۔پاؤں کانپ جو رہے تھے اس کے۔۔۔

"یا اللہ رحم۔۔۔۔ میرے مالک رحم کر۔۔۔۔ میں نے یہ سب جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔۔" وہ اپنے ہاتھوں میں منہ چھپا کر رونے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"آمن بیٹا ابھی بھی موقع ہاتھ سے گیا نہیں ہے۔۔۔پلیز۔۔۔۔زونی کے لیے تھوڑا دل بڑا کر لو۔۔۔میں جانتی ہوں تمھیں وہ اچھی نہیں لگتی۔۔۔مگر کچھ دن ناٹک کر لو۔۔"رانی بیگم نے آمن کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔۔اسے لگا کوئی ی خاص کام ہو گا۔۔۔مگر وہ ہی پرانا ٹاپک۔۔۔

وہ شدید کوفت ظاہر کر رہا تھا۔۔۔۔زونی کی منگنی ہو چکی تھی۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کے والدین سکون سے بیٹھنے کے لیے تیار نہ تھے۔۔۔۔

"ناٹک؟؟۔۔"وہ خاصہ احتجاجی انداز میں سوالیہ بولا۔۔۔"

اب اتنے برے دن آگ ئی ے تھے کیا اس کے۔۔۔کے ایک لڑکی کی جائی یداد حاصل کرنے کے لیے وہ اتنا گر جائے کے محبت کا ناٹک کرے۔۔۔

ہاں ناٹک۔۔۔لڑکیاں بہت جلدی بہک جاتی ہیں۔۔۔اور وہ تو ہے بھی" باغی قسم کی۔۔ایک بار تمھاری محبت میں پڑگ ئی تو پورے خاندان سے لڑ کر تم سے شادی خود کرے گی۔۔۔" رانی بیگم بولیں تو وہ اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

دیکھو۔۔۔اس سے شادی کرنے کا طلب ہرگز یہ نہیں کے تم اس کے پابند" ہو گ ئی ے۔۔۔ایک بار اس کی جائی یداد اپنے نام کرلو پھر میں خود تمھاری دوسری شادی دھوم دھام سے جس لڑکی سے تم بولو گے اس سے کرا دوں گی۔۔۔دوسری شادی کون سہ ہمارے مردوں پر حرام ہے جو تم اتنی فکر

کر رہے ہو۔۔۔"رانی بیگم کے جملے سنتے ہی باہر کھڑی لڑکی کے چہرے پر رنجیدہ سی مسکان بکھرئی ی۔۔

"ٹھیک۔۔۔تو آپ میری دوسری شادی کروائی یں گی۔۔"زونی ان کے چہرے کے تاثرات دیکھنے سے قاصر تھی۔۔۔مگر آمن کا جملہ سن۔۔۔اسے محسوس ہوا وہ راضی ہے۔۔۔

"بالکل۔۔۔کاش کومل زندہ ہوتی تو میں تمھیں یہ سب کرنے کا ہر گز نہ کہتی۔۔۔"

"کون کومل؟؟۔"آمن کی یادوں میں ایک دھندلی سی تصویر تھی۔۔۔"

کومل۔۔۔ تمھیں یاد نہیں۔۔۔ فہیم کی پہلی بیوی۔۔۔اس کی بیٹی مریم" سے منگنی ہوچکی تھی تمھاری۔۔ مگر ہمیں کیا خبر تھی کے فہیم کومل کے مرتے ہی مریم کواس کے ننھیال میں پھینک دے گا۔۔"رانی بیگم کی بات سنتے ہی زونی کامارے حیرت کے منہ کھلا تھا۔۔۔

فہیم بخش پہلے سے شادی شدہ تھا۔۔۔نہ صرف شادی شدہ بلکے ایک بچی کا باپ بھی۔۔۔

مریم۔۔۔"وہ زیرلب بڑبڑائی ی۔۔۔ مگر پھر مسکرادی۔۔۔کم از کم" مریم اس سے کہیں زیادہ خوش نصیب تھی۔۔۔اسے اس حویلی میں رہ کر ظلم وجبر وناانصافی کی آندھیاں تو برداشت نہ کرنی پڑئی یں۔۔۔

مجھے تو کچھ یاد نہیں۔۔۔"آمن گمبھیر لہجے میں اپنی یادداشت پر زور "ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

"چھوڑو اسے۔۔۔ابھی صرف زونی پر دیھان دو۔۔۔۔اسے اپنی محبت کے جال میں پھانس کر شادی کر لو اس سے۔۔۔ایک بار جائی یداد مل۔ جائے تو بھلے ہی ایک کونے میں پھینک دینا اسے۔۔۔اس کا مقدر ہی یہی ہے تم نہ بھی کرؤ تو شہروز یہی کرنے والا ہے اس کے ساتھ۔۔۔۔ تم تو پھر ترس کھالو گے اس پر۔۔۔ مگر وہ بانو کا بیٹا۔۔۔وہ آنکھوں میں سور کا بال لیے ہوئے ہے وہ نہیں کھائے گا ترس۔۔۔دیکھ لینا اس کی ساری جائی یداد اپنے نام کر کے۔۔ شہر میں جا کر دوسری شادی کر لے گا۔۔"ان کے الفاظ ماناسننے میں بہت کڑوے تھے مگر زونی واقف تھی۔۔۔سچ یہی ہے۔۔۔

شہروز ہو آمن ہو یا شاہمیر زونی جانتی تھی انٹرسٹڈ صرف اس کے حصے کی جائی یداد میں ہیں۔۔۔ان تینوں میں سے جو بھی اس سے شادی کرے گا۔۔وہ صرف اپنے نام کی دولہن بنا کر اسے حویلی کے ایک کونے میں ڈال دے گا۔۔۔اور خود جا کر دوسری شادی کر لے گا۔۔۔

اس کی جگہ کوئی ی اور ہوتی تو اپنا مقدر مان کر خاموش بیٹھ جاتی۔۔۔مگر وہ زونی تھی۔۔۔ایک کونے میں پڑے رہنے کے اسٹیٹس کو اس نے قبول نہ کیا۔۔۔اور نہ کبھی کرنے والی تھی۔۔۔

ٹھیک۔۔۔میں سمجھ گیا۔۔" دل پر شدید بوجھ محسوس ہوا اس ستمگر کا" جواب سن۔۔۔

اور میں جھلی سمجھ رہی تھی کے کالا بلا مجھ سے محبت میں پڑھ گیا"
ہے۔۔۔"اس کا دل کرچی کرچی ہو کر بکھرا۔۔۔

مزیدان کی باتیں سننے کی طاقت نہ تھی۔۔اس لیے وہاں سے چل دی۔۔۔

نی دودھ دے کر نہیں آئی یں؟؟۔۔"نوری نے اس کے ہاتھ میں دودھ"
کا۔گلاس دیکھا تو الجھ کر پوچھ اٹھی۔۔۔

خود دے آ۔۔۔"وہ دودھ کا گلاس اسے تھما کر۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی"
تھی۔۔۔

ہیں؟۔۔۔اب انھیں کیا ہوا؟۔۔پہلے تو اتنے شوق سے آمن بابا کا دودھ لے کر گئی ہیں تھیں۔۔۔"زونی صبح سے موقع تلاش کر رہی تھی آمن سے بات کرنے کا۔۔۔مگر مل نہیں رہا تھا۔۔۔

اس نے نوری کو دودھ لے جاتے دیکھا تو روک لیا۔۔۔اور دودھ کا گلاس خود لے کر آمن کے پیچھے گئی۔۔

آمن اپنے کمرے کی جگہ اپنی ماں کے کمرے میں گیا تو وہ بھی پیچھے ہولی۔۔۔

مگر کیا خبر تھی کے ٹوٹا ہوا دل لے کر واپس لوٹے گی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"ڈاکٹر۔۔۔وہ کیسی ہے ؟۔۔۔آپ لوگوں نے بچا لیا ناں اسے ؟؟۔۔۔" ڈاکٹر کے اپریشن تھیٹر سے باہر آتے ہی وہ بے صبری سے پوچھنے لگا۔۔۔

"مبارک ہو۔۔۔وہ خطرے سے باہر ہیں اب۔۔۔" ان کا جواب سن۔۔۔جیسے جان میں جان آئی تھی۔۔۔

"آپ ان کے گھر والوں کو بلا لیں۔۔۔جب وہ ہوش میں آئیں گی تو کسی قریبی کا پاس ہونا ضروری ہے۔۔۔انھوں نے اپنا بچہ کھویا ہے اس ایکسیڈنٹ میں۔۔۔یقیناً اس صدمے سے نکلنے میں ان کے گھر والے ہی مدد کریں گے ان کی۔۔۔" ڈاکٹر کی بات وہ سنجیدگی سے سنتا رہا۔۔۔مگر وہ مریم کے متعلق کچھ بھی تو نہیں جانتا تھا۔۔۔پھر اس کے گھر والوں سے کیسے رابطہ کرے۔۔۔

اس نے جیسے تیسے کر کے مریم کی فیملی ممبر کا نمبر جو اس نے یونی کے فارم میں دیا تھا وہ نکلوایا۔۔۔

وہ نمبر ریحانہ بیگم کا تھا۔۔۔اس نے کال کی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔میں شاہ میر بات کر رہا ہوں۔۔۔"

کون شاہ میر؟؟۔۔"دوسری جانب سے الجھ کر پوچھا گیا۔۔۔"

میں کون ہوں یہ اس وقت ضروری نہیں۔۔۔آپ جلدی سے ہسپتال" آ جائیں مریم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔اس کا بچہ۔۔۔۔بچہ بھی اب نہیں رہا۔۔"آخری جملہ ادا کرتے وقت اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔رونگ نمبر۔۔"پوری بات سننے کے بعد انھوں نے" رونگ نمبر کہ کر کال کاٹ دی۔۔۔

شاہ میر نے دو تین بار اور کال کی۔۔۔ مگر موبائل سوئچ اف آنے لگا۔۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کرئے۔۔۔اس لیے دانیال و عینی کو اس نے کال کر کے سب کچھ بتادیا اور انھیں وہاں آنے کو کہا۔۔۔۔وہ دونوں ہسپتال آچکے تھے۔۔۔

وہ دونوں ہی اسے دلاسے و ہمت دینے لگے۔۔۔

پیشنٹ کو ہوش آ گیا ہے۔۔۔آپ ملنا چاہیں تو مل لیں۔۔۔"نرس کے آ کر"
اعلانیہ کہتے ہی۔۔۔شاہ میر کے ہاتھ پاؤں پھول گ ئ ے۔۔۔

وہ مریم کا سامنا کرنے سے ڈر رہا تھا۔۔۔

ابے یار۔۔۔کیا ہو گیا ہے۔۔۔ہمت کر۔۔۔۔ایسے حادثات کے بعد تو"
لوگ بیچ سڑک پر چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں تو نے تو پھر ذمہ داری
لی۔۔۔اسے ہسپتال لایا۔۔۔یہ صرف ایک حادثہ تھا اور حادثے تو کسی کے
"ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔

ہاں شاہ میر۔۔۔۔دانیال صحیح کہ رہا ہے۔۔۔وہ صرف ایک حادثہ"
تھا۔۔۔تم نے جان بوجھ کر تھوڑی کیا۔۔۔وہ بہت اچھی لڑکی
ہے۔۔۔سلجھی ہوئی ی وہ سمجھے گی اس بات کو۔۔۔کے یہ صرف ایک حادثہ

تھا۔۔۔ تم اس سے جا کر ایک بار معافی مانگ لو۔۔۔ دیکھنا وہ تمھیں معاف کر دے گی۔۔۔ پھر تم بھی بیٹر فیل کرؤ گے۔۔۔"عینی و دانیال کے حوصلہ دینے پر۔۔ وہ خود میں بڑی ہمت جمع کر۔۔۔۔ مریم سے معافی مانگنے کی نیت سے روم میں داخل ہوا۔۔۔

وہ صرف مریم سے معافی کا طلب گار تھا۔۔۔

جب تک وہ معاف نہیں کرئے گی اس کی بے چین روح کو سکون میسر نہیں آئے گا۔۔۔۔

اس کا ضمیر اسے ملامت کرنا نہیں چھوڑئے گا۔۔۔

پوری رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کاٹی تھی اس نے۔۔۔

اس کی آنکھیں پوری رات روتے رہنے کے سبب سرخ تھیں۔۔۔ جن میں نشیلا پن ابھر آیا تھا۔۔۔

مریم کا سامنا کرنا اس کے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا اس وقت۔۔۔

نرس۔۔۔ میرا بچہ؟؟۔۔ وہ تو ٹھیک ہے ناں؟؟۔۔"مریم ہوش میں آتے" ہی فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

اپنے بچے کے علاوہ کچھ بھی تو نہ تھا اس کے پاس۔۔۔

ارمان کی آخری نشانی بچانے کے لیے ہی تو وہ گھر سے بھاگی تھی۔۔۔

اسے اپنی فکر نہیں تھی۔۔۔ فکر تھی تو صرف اپنے بچے کی۔۔۔

اس کا چہرہ پیلا پڑ چکا تھا۔۔۔ شدید خون بہہ جانے کے سبب۔۔۔

ہونٹوں پر سفیدی چھائی ی نظر آرہی تھی۔۔۔ دیکھنے سے لگتا نا جانے کب کی بیمار ہے۔۔

”آپ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ پتا ہے ناں آپکو؟“

ہاں پتا ہے۔۔۔ مگر میرا بچہ تو ٹھیک ہے ناں؟؟۔۔“ وہ تیزی سے اٹھ کر“ بیٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اسے نہیں بچا سکے ہم۔۔۔۔" نرس نے معذرتی انداز میں آہستگی سے کہا تو"
اسے لگا کمرے کی چھت اس کے سر پر آن گرئی ی ہے۔۔۔

مس۔۔۔ مس چشمش۔۔۔" شاہ میر اسی لمحے کمرے میں داخل ہوا"
تھا۔۔۔

مارے صدمے کے۔۔۔ وہ تو بت بنے بیٹھی تھی۔۔۔

بالکل خاموش۔۔۔ جیسے پتھر کی مورت ہو کوئی ی۔۔۔۔

جو صدمہ اسے پہنچا تھا وہ نا قابل برداشت تھا۔۔۔

مجھے۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔میں جانتا ہوں میری غلطی ہے مجھے ریس" نہیں لگانی چاہیے تھی۔۔۔مگر یقین کرؤ۔۔۔میں نے جان بوجھ کر تمھیں تکلیف نہیں پہنچائی ی۔۔۔"شاہ میر کو دانیال و عینی کی باتوں نے بہت حوصلہ دیا تھا۔۔۔

اسے لگا وہ معاف کر دے گی۔اس نے جان بوجھ کر تو کچھ نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اس کی فیملی سے بھی معافی مانگنے کے لیے تیار تھا۔۔۔

ریس؟؟۔۔۔"شاہ میر کے شرمندہ الفاظ کانوں سے ٹکراتے ہی۔۔۔وہ" بے یقینی سے بولی۔۔۔

اس بگڑے امیر زادے کا شوق اس کی زندگی کی آخری امید بھی چھین گیا تھا۔۔۔

وہ کیسے اسے معاف کر سکتی تھی؟؟۔۔

ویسے بڑی برداشت والی تھی وہ لڑکی۔۔۔ ہر ظلم سہہ لیتی تھی خاموش ہو کر۔۔۔ مگر یہ ظلم۔۔۔ یہ ظلم اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔

"معاف کر دوں تمہیں؟؟۔۔۔ کیا میرے معاف کر دینے سے میرا بچہ واپس آجائے گا؟؟۔۔ کیا میرے ارمان کی آخری نشانی واپس آجائے گی؟؟۔۔ نہیں ناں۔۔۔۔" وہ تڑپ کر پوچھنے لگی۔۔۔

میں۔۔۔" وہ بولنا چاہتا تھا مگر اسے روتا و بکھرتا دیکھ۔۔۔ بول نہ سکا۔۔۔ زبان نے ساتھ ہی نہ دیا۔۔۔

"شاہ میر بخش چوہدری میرا بچہ مجھے واپس لا کر دو۔۔۔ میرے ارمان کی۔ نشانی مجھے واپس لا کر دو۔۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔ میرا بچہ لا کر دو شاہ میر۔۔۔۔ میرا بچہ لا کر دو۔۔۔" وہ بیڈ سے اتر کر۔۔۔ اس کا کالر اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے۔۔۔۔ بپھر کر اپنی اولاد واپس مانگ رہی تھی۔۔۔

"سن رہے ہو ناں تم؟۔۔۔ میرا بچہ لا کر دو۔۔۔۔ شاہ میر۔۔۔ میرا بچہ لا کر دو۔۔۔ میرا بچہ۔۔۔ یااللہ۔۔ میرا بچہ۔۔۔۔ میرے ارمان کی نشانی۔۔۔ تم نے مجھ سے میری زندگی کی آخری امید چھینی ہے۔۔ میرے شوہر کی آخری نشانی۔۔۔ مجھے میرا بچہ لا کر دو۔۔۔ میں کس کے سہارے جیو

گی اب ؟۔۔۔مجھے میرا بچہ لا کر دو شاہ میر بخش چوہدری۔۔۔میرا بچہ۔۔۔یا اللہ میرا بچہ۔۔۔۔۔"اس کی چیخیں وہاں موجود نرس کا دل دہلا رہی تھیں تو وہ تو پھر اس کا مجرم تھا۔۔۔اس پر کیسے اثر انداز نہ ہو تیں۔

کلیجہ پھٹتا محسوس ہوا اس کی چیخیں سن شاہ میر کو۔۔۔

شاہ میر کہاں جانتا تھا کے اس کے شوہر کی آخری نشانی تھا وہ بچہ۔۔۔

وہ جھنجھوڑ رہی تھی اسے۔۔۔

اس کی طبیعت بگڑ نہ جائے اس ڈر سے نرس نے اسے پیچھے سے آکر بے ہوشی کا انجیکشن لگایا۔۔۔جس سے کچھ لمحوں میں ہی اس کی آنکھوں کے آگے دھندلا پن چھانے لگا۔۔۔

اس کی پکڑ شاہ میر کے کالر پر ڈھیلی پڑئی ی۔۔۔ابھی وہ گرتی۔۔۔اس سے قبل ہی شاہ میر نے تیزی سے اسے کے ڈھلتے وجود کو اپنی باہوں کے حصار میں لیا۔۔۔

وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے ہی صحیح اپنی ہر تکلیف سے آزاد۔۔۔ مگر مقابل۔۔۔وہ تو جیسے پل پل مر رہا تھا۔۔۔

اس کے نازک سراپے کو برائی یڈل اسٹائی ل میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا یا۔۔۔

اس کی پلک پر ایک آنسو کی بوند موتی کی مانند چمک رہی تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔وہ مزید شر مندہ ہوا۔۔۔

سوری۔۔۔مجھے معاف کردو۔۔۔"اس کے حسین چہرے کو بغور" دیکھتے۔۔۔وہ پھر معافی مانگنے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ رات بھر سویا نہیں تھا۔۔۔ نیند تو جیسے روٹھ گ ئی تھی اس کی آنکھوں سے۔۔۔

کمرے سے نکل کر نیچے جانے کی نیت سے آگے بڑھا۔۔۔ تو مریم کے کمرے کا دروازہ کھلا پایا۔۔۔

بھاگ گ ئی۔۔ہائے۔۔۔ کمینی ہمارے منہ پر کالک مل کر بھاگ" گ ئی۔۔۔بھاگ گ ئی اپنے یار کے ساتھ۔۔۔ہائے۔۔۔"اچانک ہی اسے ریحانہ بیگم کی اندر سے چیخ چیخ کر رونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔تو ریحانہ بیگم فرش پر بیٹھ کر سر پیٹتے ہوئے روتی نظر آئی یں۔۔۔

کیا۔۔۔کیا ہوا ہے؟؟۔۔اور کون بھاگ گیا؟۔۔"وہ ڈر رہا تھا پوچھتے" وقت۔۔۔

اندازہ تو تھا کے کیا ہوا ہے۔۔۔ مگر ایک آس تھی کے شاید ایسا نہ ہو۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔بھاگ گ ئی وہ کومل کی بیٹی۔۔۔ہماری محبت و نیک" سلوک و ہمدردی کو ہمارے منہ پر مار گ ئی۔۔۔ہائے۔۔۔ہماری عزت کا جنازہ نکال گ ئی کمینی۔۔۔۔۔"ریحانہ بیگم اپنا سینہ پیٹتے ہوئے واویلا مچانے لگیں۔۔۔

"آپ ایسا کیوں بول رہی ہیں؟؟۔۔"وہ پریشان ہو کر پورے کمرے میں نظر دوڑانے لگا۔۔۔

مریم کے اتنے بڑے گناہ کے باوجود وہ اسے اپنانے کے لیے تیار تھا۔۔۔یہ اس کی محبت نہ تھی تو اور کیا تھا۔۔۔

کون کرتا ہے ایسی لڑکی سے شادی۔۔۔جو بن بیاہی ماں بن گ ئی ہو۔۔۔مگر وہ کرنے کے لیے تیار تھا۔۔۔

مانا گھر والوں کے سامنے وہ عزت کو آڑ بنا رہا تھا۔۔۔ مگر دل کے کسی کونے میں وہ جانتا تھا کے وجہ صرف اس کی محبت تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں بے تابی سے مریم کو تلاش رہی تھیں۔۔۔

مجھے فون آیا تھا اس کے یار کا۔۔۔ شاہ میر نام بتا رہا تھا اپنا۔۔۔۔۔ کہہ رہا تھا" اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔۔۔اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہ کریں۔۔۔وہ بھی اس کے ساتھ تھی۔۔۔ کہنے لگی مامی میں جا رہی ہوں اپنی مرضی سے ۔۔۔ماموں کو بتا دینا۔۔۔" مکاریت کی انتہا تھی اس عورت پر۔۔۔

مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہوئے بولیں۔۔۔ تو عالیان کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

اس کے ہونٹ لرزنے لگے۔۔۔اس کی آنکھوں سے از خود آنسو بہنے لگے۔۔۔

یقین نہ آیا وہ اپنے یار کے ساتھ بھاگ گ ئی۔۔۔۔

اتنے دنوں سے اس کے محروم بھائ ی کی بیوی ہونے کا دعوہ کرتی رہی تھی وہ۔۔۔کیا سوچتا تھا وہ اس کے بارے میں۔۔۔وہ تو کس قدر گرئ ی ہوئ ی نکلی تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی تو محبت سے اس کا اعتبار اٹھا گ ئی تھی۔۔۔

ہر کسی کا غم اپنی جگہ جان لیوا تھا۔۔۔

کسی کے جینے کی آخری امید چلی گ ئی تھی۔۔

توکوئ ی معافی کی امید میں بلک رہا تھا۔۔۔

کسی کی ننھی محبت جس نے ابھی ٹھیک طرح سانس بھی لینا نہیں سیکھا تھا۔۔وہ دھوکے کے غم میں سلگ رہی تھی۔۔۔توکوئ ی اپنی پہلی محبت کے بھاگ جانے کا سوگ دل میں لیے گھومنے لگا تھا۔۔۔

زونی ہو یا عالیان۔۔۔آج دونوں کا ہی محبت نامی شے سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔۔۔

پورے ایک دن ورات وہ ہسپتال میں دوائ یوں کے زیرِ اثر رہی۔۔۔

اسے جب بھی ہوش آتا وہ شاہ میر کو کوسنے دینے لگتی۔۔۔

”خدا کرے تم بھی اسی طرح مرو جس طرح تم نے میرا بچہ مارا ہے۔۔۔ تم بھی کسی کی گاڑی کے نیچے آکر مر جاؤ۔۔۔۔ تمہاری ماں بھی میری طرح تڑپے۔۔۔۔ میری طرح بلک بلک کر روئے مگر اسے قرار نہ آئے۔۔۔“ وہ مسلسل بد دعائیں دے رہی تھی۔۔۔ اور وہ۔۔۔ وہ سر جھکائے سامنے ہی صوفے پر خاموشی سے بیٹھا اس کی بد دعائیں سن رہا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے چھٹی دی۔۔۔ تو وہ ہسپتال سے نکلی۔۔۔۔ شدید کمزوری اور خون بہہ جانے کے سبب اس سے ٹھیک طرح چلا تک نہیں جا رہا تھا۔۔

شاہ میر اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔۔

تمھیں کہاں جانا ہے مجھے بتاؤ۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"وہ ٹیکسی روکنے لگی۔۔۔تو وہ خوبرو نوجوان بڑی ہمت جمع کر۔۔۔سامنے آکر پوچھنے لگا۔۔۔

مریم اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اسے نظرانداز کر کے ایک دو قدم اگے بڑھ گئی۔۔۔

شاہ میر سمجھ گیا تھا کہ وہ اس سے مدد نہیں لے گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

اس کے لیے ٹیکسی روکی۔۔۔ "وہ جو سامنے میم کھڑی نظر آرہی ہیں ناں۔۔۔ان کو بیٹھاؤ اور جہاں انہیں جانا ہے وہاں چھوڑ دو۔۔۔پیسے مجھ سے لے لینا۔۔۔"

اوکے صاحب جی" ٹیکسی ڈرائیور بخوشی راضی ہوا۔۔۔۔ "

شاہ میر کہ کپڑوں پر خون لگ گیا تھا۔۔۔اس وجہ سے دانیال نے اسے نیا سوٹ لا کر دیا۔۔۔جو اس نے ہسپتال میں ہی چینج کیا تھا۔۔۔

وہ ڈارک براؤن رنگ کی ٹی شرٹ اور بلو جینز زیب تن کیے ہوئے تھا اس کے کپڑوں سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔کہ وہ کوئی امیر گھر کا لڑکا ہے۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور نے مریم کے سامنے جا کر گاڑی روکی۔۔۔ مریم اپنے گھر کا ایڈریس بتا کر ٹیکسی میں بیٹھ گ ئی۔۔۔۔۔

شاہمیر اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔ تو سٹیرنگ پکڑتے ہی۔۔۔ اسے وہ ایکسیڈنٹ یاد آ گیا۔۔۔

اس کی سانسیں گہری ہو گئی تھیں۔۔۔ وہ ڈر گیا تھا۔۔۔

مگر اسے مریم کے پیچھے جانا تھا۔۔۔ اسے صحیح سلامت گھر چھوڑنے۔۔۔۔ اس کی فکر جو لاحق تھی اسے۔۔۔۔

اس نے ایک دو ثانیوں کے لیے اپنا سر سٹیرنگ سے لگایا۔۔ اور انکھیں موند لیں۔ ”یا اللہ رحم۔۔۔ تو جانتا ہے میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ہے کچھ۔۔

ٹیکسی ڈرائیور کی گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اس نے گہرا سانس لیا اور خود بھی گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

مریم کو نہیں خبر۔۔ کہ وہ اس کے پیچھے ہی آ رہا تھا۔۔۔

وہ نورا صاحب کے گھر پہنچی۔۔۔

اس کے ماموں کے علاوہ اب اس کا دنیا میں تھا ہی کون۔۔۔ ارمان تو چلا گیا تھا اور اس کی نشانی بھی۔۔۔۔

اس لمحے وہ بہت اذیت میں تھی۔۔۔ کسی اپنے کے گلے لگ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔ اسے بتانا چاہتی تھی کہ کتنی اذیت میں ہے وہ۔۔۔

بتانا چاہتی تھی کہ تھک گئی ہے۔۔۔اب اور نہیں سہہ سکتی وہ۔۔۔

اس نے بیل رنگ کی۔۔۔

دروازہ ریحانہ بیگم نے کھولا تھا۔۔۔

مریم کو اچانک اپنے سامنے کھڑا دیکھ۔۔وہ بری طرح چونکیں۔۔۔

انہوں نے تو اچھا خاصا واویلا مچا دیا تھا گلی محلے اور رشتہ داروں میں۔۔۔۔کہ وہ بھاگ گئی ہے کسی شاہ میر نامی لڑکے کے ساتھ۔۔۔

نور اصاحب و عالیان گھر پر نہیں تھے۔۔۔۔ ریحانہ بیگم نے سوچا کہ ان کے آنے سے پہلے ہی اس لڑکی کو واپس چلتا کریں۔۔۔۔ ورنہ سب کو سچ پتہ چل جائے گا۔۔۔۔ اور جو اتنی محنت و چالا کی و مکاریت سے انھوں نے عالیان کے دل و دماغ میں مریم کے لیے نفرت و کدورت بھری ہے۔۔۔ وہ سب بے سود چلی جائے گی۔۔۔

عالیان کی آنکھوں میں جو مریم کو دیکھتے وقت چمک ابھرتی تھی اس سے ریحانہ بیگم انجان نہیں تھیں۔۔۔۔

مامی۔۔۔ میرا بچہ و آپ کا پوتا اب نہیں رہا۔۔۔۔۔ "مریم اس لمحے بالکل" ٹوٹی ہوئی سی تھی۔۔۔ ریحانہ بیگم کو دیکھتے ہی ان کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

اس لمحے اس کا غم اس قدر زیادہ تھا کہ وہ اپنے دشمن کے گلے لگ کر بھی رو سکتی تھی۔۔۔ریحانہ بیگم تو پھر اس کی مامی تھیں۔۔۔

خدا اولاد کا غم کسی ماں کو نہ دکھائے۔۔۔۔

" دور ہٹ مجھ سے۔۔۔اپنا گناہ میرے مرحوم بیٹے پر ڈالتے تجھے شرم نہیں آتی۔۔۔آوارہ کہیں کی۔۔۔۔ تیرا یار تجھے چھوڑ کر بھاگ گیا تو دوبارہ آ گئی مگر مچھ کے آنسو بہاتی یہاں۔۔۔جہاں سے آئی ہے ناں اپنا منہ کالا کر کے۔۔ وہیں لوٹ جا۔۔کوئی نہیں ہے تیرا اب یہاں۔۔۔ سمجھ مر گئے ہم۔۔۔۔" ریحانہ بیگم نے اسے خود سے دور دھکیل کر۔۔۔ حقارت سے کہا۔۔۔تو وہ بیچاری مزید ٹوٹی۔۔۔

" مامی ایسامت بولیں۔۔۔ میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔۔ میں ہسپتال میں تھی۔۔" وہ سچ بول رہی ہے ریحانہ بیگم جانتی تھیں۔۔۔ اس کے باوجود اسے گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔۔۔

" دیکھ چپ چاپ یہاں سے چلی جا۔۔ زیادہ تماشہ نہ لگا۔۔۔ ہماری عزت ہے اس معاشرے میں۔۔۔۔" وہ بپھر کر بولیں۔۔۔۔ تو مریم کی انکھوں سے جھر جھر موتی برسنے لگے۔۔۔۔

" مامی میں کہاں جاؤں گی؟؟۔۔۔ میرا تو آپ لوگوں کے سوا اس دنیا میں کوئی ی نہیں۔۔۔ جسے بچانے کے لیے بھاگی تھی وہ بھی اب اس دنیا میں نہ رہا۔۔۔ پلیز۔۔۔۔ مجھ پر یہ ظلم نہ کریں۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے ۔۔۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر ان سے منتیں کر رہی تھی۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔ بہت برداشت کر لیا میں نے تیرا یہ ناٹک۔۔۔ نکل" یہاں سے۔۔۔ چل۔۔۔ نکل۔۔۔" ریحانہ بیگم تو جارہانہ پن پر اتر آئی تھیں۔۔۔

انھوں نے مریم کا بازو پکڑ کر زور سے سامنے روڈ کی جانب دھکیلا۔۔۔

وہ خود کو سنبھال نہ سکی۔۔۔ اور دھڑام کر کے روڈ پر منہ کے بل گرئی ی۔۔۔

بہت کمزور تھی وہ۔۔۔
نوراصاحب کے گھر کے سوا کوئی آسرا نہ تھا جانے کے لیے۔۔۔
وہ یوں ہی روڈ پر ایک دو ثانیوں کے لیے بے ست سی پڑی رہی۔۔۔
جیسے یہیں مر جانا چاہتی ہو۔۔۔

مرنا جینے سے کہیں آسان لگ رہا تھا آج اس نازک لڑکی کو۔۔۔

اٹھو۔۔۔" شاہ میر نے فورا آ کر اسکے دونوں بازو تھام کر اسے "
اٹھایا۔۔ مگر وہ بے ہوش ہو چکی تھی ۔۔۔

اسے باہوں میں بھر کر اس نے ریحانہ بیگم کی جانب خار بھری نگاہ سے
دیکھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا وہ عورت کون تھی ۔۔ شاید اس کی ماں ۔۔۔
وہ یہ بھی نہیں جانتا۔۔۔ کے وہ اتنا برا سلوک کیوں کر رہی تھی مریم کے
ساتھ۔۔۔
مگر اتنا ضرور سمجھ گیا تھا کے وہ گھر اس قابل ہی نہیں کے مریم جیسی لڑکی
وہاں رہ سکے۔۔۔۔

آپ جو کوئی ی بھی ہیں۔۔۔ شرم آنی چاہیے آپ کو۔۔۔" وہ اسے "
برائی یڈل اسٹائی ل میں لیے کھڑا۔۔۔ ریحانہ بیگم کو دیکھ۔۔۔ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

تم کون ہوتے ہو ہمارے معاملات میں بیچ میں بولنے والے؟؟۔۔" ریحانہ "
بیگم غصے سے بپھر کر استفسار کرنے لگیں۔۔۔

وہ کیا بتاتا۔۔۔ کون ہے وہ؟؟۔۔
وہ انسان جس نے اس لڑکی کو اس حالت میں پہنچایا ہے۔۔۔

انسانیت کے بھی کچھ اصول ہیں۔۔۔ جیسا سلوک آپ اس لڑکی کے "
ساتھ کر رہی تھیں ویسا تو جانوروں کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔۔۔" وہ بپھر

کر دانت پیستے ہوئے۔۔ جتا کر بولا۔۔۔ تو ریحانہ بیگم نہایت بیزاری سے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے بولیں۔۔۔ "اپنے اصول اپنے پاس رکھو اور لے جاؤ اس گندگی کے ڈھیر کو یہاں سے۔۔۔ اور دوبارہ یہاں نہ لانا آج سے مر گئی ہے یہ ہمارے لیے اور ہم اس کے لیے"

انہوں نے غصے سے کہہ کر۔۔۔ دروازہ شاہمیر کے منہ پر بند کر دیا تھا۔۔۔

وہ تو شکر ہے دوپہر کا وقت تھا۔۔۔ گلی میں کافی سناٹا تھا۔۔۔ ورنہ جس طرح ریحانہ بیگم نے اسے گھر سے نکالا تھا وہ بیچاری تو کسی کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہ رہتی۔۔۔

شاہ میر اسے اپنی باہوں میں لیے کچھ لمحے ساکت سہ کھڑا رہا۔۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا اب کیا کرے؟؟۔ کہاں لے کر جائے ایک جوان لڑکی کو۔۔۔

اگر وہ ہوش میں ہوتی تو ہرگز اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی نہ ہوتی۔۔۔

اس کے نازک و کمزور وجود کو پیسنجر سیٹ پر لیٹا کر۔۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھا۔۔۔

وہ اسے دوبارہ ہسپتال لے آیا تھا۔۔۔۔

"یار۔۔۔ میں کیسے ایک لڑکی کو اپنے گھر میں رکھ لوں؟؟۔۔۔ پھر ایک دو دن کی بات تو ہے نہیں۔۔۔ یار برا مت ماننا مگر تو ایک کام کر۔۔۔ اسے ویلفیئر میں ڈلوا دے۔۔۔" شاہ میر نے عینی سے رابطہ کیا تھا۔۔ کہ کچھ دنوں کے لیے مریم کو اپنے ساتھ رکھ لے۔۔۔

اس کا جواب سنتے ہی شاہمیر نے کال کاٹ دی۔۔۔

وہ سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

عینی کی بات اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھی بھلا ایک جوان لڑکی کو کوئی کب تک اپنے گھر پر رکھ سکتا ہے۔۔۔

"اسکیوز می سر۔۔۔ آپ کی وائف کو ہوش آگیا ہے۔۔۔" اچانک ایک نسوانی باریک آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"وائف؟؟۔۔۔" وہ زیرِلب دوہرانے لگا۔۔۔

نرس تو اس نوجوان لڑکے پر فدا ہوئے جا رہی تھی۔۔

جب سے وہ آیا تھا۔۔۔اس نرس کی اسی پر نگاہ تھی۔۔۔

وہ واقف تھی کہ مریم اس کی بیوی نہیں ہے۔۔۔اس لیے چھیڑنے کے لیے کہہ رہی تھی۔۔۔۔تاکہ وہ جواب میں کہے۔۔۔کہ نہیں۔۔وہ میری بیوی نہیں ہے۔۔اور باتوں کا سلسلہ شروع ہو سکے۔۔۔۔ مگر اس خوبرو لڑکے نے تو کوئی جواب ہی نہ دیا۔۔۔وہ اسے فل لائن دے رہی تھی۔۔۔ مگر وہ لڑکا دیکھنے تک کی زحمت نہیں کر رہا تھا۔۔۔

وہ نرس نہیں جانتی تھی۔۔یہ ستائشی نظریں۔۔یہ فل لائن۔۔۔یہ لہک کر باتوں کے پھینکے مخملی جال۔۔۔اس لڑکے کے لیے عام سی بات ہیں۔۔۔

وہ اپنا سامنہ لے کر لوٹ گئی۔۔۔

ایک ڈرپ لگانے و کچھ دوائی یاں دے کر ڈاکٹر نے پھر اسے چھٹی دی۔۔۔

شاہ میر اب تک اس کے سامنے نہیں ایا تھا اسے لگا کوئی راہگیر اٹھا کر لے ایا ہے اسے یہاں۔۔۔

وہ باہر اکر چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔

جانے کے لیے کوئی جگہ ہی نہیں تھی۔۔۔کہاں جاتی؟؟۔۔۔

اپنا سر پکڑے وہ نہ جانے کتنے ہی گھنٹے وہاں بیٹھی رہی۔۔۔

ویلفیئر جانے تک کے پیسے نہیں بچے تھے اس کے پاس۔۔۔اور نہ پاؤں میں اتنی جان تھی کہ پیدل چل کر جا سکے۔۔۔

یا اللہ رحم۔۔۔"بس ایک صدا دل سے نکلی۔۔۔۔وہاں لفظ نہیں" تھے۔۔۔ صرف اس کے آنسو تھے۔۔۔

غموں نے اس کی کمر بھری جوانی میں توڑ دی تھی۔۔۔

یہ کھالو۔۔"اس کے آگے چکن روم کرتے۔۔۔بغیر اس کی جانب دیکھے" بولا۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

علم تھا کہ وہ دیکھے گی۔۔۔ مگر نظروں سے نظریں ملانے کی تاب نہ تھی۔۔۔ اس لیے اس نازک صفت لڑکی کی جانب دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

اس نے نوٹ نہیں کیا تھا مگر پہلی بار زندگی میں وہ کسی سے نظریں ملانے سے ڈر رہا تھا۔۔۔

ویسے نرس نے ہلکی غذا کا کہا تھا۔۔۔ مگر دوائیوں کے سبب تمہارا منہ کڑوا" ہوگا تو سوچا کوئی چٹپٹی چیز لے آتا ہوں۔۔۔ تھوڑا سا ہی صحیح مگر کھا لیا جائے گا۔۔" وہ ابھی بھی سامنے کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ جبکہ مریم اسے۔۔۔

تم مجھے اکیلا کیوں نہیں چھوڑ دیتے؟؟۔۔۔ سمجھ نہیں اتا تمہیں۔۔۔ زہر " لگ رہی ہے اس وقت مجھے تمہاری شکل۔۔۔۔" وہ دانت

پیستے۔۔۔ کدورت بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔ تو مقابل اپنی گردن مسلنے لگا۔۔۔ جیسے کچھ سن ہی نہ رہا ہو۔۔۔۔

اور ہاں۔۔۔۔ یہ سوپ بھی پی لو تھوڑا جان آئے گی جسم میں۔۔۔۔ "اپنے" برابر والی چیئر سے ایک شاپر اٹھا کر اس کی جانب کرتے۔۔۔ فکر مند لہجے میں بولا۔۔۔

تو وہ بے یقینی سے اس کا چہرہ تکنے لگی۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کہہ رہی ہوں؟؟۔۔۔ کس قدر ڈھیٹ " آدمی ہو تم۔۔۔ "مریم جز بز ہو کر بولی تھی۔۔۔

اس شخص نے اس کی زندگی کی اخری امید چھینی تھی۔۔اس کے ارمان کی آخری نشانی۔۔۔اس کا اولاد۔۔۔۔اس ظالم کا تو وجود بھی نا قابل برداشت تھا مریم کے لیے۔۔۔

جس کدورت سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔یقینا اس قدر کدورت سے اسے زندگی میں کبھی کسی نے نہ دیکھا ہو گا۔۔۔

تمہارے پاس جانے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔ہے ناں؟۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔جیسے تصدیق کرنے کے لیے پوچھ رہا ہو۔۔

اب بھی اس کی جانب نظر نہ کی۔۔۔۔

تم سے مطلب۔۔۔ تم جاؤ ناں۔۔۔ پلیز۔۔۔ میری نگاہوں کے سامنے" سے ہٹ جاؤ۔۔۔۔ میں تمھیں دیکھتی ہوں تو مجھے وہ ایکسنڈنٹ یاد آجاتا ہے۔۔۔ پلیز شاہ میر بخش چوہدری۔۔۔ پلیز۔۔۔ میرے سامنے مت آؤ۔۔۔ ورنہ مجھے لگ رہا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔ میں خود کو بھی مار دوں گی اور تمہیں بھی۔۔۔ اس لیے پلیز میری نظروں کے سامنے سے ہٹ جاؤ۔۔۔ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ اس کے اگے جوڑتے ہوئے ۔۔۔ روہانسہ و منتی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔ مزید طاقت نہ تھی اس سے لڑنے کی اب۔۔۔

کوس کوس کر بھی تھک چکی تھی اسے۔۔۔

وہ خاموش بیٹھا رہا۔۔۔ کچھ جواب نہ دیا۔۔۔ کچھ کہنے کے لیے تھا ہی نہیں۔۔۔۔

اسے یوں تنہا چھوڑ کر ہسپتال میں نہیں جا سکتا تھا وہ۔۔۔

وہ ذمہ داری نہیں تھی اس کی۔۔۔ مگر اسے اپنی ذمہ داری لگی۔۔۔۔

مریم کا پارہ چڑھا تھا یہ دیکھ۔۔ کہ اتنی منت وسماجت کرنے کے باوجود بھی وہ ڈھیٹ لڑکا وہاں سے ہلا تک نہیں۔۔۔

وہ جل بھن کر۔۔ خود ہی کھڑی ہو کر وہاں سے چل دی تھی۔۔۔

رول تو لے جاؤ۔۔۔ چلتے چلتے کھا لینا۔۔۔" اس نے پیچھے آتے۔۔۔ نرمی" سے کہا۔۔ تو وہ لڑکی غراتے ہوئے پیچھے مڑی تھی۔۔۔

بھئی لڑائی اپنی جگہ کھانا پینا اپنی جگہ۔۔۔ کھانا کھاؤ گی تو طاقت آئے گی "
۔۔۔ طاقت آئے گی تو مجھے کوسنے میں آسانی ہو گی۔۔۔ بلکہ زیادہ دماغ چلے گا
تو زیادہ اچھا کوسے دے سکو گی۔۔۔ مطلب ن ئی ن ئی بد دعائی یں۔۔۔
سمجھ رہی ہو نا تم؟؟۔۔۔" بس کھانے کے لیے قائل کرنا مقصود تھا۔۔ کیا
بولے جا رہا تھا شاید خود بھی نہیں جانتا ہو۔۔۔ اتنا بولنے کا عادی کہاں تھا
وہ۔۔۔ وہ تو چپ چاپ رہنے والا شخص تھا۔۔۔ اپنے کام سے کام رکھنے
والا۔۔۔

تم میرا مزاق اڑا رہے ہو؟؟۔۔۔" وہ تپ کر اس کی جانب تیزی سے آتے "
بولی۔۔ تو وہ فورا ایک دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔ مگر پیچھے پلر تھا۔۔۔ اس لیے جگہ
نہ بچی تھی مزید پیچھے جانے کی۔۔۔

وہ اچانک غصے سے قریب آئی ی۔۔۔ تو مقابل کی انکھیں اٹھیں۔۔۔ اور جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔۔

اس کی حسین انکھوں سے انکھیں مل گئیں۔۔۔ جس قدر غصہ کدورت اس کے لیے ان انکھوں میں بھرا تھا وہ تاب نہ لا سکا اور نظر شرمندگی سے دوبارہ جھکا لی۔۔۔

مانا شرمندہ تھا۔۔۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں خود کو بھی مار لے اور اسے بھی مرنے کے لیے چھوڑ دے۔۔۔

وہ جذباتی تھی۔۔ شاہ میر جذباتی نہ تھا۔۔۔ بلکہ اگر وہ اس کے گاؤں کی پنچایت میں دیکھ لیتی۔۔۔ تو سمجھتی کہ اس لڑکے کے پاس دل ہے ہی نہیں۔۔۔ بلکے اس کی جگہ پتھر رکھے ہیں۔۔۔

تم نہایت ہی ایک بے حس انسان ہو شاہ میر بخش چوہدری۔۔۔"اس کے سینے کے مقام پر اپنی شہادت کی انگلی سے ٹھوکتے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔پھر پلٹ کر غصے سے چل دی۔۔۔

رات اپنی تاریکی پھیلا چکی تھی۔۔۔

ہزاروں لوگوں کے ہجوم میں بھی وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اتنی بھری دنیا میں اس کا کوئی نہ تھا۔۔۔

وہ بس سڑک پر چلتی چلی جا رہی تھی کوئی منزل نہ تھی اس کے پاس۔۔۔نہ کوئی ٹھکانہ نہ کوئی گھر۔۔۔

چلتے چلتے کیفے کے آگے سے گزری۔۔۔۔ تو ارمان کا چائے پلانا یاد آگیا۔۔۔ یونی سے واپسی پر وہ اکثر یہیں سے اسے چائے پلاتا تھا۔۔۔

آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔

جھلملاتی آنکھوں کے ساتھ وہ آگے چل دی۔۔ پیسے نہیں تھے کہ وہاں کی چائے پیتی۔۔۔ جب کہ دل مچلا تھا۔۔۔

چائے پینے کے لیے نہیں۔۔۔۔ ان لمحات کو واپس جینے کے لیے۔۔۔۔ جو ارمان کے ساتھ گزارے تھے۔۔۔

ایک رات کا کتنا؟؟۔۔" وہ اپنی سوچوں میں مگن چلتے چلتے کافی دور آگئی "
تھی۔۔۔کے اچانک ایک لڑکے نے سامنے سے آکر۔۔۔ایک آنکھ دباتے
ہوئے۔۔۔ذو معنی انداز میں پوچھا۔۔۔

تو وہ ڈر کر پیچھے ہوئی ی۔۔۔

میں بتادوں۔۔" نہ جانے کہاں سے وہ خوبرو نوجوان پیچھے سے نکل کر "
آیا۔۔۔اور ایک زوردار مکہ اس لڑکے کے چہرے پر جڑ دیا۔۔۔۔

مریم حیرت سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

بھاگ کہاں رہا ہے؟؟۔۔آنا سالے۔۔۔بتاتا ہوں“ وہ شاہ میر ” تھا۔۔۔دو تین مکوں میں ہی اس لڑکے کے چہرے و جسم سے خون نکال دیا تھا۔۔۔

اپنی جان کی امان کی خاطر وہ لڑکا جیسے تیسے کر کے شاہمیر سے بچ کر بھاگا۔۔۔

وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے پیچھے سے صدائیں لگا رہا تھا۔۔۔

اگر سوگ منا لیا ہو تو گاڑی میں بیٹھو گی؟؟۔۔۔یہ تمہارے ابا جی کا گھر ” نہیں ہے سنسان سڑکیں ہیں۔۔۔مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔۔“ آخر وہ لڑکی کب تک خود کو یوں اذیت دینے والی تھی۔۔۔

تمہارے لیے کہنا اسان ہے بہت۔۔۔۔ جس پر بیتتی ہے وہی جانتا ہے" فقط۔۔۔" وہ سرخ انگارے بھری انکھوں کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

میں مانتا ہوں میں تمھاری تکلیف نہیں سمجھ سکتا۔۔۔ مگر یوں سنسان" سڑکوں پر بھوکے پیاسے چلنے کا کیا مطلب ؟؟۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے خود کو "اذیت پہنچا کر تمہیں سکون مل جائے گا؟؟۔۔

میں سنسان سڑکوں پر نہیں چل رہی بے وجہ۔۔۔ میں ویلفیئر جا رہی ہوں" اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

ویلفیئر کیوں؟؟۔۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔ "

"اور وہ عورت کون تھی۔۔ جس نے تمہیں دھکا دیا تھا؟"

تم کیوں میری زندگی میں گھسے چلے آرہے ہو؟؟۔۔۔اپنے کام سے کام رکھوناں۔۔۔" وہ بھلا ایک اجنبی کو کیوں اپنی زندگی کے راز بتانے لگی۔۔۔

خاصہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ کہتی۔۔۔وہ آگے جانے لگی۔۔۔

" شاید وہ تمہاری ماں تھی؟؟۔۔۔ "

ویسے کیا مائیں اتنی ظالم بھی ہوسکتی ہیں؟؟۔۔وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔"ہو سکتی ہوں گی جب باپ ہو سکتے ہیں تو مائیں کیوں نہیں"۔۔۔اس کے ذہن میں زونی و فہیم بخش کا خیال ابھرا تھا۔۔۔

ماں باپ نے گھر سے نکال دیا کوئی بات نہیں کوئی رشتہ دار ہو گا ماموچاچا "تایا ان کے گھر چلی جاؤ۔۔۔ مگر ویلفئی ئی رمت جاؤ۔۔۔" وہ تیزی سے سامنے آکر۔۔اسکا راستہ روکتے ہوئے بولا۔۔۔

مگر مریم نے نہ سنی۔۔۔وہ اس کے سائیڈ سے گرز کر جانے لگی۔۔۔تو مقابل نے تیزی سے اس کی نازک کلائی ی گرفت میں لے کر۔۔۔واپس کھینچ کر۔۔۔اسے اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔۔

"کہا ناں وہاں مت جاؤ۔۔۔اتنے تو سنسان سڑک پر بھیڑیے نہیں ہوں گے جتنا وہاں چھپے ہیں آج کل۔۔۔۔"

ٹھیک ہے نہیں جاتی۔۔۔تو کیا بتانا پسند کریں گے آپ مسٹر شاہ میر بخش" چوہدری۔۔۔کے پھر میں کہاں جاؤں؟؟۔۔۔"اس کا ہاتھ اپنی کلائی ی سے جھٹک کر۔۔۔طنزیہ پوچھنے لگی۔۔۔

اس کے لہجے میں نرمی تھی۔۔۔مگر دباد باغصہ بھی نمایا تھا۔۔۔ساتھ ساتھ بہت بے بسی بھی۔۔۔جو مقابل چاہ کر بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

میرے ساتھ چلو۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔"

تم جیسے پلے بوائے کے ساتھ؟؟۔۔"وہ احتجاجی نظروں سے تکتے۔۔۔"

تم جانتی ہو مجھے؟؟۔۔"وہ خاصہ حیران ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔اسے نہیں" معلوم تھا۔۔۔۔کے مریم جیسی شریف لڑکیوں کی نظر بھی تھی اس پر۔۔

اس کی آنکھوں میں بجائے شرمساری کے۔۔ حیرت دیکھ وہ ایک قدم پیچھے ہوئی ی۔۔ لگا جیسے وہ تو بڑا فخر رکھتا ہے اپنی پلے بوائے پرسنیلٹی پر۔۔۔

”پلے بوائے میں صرف ان کے لیے ہوں جو خود آتی ہیں۔۔۔ فلحال۔۔ اب گاڑی میں بیٹھو۔۔۔“ وہ سنجیدگی سے نظریں چرا کر جواب دینے لگا۔۔۔

”میں تم پر یقین کیسے کر لوں ؟؟۔۔“ وہ گاڑی کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔ تو وہ فورا بے اعتباری سے بولی۔۔۔

شاہ میر جانتا تھا وہ پوچھ نہیں رہی۔۔۔ وہ بتا رہی ہے کے یقین نہیں کرتی۔۔۔

اپنے شوہر پر تو کرؤ گی ناں؟؟۔"اس کا دیا جواب۔۔۔۔ مریم کو ایک دو"
ثانیوں کے لیے شدید حیرت میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

تم نے سوچ بھی کیسے لیا۔۔کے میں تم جیسے لڑکے سے شادی کرؤں"
گی۔۔۔"وہ حقارت سے کڑوا منہ بناتے بولی۔۔۔

میں ویلفی ئی ر نہیں جانے دوں گا تمھیں۔۔۔"وہ قطعی لہجے میں گویا"
ہوا۔۔۔

تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے؟۔۔"مقابل دانت پیس کر پوچھنے"
لگی۔۔۔

زہر لگ رہا تھا اس لمحے وہ نوجوان۔۔۔جو زبردستی اس کی زندگی میں گھسا چلا آرہا تھا۔۔

تمھارا ہونے والا شوہر۔۔۔"وہ آنکھیں مغرور انداز میں اٹھا کر۔۔۔اس" کی جانب دیکھتے۔۔۔خاصہ جتا کر بولا۔۔۔

"میں عدت میں ہوں۔۔۔تم مجھ سے نکاح نہیں کر سکتے۔۔۔"

تمھارا حمل ضائع ہو چکا ہے۔۔۔۔عدت ختم ہوئی ی۔۔۔اب نکاح" "کر سکتی ہو تم۔۔۔

وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ

ایک منٹ بعد۔یونہی *اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے اَعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اَعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہو گی۔۔۔۔

ڈاکٹرنی نے شاہ میر کو بتایا تھا کے ضائع ہونے والا حمل تقریباً پانچ ماہ کا تھا۔۔۔یعنی اس کے جسمانی اعضا تھے۔۔۔اس صورت میں اگر حمل ضائع ہوا۔۔۔تو عدت ختم ہو گئی۔۔۔

مجھے تم سے نکاح کرنا ہی نہیں ہے۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔"

تو کیا کرؤ گی؟؟۔۔ان سنسان سڑکوں پر بھوکی پیاسی گھومتی رہو گی؟؟۔۔" وہ جز بز ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ویلفئی ئی رجاؤں گی۔۔۔"

جا کر دیکھاؤ۔۔۔میں اس ویلفئی ئی رکو ہی آگ لگوادوں گا۔۔۔میں شاہ میر بخش چوہدری ہوں تم بہت ہلکے میں لے رہی ہو مجھے۔۔۔"اس کے قریب آکر۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال خاصہ رعب دار انداز و دھمکی آمیز لہجے میں۔۔۔جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

مریم اس کی دھمکی سن ڈر گئی تھی۔۔۔وہ تو ایک بہت سیدھی سادی اللہ کی گائے تھی۔۔۔

پہلی بار اتنا لڑ رہی تھی کسی سے۔۔۔پورا وجود کانپنے لگا تھا اس کا۔۔۔

مزید بحث کرنے کی بھی جان نہ تھی۔۔۔

مانا سن اس نے بھی رکھا تھا کے آج کل ویلف ئی یر کے حالات اچھے نہیں ہیں۔۔۔جوان لڑکیوں کے لیے تو بالکل نہیں۔۔۔وہ ویلفی ئی رکم اور وحشیاؤ ں کے اڈے زیادہ بنے ہوئے ہیں۔۔۔لڑکیاں بکتی ہیں وہاں۔۔۔۔ جسم فروشی بہت عام ہوتی جارہی ہے۔۔۔۔ مگر وہاں نہ جائے تو کہاں جائے بیچاری۔۔۔۔

شاہ میر جیسے شخص پر ایک ٹکے کا اعتبار نہیں تھا اسے۔۔۔

مگر وہ ڈر گ ئی تھی اب۔۔۔

پھر سوچا وہ نکاح کر رہا ہے۔۔۔

نکاح کر کے ساتھ لے کر جائے گا تو وہ ویلفی ئی رجانے سے تو ہزار گنا بہتر ہو گا۔۔۔

پھر اچانک خیال آیا۔۔۔ نکاح کر کے چھوڑ کر بھاگ گیا تو۔۔۔ وہ مزید ڈرئی ی۔۔۔

"کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔۔ بیٹھو گاڑی میں۔۔۔"

مریم نے اس کی شاندار و مہنگی گاڑی کو دیکھا۔۔۔

اگر اس نے میرے ساتھ گاڑی میں کچھ کیا تو؟۔۔۔ نہیں میں اس پر اعتبار" نہیں کر سکتی۔۔۔" گاڑی مکمل پیک تھی۔۔۔ یہ دیکھ دل میں برے برے خیالات آنے لگے۔۔۔۔

بیٹھ بھی جاؤ اب۔۔۔"وہ پھر بولا۔۔۔ مگر لہجے میں جھنجھلاہٹ نہیں تھی" صرف غصہ تھا۔۔۔

مریم بہت شریف لڑکی تھی اس کے نزدیک۔۔۔ جس کے شوہر کی آخری نشانی بھی اس کی غلطی کی نظر ہوگ ئی۔۔۔اوپر سے صبح جو وحشیانہ سلوک اس عورت نے اس کے ساتھ کیا۔۔۔اس کے بعد اسے یوں چھوڑ کر جانے کے لیے دل کسی صورت راضی نہ تھا۔۔۔

وہ معاف نہیں کر رہی تھی۔۔۔اور بغیر معافی کے اس کی روح کو سکون آتا نہیں۔۔۔ پھر وہ ویلفی ئی رجانے کی بات کر رہی تھی۔۔

کیسے اسے اپنی نظروں کے سامنے دربدر ہونے دے؟؟۔۔۔

وہ مجرم تھا اس کا۔۔۔۔۔اور اس کے بچے کا۔۔۔

دل میں شدت سے خیال آ رہا تھا شاید اس بچے کی روح اسے معاف کر دے۔۔۔ یہ دیکھ کے وہ اس کی ماں کا کتنا خیال رکھ رہا ہے اس کے جانے کے بعد۔۔۔۔

ورنہ دنیا میں نہ صحیح روز محشر اس نے پکڑا۔۔۔ تو اس کی پکڑ سے بچ نہیں پائے گا۔۔۔ اس دن اپنا اثر و رسوخ نہیں دیکھا پائے گا۔۔۔ اور اس بات کا احساس تھا اس نوجوان کو۔۔۔۔

مجھے اس وقت تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔" وہ خاصہ بے زاری" سے بولی۔۔۔

آخر یہ سامنے کھڑا شخص اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہا تھا؟؟۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔پاس کی مسجد میں چلتے ہیں پیدل۔۔۔اس پر تو اعتراض '' نہیں؟؟۔۔''ایک جوان لڑکی کو وہ بغیر کسی رشتے کے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔اس لیے نکاح بہت ضروری تھا۔۔۔

شاہ میر نکاح صرف اسے تحفظ فراہم کرنے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔۔اس کے علاوہ اس نکاح کا کوئی ی اور مقصد نہیں تھا اس کے نزدیک۔۔۔

مریم اس لمحے بے بسی کی انتہا پر تھی۔۔۔

سب کچھ بہت جلدی میں ہو رہا تھا۔۔۔ سوائے اس شخص کے نام کے۔۔۔اور کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔ پھر نکاح جیسے مقدس رشتے میں کیسے بندھ جائے اس کے ساتھ۔۔۔۔

"اتنا اعتبار تو کر سکتی ہو مجھ پر کے مسجد تک میرے ساتھ چلو۔۔۔۔"

وہ جن حالات میں تھی۔۔۔ سوائے شاہ میر کی بات ماننے کے۔۔۔اسے کوئی دوسرا راستہ نظر نہ آیا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں آگے ارمان کا چہرہ بار بار آ رہا تھا۔۔۔

وہ شاہ میر کے پیچھے۔۔۔روتی جاتی چلتی جاتی۔۔۔

آپ کو قبول ہے ؟؟۔۔۔“جب مولوی صاحب نے پوچھا۔۔۔تو ایک لمحے کے لیے لگا جیسے دل بند ہوا ہو۔۔۔۔

وہ ایک اجنبی سے خود کو اللہ کے نام پر منسلک کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔

آنکھوں سے موتی بے ساختہ ہی جھلکے۔۔۔

❤“قبول ہے۔۔۔”

دونوں کا نکاح منعقد ہو جانے کے بعد۔۔۔وہ مسجد سے باہر نکلے۔۔۔

جب اندر گئے۔۔۔تو اجنبی تھے دونوں۔۔۔

جب باہر نکلے۔۔۔تو دنیا کے سب سے مقدس رشتے میں بندھ چکے تھے

دونوں۔۔۔۔

شاہ میر نے اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا۔۔۔

وہ چپ چاپ بیٹھ گ ئی تھی اس بار۔۔۔انکار کرنے کی اب کوئی ی وجہ باقی
جو نہ رہی تھی۔۔۔

اب وہ اجنبی ہی اس کا ہمسفر تھا۔۔۔۔

صرف چند دنوں میں پوری زندگی پلٹ گ ئی تھی دونوں کی۔۔۔

شاہ میر نے گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔تو وہ بے ست سی ہو کر سیٹ سے سر ٹکا کر۔۔۔آنکھیں موند گ ئی۔۔۔

یہ کھالو۔۔۔ تھوڑی جان آئے گی۔۔۔''شاہ میر نے گاڑی کے ڈیش بورڈ'' سے رول نکال کر۔۔۔اس کے آگے کیا۔۔۔تو وہ تیزی سے غصیلے لہجے میں ''بولی۔۔۔''کوئ ی کام ہے تمھیں مجھ سے؟؟۔۔

شاہ میر کو دھانس لگی تھی اس کا سوال سن۔۔۔

وہ اس کی بات کا اتنا غلط مطلب اخذ کر لے گی یہ نہیں سوچا تھا اس نے۔۔۔

کوئ ی کام نہیں ہے۔۔۔ تم اتنا غلط کیوں سوچ رہی ہو؟؟۔۔ نکاح سے'' پہلے بھی رول دیا تھا میں نے تمھیں۔۔۔''اس نے پانی کی بوتل منہ سے

لگا کر۔۔۔ایک گھونٹ بھر کر گلے میں اتارا تھا۔۔۔ پھر اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔۔

تو وہ منہ موڑ گ ئی۔۔۔ مگر اس کا دیا رول ہاتھ نہ لگایا۔۔۔

گاڑی میں مکمل خاموشی کا راج رہا۔۔۔

اس کا بچہ کیا گیا۔۔اس کی تو بھوک پیاس ہی مٹ گ ئی تھی۔۔۔زندگی جینے کی اب کوئی ی امنگ نہیں تھی اس کے اندر۔۔۔

وہ بے ست سی سیٹ سے سر ٹکائے۔۔۔ کھڑکی سے باہر دیکھتی رہی۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"ہیلو۔۔۔میں اندر آجاؤں کالے بلے؟؟۔۔" وہ اس کے اسٹڈی روم کا شیشہ بجاتے۔۔۔ بڑی تمیز سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"کوئی ی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" وہ سپاٹ سے لہجے میں بولا۔۔

"شکریہ۔۔۔" وہ انکار کے باوجود بھی اندر مسکراتی ہوئی ی چلی آئی ی تھی۔۔۔

"میں نے منع کیا تھا۔۔" وہ برہمی سے بولا۔۔۔

”تو؟۔۔۔اب کیا اتنے برے دن آگئے زونی کے۔۔۔کہ کالے بلے کے کہنے پر چلے۔۔۔۔ویسے بھی مجھے پوچھنا نہیں چاہیے تھا۔۔خاص طور پر تم سے۔۔۔“

”کیا مطلب؟؟۔۔“وہ اپنی چئیر پر بیٹھا۔۔۔اس سامنے کھڑی آفت کو چھوٹی آنکھیں کرکے دیکھتے۔۔۔۔ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

”مطلب۔۔۔مجھے پتا ہے تم جیسوں کو تمیز زیادہ دیر راز نہیں آتی۔۔۔“وہ چمکتے دانتوں کی نمائش کرتے۔۔۔زچ کرنے والے انداز میں بولی۔۔۔

”ہو گیا؟؟۔۔“اس نے طنزیہ برہمی سے پوچھا۔۔۔

ابھی کہاں جانے من؟؟۔۔۔ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی ہے" میری۔۔۔"وہ ایک انگلی دانتوں میں دبا کر۔۔۔شرارت سے بولی۔۔۔تو مقابل اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

"ویسے جانے من ہماری بچے ہوتے تو کتنے کیوٹ ہوتے ناں؟؟۔۔"اسے سر پکڑتا دیکھ۔۔وہ خاصہ محظوظ ہوئی تھی۔۔۔فوراً ہی آکر اسکے سامنے والی چئیر پر بیٹھ کر۔۔۔اس کے وجود کو ٹمٹماتی آنکھوں سے تکتے۔۔۔فدا فدا لہجے میں بولی۔۔۔

"کیوٹ؟؟۔۔۔آفت کا اپڈیٹ ورژن ہوتے۔۔۔"وہ خاصہ جتاتے ہوئے بول اٹھا۔۔۔تو وہ جواباً مسکرا دی۔۔۔

"تمھیں شرم آتی ہے ویسے؟؟۔۔" وہ خاصہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔اس کے لہجے سے چبھن کا احساس ہوا تھا زونی کو۔۔

"بہت۔۔۔جب جب اپنی پسند دیکھتی ہوں مجھے شرم آنے لگتی ہے۔۔۔" مقابل کے لہجے میں آمن نے خاصہ طنز محسوس کیا۔۔

نہایت چبھتا ہوا سہ۔۔۔

"ایسا کیا کردیا میں نے؟؟۔۔۔" کچھ لمحے بغور اس کے چہرے کو تکنے کے بعد۔۔وہ گمبھیر لہجے میں پوچھنے لگا۔۔

اس کا سوال سنتے ہی زونی کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ بکھرائی تھی۔۔۔

یعنی سنگدل جانتا ہے پسند کرتی ہے اسے۔۔۔

میں نے اپنی پسند کی بات کی ہے۔۔۔۔"وہ ہلکی سی آنکھیں میچتے ہوئے "
بولی۔۔۔ جیسے جتارہی ہو کہ تم خوش فہمی کا شکار ہو۔۔۔

تب ہی تو پوچھ رہا ہوں"اس لڑکے کے لہجے میں ابھی بھی ذرا سی لچک "
نہیں آئی تھی۔۔۔۔

لفظی طور پر تو کبھی اقرار نہ کیا۔۔۔ کہ پسند کرتی ہے اسے۔۔۔۔ پھر وہ اتنا
کانفیڈنس سے کیسے کہہ سکتا تھا؟؟۔۔

میں نے تو کبھی نہیں کہا۔۔ کہ تمہیں پسند کرتی ہوں کالے بلے" وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ اس کے نام کرتے ہوئے۔۔۔ خاصہ جتا کر بولی۔۔۔

تو مقابل اس کی بات سن اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔ نہایت مطمئن اور مغرور انداز میں چلتا ہوا اس کی جانب ایا۔۔۔ پھر چیئر کے ہینڈل پر دونوں ہاتھ جما کر۔۔۔ اس پر جھکا۔۔۔

زونی ہلکا سہ گڑ بڑا گئی تھی اس کے اچانک ری۔ ایکشن سے۔۔۔۔

اس نے نظر جھکائی۔۔۔ تو مقابل نے اسکی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کی۔۔۔۔

مانو اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملانے پر مجبور کیا تھا اسے۔۔۔

کیا واقعی نہیں کہا۔۔۔کیونکہ میں تو ہر بار سنتا ہوں۔۔۔"اس کے چہرے پر ایک دلفریب مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کے لمس نے پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑا دی تھی۔۔۔

اس کی نزدیکی نہایت جان لیوا معلوم ہوئی زونی کو۔۔۔

"یہ جو تمھاری سمندر جیسی نیلی نشیلی آنکھیں ہیں۔۔۔۔یہ خود بتاتی ہیں مجھے۔۔۔کتنا پسند ہوں میں انھیں۔۔۔"بلوری انکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔۔وہ بھرائی اواز میں بولا۔۔۔

تم وہی دیکھ رہے ہو جو تم دیکھنا چاہتے ہو ورنہ ایسا کچھ نہیں۔۔۔" اس کا ہاتھ اپنی تھوڑی سی ہٹاتے۔۔۔ چھوٹی آنکھیں کر۔۔۔۔ بے نیازی سے بولی۔۔۔

"واقعی؟" ہونٹوں کو سکیڑ کر۔۔۔ بغور اس کا چہرہ تکتے۔۔۔ پوچھنے لگا۔۔۔

پوچھنے کا انداز ایسا تھا کہ جیسے کہہ رہا ہو کہ تم کچھ بھی بولو میں جانتا ہوں سچ یہی ہے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو۔۔۔

اگر کہا جائے کہ وہ اوور کانفیڈنس تھا اس بات کو لے کر تو غلط نہ ہوگا۔۔۔ کم از کم زونی کو تو اس لمحے ایسا ہی لگا۔۔۔

"ان آنکھوں پر مت جاؤ۔۔۔فریبی ہیں سالی۔۔۔یقین جانو تم سمیت دو اور ہیں جو اسی خوش فہمی کا شکار ہیں۔۔۔" وہ پلے فل انداز میں مسکراتی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی۔۔۔۔۔

"تو مجھے کیوں بچا رہی ہو؟؟ مجھے بھی اس خوش فہمی میں جینے دو" وہ ہلکا سا اور جھک کر۔۔۔درمیان کی نزدیکی بڑھاتے۔۔۔اسی کے طرز میں گویا ہوا۔۔۔

تو مقابل ایک لمحے کے لیے لاجواب ہوئی۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آج۔۔۔کیا ڈوس زیادہ لے لی ہے کالے بلے؟؟۔۔" مانا اس کی نزدیکی دل میں ہلچل مچا گئی تھی مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔

ٹکا کر ذلیل کرنے لگی تھی وہ۔۔۔

میں بعد میں آتی ہوں صفائی کرنے" ابھی وہ دونوں باتیں کر رہی رہے تھے "
کہ دروازہ کھلا۔۔۔

دونوں کی توجہ ایک ساتھ ہی دروازے کی جانب گئی تھی۔۔۔ جہاں عافیہ
بوکھلاہٹ کے ساتھ ان دونوں کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔۔

پیچھے سے دیکھنے پر۔۔۔ عافیہ کو آمن زونی پر جھکا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔ جس کے
سبب وہ غلط مطلب اخذ کر گئی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں اسے برا لگا تھا آمن کا کسی اور کے اتنا قریب ہونا۔۔۔

اپنے دل کو بھاری ہوتا پایا۔۔۔

آمن بخش چوہدری اتنا خوبصورت تھا کہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اٹریکشن پیدا نہ ہو... یہ تو ناممکن سی بات ہے۔۔۔۔

"عافیہ تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو۔۔۔۔اس کے بھائی کی منگیتر ہوں میں۔۔۔۔ہے ناں کالے بلے۔۔۔" عافیہ کی بوکھلاہٹ دیکھ... زونی محسوس کر چکی تھی کہ وہ کوئی غلط مطلب اخذ کر رہی ہے ویسے تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر کالے بلے کو مرچیں لگانے کا یہ موقع کیسے ہاتھ سے جانے دے سکتی تھی۔۔۔

آمن ایک قدم دور ہٹ کر کھڑا ہوا۔۔۔ توزونی تیزی سے اٹھ کر۔۔۔ اس ہنڈسم نوجوان کی جانب دیکھ۔۔۔ زچ کرنے والے انداز میں۔۔۔ مسکرا کر پوچھنے لگی۔۔۔

آمن جانتا تھا کہ وہ پوچھ نہیں رہی ہے وہ تو جتا رہی ہے کہ اس کے بھائی کی منگیتر ہے اب۔۔۔

"میں شہروز کو اپنا بھائی نہیں مانتا۔۔۔ سمجھیں۔۔۔" اس کا بازو عافیہ کے سامنے ہی دبوچ کر۔۔۔ اپنے روبرو کھڑے کرتے۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ اعلانیہ کہا۔۔۔

چاچازاد تو ہے نا۔۔۔ غیرت مر گئی ہے تمہاری؟؟؟۔۔۔اس کی منگیتر پر
نظر رکھتے شرم نہیں آتی؟؟؟۔۔۔" وہ زونی تھی شاید بھول گیا تھا
مقابل۔۔۔ باتوں کو گھما پھرا کر۔۔۔آخر میں اسی کے سر پر لا کر دے مارا
تھا۔۔۔

دانت پیستے ہوئے غضب ناک نگاہوں سے مقابل کو تکتے۔۔۔ سخت لہجے میں
استفسار کرنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بڑا غصہ تھا۔۔۔اس قدر غصہ کے آمن کو محسوس ہوا کہ
آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہوں جو اسے جلا کر خاک کر دیں گے۔۔۔

اتنا غصہ کیوں تھا ان بلوری آنکھوں میں اس کے لیے۔۔۔وہ سمجھ نہ سکا۔۔۔

بازو پر پکڑ از خود ڈھیلی پڑی۔۔۔

اسے گمان ہوا جیسے وہ نفرت سے دیکھ رہی ہو اسے۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔

کوئی وجہ تو ہوا اچانک اس بے رخی و نفرت کی۔۔۔

مانا بازو چھوڑ دیا تھا مگر نظریں۔۔۔
وہ تو ابھی تک ملی ہوئی تھیں۔۔۔

ایک طرف شدید کدورت تھی تو دوسری طرف الجھا پن۔۔۔ مگر اس الجھے پن میں محبت کا عنصر شامل ہے یہ کیسے نہ دیکھتی عافیہ۔۔۔۔اس نے کبھی آمن کو اس طرح کسی لڑکی کو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا جیسے وہ زونی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"وہ۔۔کیوں؟۔۔دل شدید دکھا تھا۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔میں بعد میں۔۔۔میں
کم سن لڑکی نہیں جانتی۔۔۔بس اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا آمن کا زونی کو
دیکھنا۔۔۔

دل میں ایک عجیب سی چبھن محسوس کی تھی۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں جا رہی ہوں ویسے بھی۔۔۔"وہ عافیہ کی
جانب مڑ کر دیکھ۔۔۔نرمی سے کہہ کر۔۔۔مسکراتی ہوئی وہاں سے جانے
لگی۔۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں۔۔۔۔تم آئیں کیوں تھی یہاں؟۔۔"آمن اسے جاتا
دیکھ۔۔۔تیزی سے پوچھنے لگا۔۔

"پڑھائی سے چھٹیاں چل رہی ہیں میری۔۔۔اپنے کمرے میں بور ہو رہی تھی بیٹھے بیٹھے تو سوچا تھوڑا تمہیں تنگ ہی کر لوں۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتے مسکرا کر لاپرواہی سے کہتی۔۔۔وہاں سے چلی گئی۔۔۔

لمحے لمحے میں رنگ بدلتی تھی وہ لڑکی۔۔۔ کہاں دو لمحے پہلے آنکھوں سے آگ برسا رہی تھی اس پر۔۔۔اور کہاں ایسے مسکرا کر چل دی۔۔ جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔۔۔

آمن بھی سر جھٹکتے گارڈن کی جانب چلا گیا تھا۔۔عافیہ خاموشی سے وہاں کی صفائی کرنے لگی۔۔۔

اس کے دل میں ابھی بھی ایک چبھن سی ہو رہی تھی۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

شاہ میر انجانے میں ہی صحیح۔۔۔اس لڑکی کو اس کی اصل تک لے آیا تھا۔۔۔

جہاں سے اس کی ماں کے انتقال کے بعد اسے ایسے پھینک دیا گیا تھا جیسے وہ کوئی بے وقعت سی چیز ہو۔۔۔

شاہین بیگم نے اسے نکالتے وقت کبھی نہ سوچا ہو گا کہ ایک دن وہ اس حویلی میں دوبارہ داخل ہو گی۔۔۔

اس کے حقوق سے کیسے نظریں پھیرے بیٹھے تھے یہ حویلی والے۔۔۔ جیسے وہ کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔

وہ حویلی کے مین دروازے سے داخل ہوتے ہی خود کو ایک انجانے سے احساس میں مبتلا پارہی تھی۔۔۔

نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر وہ سب بہت دیکھادیکھا سا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

وہ لڑکی کہاں جانتی تھی یہ اس کے باپ کی حویلی ہے اس کے حقوق سے دستبردار ہو جانے والے باپ کی۔۔۔ جس نے اس کی ماں کے مر جانے کے بعد کبھی اس کی جانب رخ کیا ہی نہیں۔۔۔

کیسا بے ضمیر باپ تھا وہ۔۔اپنی بیٹی کو پھینکے بیٹھا تھا۔۔۔ مگر قسمت دیکھو۔۔۔۔اسے حویلی دوبارہ لے ہی ائی تھی۔۔۔

"مریم۔۔۔ مریم۔"

"۔۔۔ادھر آجاؤ۔۔۔ تمہارے کھانے کے لیے الوابال دیے ہیں میں
نے۔۔۔ مریم باہر مت بھاگو۔۔۔"

"مریم۔۔۔ مریم بیٹا۔۔ساتھ چلو میرے۔۔۔"

"مریم۔۔۔ تیز مت بھاگو۔آپ گر جاؤ گی" وہ گاڑی سے جیسے ہی
اتری۔۔۔ایک عجیب سے سحر نے اسے جکڑ لیا۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ یہاں پہلے آچکی ہو۔۔۔اسے اپنی ماں کی آوازیں
آنے لگی تھیں۔۔۔

آہ؟۔۔۔" وہ لڑکی ایک ٹرانس میں بس چلتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ شاہ میر خاصہ حیران ہوا تھا یہ دیکھ۔۔۔۔ کے وہ لڑکی پہلی بار آئی تھی لیکن اس کے باوجود جانتی تھی کہ حویلی کا راستہ کدھر سے ہے۔۔۔

وہ چھوٹی چھوٹی گلیوں سے گزرتی ہوئی لاؤنج تک خود ہی پہنچ گئی تھی۔۔۔ شاہ میر نے اس کے پیچھے آکر کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ تو وہ چونک کر پیچھے مڑی۔۔۔۔

"یہ۔۔ یہ کس کو ساتھ لے آئے ہو تم؟؟۔۔" ابھی وہ بوکھلا کر شاہ میر کو دیکھ ہی رہی تھی کہ سامنے سے ایک نسوانی مگر سخت آواز آئی۔۔۔

سامنے تخت و کرسیوں پر پوری محفل جمی دیکھ۔۔۔ شاہمیر نے اپنا سر کھجایا تھا۔۔۔

میری بیوی ہے۔۔۔"اس کالاپرواہی سے اداکیا جملہ۔۔پوری محفل میں تہلکہ مچادینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

ہر کسی کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔۔۔جبکہ وہ نوجوان اتنا بڑا دھماکہ کرنے کے باوجود بالکل نارمل انداز میں کھڑا تھا۔۔۔

مریم کے لیے سب کچھ بہت نیا تھا اسے تو لگتا تھا شاہ میر کوئی شہری لڑکا ہے ۔۔۔اور کیوں کر نہ لگتا وہ اتنا آزادانہ زندگی جو جیتا تھا۔۔۔

گاؤں پھر حویلی پھر اتنے سارے لوگ وہ بہت کنفیوز اور نروس ہو گئی تھی ۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا شاہمیر کا اتنا بڑا خاندان نکلے گا۔۔۔۔

نروس ہونے کے سبب وہ اپنے ہونٹوں کو کاٹتے۔۔۔دونوں ہاتھوں سے اپنی قمیض کے دامن کو مضبوطی سے بھینچنے لگی۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔ تمھارا ایک گھوڑا ریس سے باہر ہو گیا ہے۔۔"زونی ابھی" سرتاپاؤں بغور مریم کو دیکھ ہی رہی تھی باقی سب کی طرح۔۔۔کہ نہ جانے کہاں سے۔۔۔وہ حسین نوجوان اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی کرنے لگا۔۔۔

زونی نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

آمن مسکراتے ہوئے اگے بڑھ گیا۔۔

جب جب شاہمیر اسے دیکھتا تھا اس کی آنکھوں سے پسندیدگی جھلکتی تھی۔۔۔پھر وہ کسی اور لڑکی کو دولہن بنا کر کیسے لے آیا اپنی؟؟۔۔۔زونی یہی سوچ الجھی۔۔۔

شہروز سے تو کبھی کوئی خطرہ تھا ہی نہیں۔۔۔اصل تو آمن اور شاہمیر تھے۔۔۔۔جائیداد ان کے پاس تھی۔۔۔

اس کا پورا پلان خراب کر دیا تھا شاہمیر نے۔۔۔

وہ شادی جو کر کے آگیا تھا۔۔۔

”یہ۔۔۔یہ کیا بول رہے ہو بیٹا؟؟۔۔“شمیم بیگم مارے سکتے کے۔۔۔
سب سے پہلے آگے آ کر۔۔۔پوچھنے لگی تھیں۔۔۔

”سچ۔۔۔“لاپرواہی سے فقط ایک لفظی جواب دیا۔۔وہ بھی اپنی گردن کی
پشت ہلکے سے مسلتے۔۔۔

جیسے ظاہر کر رہا ہو کہ بہت تھک کر آیا ہے۔۔۔

اتنا بڑا دھماکہ کرنے کے بعد بھی اس کاری-ایکشن بالکل ٹھنڈا تھا۔۔۔

”ہمارے یہاں باہر شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے۔۔۔کیا اس بات کی
خبر نہیں ہے تمہیں؟؟؟۔۔۔“احسن بخش اپنے رعب دار انداز میں برہمی
سے پوچھنے لگے

مریم کو اندازہ نہیں تھا اتنی سخت مخالفت دیکھنے کو ملنے والی ہے اسے۔۔۔۔
اگر ذرہ برابر بھی اندازہ ہوتا تو وہ کبھی اس نکاح کے لیے راضی نہ ہوتی۔۔۔

”گھر اب اور لی کر شادی کے کر اغوا اسے۔۔۔تھی گئی آ پسند مگر۔۔۔ہے لے آیا ہوں اور پلیز اب اپ لوگ مخالفت نہ دکھائیں اس کے والدین کی طرح۔۔۔“ وہ منہ بگاڑتے ہوئے بولا۔۔۔تو مریم بے ساختہ ہی اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔

یہ کون سی کہانی سنا رہا تھا وہ؟؟۔۔۔

سفید خشک ہونٹ۔۔۔

زرد چہرہ۔۔۔

انکھوں کے نیچے گہرے کالے حلقے۔۔۔

نڈھال کمزور جسم۔۔۔

گردالود کپڑے۔۔۔

اس کی حالت دیکھنے کے بعد شاہمیر کی بنائی کہانی سب کو سچی لگنے لگی تھی۔۔

”تم اسے اغوا کر کے لائے ہو؟؟۔۔۔“فہیم بخش نے نہایت حیرت سے پوچھا۔۔۔

خوبصورت لونڈیوں کی کمی نہیں تھی حویلی میں۔۔۔پھر اسے باہر سے ایک لڑکی کو اغواہ کر کے لانے کی کیا ضرورت؟؟۔۔۔

یہ حویلی میں پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی حویلی کا لڑکا کسی لڑکی کو اغوا کر کے لایا ہو۔۔۔

جی ''نہایت مطمئن ہو کر جواب دیا۔۔۔''

ایک وقت آمن یہ کام کرتا تو شاید سب یقین کر لیتے مگر شاہ میر۔۔۔۔۔اس جیسے خاموش سلجھے ہوئے نرم مزاج لڑکے سے کسی کو یہ امید نہ تھی۔۔۔۔

وہ تو خاندان کا سب سے شریف لڑکا تھا جو کسی کے معاملے میں بولتا تک نہیں تھا۔۔۔

آمن بخش چودری کے علاوہ باقی سب بری طرح شاکڈ میں تھے۔۔۔۔

دادا جان۔۔۔''ابراہیم بخش اپنے بھرم دار انداز میں چلتے ہوئے'' آکر۔۔۔اس کے روبرو کھڑے ہوئے۔۔۔

ابھی وہ بولنے ہی لگا تھا کہ زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر رسید ہوا۔۔۔

اسے تھپڑ پڑتا دیکھ مریم پوری جان سے کانپ اٹھی تھی۔۔۔

"ہم نے آج تک اپنے کسی پوتے پر ہاتھ نہیں اٹھایا مگر تم نے مجبور کیا ہے ہمیں۔۔" وہ نہایت سخت لہجے و گرج دار آواز میں برسے تھے اس لڑکے پر۔۔۔

"میں آپ ہی کا خون ہوں دادا جان۔۔۔ میری پسندیدہ چیز کوئی میرے سامنے کسی اور کو دے دے اور میں چپ چاپ کھڑا رہوں یہ میرا خون گوارا نہیں کر سکتا۔۔۔ مجھے مار کر اپنے ہاتھوں کو تکلیف نہ دیں۔۔۔ مجھے پسند آئی میں نے اٹھوالیا۔۔۔ نکاح کیا اور یہاں لے آیا چاہتا تو کہیں اور لے جاتا

مشکل نہیں تھا میرے لیے اسے چھپا کر رکھنا۔۔۔ مگر میری بیوی ہے اس حویلی کی عزت ہے آپ کی پت بہو ہے۔۔۔ مجھے آپ سے چھپانا ٹھیک نہ لگا مجھے لگا کسی کو پتہ ہو یا نہ ہو۔۔ میرے دادا کو پتہ ہونا چاہیے تاکہ کل کو کوئی بات ہو اس کے گھر والوں کی طرف سے۔۔۔ تو میرا دادا میرے ساتھ کھڑا ہو سکے۔۔۔"

شاہمیر جھکنے والوں میں سے کہاں تھا۔۔۔ اپنے الفاظوں سے لچک دکھادی تھی یہی بہت تھا اس کے لیے۔۔۔

"ابا جانی۔۔۔ بچہ ہے۔۔۔ ہو گئی غلطی معاف کر دیں اسے۔۔۔ اب تو شادی ہو گئی ہے کوئی کیا کر سکتا ہے۔۔۔" شمیم بیگم کو اپنے جوان بیٹے کے سر پر موت کے بادل منڈلاتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔۔۔ وہ تیزی سے آ کر شاہمیر کے سامنے ڈھال بن کر کھڑی ہوئیں۔۔۔۔

معاف کر دیں؟؟۔۔ ہماری حویلی سے لوگوں کو انصاف ملتا ہے۔۔۔ کل "
کو گاؤں میں خبر پھیلی کہ حویلی کا بیٹا شہر سے لڑکی اغوا کر کے لایا ہے تو کیا
عزت رہ جائے گی ہماری؟۔۔۔" رانی بیگم کو تو موقع مل گیا تھا شاہ میر کو
جائیداد سے بے دخل کروانے کا۔۔۔۔ وہ یہ موقع کیسے ہاتھ سے جانے
دیتیں۔۔۔ فوراً ہی جلے پر تیل ڈالنے کا کام کرنے لگیں۔۔۔

" رانی بھابھی آپ تو چپ رہیں۔۔۔ کیوں میرے بیٹے کی دشمن بن رہی
ہیں" شمیم بیگم فوراً ہی ان پر بگڑئی یں۔۔

" میں کیوں چپ رہوں بھلا؟؟ میں کیا اس خاندان کا حصہ نہیں۔۔۔
تمہارے بیٹے نے ہماری عزت خاک میں ملانے والے کام کر دیے ہیں اور تم

چاہتی ہو کہ میں چپ رہوں۔۔۔" رانی بیگم فوراً ہی جوابی کاروائی کرتے ہوئے میدان میں اترئی یں۔۔۔

"آمن۔۔۔ کسی طرح اپنے دادا کو لے کر جاؤ یہاں سے۔۔۔ تمہاری ماں تو پاگل ہوگئی ہے۔۔۔ شاہ میر کو عاق کروانے پر تلی ہے۔۔۔" شاہین بیگم جو خاموشی سے کھڑے۔۔ سارا تماشہ دیکھ رہی تھیں۔۔۔ اپنے بڑے پوتے کے پاس آکر آہستگی سے بولیں۔۔۔۔

"دادا جان۔۔۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ مجھے آپ کو بہت ضروری بات بتانی ہے۔۔۔" ابراہیم بخش کی بہوئیں ان کے سامنے کتے بلی کی طرح لڑ رہی تھیں۔۔۔ اس سے زیادہ اور کیا فساد برپا ہو سکتا تھا حویلی میں۔۔۔

وہ اپنی مٹھیاں بھینچے اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔۔

آمن نے ان کا ہاتھ تھام کر۔۔۔ گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔

”اس لڑکے کو میری نگاہوں سے دور کر دو آمن۔۔۔اس سے پہلے کہ میں کچھ کر بیٹھوں“ ابراہیم بخش نہاہت جلال میں بولے۔۔

“جی۔۔۔آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔میں دیکھ لیتا ہوں پورا معاملہ۔۔۔”

ابراہیم بخش کو اپنے بیٹوں سے زیادہ جس پر یقین تھا۔۔۔وہ تھا آمن۔۔۔۔ نہایت ذہین ہوشیار سلجھے ہوئے ذہن کا مالک۔۔۔اور سب سے بڑھ کر ان کا فرمانبردار۔۔۔۔

آمن نے مطمئن لہجے میں کہا تو وہ اس کے ساتھ چلنے کے لیے راضی ہوئے۔۔۔

"مانا وہ دو ماؤں سے جنے تھے مگر باپ ایک ہی تھا۔۔۔ شاہمیر نے جتنی اسے بچپن سے محبت دی تھی وہ چاہ کر بھی اس سے نفرت نہیں کر سکا تھا۔۔۔ بھابھی آپ میرے ساتھ چلیں۔۔۔ زونی ادھر آؤ۔۔۔"

کہتے ہیں نا محبت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔۔۔

"یہ لڑکی اغوا ہو کر آئی ہے۔۔۔۔ اس کے گھر والے اسے ڈھونڈ رہے ہوں گے اور تم چلے اسے بھابھی کہہ کر کمرے میں لے جانے۔۔۔ دماغ تو خراب نہیں ہو گیا شہروز تمہارا؟؟۔۔" رانی بیگم فوراً ہی شہروز پر برسنے لگی تھیں۔۔۔ جو مریم کو اپنے بھائی کی بیوی ہونے کے ناطے۔۔۔ اسکے کمرے میں بھجوا رہا تھا۔۔۔ تا کہ اسے یہ سب نہ فیس کرنا پڑے۔۔۔

زونی اپنی جگہ منجمد کھڑی تھی وہ شہروز کے آواز دینے پر نہ آئی ی۔۔۔۔اور آتی بھی کیوں۔۔۔اس کے لیے تو نہ جانے کتنی بار عدالتیں لگیں اس حویلی میں۔۔۔ کتنی بار اسے سزائیں سنائی گئیں۔۔۔کوئی آیا اس کی مدد کرنے ؟؟۔۔جو وہ دوسروں کی مدد کرنے آگے بڑھتی۔۔۔۔خاص طور پر اس شخص کی۔۔۔جو ہینڈ فری لگائے بیٹھا رہتا۔۔جب وہ نازک جان تھپڑ کھا رہی ہوتی تھی اپنے باپ کے۔۔۔وہ بھولی نہیں تھی وہ منظر اور نہ بھول سکتی تھی۔۔۔

مریم الجھی کھڑی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا شاہمیر نے یہ جھوٹی کہانی بنائی ہی کیوں۔۔۔ جس کے سبب اتنی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔۔۔

رانی چپ کر جانے کا کیا لے گی تو؟؟؟۔"ابراہیم بخش کے وہاں سے جاتے" ہی۔۔شاہین بیگم بپھر کر پوچھنے لگیں۔۔۔

اماں میں تو۔۔۔"رانی بیگم ابھی بولنا ہی شروع ہوئی تھیں۔۔۔کہ شاہین" بیگم نے انہیں اپنا ہاتھ دکھا کر روکا۔۔

چپ کر جا۔۔۔بہت سن چکی ہوں تیری۔۔۔خاموش تھی اس کا مطلب" یہ نہ سمجھ۔۔۔کے سمجھتی نہیں تیری چالا کیاں۔۔"شاہین بیگم دانت پیستے ہوئے۔۔بپھر کر بولیں۔۔تو رانی بیگم کی زبان کو چپ لگی تھی۔۔۔

اماں فہیم بھی تو شہر سے شادی کر کے لایا تھا لڑکی کو۔اسے تو آپ لوگوں" نے گھر پر رکھ لیا تھا۔۔پھر میرے بیٹے کے لیے اتنی پابندیاں کیوں لگا رہے ہیں؟؟۔۔۔"شمیم بیگم کے جملے تھے یا ایٹم بم اقصی پوری کی پوری ہل کر رہ گئی تھی۔۔۔

یہ۔۔یہ کیا بول رہی ہیں بھابھی آپ؟؟۔۔"اقصی کا دماغ بھک سے اڑا" تھا۔۔۔

وہ بے یقینی سے شمیم بیگم کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

شاہین بیگم نے فوراہی غرا کا شمیم کو دیکھا۔۔۔ان کی انکھیں الرٹ الارم تھیں۔۔۔کہ بس اب چپ کر جاؤ۔۔۔

جس بات کو سالوں پہلے انہوں نے دبا دیا تھا۔۔اس کا ذکر یوں اچانک نکلے گا ۔۔انہوں نے کبھی نہ سوچا تھا۔۔۔

زونی واقف تھی کہ اس کی ماں کو دھچکا لگا ہے۔۔۔ بالکل اسی طرح جیسے اسے لگا تھا۔۔۔

فہیم بخش کچھ لمحوں کے لیے گڑ بڑا گیا۔۔۔ جیسے شاہین بیگم گڑ بڑائی تھیں۔۔۔

اس لمحے زونی نے شاہین بیگم کا چہرہ دیکھا وہ کچھ خوفزدہ سی معلوم ہوئیں۔۔۔ ان کی پیشانی پر پسینہ بھی نمایاں چمک رہا تھا۔۔۔

اس چلبلی مگر سمجھدار گڑیا کا دماغ کھٹکا تھا اس لمحے۔۔۔

فہیم یہ۔۔۔ یہ بھابھی کیا بول رہی ہیں؟؟۔۔" اقصیٰ کی آنکھوں سے آنسو" موتی بن کر جھر جھر بہنے لگے تھے۔۔۔

اتنا بڑا دھوکہ۔۔ اتنا بڑا فریب۔۔۔

"فہیم وہ ماضی میں کی غلطی کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔بھول جاؤ اسے۔۔۔" بخش سختی سے کہتا۔۔۔منہ موڑ کر چل دیا تھا۔۔۔

اقصی اسے بے یقینی سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔اتنا بڑا دھوکہ دینے کے بعد بھی اس شخص کی انکھوں میں ذرا شرم نہ تھی۔۔۔بلکے شرم تو کجا۔۔لہجے میں کوئی ی لچک تک نہ تھی۔۔۔

"امی جان سنبھالیں خود کو۔۔۔"اقصی مزید اپنے پاؤں پر کھڑی نہ رہ سکی تھی۔۔۔وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرئی ی۔۔۔زونی فوراہی بھاگتے ہوئے آئی تھی اپنی ماں کو اٹھانے۔۔۔

اپنی ماں کی حالت دیکھ وہ خون کے آنسو روئی تھی۔۔۔انھیں دونوں بازوں سے تھام کر اٹھا کر۔۔۔اپنے ساتھ کمرے میں لے جانے لگی۔۔۔

شاہ میر کو کسی کی نگاہ سے کوئی ی فرق نہیں پڑتا تھا سوائے اس بلوری آنکھوں والی کے۔۔۔

جو اسے ایک نگاہ کدورت سے تکتے۔۔۔وہاں سے اپنی ماں کو لے کر چلی گئی تھی۔۔۔۔

ان بلوری آنکھوں میں اپنے لیے کدورت دیکھ۔۔اس کے دل کو رنج پہنچا تھا۔۔۔

"فہیم کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔کیوں دیا مجھے اتنا بڑا دھوکہ؟؟؟۔۔۔" اقصی کمرے میں پہنچتے ہی فہیم کو دیکھ۔۔۔خود کو روک نہ سکی۔۔فوراہی اس کے سامنے کھڑی ہو۔۔۔غصے سے بھرے لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔جو اس کا حق بھی تھا۔۔۔

"آپ پہلے سے شادی شدہ تھے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟؟۔۔ مجھے اور میرے گھر والوں کو اتنے بڑے دھوکے میں کیوں رکھا؟۔۔

"کیا ہو گیا ہے؟ یہ کوئی اتنی بڑی بات تو نہیں جس پر تم ماں بیٹی بیٹھ کر ہنگامہ مچاؤ پورے گاؤں میں۔۔۔مرد ہوں میں۔۔چار شادیاں کر سکتا ہوں۔۔۔ شکر کرو کہ تم پہ دوسری سوتن نہیں لایا۔۔ورنہ کرنا تو چاہیے تھی مجھے تیسری شادی۔۔ایک بیٹا تو دے نہیں سکی مجھے۔۔۔اور آ گئی ہے میرے

سامنے سوال کرنے۔۔۔'' فہیم بخش دانت پیستے ہوئے اکڑ کر بولا تو زونی کے تن بدن میں اگ لگی تھی۔۔۔

پھر وہی بیٹے کا طعنہ۔۔۔

کان پک گئے تھے اس کے یہ طعنہ سن سن کر۔۔۔

'' میاں بیوی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔۔۔ پھر بیٹا نہ ہونے پر صرف میری ماں قصور وار کیوں؟۔۔۔اپ شکر کریں کہ میری ماں نے کبھی آپ سے نہیں کہا۔۔۔ کہ کیسے مرد ہو تم فہیم بخش چوہدری جو ایک بیٹا نہ جن سکے۔۔۔'' زونی ان کے روبرو آکر تڑاک سہ جواب دیتے ہوئے بولی۔۔۔ تو فہیم بخش کے اگ لگ گئی۔۔۔

'' زبان دراز کہیں کی۔۔۔'' فہیم بخش نے طیش کے عالم میں اپنا ہاتھ اٹھایا تھا اسے مارنے کے لیے۔۔۔

زونی کے لیے کوئی نئ بات نہ تھی۔۔وہ شروع سے اسے ایسے ہی چپ کرایا کرتے تھے۔۔۔

تھپڑ اس کے چہرے پر پڑے گا وہ جانتی تھی اس لیے آنکھیں میچ گ ئی۔۔۔

دو تین لمحوں تک اس نے انتظار کیا۔۔۔ مگر وہ تھپڑ اس کے چہرے پر لینڈ ہی نہ ہوا۔۔۔

اس نے آنکھ کھول کر دیکھا۔۔۔تو سامنے کا منظر ہی اس کی آنکھوں کو حیران کرنے کے لیے کافی تھا۔۔۔

فہیم بخش کا ہاتھ ہوا میں بلند تھا۔۔۔ جسے زونی کے چہرے پر پڑنے سے پہلے ہی آمن نے روک لیا تھا۔۔۔۔

زونی کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا کہ اس کی خاطر وہ اپنے چاچا کے سامنے آگیا ہے۔۔

"جوان اولاد ہے چاچا۔۔۔ تھوڑا تو لحاظ کرو۔۔" مانا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔ آنکھیں انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔ مگر لہجے میں لچک تھی۔۔۔ وہ اپنے چاچا کا احترام نہیں بھولا تھا۔۔۔

نہایت آہستگی سے ان کا ہاتھ نیچے کی جانب چھوڑتے۔۔۔ وہ سمجھانے والے طرز میں بولا۔۔۔

تم نے میرا ہاتھ کیسے روکا؟؟۔۔" اگلے ہی پل فہیم بخش غصے سے آمن کا "گریبان پکڑتے دھاڑا۔۔۔

وہ۔۔۔"اس کے پاس جواب نہیں تھا کوئی۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا وہ" کیوں بیچ میں اگیا تھا آج۔۔۔

چھوڑئیں اسے۔۔۔۔ مجھ سے بات کریں۔۔۔" وہ آمن کا گریبان" چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے باپ کی پکڑ اتنی مضبوط تھی۔۔۔کہ وہ چھڑوا نہ سکی۔۔۔

تو دور ہٹ حرام زادی تیری ہی وجہ سے آج کل کا بچہ میرے منہ کو آرہا " ہے۔۔۔" فہیم نے الٹے ہاتھ سے۔۔۔۔اسے زور سے دھکا دے کر دیوار پر دے مارا تھا۔۔۔

زونی۔۔۔"اقصی بیگم فوراً ہی زونی کو اٹھانے بھاگی تھیں۔۔۔"

چاچا۔۔۔"آمن زور سے چنگھاڑا۔۔۔اس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔"
اپنا گریبان چھڑوانے میں اسے ایک لمحہ نہ لگا پھر۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔فہیم بخش کی گردن پر اس کا ہاتھ تھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔"زونی کا سر دیوار سے ٹکرایا تھا جس کے سبب" اس کے سر سے خون نکلنے لگا۔۔۔ما نا وہ تکلیف میں تھی مگر یہ دیکھ کہ لڑائی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے وہ تیزی سے آمن کی جانب ائی۔۔۔

ہاں بیٹا چھوڑو۔۔۔"آمن غصے سے چیختا ہوا انہیں ایک جست میں" کھینچتے۔۔۔دیوار سے لگا گیا تھا۔۔۔

زونی واقصی بیگم اس نوجوان کے ہاتھوں سے فہیم کی گردن آزاد کرانے کی سعی کر رہے تھے۔۔

اس لڑکی کو سمجھ نہ آیا آمن کو ہوا کیا ہے آج؟؟؟۔۔۔وہ کیوں اس کے لیے اتنا لڑ رہا ہے؟؟۔۔۔

اتنا غصہ۔۔۔اتنا جلال۔۔۔کیوں؟؟۔۔
یہ کوئی پہلی بار تو نہ تھا کہ فہیم نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہو۔۔

آمن اس قدر غصے میں تھا کہ زونی اور اقصی بیگم مل کر بھی فہیم کی گردن اس کی پکڑ سے آزاد نہیں کرا پا رہے تھے۔۔۔

فہیم بخش کو سانس آنا رک گیا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ اور انکھیں باہر ابل انے کو تھیں۔۔۔

"کیا پاگل ہو گ ۓ ہو؟؟۔۔ جان سے مار دو گے انہیں؟؟۔۔۔ "

بس چلے تو مار ہی دوں۔۔۔" وہ انھیں جھٹکے سے چھوڑ۔۔۔ زونی کی"
آنکھوں میں جھانکتے ہوئے دھاڑا۔۔۔

" کیوں؟؟۔۔۔"
وہ سمجھ نہ سکی اتنا غصہ کیوں تھا اخر؟؟۔۔۔

وہ بغیر جواب دیے۔۔۔غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔جبکہ فہیم بخش گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔۔

دفع ہو جا میری آنکھوں کے سامنے سے اس سے پہلے کہ قتل کر دوں تیرا۔۔اور اپنی ماں کو بھی لے جا۔۔"اقصی جو اس کے پاس کھڑی فکر مندی سے اس کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر زونی کی جانب دھکیلتے۔۔ ببھر کا چنگھاڑا۔۔۔

اسے کدورت و نفرت سے تکتے۔۔زونی اپنی ماں کو لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

”کیانام ہے اس لڑکی کا؟؟۔۔“شاہین بیگم رعب دار انداز میں شاہ میر کو دیکھ استفسار کرنے لگیں۔۔۔

”مریم۔۔“بس اس کا نام بتانا تھا کہ سب ہکابکا ہو کر اس لڑکی کو تکنے لگے۔۔۔

شاہین بیگم کو اپنی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔

”مریم۔“وہ زیر لب دوبارہ بڑبڑائیں۔۔

جبکہ یہ نام سن شمیم بیگم کی آنکھیں چمکیں۔۔۔انہوں نے تیزی سے مریم کو بغور دیکھا۔۔۔

شاہمیر نے محسوس کیا کہ یہ نام سنتے ہی سب ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔۔۔۔

رانی بیگم ہو یا شاہین بیگم کوئی بھی کچھ بول نہیں رہا تھا۔۔۔۔سب بس مریم کو تنقیدی نگاہوں سے سر تا پاؤں گھورے جا رہے تھے۔۔۔

کہاں ؟۔ کہاں کی ہے یہ ؟؟۔۔"شاہین بیگم لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ" استفسار کرنے لگیں۔۔

کراچی۔۔۔"شاہمیر کے بتاتے ہی۔۔۔ شاہین بیگم تو جیسے بے ہوش" ہونے کو تھیں۔۔۔

کیونکہ ان کی پوتی کا ننھیال بھی کراچی میں ہی تھا۔۔۔۔

کہیں سال پہلے اپنی پوتی مریم کو انہوں نے کراچی میں ہی پھینک وایا تھا۔۔۔

یہ سن شمیم بیگم کی آنکھوں میں جگنو جگمگانے لگے تھے۔۔۔

میری بہو۔۔۔''شمیم بیگم فوراہی اسے اپنے سینے سے لگا کر۔۔پچکارے کا''
ہاتھ بھرتے۔۔ تیزی سے بولیں۔۔۔

اس حسین نوجوان نے انہیں چھوٹی انکھیں کر کے گھورا۔۔۔''انہیں کیا
ہوااچانک ؟''وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

اسے۔۔۔اسے کمرے میں لے جاؤ۔۔ باقی باتیں بعد میں کریں گے۔۔''
شاہین بیگم فوراہی کہہ کر وہاں سے چلی گئی تھیں۔۔۔

اس کی تائی ی بھی بالکل خاموش ہو گئی تھی اب۔۔۔

سب مریم کو ٹکٹکی باندھے دیکھے چلے جا رہے تھے جیسے وہ کوئی دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہو۔۔۔

مریم ان سب کے دیکھنے کے سبب بہت نروس فیل کر رہی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔''شاہمیر نے سب کے سامنے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے ساتھ اوپر کی'' جانب لے گیا۔۔۔

ابھی وہ آدھی سڑھیاں ہی چڑھا تھا کہ اس کے قدم رکے۔۔۔

سامنے سے زونی جو آرہی تھی اپنی ماں کو سینے سے لگائے۔۔۔

وہ حسین چلبلی گڑیا اسے دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر۔۔۔ برابر سے گزر کر جانے لگی۔۔۔ تو اس کے دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی تھی۔۔۔

اس نے زونی کے سر سے خون نکلتے دیکھا تھا۔۔۔ مگر کچھ بول نہ سکا۔۔۔

وہ اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی بھینچ گیا۔۔۔ ساتھ ساتھ سیدھے ہاتھ پر بھی دباؤ پڑا تھا۔۔۔ جس کے سبب مریم نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔ تب اس نے زونی کو برابر سے جاتے دیکھا۔۔۔

زونی کے جانے کے بعد۔۔۔ وہ اپنا سر جھٹک کر۔۔۔ مریم کو لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔

اقصی بیگم نے کمرے میں آتے ہی زونی کے سر سے نکلنے والا خون صاف کیا۔۔اور پٹی باندھ دی۔۔۔وہ مسلسل روئے چلی جارہی تھیں۔۔۔۔

امی جان۔۔۔آپ چپ ہو جائیں۔۔۔اس شخص کے لیے آنسو بہارہی ہیں جو آپ کے آنسوؤں کے قابل ہی نہیں۔۔۔''زونی نے انہیں اپنے بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔خود نیچے ان کے قدموں میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اقصی کے آنسو اپنی انگلی کے پوروں سے صاف کرتے۔۔۔بڑی محبت سے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا آخر اس کی ماں اس آدمی کے ساتھ رہ کیسے رہی ہے ۔۔۔۔جو بیٹا نہ پیدا کرنے کے سبب اس کی زندگی کو جیتے جی عذاب بنا چکا ہے ۔۔۔۔

فہیم بخش چوہدری اس کے نزدیک deserve ہی نہیں کرتا تھا اس کی ماں جیسی اچھی عورت کو ۔۔۔

" کیا آپ میرے ساتھ چلیں گی ؟؟۔۔" اس کے اچانک سوال پر اقصی بیگم اسے الجھ کر دیکھنے لگیں ۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

" یہ میرا کمرا ہے ۔۔۔" وہ مریم کو اپنا کمرہ دکھاتے ہوئے بولا ۔۔۔۔

ہمم۔۔" وہ فقط اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔"

تم نے جھوٹ کیوں بولا سب سے؟؟۔۔۔کیوں کہا کے مجھے اغواہ۔۔۔""" ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ مقابل نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔آواز دباتے۔۔۔تیزی سے اس کے نازک سراپے کو دروازے سے لگادیا۔۔۔

اس کے اچانک عمل پر مریم کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں تھیں۔۔۔

ششش۔۔۔۔یہاں دیواروں کے بھی کان ہیں۔۔۔" وہ سرگوشی کرنے" والے انداز میں بولا۔۔۔

شاہمیر نے دیھان نہ دیا۔۔۔وہ اسے چپ کرانے کے چکر میں بہت نزدیک آ گیا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ ابھی بھی مریم کے ہونٹوں پر تھے۔۔۔

"تمہارا نام مریم ہے۔۔۔تم کراچی میں رہتی تھی گھر کا ایڈریس بتانے کی کسی کو ضرورت نہیں ہے۔۔۔نہ اپنے والدین کے بارے میں بتانے کی۔۔۔بس یہ یاد رکھنا کہ تم یونیورسٹی میں میرے ساتھ پڑھتی تھی۔۔۔وہیں مجھے تم پسند آئی یں۔۔۔وہیں سے میں نے تمہیں اغوا کرایا اور زبردستی نکاح کیا۔۔۔تم نے سب کے سامنے یہی دکھانا ہے کہ تم ڈر کی وجہ سے میرے ساتھ رہ رہی ہو نہ کہ خوشی سے۔۔۔۔"اسے پوری بات سمجھانے لگا۔۔۔

سمجھیں؟؟۔۔"اس کے پوچھتے ہی۔۔۔ مریم نے پلکیں جھپکائی"

تھیں۔۔۔

وہ ہینڈسم نوجوان نہیں جانتا۔۔۔ مریم سانسیں روکے کھڑی تھی اس کی

نزدیکی کے سبب۔۔۔

اپنی بات پوری کہنے کے بعد۔۔۔ اسے احساس ہوا کہ مریم سانس نہیں لے

رہی۔۔۔ جس پر اس نے تیزی سے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ ہٹاتے ہی مریم نے گہرا سانس لیا۔۔۔ مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔ اس

کے گال بری طرح دہک رہے تھے۔۔۔

یہ کیسے ممکن تھا کے عدالت نہ لگائے فہیم بخش۔۔۔وہ فوراً ہی ابراہیم بخش کے پاس کسی بچے کی طرح آمن کی شکایت لے کر پہنچ گیا تھا۔۔۔

ابراہیم بخش کو یقین نہ آیا کے آمن اس قدر جارحانہ پن پر بھی اتر سکتا ہے ۔۔کے اپنے چاچا کا گلا ہی پکڑ لے۔۔۔

دوسری جانب آمن اپنا سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

اس کی دماغ کی رگیں ابھی بھی تنی ہوئی ی تھیں۔۔۔۔

پانی لا کر دوں ؟؟۔۔"عافیہ نے اسے صوفے پر سر پکڑے بیٹھا" دیکھ۔۔۔فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

”میں پاگل ہو گیا ہوں شاید۔۔“عافیہ کی جانب دیکھ۔۔۔وہ خوبرو نوجوان گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ ڈوروں سے سجی تھیں۔۔۔

”مطلب؟۔۔“وہ ناسمجھی سے پوچھ اٹھی۔۔۔

”مطلب۔۔۔میں لڑائی ی چھیڑ آیا ہوں۔۔۔ایسی لڑائی جس کا انجام خون خرابے کے سوا کچھ نہ ہو گا“کیا وہ نہیں جانتا تھا کس قدر ہنگامہ برپا ہونے والا ہے اب۔۔۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

پھر اپنی روشن و چوڑی پیشانی مسلنے لگا۔۔۔اسے پیشانی مسلتا دیکھ۔۔۔وہ آہستگی سے اس کے برابر میں بیٹھی۔۔۔

وہ اکثر آمن کے برابر میں بیٹھ جایا کرتی تھی۔۔۔اس کے کام کرنا اب اس کم سن عمر لڑکی کو اچھا لگنے لگا تھا۔۔۔

آمن بھی اسے روکتا ٹوکتا نہیں تھا۔۔۔بس کمرے سے باہر جانے کے علاوہ اسے ہر چیز کی آزادی تھی۔۔۔

وہ آمن کی ہر چیز ایسے استعمال کر لیتی تھی جیسے اسی کی چیز ہو۔۔۔

اس لمحے وہ صرف اس حسین ودودھیائی ی رنگت کے مالک نوجوان کو تک رہی تھی۔۔۔ جس کی لمبی وخوبصورت انگلیاں اس کی پیشانی پر تھیں اور وہ خاصہ پریشان نظر آ رہا تھا۔۔۔

ناجانے کیا ہوتا جا رہا تھا اسے۔۔۔ بس دل بہانے ڈھونڈنے لگا تھا اس کے پاس جانے کے۔۔۔ اس کے قریب رہنے کے۔۔۔

اگر درد ہو رہا ہے تو میں دبا دوں؟۔۔۔" اس نے خاصہ لچکدار انداز میں" استفسار کیا۔۔۔

ابھی آمن کچھ کہتا اس سے قبل ہی دروازہ نوک ہوا۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔۔" وہ اٹھنے لگی۔۔ تو آمن نے فوراً کلائی ی تھام لی۔۔۔

اس کے کلائی ی تھامتے ہی عافیہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

اس کے گورے ہاتھ عافیہ کی سانولی رنگت پر الگ ہی چمک رہے تھے۔۔۔

اپنے جسم میں اس کے چھوتے ہی بجلی سی دوڑتی محسوس کی اس نے۔۔۔

میرا ہی بلاوا آیا ہو گا۔۔۔" وہ ایک گہری سانس بھرتا۔۔ تیزی سے کھڑا ہوا۔۔۔ اور دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ باخوبی واقف تھا کیا طوفان برپا ہونے والا ہے۔۔۔۔ مگر سوچ لیا تھا اب جب اتنا آگے بڑھ ہی گیا ہے تو پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔۔ چاہے خون خرابا ہی کیوں نہ ہو جائے۔۔۔

ہمیشہ سے دماغ سے کام لیتا آیا تھا وہ۔۔۔ مگر آج نا جانے کیسے وہ اپنے حواس کھو بیٹھا۔۔۔ کیسے اپنے ہی چاچا کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔۔ نہ صرف کھڑا ہوا۔۔۔ ان کا گلا تک پکڑ لیا۔۔۔۔ وہ لڑکی نا جانے اور کیا کیا کروائے گی اس سے۔۔۔ وہ یہی سوچتے ہوئے دروازہ کھول رہا تھا۔۔۔

”بابا۔۔۔ آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔ مردوں کی محفل لگی ہوئی ہے۔۔۔ سب بہت غضبناک ہوئے بیٹھے ہیں۔۔۔“ ملازمہ نے اسے فکرمند لہجے میں حالات سے آگاہ کیا تھا۔۔۔۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

وہ صرف حویلی کے ممبرز کا ہی نہیں۔۔بلکہ گاؤں کے لوگوں اور ملازمین کا بھی بڑا لاڈلا تھا۔۔۔اس کی شاید سب سے بڑی وجہ اس کا نیک سلوک تھا۔۔۔

''ٹھیک ہے۔۔۔''

''آمن کیا کیا ہے تم نے؟؟۔۔۔فہیم کیوں اتنا غصہ ہو رہا ہے تم پر؟؟۔۔۔کہہ رہا ہے تم نے گلا پکڑا ہے اس کا۔۔۔''ابھی وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کے رانی بیگم فوراً ہی اس کی جانب آئی یں تھیں۔۔۔۔

وہ بہت پریشان نظر آ رہی تھیں۔۔۔۔اور صرف ان کا ہی نہیں باقی حویلی کی عورتوں کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

شاہین بیگم بھی فوراً اس کی جانب آئی یں تھیں۔۔۔ ”آمن معافی مانگ لینا۔۔“ وہ آہستگی سے حاکمانہ انداز میں بولیں۔۔۔

وہ فہیم کی ساری باتیں سن کر ہی آمن کے پاس دوڑی آئی یں تھیں۔۔۔

انھیں ڈر تھا بات بڑھ جائے گی اگر آمن نے معافی نہ مانگی۔۔۔

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔ ان کی بات سن کر بھی تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔۔

شاہین بیگم کو اس کا جواب نہ دینا کھٹکے میں ڈال گیا تھا۔۔ آیا وہ معافی مانگنے والا ہے بھی یا نہیں؟؟۔۔۔

اگراس نے معافی نہ مانگی تو بات کس قدر بڑھ سکتی ہے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

وہ ابراہیم بخش کے کمرے میں پہنچا۔۔۔ تو وہاں شاہ میر کے علاوہ حویلی کے سارے مرد حضرات پہلے سے موجود تھے۔۔۔ صرف اسی کا انتظار ہو رہا تھا۔۔۔

فہیم بخش کا چہرہ غضبناک حد تک سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

"آمن یہ میں کیا سن رہا ہوں؟؟۔۔۔ کے تم نے اپنا چاچا کا ہاتھ روکا اور۔۔۔" ابھی ابراہیم بخش صوفے پر شاہانہ انداز میں غصے سے بھرے بیٹھے پوچھ ہی رہے تھے۔۔۔۔ کے وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔میں نے کیا۔۔۔میں صرف انھیں تھوڑی شرم دلانے کی" کوشش کررہا تھا کے اپنی جوان بیٹی پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔۔مگر چاچا نہ مانے۔۔۔تو غصے میں میرا ہاتھ ان کے گلے تک پہنچ گیا۔۔"اس نے فہیم بخش کو دیکھتے اپنی بات نڈر لہجے میں کہی۔۔۔تو فہیم بخش آگ بگولہ ہو کر اسے مارنے کے لیے آگے بڑھا۔۔۔

شہروز واحسن بخش نے فوراروکا تھا اسے۔۔۔مگر وہ قابو نہیں آرہا تھا۔۔

آمن تمھیں کس نے اجازت دی فہیم اور اس کی بیٹی کے معاملات میں بیچ " میں دخل دینے کی؟؟۔۔"ابراہیم بخش اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔غضب ناک انداز میں پوچھنے لگے۔۔۔

میرے دل نے۔۔۔‘‘نہایت مختصر لفظوں میں مکمل بات کہ دی تھی ’’
اس لڑکے نے۔۔۔

آمن کیا دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟؟۔۔‘‘فیض بخش فوراً ہی اس کا بازو ’’
جھنجھوڑ کر دھاڑا تھا۔۔۔

اپنے دادا کے سامنے زبان چلانے کی اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی تھی۔۔ کیا
اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا وہ۔۔۔

آمن۔۔۔‘‘ابراہیم بخش غصیلے لہجے میں چنگھاڑے۔۔’’

دادا میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔۔۔میں نے بس وہی کیا جو مجھے ٹھیک ’’
لگا۔۔۔اور آپ چاچا کو کیوں نہیں سمجھاتے؟؟۔۔۔زونی جانور نہیں ہے

۔۔۔انسان ہے۔ان کی بیٹی۔۔اسے ہر وقت جانوروں کی طرح مارنے کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں یہ۔۔۔"اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ نمایا تھا۔۔۔

ابراہیم بخش تو صرف اس کے ہاتھ دیکھ رہے تھے جنہیں وہ مضبوطی سے بھینچے کھڑا تھا۔۔۔جیسے اپنا غصہ قابو کر رہا ہو۔۔۔

"وہ میری بیٹی ہے میں اسے ماروں پیٹوں زندہ جلاؤں۔۔۔تو کون ہوتا ہے ہمارے بیچ میں بولنے والا؟۔۔"فہیم بخش غصے سے آگ بگولا ہو کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

"مانا وہ تمھاری بیٹی ہے۔۔۔مگر میری محبت ہے۔۔۔ایسے کیسے تم مارو گے پیٹو گے اور جلا دو گے؟؟۔۔"فہیم بخش کے جملے اس کے غصے کو کسی اور ہی لیول پر پہنچا گئے تھے۔۔۔

پھر اس نوجوان نے کسی کا لحاظ نہ رکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں فہیم کو جلا دینے کی حد تک انگارے برسا رہی تھیں۔۔۔

وہ فہیم کی طرح غصے سے بپھر کر گریبان تک پہنچنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا
وہ تو اپنی جگہ منجمد کھڑا تھا نڈر انداز میں۔۔۔

کہ یہیں کھڑا ہوں۔۔۔آو جس نے آنا ہے۔۔۔۔

اس کی شخصیت کا رعب و دبدبہ ہی کچھ اور تھا اس لمحے۔۔۔

اگر آج زونی دیکھ لیتی کہ وہ کس طرح اس کے لیے لڑ رہا ہے سب سے ۔۔۔ تو یقیناً اپنے سارے پرانے گلے شکوے بھول جاتی۔۔۔

اس کے ادا کیے جملے سب پر ایٹم بم کی طرح گرے تھے۔۔۔

اس بار فہیم نہیں شہروز اس کے گریبان تک آیا تھا۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میری مانگ پر نظر رکھنے کی؟؟۔۔"تو جس "
بات کا ڈر تھا وہ سامنے آ ہی گئی تھی۔۔۔

ابراہیم بخش سکتے میں کھڑے اپنے دونوں پوتوں کو دست و گریباں ہوتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

مانگ؟؟۔۔،،آمن نے خاصہ طنزیہ مسکراتے یہ لفظ دوہرایا تھا۔۔ گویا" جیسے مزاق اڑارہاہو۔۔۔

پھر اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکا۔۔۔

وہ چاہتا تو شہروز کو اسی لمحے لٹا کر مارنا شروع کر دیتا۔۔۔ اخر اس نے ہمت بھی کیسے کی اس کے گریبان تک ہاتھ لانے کی۔۔۔ مگر وہ اپنی بات کہنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ بھی تحمل سے۔۔۔۔ اس لیے چھوڑ دیا اسے۔۔۔

آمن کا زونی کے لیے محبت کا اظہار کرنا اس کی منگنی کو خطرے میں ڈال گیا تھا۔۔۔ وہ کیسے خاموش ہو کر ایک سائیڈ کھڑا ہو جاتا۔۔۔ اس نے مارے طیش کے اپنی پوری جان لگا کے آمن کے چہرے پر مکہ رسید کیا تھا اگلے ہی پل۔۔۔

مکے کے نتیجے میں آمن کے ہونٹوں سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

اس کا مکہ مارنا آمن کے ضبط کو آزمانے کے مترادف تھا۔۔۔

ابھی وہ دوسرا مکا مار ہی رہا تھا۔۔۔ کہ آمن نے اس کا مکا بنی مٹھی۔۔۔ ہوا میں ہی پکڑ لی۔۔۔

شہروز طاقت لگانے کے باوجود بھی اس سے اپنی مٹھی نہیں چھڑوا پا رہا تھا۔۔

"بچے میرا ضبط نہ آزماؤ۔۔۔ اگر دوبارہ جرات کی انھیں مجھ پہ اٹھانے کی۔۔۔ تو انہیں زندگی بھر اٹھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" وہ لڑنے کے ارادے سے نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ صرف اپنی بات کہنا چاہتا تھا کیونکہ جانتا تھا

اگر بات بڑی تو مزید خراب ہو گی۔۔۔۔اور وہ بات خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔خاص طور پر تب۔۔۔جب یہ بات اس چلبلی گڑیا سے متعلق تھی۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا زونی کی زندگی میں اس کی وجہ سے مزید کوئی مشکلات پیدا ہوں۔۔۔

شہروز کو چیر پھاڑ کر دینے والی نگاہوں سے تکتے۔۔۔ایک بار پھر۔۔۔اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔۔

"شہروز پیچھے ہٹو۔۔۔ابھی فیصلہ کرنے کے لیے ہم یہاں موجود ہیں۔۔۔"ابراہیم بخش شہروز کو بپھرے شیر کی طرح دوبارا آمن پر جھپٹتا دیکھ۔۔طیش کے عالم میں چیخے۔۔۔

شہروزان کی آواز سنتے ہی پیچھے ہٹا تھا۔۔۔

توامی ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔۔مجھے منگنی کی جگہ شادی پر زور دینا چاہیے "تھا۔۔۔۔اس آمن کی نیت زونی کی جائیداد پر خراب ہو گئی ہے۔۔۔ لیکن اگر اسے لگتا ہے کے یہ بڑا ہے اور مجھ سے ہر معاملے میں زیادہ طاقتور ہے۔۔۔تو یہ آسانی سے زونی کو مجھ سے چھین لے گا۔۔۔تو پھر یہ ابھی جانتا نہیں ہے مجھے۔۔۔"شہروز کھا جانے والی نگاہ سے آمن کو تکنے لگا تھا۔۔۔۔

وہ پکا ارادہ کر چکا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے زونی اسے نہیں دے گا۔۔۔

آمن۔۔۔تم شاید رشتوں کا لحاظ بھی بھول گئے ہو۔۔۔شہروز تمہارا چچا"
زاد بھائی ہے زونی اس کی مانگ ہے۔۔۔تم بھلا کیسے اسے اپنی محبت کہہ سکتے
ہو؟؟۔۔۔وہ بھی یوں سب کے سامنے بے شرمی سے "احسن بخش فوراً ہی
آمن پر بگڑے تھے۔۔۔جو انہیں اپنے بیٹے کے حق پر ڈاکہ ڈالتا ہوا نظر آرہا
تھا۔۔۔

شہروز کی شادی اگر زونی سے ہو جائے گی تو یقیناً شہروز کا فیوچر سیکیور ہو
جائے گا۔۔اور ایک باپ کیا چاہتا ہے بھلا۔۔۔

بے شرمی کی کیا بات ہے اس میں چاچا؟؟۔۔میں شادی کرنا چاہتا ہوں "
اس سے۔۔۔کوئی بھگا کر لے جانے کی بات تھوڑی کر رہا۔۔۔جو شرماں "
اس کی جرات پر ابراہیم بخش (دادا) اور وہاں موجود تمام ہی مرد حضرات
دانت پیس رہے تھے۔۔۔۔

"اگر تمہیں اتنی ہی پسند تھی تو پہلے کیوں نہیں کہا؟۔۔۔"ابراہیم بخش غصے سے دھاڑے۔۔۔

"تب مجھے احساس نہیں تھا۔۔۔"فیض بخش (آمن کا باپ) کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔۔۔ جب وہ اور اس کی ماں کہہ کہہ کر تھک گئے۔۔۔ کہ زونی سے منگنی کر لو۔۔۔ تب اس لڑکے نے ایک نہ سنی اور آج جب اس کی منگنی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔ تو محبت کا نعرہ لگا کر دھڑلے سے لڑنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

اس کا دیا سادہ سا جواب شہروز کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔

مانا وہ لڑکی اس کی محبت نہ تھی۔۔۔ مگر اس کی ہونے والی بیوی تو تھی۔۔۔
اس کی غیرت۔۔۔

اپنی منگیتر کے طور پر قبول کر چکا تھا اسے۔۔۔۔۔

اس کے نزدیک آمن خواہ مخواہ ہی بیچ میں اڑ رہا تھا اب۔۔۔

"آمن تم میرے بڑے پوتے ہو۔۔۔ میرا غرور۔۔ تم سے مجھے اس احمقانہ حرکت کی امید نہ تھی۔۔۔ زونی کی منگنی ہو چکی ہے اور ہماری رضامندی سے ہوئی ہے۔۔۔ اس لیے اگر تمھارے اندر اب کوئی نیا احساس جاگ بھی رہا ہے تو اسے اپنے اندر ہی سولا دو۔۔۔۔" اپنے دادا کے کہے جملے۔۔۔ اس حسین نوجوان کو اپنے دل پر بھاری ہوتے محسوس ہوئے۔۔۔

"یہ ممکن نہیں اب۔۔۔" وہ بھی انہی کا پوتا تھا۔۔۔"

جتنی سختی سے حکم صادر کیا گیا تھا اتنی ہی سختی سے حکم رد کیا گیا۔۔

اگلے ہی پل ایک زوردار طمانچے کی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

ابراہیم بخش چوہدری (دادا) نے پہلی بار اس پر ہاتھ اٹھایا تھا آج۔۔۔

انہیں یقین نہیں آرہا تھا کہ سامنے کھڑا شخص ان کا پوتا آمن بخش ہے۔۔۔جو ہر لحاظ و شرم کو پیچھے دھکیل کر آندھی طوفان کی طرح ان کے سامنے آن کھڑا ہوا ہے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں کوئی شرم نہیں تھی۔۔نہ کوئی لحاظ۔۔۔

ابراہیم بخش اس کی آنکھوں میں بغاوت کہ شعلے ابھرتے دیکھ رہے تھے۔۔۔

بات تھپڑ کی نہیں تھی۔۔۔ بات پیچھے ہٹ جانے کی تھی۔۔۔اور وہ پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔۔۔۔

ابراہیم بخش ایک قدم خود ہی پیچھے ہوئے۔۔۔

ابا۔۔۔میں اسے سمجھاتا ہوں آپ ٹھنڈے رہیں۔۔۔"آمن کا باپ" فوراً ہی آگے آیا تھا۔۔۔

سمجھادو اسے اچھی طرح۔۔۔"ابراہیم بخش بپھر کر کہتے کمرے سے نکل گئے۔۔۔۔

انہیں اپنی عزت بڑی پیاری تھی۔۔۔اور آمن۔۔۔وہ لڑکا تو آنکھوں میں آ رہا تھا آج۔۔۔

"اپنے چاچازاد کی مانگ پر نظر رکھتے ہوئے شرم آنی چاہیے تمھیں۔۔۔"احسن بخش دانت پیستے ہوئے کہہ کر۔۔۔۔شہروز کو وہاں سے لے کر چلے گئے۔۔

"میں اپنی بیٹی زندہ دفنا دوں گا مگر تجھ سے کبھی نہ بیاہوں گا۔۔۔ سمجھا۔۔۔"فہیم بخش قطعی لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس لمحے سوائے زہر کے وہ کچھ نہیں اگل رہا تھا آمن کے لیے۔۔۔

سب کے کمرے سے جاتے ہی فیض بخش اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی ے تھے۔۔۔

"تمہیں زونی پسند آگئی تھی تو ہمیں بتاتے۔۔۔ فہیم کا گریبان جا کر پکڑنے کی کیا ضرورت تھی؟؟؟۔۔" فیض بخش کی حالت تو کچھ ایسی تھی۔۔۔ کہ نہ آرام سے کھڑا ہوا جا رہا تھا اور نہ بیٹھا جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ کھڑے ہو کر اس پر پھر چیخے۔۔۔

وہ سمجھتی ہے کہ صرف شاہمیر اس کے لیے اسٹینڈ لیتا ہے۔۔۔میں نہیں " لیتا اور میں نہیں چاہتا تھا وہ ایسا سوچے۔۔۔" وہ لڑکا بہت سادگی سے اپنے دل میں مچی جلن کو بیان کر گیا تھا۔۔۔

تو صرف زونی کو یہ دکھانے کے لیے کہ تم اس کے لیے اسٹینڈ لے رہے " ہو۔۔۔تم پورے خاندان سے لڑ گئے؟؟۔۔" فیض بخش کا اپنے بیٹے کی عقل پر ماتم کرنے کا دل کیا تھا اس لمحے۔۔۔۔

وہ تو دماغ سے کام لینے والا بندہ تھا یہ سب کیا کرتا پھر رہا تھا وہ؟۔۔۔

محبت نے عقل پر پتھر ڈال دیے تھے کیا اس کی۔۔۔

تم زونی کو بچانے کے چکر میں ہمیں کیوں مروا رہے ہو؟؟۔۔۔" فیض بخش بے بسی کی انتہا کو پہنچے ہوئے تھے۔۔۔ کیا کریں اپنے جوان بیٹے کا۔۔۔۔

" میں اسے نہیں بچا رہا۔۔۔ وہ خود کافی ہے اپنے باپ سے لڑنے کے لیے۔۔۔۔" نہایت لاپرواہی سے کہا

" تو پھر؟؟۔۔" وہ الجھے۔۔۔۔ اگر اسے بچا نہیں رہا۔۔۔۔ تو پھر کیوں کیا اس نے یہ سب؟؟۔۔۔

" میں صرف اسٹینڈ لے رہا تھا۔۔۔ جو وہ چاہتی ہے میں لوں۔۔۔" نرمی سے جواب دیا۔۔۔

یعنی اگر کل کو میں اسے مارنے کے لیے کھڑا ہوں تو تم میرے گریبان "
تک بھی آجاؤ گے۔۔۔کیونکہ وہ چاہتی ہے کہ تم اسٹینڈ لو؟؟۔۔" وہ خاصہ
جز بز ہو کر پوچھ رہے تھے۔۔۔

"آپ بھلا کیوں اپنی اکلوتی بہو پر ہاتھ اٹھانے لگے؟؟۔۔۔۔۔ "

یعنی تم آجاؤ گے؟" وہ دانت پیستے۔۔۔بے یقینی سے پھر پوچھنے لگے۔۔۔"

بتایا تو ہے وہ اکیلے ہی کافی ہے لڑنے کے لیے۔۔۔چاچا تو باپ "
ہے۔۔۔اس لیے لحاظ کر جاتی ہے۔۔۔اپنے سسر کا لحاظ کرے گی یا نہیں
اس کی گارنٹی نہیں دے سکتا میں۔۔۔" وہ مزید اس ٹاپک کو کنٹینیو نہیں
رکھنا چاہتا تھا اس لیے کہتا ہوا مسکرا کر وہاں سے چل دیا۔۔۔اس کی
مسکراہٹ میں وارننگ نمایا تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ اپنی ماں کے ساتھ سو رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اس وقت کون آگیا؟؟۔۔“حویلی میں برپا تماشے سے لاعلم تھی وہ ”
لڑکی۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی۔۔۔ سامنے آمن کو کھڑا پایا۔۔۔ وہ حیران ہوئی تھی اس
کے اچانک آنے پر۔۔۔

خون؟۔۔۔ کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔ یہ خون کیسے نکلا؟؟۔۔"اس کی نگاہ سب سے پہلے آمن کے ہونٹوں پر گئی تھی جس سے خون ابھی بھی ہلکا سہ رس رہا تھا۔۔۔

اندر نہیں آنے دو گی؟؟۔۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کے سوال کرتے ہی زونی نے تیزی سے راستہ چھوڑا تھا۔۔۔

وہ ہر بار کی طرح کالے رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔

اس کی لمبی چوڑی جسامت کے سبب۔۔۔زونی مکمل اس کے راستے سے ہٹی تھی تب جا کر وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

وہ خود ہی اندر آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

”چاچی کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟۔۔“اس نے سامنے بیڈ پر سوتی اپنی چاچی کو دیکھ پوچھا۔۔۔

وہ باخوبی واقف تھا کہ زونی کے لیے اس کی ماں کس قدر اہمیت کی حامل ہے۔۔۔

”اچھی نہیں ہے۔۔۔بس روئے چلی جا رہی تھیں۔۔۔دوائی دے کر سلایا ہے میں نے“زونی بہت رنجیدہ سی نظر آ رہی تھی۔۔۔

”کانٹے نہیں لگے ہوئے میرے اندر۔۔۔“وہ اچانک بولا۔۔تو زونی الجھ کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔

ہاں ؟؟۔۔"نا سمجھی سے۔۔"

بیٹھ جاؤ۔۔۔"وہ اپنے برابر صوفے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔"

پہلے یہ خون صاف کر دیتی ہوں۔۔۔"وہ تیزی سے کہہ کر فرسٹ ایڈ"
باکس لائی تھی۔۔۔

اس کے برابر میں بیٹھ کر۔۔۔۔روئی میں پائیوڈین لگائی۔۔۔پھر اس کے
آگے پائیوڈین والی روئی بڑھادی۔۔۔

تم نہیں لگا سکتیں ؟۔۔۔"اس نے روئی نہ پکڑی۔۔۔۔۔۔بلکے "
امید بھری نگاہ سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

لگا سکتی ہوں۔۔۔" وہ فوراً مسکرا کر بولی۔۔۔ "

اور آہستگی سے نزدیک آئی ی۔۔۔

اس لڑکی کی نزدیکی۔۔۔اس سے کہیں زیادہ آمن نے محسوس کی تھی۔۔۔

وہ نہایت نرمی سے اس کے ہونٹوں کے کناروں سے خون صاف کرنے لگی۔۔۔

آمن نے اپنے دل کی دنیا میں ہلچل مچتی پائی تھی۔۔۔

وہ چلبلی گڑیا اس قدر نزدیک تھی کہ اس کی گرم سانسیں وہ اپنی ٹھوڑی و ہونٹوں پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

اس کی بلوری آنکھوں پر سجی گھنی پلکیں کس قدر اٹریکٹو ہیں۔۔۔یہ اس لمحے احساس ہوا تھا اسے۔۔۔

اس کے گلابی پتلے ہونٹ۔۔۔خود پر سے نگاہ ہٹانے کی اجازت نہیں دے رہے تھے آمن کو۔۔۔

کمرے میں سوائے ان دونوں کی دل کی دھڑکنوں و سانسوں کی آوازوں کے۔۔۔مکمل خاموشی طاری تھی۔۔۔

ابلیس نے کیا یہ؟؟۔۔"وہ آہستگی سے پوچھنے لگی۔۔۔"

وہ لڑکی اپنے باپ کو ابلیس بلاتی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔اس کے بھتیجے نے۔۔۔‘‘آمن پہلی بار اسی کی طرز میں بولا’’ تھا۔۔۔تو وہ چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

اس حسین لڑکے کی نزدیکی زونی پر اثر انداز نہ ہو۔۔۔یہ کیسے ممکن۔۔۔

اس بار آمن نے نہیں۔۔۔زونی نے نظر چرائی تھی۔۔۔

کیوں؟؟۔۔‘‘وہ خون صاف کر کے آہستگی سے دور ہٹتے ہوئے پوچھنے’’ لگی۔۔۔

دفع کرؤ۔۔۔کیا کرو گی جان کر۔۔"مقابل لاپرواہی سے بولا۔۔۔"

اس کی بات سن۔۔وہ بھی لاپرواہی سے فرسٹ ایڈ باکس لے کر کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ باخوبی جانتی تھی فہیم کا گریبان پکڑنے کی سزا ہے یہ۔۔۔اس لیے زیادہ کریدا نہیں۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی؟؟۔۔"ابھی وہ ایک قدم ہی چلی تھی کہ مقابل نے" تیزی سے پوچھا۔۔

ہاں؟؟۔۔"پہلے شاکڈ کے مارے اسے دیکھا۔۔پھر اگلے ہی لمحے بے" ساختہ مسکرا دی۔۔۔

”کالے بلے ابھی اتنے برے دن نہیں آئے ہیں میرے۔۔۔۔“وہ خاصہ مضحکہ خیز انداز میں بولی۔۔۔

”میں واقعی پرپوز کررہاہوں۔“اسکے روبرو کھڑے ہوکر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

”اور میں واقعی ریجیکٹ کررہی ہوں۔۔“مقابل بھی اسی کی طرز میں دوبدو جواب دینے لگی۔۔۔

”میں مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔۔“اس کا نازک بازو پکڑ کر۔۔۔ اپنی جانب کھینچ۔۔۔خود سے قریب کرتے۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔جتاتے ہوئے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔

پر میں ہوں۔۔" وہ پھر مسکرا کر بولی۔۔"

زونی۔۔۔پلیز۔۔۔۔سب سے لڑ کر آ رہا ہوں تمہاری خاطر۔۔۔" اس کا" مسکرانا جیسے جلے پر نمک چھڑکنے جیسا لگا۔۔۔اس کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے معاملات کی نزاکت کا احساس دلانے کی کوشش کی۔۔

میں نے نہیں کہا لڑو۔۔۔ تم خود کودے ہو بیچ میں۔۔۔" نہایت لاپرواہی " و بے نیازی ظاہر کرنے لگی تھی وہ لڑکی۔۔۔

آمن کے سمجھ نہ آیا۔۔۔کے وہ کیسے اتنی بے نیاز بن سکتی ہے۔۔۔

بس کرؤ۔۔۔ورنہ کھودو گی مجھے۔۔۔''آمن خاصہ جتاتے ہوئے کہنے''
لگا۔۔

اس کا لہجہ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔

جس کے لیے وہ سب سے لڑ کر آرہا تھا وہ تو بیچ رستے میں بے نیاز سے ہاتھ
چھڑا کر چل دی تھی۔۔

میں نے پانے کی کبھی چاہ ہی نہیں کی۔۔''مقابل کھڑی وہ''
لڑکی۔۔پتھر کا دل لیے ہوئے ہو جیسے۔۔آمن اس کی بے مروتی و سنگ
دلی دیکھ۔۔دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

ریجیکشن کی وجہ ؟؟۔۔"اس کا بازو چھوڑ کر ایک قدم پیچھے ہٹتے "
۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا آخر کیوں ریجیکٹ کر رہی ہے اسے۔۔۔

اگر شہروز سے دشمنی ہونے کے باوجود منگنی اور شادی کر سکتی ہے۔۔۔تو اس سے کیوں نہیں؟؟۔۔۔۔

" کیونکہ میں واقف ہوں تم میں اور شہروز میں زیادہ فرق نہیں ہے۔۔۔ تم دونوں ہی صرف میری جائیداد کے لیے مجھ سے شادی کر رہے ہو۔۔۔۔ شہروز سے کوئی امیدیں نہیں رکھتی میں۔۔۔ مگر تم سے نہ چاہتے ہوئے بھی رکھنے لگی ہوں۔۔۔۔ وہ تکلیف دے گا تو سہہ لوں گی۔۔۔ مگر تم دو گے تو

ٹوٹ جاؤں گی۔۔۔اور میں ٹوٹنا نہیں چاہتی۔۔۔"زونی نے صاف گوئی سے ریجیکشن کی وجہ بتادی۔۔۔

میں شہروز جیسا نہیں ہوں۔۔۔ایک بار اعتبار کر کے تو دیکھو مجھ پر۔۔۔"آمن اس کی بات سن۔۔۔فوراً ہی اس کے قریب آیا۔۔۔

وہ اعتبار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔جو ایک نیچرل سی بات تھی۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پکڑ کر۔۔۔ہلکی سی اونچی کی۔۔۔

دونوں کی نظریں پھر ملیں۔۔۔

اس کا لہجہ مانا لچکدار تھا۔۔۔ مگر بھرپور امید لیے ہوئے تھا۔۔۔ کہ بس ایک بار اعتبار کر لو۔۔۔۔

نہیں کر سکتی۔۔۔۔" وہ قطعی لہجے میں بولی۔۔۔"

تم کر سکتے ہو مجھ پر اعتبار ؟؟۔۔۔" اگلے ہی پل اس نے تیزی سے سوال" کیا۔۔۔

بالکل۔۔۔۔ آنکھ بند کر کے۔۔۔" اعتبار تھا تب ہی تو پورے خاندان سے" بغیر اس کی رضا جانے۔۔۔ لڑ آیا تھا۔۔۔۔

خاصہ مطمئن لہجے میں جواب دیا۔۔۔ وہ پھر مسکرا دی جیسے اعتبار نہ کیا ہو۔۔۔

اس کی مسکراہٹ آمن کا دل جلا رہی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہوا۔۔۔ جیسے اس کے دل کے ٹکڑے کر رہی ہو۔۔۔

کس قدر بے اعتباری۔۔۔
پسندیدگی تھی مگر اعتبار نہیں تھا۔۔۔
ایسا کیا کرے جوان بلوری آنکھوں میں اس کے لیے اعتبار آجائے۔۔۔

"سب کو پتہ ہے شادی کے بعد میری حصے کی جائیداد تم اپنے نام کرلو گے۔۔۔ اور یہ میرا اعتماد و اعتبار ہی ہوگا تم پر۔۔۔ کہ تم سے شادی کروں اور اپنے حصے کی ساری جائیداد تمہارے نام کردوں۔۔۔ لیکن کیا تم شادی سے پہلے اپنے حصے کی جائیداد میرے نام کر سکتے ہو؟؟۔۔۔ اتنا اعتبار ہے مجھ پر؟؟۔۔۔" اس کا دیا چیلنج آمن کو تھوڑا عجیب سا لگا۔۔۔ ایسا کہاں ہوتا ہے؟؟۔۔۔

لیکن اگر بات اعتبار کی تھی تو یہ بھی صحیح ۔۔۔ وہ اپنا آپ دے رہا تھا ۔۔۔ جائی یداد کا حصہ دینا کیا بڑی بات تھی؟؟ ۔۔۔

نہیں ناں؟؟ ۔۔۔ تو پھر مجھ سے کیسے امید رکھ سکتے ہو کہ میں تم پر اعتبار کر لوں گی ۔۔۔" زونی اس کی خاموشی کو انکار گمان کرتے ۔۔۔ تیزی سے بولی ۔۔۔۔

"اگر تمہیں اعتبار آ جائے گا میری جائیداد کا حصہ لے کر ۔۔۔۔ کے میں تم میں انٹرسٹڈ ہوں نہ کہ تمھارے حصے کی جائیداد میں ۔۔۔ تو چلو یہ بھی صحیح ۔۔۔" وہ خاصہ لاپرواہی سے بولا ۔۔۔ ساتھ ساتھ اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر ۔۔۔ اپنے دل کے مقام پر لگائے ۔۔۔ زونی اس کے عمل پر ایک دو ثانیوں کے لیے عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہوئی ۔۔۔۔

اس لڑکی کا دل اتنی زور سے دھڑکا جیسے باہر نکل آئے گا۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہاتھ واپس کھینچ رہی تھی۔۔ مگر مقابل ہٹانے نہیں دے رہا تھا۔۔۔

کچھ محسوس ہوا؟۔۔۔ کتنی زور سے دھڑک رہا ہے۔۔۔جب بھی تم" قریب آتی ہو اس کا یہی حال ہوتا ہے۔۔۔"زونی محسوس کر سکتی تھی اس کے دل کی دھڑکنوں کو۔۔۔

مگر وہ نہیں جانتا اس کے دل کی دھڑکنوں کا حال بھی کچھ زیادہ جدا نہ تھا۔۔۔

آمن کی بات سن۔۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ مارے شرمگی کے مکمل سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

وہ فورا نظر جھکا گ ئی۔۔۔

چاہ کر بھی خود کو بلش کرنے سے نہیں روک پارہی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس کے گال جل رہے ہوں۔۔۔۔

آمن اس کی ادا پر ایک لمحے کے لیے شاکڈ ہوا۔۔۔ پھر اگلے ہی پل خاصہ محظوظ ہو کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

شاید وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی وہ یوں شرماتے۔۔۔

"کالے بلے۔۔۔ کون سی رومانٹک مووی میں دیکھ کر آرہے ہو یہ سین؟؟۔۔" آمن جیسا بے رخا وکھڑوس۔۔۔ اس قدر رومانوی حرکات کرے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ وہ پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔

"کسی مووی میں نہیں دیکھا۔۔۔ میں واقعی تمہیں اپنے دل کی دھڑکن چیک کرا رہا تھا۔۔۔ تاکے مجھ پر نہ سہی ان دھڑکنوں پر ہی اعتبار کر لو۔۔۔" خاصا معصومیت سے جواب دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔اب ہاتھ چھوڑو میرے۔۔۔اور نکلو کمرے سے۔۔۔امی اٹھیں۔۔۔تو بہت سوال کریں گی۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ تیزی سے چھڑانے لگی تھی۔۔۔

اس بار اسکی حالت پر رحم کھاتے۔۔۔آمن نے بھی آہستگی سے چھوڑ دیے۔۔۔

شاہ میر اسے کمرے میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

پورا کمرا بغور دیکھا۔۔۔ہر چیز اپنی قیمت خود بول رہی تھی۔۔۔

ابھی کمرا دیکھ ہی رہی تھی کے آئینے میں اپنے عکس پر نظر پڑی۔۔۔

اس کے کپڑے خاصہ گندے ہو رہے تھے۔۔۔یہ کپڑے اسے عینی نے دیے تھے ہسپتال میں۔۔۔

وہ اپنا حلیہ دیکھ کر۔۔۔زور سے رو پڑئی ی تھی۔۔۔

ارمان کتنے چاہوں سے رکھتا تھا اسے۔۔۔یہ یاد کر...اس کے آنسو نہیں رک رہے تھے آج۔۔۔

کیسے اس کی ہر ضرورت کا سامان بن بولے ہی لے آتا تھا۔۔۔

آج کوئی ی نہیں تھا جو اس کی ضروریات کا خیال رکھے۔۔۔

اگر آج وہ زندہ ہوتا تو وہ یقینا کبھی اس حال میں نہ ہوتی۔۔۔۔

پھر اچانک یاد آیا۔۔۔کے اب وہ مسز ارمان نہیں رہی۔۔۔اب تو وہ مسز شاہ میر بن چکی ہے۔۔۔۔

اس حقیقت نے جیسے دل کو تڑپا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

ارمان اکیلا نہیں گیا تھا اس دنیا سے۔۔۔وہ تو اس کے سارے ارمان و خواب اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا۔۔۔

نا جانے کتنی ہی دیر وہ کھڑی روتی رہی۔۔۔

پھر جیسے خود کو سنبھالتی اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

اسے کپڑوں کی ضرورت تھی۔۔۔ مگراس کے پاس کوئی ی سوٹ نہ تھا۔۔۔

باہر اتنی لڑائی ی ہو کر چکی تھی کے اسے کسی سے کپڑے مانگنا بھی ٹھیک نہ لگا۔۔

اس نے الماری کھولی۔۔۔ شاہ میر کی پوری الماری میں ایک بھی کرتہ یا قمیض شلوار موجود نہ تھا۔۔۔

وہ بیچاری کیا کرتی۔۔۔۔ شاہ میر کی سفید رنگ کی شرٹ و پینٹ نکال کر۔۔۔ فریش ہونے چلی گ ئی۔۔۔

ارمان کے بعد وہ پہلی بار کسی لڑکے کا واش روم یوس کر رہی تھی۔۔۔

عجیب سی کیفیت تھی۔۔۔سب کچھ اجنبی اجنبی جیسا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ نہا کر نکلی۔۔۔تو ٹاول سے بال سکھاتی وآئی ینے کے سامنے آئی ی۔۔۔

نہانے کے بعد اب وہ کافی ہلکا ہلکا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے بال سوکھا ہی رہی تھی کے دروازہ کھول کر شاہ میر بے دھڑک اندر داخل ہوا۔۔۔

اس کے یوں اچانک چلے آنے پر۔۔۔وہ چونکی۔۔۔ساتھ ہی اگلے پل۔۔۔ٹاول کو سر سے ہٹا کر۔۔۔دوپٹہ کی طرح اچھی طرح اپنے وجود پر اوڑھ لیا۔۔۔

کیا؟؟۔۔دروازہ تونوک کرؤ آنے سے پہلے۔۔۔''شاہ میر کے دماغ سے'' بالکل نکل گیا تھا کے اب اس کے کمرے میں ایک لڑکی بھی موجود ہے۔۔۔۔

وہ خود بھی شرمندہ سہ ہوا۔۔اسے خود کو یوں ڈھانپتا دیکھ۔۔۔صرف اس کی ایک ہی جھلک دیکھی تھی۔۔۔پھر برق کی پھرتی سے مڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

عجیب سی کیفیت تھی دونوں کی۔۔۔

کیسے رہے گا وہ ایک لڑکی کے ساتھ؟؟۔۔وہ بھی ایک ہی کمرے میں۔۔۔شاہ میر یہی سوچ اپنی گردن کی پشت ہلکے سے مسلنے لگا۔۔۔

وہیں دوسری جانب مریم بہت ان کمفرٹیبل ہوگئی تھی۔۔۔زندگی میں پہلی بار اس نے پینٹ شرٹ پہنے تھے۔۔جو اس کے خوبصورت باڈی کے شیپ کو خاصہ نمایا کررہے تھے۔۔۔ورنہ وہ تو ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہننے کی عادی تھی۔۔۔

اگر اس نے یہ کپڑے ارمان کے سامنے پہنے ہوتے تو وہ سوچ سکتی تھی کے اس کا ری۔ایکشن کتنا پیارا ہوتا۔۔۔یقیناوہ مزید فدا ہو جاتا اس پر۔۔۔۔مگر اب سامنے ارمان نہیں تھا۔۔۔سامنے شاہ میر کھڑا تھا۔۔۔جسے وہ جانتی تک نہیں تھی۔۔۔

اس کے سامنے ایسے کپڑے پہن کر رہنا بہت ان کمفرٹیبل فیل کرا رہا تھا۔۔۔ مگر کیا کرتی۔۔۔ کوئی دوسرے کپڑے بھی تو نہیں تھے اس کے پاس۔۔۔

پھر یہ سوچ کر مزید جان نکلتی محسوس ہوئی۔۔۔ کے وہ ایک ہی کمرے میں رہنے والے آج سے۔۔۔

وہ عینی کے دیے کپڑوں میں سے جو واش روم میں چھوڑ آئی تھی فوراً ہی دوپٹہ نکال کر لائی۔۔۔

مڑ سکتا ہوں؟؟۔۔" اپنے ہی کمرے میں خود کو اجنبی پا رہا تھا وہ لڑکا۔۔۔"

آہستگی سے سوال کیا۔

ہاں۔۔۔" وہ اچھی طرح دوپٹہ سر پر اوڑھ کر کھڑی تھی۔۔۔۔"

اس کے اجازت دیتے ہی۔۔وہ مڑا۔۔۔

اب وہ لائٹ نیلے رنگ کے دوپٹے سے سر کو کور کیے ہوئی تھی۔۔

مگر شاہ میر کی نگاہ اس کی گیلی آبشار پر گئی۔۔۔جو دوپٹے کے نیچے سے ظاہر ہو رہی تھیں۔۔۔

دوپٹہ صرف اس کے آدھے بالوں کو کور کر سکا تھا۔۔۔باقی نیچے سے آدھے جو کمر کو ڈھانکے نظر آرہے تھے وہ نمایا تھے۔۔۔۔

وہ دیکھ چکا تھا کے مریم اس کے کپڑے پہنی ہوئی ہے مگر کہا کچھ نہیں۔۔۔

"وہ۔۔۔میرے پاس کوئی کپڑے نہیں تھے پہننے کے لیے۔۔۔اس لیے تمہاری الماری سے نکال لیے۔۔۔امید ہے تم برا نہیں مانو گے۔۔۔" وہ خاصہ لچکدار انداز میں بولی۔۔۔ جیسے شرمندہ ہو رہی ہو۔۔۔

"ہمم۔۔۔" وہ فقط اثبات میں سر ہلا کر الماری کی جانب بڑھا۔۔

اس کے کچھ نہ بولنے کے سبب۔۔۔مریم اب پہلے سے زیادہ انکمفرٹیبل ہو گئی تھی۔۔۔

بندہ جھوٹے منہ ہی بول دیتا ہے کے اٹس اوکے۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔مگر اس نے تو رسمی طور پر بھی کچھ نہ کہا۔۔۔

اگر تمھیں برا لگا ہے میرا تمھارے کپڑے پہننا تو میں اتار دیتی ”
ہوں۔۔۔“ وہ شرمگی کے ساتھ اس کی جانب مخاطب ہو کر بولی۔۔۔

بالکل۔۔۔اتار دو۔۔۔“ وہ سپاٹ سے لہجے میں پلٹ کر گویا ہوا۔۔۔تو”
مریم اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گ ئی۔۔۔

اوکے۔۔۔“ ایک لمحے کے لیے یقینا نہ آیا۔۔۔کہ وہ واقعی اتنا بے مروت”
انسان ہے۔۔۔

وہ فورا ہی کپڑے چینج کرنے چل دی۔۔۔

اس نے اپنے گال مارے شرمندگی کے دہکتے ہوئے محسوس کیے۔۔۔

شاہ میر ابھی اپنے کپڑے نکال کر پلٹا ہی تھا۔۔۔کے وہ عینی کے دیے کپڑے پہن کر۔۔۔اس کے کپڑے ہاتھ میں اٹھا کر لے آئی ی تھی۔۔۔

"یہ لو۔۔۔"اس نے نظر جھکائے۔۔۔اس کی جانب کپڑے بڑھائے۔۔۔

شاہ میر اس کی جھکی آنکھوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"مجھے کیوں پکڑا رہی ہو۔۔۔ ہینگر کر کے رکھو واپس۔۔۔"اس نے سرد مہری سے کہا۔۔تو مریم نے پھر اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں پڑھ پانا ناممکن سہ تھا۔۔۔۔

وہ نہیں پڑھ پائی ی کے اس لمحے وہ کیا سوچ رہا ہے۔۔۔۔

اسے محسوس ہوا کے بہت بڑی غلطی کر بیٹھی ہے ایک اجنبی سے نکاح کر کے۔۔۔۔

جو اس کے ساتھ ایک سوٹ شی ئی ر نہیں کر رہا اپنا۔۔۔وہ پوری زندگی کیا شی ئی ر کرے گا۔۔۔۔

ایک ہوتا ہے نارمل بات کرنا۔۔ مگر وہ تو نہایت حاکمانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔۔۔ جیسے اپنی کوئی ی ملازمہ سمجھ رہا ہو۔۔۔اسے کیسے برا نہ لگتا۔۔۔۔

وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔۔ کپڑے ہینگر میں ٹانگ کر الماری میں رکھنے لگی۔۔۔۔

شاہ میر خاموشی سے اس کے پاس کھڑا رہا۔۔۔ حتی کے اس نے کپڑے ٹانگ کر الماری بند کی۔۔۔

ابھی وہ الماری بند کر کے پلٹی ہی تھی۔۔۔کے شاہ میر ایک ہاتھ الماری پر ٹکا کر اس کے سامنے آکر بپھر کر کھڑا ہوا۔۔

اس کی آنکھوں میں شدید برہمی تھی۔۔۔

مریم اس کے اچانک سامنے آنے پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی ی۔۔۔

وہ بالکل الماری سے چپک گ ئی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم؟۔۔۔"اس کے سوال پر مریم الجھ کر اس کا خوبصورت چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

"مس چشمش۔۔۔یہ آپ کے ماں باپ کا گھر نہیں ہے۔۔یہ پتھر دل لوگوں کی حویلی ہے۔۔۔یہاں وہ ہی جیتا ہے جسے لڑنا آتا ہے اپنے لیے۔۔۔ورنہ نیچ کھائیں گے یہ لوگ تمھیں۔۔۔"مریم اس کے نزدیک ضرورت سے زیادہ ہی سیدھی تھی۔۔۔

اور وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کے اس کے پیچھے یہ لوگ کیا کریں گے اس کے ساتھ۔۔۔

ہر وقت وہ تو نہیں ہو سکتا اسے بچانے کے لیے۔۔۔

اس لیے اس لڑکی کو خود اپنے لیے لڑنا آنا چاہیے۔۔۔

اس نے خاصہ برہمی سے کہا۔۔تو مریم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔۔۔۔

وہ پہلے ہی دل برداشتہ تھی اب اس پر شاہ میر کا یوں برہم ہونا اس سے برادشت نہ ہوا۔۔۔

دیکھو میری طرف۔۔۔"اسے روتا دیکھ۔۔۔شاہ میر نرم پڑا تھا۔۔۔فورا" ہی آواز میں لچک نمایا ہوئی ی۔۔۔

مریم سر نیچے کر کے رو رہی تھی۔۔اس کے کہنے پر بھی سر اونچا نہ کیا۔۔۔

تو مقابل نے اس کی ٹھوڑی نرمی سے پکڑ کر اونچی کی۔۔۔۔

اتنی اونچی کے اس کی آنکھوں میں جھانک سکے۔۔۔

”مس چشمش میرا مقصد تمہیں ڈرانا یہ تکلیف دینا نہیں تھا۔۔۔۔ صرف سمجھانا تھا۔۔۔ کہ ہر کسی کی بات چپ چاپ نہ مانو۔۔ چاہے وہ میں ہی کیوں ناہوں۔۔۔۔ لڑو۔۔۔اپنے لیے۔۔۔اپنے حق کے لیے۔۔۔جو صحیح نہ لگے۔۔نڈر ہو کر اس کا رد کرو۔۔ کوئی ی جھمنے یاڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ کوئی ی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تمھارا یہاں۔۔۔ کیونکے تمھارے پیچھے میں کھڑا ہوں۔۔۔اور میں نہ بھی ہوں تو بھی۔۔۔ تمھیں اپنے لیے بولنا آنا چاہیے۔۔۔۔“ شاہ میر کے جملے ڈائریکٹ اس کے دل پر جا کر لگے تھے۔۔۔خاص طور پر۔۔۔ ”تمہارے پیچھے میں کھڑا ہوں۔۔۔“ یہ جملہ تو جیسے دل کی گہرائیوں تک اترا تھا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کوئی اسے ہمت دے رہا تھا۔۔ کہ وہ اپنے حق کے لیے لڑے۔۔۔ اپنے حق کے لیے بولے۔۔۔۔ جو صحیح لگتا ہے اسے صحیح اور جو غلط لگتا ہے اسے کھل کر غلط کہے۔۔۔

"چلو اپنے یہ موتی صاف کرؤ۔۔۔۔ اور مجھے اپنے چشمے کا نمبر دے دو۔۔۔ میں نیا چشمہ بنوانے کے لیے دے دوں گا۔۔۔۔" اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اپنے انگوٹھے کے پورے سے صاف کرتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

ایکسیڈنٹ میں مریم کا چشمہ ٹوٹ گیا تھا اور یہ بات شاہمیر کو اچھی طرح یاد تھی۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا نرم و گرم لمس مریم کو کرنٹ کے جھٹکے کی طرح محسوس ہوا تھا۔۔۔

ارمان کے بعد وہ دنیا کا پہلا مرد تھا جس نے اس کے آنسو پونچھے تھے۔۔۔

ویسے مس چشمش ”نہایت لاپرواہی سے۔۔۔اس کے کان کے پاس منہ“ لا کر۔۔۔

کرنے کی کوشش کر رہی Sedce ۔۔۔اتنا ہاٹ بن کر کیا مجھے“ تھیں؟؟؟۔۔۔“اس کے اچانک سوال پر۔۔۔ مریم کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔وہ پھٹی پھٹی آنکھوں کے ساتھ اس کا چہرہ تک رہی تھی۔۔۔

اس ہینڈ سم نوجوان کی آنکھوں میں شوخی مچلتی محسوس کی۔۔۔

مریم کے ری۔ایکشن نے شاہمیر کو خاصہ مطمئن کیا تھا۔۔۔

وہ پلے فل انداز میں ہونٹوں کو گول کر۔۔۔اس کے لال ہوتے گالوں و احتجاجی نظروں کو تکنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ تیزی سے بولی۔۔۔۔"م۔۔۔میرے پاس کپڑے نہیں" تھے۔۔صرف اس لیے تمھارے کپڑے پہنے۔۔۔"شاہ میر کی چمکتی شوخی بھری آنکھوں نے اسے نروس کر دیا تھا۔۔۔وہ گڑ بڑا کر صفائی ی دینے لگی۔۔۔

ہمم۔۔۔چاہوں تو کر سکتی ہو۔۔۔میں بھی تو دیکھوں۔۔۔ مس چشمش " seduce کرتی ہوئی یں کیسی لگتی ہیں۔۔"اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔ بھرائی ی آواز میں کہا۔۔۔تو مقابل کو لگا اس کا دل اچھل کر باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

کس قدر چارمنگ پرسنلٹی تھی اس کی۔۔کیا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔اس کا نظر بھر کر دیکھ لینا بھی۔۔۔کسی لڑکی کے دل کو اپنے قابو میں کر لینے کے لیے کافی تھا۔۔۔پھر یہاں تو معاملہ مزید سنگین تھا۔۔۔

وہ بیچاری اپنا بے قابو دل سنبھال رہی تھی۔۔۔

پورے جسم میں خون کی روانی تیز ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔اچانک گرمی کا حساس ہونے لگا۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں بات کر ہی رہے تھے کے درازہ نوک ہوا۔۔۔

میں دیکھتا ہوں۔۔۔ پھر بات یہیں سے کنٹینیو کریں گے۔۔۔۔۔"وہ" مریم کے گلابی گال دیکھ۔۔ خاصہ محظوظ ہوتے۔۔۔ آہستگی سے اس کے کان کے پاس منہ لا کر بولا۔۔۔

پھر تیزی سے ہاتھ الماری سے ہٹا کر۔۔۔ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

اتنے جان لیوا ٹاپک کو۔۔۔ وہ ابھی بھی کنٹینیو رکھنا چاہتا تھا۔۔ یہ سوچ مریم کے گال مزید دہکنے لگے تھے۔۔۔

اس کے قریب سے ہٹتے ہی مریم نے ایک گہرا سکھ کا سانس لیا۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی شہروز کا لٹکا منہ نظر آیا۔۔۔اپنے بھائی کو یوں دیکھ وہ فکر مند ہوا تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔"

"سوری آپ کو اتنی رات کو پریشان کر رہا ہوں۔۔۔لیکن میرے پاس اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔میں کیا کروں بھائی؟؟۔۔۔وہ آمن کالے بلے کی طرح میرا راستہ کاٹ گیا ہے آج۔۔۔سب کے سامنے کہہ رہا ہے کہ اسے زونی سے محبت ہے۔۔۔میرا خون کھول رہا ہے بھائی۔۔۔میرا بس نہیں چل رہا اسے جان سے مار دوں۔۔۔آپ ہی بتائیں میں کیا کروں؟؟۔۔۔میں زونی سے بہت محبت کرتا ہوں اور اُسے کسی صورت نہیں دینے والا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔مانا وہ خاندان کا بڑا

ہے۔۔اس کے پاس طاقت ہے دولت ہے لیکن میں اسے زونی نہیں دینے والا۔۔۔مجھے پتہ ہے دادااور باقی سب ابھی تو میرے حق میں ہیں لیکن اگر آمن اسی طرح اپنی ضد پر اڑا رہا تو سب اسی کے حق میں چلے جائیں گے میں بہت ڈر گیا ہوں بھائی۔۔میں کیا کروں؟۔۔۔"شہروز دروازہ کھلتے ہی۔۔اس کے گلے آلگا تھا۔۔۔۔

شاہ میر کی جان بسی تھی شہروز میں۔۔۔

وہ اسے اپنا بھائی نہیں اپنی جان مانتا تھا۔۔۔

اس کی پوری بات سن۔۔۔شاہمیر کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا۔۔۔

اور زونی؟؟؟۔۔اس کا کیا؟؟؟۔۔۔کیا وہ بھی؟؟؟۔۔"اس کی آنکھیں سرخ" انگارا ہو رہی تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

وہ تو جملہ تک مکمل نہیں کر سکا تھا۔۔۔

زونی آمن کو پسند کرتی ہے اسے نہیں۔۔۔جیسے اس خیال نے ہی اسے اندر ہی اندر توڑا ہو۔۔۔

مریم سے نکاح صرف اسے تحفظ دینے کے لیے کیا تھا۔۔۔اس سے زیادہ اُس نکاح کی اس وقت کوئی ی اہمیت نہیں تھی شاہ میر کی نظر میں۔۔۔۔

اگر شہروز کا فیوچر سیکیور نہ کرنا ہوتا۔۔۔یا شہروز اس کا بھائی ی نہ ہوتا۔۔۔تو یقیناآمن کے سامنے اس وقت شہروز نہیں وہ کھڑا ہوتا۔۔۔

اپنی پسند اپنے بھائی ی کی محبت میں چھوڑ دی تھی۔۔۔اس قدر والہانہ محبت تھی اپنے بھائی ی سے۔۔۔

شہروز خود نہیں آیا تھا شاہ میر کے پاس مدد لینے۔۔اس کی ماں نے بھیجا تھا۔۔۔

کیونکے آمن سے اگر کوئی ی لڑ سکتا تھا تو وہ صرف و صرف شاہ میر تھا۔۔۔

بانو جانتی تھی اگر شہروز کے پاس شاہ میر کا سپورٹ ہوا۔۔۔تو خون کی ندیاں بہہ جائی یں گی مگر آمن کو زونی نہیں ملے گی۔۔۔

بھائی ی آپ جانتے تو ہیں سارا معاملہ جائی یداد کا ہے۔۔نیت خراب ” ہو گ ئی ہے اس کی زونی کی حصے کی جائی یداد پر۔۔۔۔ورنہ زونی تو بہت خوش ہے منگنی سے۔۔۔کیا آپ نے دیکھا نہیں تھا منگنی والے دن۔۔۔۔پھر میں نے خود پوچھا تھا اس سے۔۔۔کوئی ی زبردستی نہیں کی تھی۔۔۔۔وہ باخوشی راضی ہوئی ی تھی۔۔تب ہی منگنی کی۔۔۔۔“شہروز فوراً ہی اس کے گلے سے ہٹ کر۔۔۔جذباتی انداز میں بولا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔

اچھا تو پریشان نہ ہو۔۔۔دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے مگر تیرا بھائی تیرے ” ساتھ کھڑا ہے۔۔۔میں بھی دیکھتا ہوں کیسے آمن اس منگنی کو توڑتا ہے۔۔۔۔“شاہ میر فوراً ہی اسے دلاسہ دینے لگا تھا۔۔۔

اس کے جھوٹے آنسوؤں نے شاہ میر کو یقین دلایا۔۔کے وہ واقعی زونی سے محبت کرتا ہے۔۔۔اور اسے کھو دینے کا خوف اسے پاگل کر رہا ہے۔۔

بھائی ی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔وہ چھین لے گا مجھ سے۔۔"شہروز کی" بھرائی ی آواز اس کے دل کو چھلی کر رہی تھی۔۔۔

نہیں چھین سکتا۔۔۔میں چھیننے نہیں دوں گا۔۔۔۔چاہے کچھ بھی" ہو جائے۔۔۔۔یقین رکھو اپنے بڑے بھائی ی پر۔۔۔"اس لمحے پہلی بار مریم نے اسے بہت ذمہ داری شخص کے روپ میں دیکھا۔۔۔ورنہ وہ ہمیشہ بہت لاو بالی سا نظر آتا تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیا چل رہا تھا۔۔۔مگر اتنا ضرور جان گئی تھی شاہمیر مر جائے گا مگر اپنے بھائی کی محبت پر آنچ نہیں آنے دے گا۔۔۔

یہ ؟؟۔ تمھارا بھائی ؟؟۔‘‘شہروز کے کمرے سے جاتے ہی مریم نے ابرو ’’

اچکا کر کا استفسار کیا

ہاں۔۔۔ تمہارا اکلوتا دیور۔۔۔‘‘وہ نرمی سے کہتا کپڑے چینج کرنے چلا گیا’’

تھا۔۔۔

شاہمیر جب واش روم سے چینج کر کے باہر نکلا۔۔۔ تو اس نے مریم کو نیچے

تکیہ لگاتے دیکھا۔۔۔

تمہیں نیچے سونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔‘‘وہ بہت عجیب سی سچویشن ’’

میں آگیا تھا۔۔ سمجھ نہیں آیا کس طرح کہے۔۔۔ کہ میرے ساتھ بیڈ پہ سو

جاؤ۔۔

خود وہ نیچے نہیں سو سکتا تھا۔۔۔ کیونکہ اسے نیند نہ آتی اوپر سے ایک دو دن کی بات تو تھی نہیں۔۔ یہ تو اب زندگی بھر کا ساتھ تھا۔۔۔

وہ اپنی ائی برو کے پاس کھجاتے ہوئے۔۔۔ نظر جھکائی ے کہنے لگا۔۔۔

تو پھر کیا تم سو گئے ؟؟۔۔"وہ لچکدار انداز میں۔۔۔"

بڑی پر امید نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔ کہ بس وہ ہاں کر دے۔۔۔

کیونکہ نیچے سونے کی اسے بھی عادت نہیں تھی۔۔۔وہ جانتی تھی سو نہیں سکے گی پوری رات۔۔۔

"چاہ کر" نہیں۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ تم صوفے پر سو جاؤ۔۔۔ بھی ہمت ہی نہ کر سکا یہ کہنے کی۔۔۔ کہ بیڈ پر میرے ساتھ آجاؤ۔۔۔

"صوفے پر" ایک کروٹ پر پوری رات سونا بہت اَنکمفرٹیبل ہو جاتا ہے۔۔۔" سونے کا تو تصور بھی نہیں کر سکتی تھی وہ۔۔۔

"اور صوفے پر سونے کی عادت بھی نہیں ہے مجھے۔۔۔ میں گر جاتی ہوں۔۔۔" معصوم سا چہرہ بنائے بولی۔۔۔

"او۔۔۔ اچھا۔۔۔" اس نے اپنے ہونٹوں کو چباتے ہوئے۔۔۔ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

پھر وہ خاموش ہو گیا۔۔جب کہ مریم چاہتی تھی وہ بولے۔۔۔کہ میں صوفے پر سو جاتا ہوں۔۔۔۔

مریم کی امید بھری نظریں اسی پر ٹکی تھیں۔۔جو آرام سے بیڈ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔

شاہمیر آنکھیں موند چکا تھا۔۔۔یہ دیکھ وہ بھی چپ چاپ نیچے لیٹ گئی۔۔۔

وہ چاہتا تھا کہ اس سے اپنا بیڈ شیئر کر لے۔مگر یہ سوچ کہ کہیں وہ لڑکی یہ نہ سمجھے۔۔۔کہ وہ اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔لب بھینچ گیا۔۔۔

اس نے لیمپ کی لائٹ بند کی۔۔۔تو مریم فوراً ہی ڈر کر اٹھ گئی۔۔۔

"لائٹ کھول دو۔۔۔" وہ تیزی سے بولی۔۔ تو شاہ میر نے لائی ٹ اون کی۔۔۔

"مجھے لائٹ کھلے میں نیند نہیں آتی۔۔"

"اور مجھے بند کر کے۔۔" مریم دو بدو بولی۔۔۔

"چلو پھر ایک کام کرو۔۔۔ میں صوفے پہ چلے جاتا ہوں۔۔۔ اس سائیڈ ویسے بھی اندھیرا ہے۔۔ تم یہاں بیڈ پر لیٹ جاؤ۔۔۔" وہ اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے کی جانب چل دیا تھا۔۔۔

شاہ میر انتظار میں تھا۔۔۔ کہ شاید وہ لڑکی کہے۔۔۔ نہیں آجاؤ بیڈ شیئر کر لیتے ہیں ایک ساتھ۔۔۔ مگر اس نے تو چھوٹے منہ بھی نہ کہا۔۔۔ الٹا سکون سے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

”مس چشمش نے تو آتے ہی بیڈ پر قبضہ کر لیا میرے۔۔۔ اچھی شادی کی میں نے۔۔“ وہ منہ ہی منہ بڑبڑا کر۔ آنکھیں موند گیا تھا۔۔۔

وہ بیچارہ کبھی سیدھی کروٹ لیتا۔۔ تو کبھی الٹی۔۔ مگر اسے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

کافی دیر سونے کی کوشش کرتا رہا۔۔ مگر نیند نہ آئی تو تھک ہار کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کے ذہن میں شہروز کی باتیں چلنے لگی تھیں۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔ کہ شہروز محبت کرتا ہے زونی سے۔۔اتنی محبت کہ اس کے سینے سے لگ کر روئے۔۔۔

اس کا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا تھا۔۔۔ کہ وہ کیسا بڑا بھائی ہے جو اپنے چھوٹے بھائی کی محبت پر نظر رکھے بیٹھا ہے۔۔۔

وہ دنیا سے جھوٹ بول سکتا تھا۔۔ مگر خود سے نہیں۔۔۔وہ جانتا تھا کہ وہ پسند کرتا ہے زونی کو۔۔۔۔

یہ خیال کے زونی آمن کو پسند کرتی ہے اس کا دل جلا رہا تھا۔۔۔

خود کو ایک عجیب کشمکش میں پا رہا تھا وہ۔۔۔۔

صوفے سے اٹھ کر وہ دراز کی جانب بڑھا۔۔۔

دراز سے سگریٹ نکال کر۔۔۔لائٹر سے جلائی۔۔۔پھر صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ پیتے۔۔۔۔ہونٹوں سے دھواں فضا میں تحلیل کرنے لگا۔۔۔

صرف کچھ ہی منٹ گزرے تھے۔۔۔کہ مریم کھانستے ہوئے اٹھی۔۔۔

تم سگریٹ پی رہے ہو؟؟۔۔وہ بھی کمرے میں بیٹھ کر۔۔"خاصہ کڑوا " منہ بنا کر بولی۔۔۔

مگر مقابل پر کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔۔

آدمی پوری دنیا کے سامنے خود پر خول چڑھا کر رہ سکتا ہے مگر کمرے میں اپنی بیوی کے سامنے نہیں۔۔۔

عادت ہے مجھے۔۔۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔"

وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سگریٹ کی بدبو اس کا دماغ اڑا رہی تھی۔۔۔

اور کتنی دیر پیو گے؟؟۔۔"اس نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔۔۔"

مگر مقابل نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔۔

اس لمحے وہ مریم کو ہنستا مسکراتا شاہمیر ہرگز نہ لگا۔ کوئی سنجیدہ و گہرا شخص معلوم ہوا .....

❤*Husny Kanwal*❤

سب تمہاری غلطی ہے حجن۔۔۔'' ابراہیم بخش نہایت برہمی سے شاہین بیگم کو دیکھ بولے۔۔۔

وہ شاہین بیگم کو حجن کہہ کر پکارتے تھے۔۔۔

مجھے کیا پتہ تھا کہ آمن بیچ میں اس طرح آجائے گا۔۔۔جب منگنی ہو رہی تھی تب تو شاہمیر اور آمن دونوں ہی خاموش تھے۔۔۔آپ نے خود دیکھا تھا نا۔۔۔" شاہین بیگم تو خود اپنا سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔

خوف جو سامنے آگیا تھا ان کا۔۔۔

" جوان خون ہے۔۔آنکھوں میں آرہا ہے۔۔بغاوت پر اتر آئے گا اگر اسے زونی نہ ملی تو۔۔۔" ایک بار کہہ دیں تو پتھر پر لکیر ہو جائے۔۔۔پھر شہروز کی منگنی تو پورے گاؤں کے سامنے زونی سے کروادی تھی انہوں نے۔۔۔اب کیسے اپنی زبان سے پیچھے ہٹ جاتے؟؟۔۔

زبان سے پھر جانا۔۔تو ابراہیم بخش کو اپنی توہین معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔ مگر آمن۔۔۔۔آمن کا کیا؟؟۔۔۔اسے کیسے سنبھالیں؟؟۔۔۔

”میں نے تو شہروز کا بھلا سوچ کر کروائی تھی۔۔۔“شاہین بیگم فوراً ہی اپنی نیک نیتی ظاہر کرنے لگیں

”لو۔۔ کر لو اب بھلا۔۔۔ سب کا ایک ساتھ ہی بھلا ہو جانا ہے اب۔۔۔“ ابراہیم بخش دانت پیستے ہوئے۔۔۔ طنزیہ بول اٹھے۔۔۔

”شہروز گریبان تک آگیا تھا آمن کے۔۔۔ بس یہی دن دیکھنا رہ گیا تھا زندگی میں۔۔۔ کہ ابراہیم بخش کے پوتے اسی کے سامنے کھڑے ہو کر۔۔۔ کتوں کی طرح ایک لڑکی پر لڑئے یں۔۔۔“

”پوتی کم نہیں ہے آپ کی۔۔۔۔ مٹکو کہیں کی۔۔۔۔۔“شاہین بیگم نے سارا غبار زونی کے سر پر ڈال دیا تھا۔۔۔

"فلحال آپ زیادہ پریشان نہ ہوں۔۔۔آمن کو بس کچھ دنوں کے لیے کسی کام سے شہر بھیج دیں۔۔۔باقی میں خود دیکھ لوں گی۔۔۔"شاہین بیگم مطمئن انداز میں پان اپنے منہ میں دباتے ہوئے بولیں۔۔۔تو ابراہیم بخش اثبات میں سر ہلانے لگے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

صبح اس کی آنکھ کھلی تو شاہ میر کو تیار ہوتے ہوئے پایا۔۔۔

"کہاں جارہے ہو؟"پوچھے بغیر رہ نہ سکی۔۔۔

"یونیورسٹی۔۔۔اور کہاں جاؤں گا مس چشمش۔۔۔"

مجھے بھی جانا ہے۔۔۔" وہ تیزی سے کہتی ہوئی بیڈ سے اتری۔۔"

کچھ دن ذرا رک جاؤ۔۔" کچھ سوچتے ہوئے وہ گمبھیر لہجے میں"
بولا۔۔تو مریم کے قدم اپنی جگہ جم گئے۔۔

ایک قابل وکیل بننا اس کا شروع سے خواب رہا تھا۔۔ارمان نے اسے کبھی
نہ روکا بلکہ الٹا اس کی فیس بھرتا اور اسے یونیورسٹی لینے و چھوڑنے جاتا۔۔

مریم کو گمان ہوا جیسے شاہمیر اسے روک رہا ہے۔۔

کیوں؟؟۔۔" خاصہ اعتراض در آیا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔"

شادی تو صرف تحفظ دینے کے لیے کی تھی نا پھر پڑھائی سے کیوں روک رہا تھا وہ؟؟۔۔۔

ہمارے یہاں بہوئیں اور بیٹیاں شہر جا کر نہیں پڑھتیں۔۔۔"وہ آہستگی سے بتانے لگا۔۔۔

تو؟؟۔۔۔میرا تمہارے گھر کی بہو بیٹیوں کے رولز سے کیا" "تعلق؟؟۔۔

شاہ میر اس کے سوال پر اسے تعجب سے دیکھنے لگا۔۔۔کیا وہ لڑکی بھول گئی تھی کہ اس کے نکاح میں ہے اب۔۔۔

اغوا ہوئی لڑکی اتنی جلدی یونیورسٹی جائے گی واپس۔۔تو میرا جھوٹ فورا "ہی پکڑا جائے گا۔۔۔" وہ دیکھ چکا تھا مریم پڑھائی کے معاملے میں کسی قسم کا کمپرومائز برداشت نہیں کرے گی۔۔۔اور پھر یہ رول ریگولیشن اس کے گھر کے تھے۔۔۔انھیں مریم پر زبردستی کیسے تھوپ سکتا تھا؟؟۔۔

اسے لگا کہ وہ خود ہی اپنے گھر والوں سے نمٹ لے گا۔۔۔بس کچھ دن گزر جائیں۔۔۔تب تک ان کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے۔۔۔

اس کے بات میں پوائنٹ تھا اس لیے مریم خاموش ہو گئی۔۔

اسے خاموش ہوتا دیکھ۔۔۔سکھ کا سانس لیتا۔۔وہ حسین لڑکا باہر کی جانب چل دیا تھا۔۔

"تم مجھے اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہو یہاں ؟؟۔۔" خاصہ پریشان ہو کر پوچھنے لگی تھی وہ۔۔۔

"اکیلی نہیں ہو تم۔۔۔ میرا اتنا بڑا خاندان ہے۔۔۔ ملنے ملانے میں ہی پورا دن گزر جائے گا تمہارا آج کا۔۔تب تک میں بھی واپس آجاؤں گا۔۔۔۔اور میری امی ہیں تمہارا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔ فکر مت کرؤ۔۔۔بس کسی سے کچھ بولنا مت۔۔۔ میری امی سے بھی نہیں۔" آخری جملہ اس نے بڑے جماؤ کے ساتھ ادا کیا تھا۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔" وہ کہہ کر۔۔۔واپس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جبکہ شاہ میر کمرے سے چلا گیا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

زونی۔۔۔"آج ناشتے کی ٹیبل پر آمن نہیں تھا۔۔۔۔ باقی سب معمول کے مطابق موجود تھے۔۔ جیسے ہی زونی آئی ی شہر وز فوراہی اپنی کرسی سے کھڑا ہو کر۔۔اس کے لیے کرسی کھسکانے لگا۔۔۔

وہ آکر بیٹھی۔۔۔ تو کھاتے وقت اسے اپنے چہرے پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی ی۔۔۔اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔ تو اوپر ریلنگ کو ایک ہاتھ سے پکڑے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ میں پانی سے بھرا گلاس لیے۔۔۔۔آمن کھڑا نظر آیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں آگ برساتی معلوم ہوئی یں۔۔۔

اس نے پلٹ جواب میں۔۔۔ ہلکا سہ مسکرا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

زونی کی مسکراہٹ اس لمحے اس کا دل جلا رہی تھی۔۔۔

کل کی لڑائی ی کے بعد۔۔۔رانی بیگم نے اسے سمجھایا تھا کہ کچھ دنوں کے لیے وہ ٹھنڈا ہو کر بیٹھ جائے۔۔پھر سارا معاملہ وہ خود سنبھال لیں گی۔۔۔ورنہ اگر ابھی اس نے کوئی قدم اٹھایا تو فہیم مزید بگڑ جائے گا۔۔۔

ابھی وہ چلبلی گڑیا اوپر ہی دیکھ رہی تھی کہ شہروز نے اس کی پلیٹ میں ناشتہ سرو کیا۔۔۔یہ دیکھ آمن کے سینے میں مزید آگ لگی تھی۔۔۔

شکریہ۔۔۔"اس نے مسکرا کر شہروز کا شکریہ ادا کیا۔۔۔تو سب انہی کی" جانب دیکھنے لگے۔۔۔

وہ چمچہ اٹھانے لگی۔۔ تو اسی لمحے شہروز نے بھی چمچہ اسے ہی پکڑنے کے لیے اٹھایا۔۔۔ دونوں کے بیک وقت چمچہ چھونے کے سبب ہاتھ مس ہوئے۔۔۔

کیونکہ دونوں کے ہاتھ اچانک مس ہوئے تھے۔۔۔ اس لیے دونوں ہی چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔

مگر وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔ اس کا یوں شہروز کو دیکھنا۔۔۔ آمن کے دل پر چھریاں چلا گیا تھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے مارے طیش کے اس نے ہاتھ میں پکڑا گلاس اوپر فلور سے نیچے فرش پر دے مارا۔۔۔

کانچ کا گلاس اونچائی سے گرنے کے سبب ٹھس کر کے ٹوٹا تھا۔۔۔

گلاس ٹوٹنے پر سب چونک کر اوپر کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔ جہاں وہ خوبرو نوجوان غصے سے لال پیلا ہوتا نظر آیا۔۔۔

اس کے جلال پر جہاں باقی سب خوفزدہ ہوئے تھے۔۔۔ وہیں زونی ہونٹوں کو چباتے۔۔۔ نظر جھکا کر بمشکل اپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔۔

آمن۔۔۔" رانی بیگم اپنے بیٹے کو دیکھ فوراً ہی اوپر کی جانب بھاگی" تھیں۔۔۔

وہ آمن کو وہاں سے لے گئی تھیں۔۔۔ جبکہ ابراہیم بخش غصے سے بپھر کر۔۔ ناشتہ چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"آج میرے ساتھ شہر چلو گی گھومنے ؟؟۔۔" وہ لڑکی درختوں سے بیر توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جب شہروز وہاں آکر۔۔ نرمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"ویسے تم ہاسٹل کب جا رہے ہو واپس ؟؟۔۔" وہ گارڈن میں پتھر ڈھونڈتے ہوئے۔۔۔ بغیر اس کی جانب دیکھ۔۔۔ پوچھنے لگی۔۔۔

"تم چاہتی ہو میں چلا جاؤں ؟؟۔۔۔" اس نے تو صرف مروت میں پوچھا تھا۔۔۔ "ہاں۔۔۔" مگر سامنے کی جانب سے بڑا سپاٹ جواب سن۔۔۔ وہ شرمندہ سہ ہو گیا۔۔۔

"کیوں ؟؟۔۔"

ان نازک حالات میں وہ کیسے جا سکتا تھا ہاسٹل رہنے۔۔۔۔

کیونکہ تمہاری پڑھائی کا حرج ہو رہا ہے یار۔۔۔“اسے پتھر مل گیا تھا۔۔ ”
وہ اسے اٹھا کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔ مسکرا کر بولی تھی۔۔۔

“او۔۔۔”

ویسے تم کتنے خوش نصیب ہو نا۔۔ تم پڑھنے کے لیے شہر جا سکتے ہو۔۔۔“ ”
یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔اس کی آنکھوں میں شدید رشک بھر آیا
تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اسے باہر گرمی لگ رہی تھی۔۔۔وہ ہلکا سا ہاتھ پنکھے کی طرح" اپنے چہرے پر ہلاتے۔۔۔اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔

میں انجینیئر بننا چاہتی ہوں شہروز۔۔۔۔آگے پڑھنا چاہتی ہوں" ۔۔۔۔شہر جانا چاہتی ہوں پڑھنے کے لیے۔۔۔کیا تم میرے لیے کچھ کر سکتے ہو؟؟۔۔۔"اس نے پر امید نگاہوں سے شہروز کو تکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

شہروز اس کی بات تحمل سے سنتا رہا مگر کچھ کہا نہیں۔۔۔۔کیونکے اب وہ صرف شادی کرنا چاہتا تھا وہ بھی جلد سے جلد۔۔۔

اس کا زونی کے خوابوں سے کوئی واسطہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ اس کے لیے کوئی اسٹینڈ لینے کا سوچ رہا تھا۔۔۔ ویسے بھی شادی کے بعد ان کے یہاں کی عورتیں کہاں پڑھتی ہیں۔۔۔

"یہ باتیں ہم بعد میں کرلیں گے۔۔ پہلے ابھی بتاؤ شہر چلو گی میرے ساتھ گھومنے ؟؟؟۔۔۔" اس نے پھر اپنا سوال دوہرایا تھا۔۔۔

شہروز نے اس کے خوابوں کو یکدم نظرانداز کیا تھا وہ کیسے محسوس نہ کرتی۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔ وہ مسکراہٹ بہت معنی خیز تھی مگر شہروز سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"بالکل کب چلنا ہے بتاؤ۔۔۔" وہ مسکرا کر تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔ جیسے بہت ایکسائیٹڈ ہو۔۔۔۔

"جلدی سے تیار ہو کر آجاؤ۔۔ چلتے ہیں پھر۔۔۔ میں نے دادا سے اجازت لے لی ہے" وہ بہت خوش ہو کر بتانے لگا۔۔۔ مطمئن جو ہو گیا تھا زونی کے ری ایکشن سے۔۔۔

"بس پانچ منٹ دو میں آتی ہوں۔۔" وہ مسکراتی ہوئی کہہ کر تیزی سے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اچھا سنو تم۔۔۔ جب تک میرے لیے دو تین بیر توڑ دو۔۔۔ میں گاڑی میں کھالوں گی۔۔ اتنا تو کر ہی سکتے ہو نا تم اپنی منگیتر کے لیے" دروازے پر پہنچ کر جیسے کچھ یاد آیا ہو۔۔۔ وہ پھر پلٹ کر تیزی سے اس کی جانب آئی اور اسے

پتھر پکڑا دیے۔۔۔آخری جملہ خاصہ جتاتے ہوئے طنزیہ ادا کیا تھا اس لڑکی نے۔۔۔مگر لہجہ اس قدر میٹھا اور چاشنی سے بھرا تھا کہ مقابل محسوس نہ کر سکا۔۔

"بالکل۔۔۔اور کوئی حکم۔۔۔" اس نے سر خم کرتے ہوئے۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔

"نہیں۔۔۔تم بس بیر ہی توڑ دو۔۔۔بہت ہے۔۔۔" زونی نہایت کڑوے لہجے میں بولی۔۔۔اس کا اچانک بدلا ہوا لہجہ شہروز نے محسوس کیا اور فوراً اس کی جانب سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔مگر وہ اگلے ہی لمحے مسکرا دی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ اسے شہر گھوماتا پھر رہا تھا۔۔۔

دوران سفر زونی اس سے مسلسل سوالات کر رہی تھی۔۔۔۔ جیسے گاؤں سے کون سی گاڑی شہر جاتی ہے۔۔۔ کون سہ شہر کتنا دور ہے۔۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

وہ بھی مسکراتے ہوئے مسلسل اس کے جوابات دے رہا تھا۔۔۔ بغیر کچھ زیادہ سوچے۔۔۔

شہروز اسے ایک جیولری کی شاپ پر لایا۔۔۔ زونی اپنے لیے جیولری دیکھنے لگی تھی۔۔۔ کہ اچانک شہروز کی نگاہ ایک earring کے سیٹ پر گئی۔۔۔ وہ اسٹار کی شیپ میں تھے جن میں نگ جڑے ہوئے تھے۔۔۔ نہ

جانے کیوں انہیں دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں عافیہ کا خوبصورت سراپا لہرا گیا۔۔۔

اس نے فورا پلٹ کر دیکھا۔۔۔زونی اندر کی جانب انگوٹھیاں دیکھنے میں مشغول تھی۔۔۔۔

وہ ایر نگ پیک کروا کر۔۔۔اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیے۔۔۔

"کچھ پسند آیا؟۔۔"وہ زونی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اسے انگوٹھیاں پہن کر ٹرائے کرتا دیکھ۔۔۔فورا تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

"ہاں۔۔یہ۔۔۔اچھی لگ رہی ہے نا۔۔"اس نے اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی انگوٹھی دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں۔۔۔اچھی لگ رہی ہے۔۔۔پیک کروادوں؟۔۔۔"

"بالکل۔۔۔"

❤*Husny Kanwal*❤

وہ تھکی ہاری گھر لوٹی تھی۔۔۔

ہاتھوں میں شاپنگ بیگ تھے۔۔۔

وہ انہیں ہاتھوں میں ہلاتے ہوئے مزے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔کہ اچانک انجانی گرفت میں اس کا ہاتھ کھینچا۔۔۔

اس کی آنکھیں شاکڈ سے بڑی ہوئی تھیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے اپنے آپ کو دیوار سے پن پایا۔۔۔

”کیا کرتی پھر رہی ہو تم؟؟۔۔“ وہ دانت پیستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں سرخ انگارے ہو رہی تھیں۔۔۔

انجوائے۔۔۔”وہ خاصہ مسکرا کر لاپرواہی سے گویا“ ہوئی ی۔۔۔۔۔جیسے جلا رہی ہو اسے۔۔۔

”تمھیں جتنا انجوائے کرنا ہے میرے ساتھ کرؤ۔۔۔اگر آئی یندہ اس کے ساتھ کہیں گ ئی یں تو مجھ سے برا کوئی ی نہیں ہو گا۔۔“ آمن کا چہرہ

سرخ پڑ رہا تھا مارے غضب وغصے کے۔۔۔ مگر مجال ہے کے سامنے کھڑی لڑکی کو رتی برابر بھی کوئی فرق پڑا ہو۔۔۔

اوو۔۔۔ کالا بلا جیلس ہو رہا ہے۔۔۔ ''وہ ہونٹوں کو گول کر محظوظ انداز میں بولی۔۔۔

زونی بس کرؤ۔۔۔۔ ایسا مت دکھاؤ کہ تمہیں فرق نہیں پڑتا چونکہ میں'' جانتا ہوں تمہیں پڑتا ہے۔۔۔۔ میرے سامنے خول چڑھا کر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔۔ کونکے تمھیں مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔۔۔ ''اس کی زلفوں میں اپنا ہاتھ ڈال۔۔۔ جڑوں پر اپنی گرفت کرتے۔۔۔ جھنجھوڑ کر۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔ پر اعتماد لہجے میں جتاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یقین کرو کالے بلے۔۔۔ تم نہیں جانتے کہ میں کتنی کتی چیز ہوں ”

۔۔۔بعد میں مت کہنا میں نے وارن نہیں کیا تھا۔۔“ مانا اس خوبرو نوجوان

کی بالوں کی گرفت کے سبب تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں سرخی

بھی ابھر آئی ی تھی۔۔۔ مگر چہرے پر ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔پلے فل انداز

میں ایک آنکھ ونگ کرتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر بولی۔۔۔

” میں بھی وارن کر رہا ہوں۔۔۔۔مجھے ڈبل کراس کرنے کی جرأت مت

کرنا زونیشہ بخش چوہدری۔۔۔ ورنہ تمہاری روح تک کانپ جائے۔۔۔

ایسی سزا دوں گا۔۔۔“ اس کے ہونٹوں کے قریب اپنے ہونٹ لا کر

۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔دانت پیستے۔۔۔تنبیہہ والے لہجے میں ادا

کیا۔۔۔

تم تو شہر گئے ہوئے تھے اتنی جلدی کیسے لوٹ آئے؟؟۔۔۔" اس نے جیسے یکدم موضوع تبدیل کیا تھا۔۔۔

" ہاں شہر گیا ہوا تھا مگر راستے میں گاڑی خراب ہو گئی اس لیے لوٹ آیا۔۔۔۔ اچھا ہی ہوا کہ لوٹ آیا ورنہ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ تم میرے پیچھے کیا کرتی پھر رہی ہو" اس کی زلفوں پر اپنی پکڑ ڈھیلی کر۔۔۔ وہ آہستگی سے دانت پیستے ہوئے طنزیہ لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

" اوہیلو۔۔۔۔ میں ڈرتی نہیں ہوں تم سے۔۔۔۔ میں تمہارے سامنے بھی اتنے ہی دھڑلے سے جاتی جتنا تمہارے پیچھے گئی ہوں۔۔۔ اوکے۔۔۔" وہ خاصہ جتاتے ہوئے۔۔۔۔ چھوٹی انکھیں کر بغور اس کے چہرے کو تکتے۔۔۔۔ گویا ہوئی ی۔۔۔ تو مقابل جز بز ہو کر۔۔۔۔ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔ "تم چاہتی کیا ہو آخر؟؟۔۔۔"

"ہائے یہ کیا سوال کر لیا کالے بلے۔۔۔زیادہ کچھ نہیں۔۔۔بس ایک چھوٹا سا گھر۔۔تم میں اور ہمارے پیارے پیارے چھ سات بچے۔۔دو تین تم پر چلے جائیں۔۔۔اور دو تین مجھ پر۔۔۔بلکہ نہیں سارے مجھ پر جائیں کیونکہ میں بہت کیوٹ ہوں۔" وہ لہجے میں شوخی بھرے۔۔۔آنکھیں ٹم ٹماتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"واقعی؟؟۔۔۔"اس کا جواب توقع کے بالکل برعکس ملا تھا آمن کو۔۔۔۔

وہ مقابل کی بلوری آنکھوں میں جھانکتے۔۔بڑی محبت اور بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

آمن سمجھ نہیں پا تا تھا کیا یہ صرف مذاق کی حد تک ہے۔۔۔ یا وہ واقعی اس کے ساتھ ایک اچھی خوبصورت زندگی کا خواب دیکھتی ہے۔۔۔

اس نے محسوس نہیں کیا اس کے جذبات کتنی آسانی سے زونی پل میں بدل دیتی تھی۔۔۔ کہاں اس کے غصے کو اسمانوں تک پہنچا دیا تھا اور کہاں لمحہ بھر میں ٹھنڈا کر دیا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تو تمہیں کیا لگتا ہے کالے بلے۔۔۔ میں ہر کسی کے ساتھ اپنے بچوں کا پلان بناتی ہوں۔۔۔ عجیب۔۔۔" وہ ہلکا سا منہ بگاڑ کر بولی۔۔۔ تو مقابل بے اختیار مسکرا دیا۔۔۔۔

وہ بچوں کی طرح منہ پھولائے کس قدر کیوٹ لگ رہی تھی آمن کو۔۔۔ وہ جانتی ہی نہیں۔۔۔۔

آمن نے اس لمحے پہلی بار محسوس کیا۔۔۔ کہ وہ لڑکی کتنی آسانی سے مکمل طور پر کنٹرول کر لیتی ہے اسے۔۔۔۔

لگا جیسے وہ ماہر نفسیات ہو۔۔۔۔ جیسے صرف اسکے دماغ سے کھیل رہی ہو۔۔۔۔

مانا وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی مسکراہٹ بہت گہری تھی۔۔۔

" اور کیا کیا تم نے پورے دن آج؟؟؟۔۔" وہ کسی تفتیشی افسران کی طرح پوچھ رہا تھا۔۔۔

" ہمم۔۔۔۔ تمھیں کیوں بتاؤں؟؟؟۔۔۔" وہ اترا کر بولی۔۔۔

”کیونکہ اچھی بیویاں اپنے شوہروں کو ہر بات بتاتی ہیں۔۔۔“اس کی کھڑی مغرور ناک پر اپنی انگلی مارتے ہوئے۔۔۔وہ مسکرا کر بولا۔۔

”اچھا۔۔۔تو پھر اچھے شوہر بھی اپنی بیویوں کو سب کچھ بتاتے ہیں۔۔۔تو چلو جلدی سے بتاؤ۔۔۔ کتنی بار نوچا عافیہ کو سزا کے نام پر؟؟۔۔“یک دم جیسے وہ لڑکی آنکھیں بدل گئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں لمحہ بھر میں شدید کدورت ابھرئی ی۔۔۔۔مقابل کیسے نہ دیکھتا۔۔۔

مانا اس کا لہجہ بہت نرم تھا جیسے کوئی عام سی بات پوچھ رہی ہو۔۔۔مگر اس کی آنکھیں۔۔۔وہ تو جیسے آگ برسا رہی تھیں۔۔۔

"تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو میرے بارے میں ایسا؟؟۔۔" وہ فوراً ایک قدم دور ہٹتے۔۔۔ بپھر کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"کیوں؟؟؟۔۔۔ تم فرشتے ہو؟؟۔۔" وہ دونوں ہاتھ بھرم سے فولڈ کر ۔۔۔ طنزیہ انداز میں پوچھنے لگی۔۔۔

"مانا فرشتہ نہیں مگر جانور بھی نہیں ہوں۔۔" وہ چاہتی تو کسی اور الفاظ میں بھی پوچھ سکتی تھی۔۔۔ مگر اس نے نوچنے کا لفظ استعمال کیا۔۔۔۔ جیسے وہ کوئی جانور ہو۔۔۔ "میں نے کبھی اسے ہاتھ نہیں لگایا۔۔" آمن خاصہ جتاتے ہوئے اپنی صفائی دے رہا تھا۔۔۔

”اوواقعی؟؟؟۔۔۔کالے بلے۔۔۔اتنا بھی جھوٹ مت بولو۔۔۔کہ میں ہضم نہ کر سکوں۔۔۔“اس کے لہجے میں بے اعتباری نمایاں تھی۔۔۔

جو آمن کو اپنے دل میں نشتر چبھوتی محسوس ہوئی۔۔۔

”میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔تمہاری قسم۔۔۔“اس سے زیادہ اور کیا ثبوت دے اسے اپنے کردار کا۔۔۔کہ اس کی قسم کھا رہا تھا۔۔۔

”اللہ اللہ میری جھوٹی قسم مت کھاؤ۔۔۔میں ابھی بھری جوانی میں مرنا نہیں چاہتی۔۔۔ابھی تو میں انجینیئر بھی نہیں بنی۔۔۔“وہ روتو سا منہ بنا کر بولی۔۔۔

"آمن بخش چوہدری کبھی بھی زونیشہ بخش چوہدری کی چھوٹی قسم نہیں کھا سکتا۔۔۔"اس کی لہورنگ آنکھیں زونی کو مجبور کر رہی تھیں۔۔ کہ اعتبار کرے ان پر۔۔۔

اس کے جملے میں نہ جانے کیا سحر تھا۔۔۔ وہ اپنے دل کو اس نوجوان کی جانب مائل ہوتا پا رہی تھی۔۔۔

"اچھا بھئی۔۔۔ تم تو سیریس ہی ہو جاتے ہو۔۔۔"اگلے ہی پل وہ ایسے موضوع کو ٹال گئی۔۔۔ جیسے یہ بات کوئی اہمیت کی حامل ہی نہیں تھی۔۔۔

مقابل اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

کچھ ثانیوں تک وہ یوں ہی اسے دیکھتا رہا۔۔اور پھر سر جھٹک کر ایک گہری سانس بھری۔۔

کچھ لمحے ماحول پر خاموشی کا راج رہا۔۔۔

"تم انجینیئر بننا چاہتی ہو؟؟۔۔۔"آمن نے پھر بات شروع کی۔۔۔

"ہاں۔۔۔تم مدد کر سکتے ہو میری؟؟۔۔۔"تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"بالکل۔۔۔۔دادا کا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے میری جانب سے پھر بات کرتا ہوں۔۔۔میں تمہاری آگے کی پڑھائی کے لیے۔۔۔"وہ مطمئن لہجے میں بولا۔۔۔تو زونی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔اگر وہ نہیں جانتی کہ وہ صرف ایکٹنگ کر رہا ہے محبت کی۔۔۔۔فقط ناٹک۔۔۔۔تو یقیناً آج۔۔۔اسی

لمحے۔۔۔اس کی محبت میں گرفتار ہو جاتی۔۔۔جو اس کے خوابوں کے لیے اسٹینڈ لینے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔

اس لمحے شدت سے دل چاہا۔۔۔کہ کاش وہ ناٹک نہ کر رہا ہوتا۔۔۔کاش وہ واقعی اتنی محبت کرتا۔۔۔کہ اس کے لیے اسٹینڈ لے۔۔۔مگر صرف کاش ہی تو تھا۔۔۔حقیقت تو بالکل اس کے برعکس کھڑی تھی۔۔۔

شہروز سے کہیں زیادہ مکار لگا وہ۔۔۔کم از کم اس بندے نے جھوٹی امید تو نہیں دلائی تھی۔۔۔

غلط انسان سے امید۔۔۔توڑ کر رکھ دیتی ہے۔۔۔اور وہ ٹوٹنے والوں میں سے نہیں تھی۔۔۔

شکریہ۔۔۔" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔"ویسے تمہیں کب لگا کے تمہیں مجھ سے محبت ہے؟؟۔۔۔" خاصہ تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

جاننا چاہتی تھی کہ کیا جواب دیتا ہے۔۔۔ کتنا اور جھوٹ بولتا ہے۔۔۔۔

"چھوڑ دو۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے ٹھرکی سمجھو۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔۔

نہیں بتا سکتا تھا اسے ابھی۔۔ کہ کس لمحے محبت ہوئی۔۔ مگر بتانا ضرور چاہتا تھا ایک دن۔۔۔

وہ الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔۔اب یہ کیسا جواب ہوا بھلا۔۔۔۔

اپنے ارادے بتادوں تمھیں۔۔۔تو شرما جاؤ گی۔۔۔اس لیے ابھی رہنے دو۔۔۔"اس کے کان کے پاس منہ لا کر ذو معنی انداز و بھرائی ی آواز میں سرگوشی کی۔۔۔تو مقابل کے کان سرخ پڑے تھے۔۔۔

اس کی گرم سانسیں کانوں کی لو کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

شدت سے گرمی کا احساس ہوا۔۔۔

اس نے فوراً ہی اپنے گالوں کو ہاتھ لگایا تھا جو بری طرح جل رہے تھے۔۔۔

وہ ہلکا سا دور ہٹا۔۔۔تو وہ چلبلی گڑیا اس کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔

میرے بیگ گرے ہوئے ہیں وہاں پر۔۔۔ کسی نے دیکھ لیا تو۔۔۔ مجھے جانا چاہیے۔۔" وہ گڑبڑا کر کہتی ہوئی۔۔۔ تیزی سے وہاں سے چل دی۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ پیپرز پر سائن کر رہا تھا جب عافیہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟؟۔۔" اس نے یوں ہی پوچھا تھا۔۔۔

"اپنی شادی کی تیاری۔۔۔" اس نے ایک نگاہ سرسری سا اس کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس کے بولنے کے انداز سے عافیہ کو نہیں لگا کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔

اچھا۔۔۔"نہ جانے کیوں دل کو کچھ ہوا۔۔۔"

"ویسے تم کیا بننا چاہتی ہو؟؟"آمن کے اچانک سوال پر وہ اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

یہ کیسا عجیب سوال کر رہا تھا وہ۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتا کہ وہ کنیز ہے اس حویلی کی۔۔۔۔

اس کا کوئی فیوچر نہیں۔۔۔۔سوائے آمن کی باندی بن کر رہنے کے۔۔۔

کیافرق پڑتا ہے کہ میں کیا بننا چاہتی ہوں۔۔۔جب میں پہلے سے ہی آپ "
کی کنیز بن چکی ہوں۔۔۔" وہ منہ بسور کر جانماز فولٹ کر کے۔۔۔ صوفے
کے سائی یڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

آمن نے اس کی بات سن ایک گہرا سانس لیا
۔۔۔وہ آج خاصا خوشگوار موڈ میں نظر آرہا تھا۔۔۔

کیا تم شہر جا کر پڑھنا چاہو گی؟؟"اس خوبصورت نوجوان نے سنجیدگی "
سے استفسار کیا۔۔

"کیوں مجھ غریب سے مذاق کر رہے ہیں؟؟۔۔ "

"تو میں میں مذاق نہیں کر رہا۔۔۔ میری زونی انجینئیر بننا چاہتی ہے۔۔۔ تو میں اس کے لیے دادا سے بات کروں گا۔۔۔۔ تو سوچ رہا ہوں تمہیں بھی اس کے ساتھ ہی بھیج دوں۔۔۔ بظاہر تو تم یہاں سے لوگوں کی نظر میں اس کی کنیز بن کر جاؤ گی مگر تم وہاں جا کر اپنی پڑھائی مکمل کر لینا۔۔۔ میں اپنی زونی کو جانتا ہوں وہ تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کرے گی بلکہ خوشی اپنے ساتھ پڑھائے گی۔۔۔"

اس نے نوٹ نہیں کیا تھا شاید۔۔۔ مگر عافیہ نے کر لیا تھا۔۔۔ کہ وہ بات بات پر آج میری زونی میری زونی کر رہا ہے۔۔۔

آمن کے لہجے میں بڑا فخر تھا زونی کا ذکر کرتے وقت۔۔۔

کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں ؟؟؟۔۔۔ کیا آپ مجھے واقعی پڑھنے کی اجازت دے رہے ہیں ؟؟؟ عافیہ تیزی سے اس کے قدموں میں بیٹھتے۔۔۔ نگاہ اٹھا کر اس حسین نوجوان کو دیکھ۔۔۔ بے یقینی سے پوچھنے لگی۔۔۔ "

اس کی آنکھیں چمک رہی تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

" بالکل۔۔۔۔ تم میرے لیے میری بہن جیسی ہو۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں تم بھی اپنے پاؤں پر کھڑی ہو۔۔۔ ویسے بھی حویلی میں اتنی کنیزیں ہیں ۔۔۔ کسی کو پتہ نہیں چلے گا کہ تم غائب ہو گئی ہو۔۔۔۔ تم پڑھ لکھ کر وہیں جاب کر لینا۔۔۔ میں پورا سپورٹ کرؤں گا۔۔۔" اس کی آنکھیں جھلملا گئی یں تھیں اس کی بات سن۔۔۔۔

اسے یقین نہ آیا اپنی خوش قسمتی پر۔۔۔۔

"اللہ آپ کی تمام جائی زحاجات پوری کرے آپ کو آپ کی محبت سے ملائے۔۔۔۔یہ میری دل سے دعا ہے۔۔۔" وہ مسرت بھرے لہجے میں جھلملاتی آنکھوں کے ساتھ اس کی جانب دیکھتے۔۔۔۔دل سے دعا دینے لگی۔۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔اس نے کیا دیا تھا آج عافیہ کو۔۔۔
نئی زندگی کی امید۔۔۔۔۔وہ زندگی جس کا وہ خواب دیکھا کرتی تھی۔۔۔۔
جس کی وہ دعائیں مانگا کرتی تھی۔۔۔

"جزاک اللہ۔۔۔آمین۔۔۔اب تم نیچے سے اٹھو۔۔۔اور جلدی سے کھانا لگاؤ۔۔۔مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

''نوری کھانا ابھی تک نہیں لائی ہے آپ کہیں تو میں باہر جا کے لے آؤں ''

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔'' وہ اسے باہر نہیں جانے دیتا تھا کمرے سے۔۔۔

اپنے باپ کا ڈر اس کے دل میں ابھی بھی موجود تھا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اس کے والدین میں کافی دنوں سے بات چیت بند تھی۔۔۔۔ حتی کے اقصی نے فہیم سے اپنا کمرا بھی الگ کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ اب زونی کے کمرے میں رہ رہی تھی۔۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔۔۔

شاہ میر جس دن سے یونی گیا تھا واپس ہی نہیں لوٹا۔۔۔۔ شمیم بیگم نے مریم کو بتایا کہ وہ ہوسٹل میں شفٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔

یہ بات مریم کو بہت بری لگی۔۔۔۔ایسا کون کرتا ہے؟؟۔۔اپنے گھر لا کر تنہا چھوڑ گیا۔۔۔۔

مریم زیادہ تر اپنا وقت کمرے میں ہی گزارتی۔۔۔۔زیادہ بور ہوتی تو اپنا وقت گزارنے کے لیے گارڈن میں جا کر بیٹھ جاتی۔۔۔۔

کوئی گھر والا یا ملازم اس سے بات نہیں کرتا تھا۔۔۔سوائے شہروز و شمیم بیگم کے۔۔۔۔

شہروز اس کا بہت خیال رکھتا۔۔۔اس کی زبان نہیں تھکتی تھی بھابھی کہتے کہتے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

" کالے بلے دیکھو ناں میرا موبائی ل خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔اس کی سکرین کام ہی نہیں کر رہی۔۔۔" وہ اپنے اسٹڈی روم میں فائلوں میں منہ دیے بیٹھا تھا جب وہ بے دھڑک داخل ہو کر۔۔۔روتو سا منہ بنا کر اس کے آگے اپنا سیل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔

"تمھارے پاس موبائل کہاں سے آیا؟؟۔۔۔"اس نے فوراً ہی نگاہ اٹھا کر ایک ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"میرے ماموں نے مجھے تحفے میں دیا تھا۔۔۔۔ فلحال یہ چھوڑو نا۔۔۔ پلیز اسے ٹھیک کر کے دو۔۔۔۔"وہ چلبلی گڑیا لاپرواہی سے بولی

"رکھ کر چلی جاؤ۔۔۔۔ میں بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔"وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہوتے گویا ہوا۔۔

"کالے بلے۔۔۔ میں تمہاری ہونے والی بیوی ہوں۔۔۔ تمہیں نہیں لگتا۔۔۔ تمہیں مجھ پہ اور میرے کاموں پر زیادہ توجہ دینی چاہیے"وہ خوبرو نوجوان ذرا بھی توجہ نہیں دے رہا تھا اور یہ بات زونی کو زہر لگی۔۔۔۔وہ فوراً ہی پاؤں پٹکتی ہوئی اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اس کی چیئر پکڑ کر اپنی جانب موڑتے ذرا جھک کر۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

آمن صرف اس لڑکی کا حسین چہرہ دیکھ رہا تھا جو اگنور ہونے کے سبب غصے سے خاصا لال ہو گیا تھا۔۔۔

وہ بے اختیار ہی مسکرا دیا۔۔۔

زونی کب سے اتنی سی باتوں پر برہم ہونے لگی۔۔۔۔ مگر وہ ہو رہی تھی جس کا مطلب صاف تھا۔۔۔آمن اہمیت کا حامل ہے اس کی زندگی میں۔۔۔۔

اچھا سوری۔۔۔آئندہ خیال رکھوں گا کہ مجھے اپنے ہونے والی بیوی کو" سب سے زیادہ توجہ دینی ہے۔۔۔"اپنے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کی پشت اس کے رخسار پر نرمی سے سہلانے والے انداز میں رگڑتے۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔

اس کی انگلیوں کا لمس برقی رو کی طرح زونی کے پورے جسم میں کرنٹ دوڑا گیا تھا۔۔۔

وہ فوراً ہی سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

اس کے گال پھر دہکنے لگے تھے۔۔۔

جبکہ مقابل دراز سے ایک فائل نکال کر ٹیبل پر رکھ گیا تھا۔۔۔

''یہ لو۔۔۔''

''کیا ہے یہ؟۔۔۔''

''خود دیکھ لو۔۔''

زونی نے فوراً ہی فائل اٹھائی تھی۔۔۔اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔

آمن نے اپنے حصے کی ساری جائیداد اس کے نام ٹرانسفر کر دی تھی۔۔۔۔
اور یہ اسی کے پیپرز تھے۔۔۔۔

زونی نے بے یقینی سے اس چی ئی رپر بیٹھے لڑکے کو دیکھا۔۔۔جو مسکراتے ہوئے اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔

کل تیار رہنا ایک بجے۔۔۔" وہ اپنے رعب دار انداز میں چی ئی رسے " کھڑے ہوتے گویا ہوا۔۔

"کیوں ؟؟۔۔۔"

کیونکے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"اس کے چہرے پر آتے بال " کانوں کے پیچھے کرتے۔۔۔وہ نرمی سے کہنے لگا۔۔۔

تم کل نکاح کرنا چاہتے ہو؟؟۔۔" وہ خاصہ شاکڈ تھی۔۔۔"

بالکل۔۔۔۔"آمن آہستگی سے اس کے رخسار پر اپنا انگوٹھا"
رگڑتے۔۔۔۔ مطمئن لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

تم چاہتے ہو ہم چھپ کر نکاح کریں؟؟۔"اس کے لہجے میں احتجاج ابھرا"
تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔"وہ ان بلوری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔آہستگی سے بولا۔۔"

"مگر کیوں؟؟۔۔۔میں کسی سے نہیں ڈرتی۔۔"

مگر میں ڈرتا ہوں تمھیں کھونے سے۔۔۔۔دادا نے مجھے شہر بھیجنے کا پکا"
انتظام کر دیا ہے۔۔۔۔انھوں نے مجھے جو کام پکڑایا ہے اس کے چلتے میں پانچ
چھ ماہ سے پہلے واپس نہیں آسکوں گا۔۔۔۔مجھے ڈر ہے میرے پیچھے یہ لوگ

تمھارا نکاح شہروز سے نہ کروا دیں۔۔۔اس لیے میں چاہتا ہوں میں نکاح کر کے جاؤں۔۔۔تا کے تمھاری جانب سے مطمئن رہوں۔۔۔"آمن نے بہت سادگی سے اپنا ڈر بیان کر دیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں اس لمحے محبت برسا رہی تھیں۔۔۔شدید محبت۔۔۔

زونی ایک دو ثانیوں کے لیے ان میں محو ہو کر رہ گئی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ مسکرا دی۔۔۔

کوئی اتنی اچھی ایکٹنگ کیسے کر سکتا ہے بھلا کہ حقیقت کا گمان ہو۔۔۔وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔

اپنی جائی یداد کا حصہ اس کے نام کر کے کوئی کمال نہیں کیا تھا اس نے۔۔۔ وہ دوسرے دن ہی نکاح کر رہا تھا۔۔۔ نکاح کرتے ہی اگر وہ ساری جائیداد نہ صرف اپنی بلکہ اس کے حصے کی بھی اپنے نام کر لے۔۔ تو وہ بیچاری کیا کر لے گی۔۔۔ یقیناً یہی اس کا پلان تھا۔۔۔ زونی یہی سوچتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر اس فریبی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"او کے ؟؟۔۔"

ہمم۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہم ساتھ نہیں" نکلیں گے گھر سے۔۔۔ ورنہ سب کو شک ہو جائے گا۔۔۔ شہروز ویسے بھی "ہر وقت میرے پیچھے پڑا رہتا ہے۔۔۔

"تو پھر ؟۔۔"

''تم مسجد کے پاس کھڑے ہو کر میرا انتظار کرنا میں وہیں آجاؤں گی۔۔۔''

چلو ٹھیک۔۔۔''اس وجیہہ نوجوان نے زونی کی روشن پیشانی نرمی سے چومتے۔۔۔ مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ تو زونی اپنی جگہ ساکت ہو گ ئی۔۔۔

اس کی آنکھیں مارے شاکڈ کے بڑی ہوئ یں تھیں۔۔۔لگا اس لمحے اس خوبرو لڑکے نے اس کی روح کو چھوا ہو۔۔۔

اس نے اپنے دل کو باولوں کی طرح دھڑکتا ہوا محسوس کیا۔۔۔

آمن کی قربت میں اس کا سانس لینا تک محال تھا۔۔۔جبکہ مقابل بہت خوش و مطمئن تھا۔۔۔بہت جلد وہ اس کی ہو جائے گی۔۔۔یہ خیال ہی اسے ساتویں آسمان پر پہنچا گیا تھا۔۔۔

میں۔۔میں چلتی ہوں۔۔۔"اس کا محبت سے تکنا زونی کو اپنے دل کے آر پار ہوتا محسوس ہوا۔۔۔وہ پگھل رہی تھی جیسے۔۔۔

اس نے وہاں سے بھاگنے میں ہی اپنی آمان جانی۔۔۔

وہ تیزی سے بھاگی۔۔۔

اپنی امانت تو لے جاؤ۔۔۔"اسے بھاگتا ہوا دیکھ۔۔۔وہ خاصہ محظوظ انداز " میں مسکراتے ہوئے۔۔۔بول رہا تھا۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی زونی بجلی کی پھرتی سے واپس آئی۔۔۔

فائل اٹھا کر واپس بھاگ گئی ایک بار بھی آمن کی جانب نہ دیکھا۔۔۔ہمت ہی نہ تھی دیکھنے کی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ وقت سے پہلے ہی مسجد کے باہر پہنچ گیا تھا۔۔۔

دھوپ اپنی آب وتاب سے چمک رہی تھی۔۔۔

اس کا گورا رنگ دھوپ کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا پندرہ بیس منٹ میں ہی۔۔۔

انتظار کرتے کرتے وہ نماز پڑھنے چلا گیا۔۔۔ نماز پڑھ کر واپس آیا۔۔۔ تو بھی زونی وہاں موجود نہ تھی۔۔۔

کیا ہو گیا زو۔۔۔۔ کہاں رہ گئی ہو؟۔۔" وہ زیر لب بڑبڑایا تھا۔۔۔ "

آدھا گھنٹہ ایک گھنٹہ دو گھنٹے۔۔۔ حتی کہ تین گھنٹے گزر گئے مگر وہ لڑکی نہ آئی ی۔۔۔

اس کی آس اب دم توڑ گئی تھی۔۔۔ وہ غصے سے سرخ ہوتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

اسے کل شہر نکلنا تھا اور یہ بات وہ زونی کو بتا چکا تھا۔۔۔

اس کے پاس صرف آج ہی کا دن تھا نکاح کے لیے۔۔۔ پھر وہ لڑکی کیوں نہ آئی؟؟۔۔۔

وہ گاڑی بھگاتے ہوئے حویلی پہنچا۔۔۔

وہ غصے سے لال پیلا ہوتے ابھی زونی کے کمرے کی جانب آ ہی رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ اس کا کندھا اچانک اپنے باپ کے کندھے سے ٹکرایا۔۔۔

فیض بخش نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیا۔۔۔ اور پھر مسکراتے ہوئے چل دیے۔۔۔

آمن کی نگاہ اس لمحے ان کی قمیض کے دامن پر لگے خون پر گئی۔۔۔

اس کا دماغ کھٹکا۔۔۔وہ تیزی سے حواس باختہ ہو کر اپنے کمرے کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

اس کے کمرے کا دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ۔۔۔اسے لگا اس کا دل بند ہو گیا۔۔۔

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس نے دروازہ پورا کھولا تھا۔۔۔

لاؤنج میں داخل ہوا تو ہر چیز بکھری پڑی تھی۔۔۔۔

ایل سی ڈی کی اسکرین ٹوٹی ہوئی ی تھی۔۔۔اور وہاں کافی سارا خون سفید فرش پر گرا نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس کا پورا جسم لرزنے لگا۔۔۔۔

اس نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی مگر اسے کہیں بھی عافیہ نظر نہ آئی ی۔۔۔

وہ بڑی ہمت جمع کر۔۔۔ تیزی سے اندر کی جانب بھاگا۔۔۔۔

بیڈروم میں داخل ہوتے ہی جو ہولناک وروح ہلا دینے والا منظر اس کے سامنے تھا۔۔۔وہ اس کے جسم سے جان جدا کر گیا۔۔۔۔

عافیہ کا جسم نیم برہنہ حالت میں پنکھے سے لٹکا نظر آیا۔۔۔

عافیہ۔۔۔" وہ حلق کے بل چیخا۔۔"

اس لمحے اس کی چیخ درو دیوار کو ہلا دینے کے لیے کافی تھی۔۔

تیزی سے اس لڑکی کی جانب دوڑا۔۔۔

اس لڑکی کے سر سے اس قدر خون نکل رہا تھا۔۔ کہ چہرہ اور بال سب خون آلودہ ہو چکے تھے۔۔

فیض بخش اسے مرنے کے لیے لٹکا کر چلا گیا تھا۔۔۔

آمن نے تیزی سے بیڈ پر چڑھ کر اس کے پاؤں پکڑے۔

کوئی ہے کوئی ہے۔۔۔نوری۔۔۔" وہ حلق کے بل دھاڑا۔۔۔"

نوری اسی لمحے کمرے میں بھاگتی ہوئی چلی آئی تھی۔۔۔

عافیہ کی حالت دیکھ۔۔۔اس کی جان بھی نکلی۔۔۔

جلدی ادھر اؤ۔۔۔" آمن نے اس کے پاؤں نوری کو پکڑائے۔۔۔تاکے " سہارا ملے اس کی باڈی کو۔۔۔اور بیڈ کے سائیڈ میں پڑھا اسٹول اٹھا کر لایا۔۔۔

خود اسٹول پہ چڑھ کر اس کی رسی کھولی۔۔۔

اس کے زخمی اور خون آلود جسم کو نرمی سے اپنی باہوں میں لے کر نیچے اترا۔۔۔

اس کی سانسیں چل رہی ہیں۔۔۔" اپنے لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اس کی" نبض پکڑ کر چیک کی۔۔۔

پھر تیزی سے اپنی کالی شال اتار کر۔۔۔۔اسکے وجود سے لپیٹ دی۔۔۔۔اور اسے باہوں میں بھر کر باہر کی جانب دوڑا۔۔۔۔

جلدی گاڑی نکالو۔۔۔" اس لمحے۔۔۔اس کے نزدیک صرف عافیہ کی" زندگی پیاری تھی۔۔۔

وہ اسے گاؤں کے ہسپتال لے آیا تھا۔۔۔ مگر ڈاکٹرز نے معذرت کر لی۔۔۔ یہ کہہ کر۔۔۔ کہ یہاں اس کا ٹریٹمنٹ ممکن نہیں۔۔ اسے کسی بڑے ہسپتال میں منتقل کریں۔۔۔

ایمبولنس میں ڈاکٹرز کے ساتھ اس نے عافیہ کو شہر روانہ کیا۔۔ صرف یہی ایک طریقہ تھا اس کی جان بچانے کا۔۔۔

وہ اپنی بہن کو پڑھنے کے لیے شہر بھیجنا چاہتا تھا۔۔۔ نہ کہ اس حالت میں۔۔۔

وہ ہمیشہ سوچا کرتا تھا اتنا معمولی سا تو چہرہ ہے کوئی بھلا کیسے اس چہرے کے لیے اپنی جان دے سکتا ہے۔۔۔ مگر آج اس کا دل صدا دے رہا تھا۔۔ کہ

اگر وہ اس لمحے وہاں ہوتا جب اس کا باپ اس کی عزت تار تار کر رہا تھا تو وہ اپنی جان دے دیتا مگر اپنی بہن کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیتا۔۔۔آج اس نے جان لیا تھا خوبصورتی دل کی ہوتی ہے اور اس لڑکی کا دل بہت خوبصورت تھا۔۔۔بہت پاک۔۔۔بہت صاف۔۔۔

اس کی گاڑی ایمبولنس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔۔

یہ اتفاق ہی تھا۔۔۔کہ ایمبولنس کے برابر سے شہروز کی گاڑی گزری۔۔۔

اس نے ایمبولنس کو جاتے دیکھا۔۔۔

اگر وہ جانتا کہ اس ایمبولنس میں کون تھا تو یقیناوہ اتنے پرسکون انداز سے نہ بیٹھا ہوتا۔۔۔

وہ گھر آیا۔۔۔ تو اس نے ملازمین کو فرش پر خون صاف کرتے ہوئے دیکھا۔۔

نظرانداز کر ڈائریکٹ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

تمہیں پتہ ہے کیا ہوا ہے؟۔۔" کنیز بانو اپنے بیٹے کو دیکھ۔۔ فوراً ہی " مصالحے دار خبر کی طرح۔۔ بتانے کے لیے بے صبری ہوئی یں۔۔

"کیا؟؟۔۔"

وہ آمن ہے ناں۔۔ وہ تو اپنے باپ دادا اور چاچا سے بھی دو ہاتھ آگے نکلا " ہے۔۔۔ میں تو انہی کو ظالم سمجھتی تھی۔۔ مگر وہ تو ان سب کا بھی سردار

نکلا۔۔۔مجھے نوری سے پتہ چلا ہے کے پہلے تو اس نے اپنی کنیز کو پنکھے سے لٹکا کے مار دیا۔۔۔اور جب وہ مرنے کے قریب پہنچ گ ئی۔۔۔تو لوگوں کی نظر میں اچھا بننے کے لیے اس کے بے جان جسم کو لے کر۔۔۔بچانے کے لیے بھاگا ہے۔۔۔"

واقعی؟؟۔۔"آمن کی شخصیت بہت سلجھی ہوئی تھی۔۔۔اس لیے شہروز" کو اس جیسے شخص سے ایسی امید نہ تھی۔۔۔

توکیا میں جھوٹ بولوں گی؟؟۔۔۔پتہ ہے کتنا بڑا اسنکی ہے۔۔۔۔آج تک " اس نے اپنی کنیز کو کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیا تھا۔۔"اپنی ماں کی بات سن۔۔شہروز کو ترس آیا تھا اس کنیز پر۔۔۔جسے اس کے نزدیک۔۔۔اس نے کبھی دیکھا تک نہیں تھا۔۔۔

پھر تو میں دعا کروں گا کہ اللہ اس کا پردہ کردے اس دنیا سے۔۔۔بس یہی ''
ایک آزادی کا راستہ ہے اس بیچاری کے لیے۔۔۔۔''شہروز افسردہ ہو کر گویا
ہوا۔۔۔

کس قدر ظالم تھے یہ حویلی کے مرد۔۔۔۔وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔اس کی ماں
پر کس قدر ظلم ڈھائے تھے۔۔۔ذہنی وجسمانی تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بھولا تھا۔۔۔ہاں بس خاموش تھا۔۔۔ابھی طاقت نہیں تھی نا
لڑنے کی ان لوگوں سے۔۔۔اس لیے صحیح وقت کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

وہ نیچے آیا۔۔۔۔تو اقصی بیگم کو روتا ہوا پایا۔۔۔فہیم بخش ان کے سر پر
کھڑے بری طرح چیخ رہا تھا۔۔۔۔

”کیا ہوا ہے چاچا؟؟۔۔“سب ارد گرد جمع تھے۔۔وہ پریشان ہو کر تیزی سے آکر پوچھنے لگا۔۔۔

”کیا ہونا تھا۔۔۔وہ حرام زادی میرے منہ پر کالک پوت کر بھاگ گئی ہے۔۔۔“فہیم کی بات سنتے ہی مانو اسے جھٹکا لگا تھا۔۔

”کیا؟؟۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔“اسے یقین نہیں آرہا تھا اپنے کانوں پر۔۔۔

”ایسا ہو چکا ہے شہروز بیٹا۔۔۔ صبح سے غائب ہے وہ کرم جلی۔۔۔“شمیم بیگم جلے پر نمک چھڑکنے والے انداز میں بتانے لگیں۔۔۔

وہ تو بہت خوش تھی اس منگنی سے۔۔۔پھر کیسے بھاگ گئی؟؟۔۔"وہ زیر لب بے یقینی سے بڑبڑایا۔۔۔

"سارے ملازمین کان کھول کر سن لو۔۔۔یہ بات حویلی سے باہر نہ نکلے کہ حویلی کی بیٹی غائب ہے۔۔۔ورنہ میں زبان گدی سے کھینچ لوں گی تم لوگوں کی۔۔۔"شاہین بیگم سارے ملازمین پر ایک ساتھ نگاہ ڈال دھمکی آمیز لہجے میں بولیں۔۔۔

اگر زونی کے بھاگنے کی بات گاؤں میں کھل گئی تو ان کی کیا عزت رہ جانی تھی۔۔۔

پورے گاؤں میں ان کی تھو تھو ہو جائے گی یہ خیال ہی انہیں مار رہا تھا۔۔

"فیض بخش چوہدری باہر نکل۔۔۔"وہ حسین نوجوان لاؤنج میں کھڑا ہو۔۔ اس کا نام لے کر زور زور سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی سب باہر نکل آئے تھے۔۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا آمن ؟۔۔اپنے ہی باپ کو اس طرح کون بلاتا ہے ؟؟۔۔۔ تمیز بھول کر آ گئے ہو کہیں ؟؟۔۔۔"رانی بیگم چیختے ہوئے۔۔۔ سیڑھیوں سے اترئی ی تھیں۔۔۔

"فیض بخش چوہدری میں نے کہا نیچے آ۔۔۔"رانی بیگم کی بات کو مکمل نظر انداز کر۔۔ وہ پھر سے اوپر کی جانب دیکھ کر چیخا۔۔۔

آمن بخش آواز نیچے رکھو۔۔۔یہ کون سا طریقہ ہے اپنے باپ کو بلانے کا؟؟؟۔۔۔"ابراہیم بخش چوہدری اپنے کمرے سے باہر نکل کر۔۔۔اس کی جانب برہمی سے آتے۔۔۔ غصیلے لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔۔

اس کے یوں بلانے پر تقریبا سب ہی لاونج میں جمع ہو گئے تھے۔۔۔ مگر فیض بخش چوہدری ابھی تک کمرے سے باہر نہیں آیا تھا۔۔۔

فیض بخش۔۔۔۔"آج اس پر کسی کے بھی بول کا کوئی اثر نہیں تھا وہ پھر چیخا۔۔۔

ایسی کیا قیامت آگئی ہے جو اپنے باپ کا نام لے لے کر چیخ رہے ہو؟؟۔۔۔"فیض بخش اپنے مغرورانداز میں چلتا ہوا۔۔۔کمرے سے نکل کر۔۔۔سیڑھیوں سے ہوتا نیچے آیا۔۔۔

وہ پہلے سے ہی جانتا تھا کہ آمن آئے گا۔۔۔

اس لیے بہت پر سکون تھا۔۔۔بلکہ اس کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

ابھی بھی وہ اس طیش کے عالم میں لال پیلے ہوتے نوجوان کے سامنے کھڑا۔۔۔اپنی مونچھوں کو تاؤ دے رہا تھا۔۔۔جیسے نہ جانے کون سا عظیم معرکہ سر کر کے آیا ہو۔۔۔۔

وہ واقف تھا آمن کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس کا۔۔۔ سوائے اپنی ناراضگی اور خفگی دکھانے کے۔۔۔۔

کیوں کیا آپ نے ایسا؟؟۔۔۔ کیا بگاڑا تھا اس بیچاری نے آپ" کا؟؟۔۔۔ کیوں اسے مار دیا؟؟ کیوں؟؟۔۔۔ کیوں مارا عافیہ کو؟؟ ۔کیوں؟؟۔۔۔ کیوں مارا؟؟۔۔ کیوں؟؟۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح حلق کے بل چیخ رہا تھا۔۔۔اس کا چہرہ و گردن سرخ ہو رئی ے تھے۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو برسا رہی تھیں۔۔۔

بس اس کا عافیہ نام لینا تھا کے شہروز کی آنکھیں حیرت سے بڑی ہوئی یں۔۔۔۔

لگا جیسے دل کو کچھ ہوا ہو۔۔۔

"عافیہ؟؟۔۔"

اسے وہ ایمبولینس یاد آئی ی تھی۔۔۔ پھر فرش پر بکھرا وہ خون یاد آیا۔۔۔

آج تک اس نے اپنی کنیز کو کمرے سے باہر نہیں نکلنے دیا تھا" وہ جملہ یاد" آتے ہی۔۔۔اس کی آنکھیں بھر آئی یں۔۔۔

تو وہ آمن کی کنیز تھی۔۔۔اس لیے پوری حویلی میں وہ نظر ہی نہیں آتی تھی جبکہ کتنا ڈھونڈتی تھیں اسکی نگاہیں۔۔۔

کے پہلے تو اس نے اپنی کنیز کو پنکھے سے لٹکا کے مار دیا۔۔۔اور جب وہ مرنے کے قریب پہنچ گ ئی۔۔۔ تو لوگوں کی نظر میں اچھا بننے کے لیے اس کے بے جان جسم کو لے کر۔۔۔بچانے کے لیے بھاگا ہے" یہ پہلے صرف جملے تھے۔۔۔ مگر اب اسے نشتر لگے۔۔۔۔ایسے نشتر جو اس کی روح کو اس سے جدا کر رہے تھے۔۔۔

"ایک کنیز کے لیے تم اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہو کر سوال کرو گے ؟؟۔۔"فیض بخش بپھر کر چیخے۔۔۔

"ہوا کیا ہے کوئی بتائے گا؟؟۔۔"ابراہیم بخش جو ابھی تک اس پورے معاملے سے مکمل ناآشنا تھے۔۔۔ سختی سے استفسار کرنے لگے۔۔۔

آمن کی کنیز نے خود کو پنکھے سے لٹکالیا آج۔۔۔"شاہین بیگم نے یوں" مختصر انداز میں بیان کیا۔۔ جیسے یہ کوئی ی اہمیت کی حامل بات ہی نہ ہو۔۔۔۔

ایک لڑکی کا ریپ ہوا تھا۔۔۔۔ مگر کوئی ی جرم نہیں۔۔۔ کسی کو سزا نہیں۔۔۔ کوئی ی قصور وار نہیں۔۔۔ حتی کے کوئی ی بڑی بات ہی نہیں۔۔۔اور یہ بات کوئی آدمی نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔۔ایک عورت بول رہی تھی۔۔۔۔ گویا عورت ہی عورت کو مار دیتی ہے۔۔

شاہین بیگم کہنے کو ایک عورت تھیں۔۔اور ایک عورت دوسری عورت کی عظمت کی اہمیت کو نہ سمجھے یہ تو ناممکن سی بات ہے۔۔۔ مگر حال یہ ہے کہ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔

گویا غریب کی بیٹی دکان پہ لٹکا ماس کا ٹکڑا ہے۔۔۔بیٹے کا من للچایا اور اس نے نوچ لیا۔۔تو کیا ہوا۔۔۔

بس یہ کیا ہوا ہی تو ہمارے معاشرے کو کھا گیا۔۔۔۔

کتنی ہی ہوا کی بیٹیاں اس کیا ہوا کی نظر ہو رہی ہیں آج۔۔۔۔

سوال کر کے کیا پا لوں گا میں؟؟۔۔کون سہ وہ واپس آجائے گی۔۔۔۔"وہ" ٹوٹے و بکھرے لہجے۔۔۔طنزیہ و دل جلے انداز میں مسکرا کر بول اٹھا۔۔۔

تو اتنی رات کو تماشہ لگا کر ہماری نیند کیوں خراب کر رہے ہو؟؟۔۔"وہ" غصیلے لہجے میں۔۔اس کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے۔۔۔۔

کیونکے درخواست کرنی تھی آپ سے۔۔۔" وہ نرمی سے بولا۔۔۔"

کیا؟" فیض بخش و باقی دیگر افراد کو اس کا بدلا لہجہ الجھا گیا تھا۔۔۔"

"ان رگوں میں آپ کا خون ہے۔۔۔۔اسے نکال لیں۔۔۔ان کے ساتھ میرا سانس لینا بھی مشکل ہو رہا ہے۔۔۔مجھے گھن آرہی ہے خود سے۔۔۔۔مجھے شرم آرہی ہے اپنے آپ سے۔۔۔۔" وہ چاہ کر بھی اپنے جذبات کو بکھرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔

عافیہ کے ساتھ ہوئے حادثے نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو؟؟۔۔" فیض بخش چیخے۔۔۔"

بکواس نہیں کر رہا۔۔۔ میری رگوں سے اس خون کو نکالیں۔۔۔ ورنہ"
میں خود کو جان سے ختم کر دوں گا آج۔۔۔" وہ صرف کہ نہیں رہا
تھا۔۔۔ وہ مار دیتا آج خود کو۔۔۔

کوئی ی گھر میں جانور بھی پالے ناں۔۔۔ تو اس سے محبت ہو جاتی
ہے۔۔۔ یہ ایک فطری عمل ہے۔۔۔ پھر وہ لڑکی تو جیتی جاگتی خواب سجاتی
انسان تھی۔۔۔

جو کبھی نماز پڑھتی نظر آتی تو کبھی گارڈن میں پھولوں کو پانی دیتے۔۔۔

جو کبھی بچوں کی طرح بارش میں نہاتی نظر آتی۔۔۔ تو کبھی بڑوں کی طرح
اس سے باتیں کرتے۔۔۔

وہ کسی بچے کی طرح ٹریٹ کرنے لگا تھا اسے۔۔۔جب سے اس کے بھاگنے کی وجہ کو جانا تھا۔۔۔

کبھی منہ سے کہا نہیں۔۔۔۔ مگر اس کی فکر کرتا تھا۔۔۔اس کے کھانے کی۔۔۔ پینے کی۔۔۔ کپڑوں کی۔۔۔ جیسے کوئی بچی پال رہا ہو۔۔۔۔

باپ و بھائی جیسے حفاظت کرتے ہیں بالکل ویسے ہی حفاظت کرتا تھا اس کی۔۔۔

جلد سے جلد اسے حویلی سے دور بھیج دینا چاہتا تھا۔۔۔تاکے کوئی جانور اس کی عزت پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔۔۔

مگر وہ نہ بچا سکا۔۔۔اور زیادہ تکلیف یہ بات دے رہی تھی کے وہ جانتا تھا کے اس کی بہن کا مجرم کون ہے۔۔۔ مگر وہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی۔۔۔اس ظالم کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔۔

پھر وہ کیسے نہ تڑپے؟؟؟۔۔۔کیسے نہ مچلے؟؟؟۔

عافیہ کے خون سے اس کے کپڑے ابھی بھی رنگے تھے۔۔۔اس کا وجود ابھی بھی لرز رہا تھا۔۔۔

آمن کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔۔وہ ایک معمولی سی کنیز ہی تو تھی۔۔۔"رانی بیگم فوراً ہی اس کا بازو سہلاتے۔۔۔سمجھانے والے انداز میں بولیں۔۔۔

کنیزوں کا دور نہیں ہے یہ۔۔۔۔انسان تھی وہ۔۔۔عام انسان۔۔۔آپ"
اور میری طرح۔۔۔۔"وہ احتجاجا چیخا۔۔۔۔

بانو اس کا جملہ سن مسکرا دی۔۔۔۔کے چلو کسی کے منہ سے تو سچ نکلا۔۔۔کسی
کو تو یاد آیا اس ناانصافی کے خلاف بولنے کا۔۔۔

چیخو مت۔۔۔زیادہ اس کنیز سے ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔۔تو نکل جاؤ اس"
گھر سے۔۔۔۔"ابراہیم بخش پیچھے سے دھاڑے۔۔۔

میں خود بھی یہاں رہنا نہیں چاہتا۔۔۔۔"وہ نوجوان دانت پیستے۔۔۔ایک"
ایک لفظ اپنے دادا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیکھتے۔۔۔۔بھرم سے گویا
ہوا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے اپنی جیب سے نکال کر گاڑی کی چابی و موبائل فیض بخش کے پاؤں پر پھینکے۔اور تیزی سے سامنے میز پر سجے گلدان کو اٹھایا۔۔۔

ٹھس۔۔۔۔"گلدان پکڑ کر اس نے اپنے سر پر دے مارا۔۔۔"

آمن۔۔۔۔"سب کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔"

سب سے پہلے اس کی دادی کا دم نکلا تھا۔۔۔پھر ماں۔۔۔اور باقی سب کا۔۔۔

سب کا ہی بڑا لاڈلا تھا وہ۔۔۔۔

اس کی دادی تو نظر اتار اتار کر ہی پوری ہو جایا کرتی تھی۔۔۔۔

مریم وہیں کھڑی تھی۔۔۔بہت ڈر گئی تھی یہ سب دیکھ۔۔۔۔لیکن اب بہت حد تک اسے حویلی۔کا ماحول سمجھ میں آنے لگا تھا۔۔۔

شاہین بیگم تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔۔۔تو اس نے ہاتھ دکھا کر روکا۔۔۔

اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

مانا چکر آگئی ے تھے۔۔مگر وہ سخت جان بنے پھر بھی کھڑا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل اس نے نیچے زمین پر پڑے کانچ کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اٹھایا۔۔۔

اور اپنی رگ کاٹ لی۔۔۔

فیض بخش کو اس کے اتنی جنونی ردعمل کی توقع نہ تھی۔۔۔۔

ابراہیم بخش و باقی سب پھٹی آنکھوں کے ساتھ اس نوجوان کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

آمن۔۔۔"ابراہیم بخش کی اپنے پوتے کی حالت دیکھ درد بھری چیخ" نکلی۔۔۔جسے سن۔۔۔وہ نوجوان مسکرا دیا۔۔۔

یہ بالکل ویسی ہی چیخ تھی جیسے آمن کی عافیہ کو پنکھے سے لٹکا دیکھ کر نکلی تھی۔۔۔۔

آمن کا چہرہ سفید پڑتا جارہا تھا۔۔۔آنکھیں بند ہونے لگیں تھیں۔۔۔

سارا گندا خون نکل گیا۔۔۔۔“وہ اپنے ہاتھ سے تیزی سے خون کو بہتا” دیکھ۔۔۔۔ہلکا سہ مسکرا کے بولا۔۔۔

امی جمع کرلیں اسے۔۔۔۔اس پر فاتحہ پڑھوا لیجیے گا۔۔۔۔مر گیا آمن بخش” چوہدری آج سے۔۔۔۔میں صرف آمن ہوں۔۔۔۔آمن۔۔۔اور میرا آپ جیسے ظالموں سے کوئی ی واسطہ نہیں۔۔۔خاص طور پر فیض بخش چوہدری تجھ سے۔۔۔“وہ اپنے باپ کی جانب خون آلودہ انگلی اٹھا کر۔۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

آمن۔۔۔ایسا نہ کہو۔۔۔۔میں مر جاؤں گی۔۔۔“رانی بیگم روتے ہوئے” بولیں۔۔۔وہ اسے روکنے کی کوشش کررہی تھیں۔۔۔مگر وہ نہ رکا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتا اسی حالت میں حویلی سے نکل گیا۔۔۔

ابراہیم بخش نے فوراہی اپنے ملازم کو اشارہ کیا۔۔۔تو وہ تیزی سے آمن کے پیچھے ہو لیا۔۔۔

آمن حویلی کے مین دروازے پر ہی چکر کھا کر گر گیا تھا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ اپنی برانڈ نیو کار میں آکر بیٹھا ہی تھا۔۔۔۔کے سامنے سے بھاگتی ہوئی ی ایک لڑکی آئی ی۔۔۔

وہ بے دھڑک گاڑی کے بونٹ پر چڑھتی ہوئی اس کی چھت سے ہوتی پیچھے کے سائیڈ سے اتر گئی۔۔۔

واٹ دا ہیل ؟؟۔۔"وہ دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا تھا۔۔"

گاڑیوں کا کریس تھا اسے۔۔۔۔دیوانگی کی حد تک پاگل۔۔۔کوئی اس کی گاڑی کو چھو بھی لے یہ اسے برداشت نہیں تھا۔۔۔اور وہ لڑکی تو اس کی گاڑی کے بونٹ پھر چھت پھر ڈگی پر اپنے جوتے رکھتی اتری تھی۔۔۔وہ اسے کیسے چھوڑ دیتا۔۔۔

ابھی وہ گاڑی سے اترتا اس پر چیخنے کے لیے۔۔۔اس سے قبل ہی کچھ گنڈے نما لڑکے اس لڑکی کے پیچھے بھاگتے ہوئے اسی جانب آئے۔۔۔

وہ بھی اسی لڑکی کی طرح اس کی گاڑی کے بونٹ پہ چڑھے۔۔۔ پھر گاڑی کی چھت پر اور پھر اس کی گاڑی کی ڈگی سے اترتے ہوئے اس لڑکی کے پیچھے بھاگ گئے۔۔۔

”یہ کیا چل رہا ہے؟۔۔ان لوگوں کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری گاڑی پر اپنے گندے جوتے لے کر چڑھنے کی۔۔۔“ وہ فوراً ہی گاڑی سے اتر کر لال پیلا ہوتا۔۔۔اس لڑکی اور گنڈوں کے بھاگنے والی سمت دیکھتے ہوئے چیخا۔۔۔

مگر اب کوئی فائدہ نہ تھا وہ تو جا چکے تھے۔۔۔

”جاہل۔۔۔وہ گاڑی سے کپڑا نکال کر ابھی بونٹ صاف کر ہی رہا تھا کہ اس کا دماغ کھٹکا۔۔۔اور اسے محسوس ہوا جیسے اس بھاگنے والی لڑکی کو اس نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔۔۔

اس نے زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔ویسے بھی صرف ایک جھلک ہی تو دیکھی تھی اس لڑکی کی۔۔۔

سر جھٹک کر... دانت پیستے ہوئے... اپنی گاڑی صاف کرنے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

دو سال بعد۔۔۔

وہ کالے لبادے میں اپنے سینے سے ڈبل روٹی کا پیکٹ لگائے تیزی سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

تین چار دکاندار چور چور کرتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگے چلے جارہے تھے۔۔۔

وہ ڈبل روٹی کو ایسے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔ جیسے اس میں اس کی جان بسی ہو۔۔۔

سگنل توڑتا ہوا وہ ایک روڈ سے دوسرے روڈ بے دھڑک بھاگا جیسے اپنی جان کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔۔۔

اس کے یوں بھاگنے کے سبب ایک گاڑی اس سے ٹکراتے بچی تھی۔۔۔ وہ تو ڈرائیور نے ٹھیک وقت پر ٹرن لے لیا ورنہ وہ یقیناً اس کے نیچے آجاتا۔۔۔

وہ گاڑی سیدھی جا کر سامنے دیوار سے ٹکرائی تھی۔۔۔

وہ بھاگے چلے جا رہا تھا۔۔۔بس بھاگے چلے جا رہا تھا۔۔ڈبل روٹی کو سینے سے لگائے۔۔۔

اچانک وہ ایک ٹھیلے سے ٹکرایا۔۔۔۔

اس کے پیٹ پر زور سے لگی تھی۔۔۔ مگر وہ نہ رکا۔۔۔۔

ابھی وہ بھاگ ہی رہا تھا کہ اچانک سامنے سے چار ہٹے کٹے نوجوانوں نے اس کا راستہ روکا۔۔۔جو بلیک کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھے۔۔۔۔

وہ پیچھے بھی نہیں جا سکتا تھا۔۔۔کیونکہ پیچھے دوکاندار کھڑے تھے۔۔۔ ”

بلو جینز بلیک شرٹ۔۔۔اس پر بلیک کوٹ زیب تن کیے وہ لڑکا بہت پر اسرار سا لگا۔۔۔

اس کے سر پر بلیک ہیٹ تھی پاؤں میں جوتے اور چہرے پر بلیک ماسک تھا۔۔۔۔

اسے آگے اور پیچھے دونوں جانب سے گھیر لیا گیا تھا اب بھاگنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔۔۔

اس نے ڈبل روٹی کو مزید اپنے سینے سے چپکا یا۔۔۔

تم ایسے نہیں جا سکتے لڑکے ؟؟۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہمارے سر کی گاڑی " کا نقصان ہوا ہے۔۔۔" ان بلیک کپڑوں میں ملبوس میں سے ایک برہمی سے گویا ہوا۔۔۔

وہ اپنی جگہ منجمد ہو گیا تھا اس کی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلنے لگیں۔۔۔

اس نے فوراً ہی اپنا تھوک گلے میں نگلا تھا۔۔۔

سر۔۔۔" ابھی وہ ان چار گارڈز کو دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔ کہ وہ اچانک اس کے " پیچھے کی جانب دیکھتے۔۔۔ تعظیما ہلکا سا سر جھکا کر بولے

اس نے فوراً ہی پلٹ کر دیکھا۔۔

سامنے بلو پینٹ کوٹ اور اندرونی سفید شرٹ میں ملبوس ایک نہایت ہی خوبصورت نوجوان کھڑا تھا۔۔۔

اس نوجوان کی ڈارک براؤن نشیلی آنکھیں اسی کے وجود پر گڑھی تھیں۔۔۔

وہ دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا اتنا کہ کسی کو بھی ایک لمحے کے لیے ساکت کر دے۔۔۔

”ہے یو۔۔۔ تم میری گاڑی کو نقصان پہنچا کر نہیں بھاگ سکتے۔۔۔“ اس کا لہجہ بہت کڑک تھا۔۔۔

وہ کالے لبادے میں موجود شخص ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔

عالیان کو محسوس ہوا کہ وہ گھبرا گیا ہے۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے وہ پھرتی سے اس کی جانب آیا۔۔۔اور اس کے سینے پر ایک زوردار پنچ رسید کیا۔۔۔۔

اس کا ارادہ دھکا دے کر بھاگنے کا تھا۔۔۔

مگر عالیان فوراہی اس کا ہاتھ پکڑ گیا۔۔۔

یہ پہلی بار ہوا تھا کہ اتنی فورس سے مارا ہوا ہاتھ بھی کسی نے پکڑ لیا ہو۔۔۔وہ کالے لبادے میں موجود شخص حیران رہ گیا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اس نے مارنے کے لیے دوسرا ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔

عالیان نے وہ بھی تیزی سے پکڑ لیا۔۔۔

شاید وہ بھوکا تھا اس لیے طاقت بھی صحیح طرح استعمال نہیں کر پا رہا تھا اپنی۔۔۔

عالیان نے جب اس کے ہاتھ پکڑے تو اسے محسوس ہوا جیسے بہت نازک سے ہوں۔۔۔ پتلے پتلے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کو اس کے کمر کے پیچھے مڑ گیا تھا۔۔۔

اس سے لڑائی کے چکر میں ڈبل روٹی زمین بوس ہو چکی تھی۔۔۔

اس کالے لبادے میں موجود شخص کی باڈی کا آگے کا حصہ عالیان کے سینے سے ٹکرایا۔۔۔

اس حسین نوجوان نے اس کالے لبادے میں موجود شخص کے دونوں ہاتھ اپنے ایک ہاتھ سے ہی پکڑ لیے تھے۔۔۔اور دوسرے ہاتھ سے اس کے سر سے ہیٹ ہٹائی ی۔۔۔

بس سر سے ہیٹ کا ہٹنا تھا۔۔۔کہ لمبی گھنی آبشار ہوا میں آزاد ہو کر پھیلیں۔۔۔جو اس کی پوری کمر کو ڈھاک گئیں۔۔۔

وہ ایک لڑکی ہے یہ دیکھ دوکاندار بھی پیچھے ہٹے تھے۔۔۔

"ارے یہ چور تو لڑکی نکلا۔۔۔"

‘‘لڑکی ہو کر چوری کرتی ہے ’’

دوکاندار ایک دوسرے کو دیکھنے لگے تھے۔۔۔ کہ ان کی دکانوں سے روز کا سامان چرانے والی ایک لڑکی نکلی ہے۔۔۔

وہ بلوری آنکھوں والی لڑکی اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص نے اہمیت نہ دی۔۔۔

اس لڑکی نے اپنے پورے وجود میں ہمت جمع کر آزاد ہونے کی کوشش کی۔۔۔ مگر ہو نہ سکی۔۔۔ پکڑ بہت مضبوط تھی اس اجنبی کی۔۔۔

اس نوجوان نے بغیر چہرے پر کوئی حیرتی تاثر لائے۔۔۔اس لڑکی کے چہرے سے ماسک ہٹایا۔۔۔

جوتا چور۔۔۔"چہرہ بغور دیکھتے ہی وہ بے اختیار بول اٹھا۔۔۔"

اگلے ہی پل اس کی نگاہ لڑکی کے جوتوں پر گئی۔۔۔

یہ دیکھ بہت حیران ہوا تھا۔۔کہ وہ لڑکی آج بھی اسی کے دیے جوتے پہنی ہوئی تھی۔۔۔

وہ گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

اس کی صراحی دار سفید گردن پر پسینے کی بوندیں سرائیت کرتی الگ ہی نمایاں تھیں۔۔۔ جنہوں نے عالیان کی توجہ اپنی جانب خود ہی مبذول کرلی تھی۔۔۔

زونی پھر ایک بار خود کو آزاد کرانے کی کوشش میں پھڑ پھڑائی۔۔۔ مگر مقابل کی پکڑ کے آگے اس کی ہمت جواب دے گئی۔۔۔

"توتم پیشاورانہ چور ہو؟؟۔۔۔"بغور دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ جبکہ زونی زمین بوس ہوئی ڈبل روٹی حسرت بھری نگاہ سے تک رہی تھی۔۔۔

تین دن سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔اسے لگا آج وہ بھوکی ہی مر جائے گی۔۔۔

اس کے ہونٹوں پر پاپڑی جمی ہوئی تھی۔۔۔۔بھاگنے کے سبب حلق بالکل خشک ہو چکا تھا اور سانس بری طرح پھول رہا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔۔

وہ عالیان کو دیکھتے ہی دیکھتے نیچے کی جانب بے سدھ ہو کر ڈھلنے لگی۔۔۔۔

عالیہ نے فوراً ہی اسے برائڈل سٹائل میں اٹھالیا تھا۔۔۔

"اسے کہاں لے کر چل دیے صاحب؟؟۔۔۔یہ چورنی روز ہماری دوکانوں سے کچھ نہ کچھ چرا کے بھاگتی ہے۔۔۔اس سے ہمارا بڑا حساب نکلتا ہے بغیر حساب کتاب کے اسے جانے نہیں دیں گے" وہ دوکاندار عالیان کو اسے لے جاتا دیکھتے تیزی سے اعتراضاً بولے۔۔۔

ان لوگوں کی بات سن۔۔۔عالیان نے اپنی باہوں میں موجود بے ہوش ہوئی ی لڑکی کو بغور دیکھا۔۔۔۔وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ چورنی ہے۔۔۔

اس نے دیکھا تھا کہ وہ ڈبل روٹی کو کیسے پکڑے ہوئے تھی۔۔۔اس لیے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ بھوکی ہے۔۔۔۔

اس نے مڑ کر اپنے سیکرٹری کو ہلکا سا اشارہ کیا۔۔۔اس نے فوراً ہی اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

جبکہ عالیان زونی کو اپنی باہوں میں لیے چل دیا تھا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ یونی میں اپنے دوستوں کے ساتھ باتیں کرنے میں مشغول کینٹین کے پاس کھڑا تھا۔۔ کہ اچانک اس کی نگاہ سامنے کی جانب گ ئی۔۔۔

اور پھر پلٹ کر آنا بھول گئی۔۔۔

لائٹ گرین رنگ کے قمیض شلوار میں ملبوس وہ لڑکی اسی کی جانب آ رہی تھی۔۔۔

مریم۔۔۔ "وہ شاکڈ کے مارے زیرِلب بڑبڑایا۔۔۔۔"

یقین نہ آیا دو سال بعد۔۔۔ وہ یونیورسٹی آگ ئی ہے۔۔۔

مگر کیسے ؟؟۔۔

کس کی اجازت سے ؟؟۔۔

اس کے خاندان میں تو بہو بیٹیوں کو پڑھنے کی اجازت ہی نہیں۔۔۔۔ پھر وہ شہر میں کیسے ؟۔۔۔

اسے اپنی جانب آتا دیکھ۔۔۔نہ جانے کیوں دل میں عجیب سی ہلچل مچتی محسوس ہوئی ی۔۔۔ جیسے دل دھک دھک کر رہا ہو۔۔۔

اسے کیا کہے گا۔۔۔ کیا جواب دے گا۔۔۔وہ کیا پوچھے گی۔۔۔ کس طرح سمجھائے گا۔۔۔ کیا کچھ نہیں چل رہا تھا دماغ میں ان تین چار منٹوں میں۔۔۔ مگر جھٹکا تو تب لگا۔۔۔جب وہ اس کے برابر سے ایسے گزر کر چل دی جیسے اسے جانتی ہی نہ ہو۔۔۔۔

وہ خاصہ حیرت سے پلٹا تھا۔۔۔

مس چشمش ''اس نے آواز دی۔۔۔ ''

مگر وہ نہ رکی۔۔۔۔

شاہمیر کو یقین نہ آیا کہ وہ لڑکی اسے مکمل اگنور کر کے چلی گ ئی ہے۔۔۔۔

وہ اسے اپنے گھر لے آیا تھا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں لا کر بیڈ پر لیٹایا۔۔۔۔

پھر آہستگی سے اس کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالے۔۔۔

ڈاکٹر کیوں نہیں آیا ابھی تک ؟۔۔" وہ اپنے سیکرٹری کی جانب"
دیکھ۔۔۔ برہمی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

"سر بس آتے ہی ہوں گے۔۔۔ "

اوکے تم جاؤ۔۔۔" عالیان کو محسوس ہوا کہ اس کے پیٹ کے مقام سے "
شرٹ گیلی ہے مگر کیونکہ شرٹ کالے رنگ کی تھی اس لیے نمایا نہیں ہو رہا
تھا۔۔۔

اس نے آہستگی سے اس کے پیٹ پر سے شرٹ تھوڑی ہٹائی ی۔۔

اس کا اندازہ بالکل ٹھیک نکلا تھا۔۔اس لڑکی کے پیٹ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

شاید یہی سبب تھا کہ وہ بے ہوش ہوئی۔۔۔

اس نے فوراہی دراز سے روئی ی نکال کر۔۔۔اسکے پیٹ کے مقام سے خون صاف کیا۔۔۔۔

''سر ڈاکٹر آ گئے ہیں اندر بھیج دوں ؟؟۔۔''

ہاں بھیج دو۔۔۔''اس نے ہلکی سی پٹی خود ہی باندھ دی تھی پیٹ کے مقام '' پر۔۔۔اور شرٹ نیچے کر دی۔۔۔

ڈاکٹر اسے طاقت کا انجیکشن لگا کر اور کچھ دوائیاں لکھ کر چلے گئے تھے۔۔۔

فی۔ میل ڈاکٹر کو بلاؤ“ اس کے حاکمانہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔اس کا ” سیکرٹری الجھ کر دیکھنے لگا۔۔

“سر ابھی تو ڈاکٹر اسے دیکھ کر گئے ہیں۔۔۔ ”

تم سے جتنا کہا ہے اتنا کرو۔۔“اس نے ترچھی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے ” غرا کر کہا۔۔تو دانش فوراہی ڈر کر تھوک گلے میں نگلتے۔۔۔وہاں سے اثبات میں سر ہلا کر چل دیا۔۔۔

فی۔ میل ڈاکٹر کے آتے ہی وہ کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ "اس کے پیٹ پر بہت گہرا گھاؤ ہے۔۔۔ جس سے خون رس رہا تھا۔۔۔ میں نے اوپری پٹی تو کر دی ہے۔۔۔ آپ ذرا دیکھ لیں کوئی انفیکشن نہ ہو جائے۔۔۔"

وہ ڈاکٹر کو زونی کے پاس اکیلا چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

زونی کو جب ہوش آیا تو وہ کمرے میں اکیلے بڑے سے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

کمرا بہت خوبصورت تھا۔۔۔ سفید و نیلے رنگ سے سجا۔۔۔

آپ کو ہوش آگیا میم ؟۔۔۔ کھانا لگادوں آپ کے لیے ؟؟۔۔"کتنے ہی " وقت بعد کسی نے اسے اچھی طرح ٹریٹ کیا تھا اسے یوں لگا جیسے وہ اپنی حویلی میں واپس لوٹ آئی ہے۔۔۔

کھانے کے لیے وہ کیسے منع کر سکتی تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔"بغیر زیادہ سوچے اس نے فوراً ہی ہاں کر دیا تھا۔۔۔"

ملازمہ کچھ منٹوں بعد اس کے آگے کھانوں سے سجی ٹرے لے کر حاضر ہوئی ی۔۔۔

وہ فوراً ہی کھانے پر ٹوٹ پڑی ی تھی۔۔۔اسے تو یاد بھی نہیں کے آخری بار پیٹ بھر کر کھانا کب کھایا تھا۔۔۔۔

وہ کھانا کھاتی جارہی تھی اور اپنی آنکھیں رگڑتی جارہی تھی۔۔۔۔ جیسے کوشش کررہی ہو کہ آنسوؤں کو باہر نہ آنے دے

ملازمہ اس کی حالت دیکھ الجھی۔۔۔۔

"اچھا لگا تو اور لا کر دوں؟؟۔۔"

نہیں۔۔۔ پیٹ بھر گیا ہے میرا۔۔۔ شکریہ۔۔۔" وہ بہت آہستگی سے" بولی۔۔۔ پھر بیڈ سے اتر گئی۔۔۔

آپ کہیں جارہی ہیں؟؟۔۔" اسے اپنے جوتے پہنتے دیکھ۔۔ ملازمہ تیزی" سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

مگر مجھے اجازت نہیں ہے آپ کو باہر جانے دینے کی۔۔۔۔ سر آفس" گ ئی ے ہیں۔۔۔ان کے آنے تک آپ کو یہیں رکنا ہو گا۔۔۔" ملازم کی بات سن۔۔۔ وہ ڈر گ ئی۔۔۔

اسے اچھے سے یاد تھا کے اس کی گاڑی کا نقصان کیا ہے اس نے۔۔۔

ایک روپیہ تک نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔ اتنی مہنگی کار کی بھرپائی ی کیسے کرے گی۔۔۔ یہ سوچ اس نے بھاگنے میں ہی اپنی امان جانی۔۔۔

میں نہیں رک سکتی۔۔مجھے جانا ہے۔۔"وہ عجلت سے کہتی کمرے سے باہر" نکلی۔۔۔

گھر کافی خوبصورت و بڑا تھا۔۔۔بالکل مینشن جیسا۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کے باہر جانے کا راستہ کہاں سے ہے۔۔۔

اسے سامنے سیڑھیاں نظر آئی یں۔
تو وہ نیچے اترنے لگی۔۔۔۔پہلی ہی سیڑھی اترئی ی تھی کے اسے پیٹ کے مقام پر تکلیف ہوتی محسوس ہوئی ی۔۔۔

مگر اس نے دیھان نہ دیا۔۔۔

میم سمجھا کریں۔۔۔ سر بہت غصہ ہو جائیں گے مجھ پر۔۔۔۔"ملازمہ" پیچھے پیچھے آرہی تھی۔۔۔ مگراس نے قدم تیز لینا شروع کردیے۔۔۔

وہ بھاگنے لگی تھی۔۔۔اپنے درد کو مکمل اگنور کر۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔دانیال ہر بار کی طرح اپنے قصے سنانے میں مشغول تھا۔۔۔اسے اچانک مریم آتی ہوئی نظر آئی۔۔۔اس کی نظریں پھر منجمد سی ہو گئیں۔۔

صرف ایک ہی ٹیبل خالی تھی۔۔۔تو وہ حسین گڑیا اس پر آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اس لڑکی نے نظر اٹھانے کی زحمت نہ کی۔۔ جبکہ شاہ میر نظر ہٹانے کی نہیں کر رہا تھا۔۔۔

دانیال اور باقی سب نے اس کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے۔۔۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو مریم بیٹھی ہوئی نظر آئی۔۔۔

یہ بات تو سب ہی نوٹ کر رہے تھے کہ مریم کے آجانے کے بعد اس کی نگاہیں منجمد ہو جاتی تھیں۔۔۔۔

کچھ دیر ہی گزرئی ی تھی کے ایک لڑکا آکر مریم کی ٹیبل پر۔۔۔اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔۔

وہ اور مریم باتیں کرنے لگے تھے۔۔۔شاہ میر کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئی یں۔۔۔

یہ منظر آنکھوں کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اس کی۔۔۔وہ پہلے سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

پھر اٹھ کر مریم کی ٹیبل کے پاس پہنچا۔۔۔اور بالکل مریم کے سامنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال کر فرصت سے کھڑا ہو گیا۔۔۔

اس کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو یقیناً شاہ میر کے اس طرح دیکھنے سے نروس ہو جاتی۔۔۔مگر اس پر کوئی اثر نہ تھا۔۔۔

کبھی وہ اپنے ہونٹ سوکیڑتا تو کبھی ہونٹ چبانے لگتا۔۔۔

تقریباً پانچ منٹ تک وہ یوں ہی کھڑا رہا۔۔۔ مگر مجال ہے اس لڑکی نے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔۔۔

شاہ میر کو ہوا کیا ہے آخر؟؟۔۔۔ وہ کب سے کسی لڑکی کو اتنی اہمیت دینے لگا؟؟۔۔"عینی خود کو روک نہیں سکی تھی بولنے سے۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ پھر وہ لڑکی شاہ میر کے ٹائپ کی بھی نہیں ہے۔۔۔"دانیال" فوراً ہی۔۔۔ دونوں کندھے لاعلمی میں اچکاتے ہوئے۔۔۔ اپنی رائے دینے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم نے اسے ایسی حالت میں جانے کیسے دیا؟" وہ گھر آتے ہی ڈائی ریکٹ"
اپنے کمرے کی جانب گیا تھا۔۔۔

وہاں جو تا چور کو نہ پا کر اس نے فوراً ملازمہ سے اس کے متعلق پوچھا۔۔ جب
اس نے بتایا کہ وہ چلی گ ئی۔۔۔ تو وہ بہت بر ہم ہوا۔۔۔

اس کا سیکر ٹری خاصہ تعجب سے اسے غصہ کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

آپ اس چور کی کچھ زیادہ فکر نہیں کر رہے ؟۔۔" وہ چاہ کر بھی خود کو"
روک نہ سکا پوچھنے سے۔۔۔

اگر کوئی ی جانور بھی ہوتاناں اس کی جگہ تو بھی میں ایسا ہی کرتا۔۔۔جانتے ” بھی ہو۔۔۔کس قدر زخمی ہے وہ۔۔۔ایسی حالت میں مزید انفیکشن بڑھ جائے اس کا۔۔۔“ عالیان غصے سے لال پیلا ہو کر بولا۔۔۔تو دانش اس کا چہرہ تکتا رہ گیا۔۔۔

عالیان ماننے کے لیے تیار نہیں تھا مگر دانش اور باقی سارے ملازمین محسوس کر رہے تھے کے وہ کچھ زیادہ ہی اس چورنی کی فکر کر رہا ہے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ ساحل سمندر کے کنارے بیٹھی۔۔۔اٹھتی لہروں کو تک رہی تھی۔۔۔۔

ان لہروں سے اتنا شور برپا نہیں ہو رہا تھا جتنا اس خاموش بیٹھی لڑکی کے دل میں برپا تھا۔۔۔

آنکھوں میں فلیش بیک کی طرح پوری زندگی گھومنے لگی۔۔۔

"ہمارے تو بیٹے ہیں۔۔۔"اس کی تائیوں کا فخرانہ ادا کیا ہوا جملہ۔۔۔جو وہ ہر وقت اس کی ماں کو جلے پر نمک چھڑکنے کے لیے استعمال کیا کرتی تھیں۔۔۔

اسے زہر لگتا تھا یہ جملہ۔۔۔

تھک گئی تھی وہ یہ جملہ سن سن کر۔۔۔

اس نے بہت چھوٹی عمر میں ہی سوچ لیا تھا ان عورتوں کے بیٹوں کے غرور کو خاک میں ملا دے گی۔۔۔۔

کیا ہو گیا اگر وہ بیٹا نہیں ہے اور باہر شہر جا کر اعلی تعلیم حاصل نہیں سکتی۔۔۔ کیا ہو گیا اگر وہ بیٹا نہیں ہے اور گھوڑے کی ریس میں جیت کر خاندان کا نام بلند نہیں کر سکتی۔۔۔ کیا ہو گیا وہ بیٹا نہیں ہے اور گھر میں بہو نہیں لا سکتی اپنی ماں کی خدمت کرنے کے لیے۔۔۔

وہ ذرا الٹی کھوپڑی تھی۔۔۔ وہ دکھانا چاہتی تھی اپنی تائیوں اور دادی کو ... کے جن لڑکوں پر وہ اترا رہی ہیں انہیں تو وہ اپنے پاؤں کی دھول بنا سکتی ہے۔۔۔ اتنا انہیں پاگل کر سکتی ہے کہ وہ اس کے ایک اشارے پر اپنی جان تک دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔۔۔

شاید انہیں علم ہی نہیں ایک لڑکی کس قدر طاقتور و خطرناک ہوتی ہے۔۔۔۔ کہ جب وہ اپنی پر آ جائے تو عقل والوں کی عقل اڑا لے جاتی ہے۔۔۔

وہ خاندان کے تینوں شہزادوں کو اپنے پاؤں کی دھول بنا کے رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔ان کے حصے کی دولت ان سے چھین کر۔۔انہیں بالکل بیکار کر دینا چاہتی تھی۔یہ دولت ہی تو تھی جس کا سارا غرور تھا۔۔۔۔۔وہ اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔۔آمن بخش چوہدری اپنے حصے کی ساری جائیداد آنکھیں بند کر کے اس کے نام کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔۔اسے یقین تھا شاہمیر بھی کر دے گا۔۔۔ مگر حالات یک دم بدلے۔۔اور شاہمیر شہر سے اک لڑکی کو شادی کر کے لے آیا۔۔۔

دوسری جانب آمن اور شہروز میں لڑائی ہو گئی۔۔۔آمن بہت ٹھنڈے مزاج کا مالک تھا اس لیے اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ یوں پورے خاندان سے لڑائی پر اتر آئے گا اسے حاصل کرنے کے لیے۔۔۔۔حالات اسے اپنے مخالف سمت جاتے محسوس ہوئے۔۔۔

ان دونوں میں سے کسی سے بھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اور نہ ہی کبھی کرنے کا سوچا تھا۔۔ مگر حالات ایسے ہو گئے تھے کہ یا تو آمن سے شادی کرے یا شہروز سے۔۔

اسے پتہ تھا کہ وہ حویلی میں رہی تو کسی نہ کسی سے تو اسے نکاح کرنا ہی پڑے گا اس لیے اس نے بھاگنے کو ترجیح دی۔۔۔ ویسے بھی اس کے نزدیک اس کے پاس اتنا بڑا حصہ تھا کہ وہ آرام سے ان سب کو بیچ کر ایک اچھی زندگی گزار سکتی تھی اپنی ماں کے ساتھ۔۔۔

آپ یہ حویلی نہیں بیچ سکتیں۔۔''وہ سب سے پہلے حویلی کو بیچنا چاہتی '' تھی۔۔۔

کیا؟۔۔۔ مگر کیوں ؟۔۔۔"اس کے لہجے میں خاصہ احتجاج تھا۔۔۔"

" کیونکہ اس حویلی کے تین مالک ہیں اب کیونکہ دو حصے آپ کے پاس ہیں اس لیے آپ کا حصہ زیادہ ہے۔۔۔ مگر تیسرا مالک شاہ میر بخش چوہدری ہے ۔۔۔اس کے اس پر دستخط نہیں ہیں اور اس کی اجازت کے بغیر آپ اس حویلی کو تو کیا۔۔۔ کسی بھی چیز کو نہیں بیچ سکتیں۔۔۔"اپنے وکیل کی بات سن۔۔۔ وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

" مگر آپ نے کہا نا میرا حصہ زیادہ ہے پھر میں کیوں نہیں بیچ سکتی کچھ بھی۔۔۔"

" کیونکہ آپ کے دادا نے اسی شرط کے ساتھ جائیداد کا آپ کو مالک بنایا ہے۔۔۔ کیا آپ نے ڈاکومنٹس میں پڑھا نہیں اس بات کو۔۔۔ کوئی ایک

نہیں بیچ سکتا کچھ بھی۔۔۔ کسی بھی چیز کو بیچنے کے لیے چاہے وہ زمین ہو فیکٹری ہو یا حویلی۔۔۔ تینوں حصے داروں کے دستخط اور رضامندی ضروری ہے اور اس پر صرف دو کے ہیں۔۔۔ آپ شاہ میر بخش چوہدری کے دستخط لے آئیں۔۔۔ پھر آپ حویلی بیچ سکتی ہیں۔۔۔" وکیل کی بات سن اسے گمان ہوا جیسے اس کے پاؤں سے زمین نکل گئی ہو۔۔۔

اسے بھاگے ہوئے تین سے چار دن ہو چکے تھے یقیناً اب تک تو پورے گاؤں میں خبر پھیل چکی ہو گی اس کے بھاگنے کی۔۔۔ پھر آمن نے بھی سب کو بتا دیا ہو گا کہ اس نے اپنا حصہ اس کے نام کر دیا ہے اور وہ اس کا حصہ لے کر ہی بھاگی ہے۔۔۔ ایسے میں شاہمیر کو کس پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ وہ اسے اپنے حصے کی جائیداد کا مالک بنائے۔۔۔ یا حویلی بیچنے کے لیے دستخط کرے۔۔۔

اسے اپنے ہاتھ میں موجود وہ کاغذ صرف خاک کی مانند لگے۔۔۔

وہ واپس بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔اسے پتہ تھا بھاگنے والی لڑکیوں کو باندی بنا لیا جاتا ہے اور وہ باندی نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔

اپنے ساتھ زیادہ پیسے لے کر نہیں بھاگی تھی وہ۔۔۔۔اور اس بات کا اب اسے شدید پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔۔

کسی کا کچھ بگاڑنا تو کجا وہ تو اب خود کو بچانے کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔

وہ زیادہ دن کہیں پر رک نہیں پاتی تھی کیونکہ ابراہیم بخش کے آدمی اس کے پیچھے لگ جاتے۔۔۔۔

بھاگتے بھاگتے بھی تھک گئی تھی اب۔۔۔

پڑھی لکھی زیادہ نہیں تھی اس لیے کوئی جاب بھی نہیں کر پارہی تھی اچھی۔۔۔

ایک بار چائے کی دوکان پر کام کرنے کی کوشش کی تھی لڑکا بن کر۔۔۔ مگر ماحول صرف لڑکیوں کے لیے ہی نہیں اب لڑکوں کے لیے بھی محفوظ نہیں رہا یہ بات اس نے وہاں جان لی تھی۔۔۔۔

کہ وہ برتن دھو رہی تھی کہ دوکان کا مالک آکر۔۔ پیچھے سے پینٹ اتارنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔ وہ بہت خوفزدہ ہوگئی تھی۔۔۔

میں لڑکا ہوں۔"اس نے فوراً دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔"

پتا ہے۔۔۔ تبھی تو دل اور مچل رہا ہے۔۔"اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے" اپنے کھلے ہوئے گریبان میں ہاتھ ڈال۔۔۔ سینے پر ہاتھ مسلتے ہوئے۔۔۔ خباثت سے اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

شرم کرو صاحب بیٹے کی عمر کا ہوں تمہاری"۔۔۔ وہ اپنی آواز کو بھاری " کرتے ہوئے چیخی۔۔۔

مگر بیٹا تو نہیں۔۔ اب زیادہ نخرے نہ کر۔۔۔ چل اندر آجا۔۔۔ زیادہ پیسے " دوں گا۔۔"اس کی بات سنتے ہی لگا کہ اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔۔۔

وہ فوراً ہی برتن پھینک کر بھاگنے لگی تھی۔۔۔ کے پیچھے سے دکاندار نے پھر پکڑ لیا۔۔۔

"کہاں بھاگتا ہے؟؟۔۔ چل اندر" اس دوکاندار نے چھری نکال کر۔۔۔
زونی کی گردن پر رکھ دی تھی۔۔۔

یہ تو شکر ہے کہ اس نے اپنے ماموں سے کراٹے سیکھ رکھے تھے۔۔۔ایک لمحے
میں ہی اس نے دوکاندار کا ہاتھ اپنی گردن سے ہٹا کر۔۔اس کی کمر کے پیچھے
لے جا کے موڑ دیا تھا۔۔۔

درد کی شدت سے وہ چیخنے لگا تھا۔۔۔

"کمینے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور اگلے ہی لمحے اسے دھکا دے کر
جانے لگی۔۔۔

کے اچانک اس نے پیچھے سے آکر چھری کے وار کرنا چاہا۔۔ مگر وہ بروقت مڑ گئی تھی۔۔

وہ اندھادھن چھری کے وار کر رہا تھا جو ایک چہرے پر اور ایک پیٹ کے مقام پر لگا تھا۔۔۔

وہ زخمی ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے غصے سے اس کی چھری والا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اگلے ہی لمحے چھری اس کے ہاتھ سے چھین کر اس کی نس کاٹ دی اور تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔

مانا اس بات کو ایک سال سے زیادہ گزر گیا تھا مگر ٹھیک طرح سے اس کا علاج نہیں کروا پائی تھی وہ۔۔۔ پھر رہا سہا ٹھیلے سے دوبارہ پیٹ کے مقام پر لگ گئی تھی جس کے سبب اب شدید تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

مگر وہ اور لڑکیوں کی طرح بیٹھ کر رو نہیں رہی تھی۔۔۔ بس خاموش تھی جیسے اس تکلیف وا پنی زندگی میں آنے والی تمام مصیبتوں اور پریشانیوں کو اپنی سزا مان بیٹھی ہو آمن کو دھوکا دینے کی اس کے دل سے کھیلنے کی اس کی سچی محبت کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے کی وہ شدید پچھتا رہی تھی۔۔۔

اسے وہ لمحہ آج بھی آنکھوں میں گھومتا ہوا دکھائی دیتا تھا جب وہ مسجد کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ وہ وہیں تھی اسے دیکھ رہی تھی اس کی بے صبری دیکھ

رہی تھی۔۔۔کاش۔۔۔صد کروڑ کاش اس پل۔۔۔اپنے دل کی مان لیتی تو آج شاید ان حالات میں نہ ہوتی۔۔۔بلکہ یقینا نہ ہوتی۔۔۔

یہ سب اپنے ہاتھوں کے کرتوت تھے اس کے نزدیک۔۔۔

آمن کہتا تھا اسے۔۔۔یہ سب نہ کرو بعد میں بہت پچھتاؤ گی۔۔۔مجھے کھودو گی اور آج اسے کھودیا تھا اور وہ واقعی پچھتا رہی تھی مگر اب پچھتاوے کے سوا بچا ہی کیا تھا

حویلی کے شہزادے کے پاس آج وہ چاہ کر بھی واپس نہیں جا سکتی تھی۔۔اگر جاتی بھی تو اسے یقین تھا بیوی نہیں بنائے گا وہ اپنی۔۔۔ہاں کنیز ضرور بن سکتی تھی۔۔۔بھاگی ہوئی لڑکیاں کنیز ہی بنا کرتی ہیں ان کے گاؤں میں۔۔۔ اور کنیز کا اسٹیٹس اس کے نزدیک حرام تھا ایک حرام کی زندگی نہیں گزارنا

چاہتی تھی وہ۔۔۔۔خاص طور پر اس شخص کے ساتھ جس کی بیوی بننے کے خواب دیکھنے لگی تھیں اس کی آنکھیں۔۔۔۔

انسان بدلہ لینے کے چکر میں اپنی پوری زندگی لگا دیتا ہے اور آخر میں کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا حتی کہ سکون بھی نہیں۔۔۔ہاں لیکن اپنوں کو تکلیف ضرور پہنچا بیٹھتا ہے اس سفر میں۔۔۔جیسے وہ پہنچا بیٹھی تھی۔۔۔۔

حویلی میں جیسی بھی حالت میں رہتی تھی کم از کم اپنی ماں کو تو دیکھ پاتی تھی۔۔۔۔اب تو دو سال گزر گئے تھے ان کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ یوں ہی گیلی ریت پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

کی صفائی کروا رہا ہے hut زونی۔۔۔صاحب آیا ہے۔۔۔اپنے ہٹ "
میں جا رہی ہوں تو چلے گی آدھا آدھا کر لیں گے۔۔۔" مہرین کہ کہتے ہی اس
نے آنکھ کھول کر دیکھا تھا۔۔۔

مانا اس کے تکلیف ہو رہی تھی مگر پیسے کمانے کا موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں
دینا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے فوراً اٹھ گئی۔۔۔

مہرین بلوچستان سے آئی تھی اپنے خاندان کے ساتھ۔۔اس ساحل سمندر پر
بنے تمام ہٹ کا ٹھیکا اسی کے باپ کے پاس تھا۔۔

بکے ہوئے تھے ان کے مالک سالوں میں یہاں پر گھومنے آیا hut جو
کی پہلے صفائی کرواتے تھے hut کرتے تھے۔۔وہ جب بھی آتے
۔۔۔اس کے وہ الگ سے پیسے دیتے۔۔۔مہرین کام کی ذرا چور تھی۔۔۔۔

اس لیے وہ زونی کو اپنے ساتھ لے جاتی۔۔۔ ساری صفائی زونی کیا کرتی تھی۔۔۔ مگر پیسے پھر بھی آدھے آدھے دونوں میں تقسیم ہوتے۔۔۔

زونی واقف تھی اگر وہ مہرین سے بگاڑے گی تو اس کا باپ اسے یہاں پر رہنے نہیں دے گا پھر۔۔۔ اس لیے وہ خاموشی سے سارے کام کر دیا کرتی تھی وہ بھی آدھی قیمت پر۔۔۔

آج اسے صفائی کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔۔۔ خاص طور پر جھاڑو پونچا کرتے ہوئے۔۔۔ مگر پھر بھی وہ اپنا ہاتھ نہیں روک رہی تھی۔۔۔

یہ پیسے اس کے لیے بہت ضروری تھے۔۔۔ ورنہ پھر چوری کر کے کھانا پڑتا۔۔۔

اس نے سوچا کچھ پیسے بچا کر دوائی بھی خرید لے گی تاکہ یہ درد کچھ کم ہو۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ بھوک سے نڈھال حالت میں ایک مال کے پاس سے گزر رہی تھی کہ اس نے اپنے برابر سے گاڑی گزرتی دیکھی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھیں۔۔۔

اسے لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے کوئی۔۔۔۔

وہ فوراً ہی اس مہران کار کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔

کار مال کی پارکنگ میں رکی اور وہ حسین نوجوان جو کالے رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھا کار سے اترا۔۔۔

آمن۔۔۔"اس کی آنکھوں میں پہلی بار ان دو سالوں میں آنسو بھر آئے" تھے۔۔۔۔

اس نے آمن کو دیکھ لیا تھا مگر وہ اتنی دور کھڑی تھی کہ امن کا اس پر دیھان تک نہ گیا۔۔۔

وہ اپنی دنیا میں مگن مغرور انداز میں چلتا ہوا مال میں داخل ہو گیا۔۔۔

وہ مال میں روز معمول کی طرح اپنے گھر کا سامان لیتا پھر رہا تھا۔۔۔اس بات سے بے خبر کہ کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔۔۔

وہ کوکنگ ائل اٹھا رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

اس نے تیزی سے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس سے پہلے کہ آمن اسے دیکھ پاتا۔۔۔ زونی پیچھے کی جانب چھپ گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ کولڈ ڈرنک کے سیکشن میں گیا ہی تھا۔۔۔ کچھ کولڈ ڈرنکس اٹھانے کے لیے۔۔۔ کہ زونی دانستہ طور پر اس کے برابر سے گزری۔۔۔ اور ہلکا سر اس کے کندھے سے اپنا کندھا ٹکراتی ہوئی نکلی۔۔۔

دیکھ کر چلو۔۔۔" اس نے بغیر پیچھے مڑنے کی زحمت کیے۔۔۔ دانت پیستے" ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

زونی بڑی حسرت سے اسے دیکھتے ہوئے۔۔۔وہاں سے چپ چاپ چلی گئی۔۔۔

آمن اپنا سامان لے کر جب گاڑی میں واپس آیا۔۔۔تو پیسنجر سیٹ کھولتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

سوری۔۔۔بہت بھوک لگی تھی اس لیے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔" سارے نہیں کھائے میں نے صرف دو تین کھائے ہیں۔۔تم کھاؤ گے؟؟۔۔"اجڑے ہوئے بال گرد وآلود چہرہ۔۔۔۔جو دھوپ میں پھرنے کے سبب سانولی و سرخ رنگت پر آگیا تھا۔۔۔گندے کپڑے۔۔۔۔اور اس فقیرنیوں جیسے حلیے میں بیٹھ کر وہ کیلا کھاتی ہوئی دنیا کی کوئی اور ہی مخلوق لگ رہی تھی۔۔۔۔

آیا پھر وہ نظر ایسے۔۔۔

بات چھڑنے لگی پھر سے۔۔

انکھوں میں چبھتا۔۔۔ کل کا دھواں۔۔۔

حال تیرا نہ ہم سا ہے۔۔۔

اس خوشی میں کیوں غم سا ہے۔۔

بسنے لگا پھر۔۔۔

کیوں وہ جہاں۔۔۔

وہ جہاں دور جس سے۔۔

گئے تھے نکل۔۔

پھر سے یادوں نے کر دی ہے۔۔

جیسے پہل۔۔۔

لمحہ بیتا ہوا۔۔۔

دل دکھاتا رہا۔۔

خواہ مخواہ بے وجہ۔۔

بات بنتا رہا۔۔

تو نے جو نہ کہا۔۔

میں وہ سنتا رہا۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے وہ مبہوت ہو گیا تھا۔۔۔

اسے نہیں لگا تھا۔۔۔وہ پھر کبھی زندگی میں زونی کو دیکھ سکے گا۔۔۔

ہر چیز جیسے تھم گئی۔۔۔

اسے اپنے کانوں میں سوائے دل دھڑکنے کی آواز کے اور دور دور تک کوئی آواز محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"آمن۔۔۔" اسے یوں منجمد کھڑا دیکھ۔۔۔زونی کے سمجھ نہ آیا کہ کیا کرے۔۔۔اس لیے آہستگی سے آواز دی۔۔۔

"گیٹ آوٹ۔۔۔" وہ جیسے اپنے حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔سرد لہجے کے ساتھ دھاڑا۔۔۔

"کیلے لے جاؤں ساتھ؟؟۔۔۔دو ہی کھائیں صرف۔۔۔" وہ نہایت معصومیت بھرا چہرہ بنائے بولی۔۔۔

آمن اس کا جواب سن۔۔۔چہرہ دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

سارے لے جاؤ۔۔۔ مگر نکلو میری گاڑی سے۔۔" وہ تیزی سے دانت " پیستے ہوئے بولا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔۔ تم گاڑی میں آئیں کیسے ؟۔۔" اگلے ہی پل جیسے اس کا" دماغ کام کیا ہو۔۔۔اس نے فوراً ہی اپنی شلوار کی جیب پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

یہ ڈھونڈ رہے ہو ؟۔۔۔" زونی نے نہایت معصومیت کے ساتھ اپنے " ہاتھ میں چابی دیکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ تمہارے پاس کیسے آئی ی؟؟۔۔" وہ خاصہ حیران ہو کر پوچھ رہا " تھا۔۔۔

جبکہ مقابل اس کی بات سن۔۔۔ دانتوں کی نمائش کر کے مسکرا دی۔۔۔

وہ مال میں آمن سے ٹکرائی ی،ہی چابی نکالنے کے لیے تھی۔۔۔۔اس کی گاڑی میں رکھے کیلے دیکھ لیے تھے اس نے۔۔۔

اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ وہ کراچی میں کیسے آیا۔اتنی معمولی سی گاڑی میں کیا کر رہا ہے ؟؟۔۔مال سے گھر کا سامان کیوں خرید رہا تھا؟؟۔۔۔۔بس دلچسپی تھی تو ان کیلوں سے۔۔۔ جنہیں وہ منہ بھر کے کھانے میں مگن تھی۔۔۔

چابی دو ادھر۔۔اور نکلو میری گاڑی سے۔۔"چابی اس کے ہاتھ سے چھینتے ہوئے۔۔۔وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"وہ سارے کیلے اپنے ہاتھوں میں بھر کر گاڑی سے اتری۔۔۔"

یہ کیا تھا؟؟۔۔"زونی کی حالت دیکھ۔۔۔وہ الجھا ہوا تھا۔۔۔اپنی پیشانی" مسلتے ہوئے۔۔ایک گہرا سانس بھر کر گویا ہوا۔۔

پھر سر جھٹک کر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔اور بھگاتا ہوا اپنے گھر پہنچا۔۔۔

ابھی وہ اپنے گھر کا دروازہ چابی سے کھول ہی رہا تھا کہ پیچھے رکشہ آ کر رکا۔۔۔رکشے کی گھڑ گھڑ کرتی آواز اس قدر زوردار تھی۔۔کہ اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

باجی پیسے ؟؟۔۔" وہ لڑکی رکشے سے فورا اتر کر اس کے پاس آنے لگی "
تھی۔۔۔کے رکشے والا پیچھے سے بولا۔۔۔

دیتی ہوں رکو۔۔۔" پھر وہ آمن کی جانب متوجہ ہوئی۔۔ "آمن پیسے دینا "
رکشے والے کو دینے ہیں۔۔" زونی نے اس کے آگے ہاتھ پھیلا کر تیزی سے
کہا۔۔۔ جبکہ وہ ہکا بکا ہو کر اسے تک رہا تھا۔۔۔

وہ تو اتنے حق سے پیسے مانگ رہی تھی۔۔۔ جیسے رکھوا کر گ ئی ہو اس کے
پاس۔۔۔

زونیشہ بخش چوہدری میرے یوں پیچھے آنے کا کیا مطلب "
ہے ؟۔۔۔۔" وہ دبے دبے غصے کے ساتھ آہستگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی تماشہ ہو اور گلی والے دیکھیں۔۔

وہ آج زو نہیں کہہ رہا تھا جیسے عادی تھا کہنے کا۔۔۔ دنیا اسے پیار سے زونی بلاتی تھی مگر وہ زو۔۔ کیونکہ اس کے نزدیک اس لڑکی میں تمام جانوروں والی خصلتیں تھیں انسانوں والی کوئی خصوصیت تو دور دور تک پائی ی ہی نہیں جاتی تھی۔۔۔

مگر آج جب وہ اس کا پورا نام لے رہا تھا تو یوں لگا جیسے پرایا کر رہا ہو۔۔۔ کوئی اپنائیت نہیں تھی لہجے میں جبکہ دو سال بعد مل رہے تھے۔۔۔

تمہارے پاس نہ آؤں تو اور کہاں جاؤں؟؟۔۔ "وہ بے چارگی سے " بولی۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔اپنا یہ نیا ڈرامہ بند کرو اور نکلو یہاں سے۔۔۔۔چلو۔۔۔شاباش۔۔۔"اس کا بازو پکڑ کر رکشے کی جانب مڑتے ہوئے۔۔۔برہمی سے بولا۔۔۔

"میں سچ بول رہی ہوں یقین کرو میرا۔۔۔"وہ اپنی بات پر یقین دلانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔مگر آمن نے اس کی ایک نہ سنی اور اسے واپس رکشے میں بیٹھا دیا۔۔۔

"یہ لو پیسے۔۔اور جہاں سے ان محترمہ کو اٹھایا ہے وہیں پھینک آؤ۔۔۔"وہ رکشے والے کے ہاتھ میں پیسے پکڑا کر۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔۔

بھائی جان آپ آ گئے۔۔۔" ابھی وہ رکشے والے کو پیسے پکڑا کر مڑا ہی تھا "
کہ گھر کا دروازہ اندر سے کھلا۔۔اور ایک پیاری سی لڑکی مسکراتے ہوئے اس
کی جانب دیکھ پوچھنے لگی۔۔۔۔

عافیہ۔۔۔" زونی اس لڑکی کو دیکھتے ہی زیر لب بڑبڑائی۔۔۔۔جبکے آمن "
گھبرا گیا تھا۔۔۔

وہ فوراً ہی عافیہ کی جانب لپکا۔۔ "کتنی بار کہا ہے کے دروازے پر مت آیا
کرؤ۔۔۔" وہ خاصہ غصیلے لہجے میں گویا ہوا تھا۔۔۔

معاف کیجیے گا بھائی ی جان۔۔۔" وہ زبان دانتوں میں دباتی۔۔۔معافی "
مانگ کر فوراً ہی اندر بھاگ گ ئی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی وہ مڑا۔۔۔تو رکشے والا جا چکا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے دونوں ہونٹ ایک دوسرے میں سختی سے بھینچ کر گاڑی سے سامان نکال کر گھر میں لے کر داخل ہوا۔۔۔

ابھی گھر میں داخل ہی ہوا تھا۔۔کے اسے دھڑام سے کسی کے گرنے کی آواز آئی ی۔۔۔

اس نے دیکھا تو وہ زونی تھی۔۔۔۔جو دیوار سے چڑھ کر اس کے گھر کے صحن میں کودی تھی۔۔۔۔

اتنی اونچی دیوار بنانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ دیکھو اتنی زور سے لگ گ ئی" میرے۔۔۔" وہ منہ کے بل گرئی ی تھی۔۔۔ جس کے سبب اس کے ہونٹوں وناک سے خون نکل رہا۔ تھا۔۔۔

اپنے ہونٹوں پر ہاتھ کی پشت رگڑ کر بے دردی سے صاف کرتی۔۔۔ وہ اپنے پیٹ کے مقام پر ہاتھ رکھ کر اٹھی تھی۔۔۔

اس کے پیٹ کے مقام پر شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔ جنھیں وہ برداشت کرتی۔۔۔ منہ بسور کر۔۔۔ شکوۓ بھرے لہجے میں آمن کی جانب دیکھ بولی۔۔۔

آمن اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ سخت حیرانگی وپریشانی کے عالم میں کبھی اسے دیکھتا تو کبھی اپنے صحن کی اونچی دیوار کو۔۔۔

وہ لڑکی آخر بلا کیا تھی۔۔۔۔

اس کے گرنے کی دھمک سن۔۔۔ عافیہ تیزی سے کچن سے نکل کر آئی ی تھی۔۔۔

کیا ہوا بھائی ی جان؟؟۔۔۔" اس نے پہلے اپنے بھائی ی کو دیکھا اور پھر اس" کی نگاہ فرش پر پیٹ پکڑے بیٹھی لڑکی پر گ ئی۔۔۔

ہائے۔۔۔ یہ فقیرنی کیسے آگ ئی اندر؟۔۔۔" عافیہ کے حقارت و حیرانگی" سے کہتے ہی۔۔۔ زونی کے کان کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

مانا اس کا حال بہت برا تھا۔۔۔ مگر اتنا بھی نہیں کہ عافیہ اسے پہچان نہ سکے۔۔۔

وہ اسے فقیرنی کیسے بلا سکتی تھی۔۔۔

”عافیہ کیا ہو گیا یار۔۔۔ میں زونی ہوں۔۔۔“ وہ تیزی سے کھڑے ہوتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

”کون زونی؟؟۔۔“ عافیہ اس کے قریب آنے پر تیزی سے ایک قدم پیچھے ہٹ کر الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

زونیشہ بخش چوہدری بہت ہو گیا۔۔اب نکلو یہاں سے چپ چاپ۔۔۔"
ورنہ تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔۔۔"زونی کو عافیہ کی جانب بڑھتا دیکھ
۔۔۔آمن تیزی سے بیچ میں آکر۔۔اس کا نازک بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے
ہوئے۔دانت پیس۔۔۔۔وارننگ آمیز لہجے میں بولا۔۔۔۔

"بھائی جان کون ہے یہ ؟؟؟۔۔۔ کیا یہ فقیرنی نہیں ہے ؟؟؟۔۔"جب عافیہ
نے آمن کو اس لڑکی کا نام لیتے ہوئے دیکھا۔۔۔تو فوراً ہی تجسس سے پوچھنے
لگی۔۔۔

زونی عافیہ کو الجھ کر دیکھ رہی تھی۔۔۔آخر وہ اسے پہچان کیوں نہیں رہی۔۔
اور وہ آمن کو بار بار بھائی جان کیوں بلا رہی تھی۔۔

عافیہ میں زونیشہ بخ۔۔۔"ابھی زونی اس کی جانب دیکھ بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ آمن اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔باہر کی جانب کھینچتے ہوئے لے جانے لگا۔۔۔۔

"میری بات کان کھول کر سنو زونیشہ بخش چوہدری۔۔۔اگر عافیہ کے بارے میں کسی کو کانو کان خبر ہوئی حویلی میں تو میں تمھاری جان نکال لوں گا۔۔۔ سمجھیں۔۔۔"وہ اسے دروازے تک کھینچ لایا تھا۔۔

دروازہ کھول کر اسے باہر دھکا دیتے۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔۔

مانا اس کی آواز آہستہ تھی۔۔ مگر لہجہ نہایت سخت۔۔۔۔

وہ اس کے منہ پر دروازہ بند کر کے چلا گیا تھا۔۔۔

زونی الجھی رہ گ ئی۔۔۔چل کیا رہا تھا آخر۔۔۔

وہ حویلی والوں کو کیسے کچھ بتا سکتی تھی۔۔کیا آمن نہیں جانتا تھا کہ وہ بھاگی ہوئی ہے۔۔۔اور اسے بھاگے ہوئے بھی دو سال گزر چکے ہیں۔۔۔۔پھر عافیہ ؟؟؟۔اسے کیا ہوا ہے ؟؟؟وہ اسے پہچان کیوں نہیں رہی تھی ؟؟؟۔۔۔پھر آمن کس متعلق بات کر رہا تھا؟؟۔

سوالات ہی سوالات تھے۔۔۔جواب کہیں نہ تھا۔۔۔

اس کے اندر اب ہمت نہیں تھی کے دوبارا دیوار چڑھے۔۔۔۔اس لیے دروازے سے تھوڑا دور ہٹ کر چبوترے پر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

"بھائی ی جان وہ کون تھی؟؟۔۔"

کوئی ی بھی نہیں۔۔۔پاگل ہے۔۔۔۔میں سامان لے آیا ہوں تم کھانا" پکالو۔۔۔۔جب تک میں کل کا لیکچر تیار کر لیتا ہوں۔۔۔"وہ کہہ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایک منزلہ بنا ہوا۔۔۔۔سادہ و چھوٹا سا گھر تھا اس کا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں آتے ہی۔۔۔اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔۔۔

وہ اپنا دماغ کام میں لگا رہا تھا۔۔۔۔

کچھ گھنٹے گزرے تو عافیہ کھانا لے کر کمرے میں آئی ی۔۔۔

چلیں بھائی ی جان۔۔۔ جلدی سے آجائی یں۔۔۔ کھانا کھالیں" پہلے۔۔۔ پھر میں بھی اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرؤں گی۔۔۔ ویسے۔۔۔ آپ زیادہ مشکل ٹیسٹ تو نہیں لینے والے نا۔۔۔" کھانے سے سجی ٹرے بیڈ پر رکھ کر۔۔۔ اس کی جانب آئی تھی۔۔

اس کی فائل میں جھانکنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ وہ نرمی سے پوچھنے لگی۔۔۔

عافیہ کو اپنی فائل میں جھانکتا دیکھ۔۔ آمن نے فوراہی فائل بند کر دی تھی۔۔۔ "چیٹنگ نوٹ الاؤ۔۔"

مگر میں تو آپ کی بہن ہو ناں۔۔۔" وہ خاصا معصومیت سے بولی۔۔۔"

''پھر بھی نہیں۔۔۔''

''لو۔۔پھر آپ کے ٹیچر ہونے کا کیا فائدہ ہے مجھے۔۔۔''وہ منہ بسور کر کہتی۔۔۔واپس کھانے کی جانب آ گئی تھی۔۔۔جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ واپس اپنے کام میں لگا۔۔۔

''بھائی جان بارش ہو رہی ہے۔۔۔واو۔۔۔''عافیہ اسے بتا کر۔۔۔فوراً ہی صحن کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

آمن اس کی بات سن پھر مسکرا دیا تھا۔۔۔بارش کو دیکھ۔۔۔وہ بچوں کی طرح خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

اچانک اس کے ذہن میں زونی کا خیال آیا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے۔۔ یہ سوچ کر جھٹک دیا کہ وہ تو اب تک جا چکی ہو گی۔۔۔

بارش کافی دیر تک ہوتی رہی۔۔۔۔

زونی باہر بیٹھ کر بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔۔

پہلے کبھی بارش پسند تھی اسے۔۔اب تو بارش کو دیکھتے ہی وہ پریشان ہو جایا کرتی تھی۔۔۔

وہ خود میں ہی سمٹ کر بیٹھ گئی اور بارش میں بھیگتی رہی۔۔۔اور کیا کرتی بھلا۔۔۔۔

بارش تو رک گئی تھی۔۔۔ مگر گیلے کپڑوں کے سبب اب اسے سردی لگنے لگی تھی۔۔۔

وہ سونے کے لیے بستر پر لیٹا۔۔۔ تو کروٹیں ہی بدلتا رہا۔۔۔۔ نیند نہ آئی ی۔۔۔ عجیب سی بے چینی میں دل کو مبتلا پا رہا تھا۔۔۔

جیسے تیسے کر کے رات گزر ہی گ ئی تھی۔۔۔۔

صبح وہ روز معمول کی طرح دودھ لانے کے لیے گھر سے نکلا۔۔

گھر سے نکلتے ہی۔۔۔اس کی نگاہ اپنے چبوترے پر سمٹ کر لیٹی ہوئی ی لڑکی پر گ ئی۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے ساکت ہوا۔۔۔

زو۔۔۔" خاصہ حیرانگی کے عالم میں اس نے نام پکارا تھا۔۔۔"

اگلے ہی پل وہ تیزی سے اس کے قریب آیا۔۔۔

ہوا چلنے کے سبب اس کے کپڑے سوکھ چکے تھے۔۔ مگر بال ابھی بھی تھوڑے گیلے تھے۔۔۔

زونیشہ۔۔۔زونیشہ۔۔۔۔" اس نے نام پکارا۔۔۔۔ مگر اس نے آنکھ نہ کھولی۔۔۔ تو اس نے پریشان ہو کر ہلکا سہ اس کے رخسار پر ہاتھ رکھا۔۔۔ تھپتھپانے کی نیت سے۔۔۔

مگر ہاتھ رکھنے کی دیر تھی فقط۔۔۔اسے لگا اس نے بھٹی کو چھوا ہے۔۔۔

وہ بخار میں تپ رہی تھی بری طرح۔۔۔۔

اسے لگتا تھا دو سال میں اتنا سخت دل تو ہو گیا ہے۔۔ کہ اگر اسے دیکھے گا تو یوں ہی گزر جائے گا۔۔۔ مگر یہ صرف سوچ ہی تھی۔۔۔وہ لڑکی دل کی کس حد تک گہرائی میں اتری ہوئی تھی اس کا شاید اسے خود بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

اسنے فوراً ہی اسے باہوں میں بھر کر اٹھایا۔۔۔اور اپنے گھر میں لے آیا۔۔۔

وہ اس کے تپتے وجود کو باہوں میں لے کر....اپنے کمرے میں لایا۔۔۔

زونیشہ۔۔۔زونیشہ آنکھیں کھولو۔۔۔" آمن بار بار اس کا نام پکار رہا" تھا۔۔۔

زو۔۔۔زو۔۔۔" اسے آنکھ نہ کھلتا دیکھ وہ گھبرا کر تیزی سے اس کے لیے" پانی و پٹیاں لینے جانے لگا۔۔۔اس نیت سے کے اس کا بخار اتارنے کے لیے سر پر پٹیاں رکھے گا۔۔۔

ابھی وہ اس ارادے سے مڑا ہی تھا۔۔۔کے اس کا ہاتھ نرمی سے کسی نے اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

جب اتنی فکر ہے تو باہر کیوں نکالا تھا؟؟۔۔۔" وہ روتوسہ منہ بنا کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

اس کی بلوری آنکھیں شدید بخار کے سبب نشیلی و جھکی جھکی سی ہو رہی تھیں۔۔۔

وہ ایک لمحے کے لیے انھیں دیکھتا رہا۔۔۔ پھر بہت آہستگی سے اپنے الٹے ہاتھ سے زونی کا ہاتھ اپنے سیدھے ہاتھ سے ہٹایا۔۔۔۔

چاہتا تو جھاڑ دیتا۔۔۔ جھٹک کر چلا جاتا۔۔۔ مگر نہ کر سکا۔۔۔۔

واپس آیا۔ تو وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ بہت معنی خیز تھی۔۔ جیسے کہہ رہی ہو کیوں کیا ہوا آمن بخش چوہدری خود کو روک نہیں پا رہے میری فکر کرنے سے۔۔۔۔۔۔
مگر مقابل نظر انداز کر گیا۔۔۔

اپنی ٹیبل کے پاس رکھی چی ئی رکھسکا کر بیڈ کے پاس لایا۔۔

زونی کی نگاہیں اس کے خوبصورت وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔

وہ چی ئی رپر بیٹھ کر۔۔۔اس کے سر پر پانی کی پٹیاں کرنے لگا۔۔۔

اس کی آنکھیں جل رہی تھیں۔۔۔ گمان ہو رہا تھا منو بوجھ رکھا ہوا ان پر۔۔۔آنکھیں اس بوجھ کے سبب بند ہونے لگی تھیں۔۔۔

بس کچھ لمحے ہی گزرے تھے اور وہ سو گ ئی۔۔۔۔

آمن کی نگاہ اس کے جوتوں پر گ ئی۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر۔۔۔اس کے پاؤ ں سے جوتے اتارے۔۔۔۔تب اس کی نگاہ ان خوبصورت پاؤ ں پر ٹھر گ ئی۔۔۔۔

یہ ؟؟۔۔یہ کون کر سکتا ہے ؟؟۔۔۔"زونی کے پاؤ ں پر سگریٹ سے" جلائے گ ئی ے کے نشان تھے۔۔۔۔

مانا حویلی میں اس پر کم ظلم نہیں ڈھائے جاتے تھے۔ مگر سگریٹ سے جلانا۔۔یہ حد پار کرنا تھا۔۔۔

ناجانے کتنی ہی دیر وہ اس کے پاؤں پر سگریٹ سے جلے نشان کو رنجیدگی سے تکتا رہا۔۔۔

اس کے خوبصورت دودھیائی پاؤں پر وہ کسی داغ کی طرح نمایا تھا۔۔۔

بھائی جان۔۔۔آپ ابھی تک دودھ نہیں لائے ؟۔۔"وہ کالج جانے" کے لیے بالکل تیار ہو کر آمن کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

ابھی وہ پوچھ ہی رہی تھی آمن سے۔۔کے اس کی نگاہ تیزی سے بیڈ پر لیٹی زونی پر گئی۔۔۔

"یہ لڑکی پھر سے ؟؟؟۔۔۔اور اس بار تو حد ہی پار کر دی۔۔۔ڈائی ریکٹ آپ کے کمرے میں ہی آگئی۔۔۔" عافیہ کا لہجہ خاصہ حیرانگی بھرا تھا۔۔۔

"بخار ہو رہا ہے اسے۔۔۔۔اس لیے میں ہی اندر لے آیا۔۔۔" وہ لچکدار انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"او۔۔۔اگر اسے بخار ہو رہا ہے تو چادر تو اوڑھا دیں اسے۔۔۔بیچاری کو سردی لگ رہی ہو گی۔۔" عافیہ تیزی سے بولی۔۔۔

"نہیں۔۔۔اسے اے۔سی کی عادت ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا اسے سردی لگ رہی ہو گی۔۔۔" زونی کا بخار اتر رہا تھا جس کی وجہ سے اسے پسینے آ رہے تھے۔۔۔جنھیں آمن ہر کچھ دیر بعد ٹاول سے صاف کرتا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟؟۔۔" عافیہ نے خاصہ حیران ہو کر استفسار کیا۔۔"

وہ الجھ گ ئی تھی کے اس کا بھائ ی کیسے جانتا کے وہ فقیرنی اے۔ سی میں رہنے والوں میں سے ہے۔۔۔اور پھر بھلا فقیرنیاں کب سے اے سی میں رہنے لگیں۔۔۔۔

"تم اس کا خیال رکھو۔۔۔میں ناشتے کے لیے سامان اور اس کے لیے دوائی یاں لے آتا ہوں میڈیکل سے۔۔۔"

"او کے بھائ ی جان۔۔۔" عافیہ کا سوال گل کرتے۔۔ عجلت سے کہتا" ۔۔۔وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

پانی۔۔۔پانی۔۔۔" زونی کو اپنے گلے میں کانٹے پڑتے محسوس"
ہوئے۔۔۔وہ پانی مانگنے لگی۔۔۔

ابھی لاتی ہوں۔۔رکو۔۔۔" عافیہ پانی لانے کی نیت سے کچن کی جانب"
لپکی۔۔۔۔

عافیہ پانی کا گلاس بھر کر لائی ی۔۔۔اور اسے سہارے سے اُٹھا کر
بیٹھایا۔۔۔پھر پانی کا گلاس اس کے منہ سے لگادیا۔۔۔

وہ پانی کا ایک گھونٹ گلے میں اتار کر۔۔۔واپس لیٹنے لگی۔۔۔

عافیہ نے اسے لیٹا دیا۔۔۔۔

آمن اس کی دوائی ی لے آیا تھا۔۔۔

تم ناشتہ کر کے امبر کے ساتھ کالج چلی جاؤ۔۔۔میں آج کا اف لے رہا" ہوں۔۔۔"آمن نے اس کے ہاتھ میں سامان کا شاپر پکڑاتے نرمی سے کہا۔۔۔

"اوکے بھائی ی جان۔۔۔۔اپنا خیال رکھیے گا۔۔۔اور اس پر نظر بھی۔۔۔"

نظر کیوں؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

فقیرنی ہے کچھ چورا کر بھاگ گ ئی تو۔۔"عافیہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا" ۔۔۔تو مقابل دل جلے انداز میں مسکرا دیا۔۔۔۔

دل کے سکون سے لے کر راتوں کی نیند تک۔۔سب ہی کچھ تو چرا چکی تھی وہ۔۔۔اب اور کیا چرانا باقی رہ گیا تھا۔۔۔۔

عافیہ کے جاتے ہی۔۔۔وہ اسے دوائی یاں کھلانے لگا۔۔۔۔

اپنے ہاتھ سے اسکے ہتھیلی پر دوائی ی رکھی۔۔۔

وہ بمشکل ہی آنکھیں کھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

لیٹے لیٹے کیسے کھاؤ ں گی؟؟۔۔۔پہلے اٹھاؤ تو صحیح۔۔۔"زونی کے کہتے ہی" وہ اڑے ترچھے منہ بنانے لگا۔۔۔جیسے اپنی اکتاہٹ کا اظہار کر رہا ہو۔۔۔۔

پھر بے دلی سے قریب آکر۔۔۔اسے سہارا دے کر بیٹھایا۔۔۔۔"چلو دوائی ی کھاؤ۔۔۔"

میری کچھ دنوں پہلے بھی طبیعت خراب ہوئی ی تھی۔۔تو پتا ہے ڈاکٹر نے کیا کہا تھا۔۔۔"اس نے آمن کو دیکھ سنجید گی سے بتایا۔۔۔

"کیا کہا تھا؟۔۔۔"خاصہ فکر مندی سے۔۔۔

اس نے دوائی ی منہ میں رکھی۔۔۔اور آمن نے اس کے زخمی لبوں سے پانی کا گلاس لگادیا۔۔۔

دوائی ی پیتے ہی۔۔۔وہ گمبھیر لہجے میں بولی۔۔۔ "ڈاکٹر نے کہا۔۔کے میں بہت کمزور ہو گ ئی ہوں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔اور مجھے اپنی جان بنانے کی سخت ضرورت ہے۔۔۔"

آمن بہت سنجیدگی سے اس کی بات سن رہا تھا۔۔۔کے اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر لیے بولی۔۔۔ "تو کیا آپ میری جان بنیں گے؟؟؟۔۔"

اس کا یوں اچانک پرپوزل سنتے ہی آمن کو دھانس لگی تھی مارے شاکڈ کے۔۔۔۔

جبکے وہ اس کاری۔ اکشن دیکھ۔۔۔خاصہ محظوظ ہوئی ی تھی۔۔۔۔

”زونیشہ بخش چوہدری اگر اس طرح کا ایک اور فضول مزاق بھی کیا ناں تم نے۔۔۔تو یقین جانو اپنے ہاتھوں سے تمھیں اسی حالت میں اٹھا کر باہر پھینک آؤں گا۔۔اس لیے چپ چاپ لیٹ جاؤ واپس۔۔۔۔“اپنی کھانسی پر بمشکل کنٹرول کر۔۔۔وہ سرخ چہرہ لیے۔۔۔اسکی جانب دیکھ۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔۔۔تو زونی سیدھی ہو کر فورا لیٹ گئی۔۔۔۔

اس بات سے بے خبر کے مقابل کا دل ہلا کر رکھ دیا ہے اس نے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”لیٹی رہو۔۔۔مجھے بتاؤ کچھ چاہیے ؟۔۔۔“وہ سو چکی تھی دوائی یوں کے زیرِ اثر۔۔۔تو آمن وہیں اپنا رجسٹر لے کر بیٹھ گیا۔۔۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد اس کی آنکھ پھر کھلی۔۔۔وہ اٹھنے لگی تھی کے آمن تیزی سے گویا ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔اپنا کالا بلا۔۔۔"اس کا جواب سنتے ہی آمن نے اپنا سر کوفت سے جھٹکا۔۔۔۔

"شٹ۔اپ۔۔۔۔۔"خاصہ نروٹھے لہجے میں کہا۔۔۔

"تم کب تک ناراض رہنے والے ہو کالے بلے؟؟۔"وہ معصومانہ چہرہ بنائے استفسار کرنے لگی۔

"اتنی جاہل تو نہیں ہو تم۔۔۔کے شٹ اپ کا مطلب سمجھ نہ آئے۔۔۔"وہ غرا کر زچ کرنے والے انداز میں بولا۔۔۔

"اس نے جتنے نروٹھے پن سے کہا تھا مقابل اتنے ہی شکوے بھرے لہجے میں بولی۔۔

اتنے بھی اندھے نہیں ہو تم۔۔۔کے میری حالت نظر نہ آئے۔۔۔"

"کچھ چاہیے ہو تو آواز لگا دینا۔۔" وہ اپنے ہاتھ میں پکڑا رجسٹر ٹیبل پر پٹکتے ہوئے۔۔۔کھڑے ہو کر برہمی سے گویا ہوا۔۔۔

"بتایا تو ہے۔۔۔کالا بلا چاہیے مجھے اپنا۔۔" وہ پھر معصومانہ طرز میں اپنی بات پر زور دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"زونیشہ بخش۔۔۔اگر اب تم نے ایک بار اور بکواس کی ناں۔۔۔میں تمھیں اٹھا کر باہر پھینک آؤں گا۔۔۔"

مگر۔۔۔"ابھی وہ احتجاجا بولنے ہی لگی تھی۔۔۔کے آمن لال پیلا ہو کر "
بولا۔"تم ایسے نہیں مانو گی۔۔"۔۔

وہ فوراً ہی دراز کی جانب لپکا۔۔۔

زونی نے دیکھا وہ اپنے ہاتھ میں لال رنگ کا ٹیپ لے کر لوٹا ہے۔۔۔

کالے بلے۔۔"احتجاجا ابھی چیخنا ہی چاہا تھا۔۔۔کے مقابل نے تیزی سے "
اس کے زخمی سرخ ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھی۔۔۔

اششششش۔۔۔۔یہ ٹیپ لگا رہا ہوں۔۔۔اگر یہ ہٹانا ناں زونیشہ بخش۔۔۔۔تو" میں منہ توڑ دوں گا تمھارا۔۔ سمجھیں۔۔۔"اسکی بلوری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔۔

اس کی انگلی کا سرد لمس زونی کے دل کی اسپیڈ بڑھا گیا تھا۔۔۔

زونی اس کا خوبصورت چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔آنکھوں کو اثبات میں جھپکانے لگی۔۔۔۔

اس پل۔۔۔آمن کی نگاہ اس کے ہونٹوں کے کنارے پر گئی۔۔۔جو زخمی تھے۔۔۔اس خوبرو نوجوان کو اس کا صحن کی دیوار کو دنا یاد آیا ۔۔۔اسنے دیکھا تھا کے خون نکل رہا تھا جسے وہ لڑکی بے دردی سے رگڑ گئی تھی۔۔۔۔

آمن نے آہستگی سے اپنے انگوٹھے کو زخمی حصے پر رگڑا۔۔اس بات کی پرواہ کیے بغیر کے مقابل کا کیا حال ہو گا اس کے عمل پر۔۔

اس زخمی حصے پر کھرنڈ آگ ئی تھی اب۔۔۔آمن آہستگی سے اسے رگڑ کر ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔جبکے دوسری جانب زونی کا دل زور و شور و سے دھڑک رہا تھا۔۔آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھیں۔۔۔

وہ سانس تک نہیں لے پا رہی تھی آمن کی قربت میں۔۔۔

آمن کو احساس نہیں ہوا تھا کے وہ اس پر کافی جھک گیا ہے۔۔

میں اس پر تیل لگا دیتا ہوں۔۔۔ پھر ہٹ جائے گا۔۔۔۔“ وہ ٹیب اس کے ”
پاس رکھ کر۔۔۔ تیل لینے گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی۔۔۔۔زونی نے ایک کافی لمبا و گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

پھر پھرتی سے ٹیب اٹھا کر اپنے تکیے کے نیچے چھپا دیا۔۔

وہ حسین لڑکا ہلکا سہ تیل شیشی سے ہاتھ میں نکال کر۔۔اس میں اپنی شہادت
کی انگلی ڈپ کر۔۔۔زونی کے ہونٹوں کے کنارے پر لگے زخم پر تیل لگانے
لگا۔۔۔۔

زونی پھر سانس روک کر اس کا خوبصورت چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

بظاہر وہ ہینڈسم نوجوان بہت نارمل نظر آ رہا تھا۔۔۔ مگر ایسا ہر گز نہ تھا۔۔۔

اس کے دل کی دھڑکنیں زونی کے قریب آتے ہی باولی ہو جایا کرتی تھیں۔۔۔اور ان کا آج بھی یہی حال تھا۔۔۔ تیل لگاتے وقت۔۔۔وہ بہت مشکل سے اپنا دماغ اس کے ہونٹوں سے ہٹا رہا تھا۔۔۔

ہو گیا۔۔۔" وہ آہستگی سے کہ کر ہٹا۔۔"اب جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔۔"اس نے باقی بچا تیل اپنے سر پر رگڑ لیا تھا۔

ہمم۔بیت الخلا کہاں ہے ؟۔"اس چلبلی گڑیا نے بھنبھناتے ہوئے پوچھا۔۔۔شرم جو آ رہی تھی۔۔۔

"باہر صحن میں۔۔۔۔۔"

اس کے بتاتے ہی۔۔۔زونی فوراہی بیڈ سے اترئی ی۔۔۔

آمن اس سے دو قدم کے فاصلے پر پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اپنے پیچھے آمن کی موجودگی محسوس کر۔۔وہ تیزی سے" پلٹی۔۔۔

ہاں وہ یقیناچاہتی تھی کے آمن اس کے ساتھ رہے۔۔ مگر واش روم جاتے وقت نہیں۔۔۔

پہلے ہی وہ بہت شر مسار سی ہو رہی تھی اس کے سامنے۔۔۔

اپنی محبت کے سامنے واش روم جانا بھلا کس کو پسند ہوتا ہے۔۔۔نہایت اکورڈ فیل ہو رہا تھا اوپر سے اسکا پیچھے آنا مزید امبیرس کرتا معلوم ہوا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔میں تو پانی پینے جا رہا تھا کچن میں۔۔۔"وہ لڑکا تھا اور لڑکوں" کے نزدیک واشروم جانا کوئی ی شرم والی بات نہیں ہوتی۔

اسے فکر تھی۔۔۔کے کہیں گر ور نہ جائے راستے میں۔۔۔اس لیے پیچھے آرہا تھا۔۔۔مگر جب وہ سرخ گالوں کے ساتھ پلٹی۔۔۔اور خاصہ احتجاجا پوچھا۔۔۔تو وہ فوراہی پانی پینے کا بہانا بنانے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم اور عافیہ۔۔ایک ہی بیت الخلا استعمال کرتے ہو؟؟۔۔۔۔۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پائی تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔۔

بہن ہے وہ میری۔"آمن کا چہرہ سرخ ہوا تھا اس کا سوال سن۔۔۔۔۔ خاصہ جتاتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

"زونیشہ بخش چوہدری یہ تمھاری حویلی نہیں ہے۔۔۔۔ ہم مڈل کلاس لوگوں کا گھر ہے۔۔۔اور ہمارے یہاں پورا خاندان ایک واش روم یوس کرلیتا ہے۔۔۔اوکے۔۔۔۔ تو اپنے چھوٹے سے دماغ کو زیادہ چلا کر ضائع نہ کرؤ۔۔۔۔بچا کر رکھو اسے تاکے مزید سازشوں و دھوکا دینے میں کام آئے۔۔۔۔"اسنے نرمی سے مگر زچ کرنے والے انداز میں دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

وہ محبت تھا اسکی۔۔۔اتنی جیلسی تو حق تھا اس کا۔۔ مگر مقابل تو لال پیلا ہوئے جارہا تھا ہر بات پر۔۔۔

کب سے نہیں نہائی یں تم ؟۔۔۔"اس کا اتنا برا حلیہ تھا مگر مجال ہے اس" خوبرو نوجوان کو ذرا ابھی گھن یا کراہت محسوس ہو رہی ہو۔۔۔۔

شاید ایک مہینہ پہلے۔۔۔" یہ بھی وہ خاصہ ذہن پر زور ڈال کر بتا رہی" تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔"شاکڈ کے مارے منہ کھلا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔یا شاید سوا مہینہ ہو گیا ہو۔۔۔"

آمن اس کا چہرہ دیکھ کر صدمے سے رہ گیا۔۔۔۔الفاظ ہی ختم ہو گ ئی ے تھے اس کے پاس۔۔۔

کیوں اس حال میں پھر رہی تھی وہ؟؟۔۔۔یا شاید جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔ جھوٹ کا خیال آتے ہی۔۔۔آمن اگلے ہی پل ہلکا سہ مسکرا دیا۔۔اس کی مسکراہٹ مفاہمانہ تھی۔۔۔ مگر زونی نہ سمجھ سکی۔۔۔

چلو۔۔اٹھو نہانے جاؤ۔۔۔شام میں کلینک کھلے گا ڈاکٹر کا۔۔تو وہاں "اس حلیے میں تو لے کر نہیں جا سکتا ناں تمھیں۔۔۔"

اس کے کہتے ہی وہ بغیر کسی بحث کے اٹھ گ ئی تھی۔۔۔

وہ نہانے کی نیت سے صحن میں آئی ی۔۔۔اور واشروم میں داخل ہو گ ئی۔۔۔

آمن صحن میں رکھی کرسی پر ہی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی خود کو اسکی فکر کرنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اچانک واش روم کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟۔۔۔"

صابن نہیں ہے۔۔"اندر سے آواز آئی ی۔۔۔"

ویٹ کرؤ۔۔میں لاتاہوں۔۔۔‘‘اس نے کچن کے کیبینیٹ سے صابن کا"
پیکٹ نکالا۔۔۔۔پھر چھری سے اس صابن کے دو حصے کیے۔۔۔آدھا واپس
رکھ دیااور آدھا لے کر واش روم کی جانب آیا۔

لو۔۔۔"اس نے سائی یڈ میں کھڑے ہو کر صابن بڑھاتے ہوئے"
کہا۔۔۔اندر سے ہلکاسہ دروازہ کھلا۔۔۔

اور سفید دودھیائی ی کلائی ی باہر آئی ی۔۔۔

آمن کے کان سرخ ہوئے۔۔۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اسے تصور آرہے
تھے۔۔۔۔۔وہ تیزی سے صابن اس کی ہتھیلی پر رکھ کر۔۔۔۔۔بظاہر
سر۔۔۔اور اصل اپنے تصور جھٹک۔۔۔پھرتی سے وہاں سے ہٹ

گیا۔۔۔شیطان سب کے ساتھ ہوتا ہے اور مرد کے ساتھ تو ویسے بھی ستر لگے ہیں۔۔۔

اس لیے عورت کو چاہیے کے خود کو ڈھک کر رکھے۔۔۔۔

زونی کو تو خبر بھی نہیں ہو گی کے آمن اس لمحے کس حالت میں تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آمن تمھیں؟؟؟۔۔۔کچھ مت سوچو۔۔۔کچھ مت سوچو۔۔۔" وہ کوشش کر رہا تھا اپنا ذہن ہٹانے کی۔۔۔مگر وہ وسوسوں کی طرح پیچھے پڑ گ ئ ے تھے۔۔۔۔

وہ چلبلی گڑیا آمن بخش چوہدری کے دماغ و دل پر بری طرح حاوی ہو گ ئ تھی۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنا دماغ بٹانے کے لیے ٹی۔وی کھول لیا۔۔۔۔

زونی جب نہا کر۔۔۔ان ہی کپڑوں میں واپس کمرے میں آئی ی۔۔۔تو آمن ایل۔سی ڈی میں مصروف نظر آیا۔۔۔

وہ آ کر چپ چاپ لیٹنے لگی۔۔۔تو فورا سخت آواز آئی ی۔۔۔"بال سو کھاؤ اپنے"۔۔۔

اس نے ایل۔سی۔ڈی پر نظر جمائے کہا تھا۔۔۔

وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔۔۔

ٹاول دروازے کے پیچھے ہے۔۔" آمن نے اب بھی اس کی جانب نہ دیکھا۔۔۔

اس نے ٹاول سے بال سوکھانا شروع کردیے تھے۔۔۔

ابھی وہ بال سوکھا ہی رہی تھی۔۔۔کے دروازہ بجا۔۔

دروازے کی آواز پر آمن تیزی سے اٹھا۔۔۔اسے علم تھا کے عافیہ آئی ی ہو گی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ سو رہی تھی۔۔۔اچانک اسے اپنی گردن و چہرے پر گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

گہری نیند میں ہونے کے سبب اسکے اوسان ٹھیک طرح کام نہیں کر رہے تھے۔۔۔

پھر اسے محسوس ہوا۔۔۔۔ جیسے وہ مڑ نہیں پا رہی۔۔اس کے دونوں ہاتھ کسی نے پکڑ رکھے ہیں۔۔۔۔

مریم نے شدید گرمی و ہاتھ بندھے ہونے کے احساس کے سبب جیسے ہی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔اگلے ہی پل۔۔مارے شاکڈ کے اسکی چیخ نکلی۔۔۔۔

مگر مقابل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ۔۔آواز بروقت دبادی تھی۔۔۔۔ورنہ ضرور اس کی چیخ پوری بلڈنگ کو اٹھادیتی۔۔۔۔

او۔۔۔تو میں اِن وزیبل مین نہیں ہوں۔۔۔مس چشمش کو نظر آتا ہوں" میں۔۔۔۔"خاصہ مضحکہ خیز انداز میں مسکرا کر بولا تھا وہ خوبصورت مگر وحشت میں مبتلا کر دینے والا لڑکا۔۔۔

مریم کو اس کی قربت نے شدید خوفزدہ کیا۔

وہ مکمل اس پر کسی پرچھائی ی کی طرح چھایا ہوا تھا۔۔۔

اس کے دونوں ہاتھ شاہ میر کی ہاتھوں سے الجھ کر بیڈ سے لگے ہوئے تھے۔۔۔وہ ہل تک نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

اسے اگنور ہونے کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔اور وہ لڑکی۔۔۔۔اسے بار بار اگنور کر کے اس کا ایگو شدید ہرٹ کر چکی تھی۔۔۔خاص طور پر جس طرح اس نے آج لائبریری میں اگنور کیا تھا۔۔۔

وہ آج جب لائبریری میں داخل ہوئی تو شاہ میر بھی پیچھے آگیا تھا۔۔۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار لائبریری کی شکل دیکھ رہا تھا یونی کی۔۔۔

مریم بک لے کر بیٹھی۔۔تو وہ بالکل برابر میں آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔حتی کے اس نے تو بک اٹھانے تک کی زحمت نہ کی۔۔۔۔

اس نے اپنی کونی ٹیبل پر ٹکائی ی۔۔۔اور چہرہ اپنے ہاتھ کے پیالے میں۔۔ پھر فرصت سے اسے تکنے لگا۔۔۔۔ دیکھنا چاہتا تھا اور کتنا اگنور کر سکتی ہے اسے۔۔۔۔

اس کی قربت سہنا کوئی ی آسان کام نہیں تھا۔۔۔ بڑی چارمنگ پر سنلٹی کا مالک تھا وہ۔۔۔۔

اتنا خوبصورت کے دیکھنے والا اش اش کر اٹھے۔۔۔ لڑکیوں پر تو اس کا چارم کچھ زیادہ ہی اثر کرتا تھا۔۔۔

وہ نظر بھر کر دیکھ لے۔۔۔ یہی کافی ہوتا تھا کسی کو پگھلانے کے لیے۔۔۔۔ پھر یہاں تو معاملہ مزید سنگین تھا۔۔۔۔

اک لمحے کے لیے بھی اپنی نظر اس دل نشین کے خوبصورت چہرے سے ہٹانے کے لیے تیار نہ تھا وہ۔۔۔

مگر مقابل اس قدر پر سکون ہو کر پڑھ رہی تھی۔۔۔ جیسے وہ وہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔ جیسے اس کی موجودگی اہمیت کی حامل ہی نہ ہو۔۔۔

ایسے کیسے اس لڑکی پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اس کا؟؟۔۔۔

وہ کتاب پڑھ کر آرام سے اٹھی۔۔۔ بک شیل میں کتاب کو رکھا۔۔۔اور باہر نکل گئی۔۔۔ شاہ میر دیکھتا رہ گیا تھا۔۔۔

شاہ میر چھوڑو مجھے۔۔۔۔"اس نے آہستگی سے جیسے ہی اپنا ہاتھ اس کے" ہونٹوں سے ہٹایا۔۔۔وہ حلق کے بل خاصہ جھنجھلا کر چیخی۔۔۔

”چیخ کیوں رہی ہو؟؟۔۔۔بہرا تھوڑی ہوں میں مس چشمش۔۔۔“وہ بہت نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔۔مگر پھر بھی مریم کو خوف محسوس ہوا۔۔۔

آخر وہ کیسے اس کے اپارٹمنٹ حتی کے اس کے کمرے میں گھس آیا ؟؟۔۔۔وہ یہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

مریم سفید رنگ کی ڈھیلی ڈھالی مکی ماؤس والی ٹی شرٹ ولال رنگ کے پاجامے میں ملوس تھی۔۔۔اس کے بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔

کمرے میں لیمپ کی لائٹ پیلی روشنی اوجالا کیے ہوئے تھی۔۔۔

”ہٹو مجھ پر سے۔۔“وہ جھنجھلائی ی۔۔۔“

کیوں ہٹوں ؟۔۔۔ کسی کے باپ کے گدے پر تھوڑی لیٹا ہوا۔۔۔اپنی ” وائی ف پر لیٹا ہوا ہوں۔۔ہاں۔۔۔بس ہڈیاں کچھ زیادہ ہی چبھ رہی ہیں۔۔۔ مگر کوئی ی بات نہیں۔۔۔میں ایڈ جسٹ کر لوں گا۔۔“ وہ کیا بول رہا تھا اس دلشنین کو کچھ خبر نہیں۔۔۔۔اس کا دماغ تو فقط وائی ف کے لفظ پر ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

تو اسے یاد تھا کے دو سال پہلے اس نے نکاح کیا ہے۔۔۔

اسے یاد تھا کے اسکی ایک بیوی بھی ہے۔۔۔

دل چاہا کے لڑ ئے۔۔۔ شکوہ کر ئے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے خیال آیا۔۔۔ کیوں ؟؟۔۔۔ کیوں کر ئے اس ستمگر سے کوئی ی شکوہ۔۔۔وہ نکاح

صرف کاغذ کی حد تک تھا۔۔۔اور اس ستمگر کے نزدیک اس نکاح کی کوئی ی اہمیت نہیں۔۔۔ پھر کیوں خود کو اس پر مسلط کرے۔۔۔

اتنا تو مریم بھی سمجھ چکی تھی کے اپنا اگنور ہونا اس لڑکے سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔ آخر شاہمیر بخش چوہدری جو ٹھرا۔۔

وہ چاہتا تھا کے وہ روئے اس کے پاس آکر۔۔ گڑ گڑائے۔۔۔ کہے کے مجھے اپنا لو شاہ میر بخش۔۔۔۔ مگر اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ یہی وجہ ہے کے آگ لگی ہوئی ی تھی اس کے سینے میں۔۔۔

مریم صرف پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔اپنا اور اپنے مرحوم شوہر کا خواب پورا کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔اسے شاہ میر بخش سے کوئی ی سروکار نہیں تھا۔۔۔۔وہ بس آرام سے پانچ سال اپنی پڑھای کے مکمل کرے۔۔۔چار یا پانچ سال کسی

قابل وکیل کے پاس کام کرنے کے بعد پروفیشنلی طور پر ابھر کر آنا چاہتی تھی۔۔۔اپنا نام و پہچان بنانا چاہتی تھی۔۔۔اپنے خرچے خود اٹھا سکے اس قابل بننا چاہتی تھی۔۔۔

مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔گڈ نائٹ وائی فی۔۔۔"اس کے رخسار پر نرمی سے چومتا۔۔۔وہ اپنا چہرہ اسکی گردن میں چھپا گیا تھا۔۔۔

جبکہ مریم اس کی بے باکی پر پھٹی آنکھوں کے ساتھ چند لمحوں کے لیے مارے شاکڈ کے ساکت ہو گئی۔۔۔

پہلے تو مقابل نے اپنے وجود کا وزن خود اٹھایا ہوا تھا۔۔مگر گڈ نائٹ کہتے ہی مکمل ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔

اس دلنشین کو محسوس ہوا جیسے وہ سانس تک نہیں لے پا رہی شاہ میر کے بھاری وزن کے سبب۔۔۔

اس کی گردن پر پسینہ آنے لگا تھا۔۔اس لیے شاہ میر نے دو تین ثانیوں بعد ہی اپنا منہ اٹھایا۔۔۔"اتنی گرمی کیوں لگ رہی ہے تمھیں؟؟۔۔۔"خاصہ انجان لہجے میں پوچھا۔۔۔

مریم کے سمجھ نہ آیا وہ اسے صرف تنگ کر رہا تھا یا واقعی اس کی حالتِ غیر سے انجان تھا۔۔۔

وہ تیزی سے نظر چرا گئی۔۔۔

جبکہ مقابل کے ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔
بہت شوق تھا ناں اسے اگنور کرنے کا اب کر کے دکھائے اگنور۔۔۔۔تو
مانے۔۔۔۔

شاہمیر نے سامنے کی جانب دیکھا تو اسے اسٹینڈ فین رکھا نظر آیا۔۔۔۔

ویٹ۔۔۔ابھی کرتا ہوا گرمی کا علاج۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے اٹھا۔۔۔"

اس کے ہٹتے ہی جیسے مریم کو سانس آئی ی۔۔۔وہ بیٹھ کر۔۔۔گہرے گہرے
سانس بھرنے لگی۔۔۔

یہ مکان مالک کا ہے۔"وہ آہستگی سے بتانے لگی۔۔۔۔ساتھ ساتھ اس کے"
پاس چلتی ہوئی آئی ی تھی۔۔۔

”تو؟۔۔ہم کون سا کھا رہے ہیں؟۔۔۔یوں ہی تو کر رہے ہیں۔۔۔“

مقابل خاصہ لاپرواہی سے بولا۔۔۔

اس نے پلگ میں تار لگایا تو فین چلا ہی نہیں۔۔۔

”افف۔۔۔لگتا ہے یہ خراب ہو گیا ہے مجھے چینج کرنا پڑے گا۔۔۔“وہ پلگ کو الیکٹرک بورڈ سے نکال کر۔۔۔بغور دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔

”تمہارے پاس سکریو ڈرایور اور پلاس وغیرہ ہے؟؟۔۔“اس کے پوچھتے ہی وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔تیزی سے جا کر دوسرے کمرے سے لائی تھی۔۔۔

تو اس طرح کے کام بھی کرنا آتے ہیں تمھیں؟؟۔۔" مریم تھوڑا حیران ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

"اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔۔۔" وہ سکریو ڈرایور سے پلگ کے سکرو کھولتے ہوئے۔۔۔ بغیر اس کی جانب دیکھے لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔۔

مریم اس کے پاس ہی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔ کچھ دیر کی محنت کے بعد وہ فین چلانے میں کامیاب ہو ہی گیا تھا۔۔

وہ آرام سے جا کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔۔

اسٹینڈ فین کی ہوا ڈائریکٹ اب اس کے منہ پر لگ رہی تھی۔۔۔۔

اسے بیڈ پر لیٹا دیکھ مریم تیزی سے صوفے پر لیٹ کر آنکھیں موند گئی۔۔۔

" وہاں کیوں سو رہی ہو؟؟۔۔ادھر آجاؤ اتنا بڑا بیڈ ہے۔۔۔"اس نے نرمی سے آواز لگائی۔۔۔

مگر مریم کی جانب سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔۔۔

" میں نے کہا ادھر آکر لیٹو۔۔۔"اس بار آواز میں ذرا سختی نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔ جیسے دکھا رہی ہو کہ سو چکی ہے۔۔۔

" کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ صوفے پر سونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا کیونکہ جب وہ سوتا ہے تو وہ نیچے گر جاتا ہے۔۔۔"اس نے دو سال پہلے والی

مریم کی بات دوہرائی۔۔۔تو وہ چونکی تھی کہ اس ستمگر کو آج بھی یاد ہے ۔۔۔۔ مگر آنکھیں پھر بھی نہ کھولیں۔۔۔

"اووو۔۔۔۔تو مس چشمش پھر سے مجھے اگنور کر رہی ہیں۔۔۔"وہ دل ہی دل کڑکڑایا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں صوفے پر نہیں آسکتا؟؟۔۔"بس اس جملے کا سننا تھا۔۔کہ مریم پھرتی سے مارے ڈر کے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

"تم مجھے اتنی رات کو آکر کیوں تنگ کر رہے ہو؟؟۔۔۔"شدید جھنجھلا کر پوچھا تھا۔۔۔

تم بیڈ پر آرہی ہو یا میں صوفے پر آؤں ؟؟۔۔"مقابل کے سوال کو مکمل اگنور کر۔۔وہ دھمکی آمیز لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

مریم کا اپنی بے بسی پر ماتم کرنے کا دل کیا۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا شاہمیر کا آخر مسئلہ کیا ہے ؟؟۔۔۔۔جیسے دو سال سے بھولے بیٹھا تھا ویسے اب کیوں نہیں بھول رہا؟؟۔۔

کیوں بار بار اس کا راستہ کاٹ رہا ہے کالی بلی کی طرح۔۔۔

کیا اسے سمجھ نہیں آتا کہ وہ انٹرسٹڈ نہیں ہے اس کی شخصیت میں۔۔۔

میں ہی آجاتا ہوں۔۔۔" مریم صوفے پر بیٹھی اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی کہ وہ جھنجھلا کر اٹھتے ہوئے بولا۔۔

"آرہی ہوں میں۔۔۔۔ تھوڑا آگے ہو۔۔۔"اس کی دھمکی کا مریم نے تیزی سے اثر قبول کیا۔۔

نہایت منہ بسورتے۔۔۔۔ عجلت سے کھڑے ہوتے بولی۔۔۔

شاہ میر نے کھسک کر۔۔۔اس کے لیے جگہ چھوڑی۔۔۔

وہ دل نشین جیسے ہی اسٹینڈ فین کے آگے آئی اس کے بال اور کپڑے اڑنے لگے۔۔۔۔

شاید یہ مقابل کی چارمنگ پرسنلٹی اور اٹریکٹو باڈی کا اثر تھا کہ پنکھے کی ہوا بھی اسے اپنے جسم کو چھوتی ہوئی محسوس نہیں ہو رہی تھی جبکہ اس کے کپڑے و ابال اڑ رہے تھے۔۔۔

شاہمیر کے اتنے قریب سونے کا تصور بھی اس کے گالوں کو دہکا رہا تھا۔۔۔

تھوڑا اور آگے ہو۔۔۔اتنی سی جگہ میں کیسے لیٹوں گی میں"اس کے کہتے" ہی شاہمیر تھوڑا سا اور اگے کھسکا۔۔۔

اب تقریباوہ اتنا آگے تو ہو گیا تھا کہ مریم آرام سے بیچ میں تکیہ رکھ سکتی تھی۔۔۔

”آج تو چاہے کتنے بھی برے برے منہ بنالو سونا تمہیں میرے ساتھ ہی ہے آج رات۔۔“وہ کھڑے ہو کر صرف شاہمیر کو دیکھ برے برے منہ بنا رہی تھی۔۔۔جب اس نے اپنی کونی تکیے سے ٹکا کر۔۔۔ہاتھ کے پیالے میں اپنا خوبصورت چہرہ رکھ۔۔۔ مسکرا کر لاپرواہی سے کہا۔۔۔

شاید وہ لڑکی نہیں جانتی اس کا مکی ماؤس والا نائٹ ڈریس اتنا کیوٹ نہیں لگ رہا تھا جتنا وہ برے برے منہ بناتے وقت لگ رہی تھی۔۔۔

”ساتھ نہیں۔۔۔ برابر میں۔۔۔“وہ لال ہوتے گالوں کے ساتھ اس کے لفظوں کی تصیح کرنے لگی۔۔۔

”کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔۔۔“مقابل لاپرواہی سے بولا۔۔۔

وہ دل نشین چپ چاپ اس کے برابر میں آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔

شاہمیر نے اسے لیٹتا دیکھ۔۔ فوراََ ہی آنکھیں موند لیں۔۔۔ صرف کچھ لمحے ہی گزرے تھے کے اس نے محسوس کیا کہ مریم نے بیچ میں تکیہ حائل کیا ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

عافیہ اور زونی بیٹھ کر خوب باتیں کر رہی تھیں۔۔۔ باتیں کرنے میں انہیں وقت کا کوئی اندازہ ہی نہ ہوا۔۔۔ جبکہ آمن سامنے صوفے پر بیٹھا نیند کے جھونکے لے رہا تھا۔۔۔

ان کے گھر میں دو ہی کمرے تھے ایک عافیہ کا اور دوسرا آمن کا۔۔۔عافیہ کے کمرے کے مقابلے... آمن کا کمرہ پھر کافی بڑا تھا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان زونی کے ساتھ عافیہ کو ایک لمحے کے لیے بھی اکیلا نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

زونی کوئی بھی ایسی بات کرتی جس کا تعلق ماضی یا حویلی سے ہوتا تو وہ کالا بلا فوراً ہی بیچ میں بات کاٹ دیتا۔۔۔ جس کے سبب اسے شدید احساس ہو رہا تھا کہ وہ چاہتا ہی نہیں ہے کہ وہ عافیہ سے کوئی بھی ماضی یا حویلی کی بات کرے۔۔۔

اس لیے اب زونی بھی بہت محتاط ہو کر بات کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ زونی اور عافیہ دونوں کو ہی پڑھنے کا شوق تھا اس لیے ان کی باتیں تعلیمی معاملات پر چل رہی تھیں۔۔

ابھی عافیہ سے بات کر رہی تھی کہ اس نے آمن کو نیند کے جھونکے لیتے دیکھا۔۔۔

وہ نہیں جانتا۔۔۔ کتنا کیوٹ لگ رہا تھا وہ بیٹھے بیٹھے نیند کے جھونکے لیتے۔۔۔

کالے بلے۔۔۔ سو جاؤ اگر نیند آ رہی ہے تو۔۔۔ میں ٹھیک ہوں" اب۔۔۔ "زونی کے کہتے ہی۔۔۔ آمن کی آنکھ کھلی۔۔۔

جبکہ عافیہ اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو حیرت سے تکنے لگی۔۔۔۔جو اس کے گورے چٹے بھائی کو کالا بلا۔۔۔بلا رہی تھی۔۔۔

مزید حیرانگی تب بڑی۔۔۔جب اس نے دیکھا کہ اس کے بھائی نے جواباً کچھ نہ کہا۔۔۔

زونی سے باتوں ہی باتوں میں اسے اتنا تو پتہ چل ہی گیا تھا۔۔کہ وہ ایک امیر زادی ہے۔۔۔جو گاؤں سے آئی ہے۔۔۔۔

عافیہ تمھیں صبح کالج نہیں جانا کیا؟۔۔۔رات کے دو بج رہے ہیں۔۔۔" " اس کی آنکھوں میں نیند کا خمار جھلک رہا تھا۔۔۔وہ گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے۔۔۔ڈپٹ والے لہجے میں بولا۔۔۔

ہاں۔۔۔ چلو زونی تم میرے ساتھ چلو میرے کمرے میں۔۔" عافیہ بیڈ "
سے اترتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ یہیں رہے گی" آمن تیزی سے رد میں گویا ہوا۔۔ "

تو پھر آپ کہاں سوئیں گے بھائی جان؟؟" عافیہ فکر مند ہو کر استفسار "
کرنے لگی۔۔۔

"میں صحن میں سو جاؤں گا۔۔۔ میری فکر مت کرو۔۔۔ "

آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔ میں سلا لوں گی ناں زونی کو اپنے "
"ساتھ

کہہ دیا ناوہ یہیں سوئی گی۔۔۔بحث مت کرؤ۔۔۔جاؤ۔۔۔اپنے کمرے "میں جاؤ۔۔۔"

اس کے سختی سے کہتے ہی عافیہ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

آمن۔۔۔عافیہ کو کیا ہوا ہے ؟۔۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی" تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔

جواب میں آمن غرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔اسے سمجھ نہیں آیا وہ لڑکی ایسے کیوں ظاہر کر رہی ہے۔۔کے جیسے اسے کچھ پتہ ہی نہیں۔۔۔

گھوری سے نوازتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔۔

"اوئے ادھر آ۔۔۔۔بچی چیک کر۔۔۔۔"

واقعی یار۔۔۔۔"دوسرے لڑکے نے بھی زونی کو دیکھ کر آہیں بھری تھیں۔۔۔

آمن کی آنکھ کھلی۔۔۔تو اس نے برابر والی چھت پہ کھڑے لڑکوں کو۔۔۔اپنے گھر کے صحن میں جھانکتے ہوئے دیکھا۔۔۔

پھر ان کی نظروں کا تعاقب کرتے اس نے نظر سامنے کی جانب کی۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔آنکھیں غضب و غصے سے لال ہوئی یں۔۔۔۔

جب اس نے زونی کو فرش پر دھوپ میں لیٹے ہوئے دیکھا۔۔۔

وہ دھوپ میں بھی سکون سے سو رہی تھی۔۔۔یا شاید ناٹک کر رہی تھی۔۔۔۔بس اس خیال کا آنا تھا۔۔۔کہ اس نے اپنے پاس رکھی چپل اٹھائی۔۔۔۔اور برابر والے چھت پر کھڑے لڑکے کے منہ کا نشانا بنا کر۔۔۔ دے ماری۔۔۔۔

وہ چپل ڈائریکٹ جا کے اس لڑکے کی ناک پر لگی تھی۔۔۔۔

ابھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اس نے پھر دوسری چپل اٹھائی اور دوسرے لڑکے کے منہ پہ نشانہ لگا دیا۔۔۔۔

وہ دونوں ہی کم عمر لڑکے تھے۔۔۔آمن سے ڈر کر وہ دونوں ہی تیزی سے ہٹنے لگے۔۔۔ مگر ہٹتے ہٹتے بھی چپل آکر دوسرے والے کی کمر پر لگی۔۔۔

بہن ***سالوں۔۔۔۔کتے کے پلو۔۔۔۔ تمہارے گھر میں ماں بہن" نہیں ہے۔۔۔جو دوسروں کے گھر میں جاگ رہے ہو۔۔۔۔اگر آئندہ یہاں جھانکتے ہوئے نظر آئے تو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔۔۔"آمن کی دھاڑ سن۔۔۔زونی کی آنکھ کھلی۔۔۔وہیں دوسری جانب عافیہ بھی اپنے کمرے سے تیزی سے بھاگ کر۔۔۔ باہر صحن میں آئی تھی۔۔۔

کیا ہوا بھائی جان؟؟۔۔"عافیہ فکرمندی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔ "

جبکہ زونی کی نظریں الجھی ہوئی سی تھیں۔۔۔

رات کے وقت اسے کمرے میں عجیب سی گھٹن ہونے لگی۔۔۔اس کا بخار اتر رہا تھا جس کے سبب وہ پسینہ پسینہ ہو رہی تھی۔۔۔

تازہ ہوا کھانے کی نیت سے وہ کمرے سے باہر آ کر۔۔۔۔ صحن میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

اس کی نگاہ سوتے ہوئے آمن پر گئی۔۔۔۔

وہ حویلی کا شہزادہ زمین پر ایک معمولی سی چادر پر لیٹ کر سو رہا تھا آج۔۔۔

زونی الجھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ آخر وہ ایسی زندگی کیوں گزار رہا ہے؟؟۔۔۔

وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔۔اس کا دماغ سن سی کیفیت میں تھا۔۔۔۔

کتنے ہی دنوں بعد وہ آمن کو دیکھ رہی تھی جسے دیکھنے کے لیے ترستی تھیں اس کی آنکھیں۔۔۔

کچھ فاصلے پر وہ خاموشی سے لیٹ گئی۔۔۔اب اسے اچھا فیل ہو رہا تھا۔۔۔ نہیں جانتی یہ تازہ ہوا کا اثر تھا یا اس خوبصورت و چارمنگ پرسنلٹی کا۔۔۔

اسے دیکھتے دیکھتے وہ کب نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی اسے کچھ خبر نہیں۔۔۔

ہوش تو تب آیا جب آمن کی غصیلی گرجدار آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

وہ طیش کے عالم میں کھڑا لڑکا برابر والی چھت کی جانب دیکھ کر چیخ رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ ہوا کیا ہے کہ آمن غصے سے لال پیلا ہو کر اس کی جانب آیا۔۔

"نکلو میرے گھر سے اسی وقت۔۔۔"

"ہاں؟؟۔۔"

میں نے کہا نکلو۔۔۔" ابھی وہ الجھ کر اسے دیکھ ہی رہی تھی۔۔ کہ آمن اس" کا بازو دبوچ کر اٹھاتے ہوئے۔۔۔ دروازے کی جانب کھینچنے لگا۔۔۔

یقیناوہ گھر سے باہر نکالنے کاارادہ رکھتا تھا۔۔۔

تم مجھے پھر نکال رہے ہو؟؟۔۔"وہ حیرانگی کی عالم میں پوچھ رہی تھی۔۔۔ "

کیا مطلب پھر نکال رہاہوں۔۔۔میں تمہیں صرف انسانیت کی خاطر گھر میں لایا تھاتاکہ تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جانے تک تمہیں یہاں رکھ لوں۔۔ مگر تم۔۔۔تم تواپنے لچھنوں سے باز ہی نہیں آنے والیں۔۔فلحال جو کرنا ہے کرؤ مگر میرے گھر سے باہر نکل کر۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے کہہ کر دروازے کالاک کھولنے لگا۔۔۔

تم مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتے۔۔۔مجھے بخار ہو رہا ہے۔۔۔میری " طبیعت خراب ہے۔۔مجھے ایسی حالت میں تم کیسے باہر نکال سکتے ہو؟؟۔۔ اتنے پتھر دل تو نہیں ہو سکتے کالے بلے تم"وہ تیزی سے اپنا بازو چھڑانے کی

کوشش کر۔۔۔مقابل کی آنکھوں میں امید بھری نگاہ سے تکتے ہوئے بولی۔۔۔

"فالتو کی بکواس بند کرو اور نکلو۔۔۔"اس نے دروازے کی جانب ہلکا سا دھکا دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ ضدی مزاجی سے بولی۔۔۔

"زونیشہ بخش چوہدری تماشہ مت لگاؤ یہاں پر۔۔۔یہ میرا گھر ہے تمہارے باپ کی حویلی نہیں۔۔۔۔نکلو یہاں سے۔۔۔۔"مقابل دانت پیستے ہوئے۔۔۔غضبناک حد تک لال ہوتے گویا ہوا۔۔۔۔

اج وہ کوئی حویلی کا شہزادہ نہیں تھا بلکہ ایک مڈل کلاس فیملی کا بندہ تھا جو اپنی بہن کے ساتھ ایک معمولی مگر خوشحال زندگی گزار رہا تھا۔۔۔

اس کی بہن اس کی عزت تھی۔۔۔ جسے وہ گھر میں اکیلا چھوڑ کر اکثر کام سے باہر جایا کرتا۔۔۔

24 گھنٹے وہ گھر میں رہ کر اس کی چوکیداری نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی بہن بھی ایک نہایت نیک لڑکی تھی۔۔۔

مگر زونی اور اس کے آوارا کردار سے آمن اچھے سے واقف تھا۔۔۔

بھلا ایک بہن کا بھائی کیسے اپنے گھر میں ایک ایسی لڑکی کو رکھ سکتا ہے جس کے کردار کی کوئی گارنٹی ہی نہیں۔۔۔

آج پہلی بار محلے کے لڑکوں نے اس کے گھر میں جھانکا تھا۔۔۔اگر کل کو وہ اس کے گھر میں کود آئے اس کے پیٹھ پیچھے۔۔۔تو وہ کیا کر لے گا۔۔۔

کوئی بھی عزتدار مرد ایک ایسی عورت کو کبھی اپنے گھر نہیں رکھے گا جس کے کردار کی کوئی گارنٹی نہ ہو.... پھر وہ تو خود اس کے ہاتھ کا بنا کھلونا تھا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ پھر بولی۔۔۔اس کا لہجہ قطعی تھا۔۔۔ "

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہتا نیچے جھکا اور اگلے ہی پل " اسے بوری کی طرح اپنے کندھے میں لاد کر گھر سے باہر لے کر نکلا۔۔۔

کیونکہ صبح کا وقت تھا اس لیے گلی سنسان پڑی تھی۔۔۔

آمن چھوڑو مجھے میں نہیں جاؤں گی۔۔۔" وہ بچوں کی طرح ایک ہی جملہ بار بار دوہرا رہی تھی۔۔۔"

اس نے اپنے چبوترے پر لے جا کر اسے پٹخ دیا۔۔۔

اور بغیر اسے ایک نظر دیکھے۔۔۔پلٹ کر گھر میں آ گیا۔۔۔

یہ پورا منظر کسی کی آنکھوں نے بغور دیکھا۔۔۔پہلے حیرت۔۔۔پھر مسکراہٹ ابھرئی ی۔۔۔

وہ نہانے چلا گیا تھا۔۔۔

جب نہا کر باہر نکلا تو سامنے ٹیبل پر دوائیاں رکھی نظر آئیں۔۔۔۔انہیں دیکھتے ہی اس کا خون جل گیا۔۔۔

غصے سے آ کر ان دوائیوں کو اٹھا کر ڈسبن میں ڈال دیا۔۔۔

تیار ہو کر دونوں بہن بھائی روزانہ کی طرح گھر سے نکلے۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی آمن نے کنکھنیوں سے چبوترے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

وہ اب وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔اس کا دل مایوس ہوا۔۔۔۔

لگتا ہے وہ چلی گ ئی۔۔۔۔"عافیہ نے چبوترے کی جانب "
دیکھ۔۔۔رنجیدہ سے لہجے میں کہا۔۔۔۔

مانا وہ اسے زیادہ نہیں جانتی تھی مگر اچھی لگی تھی وہ لڑکی اسے۔۔۔

زونیشہ بخش چوہدری ایک زندہ دل لڑکی تھی۔۔۔اس سے باتیں کرتے ہوئے آپ کو کبھی محسوس نہیں ہو گا کہ وہ کسی تکلیف میں ہے۔۔۔بلکہ ایسا لگے گا جیسے دنیا کی ساری خوشیاں اسی کے پاس ہیں۔۔۔۔

عافیہ کے لہجے کی رنجیدگی تو کچھ بھی نہیں تھی۔۔اس رنجیدگی کے مقابلے۔۔۔جو اس کے برابر میں چلنے والے نوجوان کا دل محسوس کر رہا تھا۔۔

"اس کا تو بخار بھی ٹھیک طرح نہیں اترا تھا ابھی۔۔۔آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اس کی دوائیاں ہی اسے پکڑا دیتے۔۔۔کم از کم پی کر وہ ٹھیک تو ہو جاتی۔۔۔۔اب بیچاری نہ جانے کہاں کہاں بخار میں ماری ماری پھرے گی۔۔۔"عافیہ کے افسردگی سے کہتے ہیں آمن طنزیہ مسکرا دیا۔۔

"وہ کوئی بیچاری ویچاری نہیں ہے اس لیے بند کرو اس کے لیے ہمدردیاں پالنا۔۔۔"وہ نوجوان خاصہ جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

"آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں بھائی جان؟؟" عافیہ الجھ کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

"کیونکہ میں بہت اچھے سے جانتا ہوں اسے۔۔۔" اس کے لہجے میں پر اعتمادی تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔ساتھ ساتھ آنکھوں میں ماضی کی تلخ یادوں کا بسیرا۔۔۔

"آپ جانتے ہیں اسے؟؟۔۔" عافیہ خاصہ حیرت بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی

"ضروری ہے اس کے بارے میں بات کرنا۔۔ چلی گئی ہے ناں وہ۔۔۔اب چھوڑ دو۔۔۔بلکہ ہو سکے تو میرے سامنے اب اس کی کوئی بات کرنا بھی نہیں۔۔۔" اس کا لہجہ بہت جھنجھلایا ہوا تھا۔۔۔۔عافیہ نے محسوس کیا کہ وہ

لڑکی آمن کی شخصیت پر بہت گہرا اثر رکھتی ہے۔۔۔۔کیونکہ اس سے پہلے اس نے کبھی بھی آمن کو کسی لڑکی سے اتنا جھنجھلاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔۔اور نہ ہی اس کی اتنی پرواہ کرتے۔۔۔جتنی کل آمن نے اس لڑکی کی ۔۔کی تھی۔۔۔

"ویسے ہوا کیا تھا؟؟۔۔صبح ہی صبح آپ نے اسے گھر سے کیوں نکال دیا اور آپ چھت کی جانب دیکھ کر کس پہ چیخ رہے تھے؟۔۔"

امن نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ انداز اً بولی

"ان کبوتر باز لڑکوں پر؟؟۔۔"

تمھیں کیسے پتا؟؟۔۔"وہ حیران ہوا تھا گویا۔۔"

”کیونکہ میں نے ایک دو بار انہیں صبح ہی صبح جھانکتے ہوئے دیکھا تھا صحن میں۔۔۔ تبھی تو میں واش روم یوز نہیں کرتی صبح کے وقت جب تک آپ نہیں اٹھ جاتے۔۔۔۔“آمن کے کان کھڑے ہوئے تھے اس کی بات سن۔۔۔

”تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ وہ آوارا لڑکے ہمارے گھر میں جھانک رہے ہیں؟“ وہ جیسے برہم ہوا تھا عافیہ پر۔۔۔

اس کے قدم بھی اب رک گئے تھے۔۔۔

”چونکہ میں بات نہیں بڑھانا چاہتی تھی۔۔ میں جانتی ہوں آپ کو۔۔۔اور آپ کی اوور پروٹیکٹو پرسنلٹی کو بھی۔۔۔آپ سب سے لڑنے پہنچ جاتے

ہیں۔۔ویسے بھی میں نے صرف ایک دو بار ہی انہیں جھانکتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔"

آمن کو شدت سے احساس ہوا کہ وہ غلطی کر گیا ہے۔۔۔زونی واقعی سو رہی تھی۔۔۔اس نے دعوت نہیں دی تھی ان دو آوارا لڑکوں کو۔۔۔کے آکر اسے دیکھیں۔۔۔

پھر خیال آیا کہ کس نے کہا تھا اس بیو قوف لڑکی کو۔۔کے آکر کھلے صحن میں سوئے۔۔۔جب کہ وہ اس کے لیے اپنا کمرہ خالی چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔

"اسے کھلے صحن میں نہیں سونا چاہیے تھا۔۔اسے اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ لڑکیاں کھلی صحنوں میں نہیں سوتیں۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔جیسے اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی دلیل دے رہا ہو۔۔۔

عافیہ سے کہیں زیادہ اپنے دل کو دلیل دے رہا تھا وہ۔۔۔جو اس وقت شدید ملامتیں کرتا معلوم ہو رہا تھا اسے۔۔

کبھی کبھار اسے ایسا لگتا تھا سینے میں دل ضرور اس کا ہے۔۔ مگر وہ ہے نہیں اس کا۔۔۔وہ تو اس لڑکی کا ہے آج بھی۔۔۔ایسا کیوں ہوتا ہے یار دھو کہ بھی دے دے تو پھر بھی دل اس کے لیے لڑنا نہیں چھوڑتا۔۔اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑتا۔۔اس کی فکر کرنا نہیں چھوڑتا۔۔۔اس کے لیے آپ کو ملامتیں کرنا نہیں چھوڑتا۔۔۔ گو یا یار پہ ہزاروں خون بھی معاف ہیں۔۔۔

آپ نے خود ہی تو کہا تھا۔۔۔ کہ آپ اسے باہر چبوترے سے اٹھا کر لائے " تھے۔۔۔جب وہ باہر چبوترے پر سو سکتی ہے۔۔ تو کھلے صحن میں سونا اس

کے لیے کون سی بڑی بات ہو گی۔۔۔آپ کو یہ سوچنا چاہیے تھا۔۔" عافیہ جیسے بگڑی تھی اس پر۔۔۔

آمن اپنے ہونٹ چبانے لگا جواب نہیں تھا اب اس کے پاس۔۔۔

چلی گئی ناوہ۔۔۔۔پھر اب یہ باتیں کرنے کا کیا فائدہ۔۔۔ چلو ویسے بھی "دیر ہو رہی ہے۔۔۔" آمن کا گمان تھا کہ وہ واپس آجائے گی۔۔۔وہ لڑکی کسی نہ کسی مقصد کے تحت آئی ی ہے اس کے پاس۔۔اور جب تک وہ مقصد پورا نہیں ہو جائے گا وہ اسے چھوڑنے والی نہیں ہے۔۔۔۔وہ جانتا تھا زونیشہ بخش چوہدری کو۔۔۔۔۔

وہ جھنجھلا کر کہتا ہوا۔۔۔ سر جھٹک کر چل دیا۔۔۔

نیند سے بیدار ہوتے ہی جو پہلا چہرہ اپنے سامنے نظر آیا وہ تھا اس دل نشین لڑکی کا۔۔۔

کچھ لمحے وہ یوں ہی اسے تکتا رہا۔۔۔ سورج کی کرنیں کھڑکیوں سے ہوتی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔ جن سے وہ منہ ناک سکوڑتی اس کی جانب مڑ گئی۔۔۔

اب وہ مزید قریب سے اسے دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

وائی فی۔۔۔ یو نی نہیں جانا کیا تم نے؟؟۔۔" اس کی آواز پر جیسے وہ" کرنٹ کھا کر اٹھی ہو۔۔۔

وہ اس قدر گہری اور میٹھی نیند سو رہی تھی کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ کہ شاہمیر بخش چوہدری اس کے برابر میں ہے۔۔۔

"تم ابھی تک یہیں ہو؟؟۔۔"

"کیوں مس چشمش۔۔۔ تمھیں اچھا نہیں لگ رہا میرا یہاں ہونا؟؟۔۔" وہ ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ پلے فل انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ نہ آیا کہ کیا جواب دے۔۔۔۔

دو سال بعد اچانک سے اس کی زندگی میں آکر وہ ایسا ایکٹ کیسے کر سکتا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

وہ چپ چاپ اٹھ کر چل دی تھی۔۔۔

ابھی وہ ناشتہ بنا ہی رہی تھی کہ دروازہ نوک ہوا۔۔۔

اتنی صبح ہی صبح کون آگیا۔۔۔میں دیکھتا ہوں“ شاہمیر جو تیار ہو کر ناشتے کا” انتظار کر رہا تھا۔۔۔دروازہ نوک ہونے پر۔۔۔کھولنے کے لیے اٹھا۔۔۔

شہروز“ دروازے پر اپنے بھائی کو کھڑا پا کر وہ خاصہ حیران ہوا تھا مگر خوش” بھی۔۔

بھائی ی۔۔۔“ وہ بھی بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہتا ہوا۔۔۔بڑی” گرم جوشی سے اس کے گلے لگا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس نے سامانوں سے بھرے شاپرز مریم کے اگے کیے۔۔"یہ لیں بھابھی۔۔۔

"یہ اپارٹمنٹ تم نے دلایا ہے مریم کو؟؟۔۔"شاہمیر نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے۔۔۔شہروز کی جانب دیکھ استفسار کیا۔۔۔جو اس وقت شاپرز کا سامان نکال کر کچن کے اندر سجا رہا تھا۔۔۔

"جی بھائی ی۔۔۔۔"اس نے بغیر شاہمیر کی جانب دیکھے جواب دیا۔۔۔"

"بھابھی نے بتادیا ہوگا آپ کو۔۔۔کہ دادی نے انہیں گھر سے نکال دیا۔۔۔۔ان کے پاس جانے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔اور وہ پڑھنا بھی چاہتی تھیں۔۔۔اس لیے میں نے انہیں یونیورسٹی کے پاس ہی یہ

اپارٹمنٹ دلا دیا۔۔آپ جانتے ہیں ابو مجھے آپ کی طرح زیادہ پیسے نہیں دیتے پاکٹ منی میں۔۔۔اس لیے میں یہی افورڈ کر سکتا تھا آپ کو سمجھ نہیں آرہا تو آپ بھابھی کو نیا دلا دیں۔۔کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔"

"دادی نے نکال دیا؟؟۔۔۔" شاہمیر نے بے یقینی سے دوہرایا۔۔

"مگر کیوں؟؟؟۔۔۔" بھلا وہ اس کی بیوی کو کیسے نکال سکتیں تھیں گھر سے۔۔۔

شہروز کو محسوس ہوا جیسے شاہمیر کو مریم کے متعلق کچھ علم ہی نہیں۔۔۔

مریم وہیں کھڑی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ وہ ان دونوں بھائیوں کی باتیں خاموشی سے سن بھی رہی تھی۔۔۔

"آپ انہیں اغوا کر کے لائے تھے بھائی۔۔۔۔ لیکن۔۔۔" شہروز بہت کچھ بولنا چاہتا تھا مگر پھر اس نے مریم کی جانب دیکھا اور وہ خاموش ہو گیا۔۔۔اسے لگا بہتر یہی ہے کہ مریم خود بات کرے اپنے شوہر سے۔۔۔

"لیکن؟؟۔۔" اسے شہروز کی آواز میں دبا دبا سا غصہ محسوس ہوا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے آپ کو بھابھی سے خود بات کرنی چاہیے۔۔۔۔" ایک گہرا سانس لے کر۔۔۔۔ وہ سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوا۔۔

"چلیں بھابھی اب میں چلتا ہوں۔۔آپ کا خیال رکھنے کے لیے آپ کے ہسبینڈ اب موجود ہیں یہاں۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔اللہ حافظ بھائی۔۔۔"

شہروز کو محسوس ہو گیا تھا کہ ان دونوں میاں بیوی کو بات کرنے کی سخت

ضرورت ہے۔۔۔اس لیے وہ وہاں سے تیزی سے چل دیا بغیر ناشتہ کیے۔۔ جبکے مریم نے روکنا بھی چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ نہ رکا۔۔۔یہ کہہ کر۔۔۔کے اسے اپنے کالج جانے کی دیر ہو رہی ہے۔۔۔

تمھیں دادی نے گھر سے کیوں نکالا؟؟۔۔۔اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اس بارے میں؟؟۔۔"اس نے بہت گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا جیسے اس کی آواز ہوا میں غائب ہو گئی ہو۔۔۔

مس چشمش میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔"اس حسین نوجوان نے اپنے سوال پہ زور دیا تھا۔۔۔

مگر جواب میں سوائے خاموشی کے کچھ نہ ملا اسے۔۔۔۔

''مس چشمش۔۔۔''

مجھے کوئی ی بات نہیں کرنی۔۔۔''اس لڑکی نے ناشتہ ٹیبل پر لگاتے'' ہوئے۔۔۔ برہمی سے کہا۔۔۔

پھر شاہمیر نے دوبارہ نہ پوچھا۔۔۔اور وہ دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ دونوں شاہ میر کی گاڑی میں بیٹھ کر یونیورسٹی پہنچے تھے۔۔۔

تم چاہتی ہو مجھے لوگ تمھارے شوہر کی حیثیت سے جانیں؟؟۔۔۔"ابھی" وہ گاڑی سے اتر رہی تھی۔۔۔کے مقابل نے اس کی جانب بغور دیکھ۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

کچھ لمحے وہ خاموش رہی۔۔۔

وہ خوبصورت نوجوان اس لڑکی کے چہرے کے تاثرات بغور نوٹ کر رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔جیسا چل رہا ہے ویسے چلنے دو۔۔۔"اس کا انکار سن۔۔۔۔دل" کو مانو دھچکا لگا ہو۔۔۔۔۔

اسے یقین کرنے میں مشکل پیش آئی ی۔۔۔۔

کیااس لڑکی کو شرم آرہی تھی اس کی بیوی کہلانے میں؟؟۔۔۔

شاہمیر بخش چوہدری کو یہ اپنے منہ پر قرارے دار طمانچے کی مانند محسوس ہوا۔۔۔

اوکے۔۔۔"اسٹیرنگ کو مضبوطی سے پکڑ کر۔۔۔۔سامنے کی جانب" دیکھ۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے بمشکل ایک لفظ ادا کر سکا۔۔۔

مریم بغیر کچھ کہے گاڑی سے اتر گ ئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

رات کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔ وہ یوں ہی ایک روڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

سامنے ہی کیفے تھا۔۔۔ اسے بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔۔۔

پہلے سوچا کہ چوری کر لے مگر پھر خیال آیا کہ بھاگنے کی طاقت کہاں ہے اس میں۔۔۔

بخار کی شدت سے اسے اپنا بدن جلتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کھانا خود چل کر تو اس کے پاس نہیں آئے گا۔۔۔ کچھ تو ترکیب کرنی پڑے گی۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ اس نے اپنے سامنے روڈ کی جانب دیکھا۔۔۔

اچانک اس کی آنکھیں چمکیں۔۔۔

اس نے دور سے ایک گاڑی کو آتے دیکھا۔۔۔وہ یوں ہی چلنے والے انداز میں کھڑی ہو گ ئی۔۔۔

گاڑی قریب آئی ی تو وہ اچانک سامنے آگ ئی۔۔۔
جیسے وہاں سے راہگیروں کی طرح گزر رہی ہو۔۔۔

ڈرائیور نے وقت پر بریک لگالیا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ دھڑام کر کے پیچھے کی جانب گر گئی۔۔۔

اندھے ہو کیا؟۔ نظر نہیں آتا؟؟۔۔۔ کس طرح چلا رہے ہو "
گاڑی؟؟۔۔۔ابھی تم نے گاڑی مجھ پہ چلادینی تھی۔۔۔ نکلو باہر۔۔۔ تم بڑے لوگ گاڑی لے کر کیا سمجھتے ہو ہم غریبوں کو۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔ تم

سمجھتے ہو کہ ہم لوگ انسان ہی نہیں ہیں۔۔" وہ خود کو سنبھالتی اپنی کمر پکڑے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

پھر گاڑی کے آگے بیٹھ کر۔۔۔زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔

وہ لڑکی چہرے پر شدید تکلیف کے اثرات ظاہر کیے۔۔۔۔ بالکل ایساد کھا رہی تھی جیسے اس کے بہت زور سے چوٹ آئی ی ہو۔۔۔اور وہ شدید غصے میں ہو اس وقت۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔گاڑی کیوں روک دی؟؟۔۔" وہ لیپ ٹائی پ پر اپنا کام" کرنے میں مصروف تھا۔۔۔کانوں میں ہینڈ فری لگی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے محسوس ہوا کے گاڑی رک گ ئی ہے اس کی۔۔۔

اس نے اپنے کانوں سے ہینڈ فری نکالی۔۔۔پھر اپنے ڈرائی یور کی جانب دیکھ۔۔۔ابرو اچکا کر۔۔۔نروٹھے پن سے پوچھا۔۔۔

آج کل وہ ضرورت سے زیادہ چڑ چڑا رہنے لگا تھا۔۔۔جس کی وجہ اس کے والدین کا ضرورت سے زیادہ اسے شادی کے لیے پریشرائز کرنا تھا۔۔۔

سر۔۔۔وہ چورنی۔۔۔"بس دانش کا اتنا کہنا تھا۔۔کے اسنے سیٹ سے منہ نکال کر۔۔۔آگے کی جانب دیکھا۔۔۔

کہاں؟؟۔۔"جیسے وہ ڈھونڈ رہا ہو اسے۔۔۔"

اس کی آنکھوں کو تو وہ کہیں نظر نہیں آ رہی تھی۔۔۔ہاں البتہ ایک نسوانی آواز کانوں کی سماعت سے ضرور ٹکرائی۔۔۔

"سر۔۔۔وہ چورنی آپ جان کر ہماری گاڑی کے سامنے آئی ہے اور اب ہم پر چیخ رہی ہے الٹا۔۔۔آپ کہیں تو میں جا کر اس سے نمٹ لوں۔۔۔"
ڈرائیور کے کہتے ہی عالیان کی انکھیں اسے گھوری سے نوازنے لگیں۔۔۔

مانا اس کی پشت تھی عالیان کی جانب لیکن پھر بھی وہ محسوس کر سکتا تھا عالیان کی خطرناک نگاہوں کی تپش کو۔۔۔جو اسے اپنے اندر ہول کرتی معلوم ہو رہی تھیں۔۔۔

عالیان نے ایک دو ثانیوں تک اسے گھور کر دیکھا۔۔۔اور پھر خود پر سے لیپ ٹاپ ہٹا کر سیٹ پر رکھ۔۔۔گاڑی کا ڈور کھول کر باہر نکلا۔۔۔

جیسے ہی زونی نے گاڑی کا ڈور کھلتے دیکھا اس نے اور زور زور سے رونا شروع کر دیا اپنی کمر پکڑ کر۔۔۔ جیسے اسے بہت شدت سے درد ہو رہا ہو۔۔۔

ہائے اللہ مار دیا ظالم۔۔۔ "لوگ آہستہ آہستہ ان کی گاڑی کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔۔ وہ چیخ بھی تو اتنی زور زور سے رہی تھی کہ لوگوں کو تو اکٹھا ہونا ہی تھا۔۔۔

مجھے لگ رہا ہے میری کمر ٹوٹ گئی ہے اب میں چلوں گی "
کیسے ؟؟۔۔۔ میں۔۔۔ "ابھی وہ روتے ہوئے دوہائیاں دے ہی رہی تھی کہ اسے ایک خوبصورت نوجوان گاڑی سے باہر نکلتا نظر آیا۔۔۔ اسے دیکھتے ہی زونیشہ کو اپنی پیشانی پر پسینہ آتا محسوس ہوا۔۔۔۔

گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔

"آج کل میری قسمت اتنی مخالف سمت چل رہی ہے کہ میں اونٹ پر بھی بیٹھوں تو مجھے کتا کاٹ لے۔۔۔ہائے۔۔۔۔ ٹکرائی بھی تو کس سے۔۔۔۔یہ تو مجھے چھوڑے گا نہیں۔۔۔" عالیان کو دیکھتے ہی وہ دل ہی دل بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

"تم۔۔۔" ابھی وہ ایک قدم ہی اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

مزید کچھ کہہ پاتا اس سے پہلے ہی زونی اٹھ کر تیزی سے بھاگی۔۔۔۔

لوگ حیرت سے اس لڑکی کو بھاگتا ہوا دیکھنے لگے۔۔۔جو کچھ دیر پہلے صرف یہ کہہ کر چیخ چیخ کر واویلا کر رہی تھی کہ اتنی زور سے اس کی کمر پر لگی کہ وہ ہل تک نہیں پا رہی۔۔۔

عالیان اسے بھاگتا ہوا دیکھ فوراً ہی اس کے پیچھے ہو لیا۔۔۔

یہ محض ایک اتفاق تھا کہ وہ پھر اس حسین نوجوان سے ٹکرائی۔۔۔اتنی بڑی دنیا میں وہ بار بار ایک ہی شخص سے کیوں ٹکرا رہی تھی۔۔۔وہ یہی سوچ کر ابھی رکی تھی سانس لینے کے لیے۔۔۔کہ پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔۔۔

وہ ایک سنسان گلی میں آگئی تھی بھاگتے بھاگتے۔۔۔جہاں ارد گرد کوئی بھی نہ تھا۔۔۔

آنکھیں میچتی وہ چلبلی گڑیا مڑی۔۔۔

جس سے بھاگ رہی تھی اسے سامنے کھڑا دیکھ۔۔۔وہ کڑوے کڑوے منہ بنانے لگی۔۔۔

سوری۔۔۔"بس اتنا کہہ کر اس نے تیزی سے پھر بھاگنا چاہا۔۔۔مگر" عالیان نے اسے موقع نہ دیا۔۔۔

اس نے فوراً ہی اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔تاکہ وہ بھاگ نہ سکے۔۔۔

اپنا بازو چھڑانے کے لیے اس لڑکی نے فوراً ہی عالیان کی کلائی ی کے جوڑ کو مضبوطی سے پکڑ کر اپنے الٹے ہاتھ سے نیچے کی جانب کھینچا تاکہ اس کی پکڑ ڈھیلی پڑے۔۔۔۔

اس نے ٹیکنیک استعمال کی تھی مگر مقابل اس سے زیادہ تیز تھا۔۔۔

مانا اس کے سیدھے ہاتھ کی پکڑ ڈھیلی پڑ گئی تھی اس لیے اس نوجوان نے پھرتی سے اپنے الٹے ہاتھ سے اس کی کلائی کو پکڑ کر کچھ یوں گھمایا کہ وہ اگلے ہی لمحے۔۔۔اس کی کمر کے پیچھے بندھی تھی۔۔۔

اور یہ سب صرف دو تین لمحوں میں ہوا تھا۔۔۔

اسے پہلی بار کوئی اپنی ٹکر کا ملا تھا۔۔۔

زونی نے فوراہی اپنے پاؤں سے اس کے مین پارٹ پر حملہ کرنا چاہا۔۔۔ مگر مقابل نے اپنے ہاتھ سے اس کا پاؤں پکڑ لیا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ بہت عجیب سچویشن میں آگئی تھی۔۔۔

جس طرح وہ اس لمحے اس اجنبی نوجوان کے ساتھ کھڑی تھی کوئی بھی دیکھتا تو غلط مطلب اخذ کرتا۔۔۔

"کراٹے میں نے بھی سیکھ رکھے ہیں اس لیے طاقت آزمائی نہ کرو تو بہتر ہے۔۔۔" وہ لڑکی کے کان کے پاس منہ لا کر سرگوشی کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

وہ شدید جھنجھلائی تھی اس لمحے۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔‘‘وہ بلوری آنکھوں والی گڑیا آگ بگولا ہو کر ’’
دھاڑئی ی۔۔۔

اوکے۔۔۔‘‘اس نے فوراہی بات مان لی تھی۔۔آہستگی سے کہتے اس کا’’
پاؤں چھوڑ دیا۔۔۔

زونی کی سانسیں پھولی پھولی سی ہو رہی تھیں۔۔۔اور جسم پسینوں سے
شرابور۔۔۔

وہ نوجوان کچھ ثانیوں تک پلکیں چھپکائے بغیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔

ہاتھ بھی چھوڑو۔۔۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"ڈرو مت میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔" اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ نرمی سے بولا۔۔۔۔

"ہاں ؟؟۔۔۔ ڈر ؟؟؟۔۔اور تم سے ؟؟؟۔۔۔ اووو مسٹر۔۔۔ میں اپنے باپ سے نہیں ڈرتی تو تم کیا چیز ہو۔۔۔۔" وہ خاصہ اترا کر بولی تھی۔۔۔۔ جیسے مذاق اڑا رہی ہو اس کی بات کا۔۔۔

"اگر ڈر نہیں رہی۔۔ تو پھر بھاگ کیوں رہی ہو ؟؟؟۔۔" مقابل ایک ابرو اچکا کر تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے لگا۔۔۔

کیونکہ پیسے نہیں ہیں میرے پاس تمہاری گاڑی کی بھرپائی کرنے ”
کے۔۔۔“اس نے صاف گوئی سے کام لیا تھا۔۔۔

اس کے لہجے میں بے بسی تھی یہ بتاتے وقت۔۔۔

اس کی گاڑی کی بھرپائی تقریبا لاکھوں میں تو ہوگی اور زونی کے پاس تو ایک چونی تک نہیں تھی۔۔۔وہ بیچاری بھاگے نہ۔۔۔تو اور کیا کرے۔۔۔

اوکے۔۔۔“اب اس اوکے کا کیا مطلب تھا۔؟؟زونی یہ سوچ الجھی۔۔۔”

اچانک زونی نے محسوس کیا کہ وہ لڑکا اس کے پیٹ کے مقام پر دیکھ رہا ہے۔۔۔

اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

"تمہیں بخار ہو رہا ہے ؟؟۔۔" اسے لگ رہا تھا وہ کوئی غلط آفر کرے گا۔۔ جس طرح خاص طور پر وہ اس کے پیٹ کے مقام کو دیکھ رہا تھا۔۔ مگر اچانک ہی اس نے وہ سوال پوچھا جس کی اسے ہر گز توقع نہ تھی۔۔۔

وہ اس کی نازک کلائی پکڑے ہوئے تھا اور وہ کلائی جل رہی تھی بری طرح۔۔۔ اسے کیسے پتہ نہ چلتا کہ وہ لڑکی بخار میں ہے۔۔۔

"تو؟؟۔۔" وہ ترچھی نگاہوں سے۔۔۔"

تم میرے ساتھ چلو۔۔۔"جس حالت میں وہ لڑکی تھی۔۔اس سے کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ اس کے اگے پیچھے کوئی نہیں ہے پوچھنے والا۔۔اوپر سے وہ بخار میں تھی۔۔۔وہ کیسے اسے یوں چھوڑ جاتا۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"اس کے لہجے میں احتجاج نمایا تھا۔۔۔"

کیوں۔۔۔"اسی کا کہا لفظ مفاہمانہ انداز میں دوہرانے لگا۔۔۔"

مقابل کی نگاہ زونی نے اپنے پیٹ کے مقام پر جا کر رکتی دیکھی۔۔۔جس کے سبب اس کا دل چاہا کے اس کا منہ نوچ لے۔۔۔

تیز بخار و بھوک کے سبب اس کی ہمت جواب دینے لگی تھی۔۔۔اس لیے وہ چاہ کر بھی اس سے لڑ نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔

کتنا بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ لو۔۔۔اندر کا نظر نہیں آئے گا۔۔۔"زونی" کا چہرہ سفید پڑھ رہا تھا۔۔۔آنکھیں بخار کی شدت سے سرخ و جھلی جھلی سی ہو گئی یں تھیں۔۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔تب بھی تو گھر لے جا رہا ہوں۔۔۔تاکے آرام سے دیکھ" سکوں۔۔۔"اس کے عنابی ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

گھٹیا انسان۔۔۔" گھر سے باہر نکلتے ہی۔۔۔ایسے مردوں کا ٹکراؤ بہت "
عام بات ہے۔۔۔۔اس کے نزدیک عالیان پہلا نہیں تھا جو اس سے اسطرح
معنی خیز باتیں کر رہا تھا۔۔۔وہ اس جیسے بہت سو سے ٹکرا چکی تھی۔۔۔

گھر سے بھاگنے کے بعد ایک عورت کا اپنی عزت بچائے رکھنا دنیا کا مشکل
ترین کام ہوتا ہے۔۔۔۔حال تو یہ ہے کے دو روٹی کے ٹکڑوں کے عوض بھی
اسے سائیڈ میں لے جایا جاتا ہے۔۔۔

یہی وجہ تھی وہ چوری کر کے کھانے کو مانگ کر کھانے سے بہتر سمجھنے لگی
تھی
۔۔۔

اگر وہ مضبوط اعصاب کی مالک نہ ہوتی تو یقیناً اس وقت وہ شاید زندہ بھی نہ
ہوتی۔۔۔۔خودکشی کا بارہا دل میں خیال آتا تھا مگر وہ جھٹک دیتی

تھی۔۔۔کے نہیں میری ماں نے سب کے طعنے سن سن کر مجھے اس لیے نہیں پالا کے ایک دن میں حرام کی موت مر جاؤں۔۔۔

وہ بہت تھک چکی تھی۔۔۔بس اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کے پلان میں کبھی بھی اپنی ماں سے بچھڑنا نہیں تھا۔۔۔۔

آج سوچتی تھی۔۔۔کے آوارا کتوں سے لڑ لڑ کر اپنی عزت بچانے سے کہیں بہتر تھا کے شہروز کی بیوی بن کر عزت سے حویلی کے اک کونے میں پڑئی ی رہتی۔۔۔۔

جلن وحسد میں کسی کو گرانے سے کہیں بہتر ہے کے خود کو بہتر بنا کر ابھارا جائے۔۔۔۔اور آج یہ بات وہ باخوبی سمجھتی تھی۔۔۔اگر زندگی اسے دوبارا موقع دے واپس ماضی میں جانے کا۔۔۔تو وہ کبھی بھی اپنا وقت ان تین لڑکوں کو نیچے گرانے میں ضائع نہیں کرے گی۔۔۔بلکہ خود کو بہتر بنانے میں لگائے گی۔۔۔۔

کیونکہ ضروری نہیں گرا کر ابھرا جائے۔۔۔۔کبھی کبھار ابھر کر بھی گرایا جاتا ہے۔۔۔۔

اس نے دانت پیستے ہوئے جیسے ہی اپنے الٹے ہاتھ سے اسے مارنا چاہا مقابل نے اس کا ہاتھ روک لیا۔۔۔ساتھ اگلے ہی لمحے بہت نرمی سے نیچے چھوڑ دیا۔۔۔اس کی ادا زونی کو حیران کر گئی تھی۔۔۔

"اس حالت میں نہیں ہو تم جو تا چور۔۔۔ کہ تم مجھ سے لڑو۔۔۔ "

او۔۔۔ تو تم فائدہ اٹھانے کا سوچ رہے ہو میری حالت سے۔۔۔" وہ غراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

ہمم۔۔۔ تمہیں میں فائدہ اٹھانے والوں میں سے لگتا ہوں؟؟۔۔۔ اگر مجھے فائدہ ہی اٹھانا ہوتا تمہارا۔۔۔ تو تمہیں یاد ہو۔۔۔ تم میرے ہی گھر میں تھیں۔۔۔ بے ہوشی کی حالت میں۔۔۔ میں تب کچھ بھی کر سکتا تھا تمہارے ساتھ۔۔"

نہیں کیا اس کا دکھ ہو رہا ہے تمھیں اب۔۔۔" زونی تیکھے لہجے میں تیزی سے پوچھنے لگی۔۔۔

دکھ؟؟۔۔ہمم۔۔۔۔ہاں کہہ سکتی ہو۔۔۔" ایک دو ثانیوں تک وہ صرف اس لڑکی کا سفید چہرہ دیکھتا رہا اور پھر نہایت گمبھیر لہجے میں سوچتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔

وہ زونی کے اتنا قریب کھڑا تھا کہ اس کی گرم سانسیں زونی اپنے چہرے اور گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔زونی نے اس کا چہرہ بغور دیکھا۔۔۔۔اس سے زیادہ گھٹیا آدمی شاید ہی اس نے اپنی زندگی میں دیکھا ہو۔۔۔۔جو کتنے دھڑلے سے کھڑے ہو کر کہہ رہا تھا کہ اسے دکھ ہے۔۔۔کے اس نے اس کی بے بسی کا فائدہ نہیں اٹھایا۔۔۔۔

غصے سے اس کا سفید چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا۔۔۔

تم۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اس کا سیل جو پاکٹ میں تھا" وہ رنگ ہوا۔۔۔

بغیر ہاتھ چھوڑے۔۔۔ بغیر اس پر سے نگاہ ہٹائے۔۔ پاکٹ میں الٹا ہاتھ ڈال کر۔۔ سیل نکال کر کان سے لگایا۔۔۔

اوکے۔۔۔ گٹ اٹ۔۔۔۔" بس اتنا کہہ کر اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی" اور سیل واپس پاکٹ میں رکھ لیا۔۔۔

چلو اب زیادہ بات کرنے کا ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔" یہ کہتے ہی " اس نے زونی کو اپنے ساتھ کھینچنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانے والی۔۔۔" وہ مسلسل احتجاج کر رہی تھی۔۔۔

"چھوڑو ورنہ میں چیخوں گی" وہ مسلسل احتجاج کر رہی تھی۔۔۔ مگر مجال ہے کہ مقابل پر کوئی اس کا اثر ہو۔۔۔ وہ اسے کھینچتا ہوا گاڑی تک لے ہی آیا تھا۔۔۔

"چیخو۔۔۔" اس کے نازک و کمزور وجود کو اپنی کار سے لگاتے۔۔۔ مقابل نے مکمل اجازت دی چیخنے کی۔۔۔

"میں واقعی چیخوں گی" وہ دھمکی امیز لہجے میں بولی۔۔۔

"ہاں چیخو۔۔۔اور جمع کرلو لوگوں کو۔۔ پھر میں لوگوں کو بتاؤں گا کہ تم نے میری گاڑی کا نقصان کیا ہے وہ بھی لاکھوں کا۔۔۔ پھر میں دیکھتا ہوں کون مائی کالال میرے ہاتھوں سے تمھیں چھڑاتا ہے۔۔۔"اس کا لہجہ چیلنجنگ تھا۔۔۔

"میں پیسے جمع کر کے دے دوں گی۔۔۔"نہایت لچک دار لہجے میں بولی۔۔۔ وہ صرف بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔ اگر وہ لڑتی رہی تو اسے پتہ تھا مقابل کبھی نہیں بھاگنے دے گا۔۔۔اس لیے جھک گئی۔۔۔

"ہمم۔۔۔ گڈ۔۔۔ چلو پھر۔۔۔ بیٹھو۔۔۔"اس نے گاڑی کا ڈور کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے کہاناپیسے جمع کر کے دے دوں گی پھراپنے ساتھ کیوں لے کر جا "
رہے ہو۔۔۔" خاصہ احتجاجا پوچھا۔۔

تمہارے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ اپنا علاج کرواسکو۔۔اور تم چلی ہو "
میری لاکھوں کی گاڑی کی بھرپائی کرنے۔۔۔ لیکن چلو۔۔۔ تمھیں اس کا
خیال آیا یہ اچھی بات ہے۔۔۔اب جب تم پیسے جمع کرانا چاہتی ہی ہو تو مجھے
کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ لیکن پیسے آسمانوں سے تو نہیں ٹپکیں گے ناں؟؟۔۔
اس کے لیے کام کرنا پڑے گا میری جوتا چورنی۔۔۔اور کام تمہارے پاس
ہے نہیں۔۔۔اس لیے میرے گھر چلو وہاں کام کرو۔۔۔ کماؤاور اپنا قرض
اتار دو۔۔۔ایزی۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا جیسے کوئی بڑی بات ہی نہ
ہو۔۔۔

"کیسا کام ؟؟۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا کہیں نہ کہیں اسے یقین تھا کوئی الٹا کام ہی نکلے گا۔۔۔

"پڑھی لکھی تو تم ہو نہیں ورنہ یوں چوریاں کرتی تو نہ پھر رہی ہوتیں۔۔۔ اس لیے افس میں تو جاب نہیں دے سکتا۔۔۔۔نہ ہی اپنی سیکرٹری رکھ سکتا ہوں۔۔۔اس لیے گھر کا خیال رکھو۔ جھاڑو پوچھا تو کرنا آتا ہو گا؟؟۔۔"اس کے سوال کرتے ہی زونی فوراً اثبات میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"پکانا کے صرف جھاڑو پوچھا کرواؤ گے ؟۔۔۔کیونکہ اگر تم نے مجھے ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی۔۔۔تو میں تمہیں تمہارے ہی گھر کے گارڈن میں زندہ دفن کردوں گی۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔"آخری جملہ اس نے خاصہ وارننگ آمیز لہجے میں ادا کیا تھا۔۔۔

خود تو سیدھی کھڑی ہو نہیں پا رہیں۔۔۔اور چلی ہو مجھے زندہ دفن " کرنے۔۔۔بیٹھو گاڑی میں۔۔۔"وہ جیسے اس کی دھمکی کو مذاق میں اڑا گیا تھا۔۔۔

"اچھا کھانا دو گے؟؟۔۔دو وقت کا؟؟۔۔"

ہمم۔۔۔"اس نے سنجیدگی سے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

زونیشہ اسے وارننگ لک دیتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اے سی کی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم کو لگی۔۔۔اسے ٹھنڈ لگنے لگی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ پورا جسم ساتھ چھوڑتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اے سی اف کر دو۔۔۔" گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی عالیان واپس اپنے لیپ ٹاپ میں لگ گیا تھا۔۔۔ مگر کام کرتے کرتے جب نگاہ اٹھا کر اس لڑکی کی جانب سرسری سہ دیکھا۔۔۔ تو اسے سکڑتا ہوا پایا۔۔۔

دانش کو دیکھ۔۔۔ تیزی سے حکم صادر کیا۔۔۔

اے سی اف ہوتے ہی گاڑی میں گھٹن ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ اس لیے عالیان نے اپنے سائیڈ کا شیشہ کھول لیا۔۔۔ جس سے ٹھنڈی ہوا اندر آنے لگی۔۔۔ وہ ہوا زونی کے چہرے پر لگ رہی تھی جس کے سبب اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور کچھ دیر بعد ہی وہ گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔۔

"بھائی یہ ڈسبن لے کر اتنی رات کو کہاں جا رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔" عافیہ الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

"باہر رکھنے جا رہا تھا صبح نیند خراب ہوتی ہے جب کچرے والا آتا ہے تو۔۔۔" عافیہ تعجب سے اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔

صبح سے بیس یا پچیس واں چکر ہو گا اس کا یہ دروازے پر۔۔۔

وہ بات بے بات دروازے پر جا رہا تھا آج اور پھر اپنا سہ منہ لے کر واپس آ جاتا۔۔۔

"مگر آپ تو فجر میں ہی اٹھ جاتے ہیں اور کچرے والا تو سات اٹھ بجے تک آتا ہے۔۔۔" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آمن کو ہوا کیا ہے آج۔۔۔

تم جا کر سو جاؤ۔۔۔کافی رات ہو گئی ہے۔۔۔ صبح کالج نہیں جانا کیا "
تمہیں؟؟۔۔۔"شدید جھنجھلا کر کہتا ہوا۔۔۔وہ ڈسبن لے کر باہر چل
دیا۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی اس نے سب سے پہلے چبوترے کی جانب دیکھا۔۔۔وہ
خالی تھا۔۔۔

وہ تھک گیا تھا اسے صبح سے خالی دیکھ دیکھ کر۔۔۔

اسے بخار تھا۔۔۔یہ سوچ۔۔اس کے دل کو شدت سے کچھ ہوا۔۔۔۔

چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پا رہا تھا اس کی فکر کرنے سے۔۔۔

عافیہ تالا لگا لو۔۔۔میں باہر جا رہا ہوں۔۔۔''مزید برداشت نہ ہوا اس''

سے۔۔۔وہ گاڑی کی چابی لے کر۔۔عافیہ کو آواز لگاتا۔۔ باہر اسے

ڈھونڈنے چل دیا۔۔۔

تم اٹھ گ ئی یں؟؟۔۔''اس کا سر بھاری ہو رہا تھا جب آنکھ کھلی۔۔۔ ''

سامنے عالیان کو کھڑا پایا۔۔

ہاں۔۔۔میں کہاں ہوں؟۔۔۔''اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے''

پوچھا۔۔۔

"ہسپتال میں۔۔۔وہ بھی تین دنوں سے مکمل بلیک اؤٹ۔۔۔" عالیان نے اخری لفظ خاصا جتاتے ہوئے ادا کیا تھا۔۔۔

"کیا؟؟۔۔۔ تین دن؟۔۔۔" اسے تو جیسے یقین ہی نہ آیا ہو۔۔۔

"کوئی آیا مجھے ڈھونڈنے؟؟۔۔" اس نے بڑی امید سے پوچھا تھا۔۔۔ جیسے انتظار ہو کسی کے آنے کا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کوئی ہے تمہارا فیملی ممبر تو مجھے بتا دو۔۔۔ میں اسے کال کر کے بلا لیتا ہوں۔۔۔ مجھے تو لگا تھا کے تم۔۔۔" وہ کہتے کہتے خود ہی رک گیا تھا۔۔۔

مانو اس نے بات ادھوری چھوڑ دی تھی مگر مقابل سمجھ چکی تھی۔۔۔

کہ میں لاوارث ہوں۔۔۔" عجیب سی رنجیدگی تھی اس کے لہجے میں یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

کچھ لمحے ماحول پر خاموشی کا راج رہا۔۔۔زونی بہت رنجیدہ سی ہو گئی تھی۔۔۔

"کچھ کھاؤ گی؟؟؟۔۔" عالیان نے اس کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے۔۔۔خاموشی کو توڑا۔۔۔

"ہاں۔۔۔"

"ٹھیک ہے تم ریسٹ کرو میں کھانے کے لیے کچھ لے کر آتا ہوں۔۔۔"

وہ سن ذہن کے ساتھ لیٹی رہی۔۔۔

شاید اب وہ مجھ سے پیار نہیں کرتا۔۔۔" زیرِ لب یہ جملہ بڑ بڑاتے "
۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے۔۔۔بیڈ کی شیٹ پر گرے۔۔۔

یہ کالا بلا کون ہے ؟؟۔۔۔" وہ چپ چاپ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔۔ "
کہ اچانک عالیان نے سوال کیا۔۔۔

میرا کزن۔۔۔۔میری محبت اور وہ شخص جسے میں دھوکا دے کر خود بھاگی "
تھی عین نکاح کے وقت چھوڑ کر۔۔۔" اسے نہیں پتہ کیوں۔۔۔ مگر وہ بات
کرنا چاہتی تھی اپنے اندر جو درد چھپا تھا اسے شیئر کرنا چاہتی تھی کسی
سے۔۔۔۔وہ تھک چکی تھی اپنے اندر سب پیتے پیتے۔۔اپنی تکلیفوں کو اکیلے

جھیلتے جھیلتے۔۔۔ہر کسی کو ایک دوست کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اسے بھی تھی۔۔۔

”اوو۔۔۔تم بھاگی کیوں جب تمھیں اس سے محبت تھی؟“ عالیان چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا اس سوال کو کرنے سے۔۔۔

”پتہ نہیں شاید کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا تھا۔۔۔“ اس نے کندھے اچکاتے ہوئے۔۔لاپرواہی سے جواب دیا۔۔جس پر عالیان مسکرا دیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”چلو بیٹھو گاڑی میں۔۔“ عالیان نے پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولتے ہوئے۔۔ اس کی جانب دیکھ کہا۔۔۔

”شکریہ میرا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔“اس نے دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔کہ اگر عالیان اس کا خیال نہ کرتا تو اس وقت وہ کہاں پڑی ہوتی۔۔۔

”تم یہ سب گاڑی میں بیٹھ کر بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔“مقابل نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

”ہمم۔۔۔“وہ اثبات میں سر ہلا کر گاڑی میں چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ خوبصورت نوجوان آفس سے گھر لوٹا تو سامنے ہی وہ لڑکی سیڑھیوں کا پوچھا لگاتی نظر آئی ی۔۔

عالیان وہیں لاونج میں بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ملازمہ نے پانی کا گلاس لا کر دیا۔۔ تو پانی پیتے وہ کنکنھیوں سے اس لڑکی کو تکنے لگا جو اپنے کام میں مگن نظر آ رہی تھی۔۔۔

ایک ہفتے سے وہ سرونٹ کوارٹر میں رہ رہی تھی عالیان کے گھر۔۔۔

دو وقت کا اسے عزت سے کھانا مل جاتا تھا اور اسے کیا چاہیے تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اب چلبلا پن نہیں رہا تھا۔۔۔ بلکے رنجیدگی رہنے لگی تھی۔۔۔

کوئی اسے دیکھ لیتا تو پہچانتا بھی نہیں کہ وہ زونیشہ بخش چوہدری ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ کچن میں کام کر رہی تھی جب اچانک صحن میں دھمک کی آواز آئی ی۔

عافیہ فوراً ہی کام چھوڑ کر صحن میں آئی تھی۔۔۔

”زونی۔۔۔ کہاں چلی گئی تھی تم؟؟۔۔۔اور اس طرح دیوار سے کیوں کود کر آئی ی ہو۔۔۔ تم دروازے سے آ جاتیں۔۔۔ میں تمہارے لیے دروازہ کھول دیتی۔۔۔“ وہ لڑکی زمین پر چت پڑی تھی۔۔۔

عافیہ نے بڑی نرمی سے کہا تھا۔۔۔اسے اٹھاتے ہوئے۔۔۔

"جیسے تمہارا بھائی کھولنے دیتا۔۔۔" وہ خاصا دل جلے لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔۔

"کیوں نہیں کھولنے دیتے۔۔۔ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے ہیں آخر تمہیں" وہ دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔۔

"دیکھو۔۔ تمہارے ہونٹوں سے خون نکل رہا ہے۔۔۔ چلو آؤ۔۔۔ میں تیل لگا دیتی ہوں۔۔۔" عافیہ اسے فوراً ہی اپنے ساتھ اندر لے گئی تھی۔۔۔

عافیہ کے ساتھ وہ کچن میں ہی کھڑی ہو گئی۔۔۔ عافیہ کھانا بناتی جا رہی تھی اور زونی اسے مسلسل ستائشی نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔

زونی۔۔۔تم اور بھائی پہلے ملے ہو؟؟۔۔‘‘ یہ وہ سوال تھا جو عافیہ کے ذہن ”
میں کب سے چل رہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔‘‘اس نے فقط اتنا ہی جواب دیا۔۔۔ پھر وہ عافیہ کو حیرانگی وا لجھی ”
نگاہوں سے دیکھنے لگی۔۔۔

کیا واقعی اسے کچھ بھی یاد نہیں؟؟۔۔۔ مگر کیوں؟۔۔‘‘ وہ دل ہی دل ”
سوچ رہی تھی۔۔۔

عافیہ کیا تم کبھی گاؤں گ ئی ہو آمن کے ساتھ؟؟۔۔‘‘زونی نے فقط ”
اندازہ لگانے کے لیے سوال کیا تھا۔۔۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ کے عافیہ کیا
جواب دیتی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔"وہ ٹماٹر بڑی خوبصورتی سے کاٹتے ہوئے جواب دے رہی" تھی۔۔

اس نے صاف انکار کیا۔۔۔

"تمھیں یاد نہیں ہے شاید۔۔ "

کیا؟؟۔۔۔"عافیہ الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔"

ابھی زونی جواب دیتی اس سے قبل ہی گھر کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔

آج پھر بھائی چابی لے جانا بھول گئے۔۔۔رکو میں دروازہ کھول کر ابھی آتی ہوں۔۔۔" عافیہ کہہ کر دروازہ کھولنے چلی گئی تھی۔۔۔

آمن ٹیوشن پڑھا کر لوٹا تھا۔۔۔۔

وہ کافی دنوں سے بہت پریشان تھا اس لیے اسے نیند نہیں آرہی تھی اور نہ ہی وہ ٹھیک طرح سو سکا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے خوبصورت چہرے پہ تھکن الگ ہی نمایاں تھی۔۔

آپ بیٹھیں۔میں آپ کے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔" عافیہ یہ کہہ کر۔۔ کچن کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کے سر میں درد ہو رہا تھا تھکن کی شدت سے اسے اپنا جوڑ جوڑ دکھتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ چیئر پر بیٹھ کر سر جھکائے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔جب پانی کا گلاس اس کے سامنے آیا۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔پانی کا گلاس ٹرے سے اٹھالیا ۔۔۔

کہاں ہو زونی؟؟۔۔۔"اس کا ذہن ابھی تک زونی میں ہی اٹکا ہوا تھا" ۔۔۔تھک گیا تھا وہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے۔۔۔مگر وہ لڑکی مل نہیں رہی تھی اسے۔۔۔وہ اپنے خیالوں میں مگن۔۔۔آہستگی سے بڑبڑایا۔۔۔

تمہارے سامنے۔۔۔''اچانک آنے والی آواز پر۔۔۔چونک کر اس نے ''
نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

وہ سامنے کھڑی تھی۔۔۔یقین نہ آیا۔۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔''آمن اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسکی روح تک کو دیکھ پا رہا''
ہو۔۔۔۔

اس کی نظر ٹھر گئی تھی اس لڑکی پر۔۔۔۔

اسے وقت پھر تھما محسوس ہوا۔۔

زونی اس کے یوں دیکھنے پر نروس ہو گئی تھی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا وہ حسین کالے کرتے میں ملبوس چمکتے چہرے والا نوجوان۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہا ہے اسے۔۔۔۔

کتنی ڈھیٹ ہو تم۔۔۔" وہ اسے بغور دیکھتے آنکھیں چھوٹی کر۔۔۔دانت" پیستے ہوئے بولا۔۔۔۔

وہ اپنے جذبات کو بکھرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا اس لڑکی کے سامنے۔۔۔

اگر اس نے کسی اور لڑکی کو یوں نکالا ہوتا تو وہ کبھی پلٹ کر نہ آتی۔۔۔۔ مگر وہ ڈھیٹ لڑکی پھر بھی نہ صرف گھر میں آگئی تھی بلکہ اس کے سامنے پانی کا گلاس لیے بڑی شان سے کھڑی تھی۔۔۔

"تمھیں تو شکر ادا کرنا چاہیے۔۔" ہونٹوں کے کناروں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولی۔۔۔

"کس بات کا؟" مقابل الجھ کر۔۔۔

"کے میں بہت ڈھیٹ ہوں۔۔۔ کیونکہ اگر میں ڈھیٹ نہ ہوتی تو تم کبھی اپنا یہ غرور قائم نہ رکھ پاتے۔۔۔" وہ لڑکی نہایت پر اعتماد لہجے میں بولی۔۔۔ کے ایک دو ثانیوں کے لیے آمن اس کا چہرہ ہی دیکھتا رہ گیا۔۔۔

"یہ تمہاری خوش فہمی ہے فقط زونیشہ بخش۔۔۔۔ مجھے تو یاد بھی نہیں تھا تمہارے متعلق۔۔۔۔" وہ حسین نوجوان مغرور و بے نیاز لہجے میں کہہ کر۔۔۔ پانی کا گلاس منہ سے لگا گیا۔۔۔۔

تو پھر کیوں نہیں کہتے۔۔۔۔ نکلوز ونیشہ ۔۔۔" وہ اچانک اس کی چی ئی ر" کی دونوں سائیڈ پر ہاتھ جمع کر۔۔۔ جھکی ۔۔۔ تو مقابل کو لگا۔۔۔ کہ اس کا پانی گلے میں اٹکا ہو۔۔۔

تمھیں لگتا ہے میں نہیں بول سکتا؟؟۔۔" پانی کا گلاس نیچے کر۔۔۔۔اس " کی بلوری آنکھوں میں جھانکتے ۔۔۔چیلنجنگ انداز میں کہا۔۔۔

نہیں ۔۔۔ جب تم مجھے بخار کی حالت میں گھر سے باہر نکال سکتے ہو۔۔۔ تو" مجھے یقین ہے تم بول سکتے ہو۔۔۔" مانا اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر وہ اس کی آنکھوں تک رسائی حاصل نہیں کر رہی تھی ۔۔۔

آمن نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔آج ان میں چلبلا پن کہیں نظر نہیں آرہا تھا جیسے ہمیشہ ہوتا۔۔بلکہ اس کی جگہ سنجیدگی تھی۔۔۔رنج تھا۔۔۔غم تھا۔۔۔کرب تھا۔۔۔شدید کرب۔۔۔۔

اچھا لگا جان کر۔۔۔کے تم جانتی ہو تمہاری کیا اوقات ہے میری نظر میں اب۔۔۔"طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔۔وہ دل جلے انداز میں بولا۔۔۔

آمن بخش یاد ہے۔۔۔ایک بار تم نے مجھ سے کہا تھا۔۔۔کہ نہ کروزو۔۔۔ ورنہ تو مجھے کھودوگی۔۔۔آج میں تم سے کہتی ہوں۔۔۔۔نہ کرو آمن بخش ورنہ تم مجھے کھودوگے۔۔۔"اس لڑکی کے جملے مقابل کے دل پر جیسے کسی گہری ضرب کی طرح لگے تھے۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اسے لگا جیسے وہ رو دے گی اب۔۔۔۔

اس لڑکے کو اپنا دل مٹھی میں بھیچتا محسوس ہوا۔۔۔

بس ایک بار بول دو۔۔۔ کہ دفع ہو جاؤ یہاں سے زونیشہ بخش چوہدری اور" تمھاری قسم آمن بخش۔۔۔۔ میں تمھیں چہرہ نہیں دکھاؤں گی پھر کبھی اپنا۔۔۔"زونی کا جملہ سن۔۔۔ جیسے اس کے جسم سے جان نکلی ہو۔۔۔۔

وہ بس اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔ مجھے فریش ہونے جانا ہے۔۔۔" کچھ ثانیوں تک ماحول پر خاموشی" طاری رہی۔۔۔۔ پھر وہ نظریں چرا کر۔۔۔ برہمی سے بولا۔۔۔ تو وہ فوراً دور ہٹ کر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

مگراب اس لڑکی کے چہرے پر اطمینانی تھی۔۔۔

وہ فریش ہو کر نکلا۔۔۔۔تو زونی کو اپنی جگہ چیئر پر بیٹھا پانی پیتا ہوا پایا۔۔۔یہ وہی پانی تھا جو اس کا جھوٹا تھا۔۔۔

چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے۔۔۔وہ خاموشی سے وہاں سے چل دیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"آجائیں بھائی چائے پی لیں۔۔۔"ان کا روز کا معمول تھا۔۔۔شام کے وقت بیٹھ کر دونوں بہن بھائی چائے پیتے۔۔۔۔

”میں زونی کو بلا لاتی ہوں۔۔۔وہ بھی ہمارے ساتھ چائے پی لے گی۔۔“ ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے آمن کی جانب دیکھ بولی۔۔۔جو چائے کا کپ اٹھا رہا تھا۔۔

”اسے ڈسٹرب مت کرو۔۔۔وہ سو گئی ہے۔۔۔“لاپروائی سے کہتا۔۔۔وہ چائے کا کپ منہ سے لگا گیا۔۔

”آپ کو پسند ہے ناوہ؟۔۔۔“عافیہ کے اچانک سوال پر بے دھڑک اس کے منہ سے چائے کا فوارہ نکلا۔۔۔

”ہاہہ۔۔۔“

عافیہ اس کا ری ایکشن دیکھ۔۔۔مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔

”میں لے آتی ہوں اسے۔۔۔۔اچھا ہے ساتھ چائے پی لے گی۔۔۔“اس نے خاصہ پلے فل انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔یقیناوہ آمن کو تنگ کررہی تھی۔۔۔

”عافیہ۔۔۔۔“اس نے گھوری سے نوازا۔۔۔تواس پیاری لڑکی نے فورا وہاں سے بھاگنے میں اپنی عافیت جانی۔۔۔

عافیہ اسے اٹھاکر۔۔۔زبردستی چائے پلانے لے آئی ی تھی۔۔۔

وہ نیند میں آکر آمن کے سامنے والی چیئرپر۔۔۔پاؤں چی ئی رپر الٹی پالٹی والے انداز میں موڑ کر بیٹھ گئ۔۔۔

وہ چلبلی گڑیا ابھی بھی نیند کے جھونکے لے رہی تھی۔۔۔

زونی چائے دوں ؟۔۔" عافیہ کی آواز پر بڑی مشکل سے اس نے اپنی" آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔

"ہاں ؟؟۔۔"

"میں نے پوچھا چائے دوں ؟؟۔۔ "

ہاں۔۔ تھوڑی سی۔۔۔" اس نے نیند میں ہی جواب دیا تھا۔۔"

مت دو۔۔۔ خود پر گرا لے گی ورنہ۔۔۔" آمن کے کہتے ہی عافیہ نے " اثبات میں سر ہلا یا۔۔۔۔

او۔۔مجھے تو فون کرنا تھا امبر کو۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔''عافیہ تیزی سے کہہ کر۔۔۔وہاں سے اٹھ کر چل دی تھی۔۔۔

وہ نیند میں اتنی دھت تھی کہ بیٹھے بیٹھے جھونکے لے رہی تھی۔۔۔

آمن نے اسے کچھ نہ کہا بس خاموشی سے تکتا رہا۔۔۔

کبھی اسے دیکھتا۔۔۔کبھی اس کے ہونٹوں کو۔۔۔کبھی نیند کے خمار سے بھری آنکھوں کو۔۔۔جو نیند کا جھونکا لیتے وقت اچانک کھلتیں اور پھر دوبارہ بند ہو جاتیں۔۔۔

عافیہ اپنا چائے کا کپ ساتھ ہی لے گئی۔۔ یہ بات آمن نے نوٹ کر لی تھی۔۔۔

اچانک زونی نے اپنے بالوں کو جو چہرے پر آ رہے تھے کان کے پیچھے کیا ۔۔۔ جیسے وہ نیند میں اسے تنگ کر رہے ہوں۔۔۔۔ کہنے کو وہ ایک معمولی سہ عمل تھا۔۔۔ مگر آمن کو وہ اپنے دل میں ہلچل مچاتا محسوس ہوا۔۔۔

اس کی صراحی دار سفید گردن مقابل کی توجہ مکمل اپنی جانب مبذول کر چکی تھی۔۔۔

اسے اچانک گرمی کا احساس ہونے لگا۔۔۔

چائے۔۔۔چائے دوں؟؟۔۔"خیال آیا کہیں وہ بھوکی نہ سو رہی ہو۔۔۔"
اس لیے آہستگی سے پوچھا۔۔۔۔

ہمم؟؟۔۔۔"اس نے نیند میں کہا۔۔۔اور پھر اپنے بال جو دوبارہ جھونکا"
لیتے وقت چہرے پر چھا گئے تھے۔۔۔ جھنجھلا کر کانوں کے پیچھے کرنے
لگی۔۔۔

اس کا بار بار بالوں کو کان کے پیچھے کرنا۔۔۔آمن کو تنگ کر رہا تھا اب۔۔

میں بال باندھ دوں تمھارے؟؟۔۔۔تنگ کر رہے ہیں ناں"
تمھیں؟۔۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔۔

ہمم۔۔۔ہاں باندھ دو یار۔۔۔بہت تنگ کر رہے ہیں۔۔"اس نے نیند میں جواب دیا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔وہ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔ تیزی سے اس کے قریب آگیا۔۔۔ جیسے اجازت کے در پہ بیٹھا تھا بس۔۔۔

اس نے نرمی سے اس کے بالوں کو کان کے پیچھے کیا اپنی انگلی سے۔۔۔

بس اس کی انگلی کے سرد لمس کا اس لڑکی کی جلد کو مس کرنا تھا۔۔۔وہ کرنٹ کھا کر اٹھی۔۔۔۔

آنکھ کھلتے ہی۔۔۔زونی نے اس حسین کالے کرتے میں ملبوس۔۔۔لمبے چوڑے نوجوان کو اپنے اوپر جھکا پایا۔۔۔

وہ اتنا خوبصورت لگ رہا تھا قریب سے دیکھنے پر۔۔۔ کہ وہ ایک لمحے کے لیے اپنا سانس لینا بھول بیٹھی۔۔۔

وہ تو بھول ہی گئی تھی جیسے۔۔۔ آمن کتنا خوبصورت ہے۔۔۔

کی۔۔۔ کیا کر رہے ہو؟؟۔۔" اس کی نزدیکی سے گھبرا کر وہ تیزی سے پوچھ" اٹھی۔۔۔۔

بال باندھ رہا ہوں۔۔ تم نے ہی تو کہا ابھی مجھے۔۔" خاصہ سنجیدگی سے" جواب دیا۔۔۔

میں نے کہا؟؟۔۔۔" وہ حیران ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ نیند میں تھی اس لیے اسے بالکل بھی یاد نہیں۔۔۔ کہ اس نے آمن سے ایسا کچھ کہا ہو۔۔۔

" تو تمہارے نزدیک۔۔ کیا میں مر رہا ہوں تمہاری گھنی خوشبودار زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھانے کے لیے؟؟۔۔" ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ تیکھے نظروں سے اسے گھورتے۔۔۔ طنزیہ انداز میں استفسار کیا۔۔۔

" ہاں۔۔۔" آمن کو لگا تھا وہ صاف انکار کر دے گی۔۔۔ جس طرح وہ گھبرائی ہوئی سی نظر آ رہی تھی۔۔۔ مگر وہ زونیشہ بخش چوہدری تھی شاید بھول گیا تھا وہ۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے پر اعتمادی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال جواب دیا۔۔

تمھارے خوابوں میں۔۔۔" خاصہ مغرور و بے نیاز لہجے میں کہا۔۔"

خوابوں میں باتیں صرف بالوں تک محیط نہیں رہتیں۔۔" وہ سرخ گالوں " کے ساتھ بولی۔۔۔تو مقابل اس کا چہرہ دیکھتا رہ گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے آمن کو شدت سے محسوس ہوا کے اس نے غلط انسان سے پنگا لے لیا ہے۔۔۔

مانا وہ صرف الفاظوں کے فائر کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ نہیں جانتی۔۔وہ صرف کہہ رہی تھی اور مقابل تصوراتی طور پر ان لمحوں کو جیتا تھا۔۔۔

کبھی چپ بھی رہ لیا کرؤ۔۔۔لازم نہیں ہے تم پر ہر بات کا جواب"

دینا۔۔۔"وہ سر پر ہلکی سی دھپ مارتا۔۔۔فوراہی وہاں سے چل دیا تھا۔۔۔

بال نہیں باندھو گے؟؟۔۔۔"اس نے مقابل کی پشت تکتے۔۔۔لچکدار"

انداز میں پوچھا۔۔۔۔

مانا لہجہ لچکدار تھا۔۔۔مگر آنکھیں۔۔۔وہ توشوخی سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔

وہ سن کر بھی اَن سنی کرتا وہاں سے چل دیا۔۔۔

زونی نے دیکھا اس کے کپ میں چائے بچی ہوئی تھی۔۔۔اس نے باخوشی

اٹھا کر پینا شروع کر دی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ کمرے میں آیا۔۔۔تو زونی ایل۔سی ڈی پر رومانٹک سونگ چلاتی نظر آئی ی۔۔۔عافیہ ساتھ ہی بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔

کتنا خوبصورت ہے نا یہ ''زونی نے میل ایکٹر کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔''

نہیں بس صحیح ہے اس سے کہیں زیادہ خوبصورت تو میرے بھائی ہیں'' ''
عافیہ فوراً ہی بولی تھی۔۔۔

اب محبت میں اتنا بھی اندھا نہیں ہونا چاہیے انسان کو۔۔۔''زونی نے فوراً '' ہی تڑاک سے جواب دیا۔۔۔

اس کے جواب دیتے ہی۔۔۔آمن کی آنکھیں زونی پر ٹک گ ئی یں۔۔۔

”کالا بلا کہاں سے خوبصورت ہو گیا؟؟۔۔“زونی نے کڑوے منہ بناتے پوچھا۔۔۔تو آمن کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔

”ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا۔۔۔تم میرے گورے چٹے بھائی کو کالا بلا۔۔کالا بلا کیوں بلاتی رہتی ہو؟“عافیہ جیسے خفا ہوئی تھی۔۔۔

اپنے بھائی سے بڑی محبت تھی اسے اور کیونکر نہ ہوتی۔۔اس کا بھائی بھی تو اس پر جان چھڑکتا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔مجھے نہیں یاد۔۔۔میں اسے کالا بلا کیوں بلاتی ہوں۔۔۔شاید بچپن سے اسے کالے کپڑے ہی پہنتے دیکھا ہے اس لیے۔۔۔مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے اسے کبھی کسی اور کلر میں دیکھا ہو۔۔۔جبکہ کبھی کبھار سوچتی ہوں کہ وہ دوسرے رنگ کے کپڑوں میں کیسا لگے گا شاید ان ہیر وسے زیادہ خوبصورت لگے۔۔۔"زونی ابھی بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ عافیہ نے تیزی سے پوچھا

"تم بھائی کو بچپن سے جانتی ہو؟؟۔۔۔مگر تم تو گاؤں سے آئی ہونا؟؟۔۔

"زونیشہ بخش چوہدری۔۔۔"پیچھے سے غراتے شیر کی دھاڑ سن۔۔۔زونی نے زور سے آنکھیں میچیں تھیں۔۔۔

عافیہ اپنے کمرے میں جاؤ ۔۔اور پڑھ لو کچھ ۔۔۔ پیپر نزدیک ہیں تمھارے بورڈ کے ۔۔۔" زونی کو لگا تھا کہ وہ آکر ۔۔۔اس پر بہت چیخے گا۔۔ پھر غصے میں اسے گھر سے نکال دے گا۔۔۔ مگر اس کی توقع کے برعکس ۔۔۔۔وہ یکدم موضوع بدل گیا تھا۔۔۔

عافیہ فوراً ہی اثبات میں سر ہلا کر چل دی تھی۔۔۔

جبکہ زونی ایل سی ڈی تیزی سے اف کر کے صوفے پر پھیل کر لیٹ گئی ۔۔۔اور بازو اپنی آنکھوں پر حائل کر لیا۔۔۔

"زونیشہ بخش۔۔۔" وہ اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا۔۔۔

"مس زونیشہ بخش سوگئی ہیں۔۔۔اگر آپ کو کوئی بہت ضروری کام ہے تو میسج چھوڑدیں۔۔۔" وہ کسی مشینی آپریٹر کی طرح تیزی سے بولی۔۔۔

"عافیہ کے سامنے ماضی کی کوئی بات بھول کر بھی زبان پر مت لانا۔۔۔ امید ہے زونیشہ بخش کے بھوسا بھرے دماغ میں یہ میسج پہنچ جائے گا ۔۔۔کیونکہ اگر نہیں پہنچا تو میں اس مشین کی نٹ کھول کر خود پہنچادوں گا" آخری جملہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کے چہرے کو غرا کر دیکھتے۔۔۔ نرمی مگر دھمکی آمیز لہجے میں ادا کیا۔۔۔پھر وہاں سے لمبے قدم بھرتا باہر نکل گیا۔۔۔

اس کے جاتے ہی زونی نے سکھ کا سانس لیا تھا۔۔۔

رات کے دس بجتے ہی۔۔۔اس نے اپنا کوٹ پہنا۔۔۔۔

”کہاں ؟؟۔۔۔“ مقابل جو اپنے رجسٹر دمیں منہ دیے بیٹھا تھا۔۔۔اس کی جانب متوجہ ہو کر ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔

”اپنے گھر اور کہاں۔۔۔“ وہ نرمی سے بولی۔۔۔ساتھ ساتھ کوٹ کی جیب سے نکال کر۔۔۔۔چہرے پر ماسک لگایا۔۔۔۔

”گھر ؟۔۔۔۔“ آمن الجھا۔۔۔کیا وہ حویلی جا رہی تھی واپس ؟؟۔۔۔

”کون لینے آ رہا ہے تمھیں ؟؟۔۔“ تفتیشی افسران کی طرح پوچھا۔۔۔

مجھے کون لینے آئے گا بھلا۔۔۔"اس نے اپنے بالوں کو سمیٹ کر جوڑا قس "
کر باندھ۔۔۔۔کیپ پہن کر بال اس میں مکمل چھپاتے۔۔۔آمن کی جانب
دیکھ۔۔۔۔لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

توپھر کیا اکیلی جاؤ گی؟"وہ جیسے فکر مند ہوا تھا۔۔۔"

تو؟؟۔۔۔"مقابل ناسمجھی سے۔۔۔"

زونیشہ بخش چوہدری۔۔۔کیا آپ بتانا پسند کریں گی۔۔چل کیا رہا ہے "
آخر؟؟۔۔۔"وہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو۔۔۔اس کے پاس آکر۔۔اس کے
خوبصورت چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے تفتیشی انداز میں استفسار کرنے
لگا۔۔۔

"تمھیں دوبارا اپنی محبت میں گرفتار کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔۔۔ نظر نہیں آرہا کیا؟؟۔۔"اس نے بہت صاف گوئی سے اپنے آنے کا مقصد بیان کر دیا تھا۔۔۔

"اب کیا چاہیے مجھ سے؟؟۔۔"وہ برہمی سے دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کر۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

"تم۔۔۔"اس خوبرو نوجوان کی جانب محبت بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"صرف تمہارے خوابوں میں۔۔"چھوٹی آنکھوں کر۔۔۔۔بغور اسے دیکھتے۔۔۔۔ مغرور لہجے میں جواب دیا۔۔۔

بتایاناں۔۔۔خوابوں میں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔۔۔‘‘اس کی ’’
آنکھوں میں شوخی ابھری تھی

تمھیں چپ رہنا آتا ہے‘‘ مقابل جھنجھلا کر بولا۔۔۔ ’’

’’نہیں۔۔۔ تم سیکھادو۔۔۔ ’’

تمہارے ماں باپ نہ سیکھا سکے۔۔میں کیا سیکھاؤں گا۔۔۔‘‘وہ جیسے ’’
ہتھیار ڈال گیا تھا۔۔۔جنگ میں اترنے سے پہلے ہی۔۔۔

وہ اس لیے نہیں سیکھا سکے۔ کیونکہ انہیں ہنر نہیں آتا تھا سیکھانے کا "
۔۔۔ تمھیں باخوبی آتا ہے۔۔" وہ آنکھوں سے محبت کے جال پھینکتے ہوئے
بولی۔۔۔

" تو یوں کہو نا۔۔۔ دوبارہ خوش فہمی مبتلا کرنے آئی ہو" اس کی آنکھوں میں
زونی نے اس لمحے شدید کدورت ابھرتی دیکھی۔۔۔

"تم مجھ سے نفرت کرتے ہو؟؟۔۔ "

" تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔۔۔" اس کی بلوری آنکھوں میں جھانکتے
ایک ایک لفظ جتا کر کہا۔۔۔

"مجھے معاف نہیں کر سکتے؟؟۔۔" خاصہ امید بھری نظروں سے تکتے ہوئے پوچھا۔۔

"پتہ نہیں۔۔۔" وہ نظر چرا کر بولا۔۔۔

"موقع تو دے سکتے ہو۔۔۔" لچکدار انداز میں پوچھا۔۔۔

"دوبارہ دل توڑنے کا؟؟۔۔۔" مقابل دل جلے انداز میں مسکرا کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

"میں بہت شرمندہ ہوں" وہ نظر جھکا کر بولی۔۔۔

"تمہاری شرمندگی میرے درد کا مداوا نہیں کر سکتی۔۔۔جو میں برداشت کر چکا۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں بے تاثر چہرے کے ساتھ گویا ہوا۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو میں دوبارہ نہیں آؤں گی اب۔۔۔" وہ ٹوٹے لہجے میں کہہ کر۔۔۔ تیزی سے مڑنے لگی۔۔۔

"تم بار بار مجھے ایموشنلی بلیک میل کیوں کر رہی ہو؟؟۔۔" تیزی سے اس حسین گڑیا کا بازو دبوچ کر۔۔۔ واپس اپنی جانب موڑتے۔۔۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔ دانت پیستے ہوئے پوچھا۔۔۔

"تو تم مانتے ہو ابھی بھی ایموشنلی اٹیچ ہو مجھ سے۔۔۔" اس لڑکی کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھری تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

"تم چاہتی کیا ہو آخر ؟؟۔۔" وہ کسی صورت نہیں مان سکتا تھا۔۔ کہ زونیشہ بخش چوہدری بغیر کسی مقصد کے اتنی دور صرف اس کی خاطر آئی ہے۔۔۔

"کتنی بار بولوں ؟؟۔۔۔ یا اچھا لگتا ہے بار بار سننا۔"

"میں سچ سننا چاہتا ہوں" وہ مزید اس کے نازک بازو پر اپنی پکڑ کس گیا تھا۔۔۔

وہ دونوں اتنا قریب کھڑے تھے۔۔۔ کہ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کی گرمی کو محسوس کر رہے تھے اپنے چہرے پر۔۔۔

"تھوڑا یقین کر لو مجھ پر۔۔۔" جیسے منت پر اتری ہو۔۔۔

"نہیں کر سکتا۔۔۔بہت بری طرح توڑا ہے تم نے۔۔" مانا چہرہ بے تاثر تھا۔۔۔ مگر آنکھیں کرب کی شدت سے سرخ پڑ چکی تھیں۔۔

"تمہاری قسم۔۔۔" اپنے نزدیک اس نے سب سے معتبر قسم کھائی تھی۔۔۔۔

"کیوں مجھے مارنے پر تلی ہو۔۔۔مجھے ابھی اپنی جوان بہن کی شادی کرنی ہے۔۔۔"

"تمہیں لگتا ہے میں تمہاری جھوٹی قسم کھاؤں گی؟؟۔۔" وہ جیسے پھینک ہوئی تھی۔۔۔اسے یقین نہ آیا۔۔۔ کہ مقابل اتنی بڑی قسم پر بھی اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں۔۔

"توسب کھا گئیں میری خوشیاں میرے خواب میرے ارمان میری محبت حتی کہ میرے حصے کی جائی یداد بھی۔۔۔تو پھر ایک قسم کھالینا کیا بڑی بات ہے۔۔تم کچھ بھی کر سکتی ہو زونیشہ بخش۔۔۔تمہاری صلاحیتوں پر شک کرنا نہیں سیکھا میں نے کبھی۔۔۔۔"ہونٹوں کے کناروں پر۔۔ہلکی سی تبسم سجائے بولا۔۔۔

وہ تبسم زونی کا دل جلا گئی تھی۔۔۔۔

اس کے لہجے میں کہیں بھی شکوہ نہیں تھا۔۔۔وہ صرف جتا رہا تھا۔۔۔۔

توپھر چھوڑدونا۔۔۔میں چلی جاتی ہوں۔۔۔‘‘وہ شرمندگی کی انتہا ’’
گہرائیوں میں گرگئی تھی۔۔۔نظر جھکائے ہارماننے والے انداز میں
بولی۔۔۔

تم واپس آئی یں ہی کیوں؟؟۔۔‘‘وہ اس کے جواب کا شدت سے متلاشی’’
تھا۔۔

‘‘کیا فائدہ بولنے کا۔۔۔جب تم نے اعتبار نہیں کرنا۔۔۔ ’’

ہمم۔۔۔‘‘اس نے آہستگی سے بازو چھوڑدیا۔۔۔’’

وہ پلٹ کر خاموشی سے چل دی۔۔۔

اس کا ہر ایک قدم آمن کے دل پر گرا گزر رہا تھا۔۔ وہ اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

بہت حسرت تھی ان آنکھوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔

♥*Husny Kanwal*♥

اتنی رات کو کہاں سے آرہی ہو؟؟۔۔" وہ واپس لوٹی۔۔۔ تو باہر ہی گارڈن" میں عالیان کو اپنا منتظر بیٹھا پایا

اپنے کزن کے گھر سے۔۔۔" وہ آہستگی سے جواب دے کر جانے لگی۔۔۔"

"کالا بلا؟؟"

زونی کے قدم از خود رکے۔۔۔

آپ کو کیسے پتا؟؟؟۔۔" وہ حیران ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔"

تو معاف کر دیا اس نے تمھیں؟؟؟۔۔" عالیان نے بڑے تجسس سے" پوچھا۔۔۔

"ابھی تو نہیں۔۔۔"

ہمم۔۔۔ کوشش کرتی رہو۔۔۔۔ کوشش کرنے والوں کی ہار نہیں" ہوتی۔۔۔۔" اس لڑکی کا لٹکا ہوا منہ دیکھ۔۔۔ وہ ہمت دینے لگا۔۔

"وہ کسی صورت اعتبار کرنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔"

"اس کا دل ٹوٹا ہے اور جب دل ٹوٹتا ہے نا... تو انسان ٹوٹ کر رہ جاتا ہے
۔۔۔اتنی آسانی سے اعتبار واپس نہیں آتا۔۔۔۔ تھوڑا وقت دو
اسے۔۔۔۔ مگر کوشش کرنا مت چھوڑنا۔۔۔ کیونکہ اوپری طور پر۔۔۔وہ کتنا
ہی نہ کر رہا ہو۔۔۔۔ مگر اندرونی طور پر وہ چاہتا ہے کہ تم اسے اعتبار دلاؤ
واپس۔۔۔۔"

"آپ یہ اتنا بھروسے سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟؟۔۔"

"کیونکہ محبت اعتبار کی بھی محتاج نہیں۔۔۔۔وہ محبت کرتا ہے تبھی تو
قریب آنے دے رہا ہے تمہیں۔۔۔ورنہ قریب نہ آنے دیتا۔۔۔۔"

زونی اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ شدید رنجیدہ معلوم ہوا۔۔۔ گویا جیسے وہ بھی ان تکالیف سے گزر چکا ہو۔۔۔

زونی میں نے تمہارے لیے کچھ کپڑے نکال کر رکھے ہیں انہیں ٹرائے کر لو۔۔۔" عافیہ کے محبت سے کہتے ہی زونی اس کے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔

"میں نہیں پہن سکتی یہ۔۔" اس نے کپڑوں کو بغور دیکھا تھا۔۔۔ سارے ہی قمیض شلوار تھے۔۔۔

"مگر کیوں؟؟۔۔" مقابل تیزی سے الجھ کر پوچھنے لگی۔۔۔

کیونکہ قمیض شلوار میرے لیے صحیح نہیں۔۔۔میں پینٹ شرٹ وکوٹ ” اسی لیے پہنتی ہوں تاکہ کسی کو محسوس نہ ہو کہ میں لڑکی ہوں۔۔۔ان سے تو الگ ہی نمایا ہوگا۔۔۔“ وہ لچک دار انداز میں اپنی بات سمجھانے لگی۔۔۔

عافیہ کی محبت کی قدر کرتی تھی وہ مگر قمیض شلور نہیں پہن سکتی تھی۔۔۔

وہ اپنا حلیہ خود ہی بگاڑ کر رکھتی تھی۔۔۔۔

او۔۔۔“ عافیہ اس کی بات سن۔۔۔سوچ میں پڑی۔۔۔”

وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔کہ یہ سوٹ پرانے نہیں ہیں۔۔۔یہ سب آمن ن ئی ے لے کر آیا ہے خاص اس کے لیے۔۔۔

"چلو تو پھر میں تمہیں شاپنگ پر لے چلتی ہوں۔۔وہاں تم اپنی پسند کے پینٹ شرٹ وغیرہ۔۔جو بھی تمہیں سمجھ میں آئے لے لینا۔۔۔جس میں تم کمفرٹیبل فیل کرؤ۔۔۔"اسے سجیسٹ کیا۔۔۔

"نہیں اتنی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں میرے لیے۔۔۔"زونی نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی عافیہ اس کے لیے پریشان ہو۔۔۔

"اس میں تکلیف کی کیا بات ہے تم دوست ہو میری۔۔۔"اس نے دل جوئی کی نیت سے تیزی سے کہا۔۔۔

"مگر یار۔۔۔میں ان کپڑوں میں ہی ٹھیک ہوں مجھے ضرورت نہیں ہے نئے کپڑوں کی۔۔"

”مجھے کچھ نہیں سننا زونی۔۔میں نے کہہ دیا ناں۔۔۔ہم شاپنگ پہ چل رہے ہیں۔۔۔یعنی چل رہے ہیں۔۔۔چلو اٹھو۔۔۔“عافیہ زبردستی زونی کو شاپنگ مال لے آئی تھی۔۔۔۔

”واو۔۔۔زونی یہ جھمکے دیکھو کتنے پیارے ہیں۔۔“عافیہ کی نگاہ ایک جھمکوں پر جا کر اٹک گئی تھی۔۔۔

”واقعی پیارے ہیں چلو اندر چل کر دیکھتے ہیں۔۔۔“زونی کو اس لمحے اپنا آخری بار شہروز کے ساتھ شاپنگ کرنا یاد آیا تھا۔۔۔

وہ دونوں شاپ کے اندر داخل ہوئیں۔۔ان جھمکوں کو دیکھنے کے لیے۔۔۔

زونی ابھی جھمکوں کو دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک اسے خود پر کسی کی نگاہ محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے سامنے کی جانب دیکھا تو اپنی جگہ منجمد رہ گئی۔۔۔

شہروز۔۔۔" وہ بے ساختہ ہی بڑبڑائی تھی۔۔۔اسے اپنا سانس بند ہوتا" محسوس ہوا۔۔۔

شہروز کی نگاہ پہلے اس پر گئی اور پھر اس کے ساتھ کھڑی لڑکی پر۔۔۔۔جو اپنے کانوں پر جھمکے لگاتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اسے گمان ہوا جیسے وہ کوئی خواب میں ہو۔۔۔۔

عافیہ۔۔۔"اس کے ہونٹوں پر ہلکی سی جمبش ہوئی اور الفاظ کچھ یوں"
ترتیب پائے۔۔۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا اپنی آنکھوں پر۔۔۔ کہ نہ صرف عافیہ زندہ ہے بلکہ
زونی کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی ہے اس لمحے۔۔۔

عافیہ کو دیکھنے کے بعد۔۔۔ اس کا ذہن دوبارہ زونی پر گیا ہی نہیں۔۔۔ جب
کہ زونی کو اپنے خطرے میں ہونے کا سخت اندیشہ ہوا۔۔۔

اسے لگا شہروز وہاں اسے پکڑنے آیا ہے اور یقیناً اس کے ساتھ اس کے گارڈز
وغیرہ ہوں گے۔۔۔ یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے بدحواسی کے عالم میں
بھاگی۔۔۔

زونی؟؟۔۔۔یہ کہاں گ ئی؟؟۔۔"وہ اپنا جھمکا دکھانے کے لیے پیچھے مڑی۔۔۔تو زونی کو نہ پاکر پریشان ہوئی۔۔۔

ابھی وہ اِدھر اُدھر دیکھ ہی رہی تھی کہ اچانک ایک لڑکا آ کر اس کے گلے لگا۔۔۔وہ اتنی گرم جوشی سے لگا تھا۔۔۔کہ اس لڑکی کو لگا۔۔۔کے اس کا سانس رک گیا۔۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کوئی اس کے اتنا قریب ایا تھا۔۔۔اسے تو خوفزدہ ہونا ہی تھا۔۔۔

تم زندہ ہو۔۔۔۔شکر ہے خدا کا۔۔۔"وہ گلے سے ہٹ کر۔۔۔اس کے" چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔بڑی محبت و مسرت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

دور ہٹو۔۔۔کی۔۔کیا بد تمیزی ہے یہ ؟؟۔۔"اس کے ہاتھ پاؤں لرز رہے تھے۔۔۔خاصہ جھنجھلا کر خود سے دور ہٹایا۔۔۔

وہ نہیں جانتی سامنے کھڑا شخص کون تھا اور نہ ہی اسے یاد پڑتا ہے کہ اس نے کبھی اسے دیکھا ہو۔۔۔

عافیہ۔۔۔"اس کے جھنجھلا کر ہٹانے کے باوجود بھی مقابل پر اس کا کوئی اثر نہ تھا۔۔۔وہ پھر پہلے کی طرح نزدیک آگیا۔۔۔

اسے خود کے پھر قریب آکر چھونے کی کوشش کرتا دیکھ۔۔وہ بھولی سی لڑکی فوراً ہی دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

تم پاگل ہو کیا؟؟۔۔۔"عافیہ فوراً ڈر کر بولی۔۔۔"

”کیا ہو گیا ہے عافیہ ؟؟۔۔۔میں شہروز۔۔تم ایسا کیوں بیہیو کر رہی ہو جیسے مجھے جانتی نہ ہو۔۔۔“اسے محسوس ہوا کے عافیہ اس سے ڈر رہی ہے۔۔۔ اسے نہیں سمجھ آیا تھا ایسا کیوں ہے ؟؟۔۔۔۔مگر اسے برا لگ رہا تھا اس کا خود سے ڈرنا۔۔وہ اسے ڈرا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

”م۔۔مجھ سے دور ہٹو۔۔۔۔میں نہیں جانتی تمہیں۔۔۔“وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔

”عافیہ میں جانتا ہوں تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔مگر یقین کرو میں بھی ان لوگوں سے اتنی ہی نفرت کرتا ہوں جتنی تم کرتی ہو۔۔۔۔میرا ان گھٹیا لوگوں سے کوئی تعلق نہیں میں تو خود وہاں صرف اپنی ماں کے لیے جاتا ہوں

ورنہ میں ان لوگوں کی شکل بھی دیکھنا پسند نہ کروں۔۔۔"عافیہ کا خود سے دور جانا۔۔۔اس کے دل پر گرا گزر رہا تھا اس نے فوراً ہی کلائی تھامی۔۔۔

اس کے ہاتھ پکڑ کر بولتے ہی عافیہ الجھ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔"اس بار وہ چیخنے لگی۔۔۔

"سر یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟؟۔۔ہاتھ چھوڑیں میم کا"دوکاندار نے محسوس کر لیا تھا کہ وہ لڑکا اس لڑکی کے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔وہ فوراً ہی بیچ میں آ کر۔۔۔عافیہ کا ہاتھ شہروز کے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

اس دوکاندار کے بیچ میں آتے ہی شہروز کی آنکھیں بدل گئیں۔۔۔ان میں مانو جوالہ مکھی پھوٹ پڑئی ی۔۔۔

ایک بار کھو چکا تھا وہ اپنی محبت کو۔۔۔دوبارہ نہیں کھو سکتا تھا۔۔۔اور نہ ہی اس بار وہ کسی کو اپنے اور عافیہ کے درمیان آنے دینے والا تھا۔۔۔

دور ہٹ۔۔۔"اس نے تو ایسے پھینکا اس دوکاندار کو۔۔۔جیسے وہ آدمی نہیں کوئی گڈا ہو۔۔۔

عافیہ یہ منظر دیکھ۔۔۔مزید خوفزدہ ہوئی۔۔۔
"یہ تو واقعی پاگل ہے"

اس نے بھاگنا چاہا مگر شہروز نے اسے فوراً ہی پکڑ لیا تھا۔۔۔

"کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔ چھوڑو مجھے؟؟۔۔۔" خاصہ جھنجھلا کر۔۔۔اپنی کلائی اس کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کی۔۔۔

"عافیہ میں شہروز۔۔۔۔" وہ دیکھ سکتا تھا عافیہ کے چہرے پر ابھرے ہوئے خوف کے تاثرات کو۔۔۔

اس نے بڑی نرمی سے کہا۔۔۔ جیسے اپنا آپ یاد دلانے کی کوشش کی ہو۔۔۔

"میں تمہیں نہیں جانتی پلیز چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتی۔۔۔ خود کو چھڑانے کی چاہ میں اپنی کلائی مڑوڑنے لگی۔۔۔ تاکہ اس کی پکڑ سے آزاد ہو سکے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ریلیکس۔۔۔۔میں کچھ نہیں کر رہا تمہارے ساتھ ''
۔۔۔۔تم مجھے نہیں جانتی ناں؟؟۔''اس کے پوچھتے ہی عافیہ نے فوراً ہی نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

''نہیں۔۔۔''

تو اب جان لو۔۔۔میرا نام شہروز بخش چوہدری ہے۔۔۔۔احسن بخش کا'' بیٹا۔۔۔''اس نے اپنا تعارف بڑی نرمی سے کرایا تھا مگر کلائی اب بھی نہ چھوڑی۔۔۔۔

''تم جو کوئی بھی ہو میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔''

"بہت ہو گیا تیرا۔۔۔ سمجھ نہیں آرہا تجھے۔۔۔ ہاتھ چھوڑ لڑکی

کا۔۔۔ ورنہ میں اب پولیس کو کال کر دوں گا۔" وہ دوکاندار دوبارہ بیچ میں آیا

تھا۔۔۔ اس بار وہ غصے میں شہروز کا کالر پکڑتے ہوئے دھاڑا۔۔۔ ساتھ ساتھ

پولیس کی دھمکی بھی دی۔۔۔

اس کی دھمکی سن۔۔۔ شہروز کے دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔۔۔

"جس کو چاہے کال کر۔۔۔ جا۔۔۔" وہ کہاں اس دھمکی کو خاطر میں لانے

والا تھا۔ لاپرواہی سے کہہ کر وہ واپس عافیہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔ جو

اسے بہت ڈری ڈری سہمی نظر آرہی تھی۔۔۔

یہاں بات کرنے میں مشکل ہو رہی ہے۔۔۔ چلو میرے ساتھ چلو ۔۔۔ ہم آرام سے بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔۔۔" اس نے نرمی سے کہہ کر اس کا ہاتھ کھینچا۔۔۔ اپنے ساتھ لے جانے کی نیت سے۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی چھوڑو مجھے۔۔۔۔" عافیہ بے بسی سے احتجاجاً چیخی تھی۔۔۔ ساتھ ساتھ اپنی پوری جان سے۔۔۔۔ اپنا ہاتھ اس سے پھر چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

وہ اسے کھینچتے ہوئے باہر لے آیا تھا۔۔۔

اسے زبردستی گاڑی میں بیٹھا کر۔۔۔ گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا عافیہ کو جانے دینے کا۔۔۔۔

وہ نوجوان بخوبی جانتا تھا کہ عافیہ آمن کی کنیز ہے۔۔۔ مگر کسے پرواہ تھی۔۔۔

وہ آمن کو اپنی محبت نہیں دینے والا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔

عافیہ کے لاکھ احتجاج کے باوجود بھی۔۔۔ وہ اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

وہیں دوسری جانب

سوری۔۔۔ میں نے دیکھا۔۔۔"۔۔۔ وہ اپنے مال آج وزٹنگ پر آیا ہوا" تھا۔۔۔۔

اس کے گارڈز اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔۔۔۔ کہ اچانک اس کی ٹکر سامنے سے آتی کسی لڑکی سے ہوئی۔۔۔

اس نے معذرت کرتے ہوئے جیسے ہی نظر اٹھائی۔۔۔ لگا جیسے وقت تھم گیا۔۔۔

مریم۔۔۔" وہ بس اسے دیکھتا رہا۔۔۔ یقین کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ " واقعی آج وہ لڑکی اس کے سامنے کھڑی ہے جسے وہ دو سالوں سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔

جبکہ مقابل کی آنکھیں پہلے حیرت سے پھیلیں اسے دیکھتے ہی۔۔ مگر اگلے ہی لمحے ایسی بے تاثر ہو گئیں۔۔۔ جیسے اسے جانتی ہی نہ ہوں۔۔۔۔

اس کی وہ بے تاثر آنکھیں۔۔۔عالیان کے دل کو لگی تھیں۔۔۔

لگا جیسے پرانے زخم پر۔۔۔پھر سے کسی نے خنجر گھونپ دیا ہو۔۔۔

مریم۔۔۔می۔۔۔"ابھی وہ مزید کچھ کہہ پاتا اس سے قبل مریم تیزی سے" اس کے پاس سے گزر گئی۔۔۔

وہ موڑا۔۔۔تو مریم ایک نوجوان کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

عالیان نے دیکھا... کہ مریم نے اس کے سامنے ہی اس نوجوان کا بازو پکڑا۔۔۔

مریم کے اس اچانک عمل پر شاہمیر نے چونک کر پہلے اسے اور پھر سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔۔۔

جس کی نگاہیں ابھی بھی مریم پر ٹکیں تھیں۔۔۔

اس کا دیکھنے کا انداز بہت الگ تھا۔۔۔ جسے شاہمیر تک محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مریم۔۔ کون ہے یہ ؟؟۔۔۔" شاہمیر نے نہایت رعب دار انداز میں" پوچھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ عالیان کچھ کہ پاتا۔ وہ تیزی سے بولی۔۔ "پتا نہیں۔۔۔ میں نہیں جانتی"۔۔۔

اس لڑکی کا سپارٹ سا لہجہ۔۔۔عالیان کو اپنا دل توڑتا معلوم ہوا۔۔۔

لگا جیسے گہری ضرب پڑی ہو دل پر۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ چلو وائی فی۔۔۔" شاہمیر نے موقعے کی نزاکت کو سمجھتے۔۔۔اس کی کمر کے گرد اپنا ہاتھ حائل کر۔۔۔ نرمی سے کہا۔۔۔

"مریم۔۔۔۔مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" اسے جاتا دیکھ۔۔۔عالیان تیزی سے آگے آکر۔۔ راستہ روک رہا تھا۔۔۔

"مگر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی عالیان۔۔۔" مقابل نے سرد مہری سے جواب دیا۔۔۔

پلیز مریم۔۔۔۔" عالیان کسی صورت اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔جب تک اپنی بات نہ کہہ لے۔۔۔

" مجھے معاف کر دو۔۔۔ائ ایم سوری۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ امی نے تمھارا نکاح نامہ چھپادیا ہے۔۔۔مجھے بعد میں پتہ چلی یہ بات۔۔۔۔" عالیان کا چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔ان
آنکھیں لہو رنگ۔۔۔۔

اس لمحے اس کی حالت ایسی تھی۔۔۔جیسے جان نکل رہی ہو اس کی۔۔۔

" عالیان مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔اس لیے راستہ چھوڑو۔۔۔" مریم دوٹوک انداز و سخت لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

جب یقین کرنے کا وقت تھا تب اس نے نہ کیا۔۔۔ پھر اب معافی مانگنے کا کیا فائدہ۔۔۔ کون سا اس کی معافی سے کچھ بدل سکتا تھا۔۔۔

مریم پلیز۔۔" ابھی عالیان مزید کچھ کہہ پاتا۔۔۔ اس سے پہلے ہی شاہمیر نے اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مار کر دور دھکیلا۔۔۔

" دور رہو میری وائف سے۔۔۔۔ بہت شرافت سے کہہ رہا ہوں۔۔۔" شاہمیر کی دماغ کی رگیں تن گئی تھیں۔۔ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ وارننگ آمیز لہجے میں بولا۔۔۔

" وائف؟؟۔۔۔ تم نے واقعی شادی کر لی؟؟۔۔" عالیان کو جیسے یقین نہ آیا ہو۔۔۔۔

وہ مریم سے مخاطب ہو کر بے یقینی سے پوچھنے لگا۔۔۔

”بالکل۔۔۔تو تم کیا سمجھتے تھے۔۔۔ مجھ سے کوئی شادی نہیں کرے گا اگر تم نہیں کرو گے تو۔۔۔“ مریم دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

بہت غصہ در آیا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔ گویا آج تک اس نے جتنی تکالیف برداشت کی ہیں اس کے نزدیک۔۔۔ان سب کا ذمہ دار عالیان ہو۔۔۔

”فلحال مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔۔ خوامخواہ کا سین کریٹ مت کرو۔۔۔ میں اب شادی شدہ ہوں اور ایک بہت خوشحال زندگی گزار رہی ہوں۔۔۔“ مریم خاصہ جتاتے ہوئے کہہ کر۔۔۔ شاہمیر کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔اس کے برابر سے گزر کر چلی گئی۔۔۔

شاہمیر نے مانا کچھ نہ پوچھا مگر بہت سوالات تھے اس کے ذہن میں۔۔۔

وہیں عالیان خود کو بکھرتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مریم نے شادی کرلی۔۔۔وہ کسی اور کی ہو چکی ہے اب۔۔۔وہ اسکی ایک معافی کا طلبگار ہی رہ گیا۔۔۔اس کا منتظر ہی رہ گیا۔۔۔

کتنے ہی خواب تھے آنکھوں میں۔۔۔جنہیں وہ لمحہ بھر میں چکنا چور ہوتے پا رہا تھا۔۔۔

لمحہ بھر میں یوں محسوس ہوا جیسے بہت تھک گیا ہے۔۔۔جیسے چلنے کی طاقت نہ بچی ہو جسم میں۔۔۔اپنا ہر قدم بہت بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ یوں ہی تھکے ہارے قدم لے رہا تھا کہ سامنے سے ایک لڑکی تیزی سے آکر اس سے ٹکرائی۔۔۔اور وہ اپنا بیلنس برقرار نہ رکھ سکا۔۔۔اور وہ دونوں ہی زمین بوس ہوئے۔۔۔

عالیان۔۔۔عالیان۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔عالیان۔۔۔"زونی پیچھے کی" جانب دیکھ کر بھاگ رہی تھی اس لیے اسے آگے سے عالیان آتا نظر ہی نہ آیا۔۔۔

ٹکراؤ کے بعد۔۔۔اگلے ہی لمحے خود کو ایک کشادہ سینے پر منہ کے بل گرا پایا۔۔۔

اس کے ہونٹ سفید شرٹ سے مس ہوئے تھے۔۔۔

خود کو سنبھالتی۔۔۔ جیسے ہی وہ اٹھی۔۔۔اس نے محسوس کیا عالیان حرکت نہیں کر رہا۔۔۔

عالیان کے گارڈز فوراً ہی اسے اٹھانے آئے تھے۔۔۔

ایک لمحے کے لیے اس نے آنکھ کھولی تو وہ کار میں تھے۔۔۔زونی کا فکرمند چہرہ دیکھ۔۔۔وہ پھر آنکھیں موند گیا۔۔۔

کیونکہ یہ وہ چہرہ نہیں تھا جسے دیکھنے کی وہ ارزو رکھتا تھا اس لمحے۔۔۔

عالیان۔۔۔عالیان۔۔۔" وہ بار بار اس کے چہرے پر تھپتھپا رہی تھی مگر وہ" حسین نوجوان ہوش میں نہ آیا۔۔۔

مریم کا شادی کر لینا اس کے لیے اتنا گہرا صدمہ تھا کہ وہ برداشت نہیں کر پایا۔۔۔

وہ دو سال سے اسی امید پہ جی رہا تھا۔۔ کہ مریم کو ڈھونڈ لے گا ایک دن۔۔۔ اس سے معافی مانگے گا اپنے کیے گناہ کی اور اسے اور اس کے بچے کو اپنا لے گا ۔۔۔اپنی محبت کو پھر پا لے گا۔۔۔ مگر آج ساری امیدیں مانو دم توڑ گئی تھیں۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"مجھے اتارو۔۔۔۔ پلیز گاڑی کھولو۔۔۔۔ مجھے اتارو۔۔۔ میرا بھائی پریشان ہو رہا ہو گا۔۔۔" اس کی بات سن۔۔۔ شہروز جو گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔ اس کا ذہن کھٹکا۔۔۔

بھائی ی؟؟۔۔۔تم یہاں اپنے بھائی کے ساتھ رہ رہی ہو؟؟۔۔"اس نے گاڑی کو اچانک بریک لگا یا تھا۔۔۔جس کے سبب عافیہ کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔۔۔

شہروز عافیہ کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔اس لیے وہ یہ سن حیران ہوا تھا کہ اس کا کوئی بھائی بھی ہے۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔تم کیا سمجھتے ہو میں کوئی لاوارث ہوں۔۔۔میرا بھائی ہے ۔۔۔وہ تمھیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔۔۔اگر اسے پتہ چل گیا اس بارے میں۔۔۔۔اس لیے بہتر یہی ہے تمہارے لیے کہ مجھے یہی اتار دو۔۔۔۔"
عافیہ نے بڑے بھرم سے دھمکی دی تھی۔۔۔

اچھا تم ریلیکس ہو پہلے۔۔۔ میں تمہیں تمہارے بھائی ی کے پاس خود چھوڑ کر آؤں گا۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" وہ اسے اطمینان سے خود پر اعتماد دلانے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

"مگر۔۔"

مگر کیا؟؟۔۔" وہ لڑکی ابرو اچکا کر۔۔۔ڈرے سہمے لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"مگر تمھیں وعدہ کرنا ہو گا کہ تم مجھ سے پھر ملو گی۔۔۔"

میں نہیں ملنا چاہتی تم سے۔۔" تیزی سے جھنجھلا کر بولی۔۔۔

لیکن میں چاہتا ہوں۔۔۔اور ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔۔۔"

آخری جملے پر مانو جیسے جنون اتر آیا اس نوجوان کی آنکھوں میں۔۔۔

"عجیب پاگل آدمی ہو تم۔۔۔میں تمہیں جانتی تک نہیں ہوں۔۔۔اور تم ہو کے میرے پیچھے ہی پڑے چلے جا رہے ہو۔۔۔" وہ شدید جھنجھلاہٹ چہرے پر سجائے گویا ہوئی۔۔۔تو مقابل اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

اس کا دل ٹوٹا تھا عافیہ کو خود سے یوں جھنجھلاتا دیکھ۔۔۔

"عافیہ۔۔۔کیا تمہیں میں واقعی یاد نہیں؟؟۔۔" اسے لگ رہا تھا کہ وہ ناٹک کر رہی ہے۔۔۔ورنہ وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی۔۔۔

میں تمہیں جانتی ہی نہیں بھائی ی۔۔۔" وہ اپنی پیشانی مسلتے۔۔۔۔خاصہ جھنجھلا کر بول رہی تھی۔۔۔

"کون بھائی ی؟۔۔۔۔" شہروز کے سینے میں مانو آگ لگی ہو۔۔۔اسے خود کو بھائی بلاتا دیکھ۔۔۔

اگلے ہی پل اس نے تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کھینچا۔۔۔وہ اس کے بالکل نزدیک آگئی تھی۔۔۔

شہروز کی آنکھیں اسے عجیب سے احساس میں مبتلا کرنے لگیں۔۔۔

اس کے بازو کو جھنجھوڑتے ہوئے۔۔۔ایک ابرو اچکا کر۔۔۔ برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی آواز اس قدر گرجدار تھی کہ مقابل میں ہمت نہ بچی اسے دوبارہ بھائی کہنے کی۔۔۔

"ہم لوورز ہیں۔۔۔نہ کے بہن بھائی ی۔۔۔۔پوری دنیا کے سارے مرد تمہارے بھائی ہیں صرف مجھے چھوڑ کر۔۔یاد رکھنا اب۔۔۔۔" وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر جتاتے ہوئے بولا۔۔۔

"لوورز؟؟۔۔" وہ جیسے الجھی۔۔۔

"عاشق معشوق۔۔۔۔" مزید ڈیٹیل دی۔۔۔وہ بھی بڑی فرصت سے۔۔۔

"عاشق معشوق؟؟۔۔" وہ ابھی بھی الجھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار اس سے مل رہی تھی پھر ان کے درمیان محبت کہاں سے آ گئی۔۔ وہ تو اسے جانتی تک نہیں تھی۔۔۔

ابھی بھی سمجھ نہیں آیا۔۔۔ چلو تو ایک چھوٹا سا ڈیمو دے کر۔۔۔ سمجھا دیتا ہوں۔۔۔ کے ہم کون ہیں۔۔۔" اس کی انکھوں میں ایک عجیب سی چمک ابھری تھی یہ جملہ ادا کرتے ہوئے۔۔ ساتھ ساتھ ہونٹوں پر اسمارک سی مسکراہٹ....

وہ کہ کر آہستگی سے اس کے سرخ ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔

عافیہ کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

مجھے سمجھ آگیا ہے۔۔۔ بس ٹھیک ہے۔۔۔ ڈیمو دینے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں۔۔۔" وہ ڈر کر آنکھیں زور سے میچتے ہوئے۔۔۔۔ عجلت سے بولی۔۔۔ تو مقابل نے بمشکل ہی اپنی مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی ی تھی۔۔۔۔

آج کتنے وقت بعد اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ بھی اتنے نزدیک سے۔۔۔ دل چاہا بس دیکھتا ہی چلا جائے۔۔۔

ابھی وہ اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔ جو اس کے حواس بحال کرنے کا سبب بنا۔۔۔

اس نے عافیہ کا بازو آہستگی سے چھوڑ دیا۔۔۔ جس کے بعد اس نے دیکھا۔۔۔ وہ پیاری سی لڑکی تیزی سے اپنی سیٹ سے جا کر چپک گئ۔۔۔

ہیلو بھائی ی۔۔۔" دوسری جانب شاہمیر تھا۔۔۔"

کہاں چلے گئے ہو تم گاڑی کو لے کر اچانک ؟؟۔۔" وہ تینوں ساتھ ہی "
آئے تھے شاپنگ کرنے۔۔۔۔

او۔۔۔ سوری۔۔۔۔ مجھے اچانک ضروری کام آگیا تھا بھائی۔۔۔ آپ تھوڑا سا"
وہیں ویٹ کریں۔۔۔ میں اسے نمٹا کر۔۔۔ گاڑی لے کر واپس آتا
"ہوں۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے ہم انتظار کر رہے ہیں تمھارا۔۔۔" شاہمیر خود بھی چاہتا تھا "
کہ اسے تھوڑا وقت مل جائے مریم کے ساتھ۔۔۔ ویسے تو وہ اسے منہ لگاتی
نہیں۔۔۔

اسے آنے میں تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔جب تک چلو ہم تھرڈ فلور پر چلتے ہیں۔۔۔کچھ کھا پی لیں گے۔۔۔" وہ سرسری نگاہ سے مریم کو دیکھ کر کہتا ۔۔۔۔آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

عالیان سے ملنے کے بعد اسے اپنا درد بھرا ماضی۔۔۔۔اپنی آنکھوں کے آگے گھومتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ جس کے سبب اس کا دل بہت مایوس و افسردہ سا ہو گیا

وہ بس گھر جانا چاہتی تھی۔۔۔اکیلے بیٹھ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔

چلو۔۔۔" شاہمیر نے پلٹ کر دیکھا تو وہ لڑکی اپنی جگہ منجمد کھڑی تھی۔۔۔۔ کہیں بہت دور و گہری سوچوں میں ڈوبی ہوئی۔۔۔

اس کی آواز سنتے ہی مانو وہ حواسوں میں لوٹی ہو۔۔۔

"مجھے گھر جانا ہے۔۔"

چلی جانا۔۔۔ شہروز کو آنے تو دو پہلے۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔۔۔ مریم اتنی اکتاہٹ کیوں دکھاتی ہے اس کی جانب۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے مریم ایک لمحہ بھی اس کے ساتھ نہیں گزارنا چاہتی۔۔۔

اپنی بیوی کو اپنی سائیڈ رکھنے کے لیے اسے اپنے چھوٹے بھائی کا سہارا لینا پڑتا تھا۔۔۔اور یہ بات اب اسے زہر لگنے لگی تھی۔۔۔

شہروز کی آج کلاس تھی اس کے باوجود وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ شاپنگ پر لایا۔۔۔کیونکہ جانتا تھا اگر الگ سے مریم سے کہے گا تو وہ کبھی راضی نہیں ہو گی۔۔۔اس نے مریم کے سامنے یہ ہی ظاہر کیا تھا کہ سارا پلان شہروز کا ہے۔۔۔

”پتہ نہیں اسے کتنی دیر لگے گی۔۔۔مجھے بہت کام ہے گھر میں۔۔۔“وہ جھنجھلا کر کہتی۔۔۔باہر جانے کی نیت سے مڑی۔۔۔

”کام ہے یا مجھے چھوڑ کر بھاگ رہی ہو؟؟۔۔۔“اس کا بازو تیزی سے پکڑ کر واپس اپنی جانب موڑتے۔۔۔برہمی سے استفسار کیا۔۔۔

تم اتنی اہمیت کہ حامل نہیں ہو میری زندگی میں شاہ میر بخش "

چوہدری۔۔۔ کہ تمہارے سامنے بہانے بناؤں۔۔۔" وہ سپاٹ سے لہجے میں کہہ کر۔۔۔اس سے اپنا بازو ایک جھٹکے سے چھڑا کر۔۔۔ باہر کی جانب چل دی تھی۔۔۔

مریم کی یہ بے رخی اسے اپنے دل پر بھاری ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

زونی کے بعد وہ پہلی لڑکی تھی اس کی زندگی میں۔۔۔ جو اس پر اپنا اثر چھوڑ رہی تھی۔۔۔

جس کی دوری و بے رخی وہ محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

اسے شدید ناگوار گزرا تھا مریم کا خود کو مال میں یوں چھوڑ کر چلے جانا۔۔۔

وہ ہینڈسم لڑکا اس کی پشت تکتا رہا۔۔۔ حتیٰ کہ وہ لڑکی اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تو یہ ہے تمہارا گھر۔۔۔" وہ عافیہ کو خود چھوڑنے آیا تھا۔۔۔"

ہاں۔۔۔ اب گاڑی کا ڈور کھولو اور مجھے باہر جانے دو۔۔۔" مقابل عجلت" سے بولی۔۔۔

یہ لو۔۔۔" اس نے اپنا سیل عافیہ کی جانب بڑھایا۔۔۔"

وہ لڑکی جتنا پینک نظر آرہی تھی۔۔۔مقابل اتنا ہی نارمل انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہے؟۔۔۔"

سیل ہے۔۔۔"وہ نرمی سے بتانے لگا۔۔۔۔"

تو تم اپنا سیل مجھے کیوں دے رہے ہو؟۔۔"وہ الجھ کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔"

کیونکے ہم لوورز ہیں اور لوورز ایک دوسرے سے رابطے میں رہتے" ہیں۔۔۔اب کبوتروں کا دور تو رہا نہیں۔۔۔اس لیے سیل رکھو۔۔۔"وہ سمجھانے والے انداز میں مسکرا کر بولا۔۔۔۔

"اگر۔۔۔وہ بہت سخت مزاج ہیں۔۔۔تم میرے بھائی کو نہیں جانتے
انہیں اس موبائل یا تمہارے متعلق پتہ چلا تو پتہ نہیں کیا کریں گے میرے
ساتھ۔۔۔تم کیوں مجھے مشکلوں میں ڈال رہے ہو؟؟۔۔۔میں نے کیا بگاڑا
ہے تمہارا؟؟۔۔"وہ روتو سا منہ بنا کر گویا ہوئی۔۔۔

"میرے کیا بگڑا ہے؟؟۔۔۔تم یہ پوچھو۔۔۔۔تم نے چھوڑا کیا ہے میرے
پاس؟؟۔۔۔"وہ نوجوان آنکھوں میں محبت کا جنون لیے۔۔۔برہمی سے
ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ عافیہ دانستہ طور پر اسے پہچان نہیں رہی۔۔۔شاید حویلی
میں اپنے ساتھ ہوئے حادثے کے سبب۔۔۔

اس کی ماں بھی حویلی کی ایک کنیز تھی جب اسے کبھی اپنی ماں میں کوئی برائی نظر نہیں آئی۔۔۔۔تو اپنی محبت میں کیسے نظر آسکتی تھی۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے محسوس کیا کہ عافیہ ڈر گئی ہو اس سے۔۔۔اور وہ اسے ڈرانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

فلحال۔۔۔۔اگر کسی لڑکی کی کال آئے۔۔۔تو ریسیو مت کرنا۔۔۔۔" لڑکے کی آئے۔۔۔تو بھی مت کرنا۔۔۔میری امی کی آئے۔۔۔۔تو، تو ہرگز مت کرنا۔۔۔اِن شارٹ سوائے میرے۔۔۔تم کسی کی کال ریسیو نہیں کرو گی۔۔۔"اوکے۔۔۔

اور میں کیسے پہچانوں گی۔۔کہ تمہاری کال ہے۔۔۔"اس نے معصومیت سے سوال کیا۔۔۔

شہروز کو خوشی ہوئی تھی اس کا سوال سن۔۔۔کہ چلو تھوڑی دلچسپی تو دکھائی محترمہ نے۔۔۔۔

"پہلے میں میسج کر دوں گا۔۔۔اب یہ مت کہنا۔۔۔کہ نام نہیں پتہ تمھیں میرا۔۔۔"

"مجھے واقعی نہیں پتا۔۔۔"وہ بھولے پن سے دوبدو گویا ہوئی ی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔کوئی بات نہیں۔۔۔اب یاد کر لو بلکہ دل پر لکھ لو۔۔۔۔شہروز"وہ اس لڑکی کے اچانک قریب آ کر۔۔۔۔اس کے ہونٹوں کو بغور ترسی نگاہ سے دیکھتے۔۔۔بھرائی ی آواز میں کہا۔۔تو مقابل کی جان نکلی تھی۔۔۔

اس کی نزدیکی عافیہ کا دل دھڑکا رہی تھی۔۔۔

جاؤ۔۔۔" وہ شہروز کو دیکھنے میں ابھی مگن تھی۔۔۔۔ کے اچانک کلک کی"
آواز آئی ی۔۔۔ اور اسے پتہ چلا کہ شہروز نے اس کی سیٹ بیلٹ کھول دی
ہے

نرمی سے کہہ کر۔۔۔ گاڑی کا ڈور کھول دیا اس کے لیے۔۔۔

عافیہ کا سب سے بڑا ڈر یہی تھا۔۔۔ کہ کہیں آمن نہ دیکھ لے۔۔۔

وہ فوراً ہی اتر کر گھر کی جانب بڑی۔۔۔

اس کے پرس میں چابی تھی۔۔۔

لرزتے ہاتھوں کے ساتھ اسے نکال کر تیزی سے دروازہ کھولا۔۔۔اور پھرتی سے گھر میں داخل ہو گئی۔۔

دروازہ بند کرتے ہی۔۔۔۔وہ اپنی کمر اس سے لگا کر دھڑکتے دل کے ساتھ وہیں کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

عالیان"ایک خوبصورت اور نرم آواز پر اس کی آنکھ کھلی۔۔۔"

اگلے ہی پل۔۔۔اس کی نگاہ زونی پر گئی۔۔۔

جواس کے بیڈ پر اپنا چاند سہ چہرہ ٹکائے۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑے۔۔۔ سو رہی تھی۔۔۔

اس نے آہستگی سے اپنا ہاتھ اس کی پکڑ سے آزاد کرانا چاہا۔۔۔تو فوراً ہی اس لڑکی کی آنکھ کھل گئی۔۔۔

عالیان۔۔۔تم اٹھ گ ئے۔۔۔"اس کی انکھوں میں مسرت جھلکی" تھی۔۔۔

ہمم۔۔۔"اس نے فقط اثبات میں سر ہلایا۔۔۔کچھ بولنے کا دل نہیں کیا" اس کا۔۔۔

میں ڈاکٹر کو بلا لاتی ہوں۔۔۔" زونی فوراً ہی کہہ کر چلی گئی تھی۔۔۔ "

وہ ڈاکٹر کو لے کر لوٹی۔۔۔ تو عالیان بے سدھ سا آنکھیں بند کیے پڑا تھا۔۔۔

ڈاکٹر عالیان کو چیک کرنے کے بعد۔۔۔ زونی کو اس نوجوان کا خیال رکھنے کا کہہ کر۔۔۔۔ وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔

وہ بے سدھ سا یوں ہی پڑا رہا۔۔۔ حتیٰ کہ پورا دن گزر گیا۔۔۔۔

زونی عالیان کے لیے اتنا پریشان تھی۔۔۔۔ کہ اسے ایک بار بھی عافیہ کا خیال نہیں آیا۔۔۔ جسے وہ مال میں چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔ اور آتا بھی کیوں بھلا۔۔۔ اس کے نزدیک وہ لوگ اسے پکڑنے آئے تھے ان کا عافیہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔۔

زونی نے زندگی میں کبھی کسی کا خیال نہیں رکھا تھا۔۔۔یہ پہلی بار تھا۔۔۔
جب وہ کسی کی تیمارداری کر رہی تھی۔۔۔

عالیان کی پیشانی پر آنے والا پسینہ وہ ٹاول سے صاف کرنے لگی۔۔۔۔

اس کا بخار اترنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔۔جس کی وجہ سے وہ ہسپتال میں ہی رہ رہے تھے۔۔۔

دو دن ہو چکے تھے اسے ہسپتال میں۔۔۔مگر اس نے ایک بار بھی منہ سے کوئی لفظ ادا نہیں کیا۔۔۔

بس سن سی کیفیت میں بیٹھا رہتا اس کی آنکھیں اتنی خالی ہوتیں۔۔۔ کہ لگتا جیسے جینے کی کوئی امید ہی نہ ہو ان میں۔۔۔

" زونی۔۔۔ سر کے والدین ان سے ملنے آرہے ہیں آج۔۔ تو تم چاہو تو گھر جا سکتی ہو۔۔۔" دانش کا رویہ زونی سے بہت بدل گیا تھا۔۔۔اب خاصا نرمی آگئی تھی اس کے لہجے میں۔۔۔

" نہیں۔۔۔۔ جب میں بیمار تھی تو انہوں نے میری بہت خدمت کرئی ی تھی اب میری باری ہے۔۔" وہ نرمی سے گویا ہوئی۔۔۔

" مگر تم تھک گئی ہو گی۔۔۔۔ "

نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں بالکل۔۔۔"ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ "
دروازے سے عالیان کے والدین داخل ہوئے۔۔۔

عالیان۔۔۔میرا بچہ۔۔۔"ریحانہ بیگم روہانسہ آواز میں کہتی "
ہوئی ی۔۔۔عالیان سے آکر چپک گئیں۔۔۔

زونی واقف تھی کہ وہ جاگ رہا ہے۔۔۔لیکن یہ دیکھ اسے کافی حیرانگی ہوئی۔۔۔کہ اس نے اپنی ماں کے اتنی محبت سے گلے لگانے کے باوجود بھی۔۔۔آنکھ نہ کھولی۔۔۔

زونی نے محسوس کرلیا تھاان ماں بیٹے کے درمیان کی خلش کو۔۔۔

تم؟۔۔۔"ریحانہ بیگم اب زونی کی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔۔۔"

میں زونیشہ بخش انٹی۔۔۔میں۔۔۔‘‘ابھی وہ اپنا تعارف دے ہی رہی’’
تھی۔۔۔کہ ریحانہ بیگم فوراہی اٹھ کے اس کے گلے آ لگیں۔۔۔

میں تو دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ تم ہی زونیشہ ہو۔۔۔۔ماشاءاللہ کیا رنگ’’
اور روپ پایا ہے تو نے۔۔۔۔میری بہو تو لاکھوں میں ایک ہے۔۔۔‘‘ریحانہ
بیگم نے اس کی بلائیں لیتے ہوئے۔۔۔بڑی مسرت سے کہا۔۔۔۔تو زونی
حیرت و بے یقینی سے کبھی انہیں تو کبھی عالیان کو تو کبھی دانش کو دیکھنے
لگی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ چل کیا رہا ہے۔۔۔

بہو؟؟۔۔۔‘‘وہ زیرِ لب ناسمجھی سے بڑبڑائی۔۔۔’’

”آپ کو ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تو۔۔۔“ ابھی وہ صفائی دینے ہی لگی تھی۔۔۔کے ریحانہ بیگم تیزی سے اس کی بات کاٹ گئیں۔۔”تمہیں مجھ سے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا۔۔۔عالیان نے مجھے بتادیا تھا فون پر۔۔۔ کہ اس نے شادی کرلی ہے تم سے۔۔۔تم یقینا سمجھ رہی ہو گی کہ میں ان ماؤں میں سے ہوں جو تمہارا گھر بگاڑوں گی مگر یقین جانو۔میں ایسی نہیں ہوں۔۔۔میں تو بہت خوش ہوں تم دونوں کے لیے۔۔۔“ ریحانہ بیگم نے دنیا جہاں کی محبت اپنے لہجے میں سموئے۔۔اس کے رخسار پر اپنا ہاتھ رکھ۔۔۔ بڑی نرمی سے کہا۔۔۔

”عالیان نے بتایا آپ کو؟؟۔۔“ وہ جیسے تصدیق کر رہی تھی دوبارہ پوچھ کر۔۔۔کہ جو اس کے کانوں نے سنا۔۔۔آیا وہ ٹھیک ہے بھی یا نہیں۔۔۔

ہاں۔۔۔"ان کے تصدیق کرتے ہی۔۔زونی نے الجھی نگاہ سے عالیان کی" جانب دیکھا۔۔۔جو بیڈ پر ابھی بھی آنکھیں مونڈے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

عالیان۔۔۔"اس نے آہستگی سے آواز دی۔۔۔""انٹی کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے شاید۔تم انھیں بتاؤ کے۔۔"ابھی وہ عالیان سے بات کر رہی تھی کہ وہ تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے۔۔آنکھیں کھول کر۔۔۔زونی کی جانب دیکھ۔۔۔۔نہایت سخت و نروٹھے لہجے میں بولا۔۔۔"زونی ان سے کہو " جائیں یہاں سے۔۔۔میں ان کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔۔۔

عالیان بیٹا ایسا مت کہو۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔تم آخر مجھے " کب تک سزا دیتے رہو گے ؟؟۔۔۔"ریحانہ بیگم فوراً ہی اس کے پاس آکر ۔۔۔۔ہاتھ پکڑ کر روتے ہوئے بولیں۔۔۔

”میں کسی کو کیا سزا دوں گا میں تو خود سزا بھگت رہا ہوں۔۔۔وہ بھی اس گناہ کی جو انجانے میں کر بیٹھا۔۔۔“وہ منہ پھیر کر۔۔۔رنجیدہ و بکھرے لہجے میں بولا۔۔۔

”بیٹا مجھ سے غلطی ہو گئی میں معافی مانگ تو رہی ہوں اور کتنی بار معافی مانگوں۔۔“وہ روتے ہوئے بے بسی سے بولیں۔۔۔

”پاپا پلیز انہیں یہاں سے لے جائیں۔۔۔میں ان سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔اور نہ ہی انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔پلیز“اس نے اپنے والد کی جانب دیکھ۔۔۔التجائی لہجے میں کہا۔۔۔تو وہ اثبات میں سر ہلا کر۔۔ریحانہ بیگم کو وہاں سے لے گئے۔۔۔

وہ لوگ دانش کے ساتھ چلے گئے تھے۔۔۔ان کے جاتے ہی ماحول پر پھر خاموشی کا راج ہو گیا۔۔۔

زونی عالیان کو الجھی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا آپ مجھے سمجھائیں گے۔۔۔ادھر چل کیا رہا ہے؟؟۔۔" وہ چاہ کر بھی" خود کو روک نہیں سکی تھی عالیان سے سوال کرنے سے۔۔۔

سوری۔۔۔۔ پیرنٹس بہت زیادہ فورس کر رہے تھے شادی کے" لیے۔۔۔۔میں نے چڑھ کر کہہ دیا کہ میری شادی ہو چکی ہے۔۔۔انہوں نے نام پوچھا۔۔۔تم میرا ذہن بلیک آوٹ کر گیا۔۔۔سامنے ہی تم پوچھا لگاتی نظر آئی یں۔۔۔تو۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا تھا۔۔۔

”تو آپ نے میرا نام لے لیا۔۔۔واؤ۔۔۔“زونی کے سمجھ نہیں آیا اس لمحے وہ کیا ری ایکشن دے۔۔۔

”فلحال آپ آرام کریں۔۔۔میں نرس سے کہہ دیتی ہوں وہ آپ کا خیال رکھے گی۔۔۔جب تک آپ کا سیکرٹری واپس نہیں آجاتا۔۔۔“سنجیدگی سے کہہ کر۔۔۔وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

”تم غصہ ہو؟؟۔۔۔“پیچھے سے گمبھیر لہجے میں استفسار کیا گیا۔۔۔

”نہیں۔۔۔غصہ اپنوں پر ہوا جاتا ہے۔۔۔میں تو آپ کو جانتی تک نہیں۔۔۔ہاں بس اب میں۔۔۔“ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ عالیان فوراً اس کا جملہ مکمل کر گیا۔۔۔

کمفرٹیبل نہیں ہو میرے ساتھ۔۔رائی ٹ؟؟۔۔۔ مگر وہ صرف "
"میرے والدین کو ٹالنے کے لیے ایک معمولی سہ جھوٹ تھا۔۔۔۔

پتا ہے۔۔۔ مگر پھر بھی۔۔۔"اسے نہیں سمجھ آرہا تھا کے وہ کیا جواب "
دے۔۔۔۔۔بہت عجیب سی سچویشن میں خود کو گھرا پا رہی تھی۔۔۔

"سوری۔۔۔"

ٹھیک۔۔۔"وہ نظر جھکا کر آہستگی سے بولی۔۔۔ابھی وہ مڑی ہی تھی جانے "
کی نیت سے۔۔۔کے عالیان کی لچکدار آواز کانوں کی سماعت سے
ٹکرائی۔۔۔"تھوڑی دیر اور رک جاؤ۔۔۔میں اکیلا نہیں رہنا چاہتا اس

وقت۔۔۔۔مجھے ڈر ہے۔۔۔میں کچھ غلط کر گزرؤں گا۔۔۔۔مجھے بار بار

''خود کشی کے خیالات آرہے ہیں۔۔۔۔۔

کبھی کبھار ہم لوگوں کو بہت سٹرانگ پاتے ہیں۔۔۔کے ہمیں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ ڈپریشن کا شکار ہو سکتے ہیں۔۔۔۔جیسے عالیان تھا۔۔۔۔وہ ٹوٹ چکا تھا اندر سے۔۔۔اس کا دل کرچی کرچی ہو کر بکھر چکا تھا۔۔۔ایسے میں وہ کسی کو ہر وقت اپنے پاس چاہتا تھا۔۔۔۔خاص طور پر زونیشہ کو۔۔۔وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کی خوشبو بالکل مریم جیسی تھی۔۔۔۔جب وہ اس کے قریب آتا۔۔۔اسے مریم کے اپنے نزدیک ہونے کا احساس ہوتا۔۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کے وہ احساس وہ خوشبو۔۔۔وہ مہک۔۔۔اس سے دور جائے۔۔۔۔

اس کی بات سن۔۔۔زونی کی ہمت ہی نہ ہوئی ی اسے چھوڑ کر جانے کی۔۔۔مانا وہ اس کے ساتھ کمفرٹیبل نہیں تھی مگر وہ اس حالت میں اسے چھوڑ کر بھی تو نہیں جاسکتی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔آپ آرام کریں۔۔۔دانش کے واپس آجانے تک میں ہوں آپ کے پاس۔۔۔"وہ واپس آگ ئی تھی۔۔۔مگر اس بار وہ اس کے پاس چی ئی رپر نہ بیٹھی بلکہ سامنے صوفے پر بیٹھی۔۔۔

اس نے دوری قائم کرنے کی کوشش کی۔۔۔اور یہ دوری عالیان محسوس کر رہا تھا۔۔۔

پانی۔۔۔" عالیان کے پانی مانگتے ہی۔۔۔وہ اٹھ کر اس کے پاس"
آئی ی۔۔۔پانی گلاس میں نکال کر۔۔۔۔اس خوبصورت مگر کمزور نوجوان
کو اٹھ کر بیٹھنے میں مدد کی۔۔۔پھر اس کے لبوں سے پانی کا گلاس لگایا۔۔

پانی پلانے کے بعد۔۔۔۔وہ پھر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی اور دانش کے واپس
آنے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

انتظار کرتے کرتے کب وہ نیند کی وادیوں میں اتر گ ئی۔۔۔اسے کچھ خبر
نہیں۔۔۔۔

عالیان اسے صوفے پر بیٹھ کر سوتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔

پھر اس نے اپنا سیل نکالا۔۔۔۔

تم گھر ہی رک جاؤ۔۔۔"اس نے دانش کو میسج کر دیا تھا۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"

زونی کی آنکھ کھلی تو 12 کے قریب ہو چکے تھے مگر دانش ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔

دانش ابھی تک نہیں آیا؟؟۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی ی۔۔۔"

پھر اس نے اپنے بالوں کو جوڑے سے آزاد کیا۔۔۔جو خاصہ لوس ہو چکے تھے۔۔۔انھیں اپنے ہاتھ سے سیٹ کر۔۔۔دوبارا جوڑا کسا۔۔۔

اُچانک اسے خود پر کسی کی نگاہوں کی تپش محسوس ہوئی۔۔۔اس نے نگاہ اٹھائی تو عالیان سوتا ہوا نظر آیا۔۔۔کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی موجود بھی نہ تھا۔۔۔

اِس احساس کو اپنا وہم گمان کر وہ سر جھٹک کر۔۔۔دوبارا صوفے سے ٹیک لگا کر۔۔۔بیٹھ گئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم؟؟۔۔۔"دروازہ نوک ہونے پر وہ چائے کا کپ نیچے رکھ کر... دروازہ" کھولنے آیا تھا۔۔۔

آجاؤں؟۔۔"زونی نے لچکدار انداز میں پوچھا۔۔۔"

اس نے کوئی ی جواب نہ دیا۔۔۔بس راستہ چھوڑ دیا اس کے لیے۔۔۔

کہاں تھی تم اتنے دنوں سے ؟؟۔۔"وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا"
یہ سوال کرنے سے۔۔۔

میرے باس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی تو میں ان کے ساتھ ہسپتال میں"
تھی۔۔۔"اس کی جانب دیکھ سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔

باس ؟؟۔"وہ الجھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔جن کے گھر میں جھاڑو پوچھا کرتی ہوں۔۔۔۔"

جھاڑو پوچھا؟۔۔۔ کیا بول رہی ہو تم؟؟؟۔۔۔"اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا" بول رہی ہے۔۔۔ بھلا وہ حویلی کی شہزادی۔۔۔ کیوں کسی کے گھر کا جھاڑو پوچھا کرنے لگی؟؟؟۔۔۔

"یار میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں مجھے مزید پریشان مت کرو سوال کر کر کے۔۔"وہ لڑکی خاصہ جھنجھلا کر بولی تھی۔۔۔

"ایک تو مجھے عالیان کی سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ کون اپنے گھر کی ملازمہ کو اپنی بیوی بتاتا ہے اپنے والدین کے سامنے۔؟؟۔۔"چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پارہی تھی یہ سوچنے سے۔۔۔ کہ عالیان نے آخر کیوں اسے اپنی بیوی کہ کر انٹروڈیوس کرایا اپنے والدین سے۔۔۔

زونی پہلے کلئیر کرؤ بات۔۔۔" وہ ابھی ایک قدم ہی آگے بڑھی تھی۔۔۔کے مقابل نے اس کا بازو پکڑ کر روکا۔۔

"افف۔۔۔کیا کلیر کروں؟؟۔۔" وہ الجھ کر۔۔۔

"یہی کے کس کی بات کر رہی ہو تم؟؟۔۔کس کے یہاں جھاڑو پوچھا کرتی پھر رہی ہو؟؟۔۔اور کیوں؟؟۔۔"

"افف۔۔۔تم تو ایسے سوال کر رہے ہو جیسے جانتے نہ ہو۔۔۔کہ میں گھر سے بھاگی ہوئی ہوں۔۔۔" وہ چڑ کر جواب دینے لگی۔۔۔

"تم بھاگ کر آئی ہو یہاں؟؟۔۔" وہ نوجوان جیسے شاکڈ ہوا تھا۔۔۔

تمھیں واقعی نہیں پتا؟؟۔۔۔"اس کی حیرت دیکھ۔۔۔زونی کو محسوس ہوا"
کہ وہ واقعی نہیں جانتا تھا کہ وہ گھر سے بھاگی ہوئی ہے۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔اور سب سے بڑھ کر۔۔کس حرام زادے کے"
ساتھ؟؟۔۔"وہ فوراہی بازو جھنجھوڑ کر۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔پوچھنے لگا
تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں سرخ پڑ گئی تھیں۔۔۔اس خیال سے ہی کہ وہ کسی کے ساتھ
بھاگی ہوئی ہے۔۔۔

کیونکہ مجھے شادی نہیں کرنی تھی شہروز سے۔۔۔۔اور بے فکر رہو"
۔۔اکیلی بھاگی ہوں۔۔۔۔"زونی لاپرواہی سے جوابدہ ہوئی۔۔۔

"تمہیں شہروز سے شادی نہیں کرنی تھی اس لیے تم بھاگ آئی ہیں۔۔۔پاگل تو نہیں ہو تم؟؟۔۔۔۔ تمہیں کچھ اندازہ بھی ہے کتنی بڑی سزا مل سکتی ہے تمہیں بھاگنے کی؟؟۔۔۔تم اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہو زو؟؟۔۔۔" وہ اس کا چہرہ بغور دیتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

شدید غصہ در آیا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔غصے سے کہیں زیادہ فکر تھی۔۔۔

"تو میں اور کیا کرتی؟؟۔۔" وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔۔۔

"بات کرتیں۔۔۔" وہ جیسے تجویز دے رہا تھا۔۔۔

"کس سے؟؟۔۔۔کون سنتا میری؟؟۔۔کیا تم نہیں جانتے میرے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں وہ لوگ۔۔۔"

”پلیز زو۔۔۔اب اتنی شریف مت بنو۔۔۔جب دادی نے تم سے پوچھا تھا تو تم نے خود ہاں کرئی ی تھی شہروز کے لیے۔۔۔“

”تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ میں بھاگ آئی ی۔۔۔بجائے مجھ پر غصہ کرنے کے۔۔۔“وہ جھجھلا کر جتاتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آمن اتنا غصہ کیوں ہو رہا ہے اس پر؟؟۔۔۔کیا وہ واقعی چاہتا تھا کہ وہ شہروز سے شادی کر لیتی۔۔۔

”یار میں کیسے غصہ نہ ہوں۔۔۔جب میں جانتا ہوں کہ تمہاری یہ معمولی سی بے وقوفی زندگی بھر کی سزا بن سکتی ہے۔۔۔“اس کا غصہ اپنی جگہ بجا تھا۔۔۔

یہ تصور ہی اس کی جان نکال رہا تھا کے ابراہیم بخش کے بندوں نے اسے پکڑ لیا تو کیا کریں گے اس کے ساتھ۔۔۔

جواب اس کا اسٹیٹس تھا۔۔۔وہ نہیں لڑ سکتا تھا ابراہیم بخش یا اس کے کتوں سے۔۔۔

"تم کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہو؟۔۔۔دو سال ہو گئے ہیں مجھے بھاگے ہوئے۔۔جب وہ مجھے ابھی تک نہیں پکڑ سکے۔۔۔تو آگے بھی نہیں پکڑ پائیں گے۔۔۔اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔"زونی نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔

"جبکے مقابل کے کان کھڑے ہوئے تھے یہ بات سن۔۔۔"دو سال؟۔۔۔

"ہاں۔۔۔تب ہی تو کہہ رہی ہوں کے پریشان مت ہو۔۔۔"

آمن خاموش ہو گیا تھا۔۔۔اس کا ذہن کمپیوٹر سے تیز کام کر رہا تھا اس لمحے۔۔۔اور کیونکر نہ کرتا بات اس کی محبت پر جو آگ ئی تھی۔۔۔

ایسا ممکن ہی نہیں کہ ابراہیم بخش کے بندے ابھی تک زونی کو ڈھونڈ نہیں پائے۔۔۔یقیناانھوں نے ہاتھ ہلکا رکھا ہے۔۔۔مگر کیوں؟؟؟۔۔۔"اپنی جگہ منجمد کھڑا وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مریم کا گزر سیڑھیوں سے ہوا۔۔۔تو وہاں کا منظر دیکھ۔۔۔آنکھیں ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی یں۔۔۔

شاہمیر ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا اس کے کان کی بالیوں سے کھیلتا نظر آرہا تھا۔۔۔

یہ منظر اسے اپنے دل پر شدید بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں بکس تھیں۔۔۔ جنھیں مزید جکڑتے۔۔۔ وہ ایک دو ثانیوں کے لیے اپنے نام کے شوہر کو دیکھنے لگی۔۔۔ جسے کوئی ی شرم ولحاظ نہیں تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے پر دل جلی مسکراہٹ نمودار ہوئی ی۔۔

شاہ میر اس لڑکی میں اس قدر محو تھا کے سامنے موجود وجود کی اسے کچھ خبر ہی نہیں تھی۔۔۔۔

بغیر کچھ کہے۔۔۔وہ خاموشی سے اسی کے برابر سے گزر کر سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔ہر ایک سیڑھی پر اسے اپنا دل منو بوجھ تلے دبتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

کلاس اسٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔مگر اس کا ذہن شاہمیر میں ہی الجھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

جتنا اس منظر کو بھولنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی اپنے اندر لاوا امڈتا محسوس کرتی۔۔۔۔

وہ صرف کاغذی شوہر ہے۔۔۔۔یہ کیوں بھول جاتی ہو مریم تم؟؟؟۔۔" وہ جیسے خود کو ہی سمجھا رہی تھی۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"مریم۔۔۔۔شکریہ۔۔۔تمہارا پین۔۔۔۔" سلمان اس کے سامنے والی چیئر پر آکر بیٹھتے۔۔۔۔مشکور لہجے میں کہتا۔۔۔اس کا پین اسے واپس کرنے لگا۔۔۔۔

"ہمم۔۔۔ویلکم۔۔۔" مریم نے بھی مسکراتے ہوئے۔۔۔پین واپس لے لیا۔۔۔۔

سلمان مریم کی طرح ہی پڑھاکو تھا۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ دونوں کی بہت بننے لگی تھی۔۔۔

سانولی سی رنگت۔۔۔قد کا لمبا۔۔۔ورزشی جسامت کا مالک سلمان۔۔۔۔

وہ نوجوان مریم کو پسند کرنے لگا تھا۔۔۔

مریم کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر آتی۔۔۔

وہ تھوڑا شرمیلا مزاج کا مالک تھا۔۔۔

ویسے میں لنچ کر سکتا ہوں ناں تمہارے ساتھ؟؟۔۔۔" خاصہ لچک دار " انداز میں پوچھا۔۔۔

بالکل۔۔۔یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے۔۔۔"اس نازک سی پنک" رنگ کے کپڑوں میں ملبوس گڑیا نے دوستانہ انداز میں جواب دیا۔۔

پنک رنگ اس پر بڑا جچ رہا تھا۔۔مانا سادہ سی فراک تھی مگر اس کی خوبصورت فیگر پر قیامت ڈھاتی معلوم ہوئی ی۔۔۔

سلمان لنچ تو کیا ہی کر رہا تھا۔۔۔چوری چوری نظروں سے بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں کہاں جانتے تھے۔۔۔کے کونے میں بیٹھے شخص کی نگاہیں ان ہی پر جمی ہیں۔۔۔

شاہ میر کی آنکھوں میں جوالا مکھی پھوٹنے کو تھی۔۔۔۔

تم کلاس لو گی؟؟۔۔''سلمان نے مریم کے ساتھ چی ئی رسے کھڑے ہوتے۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

''ضرور۔۔۔کیوں تم نہیں لے رہے؟؟۔۔''

نہیں۔۔۔مجھے ذرا کچھ نوٹس بنانے تھے تو میں لائبریری جارہا''
''ہوں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔''سلمان کے جاتے ہی۔۔۔وہ کینٹین سے نکل گئی۔۔۔۔''

اسے نہیں خبر۔۔۔۔سلمان دوبارہ کینٹین میں آگیا تھا۔۔۔۔

ابھی تک ٹیبل کی صفائی نہیں ہوئی تھی ان کی۔۔۔

مریم کی چھوڑی کولڈ ڈرنک جس پر اس کا دل اٹکا ہوا تھا وہ ابھی تک موجود تھی۔۔۔۔وہ اسے ہی پینے کی نیت سے دوبارہ آیا تھا۔۔۔۔

کولڈ ڈرنک کی بوتل کو اس نے مسکراتے ہوئے اٹھانا چاہا۔۔۔ابھی وہ اٹھا پاتا ۔۔۔اس سے قبل ہی اچانک سے سامنے سے کسی نے آکر اس بوتل کو اچک لیا۔۔۔۔

سلمان نے شاکڈ ہو کر سامنے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ ہینڈ سم لڑکا کولڈ ڈرنک کو منہ سے لگائے۔۔۔آخری قطرہ تک گلے میں اتار چکا تھا۔۔۔۔

شاہمیر؟؟۔۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

پہلی اور آخری وارننگ دے رہا ہوں۔۔۔۔میری عورت سے دور رہ۔۔۔"خالی کولڈ ڈرنک کو نیچے ٹیبل پر پٹک کر۔۔۔۔برق کی پھرتی سے مقابل کا کالر دبوچ۔۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔آنکھوں میں شعلہ باری لیے کہا۔۔۔۔پھر جھٹکے سے اسے چھوڑ کر۔۔۔باہر کی جانب چل دیا۔۔۔

سلمان بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

کہاں ؟؟۔" وہ واپس جانے کی نیت سے کوٹ پہننے لگی۔۔۔تو آمن نے آج" اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔

"اپنے گھر۔۔۔"

کون سہ گھر ؟؟۔۔" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔ تفتیشی افسران کی طرح پوچھنے " لگا

میرے باس کا گھر۔۔۔۔ جہاں میں سرونٹ کوارٹر میں رہتی " ہوں۔۔۔" وہ نرمی سے جواب دہ ہوئی ی۔۔۔

کوئی ی ضرورت نہیں واپس جانے کی۔۔۔''آمن نے ظاہر نہیں کیا''
۔۔۔ مگر اب وہ فکر مند تھا اسے لے کر۔۔۔

تو آج سے میں تمھارے ساتھ رہ سکتی ہوں؟؟۔۔''اس کی آنکھیں چمکیں''
تھیں یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

گھر میں رہ سکتی ہو۔۔۔''اس خوبصورت نوجوان نے جملے کی تصیح''
کی۔۔۔وہ بھی سرد مہری سے جتاتے ہوئے۔۔۔۔

یہاں کا دروازہ کب تک کھل جائے گا؟؟۔۔۔''اچانک ہی وہ قریب آ کر''
اپنی شہادت کی انگلی اس کے دل کے مقام پر رکھتے۔۔۔ سنجیدگی سے استفسار
کرنے لگی۔۔۔۔

اس کی بلوری آنکھوں میں پر امیدی چھائی نظر آ رہی تھی۔۔۔

"تمھارے لیے کبھی نہیں کھلے گا۔۔" اس لڑکی کی امید کو توڑنا۔۔۔ بہت مشکل معلوم ہوا آمن کو۔۔۔ بے مروتی سے کہتے۔۔۔ اس کی انگلی اپنے ہاتھ سے ہٹائی ی۔۔۔

جس پر وہ لڑکی منہ بسور کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"میں باہر سو جاؤں گا۔۔۔ آج سے یہ کمرا تم لے لو۔۔۔" نظر جھکا کر کہتا۔۔۔ وہ کمرے سے نکلنے لگا۔۔۔

تمھیں باہر سونے کی ضرورت نہیں ہے کالے بلے۔۔۔ہم ایک کمرے" میں آرام سے رہ سکتے ہیں۔۔"زونی کے جملے سنتے ہی آمن حیرت سے اس کی جانب پلٹا۔۔۔

"کیا؟۔۔"

ہاں۔۔۔بس ایک کام کرنا پڑے گا تمھیں"۔۔۔۔۔۔"

اور وہ کیا؟؟۔۔۔"ابرو اچکا کر تجسس سے۔۔۔"

زیادہ کچھ نہیں۔۔۔بس چھوٹا سہ نکاح۔۔۔۔""دنیا جہاں کی معصومیت" چہرے پر سجائے بولی۔۔۔تو مقابل اس کا خوبصورت چہرہ حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

"چھوٹا سہ نکاح ؟؟۔۔ ہمم۔۔۔۔۔۔وہ کیسا ہوتا ہے ؟؟۔۔" مقابل اپنی تھوڑی پر کھجاتے ہوئے۔۔۔۔۔۔ جیسے معصوم بنا ہو۔۔۔

"تمھیں نہیں پتا؟؟۔۔" زونی حیرت سے آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے۔۔۔

"نہیں۔۔ تم بتا دو۔۔۔" انجان لہجے میں۔۔۔

"دیکھو زیادہ کچھ نہیں کرنا۔۔۔بس دو گواہ لے آؤ۔۔۔اور ایک مولوی صاحب۔۔۔اور پھر ہم آرام سے ایک کمرے میں رہ لیں گے۔۔۔" وہ بڑی معصومیت سے گویا ہوئی ی۔۔۔ جس پر مقابل اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

جب یہ سب اتنا ہی آسان تھا تو پھر بھاگی کیوں تھی پہلے چھوڑ کر؟؟۔۔۔۔

”اووو۔۔۔آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔ مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناں کے تم عافیہ کے ساتھ جا کر رہ لو۔۔۔دو گواہ اور مولوی صاحب کو لانے کی زحمت سے بچ جاؤں گا میں۔۔۔۔“ بڑی فرصت سے تجویز دی۔۔۔

”اتنی بھی کوئی زحمت والی بات نہیں ہے۔۔“ مقابل منہ لٹکا کر بولی۔۔۔

”زیادہ پھیلوں مت زو۔۔۔ گھر میں رہنے کی اجازت دے دی نا یہی بہت ہے تمہارے لیے۔۔۔ بڑی آئی یں۔۔۔ چھوٹے سے نکاح والی۔۔۔“ وہ سر جھٹک کر برہمی سے کہتا۔۔۔ باہر چل دیا تھا۔۔۔

باہر آتے ہی۔۔۔اس نے سب سے پہلے اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔جو اتنی شدت سے دھڑک رہا تھا کہ گمان ہوا کہ باہر ہی نکل آئے گا۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی نکاح کا ذکر چھیڑ کر۔۔۔اس کے دل و روح کو بے چین کر دیا تھا اس نے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

میں دیکھتا ہوں۔۔۔"عافیہ عام کا جوس بنا کر لائی تھی....وہ تینوں بیٹھ کر " وہ ہی پی رہے تھے جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔

آمن ابھی اپنا جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر اٹھنے ہی لگا تھا دروازہ کھولنے کے لیے۔۔۔کہ زونی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔یہ کہتے ہوئے کہ تم جوس پیو۔۔۔میں دیکھ لیتی ہوں۔۔۔

دانش تم؟۔۔۔"دروازے پر دانش کو کھڑا پا کر وہ خاصہ حیران ہوئی" تھی۔۔۔

سر۔۔۔آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"دانش نے سیل اس کی جانب" بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تعجب سے کبھی سیل کو۔۔۔تو کبھی دانش کو دیکھنے لگی۔۔۔

دانش کو کیسے پتہ کہ وہ یہاں ہے ؟۔۔۔پھر عالیان کو اس سے کیا کام آ گیا بھلا اتنی رات کو؟؟۔۔

" بات کریں۔۔۔ سر لائن پر ہیں۔۔۔"زونی کو سوچ میں الجھا دیکھ۔۔۔دانش نے تیزی سے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔۔"اس نے کنفیوز نظروں سے دانش کو دیکھتے۔۔۔سیل اس کے ہاتھ سے لے کر۔۔۔اپنے کان سے لگایا۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"

ابھی تک گھر کیوں نہیں آئیں ؟؟۔۔" اسے امید نہیں تھی کہ دوسری جانب سے اس قدر سخت آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ے گی۔۔۔

وہ۔۔۔میں آج سے آمن کے گھر ہی رہنے والی ہوں "اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔

آمن یعنی کالا بلا ؟۔۔۔"وہ جیسے کنفرم کر رہا تھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔۔"

شاید تم بھول گئی ہو زونی۔۔۔تم نے میرا لاکھوں کا نقصان کیا ہے۔۔۔۔" صرف اس لیے کہ میں تمہارے ساتھ اچھا بیہیو کر رہا ہوں۔۔۔تم میرا

لاکھوں کا نقصان کر کے غائب ہونے کا سوچ رہی ہو؟؟۔۔"اس کے سخت الفاظ زونی کو اپنے چہرے پر طمانچے کی مانند محسوس ہوئے۔۔۔

عالیان کے اچھے رویے کی وجہ سے وہ واقعی بھول گئی تھی کہ اس کے وہاں رہنے کی اصل وجہ اس کا لاکھوں کا قرضہ اتارنا ہے۔۔۔نہ کہ دو وقت کا اچھا کھانا اور سر پر چھت۔۔۔

"دو آپشن ہیں تمہارے پاس یا تو میرا قرضہ اتار دو یا پھر گھر چلی آؤ فوراً۔۔"یہ کہتے ہی اس نے کال ڈسکنیکٹ کر دی۔۔۔

زونی سیل ہاتھ میں لیے۔۔۔الجھے ذہن کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

آمن کی سادہ زندگی اس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔وہ کتنی محنت سے پیسے کما کر اپنا گھر چلا رہا ہے وہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔ایسے میں اپنا لاکھوں کا قرضہ اس کے سر پہ کیسے ڈال سکتی تھی۔۔۔۔

بات چند پیسوں کی ہوتی تو وہ آمن سے فوراً مانگ لیتی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔۔۔مگر بات لاکھوں کی تھی۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔"آمن وہاں آکر اس کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔فکر مند لہجے میں۔۔ابرو اچکا کر پوچھنے لگا۔۔۔

وہ میرے سر کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔مجھے جانا ہو گا۔۔۔"جب کوئی بہانہ نہ سوجھا تو لے کر عالیان کو ہی دوبارا بیمار کر ڈالا۔۔۔۔

"کیوں؟؟۔۔تم کیوں جاؤ گی؟؟؟۔۔۔تمھارا باس کیا بچہ ہے جسے خیال رکھنے کے لیے ایک بے۔بی سیٹر کی ضرورت ہے؟؟۔۔"وہ غصیلی نگاہ سے زونی کو گھورتے۔۔۔دانت پیستے ہوئے طنز کرنے لگا۔۔۔

"ہاں۔۔۔وہ بچے ہی ہیں 12 سال کے۔۔۔"وہ خاصہ پر اعتمادی سے جھوٹ بولی۔۔۔

جانتی جو تھی آمن جانے نہیں دے گا ورنہ۔۔۔

زونی کی بات سن۔۔۔دانش بھی اسے الجھی نگاہ سے دیکھنے لگا۔۔۔اسے کیوں نہیں پتہ چلا۔۔کے اس کا باس بارہ سال کا بچہ ہے؟؟۔۔

"واقعی؟؟۔۔۔"آمن مشکوک نظروں سے اسے گھورتے۔۔۔۔

ہاں تو؟۔۔۔ان کی امی نے مجھ سے کہا تھاان کا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔"
ان کے والدین اسلام اباد گ ئ ے ہوئے ہیں۔۔یے ناں
دانش؟؟؟۔۔۔۔۔"اس نے اپنے جھوٹ میں۔۔۔دانش کی تصدیق مانگی
تھی۔۔۔

ہاں۔۔ بالکل۔۔۔ چلیں زونی۔۔۔وہ رو رہے ہیں بہت۔۔۔"دانش"
بمشکل اپنی ہنسی ہونٹوں میں دباتے سنجید گی سے بولا۔۔۔

اچھا۔۔۔ مگر تم نے تو کہا تھا تم وہاں جھاڑو پوچھا کرتی ہو"آمن اسے"
مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"ہاں میں جھاڑو پوچھا ہی کرتی ہوں وہاں لیکن اس کی والدہ گئی ہوئی ہیں۔۔۔اس لیے میں آج خیال رکھنے جا رہی ہوں۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔" زونی عجلت سے کہہ کر۔۔۔۔اندر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔اپنا کوٹ لینے۔۔۔

"ویٹ۔۔۔میں چھوڑ دیتا ہوں تمہیں وہاں۔۔۔اچھا ہے میں بھی گھر دیکھ لوں گا۔۔" زونی نے ابھی ایک قدم باہر نکالا ہی تھا گھر سے۔۔۔۔کہ آمن تیزی سے بولا۔۔۔

"میں ہوں زونی کو لے جانے کے لیے۔۔۔آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔" دانش واقف تھا کہ عالیان کو پسند نہیں آئے گا۔۔

عالیان کے بلانے کی وجہ چاہے جو بھی ہو۔۔۔ تھی تو زونی ایک معمولی سی ملازمہ ہی ناں۔۔۔اس کے ساتھ اس کے کزن کا اتنی رات کو گھر آنا ۔۔۔دانش کو ٹھیک نہ لگا۔۔۔

زونی؟؟۔۔زونی صرف قریبی لوگ بلاتے ہیں تم زونیشہ بخش" بولو۔۔۔۔"آمن نے اسے اڑے ہاتھوں لیتے۔۔۔ برہمی سے کہا۔۔۔۔تو دانش کو اپنی پیشانی پر پسینے آتے محسوس ہوئے۔۔۔

زونیشہ بخش نام سے تو کوئی شہزادی معلوم ہوتی ہے اور ہے " چورنی۔۔۔۔۔"دانش منہ ہی منہ بڑبڑاتے۔۔۔

اوکے۔۔۔زونیشہ پلیز چلو۔۔۔ورنہ عالیان بابا نے پورا گھر سر پہ اٹھالینا" ہے"وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں زونی کو وارننگ دینے لگا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔"زونی آگے بڑھتی اس سے پہلے ہی آمن نے اس کا بازو پکڑ لیا۔۔

"میں نے کہا ناں۔۔۔میں ساتھ چل رہا ہوں تمہیں چھوڑنے۔۔۔"

مگر اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں بچی نہیں ہوں آمن اب۔۔۔ میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔"وہ خاصا جتاتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

اس کا لہجہ نروٹھا سہ لگا آمن کو۔۔۔۔جو اسے برا بھی لگا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی پل وہ سر جھٹک گیا۔۔۔

"جب تک مجھے تمہارے متعلق پتہ نہیں تھا تب تک بات الگ تھی
زو۔۔۔میں مانتا ہوں تم اپنا خیال رکھ سکتی ہو لیکن میں پھر بھی تمہارا خیال
رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

کتنے وقت بعد اسے محسوس ہوا جیسے وہ لاوارث نہیں ہے۔۔کوئی ہے اس
کے پیچھے۔۔۔کوئی ہے جو اس کا خیال رکھنے والا ہے۔۔۔وہ کیسے انکار کر
دیتی۔۔۔

"اب تم ایسے بولو گے تو میں تو کیا دنیا کی کوئی بھی لڑکی تمہیں منع نہیں کر
سکتی۔۔"وہ بیچاری بے بسی سے مسکراتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔

"چلو پھر۔۔۔" وہ حسین نوجوان اس کا بازو پکڑ کر۔۔۔اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

دانش کی گاڑی آگے آگے چل رہی تھی اور آمن کی اس کے پیچھے۔۔۔

"تو یہ ہے تمھارے باس کا گھر۔۔۔" وہ کھڑکی سے باہر جھانک کر۔۔۔۔ مینشن کے بڑے سے دروازے کو بغور دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

"ہمم۔۔۔ چلو ٹھیک۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔۔ کل ملتے ہیں۔۔۔" زونی نے مسکرا کر الوادع لی۔۔۔

"اس بچے کو سلا کر۔۔۔۔میں یہیں کھڑا ہوں۔۔۔۔کل کیوں؟؟؟

آجاؤ۔۔۔۔ساتھ چلیں گے واپس۔۔۔"آمن کی بات سن زونی کے

طوطے اڑے تھے۔۔۔

"کالے ہے نہیں ضرورت کی ہونے پریشان تمہیں مگر۔۔۔؟؟ہاں

بلے۔۔۔میں یہیں رہتی ہوں سرونٹ کوارٹر میں۔۔۔اور میرے ساتھ

بہت سارے سرونٹ ہیں۔۔کوئی میں اکیلی نہیں ہوں اور میں یہاں بہت

وقت سے رہ رہی ہوں۔۔۔"زونی نے اسے اپنی باتوں سے قائل و

مطمئن کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔

"کرکے ختم کام اپنا جاؤ۔۔۔گا جاؤں نہیں بغیر لیے تمہیں میں۔۔۔۔زو

آؤ۔۔۔بلکہ کل جب تمہاری مالکن واپس آجائیں تو تم ان سے کہہ دینا

کہ تم کام چھوڑ رہی ہو۔۔۔"

"آمن کیوں مجھے ایک کے بعد ایک شاکڈ دے رہے ہو۔۔۔میں کیسے کہہ دوں علیان سے۔۔۔کہ میں کام چھوڑ رہی ہوں۔۔۔اس کی گاڑی کی بھرپائی کرنے کے پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔۔۔۔"زونی دل ہی دل بڑبڑائی ی۔۔۔

"کیا ہوا؟۔۔۔کیا سوچ رہی ہو؟؟۔۔۔جلدی جاؤ اور پھر جلدی واپس آؤ۔۔۔ٹائم ویسٹ مت کرو پہلے ہی رات بہت ہو گئی ہے۔۔۔"امن نے اپنے ہاتھ کی کلائی پر بندی گھڑی میں وقت دیکھ کر۔۔۔فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔

عالیان اور آمن کے درمیان وہ خود کو پھنسا ہوا پا رہی تھی۔۔۔

میں کہہ رہی ہوں ناتم چلے جاؤ گھر تمہیں صبح کالج بھی جانا ہے "
پڑھانے۔۔۔میں آجاؤں گی کل آرام سے۔۔۔" وہ کیسے اس بیچارے کو
پوری رات باہر سڑک پر انتظار کی سولی پر لٹکا چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

زو۔۔۔بحث مت کرو۔۔۔جاؤ۔۔۔" اس بار وہ کڑک لہجے میں بولا تو زونی"
مجبور ہوئی خاموشی سے گاڑی سے نکلنے پر۔۔

جھاڑو پوچھا کر کے تو میں ایک مہینے کا صرف پانچ سے چھ ہزار کما سکتی ہوں "
جبکہ اس کی گاڑی کی بھرپائی لاکھوں میں ہے۔۔میری تو پوری زندگی نکل
جائے گی یار۔۔۔کہاں پھنس گ ئی ہو زونی تم۔۔۔" وہ منہ ہی منہ
بڑبڑاتی۔۔۔خود کو ملامتیں کرتی۔۔۔مینشن میں داخل ہو گئی تھی۔۔۔

تم آگ ئی یں۔۔" ابھی وہ اپنی سوچوں میں مگن چل ہی رہی تھی کہ "اچانک اس کے پیچھے سے آواز آئی ی۔۔۔ جس پر وہ چونک کر پیچھے مڑی ۔۔۔

اسے عالیان گارڈن میں دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا۔۔۔

زونی کو محسوس ہوا۔۔۔ جیسے وہ اسی کے انتظار میں وہاں کھڑا ہو۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک گئی ہے یہ سوچ کر۔۔۔ کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک کروڑوں اربوں کی جائیداد کا مالک اپنی معمولی سی جھاڑو پوچھا کرنے والی ملازمہ کے انتظار میں کھڑا ہو۔۔۔

وہ اندھیرے میں کھڑا تھا۔۔۔ مگر زونی پھر بھی محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ کہ اس کی آنکھیں اسی کے وجود پر ٹکی ہیں۔۔۔۔

"سر۔۔۔میرا کام جھاڑو پوچھے کا ہے۔۔۔مجھے یہاں رات میں رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔میں صرف آپ سے یہاں بات کرنے آئی ی تھی۔۔۔کہ میں بھاگنے والی نہیں ہوں۔۔۔اس لیے آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔باہر کالا بلا میرا انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔میں صبح وقت پر آ جاؤں گی۔۔۔پلیز مجھے جانے دیں"اس نے منتی انداز میں آخری جملہ ادا کیا۔۔۔

وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ آمن پوری رات اس کا انتظار کرتا رہے۔۔۔

"اگر تمہیں یاد ہو۔۔۔۔تو میں نے تمہیں دو آپشن دیے تھے۔۔۔میں نے تمہیں فورس نہیں کیا تھا یہاں آنے پر۔۔۔۔۔۔"زونی کی بات سن وہ آہستگی سے چلتے ہوئے اس کی جانب آیا۔۔۔

اس کے روبرو کھڑے ہو۔۔۔ سینے پر اپنے دونوں ہاتھ فولڈ کر۔۔۔۔ لہجے میں بلا کی بے نیازی لیے گویا ہوا۔۔۔اس قدر بے نیازی کہ زونیشہ کو محسوس ہوا کہ وہ چاہتا ہی نہیں کہ وہ یہاں پر ہو۔۔۔وہ بس پیسے دے دے اور چلی جائے۔۔یہ صرف اس نوجوان کا اپنے پیسے نکلوانے کا طریقہ ہے اس سے۔۔۔

جواب میں زونی کے پاس کچھ نہیں تھا بولنے کے لیے۔۔۔۔

ہاں یہ سچ تھا وہ خود آئی تھی کیونکہ دوسرا آپشن اس کے لیے ناممکن کے مترادف تھا۔۔۔ کہاں سے لائے وہ لاکھوں روپے اس کی گاڑی کی بھرپائی کرنے کے۔۔۔

مگر آمن میرا انتظار کر رہا ہے باہر" وہ جیسے اپنی سچویشن سمجھانے کی "
کوشش کر رہی تھی۔۔۔

تو اس کا مجھ سے کیا لین دین ؟؟۔۔" وہ ابرو اچکا کر۔۔۔۔نا سمجھی سے "
پوچھنے لگا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔" عالیان کہ اچھے بیہیویئر کے سبب وہ اسے اپنا دوست "
سمجھنے لگی تھی۔۔۔ مگر اب محسوس ہوا۔۔۔۔کہ نہیں وہ غلط تھی۔۔۔اس
نے اپنے والدین سے جھوٹ کہا تھا۔۔۔کہ وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔اس لیے
اس کے ساتھ اچھا بیہیو کر رہا تھا تا کہ وہ اس کے ناٹک میں اس کا ساتھ
دے۔۔اب جب کہ اس کے والدین جا چکے تھے یہاں سے۔۔۔تو اسے
ضرورت نہیں تھی اس ناٹک کو مینٹینیور کھنے کی۔۔۔

اس نے بے مروتی سے کہا اور سرونٹ کوارٹر کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اسے علم تھا کہ عالیان سے کچھ بھی کہنا صرف اپنے الفاظوں کا ضیاع کرنا ہے۔۔۔

پوری رات وہ اپنے بیڈ پر کروٹیں بدلتی رہی۔۔۔اسے احساس تھا کہ آمن گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا ہے۔۔۔ مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

عالیان کھڑکی کے پاس کھڑا آمن کو زونیشہ کا گاڑی میں انتظار کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

دو گھنٹے گزر چکے تھے مگر آمن نہیں گیا۔۔۔

اس کی گاڑی میں اے سی نہیں تھا۔۔۔ موسم بھی خاصہ گرم تھا۔۔۔اس کی پیشانی و کپڑے پسینوں سے بھیگ رہے تھے۔۔۔اس کے باوجود وہ گاڑی میں بیٹھ کر اس کا انتظار کرتا رہا۔۔۔

سر بلایا آپ نے ؟؟" دانش کمرے میں آ کر پوچھنے لگا۔۔۔ "

ہاں۔۔۔ زونی کے کزن کو واپس بھیج دو۔۔۔ اگر وہ نہ بھی جائے۔۔۔ تو" " بھی زونی کو بتا دینا۔۔۔ کہ وہ چلا گیا ہے۔۔

اوکے سر۔۔۔" دانش فوراً اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ وہاں سے چلا گیا" تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔۔زونیشہ میم کہہ رہی ہیں۔۔۔کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔۔وہ آج رات یہیں رکیں گی۔۔۔" دانش آمن کی گاڑی کے پاس آکر۔۔۔اس سے مخاطب ہو کر بولا۔۔۔

"وہ بچہ سویا نہیں ابھی تک؟؟"

"نہیں۔۔۔۔انہیں بخار ہے۔۔۔اگر رات میں کسی وقت ان کی آنکھ کھلی اور زونیشہ میم ان کے پاس نہ ہوئیں۔۔۔تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیں گے۔۔۔اس لیے وہ نہیں جا سکتیں۔۔۔" دانش کی بات سن۔۔۔وہ اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔۔لیکن جانے کے لیے پھر بھی تیار نہ ہوا۔۔۔

"اس۔۔۔ اچھا۔۔۔ چلو تو پھر زونی کو بتادو۔۔۔ کہ میں باہر موجود ہوں۔۔۔ اس بچے کا بخار اتر جائے اور وہ سو جائے۔۔۔ تو آجائے باہر۔۔۔۔ ہم ساتھ ہی گھر چلیں گے"

"کہاں اس چورنی کا کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔۔۔ اور کہاں اب یہ لڑکا اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔۔۔ عجیب۔۔۔" وہ دل ہی دل بڑبڑایا تھا۔۔۔

"اوکے۔۔۔" دانش نے مزید کوئی بحث نہ کی۔۔۔

بس سرونٹ کوارٹر کے پاس آکر دروازہ نوک کیا۔۔۔

"ہاں؟۔۔۔" زونی ابھی تک سو نہیں سکی تھی۔۔۔ اسے آمن کی فکر جو لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

آپ کے کزن چلے گئے ہیں۔۔۔ یہ بتانے کے لیے آیا تھا۔۔۔" دانش "
کے جملے سنتے ہی۔۔۔ مانو منو بوجھ اترا ہو اس لڑکی کے سینے سے۔۔۔

اچھا۔۔۔ شکریہ۔۔۔" اس نے دانش کا شکریہ ادا کیا اور پھر سکون سے آ کر "
بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ گہری نیند کی آغوش میں چلی گئی تھی۔۔۔

دوسری جانب آمن اب گاڑی میں بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے لگا تھا۔۔۔

اسے علم ہی نہیں ہوا۔۔۔ کب وہ گاڑی کی سیٹ سے ٹیک لگائے سو گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

سورج کی کرنیں اس کے سفید خوبصورت چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

سیل رنگ ہونے پر۔۔۔اچانک اس کی آنکھ کھلی۔۔۔

زوآئی ی نہیں ابھی تک۔۔۔۔''وہ مینشن کے دروازے کی جانب دیکھتے''
ہوئے بڑبڑایا۔۔۔ پھر اس نے سیدھے ہاتھ سے اپنی آنکھیں مسلتے
ہوئے۔۔۔الٹے ہاتھ سے کال ریسیو کی۔۔۔

کال عافیہ کی تھی جو نہایت پریشان تھی اس کے لیے۔۔۔

''بھائی جان کہاں ہیں آپ؟؟۔۔ کتنی کالز کی میں نے آپ کو۔۔۔ ''

"وہ۔۔۔میں سو گیا تھا۔۔۔"

اپ ٹھیک ہیں نا بھائی؟۔۔۔"وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔ "

"ہاں ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں فکر نہ کرو "

مجھے کالج جانا ہے آپ آ رہے ہیں؟؟؟۔۔۔یا میں اکیلی نکل جاؤں "
؟؟۔۔۔ویسے آپ فکر نہ کریں میں اکیلے جا سکتی ہوں۔۔ بڑی ہو گئی ہوں
اب میں۔۔۔"صبح کے وقت اکثر بہت سناٹا ہوتا تھا گلیوں میں اس لیے امن
اسے جانے نہیں دیتا تھا اکیلے۔۔۔

اس کی بات سن۔۔آمن نے فوراً ہی انکار کیا۔۔۔"کوئی ضرورت نہیں
"اکیلے جانے کی۔۔۔میں آ رہا ہوں۔۔۔

اس نے سوچا زونی کو وقت لگ جائے گا صفائی کرنے میں۔۔۔اتنی دیر میں ۔۔۔وہ عافیہ کو کالج چھوڑ کر واپس بھی آجائے گا۔۔

وہ چوکیدار کو اطلاع کر کے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ گہری نیند کی آغوش میں تھی۔۔۔جب اس کی کانوں کی سماعت سے بلند و گرجدار آوازیں ٹکرانے لگیں۔۔۔۔

دھڑام کی آواز پر۔۔۔وہ چونک کر اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ توڑا تھا۔۔۔

ابھی وہ بیڈ سے اٹھ پاتی اس سے قبل ہی تین نوجوان اس پر ٹوٹ پڑے۔۔۔

دو نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے واپس بیڈ پر گرا دیا.. تیسرے نے آکر اس کے منہ پر رومال لگایا۔۔۔

ایک دو ثانیوں تک اس نے ہاتھ پیر چلانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر نہ جانے اس رومال کی مہک میں ایسا کیا تھا۔۔۔ کہ وہ اپنے پورے جسم کو سن ہوتا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔ اور کچھ ہی لمحے بعد۔۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

عالیان کے گارڈز اور ان گنڈوں میں فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔۔۔

وہ کوئی گنڈا نہیں تھا اور نہ ہی مافیا سے کوئی ی تعلق تھا اس کا۔۔۔۔

اس کی گارڈز بہت جلد ان گنڈوں کے آگے ہار گئے۔۔۔

دیکھو ہماری لڑائی تم سے نہیں۔۔۔ ہمیں بس اس لڑکی کو لے جانا " ہے۔۔۔ تم لوگ راستے سے ہٹ جاؤ۔۔۔ ہم اسے لے جائیں گے۔۔۔"

وہ لوگ پوری تیاری کے ساتھ آئی ے ہوئے تھے۔۔۔ عالیان چاہ کر بھی ان کا مقابلہ نہیں کر پار ہا تھا۔۔۔ پھر اس کے تین چار گارڈز کا ان بارہ تیرا ہٹے

گٹے گنڈوں سے کیا مقابلہ جو گنوں کو ہاتھوں میں لیے۔۔ کسی بھی لمحے فائل کرنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔

اگلے ہی لمحے عالیان کی نظر ایک لڑکے پر گئی۔۔ جو سرونٹ کوارٹر سے ایک لڑکی کو اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے باہر نکلا تھا۔۔

مانا وہ چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ لیکن بغیر دیکھے بھی جانتا تھا کہ وہ زونی ہے۔۔۔

تم لوگ ہو کون ؟؟۔۔ اور کیوں زونی کے پیچھے پڑے ہو ؟۔۔۔ "زونی کی " حالت دیکھ۔۔۔ عالیان کا خون کھول گیا تھا۔۔ وہ ایک جست میں اس لڑکے تک پہنچا۔۔ جو سر پر کالے رنگ کی پگڑی۔۔۔ اور اسی سے چہرے پر نقاب کیے ہوئے تھا۔۔۔

عالیان نے دو ہاتھ مار کر اس لڑکے کو نیچے گرا دیا تھا۔۔۔زونی نیچے گرتی اس سے قبل ہی عالیان نے اس کے بے ست جسم کو تھاما۔۔

ابھی عالیان نے اس خوبصورت سفید پھول کے بے ست جسم کو اپنے سینے سے لگایا ہی تھا۔۔کے پیچھے سے فائر چلی۔۔۔جو ڈائریکٹ آ کے اس کے سیدھے ہاتھ کے بازو پر لگی۔۔۔

مگر وہ لوگ وہیں نہ رکے انہوں نے عالیان کے پاؤں کا بھی نشانہ بنایا۔۔

وہ گرا تو زونی بھی اس کے ساتھ ساتھ گرئ ی۔۔

سر۔۔۔" دانش نے بچانے کی کوشش کی۔۔۔ مگر ان لوگوں نے دانش کو بھی فوراً ہی نشانہ بنالیا تھا اپنی فائی رکا۔۔۔

"اس لڑکے کو اٹھا لے چلو۔۔۔ یہ کام کا ہے ہمارے۔۔۔" فائی زرانا عالیان کی جانب دیکھ۔۔۔ خباثت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

آخر زونی کو کسی کے ساتھ بھاگنے کا الزام بھی تو لگانا تھا ناں۔۔۔

بغیر کسی لڑکے کے اسے واپس لے جائے گا تو باندی کیسے بنائے گا اپنی۔۔۔۔

اس وقت کا اس نے بڑی شدت سے انتظار کیا تھا۔۔۔

وہ بھولا نہیں تھا آج بھی اپنی تذلیل کو۔۔۔

فائی زرانا کے بندے عالیان اور زونی دونوں کو ہی اپنے ساتھ اٹھا لے گئے تھے۔۔۔

❤Husny Kanwal*❤

عالیان کے ہاتھ و پاؤں دونوں سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔تکلیف کی شدت سے اس کے اوسان خطا ہونے لگے تھے۔۔۔ مگر اس لمحے بھی وہ محسوس کر سکتا تھا اپنے برابر میں لیٹی لڑکی کی مہک کو۔۔۔۔

وہ مہک جس کا وہ دیوانا تھا۔۔۔
اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔

"تم فکر مت کرنا زونی۔۔۔میں تمہیں بچالوں گا۔۔۔۔۔" وہ آہستگی سے بڑبڑایا۔۔۔پھر اگلے ہی پل۔۔اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"امی جان اتنی صبح ہی صبح کال کی۔۔خیریت؟؟۔۔" وہ گہری نیند میں تھا جب اسے اپنی والدہ کی کال ریسیو ہوئی۔۔۔

"زونی پکڑی گئی ہے۔۔۔فائی زرانا اسے حویلی لے کر آرہا ہے اس کے عاشق کے ساتھ۔۔۔تم جلدی یہاں پہنچو۔۔۔"

"زونی پکڑی گئی۔۔۔" اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے عافیہ کو زونی کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔

کہیں فائز کو عافیہ کے متعلق تو نہیں پتہ چل گیا۔۔اسے سب سے پہلے یہی خوف لاحق ہوا۔۔

زونی اور اس کے عاشق کے علاوہ کسی اور کو پکڑا ہے؟؟۔۔۔"صرف وہی " جانتا ہے یہ سوال کرتے وقت اس کی جان کیسے سولی پہ لٹکی ہوئی تھی۔۔۔

نہیں تو۔میں نے تو نہیں سنا۔۔۔نوری کبھی کچی خبر نہیں دیتی۔۔۔۔" " کنیز بانو مطمئن انداز میں جواب دہ ہوئی ی۔

فلحال یہ وقت نہیں ہے باتوں کا۔۔۔جلد سے جلد حویلی پہنچوان لوگوں " کے پہنچنے سے پہلے۔۔۔۔تاکہ جب زونی کو کنیز بنایا جائے تو تم یہاں موجود ہو۔۔۔اور اسے اپنی کنیز بنا سکو۔۔۔مت بھولو زونی کے پاس جائی یداد کا

حصہ ہے ابھی بھی۔۔۔۔فائی زرانا کی نظر ہے اس پر۔۔۔تم ویسے بھی اس کے منگیتر رہ چکے ہو۔۔۔تمہارا سب سے زیادہ حق ہے اس پر۔۔۔اگر تم خود آکر اسے مانگو گے کنیز کے طور پر۔۔۔تو فائی زرانا چاہے ایڑیاں رگڑتا رہ جائے لیکن ابراہیم بخش اسے تمہیں ہی دے گا۔۔۔اس لیے جلدی کرو "بیٹا۔۔۔۔اس طرح کے موقعے بار بار نہیں آتے۔۔۔۔

"جی امی میں سمجھ گیا۔۔میں ابھی نکلتا ہوں۔۔۔مجھے شارٹ کٹ پتا ہے۔۔میں ان لوگوں سے پہلے وہاں پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔"وہ نہایت مطمئن لہجے میں گویا ہوا۔۔۔ساتھ ساتھ تیزی سے بیڈ سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

ٹھنڈا پانی جسم پر پڑتے ہی وہ جیسے کرنٹ کھا کر اٹھی۔۔۔

اس نے محسوس کیا کہ اس کے ہاتھ پاؤں بندے ہوئے ہیں۔۔۔وہ حرکت نہیں کر پارہی۔۔۔

اس نے نظر اٹھائی تو سامنے اپنے پھوپھا فائی زرانا کو خباثت سے مسکراتے ہوئے پایا۔۔۔

مانا اس کا سر سن تھا۔۔۔مگر وہ مکمل ہوش میں آچکی تھی۔۔۔

زونی نے فوراہی اپنے ارد گرد دیکھا۔۔وہ حویلی کے بڑے سے صحن میں موجود تھی۔۔۔

اس کے سارے گھر والے سامنے کھڑے تھے۔۔۔۔

ابراہیم بخش ان کے درمیان میں تخت پر گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھا الگ ہی نظر آرہا تھا۔۔

تو میں پکڑی گئی۔۔" وہ کہہ کر بے اختیار مسکرا دی۔۔ "

کہیں نہ کہیں اسے خوشی تھی کہ وہ پکڑی گئی۔۔۔۔ تھک جو گئی تھی وہ اس بلی چوہے کے کھیل سے۔۔۔

پاگلوں کی طرح بھاگتے بھاگتے۔۔ ڈرتے ڈرتے۔۔ جب ڈر سامنے آگیا ۔۔۔ تو بے خوف اسے سینے سے لگانے کے لیے تیار تھی۔۔۔

وہ ایک لکڑی کی کرسی پر بیٹھی ہوئی ی تھی۔۔۔اس کا نازک جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔۔۔

زونی نے سیدھے ہاتھ کی جانب نگاہ کی۔۔۔عالیان اسے درخت سے بندہ ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس حسین نوجوان کا چہرہ جس طرح لٹکا ہوا تھا زونی کو محسوس ہوا۔۔۔کہ وہ بے ہوش ہے۔۔۔

اسے شدت سے دکھ ہوا تھا عالیان کی حالت پر۔۔۔۔وہ بیچارہ خواہ مخواہ ہی گھسیٹا گیا ان سب میں۔۔۔۔

اس نے اپنی ماں کو دیکھنے کی نیت سے پھر ایک بار سامنے کی جانب دیکھا ۔وہاں سب موجود تھے تایا تائی ی۔۔۔ دادا دادی۔۔۔ حتی کے اس کا باپ بھی۔۔۔ بس نہیں نظر آئی ی تو ماں ہی نظر نہ آئی۔۔۔

زونی کی نظر متلاشی ہو گئی۔۔۔ وہ ایک بار اپنی ماں کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔ ان کی گود میں لیٹ کر رونا چاہتی تھی۔۔۔ انکے سینے سے لگ کر سکون پانا چاہتی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ حویلی کی بیٹی تھی۔۔۔ اس لیے یہ خبر کانوکان کبھی کسی کو پتہ ہی نہیں چلی۔۔۔ کہ وہ بھاگ گئی ہے۔۔۔۔ اس کے لیے پنچایت نہیں سجائی گئی تھی بلکہ حویلی میں ہی عدالت لگی تھی۔۔۔

اس کی سزا اور جزا کے فیصلے یہیں ہونے تھے۔۔۔اس کے اپنوں کے سامنے۔۔۔

اسے ایک حرام زندگی کی جانب دھکیلنے والے کوئی اور نہیں۔۔اس کا باپ دادا تایا اور چاچا تھے۔۔۔

حرام زادی۔۔۔تجھے شرم نہ آئی ابراہیم بخش کی پوتی ہو کر منہ کالا کرتے۔۔"فائی زرانا نے اس کے چہرے پر زور دار طمانچہ رسید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ طمانچہ اس قدر زوردار تھا کہ اس کے ہونٹوں سے خون نکلنے لگا۔۔اسے محسوس ہوا جیسے اس کے جبڑے ہل گئے ہیں۔۔۔

مانا تکلیف ہوئی تھی۔۔ مگر مجال ہے چہرے پہ کوئی اس کا اثر نمایا ہو۔۔۔

اس نڈر و باغی لڑکی نے بے تاثر چہرے کے ساتھ سامنے کھڑے اپنے پھوپھا کو دیکھا۔۔۔ پھر ان کے پیچھے کھڑے اپنے چاچا تایا اور اپنے باپ کو۔۔۔ ساتھ ہی شان سے بیٹھے اپنے دادا کو بھی۔۔۔

" تیرا کوئی حق نہیں بنتا مجھے مارنے کا۔۔۔ پیچھے ہٹ سور کی اولاد۔۔۔ یہ حق صرف میرے باپ کا ہے۔۔۔۔" فائز رانا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال نڈر لہجے و دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

" مجھے گالی دیتی ہے۔۔۔" فائز رانا نے غصے سے پاگل ہو کر اس کے خوبصورت چہرے پر طمانچے برسانا شروع کر دیے۔۔۔

تھو ہے تیری مردانگی پر سالے۔۔۔ہاتھ باندھ کر مار رہا ہے ایک لڑکی "
کو۔۔۔ہاتھ کھول۔۔۔ہمت ہے تو۔۔۔"اس خبیث آدمی نے اس نازک
سی لڑکی کے بالوں کو جھنجوڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔تاکہ مزید مار سکے۔۔
اس سے قبل کے وہ یہ عمل کر پاتا۔۔۔زونی نے اس کے منہ پہ تھوکتے
ہوئے۔۔۔اس کی غیرت کو للکارا۔۔۔

مارے غضب و غصے کے۔۔۔اس نے زونی کے ایسا تھپڑ مارا۔۔۔کہ وہ کرسی
سمیت زمین پر جا کر گرئی ی۔۔۔اس کی کرسی تک ٹوٹ گئی تھی۔۔۔
اس کے پیٹ پر جہاں پہلے سے ہی زخم تھا۔۔۔کرسی کی نوک جا کر لگی اور
وہاں سے خون رسنے لگا۔۔۔

جس کے سبب اس کے منہ سے بے ساختہ ہی درد بھری کراہ بلند ہوئی۔۔۔

ہاتھ مت لگانا اسے۔۔" اچانک ہی گرجدار چیخ پورے صحن میں گونجی۔۔۔

سب درخت سے بندھے اس نوجوان کو دیکھنے لگے۔۔۔

"او۔۔۔ تیرے عاشق کو ہوش آگیا۔" وہ دانت پیستے۔۔۔۔ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

"عاشق نہیں ہے وہ میرا۔۔۔۔ دادا اس سے میرا کوئی لین دین نہیں۔۔۔ میں اس کے گھر پر جھاڑو پوچھے کا کام کرتی ہوں فقط۔۔۔اس کے علاوہ نہ میں اسے جانتی ہوں نہ یہ مجھے۔۔۔۔ چھوڑ دیں اسے۔۔۔" زونی اپنے لیے نہ صحیح۔۔۔۔ مگر عالیان کے لیے ضرور فکر مند ہوئی ی تھی۔۔۔۔ جو اس کی وجہ سے ان سب میں پھنس گیا تھا۔۔۔۔

حرام زادی۔۔اپنے عاشق کو بچا رہی ہے۔۔۔"فیض بخش طنزیہ بول" اٹھا۔۔۔

کھولو مجھے۔۔۔۔ہم بات کرتے ہیں پہلے۔۔۔"عالیان نے خود کو آزاد" کرنے کی کوشش میں پھڑ پھڑاتے ہوئے۔۔۔ابراہیم بخش کی جانب مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔

وہ ابراہیم بخش کو نہیں جانتا تھا۔۔۔۔اور نہ ہی وہاں موجود کسی اور شخص کو۔۔مگر جس طرح ابراہیم بخش تخت پر آرام سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔اسے دیکھ کوئی بھی بتا سکتا تھا۔۔۔کہ یہ سب اسی کی اجازت سے چل رہا ہے یہاں۔۔۔۔وہی ان سب کا کرتا دھرتا ہے۔۔۔۔

"نہ کہ میری بات تب کرتے۔۔۔جب تو میرے گھر رشتہ لے کر آتا۔۔۔

بیٹی کو یوں راتوں رات بھگا لے جاتا کمینے۔۔۔" فہیم بخش اسکی بات

سن۔۔۔۔غصے سے تلملا اٹھا تھا۔۔۔ پھر اس سے نہ رہا گیا۔۔۔۔وہ ایک

جست میں عالیان تک پہنچا۔۔۔۔

اس نے عالیان کو جانوروں کی طرح مارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"ابا اس نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔اسے چھوڑ۔۔۔۔جو کرنا ہے میرے ساتھ

کر۔۔۔۔"

"کیوں رو رہی ہے اِس کے لیے؟؟۔۔۔۔۔۔جب تو جانتی ہی نہیں

اسے۔۔۔" احسن بخش نے طنز کا تیر مارا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ میں نہیں جانتی اسے۔۔۔ مگر انسان ہے یہ۔۔۔۔ خوامخواہ کیوں اسے ان سب میں گھسیٹ رہے ہیں؟؟۔۔۔"

"سالی جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی تجھے۔۔۔ میں نے خود تم دونوں کو ایک ساتھ کمرے میں پکڑا ہے۔۔۔" فائز رانا تیزی سے بولا۔۔۔

"جھوٹ مت بول سور۔۔۔ تو نے مجھے گھر کے سرونٹ کوارٹر سے اٹھایا تھا۔۔۔" زونی تیزی سے رد میں بولی۔۔۔

"سب جانتے ہیں یہاں جھوٹ کون بول رہا ہے۔۔۔ اپنے عاشق کو بچانے کے لیے جو تو جھوٹ بولنے کی کوششیں کر رہی ہے ناں۔۔۔ میں بتا دوں وہ سب بیکار ہیں۔۔۔ یہ یہاں سے بچ کر نہیں جائے گا۔۔۔ کم از کم

میں تو اسے یہاں سے زندہ نہیں جانے دوں گا۔۔۔'' فیض بخش اس کے سامنے آ کر۔۔۔آگ بگولا ہو کے دھاڑا۔۔۔

عالیان پہلے ہی زخمی تھا۔۔مزید فہیم کی مار برداشت نہ کر سکا۔۔۔اس کے منہ سے خون کی الٹی ہوئی ی۔۔اور وہ پھر ایک بار بے ہوش ہو گیا۔۔۔

''ابا حضور یہ بھاگی ہوئی ہے۔۔۔اسے میری کنیز بنا دیں۔۔۔اسکی عقل اور اس کی اکڑ دونوں میں ٹھکانے لگا دوں گا۔۔۔'' فائزرانا نے بغیر وقت مزید ضائع کیے اسے اپنی کنیز کے طور پر ابراہیم بخش سے مانگا۔۔۔

''تم جانتے بھی ہو۔۔۔تم کیا کہہ رہے ہو فائز رانا؟؟۔۔۔یہ کوئی گاؤں کی عام سی لڑکی نہیں ہے۔۔۔یہ فہیم بخش یعنی میری بیٹی ہے۔۔۔تو نے سوچ بھی کیسے لیا اسے کنیز بنانے کا؟؟۔۔۔۔۔۔۔۔'' فہیم بخش نے فائز کو اس

لیے زونی کو مار نے دیا۔۔ کیونکہ یہ اس کے نزدیک زونی کی سزا تھی بھاگنے کی۔۔۔۔ مگر اسے کنیز بننے دے۔ یہ اس کی غیرت کو ہر گز گوارا نہ تھا۔۔

" یہ اپنے عاشق کے ساتھ بھاگی تھی۔۔۔۔ قوانین کے مطابق یہ اب کنیز بنے گی۔۔" پھر وہ ابراہیم بخش کی جانب مخاطب ہوا۔۔۔۔" یاد ہے آپ کو ابا حضور۔۔۔ آپ نے گاؤں میں کھڑے ہو کر بھری پنچایت میں کہا تھا۔۔ کہ اگر حویلی کی بیٹی بھی بھاگے گی تو اس کو بھی یہی سزا دیں گے جو اس لڑکی کو دے رہے تھے۔۔۔ آپ اپنے الفاظوں سے پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں۔۔ گاؤں میں پتہ چلا۔۔ تو لوگ کیا کہیں گے۔۔۔ کہ اپنی پوتی کے لیے قانون و زبان بدل لیے ابراہیم بخش نے۔۔" فائی زرانا کی باتیں سن۔۔۔ ابراہیم بخش کا چہرہ سرخ پڑا۔۔

ہماری زبان و قانون کسی کے لیے نہیں بدلتے۔۔۔" وہ اپنے مونچھوں کو تاؤ دے کر۔۔۔سیدھے ہو کر بیٹھتے۔۔۔ برہمی سے بولے۔۔۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے ابا۔۔۔میں آپ کو ایسا نہیں کرنے دوں گا۔۔۔" فہیم زور سے احتجاجاً چیخا۔۔۔۔

"فہیم بخش۔۔۔۔مت بھولو یہ سزا ہے اِس لڑکی کی۔۔۔میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا۔۔۔کہ اگر تم چپ نہ رہ سکو۔۔۔۔تو مت آنا یہاں۔۔۔۔ یہاں صرف میرا فیصلہ چلتا ہے۔۔۔۔" ابراہیم بخش اس کی جانب دیکھ۔۔۔ غضب ناک حد تک لال ہوتے۔۔۔۔ برہمی سے دھاڑے۔۔۔

ابا۔۔۔مجھے آپ کے سارے فیصلے منظور ہیں۔۔۔آپ چاہیں تو اسے یہیں مار دیں۔۔۔مگر میں اسے کسی کی کنیز کے طور پر نہیں دوں گا۔۔۔یہ غیرت ہے میری۔۔۔۔" فہیم بخش مکمل ہی احتجاج پر اتر آیا تھا۔۔۔

چلو شکر۔۔۔اس آدمی میں اتنی غیرت تو ہے" زونی اسے اپنے لیے لڑتا دیکھ۔۔۔دل ہی دل بڑبڑائی۔۔۔

"یہ بھاگ گئی تھی۔۔۔ناجانے کہاں کہاں منہ کالا کرتی پھرئی ہے یہ اپنا ان دو سالوں میں۔۔ فہیم اس کے لیے ابا کے آگے کھڑے ہونے سے بہتر ہے۔۔۔کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔"فیض بخش فہیم کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔غصے سے لال پیلے ہو کر بولا۔۔۔۔

عالیان۔۔۔"ابھی ان دو بھائیوں کی لڑائی چل ہی رہی تھی کہ پیچھے سے ایک زوردار نسوانی چیخ بلند ہوئی ی۔۔۔

سب اس لڑکی کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

وہ دو سال یہاں رہ کر گئی تھی۔۔۔اچھے سے جانتی تھی یہاں کے معاملات کو۔۔۔

عالیان۔۔۔"شاہ میر شہروز و مریم ایک ساتھ ہی وہاں پہنچے تھے۔۔۔"

مریم اور شاہ میر یونی جا رہے تھے۔۔۔جب انھیں شہروز کی کال ریسیو ہوئی۔۔۔

شاہمیر تو یہ تک نہیں جانتا تھا۔۔۔ کہ زونی بھاگ گئی تھی۔۔۔۔ اس کے لیے یہی بہت بڑا شاکڈ تھا۔۔۔ پھر اس پر اس کا دو سال بعد اپنے عاشق کے ساتھ پکڑے جانا۔۔۔ مانو سونے پر سہاگہ۔۔۔

اس نے گاڑی گھمالی تھی۔۔۔۔ یہ کہتے ہوئے۔۔ کہ شہروز ہم ساتھ چلیں گے۔۔۔

اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ مریم کو یونی چھوڑتا۔۔۔ اس لیے اسے بھی اپنے ساتھ ہی لے آیا۔۔۔۔

مریم کو صرف اتنا پتہ تھا کہ زونی اور اس کا عاشق پکڑا گیا ہے۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔ کہ اس کے عاشق کے طور پر عالیان کو وہاں درخت سے بندھا ہوا پائے گی۔۔۔

"عالیان۔۔۔عالیان۔۔۔" وہ فوراً ہی بھاگتے ہوئے عالیان تک پہنچی تھی۔۔۔۔

وہ نوجوان بے ہوش تھا۔۔۔ مریم اس کے لٹکے ہوئے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر۔۔۔ روتے ہوئے پکارنے لگی۔۔۔

"اسے کھولو۔۔۔۔ میں نے کہا اسے کھولو۔۔۔۔" مریم روتے ہوئے چیخی۔۔۔

"مریم۔۔۔" اس کی آواز عالیان کیسے نہ پہچانتا۔۔۔۔ اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔

شہروز پلیز کھولو اسے۔۔۔" مریم نے رسی کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے۔۔۔ شہروز کی جانب دیکھ۔۔۔ منتی انداز میں کہا۔۔۔

مریم کو دیکھتے ہی شاہین بیگم خوفزدہ ہوئی یں۔۔۔ "یہ پھر آگ ئی۔۔۔" وہ دل ہی دل بڑبڑاتے۔۔۔ اپنی گردن پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔۔۔۔

شاہ میر پلیز اِسے کھولو۔۔۔ یہ میرا کزن ہے۔۔۔ پلیز کھولو۔۔۔" شاہ میر و شہروز دونوں ہی آگے بڑھنا چاہتے تھے۔۔۔ مگر احسن بخش نے انھیں آنکھیں دیکھا کر روک دیا تھا۔۔۔

ان دونوں کو ہی عالیان سے کہیں زیادہ زونی کی پرواہ تھی۔۔۔ جسے وہ سوجھے ہوئے چہرے۔۔۔ زخمی ہونٹ۔۔۔ اور رسیوں سے بندھا فرش پر گرا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

شاہ میر واقف تھا اس وقت زونی کے لیے آگے بڑھنا۔۔۔ پورے اپنے خاندان سے لڑنے کے مترادف ہے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ مزید خود کو روک نہ سکا۔۔۔

شاہ میر۔۔۔" وہ ابھی دو تین قدم بڑا ہی تھا۔۔۔ کہ احسن بخش نے پیچھے" سے اس کا نام برہمی سے پکارا۔۔۔

مگر وہ نہ روکا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟۔۔۔" اس نے زونی کی رسی کھولتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔"

شاہ میر پیچھے ہٹو۔۔۔" فائی زرانا نے فوراً ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔۔"

ہاتھ ہٹاؤ اپنا پھوپھا۔۔۔''شاہ میر کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکلتے''
محسوس کیے فائی زرانا نے۔۔۔

شاہمیر پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔''اس بار آواز اس کے والد کی تھی۔۔۔''

اس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو ابراہیم بخش،اس کے والد اور فیض بخش
۔۔۔سب اسے ہی گھور رہے تھے۔۔۔

وہ بھی جانتا تھا کہ زونی کی مدد کرنا اس وقت ایسا ہی ہے جیسے ان کے مخالف
کھڑے ہو جانا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر زونی کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ رسیوں سے بندھی لڑکی۔۔۔ایک وقت اس کا کرش تھی۔۔۔مانا آج وہ اپنے دل میں اس کے لیے وہ جذبات نہیں پا رہا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی اسے اس حال میں چھوڑ کر جانے کے لیے راضی نہیں تھا۔۔۔

”دادا میں زونی کا منگیتر ہوں۔۔۔اور میں چاہتا ہوں آپ زونی کو میرے حوالے کر دیں۔۔۔“ شاہمیر کشمکش میں مبتلا تھا اس لمحے۔۔۔اس کے باوجود اس نے زونی کو کھولنے سے اپنے ہاتھ نہ روکے۔۔۔

احسن بخش غصے سے شاہ میر کی جانب بڑھے۔۔۔تو شہروزان کے راستے میں آ۔۔۔اپنے دادا کی جانب مخاطب ہو کر تیزی سے بولا۔۔۔

میں خود سنبھال لوں گا دادا۔۔ مجھ پر بھروسہ کریں۔۔۔"اس نے جیسے " خود پر اعتماد دلانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔جو بہت ضروری تھا اس لمحے۔۔۔

شہروز عقل کے ناخن لو۔۔ یہ اب پہلے جیسی نہیں رہی۔۔۔ یہ بھاگی ہوئی " ہے دو سال سے۔۔۔۔ نہ جانے کہاں کہاں اس نے اپنا منہ کالا کیا ہے ۔۔۔ تم اب بھی اسے اپنی منگیتر کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔"احسن صاحب شہروز کو دیکھ۔۔۔ برہمی سے سمجھانے لگے۔۔۔

ہاں ابا شہروز کو زونی کی ذمہ داری سونپ دیں۔۔"زونی کو رسیوں سے " آزاد کر۔۔۔ اپنے ساتھ لگا کر کھڑا کرتا۔۔ شاہمیر اپنے والد کی جانب دیکھتے۔۔۔۔نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

زونی اور فہیم بخش دونوں نے اسی لمحے اس بات کو نوٹ کر لیا تھا۔۔۔ کہ شہروز یا شاہ میر میں سے کسی ایک نے بھی زونی کے لیے باندی کا لفظ استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔ صرف ذمہ داری مانگی تھی اس کی۔۔۔

مریم نے بڑی مشکل سے عالیان کی رسی کھول دی تھی۔۔۔

وہ نیچے گرتا اس سے پہلے ہی مریم نے اسے اپنے وجود کے سہارے سے سنبھالا۔۔۔

باقی سب کا دھیان تو زونی پر تھا مگر شاہ میر ان سب میں بھی اپنی بیوی کو نہیں بھولا تھا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تو مریم کو عالیان کے بے ست جسم کو سنبھالتا ہوا پایا۔۔۔اسے یہ منظر بہت دل خراش لگا۔۔۔۔

”یہاں بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔“مریم نے اسے آرام سے درخت سے ٹیک لگا کر بٹھایا۔۔۔اور تیزی سے اس کے لیے پانی لانے گئی۔۔۔

فائی زرانا کو اپنا بنایا کھیل۔۔۔شہروز کے ہاتھوں میں جاتا نظر آیا۔۔۔

”ابا حضور یہ تو پھر ناانصافی ہے گاؤں کی لڑکیوں کے ساتھ۔۔۔اپنی پوتی اور گاؤں کی لڑکیوں میں آپ فرق کر رہے ہیں میں تو یہی کہوں گا۔۔۔اگر آپ نے شہروز کے ہاتھ میں زونی کا ہاتھ دیا تو۔۔۔“

فائی زرانا نے دانستہ طور پر ابراہیم بخش کو بھرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

"ہم نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں سنایا ہے اس لیے فائز رانا اپنے الفاظ بچا کر رکھو۔۔۔" ابراہیم بخش اس کی جانب دیکھ۔۔۔ برہمی سے رعب دار انداز میں۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے گویا ہوئے۔۔۔

"زونی میری بیٹی ہے ابا اور میں اسے شہروز کے ذمے سونپنے کے لیے تیار ہوں۔۔ شہروز چاہے تو نکاح کرتے ہی۔۔۔اسے سزا کے طور پر جان سے مار دے میرے سامنے ہی۔۔۔میں ایک بار بھی اف نہیں کروں گا۔۔۔ مگر میں اسے باندی بننے کے لیے نہیں دوں گا۔۔۔" فہیم اور شاہمیر دونوں ہی شہروز کو سپورٹ کرنے لگے تھے۔۔ کیونکہ ان دونوں کو اس کے ذمہ داری اٹھانے کے لفظ نے یہ گمان دیا کہ شہروز نکاح کرنے کی سوچ رہا ہے۔۔

ابراہیم بخش خاموش رہے۔۔۔

فیض بخش کو سمجھ نہیں آیا وہ کیوں اس فیصلے کو اتنا تول دے رہے ہیں؟؟۔۔۔ کیوں اتنی لڑائی بڑھنے دے رہے ہیں؟؟۔۔وہ فیصلہ سنا دیں۔۔۔سب کو اپنا سر تسلیم خم کرنا ہی پڑے گا اس کے آگے۔۔۔پھر وہ کیوں خاموش ہیں اب تک؟؟۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟۔۔۔"عالیان کے منہ سے اس نے پانی کا گلاس لگا دیا" تھا۔۔۔

اس کے پانی پیتے ہی مریم فکر مندی سے پوچھنے لگی۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ لو۔۔۔لوگ لوگ کون ہیں ؟؟۔۔۔اور تم انہیں کیسے جانتی ہو؟؟۔۔۔" گھیرے گھیرے سانس لیتے ہوئے۔۔بمشکل اس نے سوال کیا۔۔۔

یہ میرا ددھیال ہے۔۔۔" اس کا جواب سنتے ہی عالیان اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا؟؟۔۔یہ جاہل لوگ؟؟۔۔" وہ بے ساختہ ہی بول اٹھا تھا۔۔۔"

ہمم۔۔۔یہ صرف جاہل ہی نہیں۔۔۔ایک نمبر کے کنجڑ ہیں۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے ابراہیم بخش اور ان کے پاس کھڑی شاہین بیگم کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

فلحال۔۔۔یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے عالیان۔۔۔ تمہیں یہاں سے نکلنا ہوگا۔۔۔ ورنہ یہ لوگ تمہیں مار دیں گے۔۔۔زونی کا فیصلہ چاہے جو بھی ہو۔۔ تمہارا فیصلہ صرف موت ہے ان کے نزدیک۔۔۔" مریم کو اس لمحے صرف عالیان کی فکر تھی۔۔

وہ جانتی تھی زونی کا فیصلہ ہوتے ہی یہ لوگ عالیان کو موت کی گھاٹ اتارنے چلے آئیں گے۔۔۔بغیر یہ جاننے کی کوشش کیے کہ وہ بیچارا ان سب میں قصوروار ہے بھی یا نہیں۔۔۔

مریم یہاں کے اندھے قانون کو بخوبی جانتی تھی۔۔۔

زونی کے لیے خاندان کے مرد ایک دوسرے سے لڑنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔

بیٹا باپ کے مقابل آیا ہوا تھا۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہوا تھا اس حویلی میں پہلے۔۔۔

مریم کو پتا تھا۔۔بس یہی ایک موقع ہے عالیان کو یہاں سے زندہ نکالنے کا ۔۔

وہ لوگ ایک دوسرے سے لڑنے میں مشغول تھے۔۔ان کی توجہ عالیان کی جانب کم تھی۔۔۔یا شاید وہ مطمئن تھے کہ عالیان یہاں سے کہیں نہیں بھاگ سکتا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں زونی کو اس حال میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔۔۔یہ جاہل لوگ مار دیں گے اسے" وہ تیزی سے رد میں بولا تھا۔۔۔

مانااس کے جسم میں طاقت نہیں تھی ان لوگوں سے لڑنے کی مگر وہ پھر بھی زونی کوان لوگوں کے بیچ چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

زونی کی فکر مت کرو عالیان۔۔۔۔اس کا باپ اور کزن ہے لڑنے کے لیے۔۔۔تم صرف اپنی فکر کرو اس وقت۔۔۔"مریم اسے سمجھانے لگی۔۔۔

چلو۔۔۔ایسے میں یہ لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں۔۔۔ہم یہاں سے نکل چلتے ہیں۔۔۔"مریم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔تیزی سے کہا۔۔۔

وہ کبھی نہ تیار ہوتا۔۔۔اگر مریم نے اس کا ہاتھ نہ تھاما ہوتا۔۔

یہ وہ ہاتھ تھا جس کی خواہش میں وہ دو سال سے تڑپ رہا تھا۔۔۔

آج جب اس لڑکی نے ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔۔ تو وہ کیسے چھڑا لیتا۔۔

مریم نے نہیں پوچھا اس سے۔۔۔ کہ اس کا اور زونی کا کیا رشتہ ہے۔۔۔ کیونکہ نہ تو اس کے پاس وقت تھا ان باتوں کو سوچنے کا۔۔۔ اور نہ ہی وہ سوچنا چاہتی تھی۔۔۔ عالیان اس کے لیے آج بھی اس کے چھوٹے بھائی جیسا تھا۔۔۔

" تھوڑا سا لڑ سکتے ہو؟؟۔۔۔ چونکہ ان کے گارڈز سے لڑے بغیر نہیں نکل سکتے ہم یہاں سے۔۔۔ "

ہاں۔۔۔بس تم ہاتھ تھامے رکھو۔۔۔تو میں سب کر سکتا ہوں۔۔۔" "
اس کی آنکھیں شدید محبت جھلکا رہی تھی اس لمحے۔۔۔

"ہاتھ نہیں تھامنا۔۔۔ گردن پہ چھرا رکھنا ہے۔۔۔ پکڑو۔۔۔ جیسے ہی گارڈز تمھیں روکنے کی کوشش کریں۔۔۔اور تمہیں لگے سچویشن تمہارے ہاتھ سے پھسل رہی ہے۔۔تو فوراً میری گردن پہ چھرا رکھ دینا۔۔۔یہ لوگ مجھے کچھ نہیں کریں گے۔۔۔اس لیے میری اور زونی کی جانب سے بے فکر رہو۔۔۔اگر تم زونی کی واقعی مدد کرنا چاہتے ہو۔۔۔تو خود پہلے ٹھیک ہو۔۔۔اس حالت میں تم زونی کی تو کیا۔۔۔اپنی بھی حفاظت نہیں کر سکتے۔۔۔" ابھی مریم نے عالیان کو چھری پکڑائی ہی تھی۔۔کہ اس نے دیکھا کہ شہروز اور رفائی زرانا ایک دوسرے کے گریبان تک آ گئے ہیں۔۔۔اور دونوں کے درمیان مارپیٹ شروع ہو گئی ہے۔۔۔

فائی زرا ناہٹا گھٹا پہلوان تھا۔۔۔اسے زیادہ دیر نہ لگی شہروز کو زمین پر پٹکنے میں۔۔۔

اپنے بھائی کو پٹتے دیکھ۔۔۔شاہ میر فوراً ہی میدان میں کود گیا تھا۔۔۔

چلو۔۔۔یہ اچھا موقع ہے۔۔۔"جب مریم نے دیکھا کہ لڑائی بڑھ گئی ہے" ۔۔۔اور سب کی توجہ اب صرف لڑائی کی جانب ہے۔۔۔تو عالیان کو لے کر پیچھے کی جانب سے بھاگی۔۔۔

مریم اسے چھوٹی گلیوں سے گزارتے ہوئے۔۔۔مین دروازے تک لانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

اسے علم تھا کہیں گارڈز ملیں نہ ملیں۔۔۔دروازے پر ضرور ملیں گے۔۔۔

عالیان کو بھاگتے دیکھ۔۔۔وہ لوگ فوراہی اسے پکڑنے آگ ئی ے تھے۔۔۔

عالیان نے بس ایک بار مریم کا چہرہ دیکھا۔۔۔۔وہ اس کے لیے بہت پریشان تھی۔۔۔۔اس کا خوبصورت چہرہ سفید پڑ رہا تھا اس خوف سے کہیں اسے کچھ ہو نہ جائے۔۔۔۔

وہ آج بھی فکر کرتی ہے میری اسے مجھ سے نفرت نہیں"
ہے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔مریم مجھ سے نفرت نہیں کرتی" یہ جملے بڑبڑاتے ہوئے۔۔۔۔چہرے پر ایک دل فریب مسکراہٹ سجائے۔۔۔ان گارڈز کی جانب بے خوف ہو کے بڑھا۔۔۔

جیسے ایک نئ روح پھونک آئی ی ہو اس کے جسم میں۔۔۔۔

ان گارڈز نے عالیان کو ہلکے میں لیا تھا کیونکہ ان کے نزدیک وہ پہلے ہی بہت زخمی حالت میں تھا۔۔۔۔ مگر صرف تھوڑی ہی دیر لگی تھی۔۔۔ کہ انہیں اپنی سوچ پر پچھتاوا ہونے لگا۔۔۔

عالیان نے ایک کے بعد ایک کو زمین بوس کر دیا تھا۔۔۔

جب انہوں نے دیکھا کہ عالیان ان پر حاوی آرہا ہے تو وہ سب ایک ساتھ اس پر حملہ اور ہوئے۔۔۔۔

عالیان ایک ایک کر کے تو لڑ سکتا تھا مگر سب سے ایک ساتھ لڑنا اس کے لیے ممکن نہ تھا۔۔۔۔اس کے ہاتھ پاؤں ابھی بھی زخمی تھے۔۔۔

جب مریم نے نوٹ کیا کہ سچویشن اس کے ہاتھ سے نکل رہی ہے۔۔۔تو مریم جو حویلی کی گلی میں کھڑی چھپ کر یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔فورا ہی نکل کر باہر آگئی۔۔۔

اس کے باہر آتے ہی عالیان فورا اس کی جانب بھاگ کر آیا۔۔۔اور پلان کے مطابق اس کی گردن پر چھری رکھ دی۔۔۔

مریم کی گردن پر اس لڑکے کی چھری دیکھ۔۔۔وہ گارڈز فوراہی پیچھے ہٹ گئے تھے۔۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ وہ لڑکا زونی کا عاشق ہے۔۔۔ وہ اپنے بچاؤ کے لیے مریم کو مار سکتا ہے۔۔۔۔اس کی پاسیبلٹی تھی۔۔۔اس لیے وہ سب پیچھے ہٹ گئے۔۔۔

وہیں دوسری جانب۔۔۔

شاہین بیگم مزید ضبط نہ کر سکیں۔۔۔

وہ زونی کے پاس آ کر۔اس کے بال کی جڑیں جھنجوڑ کر۔۔اس کے چہرے پر طمانچے مارنے لگیں۔۔۔

"تم دونوں بہنیں ڈاینیں ہو ڈاینیں۔۔۔۔میری حویلی کا سکھ چین کھا گ ئی یں دونوں مل کر۔۔"

زونی کے سمجھ نہیں آیا۔۔۔وہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔بہنیں ؟؟۔۔۔اس کی کہاں سے بہن آگئی ؟؟۔۔۔ابھی اس نے یہ سوچتے ہوئے ان کا ہاتھ پکڑا ہی تھا۔۔تاکہ وہ مزید اسے نہ مار سکیں۔۔۔کہ وہ تیزی سے دانت پیستے ہوئے بولیں۔۔۔"بلکہ میری حویلی کا سکھ چین کیا۔۔۔تو، تو اپنی ماں تک کو کھا گئی ڈائی ن۔۔۔"بس ان کا یہ جملہ سننا تھا۔۔۔کے زونی کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

"ناجانے کہاں کہاں منہ کالا کر کے آئی ہے تو۔۔۔اچھا ہوا تیری ماں یہ شرمندگی والا دن دیکھنے سے پہلے ہی مر گئی۔۔۔"ان کا اگلا جملہ۔۔۔مانو اس لڑکی کے جسم سے جان نکال گیا ہو۔۔۔

تیری وجہ سے آج پہلی بار میرا داماد اور پوتے آمنے سامنے آئی یں ہیں۔۔۔ ” میرا شوہر اور بیٹا آمنے سامنے آئے ہیں۔۔۔ سب تیری وجہ سے کرم جلی۔۔۔۔ تو پیدا ہوتے ہی مر جاتی تو اچھا تھا۔۔۔“ زونی کا جسم مکمل ڈھیلا پڑ گیا تھا۔۔۔ اس وجہ سے شاہین بیگم کا ہاتھ بھی اس کی پکڑ سے آزاد ہو گیا۔۔۔

انہوں نے ہاتھ آزاد ہوتے ہی سب سے پہلے اسے پیچھے کی جانب دھکیل دیا۔۔۔ جس کے سبب وہ صحن کے فرش پر۔۔۔ منہ کے بل گرئی ی۔۔۔

اپنی ماں کے انتقال کی خبر اس کے لیے کسی موت سے کم نہ تھی۔۔۔

اسے وہ لمحہ یاد آیا جب اس نے اپنی ماں سے پوچھا تھا کیا آپ میرے ساتھ چلیں گی؟؟؟۔۔۔

”نہیں بیٹا۔۔۔میں تیرے باپ کو چھوڑ کر بھاگ کر بھلا کہاں جاؤں گی۔۔۔“وہ اداسی سے کہہ کر مسکرادی تھی۔۔۔

”مگر میں بھاگنا چاہتی ہوں یہاں سے۔۔۔میرا دم گھٹتا ہے ان لوگوں میں۔۔۔“اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔رنجیدہ سے لہجے میں بولی۔۔۔

”تو بھاگ جا۔۔۔“

”کیا؟؟۔۔“اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔بھاگ جا میری بچی۔۔۔پڑھ لکھ کر۔۔۔۔ بڑی آفسرنی بن کر" واپس آنا۔۔۔اور انہیں دکھانا کہ میری بیٹی ان کے بیٹوں سے کم نہیں ہے۔۔۔"اپنی ماں کی بات سن۔۔۔۔وہ مسکرادی تھی۔۔۔

"ویسے کم تو میری بیٹی ابھی بھی نہیں ہے۔۔۔ مگر آفسرنی بنے گی تو بات الگ ہوگی"

ان کی بات سن۔۔۔۔۔اس نے الفتِ محبت سے سرشار ہو کر۔۔۔فوراً ہی اپنی ماں کے ہاتھ چومے تھے۔۔۔

تب وہ سوچتی تھی۔۔۔ کہ ساری جائیداد بیچ کر وہ اپنی ماں کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزارے گی۔۔۔ایسی زندگی کے کوئی افسرنی بھی کیا گزارے۔۔ مگر حقیقت اس کے کس قدر برعکس تھی آج۔۔۔۔

وہ اس قدر صدمے میں تھی۔۔۔ کہ شاہین بیگم نے اسے پاؤں سے ٹھوکر ماری۔۔۔۔ مگر اسے محسوس تک نہ ہوئی ی۔۔۔

اس کے لیے جیسے دنیا ختم ہو گئی تھی آج۔۔۔ اس کے جینے کا مقصد ختم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی ماں کا فخر بننا چاہتی تھی ہمیشہ سے۔۔۔

اس کا جسم بالکل بے جان ہو گیا۔۔۔۔ آنکھیں سونی و ویران۔۔۔

وہ تو وہ بدنصیب تھی جسے آخری بار اپنی ماں کا دیدار تک نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔

ہاتھ مت لگائی یں اسے۔۔۔"شاہین بیگم جیسے اسے آج مار مار کے ہی ختم"
کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔

وہ جاہل عورت نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔کہ اس کی لاتیں کہاں لگ رہی ہیں
وہ بس اندھا دھن مارے چلی جا رہی تھیں۔۔۔

اور اور وہ لڑکی چپ چاپ کھا رہی تھی۔۔۔۔

اس کے پیٹ کے مقام سے خون تیزی سے رسنے لگا۔۔۔حتی کہ فرش پر
پھیلا۔۔۔

اس کے ہونٹ و گال پھٹ چکے تھے۔۔۔ان سے خون نکلتا الگ ہی نمایاں تھا۔۔۔

وہ لڑکی اس قدر بری حالت میں تھی کہ کوئی بھی اسے دیکھ کر ترس کھا جاتا۔۔۔ مگر اس کی اپنی دادی کھانے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

فہیم زندگی میں دوسری باران کے اور ابراہیم بخش کی آنکھوں میں آیا تھا۔۔۔پہلے کومل کے لیے۔۔۔اور آج اپنی بیٹی زونی کے لیے۔۔۔

انہوں نے کومل کو بے دردی سے گلا گھونٹ کر اپنے ہاتھوں سے مار دیا تھا ہسپتال میں جہاں وہ سیڑھیوں سے گرنے کے بعد بھی زندہ بچ گئی تھی۔۔۔اور اب وہ زونی کو بھی مارنے کے لیے تیار کھڑی تھیں۔۔۔

انہیں نہیں خبر مریم کہاں سے آئی۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔وہ مکمل زونی پر چھا گئی تھی۔۔۔ جیسے کوئی بڑی بہن اپنی چھوٹی بہن پہ قربان ہونے چلی آئی ہو۔۔۔

اسے علم تھا کہ وہ شاہین بیگم سے نہیں لڑ سکتی۔۔۔اس کے باوجود وہ اپنی بہن کے لیے لڑنے آئی ی تھی۔۔۔

تو ہٹ اس کے پاس سے۔۔۔"زونی کی تائی ی رانی بیگم فوراہی آکر مریم" کو بالوں سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی زونی سے اسے دور لے گ ئی۔۔۔

ایک طرف مردوں کی لڑائی طول پکڑ رہی تھی۔۔۔تو دوسری جانب شاہین بیگم زونی کو مارنے پہ تل آئی یں تھیں۔۔۔۔اور اس کام میں ان کا ساتھ رانی بیگم دینے لگیں۔۔۔۔

مریم نے جیسے تیسے کر کے خود کو رانی بیگم کی پکڑ سے آزاد کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔ کے اس کی ساس بھی آ کر اسے پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

شاہمیر کی ماں تو چاہتی ہی یہی تھی کہ زونی مر جائے۔۔۔اور فہیم کی جائیداد کا سارا حصہ مریم کو مل جائے۔۔۔۔تاکہ جائیداد کا سب سے بڑا حصہ ان کے بیٹے شاہمیر کے پاس ہو۔۔۔۔

" امی چھوڑیں مجھے۔۔۔وہ مار دیں گی زونی کو۔۔۔" وہ بے بسی سے چیخی۔۔۔

مریم بہت دبلی پتلی سی لڑکی تھی۔۔ جبکہ اس کی ساس اور رانی بیگم دونوں ہی صحت مند عورتیں۔۔۔ان سے اس نازک جان کا کیا مقابلہ۔۔۔

یہ سارا تماشہ ابراہیم بخش آرام سے بیٹھ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ فیض بخش کو آج اپنے باپ کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔ آخر وہ چاہ کیا رہا تھا؟؟۔۔۔ کیوں وہ یہ سب روک نہیں رہا تھا؟؟۔۔۔

فائز رانا اسی کی شے پر اچھل رہا تھا۔۔۔ ورنہ اس کی مجال نہیں تھی۔۔۔ کے ابراہیم بخش کے پوتوں کے منہ کو آتا۔۔۔

شاہمیر نے فائز کو چت کر ڈالا تھا مار مار کر۔۔۔۔ اگر فیض بخش اور اس کی پھوپھو اسے نہ روکتے۔۔۔ تو یقیناً آج اسے جان سے ہی مار دیتا۔۔۔

وہ لڑکی بے جان جسم و پتھریلی آنکھوں کے ساتھ اپنے سامنے کا منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسے نہیں علم وہ اور کتنی دیر جینے والی تھی۔۔۔ یا کتنی دیر اور

برداشت کر سکتی تھی۔۔۔ مگر یہ سکون تھا دل کو۔۔۔ کہ بہت جلد اپنی ماں سے مل لے گی۔۔۔ جس سے ملنے کی خواہش میں اس کا دل تڑپ رہا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں کے آگے دھندلا پن چھانے لگا۔۔۔

اپنی ماں کو ایک اچھی زندگی دینے کا خواب تو کجا وہ تو ان کے خواب کے مطابق آفسرنی بھی نہ بن سکی۔۔۔ اور یہ سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔

دادی۔۔۔ ''اچانک ایک گرجدار آواز پورے صحن میں گونجی۔۔۔''

سب کی توجہ اس آواز کی جانب از خود ہی مرکوز ہو گئی تھی۔۔۔

کالے کرتے میں ملبوس وہ نوجوان لمبے قدم بھرتا تیزی سے اس بے جان لڑکی کے پاس آیا تھا۔۔

زو۔۔۔زو۔۔۔۔۔آنکھیں کھولو زو۔۔۔"اسے دیکھتے ہی شاہین بیگم " مارے حیرت کے خود ہی پیچھے ہٹیں۔۔۔

شاہ میر، شہروز، فہیم اور باقی سب مرد حضرات کی توجہ آمن کے چیخنے پر۔۔۔اب جاکر زونی کی جانب آئی ی تھی۔۔۔

ابراہیم بخش کے چہرے پر آمن کو دیکھتے ہی پراسرار مسکراہٹ ہونٹوں کے کناروں پر بکھر آئی ی۔۔۔

زو۔۔۔میں نے کہا آنکھیں کھولو۔۔۔زو۔۔۔''اس کے زخمی جسم کو''
اپنی باہوں میں بھر کر۔۔۔وہ روتے ہوئے چیخنے لگا۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔

عافیہ کو چھوڑنے کے بعد۔۔۔وہ واپس زونی کو لینے عالیان کے مینشن آ گیا
تھا۔۔۔

مگر وہاں کے حالات دیکھ۔۔۔اس کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

دانش جو وہاں پہ زخمی حالت میں پڑا تھا اس نے بتایا کہ کچھ لوگ آئے تھے
زونی کو لے جانے۔۔۔۔عالیان اسے بچانے کے لیے بہت لڑا۔۔۔مگر

انہوں نے فائر کرنا شروع کر دیے۔۔۔ وہ زونی کو اپنے ساتھ اٹھا لے گئے۔ اور ساتھ ساتھ عالیان کو بھی۔۔۔

دانش کی بات سننے کے بعد۔۔۔ آمن باخوبی جانتا تھا۔۔۔ کہ یہ کام کون کر سکتا ہے۔۔۔

اس کا ڈر سامنے آیا تھا۔۔۔ وہ لوگ آخر زونی کو پکڑ کر لے گئے تھے۔۔۔۔

وہ دانش کے ساتھ ہی حویلی پہنچا۔۔۔

گاڑی میں آمن کو بیٹھا دیکھ چوکیداروں نے فوراً ہی دروازہ کھول دیا تھا۔۔۔

جب ان کی گاڑی اندر داخل ہوئی تو انہوں نے مریم اور عالیان کو ایک ساتھ پایا۔۔۔کچھ اس حالت میں کہ عالیان کی چھری مریم کی گردن پر تھی۔۔۔

دانش نے آمن کو بتادیا تھا راستے میں کے عالیان کی گاڑی کا زونی نے نقصان کیا تھا جس کی بھرپائی کرنے کے لیے وہ اس کے گھر میں جھاڑو پوچھے کا کام کرتی ہے۔۔۔

آمن کو کوئی دھچکا نہیں لگا یہ جان کے۔۔۔کہ عالیان ایک جوان لڑکا ہے نہ کہ کوئی 12 سالہ بچہ۔۔۔۔کیونکہ وہ زونی کی شخصیت سے بخوبی واقفیت رکھتا تھا۔۔۔اور زونی کے جھوٹ اس کے لیے کوئی نئی بات نہیں تھے۔۔۔

کیونکہ عالیان نے مدد کی تھی زونی کو بچانے میں۔۔۔اس لیے عالیان کو یہاں سے نکالنا آمن کو اپنا فرض معلوم ہوا۔۔۔۔

دانش کو گاڑی سمیت دیکھتے ہی عالیان کی آنکھیں چمکیں تھیں۔۔۔

سب پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔" وہ اپنے ساتھ گاڈرز لے کر آئے تھے۔۔۔" لیکن ان کی ضرورت نہ پڑی۔۔۔۔ صرف آمن کے کہتے ہی وہ سب عالیان سے خود ہی پیچھے ہٹ گئے۔۔۔۔

عالیان کو گاڑی میں بیٹھا کر وہ وہیں کھڑا رہا۔۔۔ حتی کہ ان کی گاڑی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اسے ڈر لاحق تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اندر چلا جائے اور یہ لوگ پھر عالیان کو پیچھے سے پکڑ لیں۔۔

جبکہ مریم تیزی سے اندر واپس بھاگ گئی تھی۔۔۔کیونکہ اسے اپنے شوہر کی فکر لاحق تھی۔۔۔وہ اپنے شوہر کو فائی زرانا سے لڑتا ہوا دیکھ کر آئی تھی۔۔۔

اگر آمن کو علم ہوتا کہ اس کی ہر ایک لمحے کی دیری زونی کو موت کے قریب پہنچا رہی ہے۔۔۔تو یقیناوہ وہاں نہ رکتا۔۔۔

حال۔۔۔

آمن۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔"آمن کو دیکھتے ہی رانی بیگم فوراہی مریم کو" چھوڑ۔۔۔تیزی سے اپنے بیٹے کی جانب لپکی تھیں۔۔۔

فیض بخش کی بھی آنکھیں چمک اٹھی تھیں اپنے بیٹے کو دو سال بعد واپس حویلی میں یوں اچانک دیکھ۔۔۔

اس نے قسم کھائی تھی وہ دوبارہ یہاں نہیں آئے گا۔۔۔ مگر وہ آیا۔۔اسے تو آنا ہی تھا۔۔۔آخر اس کی جان پر جو بن آئی ی تھی۔۔۔

زو۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔زو۔۔۔"اسے اپنے ارد گرد کسی کی پرواہ نہیں" تھی۔۔۔۔پرواتھی تو صرف اس لڑکی کی جو بے جان سی اس کی باہوں میں پڑی تھی۔۔۔

اس کے جسم کا وہ کون سا حصہ تھا جو زخمی نہ تھا۔۔۔

گاؤں کی لڑکیوں کو تو پھر باندی بنایا جاتا ہے۔۔۔ مگر اس بیچاری کو تو جانوروں کی طرح مارنے پر تل گئے تھے۔۔۔

دور رہیں۔۔۔" رانی بیگم ابھی اس کے گلے لگتیں۔۔۔اس سے پہلے ہی وہ" ان کی جانب نظر اٹھا کر نفرت سے دیکھ۔۔۔ کدورت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

زونی آنکھ نہیں کھول رہی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ ڈر گیا تھا۔۔۔

زونی۔۔۔" شاہ میر فوراً ہی اس کے پاس آیا تھا۔۔۔ پیچھے پیچھے شہروز" بھی۔۔۔

"گاڑی نکالو جلدی۔۔۔اسے ہسپتال لے کر جانا ہوگا" آمن نے شاہ میر سے مخاطب ہو کر عجلت سے کہا۔۔تو وہ تیزی سے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔باہر کی جانب جانے لگا۔۔۔

آمن اس بے جان گڑیا کے زخمی وجود کو اپنی باہوں میں بھر کر کھڑا ہوا اسے ہسپتال لے جانے کی نیت سے۔۔۔

"رک جاؤ۔۔۔کس نے اجازت دی تمہیں ہماری پوتی کو یہاں سے لے جانے کی؟؟۔۔۔" ابراہیم بخش اپنے مقام سے کھڑے ہو کر آمن کی جانب دیکھ۔۔۔سنجیدگی سے پوچھنے لگے۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔شاہمیر کے قدم بھی از خود رکے۔۔۔

وہ جانتا تھا ابراہیم بخش کی اجازت کے بغیر زونی کو ہسپتال نہیں لے جا سکتے۔۔۔اور کسی طرح لے بھی گئے تو ہسپتال والے نہیں لیں گے۔۔۔

"شاہ دادا اس کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔خون بہت بہہ رہا ہے۔۔۔" شاہ میر نے تیزی سے ابراہیم بخش سے مخاطب ہو کر پریشان لہجے میں کہا۔۔۔

"آپ روک سکتے ہیں تو روک لیں۔۔۔" اس سے قبل ابراہیم بخش اپنی شرط رکھتے۔۔۔آمن بے خوف و نڈر لہجے میں انھیں دیکھتے ہوئے۔۔۔ چیلنجنگ انداز میں بولا۔۔۔

اس کے پاس وقت نہیں تھا شرطوں کے لیے۔۔۔۔

ابراہیم بخش نے اس لمحے آمن کی آنکھوں میں بغاوت دیکھی۔۔۔۔انہیں شدت سے محسوس ہوا۔۔کہ اگر زونی نہ رہی۔۔۔تو وہ اپنا پوتا بھی ہمیشہ کے لیے کھو دیں گے۔۔۔۔

وہ کچھ کہہ نہ سکے پھر۔۔۔

آمن سب کی موجودگی میں اسے لے کر چل دیا۔۔۔اس لمحے کسی کی بھی مجال نہیں تھی اس کے سامنے آنے کی۔۔۔جب ابراہیم بخش خاموش ہو گئے تھے تو پھر کسی کی کیا مجال۔۔۔۔

شاہمیر نے اپنے دادا کی خاموشی کو سمجھتے ہوئے۔۔۔آمن کی گاڑی نکالنے میں مدد کی۔۔۔

شاہمیر گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے۔۔بیگ ویو مرر سے مسلسل اس نوجوان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ دیکھ کوئی بھی بتا سکتا تھا کہ جان نکل رہی تھی اس کی۔۔۔۔

زو۔۔"اس نے اپنے سینے سے اس کے نازک وزخمی وجود کو لگایا۔۔۔"

اس لڑکی نے کیا کچھ نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔محبت میں دھوکا دیا۔۔اس کی جائیداد لے لی۔۔۔عین نکاح کے وقت غائب ہو گئی۔۔۔ان سب کے باوجود وہ اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑ پایا تھا۔۔۔گویا محبت میں اعتبار کی بھی شرط نہیں۔۔۔گویا محبت میں بدل کی بھی شرط نہیں۔۔۔محبت

بڑی بے نیاز ہے۔۔۔ جو لوگ اعتبار اور بدل کی شرط کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔۔۔ وہ محبت نہیں کرتے۔۔۔ وہ تو سودا کرتے ہیں۔۔۔ ہاں پسند ہے چاہے جانا۔۔۔ ہاں پسند ہے اعتبار۔۔۔۔ ہاں پسند ہے بدل۔۔۔ مگر پسند ہے۔۔ شرط نہیں ہے۔۔۔ اور شرط اور پسند بڑی الگ شے ہیں۔۔۔۔ شرط مشروط سے لازم ہوتی ہے۔۔۔ نہ ہو تو کام نہیں بنتا۔۔۔ جبکہ پسند میں کام بن جاتا ہے۔۔۔ ملے تو خوش۔۔۔۔ نہ ملے تو محبوب کی رضا میں راضی۔۔۔۔ اور وہ لڑکا کچھ اسی حالت میں تھا۔۔۔ وہ راضی تھا۔۔۔۔ کہ تمہارے چاہنے یا نہ چاہنے سے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔ میں تو ٹوٹ کے چاہوں گا۔۔۔۔ ”پلیز۔۔۔۔ اٹھو زو۔۔۔۔“ وہ اسے سینے سے لگائے روہانسہ آواز میں بولا۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو رنگ تھیں۔۔۔ ہر گزرتا لمحہ اس کی جان پر شدید بھاری تھا۔۔۔

شاہمیر واقف تھا کہ آمن زونی سے محبت کرتا ہے۔۔۔ مگر اس قدر دیوانگی کی حد تک کرتا ہے۔۔۔اس سے واقفیت نہیں تھی۔۔۔

اس کی تو صرف آنکھیں ہی بتانے کے لیے کافی تھیں۔۔۔ کہ وہ اس وقت کس شدید کرب میں مبتلا ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”ڈاکٹر وہ کیسی ہے اب؟؟۔۔۔ کیا میں اس سے مل سکتا ہوں؟؟۔۔۔“

ڈاکٹر کے باہر آتے ہی۔۔۔وہ حسین نوجوان تیزی سے بے صبرا ہو کر پوچھنے لگا۔۔۔

تشدد کے بہت نشانات ہیں ان کے جسم پر۔۔۔زخم بھرنے میں تو وقت لگے گا۔۔۔ابھی ہوش نہیں آیا ہے انھیں۔۔۔"ڈاکٹر نے گہرا سانس لے کر نپے تلے الفاظ میں جواب دیا۔۔

امن و شاہمیر دونوں ہی ڈاکٹر کی حالت سے سمجھ گئے تھے۔۔۔کہ وہ خوفزدہ ہے اس لیے صحیح طرح کھل کر نہیں بیان کر رہا زونی کی حالت کو۔۔

"میں ڈسٹرب نہیں کروں گا اسے۔۔۔بس اس کے پاس بیٹھا رہوں گا۔۔۔کیا میں اندر جا سکتا ہوں؟؟۔۔"شاہمیر اس لمحے صرف آمن کی بے صبری دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اتنا بے صبرا تو کبھی نہ تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"ڈاکٹر آہستگی سے کہہ کر۔۔۔وہاں سے چل دیے تھے۔۔۔

وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ تو وہ لڑکی بیڈ پر سوتی ہوئی نظر آئی ی۔۔۔

وہ تو ہستی مسکراتی چلبلی سی زونی کو دیکھنے کا عادی تھا۔۔۔ یہ والی زونی اسے اذیت دے رہی تھی۔۔۔۔

چیئر پر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

کچھ دیر تک اس کے زخمی چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔۔ دل شدت سے تڑپ رہا تھا اس کی حالت دیکھ۔۔۔

آہستگی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔ "زو۔۔۔ جلدی اٹھ جاؤ۔۔۔ اگر زیادہ ناٹک کرو گی ناں۔۔۔ تو یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا تمھیں۔۔۔۔ پھر آنا دیوار پھلانگ کر بندریوں کی طرح۔۔۔"

ابھی وہ اس سے باتیں کر ہی رہا تھا کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

اسکرین پر نیو نمبر تھا۔۔۔۔۔

اس نے کال ریسیو کر کے سیل کان سے لگایا ہی تھا۔۔۔کے کچھ لڑکے کمرے میں بے دھڑک داخل ہوئے۔۔۔

وہ بات کرنا بھول۔۔۔ان لڑکوں کو دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"بڑے صاحب کا حکم ہے۔۔۔زونی بی بی کو حویلی پہنچانا ہے۔۔۔"ان میں سے ایک نوجوان آگے آکر۔۔۔آمن کی جانب دیکھ گویا ہوا۔۔۔

یہاں سے باہر دفع ہو اس سے پہلے کہ میں تم لوگوں کو اٹھا کر پھینکوں۔۔“”
وہ غصے کی شدت سے دھواں دھواں ہوتے چنگھاڑا۔۔۔

”ہم بی۔بی جی کو لیے بغیر نہیں جا سکتے بابا۔۔۔“ وہ دوبارہ بولا تو آمن کی
آنکھوں میں خون اتر آیا۔۔

”لڑنے کی مت سوچنا آمن بخش۔۔۔ان کے ہاتھوں میں گنے ہیں اور
نشانہ زونی ہے۔۔۔“ ابھی وہ سیل کو کان سے ہٹاتا۔۔اس سے قبل ہی
دوسری سمت سے رعب دار آواز۔۔اس کے کانوں کی سماعت سے
ٹکرائی۔۔۔

اس نے اپنے الٹے ہاتھ کی مٹھی مضبوطی سے بھینچی۔۔۔اس قدر مضبوطی
سے کہ اس کی ہری نسیں ابھر آئیں

"میں آرہاہوں۔۔۔۔ہم بات کرتے ہیں۔۔اسے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے ابھی۔۔اسے یہیں رہنے دیں۔۔"

"نہیں۔۔۔۔جیسے لے کر گئے ہو۔۔۔ویسے ہی لے کر واپس آؤ اسے۔۔۔"

"دادا۔۔۔کیوں اسے ہماری لڑائی میں گھسیٹ رہے ہیں؟؟۔۔۔آپ کو کیا لگتاہے میں نہیں جانتا۔۔۔کہ زونی کو دو سال تک ڈھیل دینے والے آپ ہی تھے۔۔۔۔اسے لگتاہے وہ مجھ سے اتفاقی طور پر ملی۔۔۔جبکے میں اچھے سے جانتاہوں۔۔۔وہ آپ تھے۔۔۔آپ نے اسے مجھ تک پہنچایا۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔تو دوسری سمت کچھ لمحوں کی خاموشی چھائی ی۔۔۔

موبائل پر ہی ساری باتیں کرو گے؟؟۔۔آجاؤ ساتھ بیٹھ کر چائے پیتے ہیں۔۔۔" دوسری جانب سے تحمل سے جواب آیا۔۔ تو اس کا خون جل گیا۔۔۔

اس نے آنکھیں ایک لمحے کے لیے بند کیں۔۔۔ غصہ جیسے قابو نہ آ رہا ہو۔۔

"باہر انتظار کرؤ میرا۔۔۔اور آئندہ منہ اٹھا کر کمرے میں مت چلے آنا۔۔۔"

"بی بی جی کو لیے بغیر ہم نہیں جا سکتے۔۔۔" وہ لڑکا پھر بولا۔۔۔ تو آمن کا شدت سے دل چاہا کہ اس کا گلا دبا دے۔۔۔

لیکن وہ جانتا تھا۔۔۔ کہ وہ مجبور ہے۔۔۔ وہ وہی کر رہا ہے جو پیچھے سے اسے آرڈر ملا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں خود لے آؤں گا۔۔۔ نکلو اب۔۔۔" اس کے چنگھاڑ کر" کہتے ہی۔۔۔ وہ سب باہر چلے گئے تھے۔۔۔

ان کے جاتے ہی دروازہ نوک ہوا۔۔۔ آمن نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔ تو شاہمیر دروازے پر کھڑا نظر آیا۔۔۔

گاؤں میں رہ کر دادا سے نہیں لڑ سکتے تم۔۔۔۔ یہ بات سمجھ لو" ۔۔۔" شاہمیر نے اسے نصیحت کی۔۔۔۔ تو اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔ وہ صرف زونی کا زخمی چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ زونی کو لے کر واپس حویلی آ گیا تھا۔۔۔

آمن اسے لے کر اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا تھا۔۔۔تا کہ اسے اپنے کمرے میں لیٹا کر اپنے دادا سے بات کرنے چلا جائے۔۔۔۔ مگر شاہین بیگم نے اسے لاؤنج سے آگے بڑھنے ہی نہ دیا۔۔۔

"پہلے اِس کا فیصلہ ہو گا پھر یہ کسی کے کمرے میں جائے گی۔۔۔"ان کا یہ سخت جملہ آمن کا خون کھولا گیا تھا۔۔۔۔

مگر وہ خاموش رہا۔۔۔

اسے صوفے پر لیٹا دو آمن۔۔۔میں چادر منگا دیتا ہوں" شاہمیر جو اس کے ساتھ ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔اس کی جانب دیکھ۔۔۔آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔

شاہمیر اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر رہا تھا۔۔۔کہ لڑنے کی مت سوچنا۔۔۔۔اگر زونی کو باحفاظت رکھنا چاہتے ہو تو۔۔۔

پہلی بار اسے شدید پچھتاوا ہو رہا تھا کہ وہ ان ظالموں کی حویلی میں پیدا ہوا۔۔۔جو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔۔۔جو کسی بھی لمحے اپنے ہی خون کو نوچنے کے لیے تیار کھڑے ہیں۔۔

وہ ہی جانتا ہے کس دل سے اس نے زونی کو صوفہ پر لیٹایا تھا۔۔۔

شاہمیر نے نوری سے کہہ کر چادر منگالی تھی۔۔۔

یہ لو۔۔۔"آمن کی جانب چادر بڑھاتے ہوئے۔۔۔وہ آہستگی سے" بولا۔۔۔

اس حسین لڑکے نے شاہمیر سے چادر لے کر۔۔۔فوراََ ہی زونی کو مکمل ڈھک دیا تھا۔۔۔

جب تک میں واپس نہ آؤں تم یہیں کھڑے رہنا اس کے " پاس۔۔۔"آمن شاہمیر سے مخاطب ہو کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار ہے جب شاہمیر اور آمن کسی معاملے میں ایک ساتھ کھڑے ہوں۔۔۔

اس کا دل زونی کو ایک لمحے کے لیے بھی وہاں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

وہ شاہ میر کو اس کی رکھوالی کے لیے چھوڑ کر۔۔۔ابراہیم بخش کے کمرے کی جانب لمبے قدم بھرتے ہوئے۔۔۔ سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ داخل ہوا۔۔۔

اس کی آنکھیں لہو برسا رہی تھیں۔۔۔

کبھی جس مقام پر عافیہ تھی آج اسی مقام پر زونی کھڑی تھی۔۔۔وہ عافیہ کو نہیں بچا سکا تھا۔۔۔ مگر زونی۔۔۔۔اسے وہ کچھ نہیں ہونے دے گا یہ اس کا

خود سے وعدہ تھا۔۔۔اور اس وعدے کی وفا کے لیے وہ اپنی جان تک دے سکتا تھا۔۔۔۔

”سلام نہیں کرؤ گے؟؟۔۔۔لگتا ہے حویلی سے دور رہ کر ساری تمیز و تہذیب بھول گ ئ ے ہو۔۔۔“ ابراہیم بخش اسے کمرے میں بغیر سلام کے داخل ہوتا دیکھ۔۔۔۔فوراً ہی ٹوکنے لگے۔۔۔۔

مگر اس نے جواب میں کچھ نہ کہا۔۔۔

اپنے رعب دار انداز میں آ کر ان کے کمرے میں رکھے صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔

”کیا کام تھا آپ کو مجھ سے ؟؟۔۔۔“بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو رکھتے
۔۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

”کیوں اپنے پوتے سے کام ہو گا۔۔۔۔تب ہی بلا سکتا ہوں اسے چائے پینے
کے لیے ؟؟۔۔“وہ ہلکا سہ مسکرا کر پوچھنے لگے۔۔۔

”بالکل۔۔۔۔ورنہ اس چائے کا شرف مجھے دو سال میں نا جانے کتنی بار مل
چکا ہوتا۔۔۔۔“آمن نے پلٹ کر سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

تو ابراہیم بخش اک لمحے کے لیے اس نوجوان کا سرخ چہرہ بغور دیکھنے
لگے۔۔۔

ہمم۔۔۔۔تو تم دادا پوتے کا رشتہ نہیں رکھنا چاہتے ؟؟۔۔" گمبھیر لہجے "
میں استفسار کیا۔۔۔۔

اس سوال کا جواب تو میں دو سال پہلے ہی دے چکا ہوں۔۔۔ پھر دوبارا "
"کرنے کا کیا مطلب ؟؟۔۔

ابراہیم نے نوری کو اشارہ کیا باہر جانے کا۔۔۔ تو وہ فوراً ہی چائے کا کپ آمن کے سامنے رکھ کر۔۔ وہاں سے باہر کی جانب چل دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ تو بات کرنا بے کار ہے تم سے۔۔۔ ہمیں تو لگا تھا کے دو "
سال میں تمھیں عقل آ گ ئی ہو گی۔۔۔ مگر لگتا ہے تم نے ابھی تک سبق نہیں سیکھا۔۔۔ اچھا لگا ہو گا ناں۔۔۔ معمولی سی نوکری کے لیے مارے مارے پھرنا۔۔۔۔ اپنا اور عافیہ کا پیٹ بھرنے کے لیے لوگوں سے ادھار

لینا۔۔۔بسوں کی چھتوں پر بیٹھ کر کام پہ جانا۔۔۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر ذلیل ہونا۔۔۔۔گھر گھر جا کے بچوں کو پڑھانا۔۔۔۔۔۔اور کتنا ذلیل ہو گے آمن بخش؟؟۔۔۔۔ تمھارے اندر کوئی ی عزت نفس بچی ہے بھی یا نہیں؟؟۔۔۔۔"ان کی باتیں سن۔۔۔ایک لمحے کے لیے وہ حیران ہوا۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کے وہ ہر وقت اپنے دادا کی نظر میں رہتا ہے۔۔

وہ اس کی زندگی کے متعلق ہر بات جانتے ہیں۔۔۔ حتی کے عافیہ کے متعلق بھی۔۔۔۔

اگر وہ جانتے تھے کے عافیہ زندہ ہے۔۔۔ تو اسے لینے اپنے کتوں کو کیوں نہیں بھیجا؟؟۔۔۔ان گنت سوالات یک دم چلنے لگے تھے ذہن میں۔۔۔

آمن کے جانے کے بعد ابراہیم بخش نے اس کی جگہ اپنے وفادار آدمی کو بیٹھایا کام پر۔۔۔ مگر صرف کچھ ہی ماہ بعد انھیں شدید نقصان کا سامنا ہونے لگا۔۔۔ ساتھ ساتھ اقصی کا انتقال ہوا تو فہیم جو کاروبار پورا سنبھالے ہوئے تھا۔۔وہ بھی اپنی بیوی کے غم سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔ فیض بخش کو تو اپنی رنگینیوں سے ہی فرصت نہیں تھی اور احسن۔۔۔وہ اس قابل نہیں تھا کے سب کچھ اکیلے سنبھال سکے۔۔۔۔بچے ان کے دونوں پوتے۔۔۔ تو شاہمیر کو شروع سے ہی خاندانی کاروبار میں کوئی ی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کے اس نے پیشہ ہی الگ منتخب کیا۔۔۔اور شہروز۔۔۔ اسے تعلیم مکمل کرنے کے لیے ہی ابھی سالوں درکار تھے۔۔۔

بچی ان کی واحد امید وکرن۔۔۔ان کا بڑا پوتا آمن بخش۔۔۔اس لڑکے کی ذہانت کا اندازہ تو انھیں شروع سے تھا۔۔۔تب ہی تو صرف اسے باہر ملک بھیجا پڑھنے کے لیے۔۔۔۔

آمن نہ صرف ذہین و محنتی تھا بلکے ان کے بعد گدی کا جانشین بھی۔۔۔

اس لڑکے میں ہر وہ کوالٹی تھی جو کسی سر براہ میں ہوتی ہے۔۔۔وہ محنت سے گھبرانے والوں میں سے نہیں تھا اور نہ غربت سے۔۔۔

وہ اپنے ہونہار پوتے کو یوں اپنی زندگی دو لڑکیوں کے پیچھے خراب کرنے نہیں دے سکتے تھے۔۔۔بہت پیسہ لگایا تھا انھوں نے آمن کی پڑھائی ی پر۔۔۔اب جب پھل کھانے کا وقت آیا تو وہ اک معمولی سی کنیز کی خاطر حویلی چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

کس قدر احسان فراموش خون تھا ان کا۔۔۔وہ یہی سوچ افسردہ ہو رہے تھے۔۔۔

وہ چاہتے تو زونی کو اسی دن پکڑ لیتے۔۔۔جب وہ جائی یداد بیچنے پہنچی تھی۔۔۔ مگر نہ کیا۔۔۔ کیونکے اسے چارے کے طور پر استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا انھوں نے۔۔۔

انھیں علم تھا کے آمن بخش کسی کے لیے بھی حویلی واپس نہیں آئے گا سوائے اس بھاگی ہوئی ی لڑکی کے۔۔۔

عشق جو ٹھرا اس کا۔۔۔

عزت نفس بچی ہے۔۔۔تب ہی تو پلٹ کر اس دہلیز پر دوبارا نہیں" آیا۔۔۔اور نہ کبھی آتا۔۔۔

تو پھر کیوں آئے ؟؟۔۔ ہم نے تو تمھیں نہیں بلایا" ابراہیم بخش مغرور لہجے " میں اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے بے نیازی سے بولے۔۔۔۔

مانا اپنے پوتے کی انھیں اس وقت شدید ضرورت تھی۔۔۔ لیکن یہ بات وہ مقابل پر ظاہر نہیں ہونے دے رہے تھے۔۔۔۔

واقعی آپ نے نہیں بلایا؟؟۔۔"اس نے طنزیہ مسکرا کر۔۔۔ سوال جتاتے " ہوئے کیا۔۔۔ جیسے بتا رہا ہو۔۔۔ کے چالاک نہ بنو دادا۔۔۔ تمھارا ہی پوتا ہوں۔۔

نہیں۔۔۔۔"وہ مغرور لہجے میں صاف انکار کر گئے۔۔۔ "

کیوں جھکائی یں اپنی ناک۔۔۔۔جب مقابل کی کمزوری ان کے ہاتھ میں ہے۔۔۔

"ہمم۔۔۔تب ہی۔۔۔ جس دن میں نے زو کو گھر کے دروازے سے داخل ہونے دیا۔۔۔اس کے دوسرے دن ہی وہ پکڑئی ی گ ئی۔۔۔ محض اتفاق تو نہیں ہو سکتا ناں یہ؟؟۔۔۔"آمن دانت پیس کر۔۔۔نہایت تحمل سے جتاتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"پتا نہیں ہمیں۔۔۔فلحال۔۔۔یہ فالتوہ کی باتیں ہیں۔۔۔اسے پکڑے جانا ہی تھا۔۔۔آج نہیں تو کل۔۔۔کب تک بھاگ سکتی تھی وہ۔۔۔۔"ابراہیم بخش لاپرواہی سے بولے۔۔۔

وہ کسی صورت قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھے کے آمن کو واپس بلانے کے لیے انھوں نے زونی کا چارہ کی طرح استعمال کیا ہے۔۔۔

"تم جانا چاہو۔۔۔۔ تو جا سکتے ہو۔۔۔ ہم نے ابھی بھی نہیں روکا تمھیں۔۔۔ مگر یاد رکھنا تمھارے جاتے ہی زونی کو باندی بنا دیا جائے گا۔۔۔ اور میں اسے کسی کا مخصوص نہیں کرؤں گا۔۔۔ کیونکے اس حرام زادی نے نہ صرف بھاگنے کی بلکے ہماری جائی یداد بیچنے کی بھی کوشش کی ہے۔۔۔ اس کی سزا دوگنی ہوگی باقی سب سے۔۔۔ اسے ہم عبرت کا نشان بنادیں گے باقی حویلی کی آنے والی نسلوں کے لیے۔۔۔ کے کوئی ی بھی حویلی کی بیٹی بھاگنے سے پہلے اس کا انجام یاد کر۔۔ تھر تھر کانپے گی۔۔۔ اور تم جانتے ہو ہمیں۔۔ ہمارے لیے یہ سب کرنا مشکل نہیں۔۔۔" وہ خاصہ اکڑ کر کہنے لگے تو آمن کی دماغ کی نسیں ابھر آئی یں۔۔۔

کیا چاہتے ہیں مجھ سے ؟؟۔۔۔"اسے شاہمیر کے الفاظ باخوبی یاد تھے اور وہ" نوجوان خود بھی واقف تھا کے وہ اکیلا ان سب سے نہیں لڑ سکتا۔۔۔

اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا لڑنے کے لیے۔۔۔نہ طاقت نہ منصب نہ پیسہ نہ اپنے حصے کی جائیداد۔۔۔

وہ جانتا تھا بے مطلب تو نہیں بلایا گیا اسے یہاں واپس۔۔۔

آمن ڈائی ریکٹ موضوع پر آیا۔۔۔

”یہ۔۔ کیا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔اپنے ہی پوتے سے لین دین کرنا پڑھ رہا ہے۔۔یہ سب تم لوگوں کا ہی تو ہے۔۔۔ہم تو صرف اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔۔۔“

”تو آپ چاہتے ہیں میں واپس کاروبار سنبھالوں؟؟۔۔۔“وہ ان کی مفاہمانہ بات کا مطلب سمجھتے۔۔۔تیزی سے گویا ہوا۔۔۔

”تو کیا تمھاری عزت نفس برداشت کر لے گی مفت میں بیٹھ کر روٹی توڑنا؟؟۔۔۔اپنے باپ کی طرح؟؟۔۔“انھوں نے طنزیہ پوچھا۔۔۔

”میں آپ سے یا اس حویلی کے کسی بھی بندے سے کوئی ی تعلق نہیں رکھنا چاہتا آپ لوگوں کے لیے کام کرنا تو بہت دور کی بات۔۔۔“وہ تیزی سے

کدورت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔تو ابراہیم بخش مسکرا کر اس کا سرخ چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔تو بھول جاؤ۔۔۔ہمارے درمیان کوئی ی بات ہوئی ی" ہے۔۔۔۔مگر یاد رکھنا اس بار گ ئی ے تو واپس میں نہیں آنے دوں گا تمھیں۔۔۔چاہے تم کتنا ہی کیوں نہ تڑپو۔۔۔چاہے تم کتنا ہی کیوں نہ بولو کے تمھارا ابھی حق بنتا ہے اس باندی پہ۔۔۔۔مگر تمھیں ہاتھ بھی نہیں لگانے دوں گا میں اسے۔۔۔۔اگلی بار جب آؤ گے تو تمھارے لیے دروازے ویسے نہیں کھلیں گے جیسے آج کھلے۔۔۔اور نہ ملازمین تمھاری بات مانیں گے"۔۔۔اس لیے سوچ سمجھ کر اس بار حویلی سے باہر قدم نکالنا۔۔۔۔

ان کی دھمکیاں سن۔۔۔۔آمن نے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔۔

کوئی ای اتنا بھی بے غیرت ہو سکتا ہے ؟؟۔۔۔

"شرم آتی ہے آپکو ذرا بھی ؟؟۔۔۔وہ پوتی ہے آپ کی ۔۔۔آپکا خون ۔۔۔۔کیسے بے غیرتوں کی طرح یوں سودا کر رہے ہیں اس کا ۔۔۔"آمن چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکا تھا۔۔۔

"آمن بخش ۔۔۔مت بھولو کس کے سامنے بیٹھے ہو تم ۔۔۔"آمن کے الفاظ انھیں اپنی سخت توہین معلوم ہوئے ۔۔۔وہ فوراہی اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر چنگھاڑے ۔۔۔۔

بہت مشکل تھا آمن کے لیے اس لمحے اپنا غصہ قابو کرنا ۔۔۔مگر وہ بے بس تھا ۔۔۔۔زونی کی غلطیوں نے اسے بے بس کر دیا تھا آج ۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔میں تیار ہوں۔۔۔جو آپ بولیں گے وہ کرؤں" گا۔۔۔مگر شرط ہے میری بھی۔۔۔۔آپ زونی سے میرا نکاح کرائی یں۔۔۔آج،ابھی،اسی وقت۔۔۔۔"اس نے رعب دار انداز میں اپنی شرط رکھی۔۔۔

ہر گز نہیں۔۔۔۔وہ بھاگی ہوئی ی ہے۔۔۔اور ہمارے یہاں بھاگنے والی" لڑکیوں کی کیا سزا ہوتی ہے یہ تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔۔۔ہاں۔۔۔یہ ممکن ہے کے تمھارے لیے مخصوص ہو جائے۔۔۔جیسے عافیہ تھی۔۔۔تمھارے علاوہ کوئی ی نہیں چھو سکے گا اسے۔۔۔۔تمھیں ہی حق ہو گا اسے سزا دینے کا۔۔۔۔اور ہمیں یقین ہے کے تم دینا بھی چاہو گے۔۔۔آخر کو وہ تمھارے جذبات سے کھیل کر تمھارے حصے کی جائی یداد لے کر بھاگی تھی۔۔۔بدلے کی آگ تو تمھارے سینے میں بھی لگی ہوئی ی

ہو گی۔۔۔۔“ انھیں یقین تھا وہ بدلہ ضرور لینا چاہے گا۔۔۔آخر وہ ان کا خون تھا۔۔

ایک عورت جس سے آپکو محبت ہو۔۔آپ اس کے لیے پورے خاندان سے لڑ جائیں۔۔اس سے نکاح کی خواہش میں مسجد کے دروازے تک پہنچ جائیں۔۔۔ لیکن وہ دھوکا دے کر بھاگ جائے۔۔۔اور پھر تقدیر ایسا وقت لائے۔۔۔کے آپ کو اسے سزا دینے کا موقع ملے۔۔۔اس کے حسن کو جس پر وہ اتراتی تھی مٹی میں خاک کر دینے کا موقع ملے۔۔۔تو ابراہیم بخش کے نزدیک کون اس موقع کو گوانا چاہے گا۔۔۔لاکھ وہ محبت کا دعویدار تھا۔۔۔ مگر بدلے کی آگ سینے میں نہ ہو۔۔۔یہ کیسے ممکن؟؟۔۔۔خاص طور پر مرد اپنی تذلیل اتنی جلدی نہیں بھولتا۔۔۔

آمن خاموش ہو گیا۔۔۔اسے لگا انھیں اگر یہ پتا چلا کے وہ زونی سے ابھی بھی محبت کرتا ہے تو وہ مزید اس کی محبت کو استعمال کریں گے اسکے خلاف۔۔۔

یقیناابراہیم بخش اس کا دل ٹٹول رہا تھا ان باتوں سے۔۔۔۔اور یہ بات وہ بخوبی سمجھ چکا تھا۔۔۔

اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بدلہ لینے کے لیے رک رہا ہے تو اس میں کوئی مذائقہ نہیں۔۔۔جب تک زونی محفوظ ہے۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔"وہ اتنی جلدی راضی ہو جائے گا۔۔۔ابراہیم بخش کو" اندازہ نہ تھا۔۔۔۔

وہ بہت اڑیل تھا۔۔۔اتنی جلدی کیسے ہتھیار ڈال گیا؟؟۔۔۔۔وہ یہی سوچ ۔۔۔۔بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

دادا پوتے کے کمرے سے باہر آتے ہی۔۔۔۔فائز رانا عجلت سے ان کی جانب آیا۔۔۔

"ابا حضور۔۔۔آپ کے فیصلے کا منتظر بیٹھا ہوں میں۔۔" وہ جیسے یاد دہانی کرا رہا تھا کہ زونی کا فیصلہ ابھی بھی اٹکا ہوا ہے۔۔۔

دادا۔۔۔میں نے پہلے بھی کہا ہے اور پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔وہ میری منگیتر" ہے۔۔۔اس لیے سب سے زیادہ میرا حق بنتا ہے اس پر۔۔۔اور میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"شہروز اپنی بات پر ابھی بھی قائم تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے کیونکہ تم منگیتر تھے اس لیے سب سے زیادہ حق بھی تمہارا ہے اس پر۔۔۔لیکن اگر تم اس سے نکاح کرتے ہو تو ہم تمہیں سپورٹ نہیں کریں گے۔۔۔کیونکہ تم ہمارے قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہو اس بھاگی ہوئی لڑکی سے نکاح کر کے جو سزا کی حقدار ہے۔۔۔اب جب کہ تم اس سے نکاح کر رہے ہو۔۔تو پھر ہم وہ سزا بھی تم پر عائد کرتے ہیں۔۔۔ہم اسے جہیز کے طور پر کچھ نہیں دینے والے۔۔حتی کے اس کی جائیداد کا حصہ بھی نہیں۔۔۔۔۔"ابراہیم بخش تو کیا پوری حویلی اس بات سے بخوبی واقف تھی کہ بغیر جائیداد کے حصے کے۔۔۔۔شہروز کبھی بھی زونی سے شادی کرنے کے لیے راضی نہیں ہوگا۔۔۔خاص طور پر اس وقت

۔۔۔۔جب اسے بھاگے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں۔۔۔۔اور نہ جانے وہ لڑکی کہاں اور کس کے ساتھ رہ کر آ رہی ہے۔۔۔

ان کی بات سن۔۔۔ شہروز کو جیسے دھچکا سا لگا ہو۔۔۔

جائیداد کے بغیر زونی اسکے کس کام کی؟؟۔۔۔وہ کیا کرے گا اس سے شادی کر کے؟؟۔۔۔وہ تو اس سے محبت تک نہیں کرتا۔۔۔

”کیا سوچ رہے ہو شہروز؟؟۔۔۔وہ نکاح کے لیے راضی ہیں۔۔۔ہاں کہو جلدی۔۔۔“شاہ میر اس کے پاس آ کر۔۔اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ۔۔۔ عجلت سے گویا ہوا۔۔۔

اس کے نزدیک وہ محبت کرتا تھا زونی سے۔۔۔بے پناہ محبت۔۔۔جائیداد ملے یا نہ ملے اسے فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔

شاہمیر کے کہنے کے باوجود بھی شہروز خاموش رہا۔۔۔تو وہ الجھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے شہروز؟؟۔۔۔"شاہمیر نے اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔۔۔۔"

زونی اسے بھی پسند تھی۔۔۔مگر اس نے صرف اس لیے
چھوڑ دی۔۔۔کیونکہ اس کا چھوٹا بھائی پھوٹ پھوٹ کر رو یا تھا اس کے گلے لگ کر زونی کی محبت میں۔۔۔۔آج جب زونی اسے مل رہی تھی تو پھر وہ کیوں خاموش کھڑا تھا؟؟۔۔۔

آمن مسکرا دیا۔۔۔ کیونکہ بخوبی جانتا تھا کہ اس کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا ہے دادا نے۔۔۔

شہروز۔۔۔ تم محبت کرتے ہو ناں؟؟۔۔"شہروز کی خاموشی مانو اب اسے" سمجھ آنے لگی تھی۔۔۔۔

اس کے دل کو شدید کرب پہنچا تھا۔۔۔۔

آج شاہمیر کو اپنی ماں کی بات یاد آئی ی۔۔۔اور لگا ہاں وہ سچ کہہ رہی تھیں۔۔۔۔بس وہ ہی اندھا بنا رہا اپنے بھائی کی محبت میں۔۔۔۔

ابا حضور اس ک۔۔۔“ ابھی فائی زرانا کچھ کہتا۔۔۔اس سے قبل ہی شاہمیر”
شہروز کا ہاتھ چھوڑ۔۔۔ تیزی سے دانت پیستے ہوئے۔۔۔اپنے دادا کی جانب
دیکھ گویا ہوا۔۔۔

آپ اسے میرے نکاح میں دے دیں۔۔۔مجھے بغیر جہیز کے منظور ہے”
وہ۔۔۔“ اگر وہ زونی کو باندی بننے سے بچا سکتا تھا۔۔۔تو وہ باخوشی راضی تھا
اس سے دوسرا نکاح کرنے کے لیے۔۔۔۔

بس اس کا یہ کہنا تھا۔۔۔کے پیچھے سے برتن گرنے کی آواز آئی ی۔۔۔

جس پر سب پیچھے کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔شاہ میر نے بھی پلٹ کر
دیکھا۔۔۔

وہ برتن مریم کے ہاتھ سے گرے تھے۔۔۔ جن میں وہ زونی کے لیے سوپ بنا کر لائی ی تھی۔۔۔

مریم نے کچھ نہ کہا۔۔۔ لیکن اس کی آنکھیں۔۔۔۔ وہ شدید شکوہ کرتی معلوم ہوئی یں۔۔۔۔

مریم کے چہرے پر ایک دل جلی سی مسکان بکھر آئی۔۔۔

شاہمیر شرمندہ سہ ہو گیا۔۔۔۔

اس کے دل میں کوئی ی پرانی محبت کو پانے کی نیت نہ تھی۔۔۔ وہ صرف زونی کو باندی بننے سے بچا رہا تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔تم اس کے منگیتر نہیں ہو۔۔اس لیے تمھارا ونی پر کوئی ی" حق نہیں۔۔۔اور پھر ویسے بھی دو علاتی بہنیں ایک آدمی کے نکاح میں بیک وقت جمع نہیں ہو سکتیں۔۔۔"ان کی بات سن۔۔۔شاہمیر کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

اس کی آنکھوں میں حیرت جھلکی۔۔۔نہ صرف اس کے بلکے آمن کے بھی۔۔۔

کیونکے دونوں ہی اس متعلق کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔۔۔اور جانتے بھی کیسے۔۔۔دونوں نے ہی دو سال سے حویلی سے کوئی ی رابطہ نہیں رکھا تھا۔۔۔

علاتی بہنیں؟؟۔۔"شاہمیر نے الجھ کر دوہرایا۔۔۔"

زونی اور مریم بہنیں ہیں۔۔"آمن زیرِ لب بڑبڑا کر۔۔۔شاہ میر کو دیکھنے "
لگا۔۔۔۔جو خاصہ شاکڈ میں نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

ہاں۔۔۔مریم کومل اور فہیم کی بیٹی ہے۔۔۔۔یعنی زونی کی علاتی "
بہن۔۔۔"فیض بخش جو اسی وقت وہاں آئے تھے۔۔۔شاہمیر کو دیکھ بتانے
لگے۔۔۔۔

یہ ایک اتفاق تھا یا مریم نے استعمال کیا تھا اس کا حویلی کے اندر پہنچنے کے
لیے؟؟؟۔۔اب وہ یہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

اب یہ مت کہنا۔۔۔کے تم نہیں جانتے کے وہ اپنا حصہ مانگ رہی ہے فہیم "
کی جائیداد میں۔۔۔اور اسی لڑائی کی وجہ سے۔۔۔اماں نے اسے حویلی

سے نکال دیا تھا۔۔۔ جسے تم پھر لے آئے۔۔۔" فیض بخش کے الفاظ سن۔۔۔ وہ مزید الجھا۔۔۔

مریم نے کبھی اسے قریب نہیں آنے دیا۔۔۔

میاں بیوی ہونے کے باوجود وہ درمیان میں تکیہ حائل کرتی تھی۔۔۔

دو سال بعد بھی ان کا رشتہ اجنبیوں سے زیادہ کا نہ تھا۔۔ جبکہ حویلی میں اس کی پیٹھ پیچھے وہ اپنے حصے کے لیے آواز بلند کر۔۔ لڑائی کی ابتدا کر چکی تھی۔۔ سب ہی جانتے تھے کے وہ فہیم کی بیٹی ہے سوائے اس کے۔۔۔ یہ سب اتفاق نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ کے اسے استعمال کیا ہے مریم نے۔۔۔ وہ غصے و غم و دکھ کی کیفیت سے سرشار ہوا۔۔۔

تو وہ لڑکی اس کا استعمال کر رہی تھی صرف۔۔۔اپنے حصے کی فہیم سے جائی یداد لینے کے لیے۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آیا اس لمحے وہ ہنسے یا روئے۔۔۔۔

ابا حضور۔۔۔تو زونی کو باندی بنایا جا رہا ہے۔۔۔ہے ناں؟؟۔۔"فائی زرانا" جیسے اپنی بات پختہ کر رہا ہو۔۔۔

آمن خاموشی سے کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اس کے دادا اپنی شرط منوانے کے بعد۔۔۔۔باقی سب سے خود نمٹ لیں گے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔آج سے زونیشہ بخش باندی ہے۔۔"اتنا ہی سننا تھا کے فائی زرانا" کے چہرے پر خوشی جھلکنے لگی۔۔۔اسے بس یہی تو چاہیے تھا۔۔۔۔

لیکن۔۔۔"ان کا اگلا جملہ فائی زرانا کی ساری پل بھر کی خوشی خاک کر گیا۔۔۔"صرف آمن بخش کی۔۔۔

ابا حضور؟۔۔۔"فائی زرانا فوراً احتجاجاً چیخا۔۔۔۔"

اس کے سر سے پاؤں تک آگ جو لگ گئی تھی جسم میں۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"ابراہیم بخش اس کی جانب دیکھ۔۔۔۔"

آمن اسے سزا نہیں دے گا۔۔۔ یہ تو اس سے محبت کرتا ہے اور باندی اسے اِس لیے بنایا جا رہا ہے تاکے اسے سزا دی جا سکے۔۔۔"

آمن اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔ہے نہیں۔۔وہ بھی بدلے کی آگ" سینے میں لیے بیٹھا ہے۔۔۔اس لیے ہم اسے موقع دے رہے ہیں۔۔ایک تیر سے دو نشانے لگائی یں ہیں اس فیصلے سے ہم نے۔۔۔زونیشہ بخش کو سزا بھی مل جائے گی اور ہمارے پوتے کا کلیجہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔"ابراہیم بخش کے کہتے ہی شاہ میر اور باقی سب آمن کو بے یقینی سے دیکھنے لگے۔۔۔

ہاں۔۔۔یہ محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔۔جس میں وہ بجائے نکاح کے اسے اپنی کنیز بنانے پر راضی ہو جائے۔۔۔۔

شاہمیر کو یقین نہ آیا۔۔۔کیا جو اس نے گاڑی میں دیکھا تھا۔۔۔وہ جھوٹ تھا؟؟۔۔اور اگر وہ جھوٹ نہیں تھا تو آمن کیسے راضی ہو گیا اسے اپنی کنیز بنانے پر؟؟۔۔۔

"میری بیٹی کسی کی کنیز نہیں بنے گی۔۔۔ کتنی بار کہوں میں۔۔۔" فہیم اپنے باپ کا فیصلہ سن۔۔۔ چیختے ہوئے دروازے سے داخل ہوا تھا۔۔۔

"فہیم آواز نیچے رکھو۔۔۔" ابراہیم بخش زور سے دھاڑا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ میں اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے ختم کر دوں گا مگر باندی نہیں بننے دوں گا۔۔۔ بیٹی ہے وہ میری۔۔۔ آپ کو تو کوئی لحاظ شرم و غیرت ہے نہیں۔۔۔ اپنی پوتی کو باندی بنا رہے ہیں۔۔۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں۔۔۔" فہیم مارے جلال کے۔۔۔ ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

اپنی بیٹی پر آئی ی تو آگ لگ گ ئی۔۔۔جب گاؤ ں والوں کی بیٹیوں کو" نوچتے تھے۔۔۔تب یاد نہیں آیا تمھیں یہ سب کبھی؟؟۔۔"فائی زرانا خاموش نہیں رہ سکا۔۔۔۔

مانافائی زرانا خود کون سہ دودھ کا دھلا تھا۔۔۔ لیکن جو اس نے کڑوی بات کہی۔۔۔وہ بھی سچ تھی۔۔۔۔

کیوں دوسروں کی بیٹیوں کی عزت سے کھیلنا اتنا آسان لگتا ہے ایک مرد کو۔۔۔اور جب بات اپنی بیٹی کی عزت پر آئے۔۔۔ تو آگ لگ جاتی ہے۔۔۔ گویا اپنی عزت، عزت۔۔۔۔دوسرے کی عزت کچھ نہیں۔۔۔اپنی بیٹی، بیٹی۔۔۔دوسرے کی بیٹی گوشت کا لوتھڑا۔۔۔۔

"تو چپ رہ آستین کے سانپ۔۔۔ورنہ کچلنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔ سمجھا۔۔۔"فہیم اس کا کالر پکڑ کر۔۔۔آنکھوں میں شعلہ باری لیے۔۔۔چنگھاڑا۔۔۔۔

"فہیم چھوڑ و اسے۔۔ابا فیصلہ سنا چکے ہیں۔۔۔اگر تمھیں اعتراض ہے۔۔۔۔تو تم چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"فیض بخش اس کے ہاتھ سے فائز رانا کا کالر چھڑواتے۔۔۔بپھر کر بولا۔۔۔

"تمھاری بیٹی نہیں ہے ناں وہ۔۔۔اس لیے تمھارے لیے اتنا آسان ہے ابا کا فیصلہ قبول کرنا۔۔۔۔اگر میری بیٹی کی جگہ تمھاری بیٹی ہوتی۔۔۔پھر میں پوچھتا کتنا مانتے ہو تم ابا کے فیصلے کو۔۔۔"فہیم دانت پیستے ہوئے آگ بگولہ ہو کر دھاڑا۔۔۔

فہیم۔۔۔اگر تمھیں ہمارے فیصلے پر اعتراض ہے تو تم حویلی سے جا سکتے ہو۔۔۔ مگر یہاں رہ کر ہمارے فیصلے کے خلاف جانے کی غلطی دوبارا نہ کرنا۔۔" ابراہیم بخش ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ غصیلے لہجے میں گویا ہوئے۔۔۔

"ہہہ۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں چلا جاتا ہوں۔۔۔" فہیم یہ کہ کر۔۔۔۔ آہستگی سے پیچھے کی جانب قدم لینے لگا۔۔۔۔

سب حیران ہوئے وہ اتنی آسانی سے کیسے مان گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ مڑ کر تیزی سے زونی کی جانب دوڑا۔۔۔ "مگر جاتے جاتے اسے ختم کر کے جاؤں گا۔۔۔

زونی کو ہوش ابھی کچھ وقت پہلے ہی آیا تھا۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ کچھ باتیں سن سکی تھی ان کی لڑائی ی کی۔۔۔اور کچھ نہ سن سکی۔۔۔۔دماغ سن سی کیفیت میں ہونے کے سبب۔۔۔۔

اس کا باپ اس کے پاس آیا۔۔۔یہ بھی دیکھا اس بے جان لڑکی نے۔۔۔

اس نے گلا دبایا۔۔۔وہ یہ بھی دیکھتی رہی۔۔۔۔

اس کے باپ کی آنکھوں میں پہلی بار آنسو تھے۔۔۔زونی نے یہ بھی دیکھا۔۔۔

ایک بار بھی اس نے خود کو بچانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔نہ پھڑ پھڑائی ی۔۔۔ گویا وہ بھی یہی چاہتی ہو۔۔اس کا باپ اسے مار کر یہاں سے جائے۔۔۔زندہ نہ چھوڑے ان ظالموں کے لیے۔۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کا سانس گھٹنے لگا۔۔۔۔

اس کی بلوری خوبصورت آنکھیں باہر ابل آئی یں تھیں۔۔۔

مریم وہیں کھڑی تھی۔۔۔چاہتی تو اپنے باپ کو ہٹاتی۔۔۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا۔۔۔کیونکے پہلی بار اس کا باپ کچھ صحیح کر رہا تھا۔۔۔ایک حرام کی زندگی سے۔۔۔ کہیں بہتر موت تھی۔۔۔۔

آمن یہ دیکھ۔۔۔ حواس باختہ ہو کر بھاگتا ہوا آیا اسے بچانے۔۔۔۔

چاچا چھوڑو اسے۔۔۔" اس نے فہیم کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی۔۔ تو پیچھے"
سے مریم نے اسے ہٹانے کے لیے کانچ کا گلاس اس کے سر پر دے
مارا۔۔۔

اس لڑکے کا سر چکرایا۔۔۔

سر سے فوراً ہی خون نکلنے لگا۔۔۔

شاہین بیگم اس پر زور سے چیخیں۔۔۔اور قریب آکر اس کے چہرے پر
طمانچے برسانے لگیں۔۔۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی ی حرا من۔۔۔ میرے پوتے کو مارنے
کی؟؟؟۔۔" آمن تو شروع سے ہی ان کا لاڈلا تھا۔۔۔ جس کی نظر اتار اتار کر
وہ تھکتی نہیں تھیں۔۔۔

مریم نے اسے تکلیف پہنچا کر۔۔۔ اپنی موت کو خود دعوت دی تھی۔۔۔

"ہاتھ مت لگائیے گا اسے۔۔۔ بیوی ہے میری۔۔۔" شاہین بیگم نے اپنی
پوری طاقت سے اسے تھپڑ مارا۔۔ ابھی وہ مریم کے لگتا۔۔۔ اس سے قبل ہی
نا جانے کہاں سے شاہ میر بیچ میں آگیا۔۔۔ اور تھپڑ بجائے مریم کے۔۔۔
اسکے گال پر رسید ہوا۔۔۔ اگلے ہی پل۔۔۔۔ وہ بپھر کر اپنی دادی کو
دیکھ۔۔۔ زور سے دھاڑا۔۔۔۔

شاہین بیگم نے دیکھا۔۔۔شاہ میر نے فوراہی اسے اپنے پیچھے چھپالیا تھا۔۔۔

اسے مریم کے آمن کو مارنے پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔

ابراہیم بخش نے اسے باندی بنادیا تھا۔۔اس کی نظر میں بھی۔۔۔اس کا چاچا زونی کو جان سے مار کر بالکل ٹھیک کر رہا تھا۔۔۔

دوسری جانب۔۔۔

سر پر لگنے کے باوجود بھی۔۔۔وہ فہیم کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"۔۔۔دور ہٹو۔۔۔تم کمنیوں۔۔۔۔"فیض بخش وفائی زرانا بھی فہیم کو ہٹانے آئے۔۔۔مگر ان دونوں کو ہی فہیم نے اک اک کر کے خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

شاید یہ پہلی بار تھا۔۔۔کے مرنے والا اور مارنے والا دونوں ہی رو رہے تھے۔۔۔

"تیری ماں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا مرنے سے پہلے۔۔۔کے اگر کبھی ایسا وقت آئے کے اس کی بیٹی کو میری ضرورت ہو۔۔تو میں اس کا ساتھ دوں۔۔۔آج اقصی دیکھ لے گی۔۔۔میں نے اپنا وعدہ وفا کر دیا۔۔۔میں تجھے مار رہا ہوں کیونکے یہی تیرے لیے سب سے بہتر ہے میری بچی۔۔۔"فہیم بخش دنیا کا پہلا باپ تھا۔۔۔جس نے اپنی بیٹی کو پہلی بار

محبت سے میری بچی کہا بھی تو کب۔۔۔جب اسے موت کی گھاٹ اتار رہا تھا۔۔۔

زونی نے بس اپنے باپ کی آنکھوں سے گرنے والے آنسو اپنے رخسار پر گرتے دیکھے۔۔۔۔

کتنی حسرت تھی اسے۔۔۔کے اس کا باپ اسے پیار سے بلائے۔۔۔

کتنی حسرت تھی اسے۔۔۔ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنے کی۔۔۔۔

باپ محبت نہ کرئے تو بیٹی ویسے ہی مر جاتی ہے۔۔۔کیونکے بڑی حساس طبیعت کی مالکن ہوتی ہے وہ۔۔۔وہ بھی نا جانے کتنی بار مرئی ی تھی۔۔۔۔

آج جب وہ محبت سے مار رہا تھا تو وہ تیار تھی۔۔۔اس نے دھندلی آنکھوں سے آخری بار آمن کو دیکھا۔۔۔جو اسے اپنے باپ کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتا نظر آرہا تھا۔۔ پھر اس نے آنکھیں موندلیں۔۔۔

گویا موت کو گلے سے لگانے کے لیے باخوشی راضی ہوئی ی۔۔۔اپنی ماں سے ملنے کی بھی تو جلدی تھی ناں۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔آمن نے مارے طیش کے فہیم کے سر پر پاس رکھا گلدان دے مارا۔۔۔

اس کے لگتے ہی۔۔۔ فہیم کی پکڑ از خود ڈھیلی پڑئی ی۔۔۔وہ چکرا کر وہیں فرش پر گر گیا تھا۔۔

اس کے گردن چھوڑتے ہی۔۔۔زونی کو کھانسی لگی۔۔۔اور وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔

فہیم۔۔۔"شاہین بیگم مریم کو چھوڑ اپنے بیٹے کی جانب لپکی تھیں۔۔۔۔۔"

اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔ فیض بخش اسے اپنے ملازمین کے ساتھ لے کر۔۔۔ ہسپتال لے جانے کی نیت سے باہر بھاگا۔۔۔

آمن۔۔۔زونی کو اپنے کمرے میں لے جاؤ۔۔۔۔"ابراہیم بخش کے حکم" پر۔اس نے زونی کے کمزور وجود کو اپنی باہوں میں بھرا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں اپنی بہن کو نہیں لے جانے دوں گی۔۔۔"مریم آمن کو" زونی کو لے جاتا دیکھ۔۔۔تیزی سے اس کے راستہ میں آکر کھڑی ہوئی ی۔۔۔

شاہ میر سنبھالو اپنی بیوی کو۔۔۔"شاہین بیگم شاہ میر کو دیکھ۔۔۔غصے سے" چیخیں۔۔۔

شاہ میر واقف تھا وہ چاہ کر بھی نہیں روک سکتے یہ سب۔۔۔۔

وہ مریم کے پاس آکر۔۔۔اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے راستے سے ہٹانے لگا۔۔۔

شاہ میر مجھے روکنے کے بجائے تم اسے روکو۔۔۔"وہ احتجاجاً زور سے اپنے" شوہر پر چیخی۔۔۔

مریم چلو یہاں سے۔۔۔" وہ ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا۔۔۔"

میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔ شاہ میر میں تمھارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔۔۔ پلیز بچاؤ میری بہن کو۔۔۔ شہروز۔۔۔۔ وہاں کھڑے کیا ہو؟؟۔۔۔ تم تو محبت کرتے تھے ناں۔۔۔ محبت لالچی تو نہیں ہوتی۔۔۔۔ تم ہاں کرؤ پلیز۔۔۔۔" زونی نے حیرت سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔۔۔ جو اس کے لیے اس سے زیادہ رو رہی تھی۔۔۔

کیوں وہ بار بار اسے اپنی بہن کہ رہی تھی؟؟۔۔۔
کیوں وہ ایسے رو رہی تھی جیسے اس کی جان نکل رہی ہو؟؟۔۔۔
وہ تو ایک دوسرے کو ٹھیک سے جانتے تک نہیں تھے۔۔۔

شاہ میر۔۔۔"اس بار ابراہیم بخش کی رعب دار آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی ی۔۔۔۔

"اپنی بیوی کو خود ہٹالو۔۔۔ورنہ ہم اس لڑکی کو باہر پھینکوانے میں دیر نہیں لگائیں گے۔۔۔"ابراہیم بخش کے برہمی سے کہتے ہی۔۔۔شاہ میر مجبور ہوا اس سے زبردستی کرنے پر۔۔۔۔

آمن کو وہ کیا برا بھلا کہے۔۔۔اس کا تو اپنا بھائی ی تک دغا دے گیا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے جھک کر۔۔۔ مریم کو بوری کی طرح کندھے پر لاد لیا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔ شاہمیر۔۔۔ میں نے کہا چھوڑو۔۔۔ تم یہ اچھا نہیں" کر رہے۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" وہ مسلسل شاہ میر کی کمر پر مکے برسا رہی تھی۔۔۔ مگر مقابل کی سخت جلد پر اس پھول جیسی مار کا کوئی ی اثر نہ تھا۔۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آمن آج دو سال بعد اپنے کمرے میں آیا تھا۔۔۔اسے آج بھی یاد ہے کیسے آخری بار اس کی باہوں میں خون آلود عافیہ پڑی ی تھی۔۔۔

جیسے اپنے ہی کمرے سے خوف آیا ہو اسے۔۔۔۔

پھر بڑی ہمت جمع کر۔۔۔بیڈ روم کی جانب بڑھا۔۔۔

اس نازک و کمزور لڑکی کو آہستگی سے اپنے بیڈ پر لیٹایا۔۔

وہ ابھی بھی خاموش تھی۔۔۔

آمن اسے یوں ہی بیٹھ کر بغور دیکھتا رہا۔۔

زندگی میں پہلی بار آمن کا دیکھنا اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

اب ان کے درمیان سب بدل گیا تھا۔۔

اب وہ اس کی کزن نہیں رہی تھی۔۔۔اب وہ اسکی باندی تھی۔۔۔

اب وہ اس کی عزت نہیں تھی۔۔۔اب صرف وہ اسکی سزا کی حقدار تھی۔۔۔۔

جو چاہے کرے کوئی ی پوچھنے والا نہیں۔۔۔۔

آمن کی نظر اس کے زخمی ہونٹوں پر تھی۔۔۔۔انھیں دیکھنے کی نیت سے وہ ہلکا سہ اس کے چہرے پر جھکا۔۔۔تو مقابل تیزی سے اپنا رخ دوسری جانب موڑ گئی۔۔۔۔

مطلب صاف تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کے آمن اسے چھوئے۔۔۔۔

وہ جب سے بھاگی تھی بس یہی تو ایک خوف تھا اس کے دل میں۔۔۔کے آمن بخش اسے پکڑ کر باندی بنا لے گا۔۔۔مانا دیر سے ہی۔۔۔لیکن خوف سامنے آیا ضرور۔۔۔۔

جس کی بیوی بننے کے خواب آنکھیں دیکھتی تھیں۔۔۔آج اس لڑکے کی کنیز بن کر اس کے بیڈروم میں آئی ی تھی۔۔۔وہ اپنی حالت پر ماتم نہ کرتی تو اور کیا کرتی۔۔۔

تم آرام کرؤ۔۔۔میں کچھ کھانے کے لیے لے آتا ہوں"
تمھارے۔۔۔"آمن آہستگی سے کہتا۔۔۔بیڈ سے اٹھا۔۔۔

اس کے کمرے سے جاتے ہی۔۔۔زونی تکیے میں منہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

آمن واپس آیا۔۔۔تو اسے زونی پوری کمبل میں لپٹی نظر آئی ی۔۔۔۔

کیا وہ اتنی جلدی سو گ ئی؟؟۔۔۔۔

آمن کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرائے تھی...۔۔۔۔۔اس نے خود بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔

وہ سر پر سفید پٹی بندھوا کر آیا تھا ملازم سے۔۔۔تا کے مزید سر سے خون نہ نکلے۔۔۔۔ باقی صبح ڈاکٹر کو دیکھا دے گا جا کر۔۔۔۔ یہ سوچ لیا تھا اس نے۔۔۔۔

کچھ لمحے وہ کھڑا اس کے کمبل میں لمپٹے وجود کو دیکھتا رہا۔۔۔ پھر آہستگی سے کھانے کی ٹرائے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر۔۔۔ اپنے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

وہ دیکھنا چاہتا تھا کے اس کا گارڈن اب کیسا ہے ؟؟۔۔۔ اس کے جانے کے بعد اس کے پھولوں کو کسی نے پانی دیا یا نہیں ؟؟۔۔۔

زونی جاگ رہی تھی۔۔۔ مگر خوف کے مارے کمبل سے منہ نہ نکالا۔۔۔

آمن کا پورا خوبصورت باغیچہ اب اجڑ گیا تھا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ۔۔۔ دل مزید پارہ پارہ ہوا۔۔۔

وہ خاموشی سے سوکھی زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔

اب جا کے اسنے اجازت دی۔۔اپنی آنکھوں کو۔۔۔کے آنسو برسا لیں۔۔۔انھیں کوئی ی نہیں دیکھ رہا۔۔۔۔

جب فہیم زونی کو مار رہا تھا۔۔۔وہ لمحہ اس کے لیے زندگی کا سب سے دردناک لمحہ تھا۔۔۔اس قدر دردناک کے وہ دوبارا اسے کبھی نہ جینا چاہے۔۔۔۔

ابھی وہ اپنے غموں میں مسرور تھا۔۔۔کے اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔۔

کال عافیہ نے کی تھی۔۔۔جو اس کے لیے بہت پریشان تھی۔۔۔۔

نہ تو وہ زونی کو یہاں اکیلے چھوڑ سکتا تھا اور نہ عافیہ کو زیادہ دن وہاں۔۔۔۔

”عافیہ میں نے امبر کی امی کو کال کر دی ہے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ تمھیں لینے آجائی یں گی۔۔۔۔ تم سامان پیک کر لو۔۔۔“

”بھائی ی جان کہاں چلے گ ئی ے ہیں آپ اچانک؟؟۔۔۔۔آپ کسی بڑی پریشانی میں تو نہیں پھنسے ہوئے ناں؟؟۔۔۔۔ اگر ایسا ہے تو پلیز مجھ سے شئی ئر کریں۔۔۔ میں بہن ہوں آپ کی۔۔۔“ عافیہ روہانسہ ہو کر بولی۔۔۔ تو وہ مسکرا دیا۔۔۔۔

”ارے پگلی۔۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ خواہ مخواہ رونا دھونا مچانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ کام سے آیا ہوں اپنے دوست کے ساتھ۔۔۔ جلدی واپس آجاؤں گا فکر نہ کرنا۔۔۔“ وہ بڑے پیار سے سمجھانے لگا۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا جب وہ عافیہ سے اس کی یادداشت جانے کے بعد دور ہوا

ہو۔۔۔

"اور زونی؟؟۔۔وہ بھی اچانک غائب ہو گئی ہے۔۔"

میں واپس آکر دیکھتا ہوں۔۔۔ تم فکر نہ کرؤ۔۔۔ کھاناں میں"

نے۔۔۔" پھر کچھ لمحے خاموشی کے بعد۔۔۔ایک گہرا سانس لے

کر۔۔۔"۔بلکے اصل میں۔۔۔میں نے زونی سے بھاگ کر شادی کرلی

ہے۔۔۔"آمن کو اچانک ہی شرارت سوجھی تھی۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔"اس کا سیدھا سادہ بھائی جو شادی کا نام بھی لو۔۔تو چڑھ جاتا"

تھا۔۔۔اس نے بھاگ کر شادی کرلی ہے۔۔۔عافیہ کو جیسے جھٹکا لگا ہو یہ

سن۔۔۔اسے اتنے بڑے حادثے کی امید نہ تھی۔۔۔

ہاں۔۔۔اور اب اس کی پوری فقیر برادری میرے پیچھے ہاتھ دھو کر" "پڑئی ی ہے۔۔۔ہم صبح سے بھاگتے پھر رہے ہیں۔۔۔

واقعی؟؟؟۔۔۔۔نہ کر یار۔۔۔"وہ بے ساختہ بولی۔۔۔"

آمن نے بمشکل اپنی ہنسی روکی۔۔۔۔

مانا وہ دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔مگر ایمیجن کر سکتا تھا کے اس کی بہن اس وقت کس حال میں ہو گی یہ نیوز سن۔۔۔

بھائی جان۔۔۔ زونی کو فائٹنگ بہت اچھی آتی ہے۔۔۔ جب اس کی فقیر برادری لڑنے آئے۔۔۔ تو اسے ہی آگے کر دیجیے گا۔۔۔" عافیہ کے کہتے ہی آمن کی مسکراہٹ رنجیدہ سی ہوئی۔۔۔

"میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔" مزید دل نہ کیا اس مذاق کو کنٹینیو کرنے کا۔۔۔

"جانتی ہوں بھائی جان۔۔" وہ مسکرا کر بولی۔۔۔

"دروازہ بج رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے انٹی آگئی ہیں۔۔۔ میں فون رکھتی ہوں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ پہلے میری انٹی سے بات کرادو۔۔۔" اس کے کہتے ہی عافیہ نے اس کی امبر کی والدہ سے بات کروائی۔۔۔

عافیہ امبر کے گھر رہنے چلی گ ئی ہے۔۔یہ سوچ وہ اب تھوڑا سکون میں تھا۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان واپس اندر آیا۔۔۔تو ابھی بھی زونی کمبل میں لپٹی نظر آئی ی۔۔۔

چلو اٹھو۔۔۔کھانا کھاؤ۔۔۔۔"اس نے کمبل اس کے چہرے سے جدا" کر۔۔۔آہستگی سے کہا۔۔۔۔

زونی نے آنکھیں بند رکھیں۔۔

اٹھو زو۔۔۔" بس اس کا پیار سے زو کہنا تھا۔۔۔کے ان بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

کمرے کی سفید روشنی میں اس کی سفید جلد پر بہتا آنسو الگ ہی نمایا تھا۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتا۔۔۔

تو وہ جاگ رہی تھی۔۔۔

زو۔۔۔روکیوں رہی ہو؟؟۔۔"اس نے آنسو صاف کرنے کے لیے" جیسے ہی ہاتھ بڑھایا۔۔۔زونی تیزی سے اپنے ہاتھ سے صاف کر گ ئی۔۔۔

چلو۔۔۔اٹھو کھانا کھاؤ۔۔۔" وہ کھانے کی ٹرائے لینے کے لیے ٹیبل کی" جانب گیا۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے آمن کو اٹھانے کے بہانے موقع ملے قریب آنے کا۔۔۔اس لیے وہ خود ہی اٹھ کر بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

میں کھلا دیتا ہوں۔۔"اسنے لقمہ بنا کر۔۔۔اس کے لبوں سے لگایا۔۔۔تو"
وہ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

شکوہ کرنے کا کوئی ی حق نہیں تھا اس لڑکی کے پاس۔۔۔مگر پھر بھی کرنا چاہتی تھی۔۔۔کے کیوں مجھے اپنے نکاِح میں لینے کے بجائے باندی بنا یا کالے بلے؟؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔

جو اس کے ساتھ ہوا۔۔۔وہ سب اسی کی کرتوت تھیں۔۔۔جن کا اب پھل چک رہی تھی وہ۔۔۔

کیا؟؟۔۔منہ کھولو۔۔۔"آمن نے آہستگی سے کہا۔۔۔"

وہ بہت نارمل دیکھائی دیا زونی کو۔۔۔۔جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

زو۔۔۔منہ کھولو۔۔۔"اس نے اب بھی نہ کھولا۔۔۔صرف اس کا چہرہ" دیکھتی رہی۔۔۔حتی کے اس کا خوبصورت چہرہ اب دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔

زو۔۔۔چلو شاباش۔۔۔کھانا کھاؤ۔۔۔"اس نے پھر کہا۔۔۔تو اس نے" کھالیا۔۔۔۔

آمن اگلا لقمہ بنا کر اپنے منہ میں ڈالنے لگا۔۔۔اور پھر جیسے کچھ یاد آنے پر ہاتھ رکا ہو۔۔۔۔

تم کھلاؤ مجھے۔۔۔وہ بھی اپنے ہاتھ سے۔۔۔''اس نے بڑی نرمی سے'' فرمائش کی۔۔۔۔

زونی نے اپنی آنکھوں سے بے دردی سے آنسو پونچھے۔۔۔پھر روٹی کا لقمہ چھوٹا سہ بنا کر۔۔۔آمن کے لبوں سے لگایا۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے کھایا۔۔۔۔

وہ خود اسے کھلانے کے بعد۔۔۔ہر بار اس سے فرمائش کرتا کے وہ اسے کھلائے۔۔۔زونی بھی بغیر کسی احتجاج کے کھلاتی رہی۔۔۔۔

کھانے کا دورانیہ ایک دوسرے کو کھلانے کے چکر میں پندرہ منٹ کی جگہ آدھے گھنٹے کا ہو چکا تھا۔۔۔ مگر کسے پرواہ تھی۔۔۔ وہ خوش و مطمئن تھا۔۔۔ کے وہ چلبلی گڑیا اس کے پاس ہے۔۔اس کے سامنے۔۔۔ صحیح سلامت۔۔۔ بس وہ چلبلا بن غائب تھا۔۔۔ یقیناوہ بھی جلدی لوٹ آئے گا۔۔۔اس امید کے ساتھ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا۔۔۔

آمن کے کھانا رکھنے جاتے ہی۔۔۔ وہ پھر کمبل مکمل اوڑھ کر لیٹ گئی تھی۔۔۔

وہ واپس آکر۔۔۔ کپڑے چینج کرنے چلا گیا۔۔۔ اس کی الماری میں کپڑے پہلے سے سیٹ تھے یہ دیکھ اسے کوئی حیرانگی نہیں ہوئی۔۔۔

آمن نے کمرے کی لائٹس اف کر دی۔۔۔ایک بار اسے فہیم کا خیال آیا۔۔۔۔پھر سوچا باقی لوگ ہیں وہ دیکھ لیں گے اسے۔۔۔۔

زو۔۔۔سو گئی ہیں؟؟؟۔۔۔" پیلے لیمپ کی روشنی میں۔۔۔اس نے کمبل سی لیپٹے وجود کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔

دوسری جانب سے کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

زو۔۔۔میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔۔اس لیے ناٹک نہ کرؤ سونے کا۔۔۔"اس وجیہہ نوجوان کے کہنے کے باوجود بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔۔

تو مجبوراا اسے خود قریب آنا پڑا۔۔۔

اس نے کمبل پھر چہرے سے جدا کیا۔۔۔

زونی نے اب بھی سونے کا ناٹک جاری رکھا۔۔۔

اس کی نظر پھر جا کر اس کے زخمی ہونٹوں پر ٹھر گئی۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اتر کر۔۔۔ تیل لینے گیا۔۔۔۔

آمن کے جاتے ہی زونی نے آنکھ کھول کر اسے دیکھا۔۔۔وہ دراز میں کچھ ڈھونڈتا نظر آرہا تھا۔۔۔۔

اس حسین گڑیا کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

کیاڈھونڈرہاہے یہ اتنی رات کو؟؟؟۔۔۔پروٹیکشن تونہیں؟؟؟۔۔۔"یہ" خیال آتے ہی۔۔اس نے تھوک گلے میں نگلا۔۔۔۔

ظاہر سی بات ہے وہ اپنا بچہ ایک کنیز کے ساتھ تھوڑی کرے گا۔۔۔۔

وہ شدید رنجیدہ ہوئی ی۔۔۔آمن نے توکوئی ی لحاظ ہی نہ رکھا محبت کاجوان کے درمیان تھی۔۔۔۔کیسے پہلی ہی رات اسے نوچنے چلا آیا ہے۔۔۔

آمن درازبند کرکے جیسے ہی پلٹا۔۔۔اس نے آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔۔جیسے کبوتر بلی کو دیکھ میچ لیتا ہے۔۔۔

کیونکے لیمپ کی روشنی دراز تک رسائی ی حاصل نہیں کر پا رہی تھی ۔۔۔اس لیے وہ نہ دیکھ سکی کے آمن نے کیا نکالا ہے۔۔۔

وہ واپس اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔

زونی نے آنکھیں نہ کھولیں۔۔۔۔

کچھ لمحے بعد اسے محسوس ہوا۔۔۔کے آمن کی انگلی کا نرم و گرم لمس کسی تر چیز کے ساتھ اس کے ہونٹوں پر لگا ہو۔۔۔۔

اس نے آنکھ نہ کھولی۔۔۔وہ جو کر رہا تھا اسے کرنے دیا۔۔۔۔

ہونٹوں پر ہلکی سی زبان پھیرتے ہی اسے محسوس ہو گیا تھا کے اس نے تیل لگا یا ہے۔۔۔۔

اور اس خیال سے کے وہ تیل لینے گیا تھا جان میں جان آئی ی۔۔۔

زو۔۔۔پلیز ناٹک بند کرؤ۔۔۔میں جانتا ہوں تم نہیں سو رہیں۔۔۔اٹھو" یار۔۔۔"آمن کی آواز میں اس بار ذرا سختی تھی۔۔۔

مقابل نے مانو قسم کھا رکھی تھی وہ کچھ بھی بولتا رہے۔۔۔وہ آنکھ نہیں کھولے گی۔۔۔

اوکے۔۔۔مت کھولو آنکھ۔۔۔پھر میں تمھیں کس کر رہا ہوں۔۔۔میرا" ویسے بھی بہت دل چاہ رہا ہے۔۔۔"بس اس کا سنجیدگی سے کہنا تھا۔۔کے زونی نے نہ صرف آنکھ کھولی۔۔۔بلکے برق کی پھرتی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

مقابل اس کاری۔ایکشن دیکھ زیرِلب مسکرایا۔۔۔

اس نے آمن کی جانب دیکھا۔۔جس کی مسکراتی خوبصورت آنکھیں اسی کے وجود پر ٹکی تھیں۔۔۔

زونی نے دیکھا وہ تو اپنی جگہ سے ایک انچ تک نہیں ہلا ہے۔۔۔

انکے درمیان کافی فاصلہ تھا۔۔۔

مجھے تھوڑا ڈر لگ رہا ہے زو۔۔۔ہاتھ پکڑ سکتا ہوں تمھارا؟؟۔۔۔" بہت" نرمی سے التجائی ی لہجے میں سوال کیا۔۔۔

زونی کو لگا یہ اس کے قریب آنے کا بہانا ہے۔۔۔۔سب کچھ اس کے حق میں تھا۔۔۔ پھر وہ بھلا کیوں ڈرنے لگا۔۔۔

وہ پھرتی سے واپس لیٹ گ ئی۔۔۔ابھی کمبل منہ تک اوڑھنے کی نیت سے ہاتھ سے تھاما ہی تھا۔۔۔کے مقابل نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

مجھے واقعی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"اس دلفریب حسن والے نوجوان نے" ہاتھ پکڑ کر آہستگی سے اپنی بات پر یقین دلانے کی کوشش کی۔۔۔

مانا وہ ظاہر نہیں کر رہا تھا مگر وہ بھی ڈرا ہوا تھا۔۔۔اس کمرے کا آخری بار کا منظر وہ آج تک بھولا نہیں تھا۔۔

وہ پنکھا۔۔۔اس سے لٹکا عافیہ کا بے جان وخون آلود جسم۔۔۔

ٹوٹی ہوئی ی ایل سی ڈی۔۔۔

گویا ہر ایک چیز فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے آگے چل رہی تھی۔۔۔۔جس کے سبب وہ خوف میں مبتلا ہوا۔۔۔۔۔

آمن کبھی زونی کے ساتھ ایک بیڈ شی ئی رنہ کرتا۔۔۔اگر وہ خود خوفزدہ نہ ہوتا۔۔۔۔

زونی نے پہلے چاہا کے ہاتھ چھڑا لے۔۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس نے محسوس کیا مقابل کے ہاتھ تھامنے کی مضبوطی کو۔۔۔۔ جیسے کوئی ی بچہ ڈر جاتا ہے تو کسی بڑے کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے۔۔۔وہ بالکل اسی طرح پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ حیران ہوئی ی۔۔۔۔

اسے کس بات کا ڈر بھلا؟؟۔۔۔۔

آمن آنکھیں بند کر چکا تھا سونے کی نیت سے۔۔۔۔

زونی اس کا خوبصورت چہرہ پیلی لیمپ کی روشنی میں الگ ہی چمکتا دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس وجاہت سے مالامال کالے کرتے میں ملبوس نوجوان نے ظلم کیا تھا اپنی کنیز بنا کر اس کی جان پر۔۔۔نہ صرف جان بلکے خوابوں وارمانوں پر بھی۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ نہ چھڑا سکی اپنا ہاتھ۔۔ نہیں جانتی کیوں۔۔۔بس نہیں چھڑا سکی۔۔۔۔ چھڑانا تو دور کی بات۔۔۔وہ کوشش تک نہیں کر سکی چھڑانے کی۔۔۔۔

شاہ میر میں نے کہا مجھے نیچے اتارو"۔۔۔وہ زور زور سے احتجاج کر رہی تھی " مگر اس کے احتجاج کا مقابل پر کوئی اثر نہ تھا۔۔۔

شاہمیر نے لا کر اسے بیڈ پر پٹکا۔۔۔

ماناداد ی کے سامنے اس نے سائٹ لی تھی مریم کی۔۔۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ اس کا غصہ ختم ہو گیا ہے۔۔۔

آخر کو اس لڑکی نے استعمال کیا تھا اس کا۔۔۔

تم آپ جان کر آئی ی تھی ناں میری گاڑی کے سامنے ؟؟" وہ خود کو " سنبھال کر ابھی اٹھ کر بیٹھی ہی تھی۔۔۔ کہ مقابل اس کی جانب شہادت کی انگلی کر۔۔۔ برہمی سے پوچھنے لگا۔۔۔

اس کی نگاہیں مشکوک تھیں۔۔۔

مریم کی سمجھ نہ آیا وہ کیا بول رہا ہے۔۔۔

کیا مطلب تھا اِس بات کا؟؟" وہ لڑکی الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔" تمہیں لگتا ہے میں آپ جان کر آئی تھی تمہاری گاڑی کے سامنے اپنا بچہ مروانے؟؟.."اسے شاہمیر پر شدید غصہ آیا۔۔۔

مجھے ایسا ہی لگتا ہے۔۔۔" وہ دونوں ہاتھ سینے پر فولڈ کر۔۔۔ بغور اس " لڑکی کا چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔۔ برہمی اسے بولا۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے شاہمیر۔۔۔" وہ لڑکی آگ بگولا ہو کر بیڈ سے " اتر کر چیخی۔۔۔ سامنے کھڑا نوجوان اس پر اسی کے بچے کو مارنے کا الزام لگا رہا تھا۔۔۔ وہ کیسے برہم نہ ہوتی۔۔۔

"بالکل دماغ خراب ہو گیا ہے میرا۔۔۔اور کسی کا بھی ہو گا اگر وہ میری جگہ ہو تو۔۔۔کیا یہ محض ایک اتفاق ہے کہ میں اس خاندان کی بیٹی کو ہی انجانے میں اس حویلی میں لے آیا؟؟۔۔۔"

"جی بالکل۔۔۔ایسا ہی ہوا ہے۔۔"

"ناممکن۔۔۔سچ بولو چشمش۔۔۔۔تم نے استعمال کیا ہے نا میرا اس گھر میں آنے کے لیے؟؟۔۔۔"وہ مریم کی بات پہ اعتبار کرنے کے لیے تیار نہ تھا۔۔۔

اس کا نازک بازو پکڑ کر جھنجوڑتے۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال استفسار کرنے لگا۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اگر تمہیں مجھ پہ یقین نہیں آرہا۔۔۔تو اپنی ماں سے "
جا کر پوچھو۔۔۔"مریم تیزی سے گویا ہوئی۔۔۔

(ماضی)

اس کے نام اور ننھیال کے کراچی میں ہونے کے سبب شمیم بیگم کو کہیں نہ کہیں شک ہو گیا تھا کہ وہ فہیم کی بیٹی مریم ہی ہے۔۔۔

اسے حویلی آئے کچھ ماہ ہی گزرے تھے۔۔۔کے ایک دن شمیم بیگم سفید رنگ کی فراک لے کر آئی یں۔۔۔

مریم بیٹا ذرا یہ پہن کر دکھانا کیسی لگے گی تم پر۔۔۔"شمیم بیگم اس سے " بہت ہی محبت سے بات کیا کرتی تھیں۔۔۔اس لیے وہ بغیر کسی شک کے ان کی ہر بات مان لیتی۔۔۔

یہ میرے لیے لائی ہیں آپ؟؟۔۔وہ خوش ہو کر پوچھ رہی تھی۔۔۔ "

ایک لڑکی جس کا پوری دنیا میں کوئی نہ ہو اور اسے اچانک ہی ایک ایسی فیملی مل جائے جو اسے محبت دے۔۔۔ عزت دے۔۔۔مان دے۔۔۔اس کی ضروریات کا خیال رکھے۔۔۔تو وہ لڑکی کیونکر خوش نہ ہو۔۔۔۔مانا فیملی ممبرز میں زیادہ لوگ اس کے ہونے سے خوش نہیں تھے۔۔۔ لیکن کچھ لوگ تھے جیسے اس کی ساس اس کا سسر اس کا دیور اس کی چچیاں ساس۔۔۔

ہاں تو اور کس کے لیے لاؤں گی بھ ئی ی۔۔۔۔ مجھے تو بڑے ارمان تھے ”
بیٹی کے۔۔۔ لیکن ہوئی ی نہیں۔۔۔۔ چلو جو اللہ کو منظور۔۔۔ مگر اب جب
میری ایک بیٹی آگئی ہے۔۔ تو میں کیوں نہ اپنے سارے ارمان پورے کر
لوں۔۔۔ یہی سوچ کے۔۔۔ میں آج بازار سے یہ فراک تمہارے لیے لے
کر آئی ہوں۔۔۔ دیکھو۔۔۔ دوکاندار نے کہا تھا کہ وہ شہر کے بازار سے لے
کر آیا ہے اسے۔۔۔ مجھے تو دیکھتے ہی پسند آگئی۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی مجھے لگا یہ
میری دی پہ بڑی جچے گی۔۔۔۔“ وہ مریم کی دونوں ہاتھ سے بلائیں لے کر
بڑے پیار سے بولیں۔۔۔

مریم محبتوں کی بہت ترسی ہوئی تھی اس لیے شمیم بیگم کی محبت ہی اس کے
لیے بڑی نعمت تھی۔۔۔۔

شاہمیر کو گ ئ ے مہینوں گزر گئے تھے اس نے پلٹ کر کوئی خبر گیری نہیں کی۔۔ لیکن اس کے باوجود شمیم بیگم کے روایے میں ذرا فرق نہ آیا ۔۔۔اور یہی بات اس کے دل کو چھوتی تھی۔۔۔

جی ابھی پہن کر دکھاتی ہوں امی" وہ فراک لے کر تیزی سے واش روم" میں چلی گئی تھی۔۔۔

اس نے فراک تو پہن لی تھی مگر اس کی پیچھے کی زپ نہیں لگا پا رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا بیٹا ابھی تک آئیں کیوں نہیں باہر؟؟۔۔" شمیم بیگم بے صبری " سے۔۔۔انجان بن کر پوچھنے لگیں۔۔۔

امی اس کی زپ اٹک گئی ہے۔۔ بند ہی نہیں ہو رہی۔۔۔" وہ زپ لگانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"میں دروازہ بند کر دیتی ہوں۔۔ تم باہر آ جاؤ۔۔۔ میں لگا دوں گی۔۔۔" شمیم بیگم نے کہہ کر تیزی سے دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔

مریم اسی حالت میں واش روم سے باہر آئی۔۔۔

اس نے زپ لگوانے کے لیے اپنی کمر کا رخ شمیم بیگم کی جانب کیا۔۔۔

تو ان کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔۔

بچپن میں کومل کی بیٹی مریم کو ایک دو بار نہلایا تھا انہوں نے۔۔۔انہیں اچھے سے یاد تھا کہ اس کی کمر پر سیدھی سائٹ کی جانب تل تھا۔۔

بالکل ویسا ہی تل ان کی بہو مریم کی کمر پر بھی نظر آیا۔۔

تو میرا شک صحیح تھا۔۔۔یہ وہی ہے۔۔بس اب ایک ٹیسٹ اور۔۔۔سب" دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔۔" یہ سوچتے ہوئے انہوں نے زپ لگا دی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

بیٹا۔۔۔ادھر اؤ میرے پاس آ کر بیٹھو۔۔۔۔ میں تمہارے بالوں میں تیل لگاؤں۔۔۔۔ کیا ہر وقت ڈائجسٹ پڑھتی رہتی ہو۔۔۔ کیا مزہ آتا ہے بھلا ان میں۔۔۔۔۔،، شمیم بیگم اسے اپنے پاس بلا کر منہ بسورتے ہوئے بولیں۔۔۔

انہیں سمجھ نہیں آتا تھا مریم کیوں ہر وقت ڈائجسٹ پڑھتی رہتی ہے۔۔۔۔اب انہیں کون بتائے۔۔۔ چاہے امید کی کوئی کرن نہ بچی ہو زندگی میں۔۔۔۔ پھر بھی انکھیں خواب بُننا نہیں چھوڑتیں۔۔۔ ہمیں خوشی نہ ملے تو نہ صحیح۔۔۔ کوئی اور ہی خوش ہے یہ سوچ کر ہم ڈائجسٹ میں ہیروئن ہیرو کو ملتا ہوا دیکھ کے خوش ہو جاتے ہیں۔۔۔ کبھی کبھار تو ہم ایمیجن کرتے ہیں کہ وہ ہیروئن ہم ہی ہیں۔۔۔اس دنیا میں جینے لگتے ہیں جس کے متعلق پہلے سے ہی جانتے ہیں کہ وہ جھوٹی ہے۔۔۔۔ مگر اس کے جھوٹ میں بھی خوشی ہے۔۔۔۔اور ہم خوشی کے تو متلاشی ہیں فقط۔۔۔
اب وہ بناوٹی ہی صحیح۔۔۔

"او کے امی۔۔۔ مگر زیادہ مت لگائیے گا پھر مجھے گرمی لگتی ہے۔۔۔"

تم شہر کی لڑکیوں کے بڑے نخرے ہیں قسم سے" وہ مسکرا کر بولیں۔۔۔" تو مریم ان کے قدموں میں آ کر بیٹھ گئی۔۔۔

انہوں نے تیل لگانے کے بعد اس کی چوٹی بنانا شروع کر دی تھی۔۔۔

چوٹی بنانے کے بعد وہ تو چلی گئی مگر کنگھی میں اس کے بال رہ گئے تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ۔۔۔ شمیم بیگم مفاہمانہ انداز میں مسکرائیں۔۔۔۔

انہوں نے فہیم کے بال نوری کے ذریعے منگوا کر۔۔۔انہیں ڈی این اے کے لیے احسن بخش کے ذریعے شہر کی لیبارٹری میں بھیج دیے تھے۔۔۔

دونوں میاں بیوی بس یہی دعا گو تھے کے رزلٹ پوزیٹو آجائے۔۔۔۔اور ہوا بھی ایسا ہی۔۔۔۔۔۔۔

رزلٹ آتے ہی شمیم بیگم کے پاؤں تو مارے خوشی کے زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔۔۔

کہنے کو ان کا بیٹا اچھی خاصی جائیداد کے حصے کا مالک تھا۔۔۔ لیکن کہتے ہیں نا ہوس کی کھوپڑی نہ بھری ہے نہ بھرے گی۔۔۔۔ان کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”یہ آپ کے نام پر آیا مریم بی بی۔۔“نوری اس کی جانب ایک لفافہ بڑھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

”کیا ہے اس میں ؟؟۔۔۔ کس نے بھیجا ہے مجھے ؟؟۔۔“وہ نوری کو دیکھ الجھ کر پوچھنے لگی تھی۔۔۔۔

”مجھے نہیں پتہ بی بی۔۔۔ میں تو ان پڑھ ہوں۔۔۔ڈاکیا دے کر گیا دروازے پر آپ کے نام پر۔۔۔ تو میں لے آئی ی۔۔۔۔

مریم نے اس کی بات پر اعتبار کرتے وہ خاکی رنگ کا لفافہ لے لیا تھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے دل میں امید جاگی کہ شاید شاہ میر نے کچھ بھیجا ہو۔۔۔ جب سے وہ گیا تھا اس نے پلٹ کر کوئی خبر نہیں لی تھی۔۔۔

نوری کے کمرے سے جاتے ہی اس نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے لفافہ کھولا۔۔۔

اس میں سے ایک پیپر باہر نکلا۔۔

وہ ڈی این اے ٹیسٹ کا رزلٹ تھا۔۔ جس میں اس کا اور فہیم کا نام لکھا ہوا تھا۔۔۔

اسے پڑھتے ہی مریم کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔

میں۔۔۔میں فہیم بخش کی بیٹی ہوں۔۔۔ فہیم بخش میرا باپ ہے۔۔۔ہائے اللہ۔۔۔'' کچھ لمحوں تک تو سن سی کیفیت میں رہی۔۔۔اس کی انکھوں سے انسو بہنے لگے تھے۔۔۔

وہ لاوارث نہیں تھی۔۔۔اس کا باپ زندہ تھا۔۔۔نہ صرف زندہ۔۔۔بلکہ اسی کے ساتھ اسی کے گھر میں رہ رہی تھی وہ۔۔۔۔

اگلے ہی پل دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔۔۔

وہ زیادہ سوچے بغیر لفافہ لے کر تیزی سے باہر بھاگی۔۔۔اپنے باپ کو جو دکھانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ماں اور باپ دونوں کے پیار سے محروم رہی تھی وہ شروع سے۔۔۔اسے لگتا تھا اس کا دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔وہ لاوارث ہے۔۔۔مگر اس رپورٹ کی وجہ سے اسے آج پتہ چلا کہ اس کا باپ حیات ہے۔۔۔وہ کیونکر خوش نہ ہوتی۔۔۔

فہیم اور باقی سب کھانا کھانے میں مشغول تھے۔۔۔جب وہ وہاں پہنچی۔۔۔

پ۔۔۔۔پاپا۔۔"زندگی میں پہلی بار اسے موقع ملا تھا پاپا جیسے پیارے" لفظ کا استعمال کرنے کا۔۔اس کی خوبصورت آنکھیں خوشی و غم کی ملی جھلی کیفیت سے نم تھیں۔۔۔

فہیم کو دیکھ ایکسائٹڈ ہو کر پکارنے لگی۔۔۔

سب اسے پاپا کا لفظ پکارتے دیکھ۔۔۔الجھ کر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

پاپا۔۔۔پاپا۔۔۔"وہ روتے ہوئے تیزی سے آکر فہیم کا ہاتھ پکڑنے لگی۔۔۔

کیا؟۔۔۔کیا کر رہی ہو لڑکی۔۔۔کس کو پاپا بول رہی ہو؟؟۔۔"فہیم الجھ کر اسے دیکھ پوچھنے لگا۔۔

آپ کو۔۔۔آپ کو پاپا بول رہی ہوں۔۔۔آپ میرے پاپا ہیں۔۔۔"وہ روہانسہ لہجے میں گویا ہوئی ی۔۔۔تو فہیم فوراً اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہو؟؟۔۔۔میں تو تمہیں جانتا تک نہیں۔۔۔" فہیم فورا "
ہی کڑوا منہ بنا کر۔۔۔تیزی سے بولا۔۔۔

یہ رپورٹ۔۔۔یہ دیکھیں۔۔۔"اس نے رپورٹ فہیم کے اگے کی"
تھی۔۔۔

اسے یقین تھا بس رپورٹ کا دیکھنا ہو گا کہ اس کا باپ اسے گلے سے لگا لے گا
مارے خوشی کے۔۔۔۔

ان کچھ ماہ میں ابھی وہ فہیم اور حویلی والوں کو ٹھیک طرح جانی نہیں تھی
۔۔۔شاید اسی لیے بیوقوفانہ امید لگا بیٹھی۔۔۔

رپورٹ دیکھنے کے بعد فہیم کی انکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔وہیں اقصی اور باقی سب بھی کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

کیا ہے اس رپورٹ میں ؟؟۔۔۔"شاہین بیگم تیزی سے پوچھنے " لگیں۔۔۔ان کا دل جو ہول رہا تھا۔۔۔

مریم جب سے حویلی میں آئی ی تھی۔۔۔انہیں خوف آتا تھا اس لڑکی سے۔۔۔

اماں۔۔اس میں لکھا ہے کہ یہ میری بیٹی ہے۔۔۔"فہیم نے کھوئے کھوئے " لہجے میں جواب دیا۔۔۔

وہ مریم کو دیکھ۔۔۔۔کومل کو یاد کرنے لگا تھا۔۔۔

اس کی پہلی محبت تھی کومل۔۔۔

اقصی کے دل کو زبردست دھچکا لگا تھا یہ سن۔۔۔اس کی آنکھوں سے بے ساختہ ہی آنسو بہنے لگے۔۔۔ مگر وہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔۔زونی کے بھاگنے کے بعد وہ بہت افسردہ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اپنی بیٹی کو دیکھ دیکھ کے ہی تو جیتی تھی وہ بس۔۔۔۔اس کے جانے کے بعد سے دنیا جیسے ویران ہو گئی تھی۔۔۔۔

جھوٹ ہے یہ۔۔۔"شاہین بیگم تیزی سے اعتراضا چیخیں۔۔۔"

"میں کیسے مان لوں یہ رپورٹ سچی ہے؟؟۔۔"فہیم بھی مریم کو دیکھ ایک ابرو اچکا کر مشکوک لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

"میں کومل کی بیٹی ہوں۔۔۔۔وہ یونیورسٹی میں آپ کے ساتھ ہی پڑھتی تھیں ماموں نے بتایا تھا مجھے۔۔۔آپ کو یونیورسٹی میں ہی محبت ہوئی تھی ان سے۔۔۔۔مگر میرے نانا راضی نہیں تھے۔۔۔اس لیے اپ لوگوں نے بھاگ کر شادی کی۔۔۔کیا اتنا ثبوت کافی ہے آپ کے لیے؟؟۔۔"مریم روتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

وہ بس اپنے باپ کے گلے لگنا چاہتی تھی۔۔۔

"یہ کہانی تو پورا گاؤں جانتا ہے۔۔۔کل کو کوئی گاؤں کی لڑکی آکر کہے کہ وہ فہیم کی بیٹی ہے تو کیا ہم یقین کر لیں گے؟؟۔۔" رانی بیگم طنز کرنے لگیں۔۔۔

آگ لگی ہو اور وہ گھی ڈالنے نہ آئی یں۔۔۔یہ تو ممکن ہی نہیں۔۔۔ایک نمبر کی فسادن عورت تھی وہ۔۔۔

"اس کے پاس رپورٹس نہیں ہوں گی۔۔" مریم تیزی سے ان کی جانب دیکھ۔۔۔جتاتے ہوئے گویا ہوئی ی۔۔۔

"یہ رپورٹ تو جھوٹی بھی ہو سکتی ہیں۔۔" فیض بخش اپنی بیگم کا ساتھ دیتے ہوئے بولا۔۔۔

یہ جھوٹی نہیں ہے یہ ہم نے شہر کی سب سے بڑے لیب سے کروائی ”
ہیں۔۔۔“شمیم بیگم جو اتنی دیر سے خاموش تھیں رپورٹ کے جھوٹے
ہونے کے دعوے پر۔۔۔مزید خاموش نہ رہ سکیں۔۔۔

انہیں تو مریم کا ساتھ دینا ہی تھا آخر اسی کے ذریعے تو جائیداد لینی تھی۔۔۔
زونی بھاگ چکی تھی۔۔۔فہیم کی جائیداد کا پورا حصہ اب مریم کو مل سکتا
تھا۔۔۔تو وہ کیونکر نہ بولتیں۔۔۔۔

ان کے کہتے ہی۔۔۔مریم انہیں حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔اس لمحے اس لڑکی
کو پتہ چلا۔۔۔کہ یہ سب اس کی ساس کے کارنامے ہیں۔۔۔

اور صرف رپورٹ ہی نہیں۔۔۔ مریم کی کمر پر بھی تل ہے۔۔ بالکل اسی " جگہ جہاں کومل کی بیٹی کے تھا۔۔۔" شمیم بیگم کے جملے سنتے ہی۔۔۔ مریم کو مزید جھٹکا لگا۔۔۔

تو کیا وہ فراک محبت سے نہیں۔۔۔ فقط اس تل کو دیکھنے کے لیے لائی گئی تھی ؟؟۔۔ یہ سوچ اس لڑکی کا نازک دل ٹوٹا۔۔۔۔

میں نہیں مانتا۔۔۔" فہیم ماننے سے صاف انکار کر گیا۔۔۔ "

تو خود کروالو۔۔۔ پھر تو مانو گے نا؟؟۔۔" احسن بخش کے کہتے ہی شاہین " بیگم اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگیں۔۔۔

"ٹھیک ہے میں دوبارہ کرواؤں گا۔۔۔ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔ "

اس بار رپورٹس فہیم نے کروائی تھیں۔۔۔

اور رزلٹ پھر وہی تھا۔۔۔

"اب تو آپ مانتے ہیں نا کہ میں آپ کی بیٹی ہوں؟؟۔۔" مریم پر امید نگاہوں سے فہیم کو تکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔

اب اسے شفقت کی امید تھی محبت کی امید تھی۔۔۔مان اور عزت کی امید تھی۔۔۔جس پر اس کا حق تھا۔۔۔

”تو کیا؟؟۔۔۔۔“فہیم نے بے مروتی سے جواب دیا۔۔تو مریم اس کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

”آپ کو ابھی بھی یقین نہیں آیا کیا؟۔۔۔“

مریم نے شہروز سے فہیم کی یونیورسٹی کے متعلق معلومات حاصل کی تھی۔۔ اور یہ وہی تھی جہاں اس کی ماں پڑھا کرتی تھی۔۔۔جس کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ ہی اس کا باپ ہے۔۔۔

”اگر بیٹی بھی ہے تو کیا؟؟۔۔۔بیٹا تو نہیں ہے نا؟؟۔۔“فہیم منہ بسور کر حقارت سے کہتا۔۔۔اس کے ہاتھ میں رپورٹ پکڑا کر چل دیا تھا۔۔۔

مریم کا دل کرچی کرچی ہو کر بکھرا تھا اس کا سردری ایکشن دیکھ۔۔۔

آنکھوں سے آنسو بے ساختہ ہی بہنے لگے تھے۔۔۔

اسے یقین نہ آیا کوئی اتنا بھی پتھر دل ہو سکتا ہے۔۔۔۔

وہ اس کی بیٹی تھی۔۔ کتنے سالوں بعد ملے تھے وہ۔۔۔ مگر اس ادمی نے گلے لگانا تو کجا محبت کے دو بول بھی نہ بولے۔۔۔

کیا اس آدمی کے پاس محبت کے دو بول بھی نہیں تھے اس کے لیے؟؟۔۔۔ اتنی نفرت۔۔۔۔ اتنی بے مروتی۔۔۔ کیوں؟؟۔۔ کیونکہ وہ بیٹی ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

”پاپا دیکھیں۔۔۔میں نے آپ کے لیے کھانا بنایا ہے اپنے ہاتھوں سے۔۔۔۔۔“مریم اس کے کمرے میں کھانا لا کر بڑی محبت سے بولی۔۔۔

اس نے ہار نہیں مانی تھی ابھی۔۔۔اسے یقین تھا وہ اپنے باپ کی محبت ایک دن پا کر ہی رہے گی۔۔۔بالکل اسی طرح جیسے کبھی زونی کو ہوا کرتی تھی

۔۔۔۔

اقصی نے کچھ نہ کہا۔۔۔وہ نماز پڑھ کر باہر جانے لگی کمرے سے۔۔۔

”چھوٹی امی آپ کہاں جا رہی ہیں؟؟۔۔آپ بھی کھائیں نا۔۔میں نے آپ کے لیے بھی بنایا ہے۔۔۔“مریم جب سے یہاں آئی تھی اقصی کا رویہ اس کے ساتھ اچھا ہی تھا۔۔۔وہ محبت کی ترسی ہوئی لڑکی تھی۔۔۔۔اقصی اس

کے باپ کی دوسری بیوی تھی۔۔۔اس رشتے سے وہ اسے اپنی چھوٹی ماں بلا رہی تھی۔۔۔

اقصی پلٹ کر مریم کا چہرہ بغور دیکھنے لگی۔۔اس کی انکھیں جھلملا رہی تھیں۔۔۔

ان آنکھوں میں ماضی کی یاد تھی۔۔۔جب زونی نے اپنے باپ کو خوش کرنے کے لیے پہلی بار صرف نو سال کی عمر میں کچن میں گھس کر روٹی بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔اور اس کا ہاتھ جل گیا تھا۔۔اس کے باوجود وہ ٹیڑھی میڑھی روٹی بنا کر لے آئی تھی۔۔۔۔

فہیم نے اس روٹی کو نہ کھایا اور یہ کہہ کر پھینک دیا۔۔ کہ کیا اب وہ جلی روٹی کھانے کے لیے رہ گیا ہے۔۔۔۔ اس لمحے جوان بلوری آنکھوں میں انسو ابھرے تھے۔۔ وہ آنکھوں میں ہی رہ گئے تھے اقصی کے۔۔۔۔

اسے مریم کی کوششوں میں اپنی بیٹی زونی نظر آرہی تھی آج۔۔ وہ کیسے انکار کر دیتی۔۔۔۔۔ کیسے نہ کھاتی۔۔۔۔

اثبات میں سر ہلا کر وہ کھانا کھانے بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

چپ چاپ کھانا کھا کر چلا گیا تھا فہیم۔۔۔ اس کے جانے کے بعد اقصی نے مریم کے سر پر ہاتھ رکھ کر نصیحت کی۔۔۔ "یہ آدمی اس قابل نہیں ہے بیٹا کہ تم اس کی محبت پانے کے لیے محنت کرو۔۔۔ میں نے اپنی بیٹی کو بڑا تڑپتے دیکھا ہے اس کے لیے۔۔۔۔ مگر اس پتھر دل آدمی کو کبھی اس پر محبت نہ

آئی ی۔۔۔بہت مزے دار ہے کھانا۔۔اگر تمہیں تکلیف نہ ہو تو میرے لیے دوبارہ ضرور بنانا بیٹا تمہاری چھوٹی ماں ضرور کھائے گی۔۔"اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں آخری جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔۔

"بالکل چھوٹی امی۔۔۔"وہ کہتے ہوئے اقصی کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔۔

ضروری نہیں کہ ہر سوتیلی ماں بری ہو۔۔۔کچھ اقصی جیسی بھی ہوتی ہیں۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مریم اور زونی میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔وہ زیادہ کوشش نہ کر سکی۔۔۔بہت جلدی ہمت ہار گئی۔۔

ہار گ ئی وہ اپنے سنگ دل باپ سے۔۔۔۔

ایک دن وہ یوں ہی اپنے باپ کے لیے بیٹھ کر رو رہی تھی۔۔۔کی شمیم بیگم اس کے پاس آئی یں۔۔۔اور اسے فہیم کی جائیداد میں قانونا اپنا حصہ لینے پر اکسانے لگیں۔۔۔

شاہمیر کو گھر سے گ ئی ے ڈیڑھ سال گزر گیا تھا۔۔۔اس دوران ایک بار بھی اس ستمگر نے کبھی خیریت نہ پوچھی۔۔۔۔۔اور یہ بات مریم کے دل کو مزید دل برداشتہ کر دیتی تھی۔۔۔

اسے لگتا تھا شاہ میر واپس آکر اسے طلاق دے دے گا۔۔۔ویسے بھی ان کا رشتہ فقط کاغذی تھا۔۔۔۔

پھر وہ کہاں جائے گی؟؟۔۔۔ فہیم تو ابھی بھی اسے اپنی بیٹی ماننے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔وہ صرف حویلی میں شاہمیر کی بیوی ہونے کے حق سے رہ رہی تھی۔۔۔۔

اسے شمیم کی بات بالکل ٹھیک لگی۔۔۔۔اسے لگا ہاں۔۔۔اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کی ضرورت ہے اسے۔۔۔۔وہ بھی اس حویلی کا حصہ ہے۔۔۔۔ وہ بھی فہیم کی بیٹی ہے۔۔۔۔پھر اس کے پاس جائیداد کا حصہ کیوں نہیں؟؟۔۔۔ جیسے باقی سب کے پاس ہے۔۔۔۔اگر اس کے پاس حصہ ہو گا تو پھر اسے ضرورت نہیں ہے ڈرنے کی کہ شاہمیر واپس آ کر اسے طلاق دے گا تو وہ کہاں جائے گی۔۔۔

پھر وہ بھی حویلی میں بڑے حق سے رہ سکے گی۔۔۔۔بلکہ حصہ مل جانے کے بعد وہ اپنی پڑھائی بھی کر سکتی ہے بغیر کسی کا کوئی احسان لیے۔۔۔۔

اس نے فہیم سے اپنا حصہ مانگا بیٹی ہونے کے ناطے۔۔۔ساتھ ساتھ ماہانہ پاکٹ منی بھی۔۔۔۔۔

مگر جواب فہیم کی جگہ شاہین بیگم نے دیا۔۔۔وہ بھی اسے سب کے سامنے تھپڑ مار کر۔۔۔

شاہین بیگم کو شدید نفرت تھی کومل سے۔۔۔وہ کسی صورت مریم کو حصہ دینے کے لیے تیار نہ تھی۔۔۔

وہ شاہ میر کی بیوی تھی صرف اس مجبوری کے تحت وہ اسے حویلی میں رکھ رہی تھیں ابھی تک۔۔۔ لیکن شاہ میر کی مریم کی جانب سے لاپرواہی نے ان کا حوصلہ کھول دیا تھا۔۔۔

لوگوں کی نظر میں وہ مریم کو اغوا کر کے لایا تھا۔۔۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ پانے کا جنون تھا اس لمحے۔۔۔۔ اب جب وہ حاصل ہو چکی تھی تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں بچی تھی اس لڑکے کی نظر میں۔۔۔ شاید اسی لیے وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

شاہ میر شادی سے پہلے بھی پڑھنے جاتا تھا۔۔ مگر واپس آجایا کرتا تھا کچھ دنوں میں۔۔۔۔ لیکن جس دن سے مریم کو چھوڑ کر گیا۔۔۔ اس دن سے واپس ہی نہیں آیا۔۔۔۔ جس سے کوئی بھی عام فہم بندہ یہ مطلب اخذ کر سکتا ہے کہ

اسے اپنی دلہن پسند ہی نہیں آئی۔۔۔اس لیے اسے پہلی رات کے بعد ہی چھوڑ کر چل دیا۔۔۔

"دادی چھوڑیں مجھے میں نے کہا چھوڑیں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔"وہ اسے بالوں کی جڑوں سے پکڑ کر کھینچتی ہوئی حویلی سے باہر لے آئی تھیں۔۔۔

ہر ایک شخص نے دیکھا تھا اس کے ساتھ ناانصافی ہوتے۔۔۔جیسے زونی کے ساتھ دیکھتے تھے۔۔۔ مگر کسی نے آواز نہ اٹھائی۔۔۔سوائے اقصی کے۔۔۔

"آپ میری بیٹی کو باہر نہیں نکال سکتیں۔۔"اقصی فوراً ہی لڑنے کھڑی ہو گئی تھی آج۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ جو زونی کے ساتھ ہوا وہ سب مریم کے ساتھ بھی ہو۔۔۔۔

اپنی ایک بیٹی کھو دی تھی اس نے۔۔۔دوسری نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔

تو میرے فیصلے کے خلاف جانے کی کوشش کر رہی ہے اقصی؟؟۔۔"""
شاہین بیگم کو جیسے یقین نہ آیا ہو۔۔۔آتا بھی کیسے۔۔۔پہلے کبھی اس نے آواز جو بلند نہیں کی۔۔۔۔ورنہ زونی۔۔۔اس کی سگی بیٹی اس سے زیادہ ظلم سہ چکی تھی۔۔۔

ہاں اماں۔۔۔میری بیٹی کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اقصی" مریم کے بال چھڑاتے ہوئے۔۔۔شاہین بیگم کو دیکھ۔۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال بولی۔۔۔

اقصی جانتی تھی زونی لڑ سکتی تھی اپنے لیے خود۔۔۔ مگر مریم کا نیچر تھوڑا الگ تھا۔۔۔ وہ کمزور تھی اس کے مقابلے۔۔۔ یا دوسرے لفظوں میں کہا جائے تو زونی جتنی ڈھیٹ نہ تھی۔۔۔

اس لمحے مریم کو شدت سے شاہمیر کی کمی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ ستمگر تو مانو بھول گیا اسے۔۔۔ بھلے وہ محبت نہ کرتا صرف خبر گیری ہی رکھ لیتا تو آج یہ دن نہ دیکھتی وہ۔۔۔۔ یقیناً اگر وہ ان کے پوتے کی لاڈلی بیوی ہوتی۔۔ تو اتنا آسان نہیں ہوتا اسے یوں گھر سے نکال دینا۔۔۔۔۔ مگر وہ نہیں تھی اور یہ اس کی بے بسی کی انتہا تھی۔۔۔۔

اس کے پہلے شوہر سے بھی اسے کبھی مکمل تحفظ نہ مل سکا۔۔۔اس کے مرتے ہی اسے گھر سے نکال دیا گیا۔۔۔اور اب دوسرے شوہر کا بھی یہی حال تھا۔۔۔۔وہ کیسے نہ ٹوٹتی؟؟۔۔کیسے نہ بکھرتی؟؟۔۔۔

نہ حق مل رہا تھا نہ محبت۔۔۔

اس لمحے شاہمیر سے اسے پہلی بار شدت سے نفرت ہوئی۔۔۔جب اسے نبھانا آتا ہی نہیں تھا تو یہ رشتہ کیا کیوں؟؟۔۔۔۔جب حفاظت دینی آتی ہی نہیں تھی تو نکاح میں بندھا کیوں؟؟۔۔جب یوں ہی چھوڑ جانا تھا تو زندگی میں آکر یوں امید دی ہی کیوں؟؟۔۔۔

اقصیٰ و شمیم دونوں ہی شاہین بیگم سے بہت لڑئی اس کے لیے۔۔۔۔

شمیم جانتی تھی اگر مریم ایک بار چلی گئی تو جائیداد کا حصہ چلا جائے گا اس لیے اقصی کے ساتھ ساتھ اسے بھی حوصلہ ملا تھا آواز بلند کرنے کا۔۔۔اور اس نے کی۔۔۔یہی سبب تھا کہ شاہین بیگم پاگل ہو گئی تھیں غصے سے۔۔۔

اب تو وہ کسی صورت مریم کو حویلی میں رکھنے کے لیے تیار نہیں تھیں۔۔۔

ان کی بہوؤں نے پہلی بار ان کے خلاف اواز بلند کی تھی وہ کیسے برداشت کر لیتیں؟؟؟۔۔۔ان کے تو آگ لگ گئی تھی سینے میں۔۔۔

صرف تین مہینے انہوں نے مریم کو مزید وہاں رہنے دیا معاملات کو ٹھنڈا ہونے دینے کی نیت سے۔۔

پھر ایک دن اپنا سونے کا کڑا چوری کرنے کا الزام لگا کر۔۔۔اسے حویلی سے نکال دیا۔۔۔

تقریبا دو سال بعد وہ خود کو اسی مقام پر پا رہی تھی جہاں وہ پہلے کھڑی تھی۔۔۔

حالت بھی وہی تھی کوئی بدلاؤ نہیں۔۔۔

وہ کیسے شامیر سے نفرت نہ کرتی جس نے آس دے کر توڑی تھی۔۔۔

امید نہ ہو۔۔۔تو غم نہیں۔۔۔ مگر زبردستی امید بندھوا کر۔۔پھر توڑی جائے تو بہت غم ہوتا ہے۔۔۔

اگر شہروز اس کی مدد نہ کرتا۔۔۔تو وہ خود بھی نہیں جانتی۔۔۔۔وہ کہاں جاتی ۔۔۔۔

حال۔۔۔

نہیں مجھے اپنی بیوی سے جاننا ہے۔۔۔"وہ چاہتا تو کسی اور سے پوچھ لیتا اب تک۔۔۔۔ کہ کیا کچھ ہوا ہے اس کے پیٹھ پیچھے۔۔۔۔ مگر اس نے ابھی تک کسی سے کوئی بات نہیں پوچھی تھی اِس متعلق۔۔۔۔کیونکہ اسے اعتبار نہیں تھا اپنے گھر والوں پر۔۔۔۔

وہ تیزی سے بولا۔۔۔۔بیوی کے لفظ پر خاصا زور دیا تھا۔۔۔

جس پر مقابل کے ہونٹوں پر دل جلی سی مسکراہٹ بکھر آئی۔۔۔

بیوی؟؟۔۔۔" وہ زیر لب بڑبڑائی ی۔۔۔۔بے یقینی سی تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔کسے بیوی کہہ رہا تھا وہ آج؟؟۔۔۔اس لڑکی کو جس پر دو سال کیا گزری کبھی پوچھنے کی زحمت ہی نہ کی۔۔۔۔

اگر شہروز مدد نہ کرتا تو یقیناوہ یہاں اس وقت اس کے سامنے نہ کھڑی ہوتی۔۔۔اور وہ جس طرح کا لاپرواہ شخص تھا مریم کو امید بھی نہیں تھی۔کہ وہ کبھی ڈھونڈنے بھی آتا اسے۔۔۔

ہاں بیوی۔۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔اچھا نہیں لگا تمھیں میرا بیوی" کہنا؟؟۔۔۔" وہ مریم کی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔خاصہ طنزیہ انداز میں استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

مریم کی آنکھوں سے کدورت جھلک رہی تھی اس لمحے۔۔۔وہ کیسے نہ دیکھتا۔۔۔

جواب میں پھر دل جلی مسکراہٹ چہرے پر سجا بیٹھی وہ پیاری۔۔۔

کچھ ثانیوں تک ماحول پر مکمل خاموشی طاری رہی۔۔۔۔وہ دونوں ہی بس ایک دوسرے کو تکتے رہے۔۔۔

صرف بیوی کہنے سے تو کچھ نہیں ہوتا مسٹر شاہ میر۔۔۔بیوی کے جو حقوق" ہوتے ہیں وہ بھی نبھانا ہوتے ہیں کاش آپ کو کسی نے یہ بھی سکھایا ہوتا۔۔۔"چوٹ کرنے والے انداز میں کہتی۔۔۔۔مقابل سے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑا گئی تھی وہ۔۔۔۔

یہاں بیوی بیٹی بہو کے کوئی حقوق نہیں ہوتے۔۔۔حویلی میں رہی ہو ناتم ”
۔۔۔اتنا تو جان ہی گئی ہو گی۔۔اس لیے مائی ڈیئر وائف آپ ہی کیوں نہیں
سکھا دیتیں۔۔۔“ وہ ابھی منہ بسور کر۔۔۔اس کے پاس سے گزر کے جانے
ہی لگی تھی۔۔۔کہ مقابل نے اس کا بازو پھر پکڑا۔۔۔مگر اس بار انداز غصے
والانہ تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے جھٹکے سے واپس اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔۔

اس کا چشمہ جو بیڈ پر پھینکنے کے سبب گر گیا تھا۔۔۔اسے دوسرے ہاتھ سے
اٹھا کر۔۔۔اس کی آنکھوں پر لگاتے۔۔۔۔نرمی سے محبت کے جال پھینکتے
ہوئے کہا۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں کی کدورت نے کہیں نہ کہیں شاہمیر کے دل کو ڈر میں مبتلا کر دیا تھا۔۔۔

نہیں جانتا کیوں۔۔۔ مگر اسے چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ لیکن محسوس ہو چکا تھا اسے۔۔۔ اگر زیادہ دن ایسا ہی چلتا رہا۔۔۔ تو تھام کے رکھ نہیں سکے گا۔۔۔

کہتے ہیں مرد کے دل میں 99 خانے ہوتے ہیں۔۔۔ اور ہر خانے میں ایک لڑکی ہوتی ہے۔۔۔ کافی بڑا دل ہے مرد کا۔۔۔ کسی کو مایوس نہیں کرتا۔۔۔ لیکن یہ بھی ایک سچ ہے۔۔۔ 99 ایک طرف اور بیوی ایک طرف۔۔۔ اور جو یہ ایک طرف ہے وہ بڑا خاص ہے کیونکے مرد 99 چھوڑ دیتا ہے اپنی بیوی نہیں چھوڑتا۔۔۔

حویلی میں گرل فرینڈ کے حقوق بھی نہیں ہیں۔۔۔ لیکن وہ تو بن " سیکھائے بھی آپ کو آتے ہیں مسٹر شاہمیر بخش۔۔"اس کا چشمہ پہنانا ۔۔۔زہر لگا تھا اس لمحے۔۔۔ کیونکے وہ فلرٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا مریم کے نزدیک۔۔۔

وہ الگ بات ہے بندے کی نیت صاف تھی۔۔۔

ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہتے ہی۔۔۔ شاہ میر بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

مس چشمش۔۔۔ جلومت۔۔۔"وہ خاصہ اترا کر۔۔۔ مسکراتے ہوئے" کہتا۔۔۔الماری کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

"ہہ؟؟۔۔۔" مریم الجھ کر اس کی پشت تکنے لگی۔۔۔

"کون جل رہا ہے یہاں؟؟۔۔" کپڑے لے کر لوٹا تو مریم راستہ روکتے ہوئے۔۔۔ ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔

"تم جل رہی ہو چشمش۔۔۔ اور کون۔۔" مقابل اسے راستے میں کھڑا دیکھ۔۔۔ اپنے ہاتھ میں پکڑے کپڑے کندھے پر ڈال کر۔۔۔ فورا اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لایا۔۔۔

اس دل نشین لڑکی نے چونک کر۔۔۔ گردن پیچھے کی جانب گرائی ی۔۔۔

وہ لڑکا اس کے چہرے کو بغور چھوٹی آنکھیں کر کے دیکھ۔۔۔ ہلکا سہ مسکرا کر۔۔۔ پر اعتماد لہجے میں بولا۔۔۔

اس حسین لڑکے کی اچانک نزدیکی کسی کا بھی دل دھڑکا دے۔۔ مریم کا بھی دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

ناجانے کیوں کمرے کا ٹمپریچر گرم ہوتا محسوس ہوا۔۔

اے سی تو کام کر رہا تھا پھر اچانک گرمی کیوں لگنے لگی تھی۔۔

میں کیوں جلنے لگی بھلا؟؟۔۔" وہ فوراً ہی اپنا اعتماد بحال کرتی۔۔ اکڑ کر " بولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

وہ الگ بات ہے مقابل نے اس کی صراحی دار گردن کو سرخ پڑتے دیکھا۔۔۔

زندگی میں پہلی بار کسی کی گردن نے اس کی توجہ یوں کھینچی تھی۔۔۔شدت سے دل مچلا تھا سینے میں۔۔۔۔

کیونکے۔۔۔۔"وہ موضوع بھول گیا تھا۔۔۔۔کے کیا بات کر رہا تھا اس" سے۔۔۔۔

یہ پہلی بار ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔کے بات کرتے کرتے بات بھول گیا۔۔۔۔

ای۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔کھ۔۔کھاؤ گے کیا؟؟۔۔۔"شاہمیر" اسے دیکھنے میں اتنا محو ہوا۔۔۔کے اس کی نگاہ کب بدلی اسے خود خبر نہیں۔۔۔

اس کی خوبصورت گہری آنکھوں نے مریم کو نروس کر دیا تھا۔۔۔

ایک تو نزدیکی اوپر سے غضب ڈھاتی اس حسین نوجوان کی گہری بولتی آنکھیں۔۔۔ وہ اپنے دل کو بے قابو ہوتا پا رہی تھی۔۔۔ پورا جسم جیسے سلگنے لگا ہو۔۔۔ مزید برداشت نہیں کر سکتی تھی اس کی نظروں کو خود پر۔۔۔ اس لیے گلے میں تھوک نگلتے۔۔۔ ہڑبڑاہٹ کے ساتھ گویا ہوئی۔۔۔

آج سے کالر والے گلے پہننا تم۔۔۔ ورنہ مجھ سے شکوہ نہ کرنا۔۔۔ کے ” وارن نہیں کیا۔۔۔ “اس کے ٹوکتے ہی۔۔۔ مقابل نے فوراً سر جھٹکا۔۔۔ شہادت وانگوٹھے کی انگلی سے اپنی ناک کی چونچ مسلی۔۔۔

پھر ایک دو لمحے بعد۔۔۔اس کی آنکھوں پر لگے چشمے میں اپنا عکس دیکھ۔۔۔آہستگی سے وارن کرتا۔۔۔۔کپڑے چینج کرنے جانے لگا۔۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔اور ایسا کیوں؟؟۔۔"وہ نا سمجھی سے فوراپلٹ کر۔۔۔اس کی" پشت تکتے۔۔۔۔پوچھنے لگی۔۔۔

تعریف سننے کا زیادہ شوق آرہا ہے میرے منہ سے اپنی؟؟۔۔"اس نے مڑ" کر مریم کی جانب دیکھ۔۔۔پلے فل انداز میں ابرو اچکا کر استفسار کیا۔۔۔

اگر ایسا ہے تو بتادو۔۔۔بندہ فری ہے۔۔۔اچھا ہے چینج کرنے کی زحمت" سے بچ جاؤں گا۔۔۔"وہ یہ کہتا ہوا واپس اس کی جانب آرہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔۔۔جسے دیکھ۔۔۔مریم کااوپر کا سانس اوپراور نیچے کانیچے رہ گیا تھا۔۔۔

اسے قریب آتادیکھ۔۔۔وہ پیچھے قدم لینے لگی۔۔۔

وہ جتنی دوری بڑھاتی۔۔۔۔شاہمیر اتنی ہی نزدیکی بڑھاتا۔۔۔

حتی کے اس کی کمر دیوار سے ٹکرائی۔۔۔

پھر ساتھ ہی غسل کر کے فجر کی نماز پڑھ لیں گے۔۔۔"مریم کے گال" مکمل سرخ پڑچکے تھے۔۔۔۔

مقابل خاصہ محظوظ ہورہا تھااس کی حالت دیکھ۔۔۔۔

سیٹسفیکشن تھا۔۔۔ کہ اثر تو ہوتی ہے اس کی چارمنگ پرسنلٹی مریم پر۔۔۔

پھر آہستگی سے اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔۔ ذو معنی انداز میں شوخی بھرے لہجے کے ساتھ سرگوشی کی۔۔۔

اگلے ہی لمحے مارے شاکڈ کی مریم کی آنکھیں بڑی ہوئیں۔۔۔ مقابل فاتحانہ انداز میں ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ تو اس نے نظر فورا جھکالی۔۔۔

اسکا جملہ مریم کو پانی پانی کر دینے کے لیے کافی تھا۔۔۔

اچھا ویسے۔۔۔ کوئی ی پسند ہے تمھیں ؟؟۔۔" اس کے اچانک سوال پر"
مریم چونک کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ ایسا کیوں پوچھ رہا تھا؟؟۔۔
شاہمیر کو سمجھ پانا آسان نہیں تھا اس کے لیے۔۔۔۔ لمحے میں بدل جاتا تھا
وہ۔۔۔

اگر کہوں ہاں تو۔۔۔" مریم اکڑ کر استفسار کرنے لگی۔۔۔"

وہ صرف دیکھنا چاہتی تھی کے مقابل کیا جواب دیتا ہے۔۔۔

پہلے کہو۔۔۔ پھر دیکھتے ہیں۔۔۔" تحمل سے جواب دیا۔۔۔ کوئی گرم"
مزاجی نہیں تھی اس کے لہجے میں یہ جواب دیتے وقت۔۔۔

اس کا لہجہ اتنا ٹھنڈا تھا کہ مریم کو محسوس ہوا کہ اسے فرق ہی نہیں پڑتا کوئی ی۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے جیسے وہ خود پر ہنس دی۔۔۔اس نے سوچا بھی کیسے کہ شاہمیر کو فرق پڑ سکتا ہے۔۔۔اس شخص کو۔۔۔جو پہلی رات کے بعد ہی اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔

پھر خیال آیا مقابل کنوارا و خوبصورت ہے۔۔۔جبکہ وہ ایک بیوہ و بچے کی ماں رہ چکی ہے۔۔۔یقیناوہ اس سے اب جان چھڑانا چاہتا ہے۔۔۔اسے کسی اور سے سیٹل کرنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔تاکہ اپنے سر سے یہ بوجھ اتار سکے۔۔۔

وہ شدید رنجیدہ ہوئی ی اس خیال کے آتے ہی۔۔۔۔نام کا ہی صحیح

۔۔۔آخر شوہر تھا اس کا۔۔۔۔

دو سال پرانا نکاح تھا ان کا۔۔۔مانا شاہ میر نے اسے کبھی نہیں یاد کیا ہوگا۔۔۔

مگر اس نے تو کیا تھا ناں۔۔۔۔

نہیں ہے۔۔۔"اسکی گہری بولتی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔۔صاف "

گوئی ی سے جواب دیا۔۔۔اور پھر نظر جھکالی۔۔۔۔

کچھ تھا اس کی آنکھوں میں۔۔۔کیا؟؟۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔۔۔لیکن کچھ

ایسا کہ وہ زیادہ دیر اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر نہ رکھ سکی۔۔۔

گڈ۔۔۔ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔کیونکے میں تمھیں اجازت نہیں دیتا کسی اور کو پسند کرنے کی۔۔۔تم پر لازم ہے مریم فہیم بخش چوہدری۔۔۔صرف مجھ سے محبت کرنا۔۔۔"اگلے ہی پل۔۔۔وہ اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اسے نرمی سے چوم کر۔۔۔۔مقابل کے سانس کو مکمل روکتے۔۔۔بھرائی ی آواز و حاکمانہ انداز میں ایک ایک لفظ جتا جتا کر بولا۔۔۔۔

مریم مبہوت ہو کر رہ گ ئی تھی اس کے اچانک عمل پر۔۔۔۔

اس کا چہرہ جلنے لگا تھا۔۔۔کانوں سے مانو دھواں نکل رہا ہو۔۔۔۔

مقابل بڑی فرصت سے اسے کی غیر ہوتی حالت کو محظوظ ہو کر دیکھتا رہا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی تپش وہ اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

لگ رہا تھا آج جان ہی نکال دے گا وہ ستمگر اپنی قربت سے۔۔۔

وہ شرمیلی سی لڑکی اپنے بال کان کے پیچھے کر۔۔۔۔نیچے فرش کو دیکھنے لگی۔۔۔ جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہو اس میں۔۔۔

اچانک اسکی حالت پر جیسے ترس آیا ہو۔۔۔۔

وہ آہستگی سے ایک قدم پیچھے ہوا۔۔۔ پھر پلٹ کر جانے لگا۔۔۔

اگر میرا جواب ہاں ہوتا تو؟؟۔۔۔تو کیا کرتے؟؟۔۔۔۔۔“مریم چاہ کر بھی خود کو روک نہیں سکی تھی یہ سوال کرنے سے۔۔۔۔

”تو میں اسے جان سے مار دیتا۔۔۔۔“مریم کی جانب پلٹ کر۔۔اس وجیہہ نوجوان نے اتنا سخت جملہ اتنے پر سکون انداز میں ادا کیا جیسے موسم کی بات کر رہا ہو۔۔۔

مریم اسے دیکھتی رہ گ ئی تھی۔۔۔۔

اس کا لہجہ جتنا نرم و نارمل تھا۔۔۔آنکھیں اتنی ہی گہری و ڈارک۔۔۔۔

مریم کو محسوس ہوا۔۔۔وہ صرف کہہ نہیں رہا۔۔۔وہ واقعی مار دیتا۔۔۔۔

کسی کے رونے کی آوازوں نے اس کی آنکھوں کو گہری نیند سے جاگنے پر مجبور کیا۔۔۔

اس نے ہلکا سہ کمبل منہ سے ہٹا کر۔۔آنے والی آوازوں کی سمت دیکھا۔۔

وہ آمن تھا۔۔۔جو بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا۔۔

اس کے سفید برف سے گالوں پر آنسوؤں کی لڑئی الگ ہی نمایا تھی۔۔

اس کی ناک مکمل سرخ تھی۔۔

ہونٹ لرز رہے تھے۔۔

۔۔زونی بے یقینی سے دیکھنے لگی۔۔۔

ناجانے ایسا کیا مانگ رہا تھا دعا میں۔۔۔کے آنسو رک ہی نہیں رہے تھے اس کے۔۔۔۔

ہر چیز تو تھی اس شہزادے کے پاس۔۔۔پھر اسے ایسا کیا چاہیے تھا جس کے لیے اتنا رو رہا تھا۔۔۔زونی یہی سوچ تجسس میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

وہ رو رو کر مانگتا رہا۔۔۔حتی کے سجدے میں چلا گیا۔۔۔

زونی نے دیکھا اپنی دعا سے فارغ ہو کر وہ اسی کی جانب آ رہا ہے۔۔۔تو تیزی سے ہلکی سی گردن موڑ کر۔۔۔۔آنکھیں میچ گ ئی۔۔۔۔

دانستہ طور پر خراٹے لینا شروع کر دیے۔۔۔

وہ وجاہت سے مالا مال نوجوان قریب آیا ہے۔۔۔ محسوس ہو گیا تھا اسے۔۔۔۔

پھر اچانک آمن نے اس کے چہرے پر پھونکا۔۔۔۔وہ دم کرنے آیا تھا۔۔۔

فی امان اللہ۔۔"اس کے خوبصورت وزخمی چہرے کو دیکھ۔۔۔آہستگی سے" گویا ہوا۔۔۔

زونی نے اس کے الفاظ سنے۔۔۔

وہ دم کر کے کمرے سے چلا گیا تھا۔۔۔زونی تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کیا واقعی اس نے قریب آنے کی کوشش تک نہیں کی پوری رات؟؟؟۔۔۔۔

الٹا اسے اللہ کی امان میں دے کر گیا تھا صبح ہوتے ہی۔۔۔ کیا مطلب تھا اس کا؟؟؟۔۔۔

کیا وہ بدلہ نہیں لے رہا اسے اپنی کنیز بنا کر؟؟؟۔۔

کیا ابھی بھی کچھ محبت باقی ہے اس کے دل میں؟۔۔ جس کے احترام میں قریب نہیں آ رہا؟؟؟۔۔۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو اپنی کنیز بناتا ہی کیوں؟؟؟۔۔۔ پوری حویلی کے لوگ اسے اب کس نگاہ سے دیکھیں گے کیا وہ نہیں جانتا؟؟؟۔۔ خاص طور پر فائی زرانا جیسے مرد۔۔۔۔

وہ یہی سوچتے ہوئے الجھے ذہن کے ساتھ واپس لیٹ گئی۔۔۔

علم ہی نہ ہوا کہ کب دوبارہ انکھ لگ گئی۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آنکھ کھلی.... تو باہر سے شور کی آوازیں کانوں کی سماعت سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اس نے گھڑی پر نظر کی۔۔۔ تو دو بج رہے تھے۔۔۔

وہ یوں ہی اٹھ کر باہر آئی ی۔۔۔ تو دیکھا۔۔۔ آمن لوہے کا دروازہ لگوا رہا ہے اپنے کمرے کے دروازے کے آگے۔۔۔۔ وہ تعجب میں مبتلا ہوئی ی۔۔۔

کچھ لمحے وہ یوں ہی کھڑی کام ہوتا دیکھتی رہی۔۔۔ پھر واپس مرے قدم لیتی اندر آکر بیڈ پر بے جان ہو کر گر گئی۔۔۔

تم اٹھ گئیں؟؟۔۔" آمن کی اچانک کھنک دار آواز پر۔۔۔وہ تیزی" سے سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

ناشتہ کریں؟؟۔۔۔مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"اس نے اپنی دراز" سے انچی ٹیپ نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

زونی بس خاموشی سے اپنے ہاتھوں میں دیکھتی رہی۔۔۔وہ کوئی جواب نہیں دے رہی تھی اسے۔۔۔

زو۔۔۔میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟۔۔۔" وہ اپنی بات پر زور دینے لگا اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔۔

مگر جواب میں اب بھی خاموشی تھی۔۔۔۔

" چلو ناشتہ کر لیتے ہیں پھر ساتھ مل کر گارڈن میں چلیں گے۔۔۔مجھے ویسے بھی وہاں پودے لگانے ہیں۔۔۔" اس نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔

وہ اب بھی چپ رہی۔۔۔۔

زونی کی خاموشی اس کے دل کو رنجیدہ کر رہی تھی۔۔۔۔اس نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

زونی نے اپنے اور اس کے درمیان ایک اجنبیت کی دیوار بنالی تھی۔۔۔جسے وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

جواب دینے پر مزید فورس نہیں کیا اس نے۔۔۔بس ہونٹ بھینچ کر رنجیدگی سے اسے تکتا ہوا باہر چلا گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ناشتے کی ٹرے لے کر لوٹا تھا۔۔۔

ابھی تک منہ نہیں دھویا؟؟۔۔"اسے اپنی جگہ منجمد بیٹھا دیکھ۔۔۔وہ" مسکرا کر پوچھنے لگا۔۔۔

اس نے ٹرے بیڈ پر رکھ دی۔۔۔

زو۔۔۔جا کر منہ ہاتھ دھو۔۔۔"آمن اس کے قریب بیٹھ کر۔۔۔اس" کے نازک ہاتھوں کو پکڑنے لگا۔۔۔جن سے وہ کافی دیر سے نظر نہیں ہٹا رہی تھی۔۔۔مگر ابھی وہ پکڑ پاتا۔۔۔اس سے قبل زونی پھرتی سے انہیں اپنی کمر کے پیچھے کر گئی۔۔۔اس نے یہ عمل اتنی ہڑ بڑاہٹ و پھرتی کے ساتھ کیا تھا کہ مقابل تکتا ہی رہ گیا۔۔۔

اس لمحے پہلی بار احساس ہوا کہ وہ لڑکی ڈر رہی ہے اس سے۔۔۔

ایسا کیسے ممکن تھا کہ زو اپنے کالے بلے سے ڈرے؟؟۔۔۔اسے یقین نہ آیا۔۔۔دل میں شدید قسم کی درد کی لہر اٹھی۔۔۔

ایک بار اس نے کہا تھا دنیا غم دے گی تو برداشت کر لے گی۔۔۔وہ دے گا تو برداشت نہیں کر سکے گی۔۔۔اور یہ سچ تھا۔۔۔وہ نہیں برداشت کر پا رہی

تھی آمن کا اسے اپنی کنیز بنانا۔۔۔اس کے نزدیک آمن نے اس کی محبت کو روندا ہے اپنے پاؤں تلے۔۔۔ کیونکہ غلطی اسی کی تھی اس لیے وہ شکوہ بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

کچھ لمحے بس وہ یوں ہی اسے تکتا رہا۔۔۔ پھر سر جھکا کر اپنی پیشانی مسلتے ہوئے۔۔۔۔ بغیر اس کی جانب دیکھے کہا۔۔۔۔

وہ بھی ایسے اٹھ کر چل دی جیسے حکم کے تابع بیٹھی ہو۔۔۔۔

❤* Husny Kanwal*❤

وہ اس قدر خاموش رہنے لگی تھی۔۔۔ کہ کمرے میں موجود ہے یا نہیں ۔۔۔ پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔۔۔۔

دو دن گزر گئے مگر اس لڑکی نے کوئی بات نہ کی

آمن کو وہ قریب ہو کر بھی بہت دور لگنے لگی تھی۔۔۔

”کیا زمین کو بیٹھے بیٹھے گھورتی رہتی ہو؟؟۔۔۔ خزانہ نہیں نکل آئے گا اس میں سے۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔ گارڈن میں پودے لگاتے ہیں۔۔۔“
وہ ایک حکم پر چلنے والی گڑیا بن گئی تھی۔۔۔

آمن اداسی سے مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔۔ وہ واقف تھا دوبارہ کہنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔ وہ آجائے گی خود ہی پیچھے۔۔۔ اور ایسا ہی ہوا۔۔۔ وہ حسین نوجوان گارڈن میں پہنچا۔۔۔ تو زونی اس کے پیچھے پیچھے مرے قدم بھرتی آگئی تھی۔۔۔

وہ پودے لگانے لگا۔۔۔ دھوپ میں اس کا سفید رنگ مزید چمک رہا تھا۔۔۔

اتنی شدید گرمی میں اسے ضرورت نہیں تھی یہ سب کرنے کی وہ کسی ملازم سے کہتا۔۔۔ تو بھی کام ہو جاتا۔۔۔ مگر اسے اپنے گارڈن کو اپنے ہاتھ سے سجانے کا شوق تھا۔۔۔

شدید گرمی میں پسینوں سے شرابور ہوتے ہوئے وہ اپنے کام میں مگن رہا۔۔۔اور زونی اس کی اسٹڈی کے فرش پر بیٹھ کر اسے تکتی رہی۔۔۔اس کی کمر پر اسٹڈی روم میں چلنے والے اے۔ سی کی ٹھنڈک لگ رہی تھی۔۔۔۔

آمن نے ہی کہا تھا اسے وہاں بیٹھنے کے لیے۔۔۔۔تاکہ اسے لو نہ لگ جائے۔۔۔۔

کبھی کبھار انسان اپنے غلط فیصلوں پر بڑا پچھتاتا ہے۔۔۔اس لڑکی کا بھی یہی حال تھا۔۔۔وہ جتنا آمن کو دیکھتی تھی۔۔۔اتنا ہی پچھتاوے میں مبتلا ہوتی تھی کہ نکاح کیوں نہ کیا؟۔۔۔۔

اگر اس دن نکاح کر لیا ہوتا۔۔۔تو آج اس کی یوں کنیز بن کر نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔۔

وہ خوبرو نوجوان اپنے کام میں اتنا مگن تھا کہ اسے محسوس ہی نہ ہوا کہ کوئی اسے بڑی حسرت سے تک رہا ہے۔۔۔۔

اتنی حسرت کے وہ جان لے۔۔۔تو شاید پاگل ہی ہو جائے خوشی سے۔۔۔

اچانک اس نے زونی کو دیکھنے کے لیے نظر اٹھائی تو اسے خود کو ہی دیکھتا ہوا پایا۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

ایک لمحے دیکھنے کے بعد زونی نظر پھیر گ ئی۔۔۔

تاڑ سکتی ہو تم مجھے۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔''وہ ہلکے سے کندھے اچکا کر۔۔لاپرواہی سے۔۔۔ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔"

آچھی۔۔۔''اگلے ہی لمحے اسے چھینکیں آنا شروع ہو گئیں۔۔۔"

بچپن میں جب اسے نظر لگتی تھی۔۔۔تو اسے یوں ہی چھینکیں آنا شروع ہو جاتی تھیں۔۔۔

اس کے چھینکنا شروع کرتے ہی زونی کو سمجھ آ گیا تھا کہ اسے نظر لگ گئی ہے۔۔۔

نظر تو لگنی ہی تھی۔۔۔کس نے کہا تھا کالا کرتا پہن کر دھوپ میں آئے۔۔۔۔

کیا وہ نہیں جانتا وہ کتنا خوبصورت ہے۔۔۔اب بھلا کوئی کیسے اس پر سے نظر ہٹائے۔۔۔۔وہ تو پھر عاشقہ ٹھرئی ی۔۔۔۔ نظر بھر کر دیکھنا تو حق تھا اس کا۔۔۔۔وہ الگ بات ہے جتنا بھی دیکھ لے۔۔۔دل نہیں بھرتا تھا۔۔۔۔

زونی نے کچھ نہ کہا۔۔۔بس اٹھ کر اندر کی جانب چل دی۔۔۔۔

وہ بیچارہ چھینکتے چھینکتے ہاتھ دھونے گیا۔۔۔

ابھی ہاتھ دھو کر مڑا ہی تھا۔۔۔کے سامنے وہ زخمی ہونٹوں والی۔۔۔کھڑی نظر آئی ی۔۔۔

وہ پھر زوردار چھینکا۔۔۔

زونی کو اچھے سے یاد تھا کہ دادی اس کی نظر اتارتی ہیں۔۔۔تب جا کے اس کی چھینکیں بند ہوتی ہیں۔۔۔۔اس لیے وہ اپنے ساتھ لال مرچیں لے آئی تھی۔۔۔

دوپٹہ سر پر تمیز سے اوڑھے جب اس لڑکی نے نظر اتارنا شروع کی تو آمن
بے ساختہ ہی اسے دیوانہ وار تکنے لگا۔۔۔

زونی زندگی میں پہلی بار کسی کی نظر اتار رہی تھی۔۔۔

اس نے قرآنی آیت و چاروں قل پڑھ کر آمن پر دم کیا۔۔۔ تو آمن اسے
حیرت سے دیکھنے لگا۔۔۔

وہ نظر اتار کر۔۔۔ لال مرچیں ہاتھ میں لیے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ تاکہ
نوری کو انہیں دے کر جلوہ دے۔۔۔

عافیہ کی طرح زونی کو بھی کمرے سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا آمن۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

بی بی جی۔۔۔ایک ضروری بات بتانی ہے آپ کو۔۔۔"وہ نوری کو مرچیں دینے آئی۔۔۔تو نوری فوراً ہی رازدارانہ انداز میں آہستہ سے سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہ دیا تو نوری خود ہی بولنا شروع ہو گئی۔۔۔

"یہ لوگ آمن بابا کی شادی کروا رہے ہیں۔۔کل بڑی بی بی جی کی بہن کے گھر والے حویلی آئیں گے۔۔۔۔میں نے تو یہ بھی سنا ہے کے ان کی بڑی پوتی

مہر النساء بلا کی خوبصورت ہے۔۔۔۔۔"بس اتنا سننا تھا کہ زونی کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا۔۔

" آپ جلد سے جلد کچھ کریں۔۔ورنہ آپ کو یہ لوگ آمن بابا کی شادی ہوتے ہی اور کنیزوں کی طرح سرونٹ کوارٹر میں ڈلوا دیں گے۔۔۔بلکے سچ بتاؤں۔۔۔یہ سب رانی بی بی جی کا خرافاتی دماغ ہے آپ کی جائیداد تو انہیں مل گئی ہے آمن بابا کی کنیز بنتے ہی۔۔۔اب آپ ان کے کسی کام کی نہیں۔۔۔آپ ان کا بیٹا نہ لے اڑئیں۔۔۔اس لیے شادی کرا رہی ہیں ان کی..."وہ پھر پیچھے کی جانب دیکھنے لگی کے کوئی آ تو نہیں رہا۔۔۔

" آپ کو تو پتہ ہے نا سرونٹ کوارٹر میں کیا ہوتا ہے کنیزوں کے ساتھ۔۔۔جس بھی کتے کا دل کرتا ہے گھس آتا ہے کمرے میں سزا دینے کے نام پر۔۔۔میں کبھی نہیں چاہوں گی کے آپ وہاں جائیں۔۔۔۔۔"

نوری یہ سب بتاتے ہوئے بہت خوفزدہ نظر آرہی تھی۔۔۔۔وہ جانتی تھی اگر کسی کو کانو کان یہ خبر ہوئی کہ اس نے زونی کو یہ بات بتائی ہے تو اس کی شامت آجانی ہے۔۔

مگر زونی سے اس کا دلی لگاؤ تھا۔۔۔ایک ایسا رشتہ جیسے وہ خود بھی نہیں سمجھ پاتی تھی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زونی کے ساتھ وہ سب ہو جو اور کنیزوں کے ساتھ ہوتا ہے۔۔۔۔

کی۔۔۔کیا کرؤں میں ؟؟۔۔"اتنے دنوں میں یہ پہلا جملہ تھا جو اس کے "منہ سے ادا ہوا تھا۔۔۔وہ بھی بڑی مشکل سے۔۔۔۔

نوری اس کا سوال سن۔۔۔۔حیرت سے اسے تکنے لگی۔۔۔

وہ شیطان کی نانی تھی نوری کی نظر میں۔۔۔ایک سے بڑھ کر ایک پلان ہوتا تھا اس کے پاس ہر مصیبت سے نمٹنے کے لیے۔۔۔اور آج وہ اس ان پڑھ جاہل سے پوچھ رہی تھی۔۔۔کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

کیا حال کر دیا تھا ان ظالموں نے اس چلبلی سی شرارتی سی لڑکی کا۔۔۔

نوری کو شدید صدمہ پہنچا اس کی حالت دیکھ۔۔۔

وہ تو یہ سوچ کر بتانے آئی تھی کہ زونی خود ہی نمٹ لے گی۔۔۔

میں کیا بتاؤں۔۔۔"پہلے تو وہ خود ہی الجھی کھڑی تھی۔۔۔پھر کچھ سوچنے کے بعد۔۔۔"ہاں۔۔۔ایک کام کریں آپ حاملہ ہو جائیں جیسے کنیز بانو ہوئی تھی۔۔۔اس کے حاملہ ہونے کی وجہ سے اسے کبھی بھی

سرونٹ کوارٹر میں نہیں بھیجا گیا دوسری کنیزوں کی طرح۔۔۔۔وہ حویلی میں رہتی ہے ابھی تک۔۔۔ کسی مرد کی مجال نہیں ہے کہ اسے چھوئے کیونکہ وہ احسن بخش کے بچے کی ماں ہے۔۔۔۔کنیز تو بنا ہی دیا ہے ان لوگوں نے آپ کو۔۔۔ کیا جائے گا اگر بچہ پیدا کر لیں گی آپ۔۔۔۔یقین مانیں بہت سے کتوں سے بچ جائیں گی ایک بچہ پیدا کر کے۔۔۔اس کے علاوہ تو مجھے اور کوئی راستہ نہیں پتہ۔۔۔ کیونکہ جب جب حویلی میں بہو آئی ہے کنیزوں کو سرونٹ کوارٹر جانا ہی پڑا ہے۔۔۔۔''

کنیز بانو ایک ماہ کی حاملہ تھی جب احسن بخش کی شادی ہوئی۔۔۔۔احسن بخش اپنی اولاد چاہتا تھا اس سے۔۔۔اس لیے اسے سرونٹ کوارٹر نہیں بھیجا۔۔۔ بلکہ حویلی میں ہی سب سے لڑ کر ایک کمرہ دلوا دیا۔۔۔۔ قسمت کا کرنا ایسا ہوا کہ شمیم کا پاؤں بھی شادی کے فوراً بعد ہی بھاری ہو گیا۔۔۔

شاہمیر سات ماہ میں ہی دنیا میں آ گیا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ شہروز سے بڑا تھا۔۔۔شہروز کے پیدا ہو جانے کے بعد بھی کنیز بانوں کو کبھی بھی سرونٹ کوارٹر نہیں بھیجا گیا۔۔۔۔

زونی سن ذہن کے ساتھ نوری کو تک رہی تھی۔۔۔۔

کس مصیبت میں پھنسا لیا تھا اس نے خود کو؟؟۔۔۔۔

کیا آمن جانتا ہے اس بارے میں ؟؟۔۔۔"نوری نے اس کی آواز میں" شدید کرب محسوس کیا۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔ مگر جانتے ہی ہوں گے۔۔۔"اس نے اندازا کہا۔۔۔۔"

تو زونی کے دل کو دھچکا سہ لگا۔۔۔

اس نے اپنے ہونٹوں کو اتنی زور سے چبایا۔۔۔ کہ زخمی ہونٹوں سے خون کے سرخ قطرے جھلکنے لگے۔۔۔

"بی بی جی آپ کے ہونٹوں سے خون نکل رہا ہے۔۔"نوری اس کے ہونٹوں سے خون نکلتا دیکھ تیزی سے فکر مند ہو کر بولی۔۔۔

"یہ۔۔۔"اس نے اپنے انگوٹھے سے بے دردی سے صاف کر۔۔۔ رنجیدہ سہ مسکرا کر۔۔ اپنے انگوٹھے پر لگے خون کو دیکھتے کہا۔۔۔۔ "یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اُس کے مقابلے جو نظر نہیں آرہا مگر میرے دل سے مسلسل بہہ رہا ہے۔۔۔"

"تمھیں اپنے باپ کی جائیداد میں حصہ چاہیے نا؟؟۔۔" شاہ میر کے اچانک سوال پر۔۔ مریم اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

اسے سوتے وقت اچانک یہ ٹاپک کیوں یاد آیا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو؟؟۔۔"

"تو تمھیں وکیل کی ضرورت پڑے گی۔۔۔کیونکہ بغیر لڑے تو یہ لوگ تمھیں حصہ نہیں دینے والے" اس خوبصورت نوجوان نے اپنا ہاتھ تکیے پر ٹکا کر۔۔۔ہاتھ کے پیالے میں اپنا چہرہ رکھ۔۔۔مریم کی جانب دیکھتے ہوئے گمبھیر لہجے میں کہا۔۔۔

"مجھے پتا ہے۔۔۔" وہ آہستگی سے بولی۔۔۔

"تو ووو۔۔۔ تم چاہو تو مجھے ہائر کر سکتی ہو۔۔۔۔ میں بہت قابل وکیل ہوں۔۔۔" خاصا پُر اعتمادی سے آفر دی۔۔۔

"وکیل؟؟؟۔۔۔ جہاں تک مجھے یاد ہے تم ابھی تک اسٹوڈنٹ ہو۔۔۔ وہ بھی بیک بینچر۔۔۔۔ جسے کچھ بھی نہیں پتہ ہوتا کلاس میں چل کیا رہا ہے۔۔۔ جو سیڑھیوں پر اپنی ہی جنت بنائے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔" وہ طنزیہ مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ اس کی یاد دہانی کرانے لگی۔۔۔ جس کی مریم کے نزدیک اسے سخت ضرورت تھی۔۔۔

اس کا اخری جملہ سن ۔۔ شاہمیر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر

آئی ی ۔۔۔ ”او ۔۔ تو کوئی جلا تھا اس لمحے ۔۔۔۔۔ “مقابل نے تیزی سے

زچ کیا ۔۔۔

تم اور تمہاری خوش فہمیاں ۔۔۔ “وہ بے زاریت سے کہتی ۔۔۔ آہستگی سے ”

تکیہ بیچ میں حائل کر گ ئی تھی ۔۔

ویسے ۔۔۔ میں سیرس ہوں ۔۔۔ میں لڑنا چاہتا ہوں تمھارے ”

لیے ۔۔۔ مجھے پتہ ہے میرے خاندان میں عدالتیں نہیں چلتیں ۔۔۔۔ “

وہ سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے ۔۔۔ اس کی جانب دیکھ ۔۔۔ سنجیدگی سے گویا

ہوا ۔۔۔

ساتھ ساتھ نگاہ درمیان میں حائل تکیے پر ڈالی ۔۔۔

''تم اکیلے ان کے اندھے قانون سے نہیں لڑ سکتیں۔۔۔ ''

ہمم۔۔۔۔ بول تو ایسے رہے ہو۔۔۔ جیسے میں مدد مانگوں گی۔۔۔اور تم ''
ہاں کر دو گے۔۔۔۔اور پھر مجھ جیسی کاغذی بیوی کے لیے اپنے خاندان سے
لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ گے۔۔ ''مضحکہ خیز انداز میں کہتی وہ لیٹ گئی
تھی۔۔۔

کاغذی بیوی؟؟۔۔۔ ''پورے جملے میں اسے سب سے قابل اعتراض لفظ ''
یہی لگا تھا۔۔۔۔

چشمش تمہیں نہیں لگتا تم میرا حق مار کر مجھے ہی غراتی ہو؟۔۔۔۔ ''شاہمیر ''
کے سخت لہجے میں کہتے ہی مریم تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

"حق؟۔۔۔کون سہ حق؟؟۔۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر خاصہ برہمی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"ہمارے درمیان اجنبیت کی دیوار تم نے بنائی ہے مریم۔۔۔اور طعنے مجھے دے رہی ہو۔۔"وہ بھی اسی کی طرز میں گویا ہوا۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔میں نے ہی تو کہا تھا کہ اپنی پہلی رات کی دلہن کو چھوڑ جاؤ حویلی میں اکیلے۔۔۔۔"اس کا غصہ آنکھوں میں اتر آیا تھا۔۔۔

"ہاں چھوڑ گیا تھا کیونکہ مجھے لگا تمہیں وقت چاہیے۔۔۔میری شکل روز روز دیکھو گی تو اپنا بچہ یاد کر کر کے روتی رہو گی۔۔۔۔۔"وہ اس دلنشین کے

چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر۔۔۔ایک ایک لفظ جتاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

واو۔۔۔تو اب تم یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔کہ یہ سب تم" نے میرے لیے ہی کیا۔۔۔" مقابل اس کے منہ پر چیخی۔۔۔

ایسا ہی ہے۔۔۔" وہ بے بسی سے ہلکا سہ مسکرا کر۔۔۔اپنی بات پر خاصا" زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

شاہ میر بخش چوہدری زندگی میں پہلی بار کسی کو خود پر یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا اور اس میں بھی ناکام ہوا۔۔۔وہ کیسے اپنی حالت پہ نہ ہنستا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ سو رہی تھی جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

فون دیکھ ناں یار اپنا۔۔۔ تیرا بھائی ہو گا۔۔۔" امبر جو اس کے برابر میں لیٹی سو رہی تھی نیند میں اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے بولی۔۔۔

عافیہ نے بمشکل آنکھیں کھول۔۔۔ سیل اپنے کان سے لگا لیا۔۔۔ "ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہونے کی آواز آتی رہی۔۔۔ جبکہ وہ ہیلو ہیلو کر رہی تھی۔۔۔

یہ فون بجنا بند کیوں نہیں ہو رہا؟۔۔۔میں ہیلو کہہ تو رہی ہوں۔۔۔"وہ نیند میں روتوسہ منہ بنا کر بڑبڑائی۔۔

پھر ہاتھ میں پکڑا سیل پٹک کر واپس انکھ موند گئی۔۔۔

سیل مسلسل رنگ ہوتا رہا۔۔۔خاموش کمرے میں رنگ کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

کچھ لمحوں بعد عافیہ کا دماغ کام کیا اور وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

یہ شہروز کا دیا سیل تھا جو مسلسل بج رہا تھا۔۔۔

شہروز مال والی ملاقات کے بعد پھر کبھی ملا ہی نہیں اور نہ ہی اس نے کال کی جس وجہ سے عافیہ تو اسے بھول ہی بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے پھرتی سے اٹھ کر اپنے کالج کے بیگ سے شہروز کا دیا سیل نکالا۔۔۔

سیل کی اسکرین پر میسج ایا ہوا تھا۔۔۔"میں شہروز۔۔۔کال ریسیو کرؤ عافیہ۔۔۔"

یہ مجھے اتنی رات کو کال کیوں کر رہا ہے؟؟۔۔"وہ پریشان ہو کر اپنا سر پکڑنے لگی۔۔۔

اسکرین کیا دیکھ رہی ہو؟؟۔۔۔کال اٹھاؤ نا یار۔۔۔نیند خراب ہو رہی ہے میری۔۔۔"امبر نیند میں اٹھ کر۔۔۔جھنجھلا کر کہنے لگی۔۔۔

شہروز کی اچانک کال نے اسے گھبراہٹ میں مبتلا کیا تھا۔۔۔

"اس نے ڈرتے ڈرتے کال ریسیو کی اور سیل کان سے لگایا۔۔۔"ہیلو۔۔۔

دوسری جانب خاموشی تھی۔۔۔۔ جیسے صرف اس کی آواز سننے کے لیے فون کیا ہو۔۔۔

ہیلو شہروز۔۔۔"اس نے پھر مخاطب کیا۔۔۔"

دوسری جانب پھر خاموشی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔؟؟۔۔۔"تیسری بار جب اس نے ہیلو کہا۔۔۔تو شہروز کی آنکھوں"
سے آنسو بہنے لگے۔۔۔

اس کے نزدیک ابراہیم بخش نے صرف اس کا پتہ صاف کیا تھا جہیز نہ دینے
کی شرط رکھ کر۔۔۔۔

مجھ سے شادی کرؤ گی؟؟۔۔۔"اس کے اچانک سوال نے عافیہ کو شاکڈ"
میں مبتلا کیا۔۔۔

کہاں کچھ نہیں کہہ رہا تھا اور کہاں ایسا بولا کہ ہلا کے رکھ دیا۔۔۔

شادی؟؟۔۔۔"وہ بے یقینی سے دوبارا بڑبڑائی ی۔۔۔"

ہاں۔۔۔میں شادی کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔کرئو گی"

ناں؟؟۔۔۔"اسے پورا یقین تھا ایک ناں ایک دن زونی نے پکڑے جانا

ہے۔۔۔اس لیے وہ امید نہیں ہارا تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کے اس نے مال میں عافیہ سے ملنے کے بعد دوبارا اس سے رابطہ

نہ کیا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی زونی سے منگنی پر ذرا بھی آنچ آۓ۔۔۔کیونکہ

منگنی کے رہتے ہی وہ زونی کا حقدار تھا اور اس کے حصے کی جائیداد کا

بھی۔۔۔چونکہ اب وہ آمن کی کنیز بن چکی تھی اس لیے تمام امیدیں دم

توڑ گئی تھیں۔۔۔

اسے آج سمجھ آگیا تھا یہ حویلی والے اس کے کبھی سگے نہیں ہو سکتے۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا وہ اپنی ماں کو لے کر یہاں سے کہیں دور چلا جائے گا۔۔۔ مگر وہ اکیلے نہیں جانا چاہتا تھا وہ اپنی محبت کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا ایک مقدس رشتے میں باندھ کر۔۔۔

"میں شادی کیسے کر سکتی ہوں تم سے ؟؟۔۔۔ میں تو تمہیں جانتی تک نہیں۔۔۔۔" وہ لڑکی تیزی سے بولی۔۔۔

"بس کرو یار۔۔۔ تم میرا دل توڑ رہی ہو اب۔۔۔ میں جانتا ہوں تمہارے ساتھ حویلی میں کیا کچھ ہوا ہے۔۔۔ کیا تم یقین کرو گی اگر میں کہوں کہ جب میں نے پہلی بار تمہیں حویلی کے دروازے پر دیکھا تھا مجھے تب ہی تم سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ کھانا کھانے تو میں صرف تمہیں قریب سے دیکھنے کے لیے لے گیا تھا۔۔۔ تم فیض بخش اور آمن کا غصہ مجھ پر کیوں نکال رہی

ہو؟؟۔۔۔میں نے تو تمہارے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کیا بلکہ الٹا تم سے محبت کی۔۔۔اور یقین کرو میری محبت یہ جاننے کے بعد بھی کم نہیں ہوئی کہ فیض بخش نے تمہارا ریپ کیا ہے اور تمہیں مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔‘‘اس کا آخری کا جملہ عافیہ کے دماغ کی رگیں ہلا گیا تھا۔۔۔

اچانک ہی اس کے ہاتھ سے سیل گر گیا۔۔۔

آہہہہہہہ۔۔۔چھوڑ دیں مجھے۔۔۔چھوڑیں۔۔۔اللہ کا واسطہ چھوڑ دیں‘‘
مجھے۔۔آمن۔۔۔آمن۔۔۔۔کوئی بچاؤ
مجھے۔۔۔آمن۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔‘‘وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی تھی۔۔۔

اس کی چیخیں سن۔۔۔امبر ڈر کر اٹھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ صوفے پر سو رہا تھا جب اس کا سیل رنگ ہوا۔۔اس نے نیند میں ہی سیل اٹھا کر کان سے لگایا۔۔

"ہیلو۔۔"

"ہیلو آمن بھائی ی۔۔۔عافیہ کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔۔"امبر کی بات سنتے ہی اس کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔

"کیا ہوا ہے اسے؟؟۔۔۔۔"وہ فکر مند ہو کر۔۔۔

"مجھے نہیں پتا بھائی ی۔۔۔ کسی سے بات کر رہی تھی وہ فون پر۔۔۔۔اور پھر اچانک چیخنے لگی۔۔۔۔کے مجھے چھوڑ دو۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔۔پھر چیختے چیختے بے ہوش ہو گ ئی۔۔۔۔میں اور امی اسے ہسپتال لے آئی یں ہیں ایمر جنسی میں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ تم اس کے پاس ہی رہنا۔۔۔میں آ رہا ہوں۔۔۔۔" وہ یہ کہ کر تیزی سے اٹھا۔۔۔۔

وہ اتنی جلد بازی میں تھا۔۔۔کہ اس نے بیڈ روم کا دروازہ تک نوک نہ کیا اور اندر داخل ہو گیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔۔

زونی فرش پر بے جان پڑئ ی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔اس قدر خون کے پورا فرش سفید سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

اس بلوری آنکھوں والی گڑیا نے اپنی نس کاٹ لی تھی۔۔۔

خود کو حویلی کے کتوں سے بچانے کے لیے ایک ن ئی زندگی کو حرام کے فعل سے دنیا میں لانے سے کہیں بہتر اسے موت لگی۔۔۔

اس نے کہا تھا دنیا تکلیف دے گی تو سہہ لے گی وہ تکلیف دے گا تو نہیں سہہ سکے گی۔۔۔

آمن جیسے عافیہ کے ساتھ رہا ویسے ہی اس کے ساتھ رہ رہا تھا۔۔۔قریب جانے کی کوشش نہ کی۔۔۔ حتی کے خود لاونچ میں صوفے پر سو رہا تھا اور اسے پورا بیڈ روم دے دیا تھا اپنا۔۔۔ مگر وہ نہیں سمجھ سکا۔۔۔عافیہ وزونی میں زمین آسمان کا فرق تھا۔۔۔عافیہ جب اس کی کنیز بنی تو نہ تو اسے جانتی تھی اور نہ ہی اس سے کوئی ی امید وابستہ کی تھی جبکے زونی کی وہ محبت تھا۔۔۔آمن کی شادی کی خبر۔۔تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کے مترادف تھی۔اس کی آخری امید بس اسی سے وابستہ تھی۔۔۔اور جب یہ امید ٹوٹی تو وہ دل برداشتہ ہو گی۔۔۔اس قدر دل برداشتہ کے اس نے اپنی جان اپنے ہاتھوں ہی لے لی۔۔۔

وہ ہار گ ئی تھی۔۔۔وہ چلبلی گڑیا ہار گ ئی تھی۔۔۔

زو۔۔"وہ حواس باختہ ہو کر چیخا۔۔۔"

آمن کچھ لمحے تو ساکت رہا۔۔۔

اسے محسوس ہوا جیسے اس کا سانس رک گیا ہو۔۔۔

زونی کے وجود کو خون آلود دیکھ۔۔۔اس کا دل اتنی زور سے تڑپا۔۔۔کے اس کی بے ساختہ چیخیں کمرے میں گونجنے لگیں۔۔۔"زو۔۔۔اٹھو "زو۔۔۔زو۔۔۔اٹھو۔۔۔آنکھیں کھولو۔۔۔

اگلے ہی لمحے بمشکل خود کو سنبھالتے وہ دراز کی جانب دوڑا۔۔۔

تیزی سے پٹی لا کر اس کی کلائی ی پر باندھ کر خون روکا۔۔۔۔

”تم مجھے یوں چھوڑ کر نہیں جا سکتیں زونیشہ بخش۔۔۔۔“وہ ایک جنون کے ساتھ اس لڑکی کے سفید چہرے کو تکتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔۔۔

وہ اسے باہوں میں بھر کر باہر کی جانب بھاگا۔۔۔۔

اس کا دل کرچی کرچی ہو گیا تھا زونی کی یہ حالت دیکھ۔۔۔۔

”گاڑی نکالو جلدی۔۔۔“ڈرائی یور نے ایک بار زونی کی حالتِ غیر کو دیکھا۔۔۔اور پھر تیزی سے گاڑی نکالنے گیا۔۔۔

”زو۔۔۔زو آنکھیں کھولو۔۔۔پلیز۔۔۔“وہ تیزی سے اسے گاڑی میں لے کر بیک سیٹ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

پورے راستے اس نے زونی کے نازک وجود کو اپنے سینے سے لگائے رکھا۔۔۔ جیسے اسکی جان بسی ہو اس میں۔۔۔

وہ ہسپتال پہنچے۔۔۔ تو آمن نے چیخ چیخ کر پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا۔۔۔

اسے ہسپتال کے بیڈ پر لیٹا کر۔۔۔

کھڑی کیا ہو۔۔۔ جلدی ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔" وہ نرس پر دھاڑا۔۔۔"

نرس فوراً ہی ڈاکٹر کو بلانے گئی۔۔۔

جلدی کرؤ۔۔۔ جلدی۔۔۔"اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے" تھے۔۔۔۔وہ نہیں جانتا کب وہ اتنا بے صبر ابنا۔۔۔ لیکن اس وقت ہر لمحہ اسے اپنی جان پر بھاری ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اسے بچائیں ڈاکٹر۔۔۔ جلدی کریں۔۔۔"ڈاکٹر کے وارڈ میں داخل" ہوتے ہی۔۔وہ تیزی سے بھاری ہوتی سانس کے ساتھ بولا۔۔۔۔

ہم اپنی جانب سے پوری کوشش کریں گے۔۔۔آپ باہر جائیں" ۔۔۔"بس ڈاکٹر کا جملہ سننا تھا

۔کے اس نے ڈاکٹر کا کالر پکڑ لیا۔۔۔"کوشش نہیں چاہیے مجھے۔۔۔مجھے میری زووا پس چاہیے۔۔۔اگر اس لڑکی کو کچھ ہوا۔۔۔تو میں آگ لگا دوں گا اس ہسپتال کو۔۔۔۔سمجھا۔۔۔"وہ اس لمحے کوئی جنونی آدمی لگا ڈاکٹر کو۔۔۔

کون نہیں جانتا تھا آمن بخش چوہدری کو۔۔۔ایک سنجیدہ و سلجھے ذہن کا مالک۔۔۔نہایت تحمل مزاج و کم گو۔۔۔ مگر سامنے کھڑا شخص تو کوئی ی اور ہی تھا۔۔۔۔۔۔

"آپ باہر جائی یں چوہدری صاحب۔۔۔ ہمیں ہمارا کام کرنے دیں۔۔۔پیشنٹ کا اس وقت ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔۔۔"

"تو شروع کرؤ ناں۔۔۔ کس کا انتظار کر رہے ہو بے وقوف۔۔۔"وہ مزید بگڑا۔۔۔

"آپ۔۔۔آپ باہر جائی یں تو ہم شروع کریں۔۔۔"ڈاکٹر نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔'' وہ نہیں جانے والا تھا چھوڑ کر۔۔۔ ہر گز''
نہیں۔۔۔۔ وہ لڑکی ہمیشہ پیچھے سے غائب ہو جاتی ہے۔۔۔

آمن بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ ڈر۔۔۔ کے کہیں اس بار ہمیشہ کے لیے ہی چھوڑ کر
نہ چلی جائے وہ۔۔۔

ڈاکٹر و نرس ایک دوسرے کے کنفیوز ہو کر چہرے دیکھنے لگے۔۔۔۔ مگر
آمن بخش چوہدری کو کچھ کہنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔

شروع کرؤ۔۔۔ کیا شکلیں دیکھ رہے ہو۔۔۔ دیکھ نہیں رہے اس کا چہرہ''
سفید پڑ گیا ہے۔۔'' وہ پھر چیخا۔۔۔

تو ڈاکٹر کا چہرہ رونے والا ہوا۔۔۔

انھوں نے فوراً ہی اس کا ٹریٹمنٹ شروع کیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔ تو کچھ لمحے تو اس کا دماغ کام ہی نہ کیا۔۔۔

کیا میں جنت میں آگ ئی؟؟؟۔۔۔" وہ سن ذہن کے ساتھ بڑ بڑائی ی۔۔۔"

نہیں۔۔۔۔۔" سامنے سے سرد آواز آئی ی۔۔۔"

اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو سامنے کھڑکی کے پاس دیوار سے ٹیک لگائے۔۔۔وہ حسین نوجوان کھڑا نظر آیا۔۔۔

اس کی نگاہیں سرد تھیں۔۔۔اس قدر سرد۔۔۔کے زونی نے کمرے میں پنکھا چلنے کے باوجود اپنی کمر پر پسینے کی بوندیں ڈھلتی محسوس کیں۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کا دماغ کام کیا۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

”کیوں بچایا مجھے؟؟۔۔۔“وہ شدید برہمی سے پوچھنے لگی۔۔۔

اسکی بلوری آنکھیں اچانک ہی مقابل پر آگ برسانے لگیں تھیں۔۔۔

اور کیوں نہ بچاتا؟؟۔۔ "مقابل اس سے بھی زیادہ آگ بگولہ ہو کر" ۔۔۔زونی کی جانب ایک جست میں آ۔۔۔آنکھوں میں آنکھیں ڈال ۔۔۔دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

کیونکے مجھے نہیں جینا۔۔۔۔ تمھارے ساتھ تو بالکل نہیں۔۔۔۔ "وہ اس" کے سینے پر ہاتھ مار کر غصے سے دور دھکیلتی۔۔۔اپنے ہاتھ میں لگی ڈرپ بے دردی سے نکال کر پھینک۔۔۔بیڈ سے اترتے ہوئے بولی۔۔۔

جیسے ہی اس نے فرش پر پاؤں رکھا۔۔۔اس کا پاؤں کمزوری کے سبب جواب دے گیا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ فرش پر گرنے لگی۔۔۔ مگر ابھی وہ گرتی اس سے قبل ہی۔۔۔ کسی کے بڑے و مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

وہ زونی کو گرنے سے بچانے کے چکر میں بہت قریب آگیا تھا۔۔۔اتنا قریب ۔۔۔کے اس کی سانسوں کی مہک وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

اس بلوری آنکھوں والی حسینہ کی گرم سانسیں مقابل کے سینے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

زونی نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔تو وہ حسین نوجوان اسے ہی تک رہا تھا۔۔۔مانا ان گہری آنکھوں میں بلا کا غصہ تھا۔۔۔مگر شکوہ بھی کم نہ تھا۔۔۔

”تم کیسے کر سکتی ہو میرے ساتھ ایسا؟؟۔۔۔کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا آخر زو؟؟۔۔۔کیوں مجھے سکون سے جینے نہیں دیتیں تم؟؟۔۔۔“اس کا صبر جواب دے گیا تھا اب۔۔۔زونی کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑ۔۔۔وہ ان بلوری

آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے۔۔۔ایک ایک سوال نہایت کرب بھرے لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔۔۔

ناجانے کب سے پوچھنا چاہتا تھا اس سے۔۔۔کیوں اتنا تنگ کرتی ہے اسے؟؟۔۔۔

"میں تمھاری ہر غلطی برداشت کر سکتا ہوں زونیشہ بخش۔۔۔مگر یہ نہیں۔۔۔"اس کی آنکھیں جل رہی تھی یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔

"بس کرؤ آمن بخش۔۔۔۔تھکتے نہیں ہو تم یہ دوغلی پالیسی کھیلتے کھیلتے۔۔۔ایک طرف مجھے اپنی آنکھوں سے محبت کی امید دیتے ہو اور دوسری جانب میری ہی پیٹھ میں خنجر گھونپتے ہو۔۔۔"اس لڑکی کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

آمن اس کی آنکھوں میں جھلکنے والی کدورت دیکھ۔۔۔ساکت رہ گیا۔۔۔

خنجر؟۔۔"وہ نوجوان الجھ کر۔۔۔"

"ہاں خنجر۔۔۔ تمھیں کیا لگتا ہے میں نہیں جانتی۔۔۔ہاں؟؟۔۔۔آمن بخش مانا میں روتی نہیں ہوں تمھاری طرح۔۔۔ شکوئے نہیں کرتی۔۔۔شکایات نہیں کرتی۔۔۔ہر وقت تمھارے دھوکا دینے کا رونا نہیں روتی مگر اس کا مطلب یہ ہر گز مت سمجھنا کے میں نہیں جانتی کے تم نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا مجھے اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسا کر میرے حصے کی جائی یداد لینے کا۔۔۔۔یہ سمجھنے کی بھول مت کرنا کے مجھے تمھاری نیت نہیں پتا تھی جب تم نے اپنی جائی یداد میرے نام کی اور چھپ کر نکاح کرنے کی جلد بازی کرنے لگے۔۔۔۔ہاں۔۔بے وقوف سمجھتے تھے

مجھے ؟۔۔ کیا سمجھتے تھے ؟؟۔۔۔ دودھ پیتی بچی ہوں جسے پہلے اپنی جائیداد کا حصہ لولی پاپ کی طرح پکڑاؤ گے اور اگلے ہی دن نکاح کر کے نہ صرف اپنی بلکے میرے حصے کی جائیداد کے بھی مالک بن کر بیٹھ جاؤ گے۔۔۔۔"

اس کے الفاظ نہ تھے۔۔۔۔ زہر آلود تیر تھے۔۔ جو آمن نے اپنے سینے کے آر پار ہوتے محسوس کیے۔۔۔۔

اس کے تو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا کے وہ تصویر کا اتنا برعکس روپ دیکھتی ہے۔۔۔۔

تم مجھے کیا سمجھتی ہو زو؟؟۔۔۔"اس کا دل ٹوٹا تھا۔۔۔"

آنکھیں مکمل سرخ پڑ گئیں۔۔۔

کیوں اسے کبھی نظر نہ آیا وہ اتنی بد گمانی رکھتی ہے اس سے۔۔۔

بمشکل ہی پوچھ سکا تھا۔۔۔سوال کرتے وقت۔۔۔۔لہجہ بکھرا ہوا سہ تھا۔۔۔

وہ ہی جو تم ہو آمن بخش چوہدری۔۔۔ایک نمبر کے دوغلے"
آدمی۔۔۔۔تمھیں صرف میری جائیداد چاہیے تھی ناں۔۔۔پہلے صرف نکاح کرکے مل سکتی تھی تو تم نکاح کے پیچھے پڑے تھے۔۔۔پھر مجھ بے وقوف نے اپنے پاؤں پر خود کلھاڑی ماری اور تمھیں موقع فراہم کیا۔۔۔اور تم نے اس موقع کا بالکل ویسا ہی فائدہ اٹھایا جیسی مجھے تم سے توقع تھی۔جب مجھے دادی مار رہی تھی ناں۔۔۔تو میں نے ایک بار بھی دعا نہیں کی تم وہاں آؤ۔۔۔پتا ہے کیوں۔۔۔کیونکے میں جانتی تھی پہلے سے ہی

۔۔۔کے تم اپنی اوقات دیکھاؤ گے۔۔۔۔اور تم نے دیکھائی ی۔۔۔ تم نے شہروز کی طرح نکاح کے لیے لڑائی ی نہ کی۔۔۔۔ کیونکے اب ضرورت ہی نہیں تھی یہ محبت و نکاح کا ڈرامہ کھیلنے کی تمھارے نزدیک۔۔۔۔جب تمھیں کنیز بنا کر بھی جائی یداد آرام سے مل رہی تھی۔۔۔۔"

اوقات کا لفظ جیسے آمن کے دماغ کو جا کر لگا تھا۔۔۔۔اتنی نفرت۔۔۔۔اتنی کدورت۔۔۔۔۔

میں نے دادا سے کہا تھا نکاح کی۔۔۔ مگر وہ نہیں مانے۔۔۔۔"وہ فوراً ہی" اپنی صفائی ی دینے لگا۔۔۔

اس کے نرم بازو پر گرفت مزید مضبوط ہوئی ی تھی۔۔۔اتنی مضبوط کے زونی کو لگا وہ اس کا بازو ہی توڑ دے گا۔۔۔

"اور میں جانتا تھا وہ مانتے بھی نہیں۔۔۔۔وہ ایک وقت تمھیں جان سے مارنے کے لیے راضی ہو جاتے۔۔۔ مگر نکاح کی اجازت نہ دیتے۔۔ان کے نزدیک تم نے بغاوت کی تھی ان سے۔۔۔ان کی حویلی و جائیداد بیچنے کی کوشش کر کے۔۔۔ تم۔۔۔" وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے زونی تیزی سے بات کاٹ گ ئی۔۔۔

"کاش تم انھیں مجھے جان سے مارنے دیتے۔۔۔ کیوں میرے باپ کو روکا تم نے ؟؟۔۔۔۔مجھے اپنے باپ سے دنیا میں سب سے زیادہ نفرت ہے۔۔ کیونکے اس آدمی نے کبھی میرے حق کے لیے آواز نہیں اٹھائی ی۔۔ کبھی مجھ پر ہونے والے ظلم کو نہ روکا۔۔۔۔ لیکن کنیز بننے دینے کے لیے اس جیسا ابلیس بھی تیار نہیں تھا کسی صورت۔۔۔ پھر محبت کا دعوہ کرنے والا شخص کیسے ہو گیا ؟؟۔۔۔ کیسے ؟؟۔" اس نے آمن سے ایک

جھٹکے میں اپنا بازو چھڑایا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل۔۔۔اس کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے۔۔۔بپھر کر پوچھنے لگی۔۔

وہ پاگلوں کی طرح چیخ چیخ کر سوال کر رہی تھی۔۔۔۔"کیا سوچ کر تم نے مجھے اپنی کنیز بنایا؟؟؟۔۔۔ہاں؟؟؟۔۔۔کیا سوچ کر؟؟؟۔۔۔میرے جسم کو نوچو گے؟؟؟۔۔یا۔۔۔"ابھی وہ سرخ ہو کر پوچھ ہی رہی تھی کے آمن حلق کے بل دھاڑا۔۔۔

شٹ۔اپ۔۔۔۔جسٹ شٹ۔اپ۔۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو مجھے آخر"۔۔۔میں کوئی ی جانور ہوں؟؟؟۔۔۔"اس کا چہرہ غضبناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔اس کی گردن چیختے وقت کھچاؤ ظاہر کر رہی تھی۔۔۔

دماغ کی نسیں ابھرئی ی الگ ہی نمایا تھیں۔۔۔

اسے محسوس ہوا۔۔۔ کہ غصے کی شدت سے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی آج۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی اگر تم مجھ پر اس طرح چیخو گے ''؟؟۔۔۔'' وہ ایک انچ تک نہ ہلی تھی اپنی جگہ سے۔۔۔۔ جب کے آمن اس کی جانب اس قدر غضبناک ہو کر آیا تھا۔۔۔ کہ لگا تھا کے چیر پھاڑ کر رکھ دے گا اسے۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر فولٹ کر۔۔۔ نڈر لہجے میں بولی۔۔۔

اس نوجوان نے کب کہا کے وہ ڈرانا چاہتا ہے۔۔۔ کیوں وہ اس کے ری۔ایکشن کا اتنا غلط مطلب اخذ کر رہی تھی۔۔۔

میں ڈرانا چاہتا بھی نہیں تھا۔۔۔" مقابل نے کوشش کی خود کو نارمل کرنے کی۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کے بات مزید بگڑے۔۔۔پہلے ہی وہ اپنی جان لینے کی کوشش کر چکی تھی۔۔۔۔ نہیں سوری۔۔۔اس کی جان لینے کی کوشش کر چکی تھی۔۔۔

۔۔۔بلاشبہ اس لڑکی میں اسکی جان بسی تھی۔۔۔۔

"ہا؟؟۔۔۔۔ تم ڈرا سکتے بھی نہیں ہو۔۔۔ سمجھے۔۔۔۔" وہ خاصہ کدورت سے تکتے۔۔ تیزی سے ہونٹوں کے کناروں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے ۔۔۔بے نیازی ولاپرواہی سے گویا ہوئی ی۔۔۔

ان آنکھوں میں جھلکتی کدورت سے مقابل ناواقف نہیں۔۔۔اسے یاد ہے۔۔۔اکثر باتوں ہی باتوں وہ رنگ بدل لیتی تھی آنکھوں کا۔۔۔بس آج ان رنگوں کو اس نے نمایا کر دیا تھا۔۔۔اور اچھا ہی ہوا کر دیا۔۔۔کم از کم اسے علم تو ہوا وہ آج تک کس مقام پر کھڑا ہے اس کے دل میں۔۔۔

تو وہ نکاح کا پرپوزل وہ میٹھی باتیں؟؟۔۔وہ سب کیا تھا؟؟۔۔۔"آمن" نا سمجھی سے پوچھ اٹھا۔۔۔

تم کہ سکتے ہو پچھتاوہ تھا۔۔۔حویلی سے بھاگنے کے بعد جب پتا چلا کے میں" کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم لوگوں کا۔۔بلکے الٹا خود کو پھنسا بیٹھی ہوں۔۔۔تو خیال آیا کاش نکاح ہی کر لیتی۔۔۔کیونکے آج نہیں تو کل پکڑ لو گے تم لوگ مجھے اور پھر جائی یداد تو لو گے ہی۔۔۔ساتھ ساتھ میری عزت بھی چھین لو

گے۔۔۔جب دونوں صورتوں میں تمھیں سب کچھ مل ہی جانا ہے۔۔تو کیوں ناں اپنے لیے عزت کا رتبہ منتخب کرلوں۔۔۔بس اس پچھتاوے کے ساتھ جب تم مجھے دوبارا ملے تو میں پاگل ہو گ ئی کے کسی صورت تم سے نکاح کرلوں۔۔۔۔"

اس کی بات سن۔۔۔آمن اسے بغور دیکھنے لگا۔۔۔

اب اس وجیہہ نوجوان کو بھی شدید پچھتاوہ ہو رہا تھا اس نے نکاح کیوں نہ کیا۔۔۔جب وہ اسے شہر میں ملی۔۔۔۔

یقینا اس نے غصے میں ایک بہت اچھا موقع گوا دیا تھا ہاتھوں سے۔۔۔

محبوب پر غصہ اپنے ہی نقصان کا سبب بنتا ہے ہمیشہ آخر میں۔۔۔

"دیکھنا تم بہت پچھتاؤ گے مجھے آج بچانے پر۔۔۔ سوچو گے کاش مر جانے ہی دیا ہوتا۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔ تو مقابل نے اسکے چہرے پر آتے بال نرمی و آہستگی سے کان کے پیچھے کرتے۔۔ جھک کر کان میں سرگوشی کی۔۔۔ "ایسا کبھی نہیں ہو گا زو۔۔۔ بلکے تم پچھتاؤ گی۔۔۔ مجھے اتنا غلط سمجھنے پر۔۔۔۔"

"وو۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں۔۔۔" وہ طنزیہ منہ بسور کر کہتی۔۔۔ واپس بیڈ پر دانت پیستے ہوئے بیٹھی۔۔۔

"ویسے۔۔۔ امی کو ٹالنے کے لیے کہا تھا وہ سب میں نے صرف۔۔۔ وہ اور فیض بخش بہت تنگ کر رہے تھے ان دنوں مجھے۔۔۔" آمن نے اپنی جانب سے بات کلئیر کی۔۔۔

اب یہ اس پر تھا کے وہ یقین کرے یا نہ کرے۔۔۔۔

زونی نے جواب میں کچھ نہ کہا۔۔۔بس منہ موڑ کر۔۔اپنی پشت اس کی جانب کر۔۔لیٹ گ ئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آمن نے گھر پہنچتے ہی اس کے لیے گاڑی کا ڈور کھولا۔۔۔

وہ بہت کمزور نظر آرہی تھی۔۔۔اتنا خون جو بہہ گیا تھا اس کا۔۔۔۔

اس نوجوان کو لگا۔۔۔کے اسے مدد کرنی چاہیے اس کی۔۔۔

اس لیے فوراہی باہوں میں بھرنے کے لیے قریب آیا۔۔۔

میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش مت کرو ''
میری حالت کا۔۔۔''وہ سفید دودھیائی رنگت کی مالک۔۔۔ترچھی نگاہوں
سے دیکھتے۔۔۔منہ بسور کر کہتی۔۔دوسری جانب کاڈور کھول کراتر گئی
تھی۔۔۔

آمن نے ایک لمحے کے لیے آنکھیں میچیں۔۔۔''یہاں تو نیکی بھی بھاری
ہے۔۔''

کیاواقعی اسے کبھی اس کی دیوانہ وار محبت نظر نہیں آئی؟؟۔۔۔۔۔یہ سوچ
اپنی حالت پہ ہنسی ائی تھی۔۔۔

''اگلے ہی لمحے اسے عافیہ کا خیال آیا۔۔۔''عافیہ۔۔

وہ بیچارہ بہت پریشان ہو گیا تھا بیک وقت دو جگہ کیسے رہے؟؟۔۔۔یہاں زونی کو اس کی ضرورت تھی اور وہاں عافیہ کو۔۔۔

وہ زونی کو اس حالت میں چھوڑ کر جانے کی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔مگر عافیہ کا کیا؟۔۔۔

مانا امبر اور اس کی والدہ عافیہ کے ساتھ ہیں لیکن وہ نہیں جانتی اس کی بہن کی سچویشن کو۔۔۔

"بابا؟؟۔۔" وہ اپنی سوچوں میں کھڑا۔۔ پیشانی مسل رہا تھا۔۔۔ کے پیچھے سے ملازم کی اواز پر وہ حواسوں میں لوٹا۔۔

"ہاں۔۔۔ آپ کو کہیں جانا ہے؟؟۔۔"

"نہیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد۔۔۔" اس نے سوچا پہلے زونی کو کمرے میں چھوڑ دے۔۔۔ جب وہ دوائیوں کے زیر اثر سو جائے گی۔۔ تو پھر عافیہ کو دیکھنے چلا جائے گا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اسے محسوس ہوا کہ وہ اکیلا وہاں کھڑا ہے زونی تو وہاں سے کب کی جا چکی۔۔۔

وہ عجلت سے تیز قدم بھرتا ہوا۔۔۔ اس تک پہنچا تھا۔۔۔

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو لانچ میں ہی کچھ مہمان بیٹھے نظر آئے۔۔۔۔

انہیں دیکھتے ہی زونی کے ہونٹ ٹوسٹ ہوئے۔۔۔

آمن بخش کہا تھا ناں پچھتاؤ گے۔۔۔اب دیکھو میں کرتی کیا ہوں۔۔۔ "
ہمت ہے تو چپ رہ کر دکھاؤ۔۔۔"اس کی بلوری انکھوں میں شیطانیت
بھری مسکراہٹ تھی۔۔۔اس قدر خطرناک کے آمن کو محسوس ہو گیا
۔۔۔کہ کچھ گڑ بڑ ہونے والی ہے۔۔۔۔

مگر اس کا آخری جملہ اسے الجھا گیا تھا کیا مطلب تھا چپ رہ کر دکھاؤ؟؟۔۔

بڑی امی۔۔۔" ابھی آمن پوچھتا۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔وہ بڑی امی کی "

صدا لگاتی ہوئی۔۔۔دونوں بائیں پھیلا کر رانی بیگم کی جانب مسکراتے ہوئے

بڑھ گئی۔۔۔

اس کی مسکراہٹ نے رانی بیگم کا دل ہولا دیا تھا۔۔۔

" ہائے میری پیاری بڑی امی" یہ کہتے ہوئے وہ ان سے ایسے چپکی جیسے نہ

جانے کتنے سالوں سے بچھڑی ہوئی ہے۔۔۔

زونی کو کون نہیں جانتا تھا پورے چوہدری خاندان کی اکلوتی پوتی تھی

آخر۔۔۔

مگر جو وہ لوگ نہیں جانتے تھے۔۔۔وہ تھا اس کا گھر سے بھاگنا اور آمن کی کنیز بننا۔۔۔

یہ بات زونی باخوبی جانتی تھی۔۔حویلی میں کوئی کبھی نہیں چاہے گا کہ یہ بات باہر کسی کو پتہ چلے اور ان کی بدنامی ہو۔۔۔لوگ ان کے منہ پر تھوکیں کہ اپنی بیٹی کو ہی نہیں سنبھال پا رہے گاؤں کو کیا سنبھالیں گے۔۔۔

زونی بیٹا تم؟؟۔۔"انہوں نے دانت پیستے ہوئے۔۔۔بمشکل ہی اپنے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

اس آفت کی پڑیا کا امن کے رشتے کے وقت ہونا۔۔۔بالکل ایسا ہی تھا جیسے کالی بلی کا راستہ کاٹ جانا۔۔۔

او۔۔۔تو یہ لوگ ائے ہیں رشتے کے لیے۔۔۔۔"اس نے سب پر ایک سر سری سی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر اس کی نگاہ ایک خوبصورت سی لڑکی پر جا کر منجمد ہو گئی۔۔۔وہ شہر کی لڑکی تھی۔۔۔۔دیکھنے سے ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔۔۔

ان کے یہاں لڑکیاں لڑکا دیکھنے نہیں جاتیں۔۔۔ مگر وہ آئی ی تھی۔۔۔۔

قمیض شلوار میں ملبوس تھی وہ۔۔۔۔ سر پر دوپٹہ اوڑھنے تک کی زحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

ہونٹوں پر پنک لپ۔اسٹک الگ ہی چمکتی نظر آئی ی۔۔۔

بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

او۔۔۔ تم ضرور مہر النسا ہو گی؟؟۔۔“اس نے اندازا کہا۔۔۔ مگر ایک لمحے”
کے لیے جو اس کی بلوری انکھوں میں جولا مکھی پھٹی تھی وہ آمن دور کھڑا
ہونے کے باوجود بخوبی بھی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

مہر النسا کا نام سن۔۔۔ آمن کا دماغ کھٹکا۔۔۔اور اس نے غصے سے اپنی ماں کی
جانب دیکھا۔۔۔

رانی بیگم فوراہی نظر چرا گئیں۔۔۔

اس کے منع کرنے کے باوجود ان لوگوں کو گھر بلانے کا کیا مطلب تھا؟۔۔

اور جس طرح زونی بات کر رہی تھی۔۔۔آمن کو محسوس ہوا۔۔۔کے وہ جانتی ہے اس بارے میں۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس کا شدت سے دل چاہا اپنا سر دیوار سے جا کر دے مارے۔۔۔زونی نے اب اسے نہیں چھوڑنا تھا۔۔۔لیکن پہلے ان لوگوں کی شامت آنی تھی۔۔۔۔کیونکہ جس طرح وہ مہرالنسا کو مخاطب کر رہی تھی کوئی بھی جو اسے اچھے سے جانتا ہو۔۔۔بتا سکتا تھا کہ اس کے ارادے اچھے نہیں ہیں۔۔۔

جی ہاں۔۔۔"مہرالنسا نے شرماتے ہوئے ہاں کہا۔۔۔"

وہ اپنی دادی اور والدہ کے بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی صوفے پر۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔وہ جنونی لڑکی ایک جست میں اس تک پہنچی۔۔۔

ابھی مہرالنسا اسے اپنی جانب اندھی طوفان کی طرح آتا ہوا دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کہ اس نے آکر مہرالنسا کے بالوں کو جڑ سے پکڑ کر۔۔اس کی گردن کو اونچا کیا۔۔۔

سب دیکھتے رہ گ ئ ے تھے۔۔۔

آمن صرف میرا ہے۔۔۔اور میں کسی کو اجازت نہیں دیتی اس کے نام پر" شرمانے کی۔۔۔اس لیے چڑیل اٹھ اور نکل یہاں سے۔۔۔"اس کی آنکھوں میں اپنی بلوری آگ برساتی انکھیں گڑھا کر۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو بیٹا؟؟۔۔"سب فوراً ہی پینک ہو گئے تھے۔۔۔۔

جب کے آمن نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کی شیرنی اس بیچاری کے ساتھ کیا کرنے والی ہے۔۔۔

لوگوں میں جو سب سے پہلے چیخا۔۔وہ رانی بیگم تھیں۔۔۔

"کیوں بڑی امی؟؟۔۔۔کیا بگڑا ہے میں نے آپکا؟؟۔۔۔۔۔مانا آپ مجھے پسند نہیں کرتیں مگر مجھ پر سوتن لانا کہاں کا انصاف ہوا؟؟۔۔"زونی نے اس شہر کی لڑکی کی کھلی آبشار کو پکڑ کر بری طرح جھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔

ابھی رانی بیگم اسے مارنے کی نیت سے آگے آئی ہی تھیں۔۔کے زونی اس لڑکی کو بالوں سے پکڑ کر۔۔۔فرش پر پھینک چکی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ رانی بیگم کی جانب موڑئی ی۔۔۔

اس نے دانستہ طور روتے ہوئے پوچھا۔۔۔

زونی کی آنکھوں سے مگرمچھ کے آنسو بہے چلے جا رہے تھے۔۔۔

زونی۔۔۔کیا بکواس کر رہی ہو تم؟؟۔۔۔"رانی بیگم کو امید نہیں تھی کے" وہ معمولی سی کنیز ہو کر بھی خود کو حویلی کے شہزادے کی بیوی ظاہر کرنے کی جرات کرئے گی۔۔۔۔وہ بھی آمن کے رشتے والوں کے سامنے۔۔۔

میں بکواس کر رہی ہوں ؟؟۔ آپ میرے شوہر کی یہاں دوسری شادی کرا" رہی ہیں۔۔۔ میں آپ کو بڑی امی بولتی ہوں کچھ تو شرم کریں۔۔ کیسے آپ اتنی بے شرمی سے میرا گھر اجاڑ سکتی ہیں ؟؟؟۔۔۔۔" زونی نے اتنے غم و غصے سے یہ بات کہی۔۔۔۔ کہ وہاں موجود ہر شخص کو یقین آگیا تھا رانی بیگم واقعی اس پر سوتن بنا کر لا رہی ہیں مہر النسا کو۔۔۔

نوری کی ہنسی نکلنے کو تھی رانی بیگم کی حالت دیکھ۔۔۔۔

زونی" اس بار ایک زوردار بلند آواز کچن کی جانب سے ائی تھی۔۔۔ شاہین" بیگم غصے سے چلتی ہوئی ی اس تک آئی یں۔۔۔ ان کا چہرہ غصے سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔

آرام سے۔۔پہلے ہی سٹکی ہوئی ہے میری "اس نے اپنے دماغ پر دو انگلیاں مارتے ہوئے۔۔۔۔شاہین بیگم کی جانب دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے ۔۔۔ گردن تھوڑی سے اڑئی ی کر۔۔ جنونی انداز میں وارننگ دی۔۔۔

شاہین بیگم کو اس کی بلوری آنکھوں نے ڈرا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

مہر النسا تیزی سے خود کو سنبھال کر اٹھی۔اس کی والدہ عجلت سے اس کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔

۔وہ شہر کی لڑکی تھی۔۔۔اس کے تو پہلے ہی مزاج نہیں مل رہے تھے کے اس کی شادی ایک گاؤں کے دیھاتی سے کروائی ی جا رہی ہے۔۔۔۔اب جب۔۔۔اسے علم ہوا کے وہ لڑکا پہلے سے شادہ شدہ ہے۔۔۔سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کے وہ شادی کرے۔۔۔۔۔

شاہین یہ چل کیا رہا ہے یہاں ؟؟۔۔ ‘‘شاہین بیگم کی بہن الجھ کر پوچھ رہی ’’
تھیں۔۔۔

نظر نہیں آ رہا اماں۔۔۔ میرے شوہر کی دوسری شادی کرانے کی ’’
کوشش۔۔۔ وہ بھی تب جب میں امید سے ہوں۔۔ ‘‘اس کے آخری جملے
نے آمن کے دماغ کے پرخنچے اڑا دیے تھے۔۔۔۔

ایک ہی دن میں یہ امید سے بھی ہو گئی ہیں۔۔ واہ۔۔ ‘‘نوری دل ہی دل ’’
زونی کو ستائی شی نگاہ۔ سے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

ابھی میں ہسپتال سے ہی آ رہی ہوں اپنے میاں کے ساتھ۔۔ دیکھو ڈرپ ’’
کے نشان بھی ہیں میرے ہاتھ پر۔۔۔ ڈاکٹر کہ رہے ہیں بہت کمزور ہوں

میں۔۔۔بجائے میرا خیال کرنے کے۔۔۔تو مجھ پر سوتن لانے دے رہی ہے اماں۔۔۔کیسی دادی ہے تو؟؟۔۔۔۔۔اگر میری بات پر یقین نہیں آرہا تو اپنے پوتے سے پوچھ لے۔۔۔ہیں جی سنتے ہو۔۔۔کیا منہ میں دہی جمائے کھڑے ہو۔۔۔بولو ناں کچھ۔۔۔"جب زونی نے سامنے کی جانب دیکھ دوہائی ی دی۔۔۔تب جا کے سب کی توجہ اس حسین لڑکے پر گ ئی۔۔۔جو کالے کرتے میں ملبوس۔۔۔سفید پردے کے پاس خاموش کھڑا تھا۔۔۔

اس کے خوبصورت چہرے کی بناوٹ وقد و قامت۔۔روب دار پرسنلٹی کسی بھی لڑکی کو اپنے چارم میں مبتلا کر دے۔۔۔۔

مہرالنسا اسے دیکھتی ہی رہ گ ئی تھی۔۔

یہ آمن ہے ؟؟۔۔"منہ سے بے ساختہ حیرت کے مارے نکلا۔۔۔۔"

زونی جانتی تھی وہ انکار کر دے گا۔۔۔ پھر بھی آخر میں سارا میچ اس پر ڈال دیا۔۔۔

دیکھنا جو تھا کرتا کیا ہے۔۔۔۔

جھوٹے کو جھوٹے کے مقام تک پہنچانا چاہیے۔۔۔اور وہ یہی کر رہی تھی اس وقت۔۔۔

بہت دعوے دار بن رہا تھاناں محبت کا۔۔۔اب کر کے دیکھائے تو مانے۔۔۔۔

وہ ہلکا سہ مسکرا کر آمن کو دیکھنے لگی۔۔۔وہ مسکراہٹ بہت گہری و مفاہمانہ تھی۔۔۔۔

مہر النساواقعی بہت خوبصورت تھی بھلا کون سہ لڑکا اسے چھوڑنا چاہے گا۔۔۔پھر تھی بھی امیر زادی۔۔۔اس کے بر عکس زونی کیا تھی۔۔۔کچھ بھی تو نہیں۔۔۔۔وہ اسے مفت میں حاصل تھی۔۔۔بھلا کوئی ی مفت میں ملی کی قدر کرتا ہے۔۔۔

مہر النسااور اس کا کوئی ی مقابلہ ہی نہیں تھا اس وقت۔۔۔۔

امی۔۔۔میں نے کہا تھاناں۔۔۔میں دوسری شادی نہیں کرنا" چاہتا۔۔۔پھر بھی اتنی دور سے مہمانوں کو بلالیا آپ نے۔۔۔اور نہ صرف

بلا یا میری پہلی شادی کے متعلق بتایا تک نہیں۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو۔؟؟۔۔۔۔" اس نے خاصہ برہمی سے اپنی ماں کو دیکھ کہا۔۔۔

اس کے جملے ایٹم بم کی طرح گرے تھے سب پر۔۔۔۔ ابھی کوئی کچھ کہہ پاتا اس سے قبل ہی۔۔۔۔ "چلو زو۔۔۔ کمرے میں چلو۔۔۔ تمھیں آرام کی ضرورت ہے ابھی۔۔۔۔" بغیر کسی کی پرواہ کیے۔۔۔ وہ مہر النسا کے پاس سے گزرتا ہوا۔۔۔ بلوری آنکھوں والی کے پاس آیا۔۔۔۔

اس کے برابر سے گزرتے ہی مہر النسا نے اس کی مردانہ پرفیوم کی خوشبو محسوس کی۔۔۔ جو اسکی پرسنیلٹی کی طرح ہی چارمنگ و نہ بھولنے والی تھی۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان نہیں جانتا۔۔ کسی کا دل ہلا گیا تھا وہ پہلی ملاقات میں ہی....
مہرالنسا کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا۔۔۔ کے اتنا خوبصورت نکل کر
آئے گا ایک گاؤں کا لڑکا۔۔۔ وہ تو ایک دیہاتی کو تصور کر رہی تھی۔۔۔

آمن سب کے سامنے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔ اسے وہاں سے اپنے کمرے میں
لے آیا تھا۔۔۔

کمرے میں گھستے ہی اس نے زونی کے ہاتھ پر پکڑ مضبوط کی۔۔۔

بالکل اسی طرح پکڑا۔۔۔ جیسی پہلی رات کو پکڑا تھا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے زونی کو محسوس ہوا۔۔۔ جیسے وہ ڈر گیا ہو۔۔۔۔

اس نے تیزی سے امن کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

امن نے قدم اگے نہیں بڑھایا۔۔۔

زونی نہیں جانتی۔۔اس نوجوان کے دل میں رات کی اذیت ناک یادیں ابھی بھی تازہ تھیں۔۔۔

اپنی جان سے پیاری چیز کو کھونے کا غم۔۔۔اسے خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے زونی کی جانب مڑا اور اسے سینے سے لگالیا۔۔۔ "

اس کے اچانک عمل پر زونی کا دل ہل گیا تھا۔۔۔

ایک دو ثانیوں کے لیے ساکت ہوئی۔۔۔

"جتنا برا بھلا کہنا چاہو۔۔۔ کہہ لو مگر دوبارہ خود کشی کرنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔۔۔۔ میں ہر وقت نہیں رہ سکتا تمہارے ساتھ۔۔۔ لیکن اب تمہیں چھوڑ کر جانے میں بھی ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔"

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے دل میں آمن کے لیے جو جذبات ہیں وہ مزید گہرے ہوں۔۔۔ کیونکہ اخر میں اسے صرف اذیت ہی ملنی تھی اب۔۔۔

اس لیے تیزی سے جھنجھلا کر خود سے دور کیا اسے۔۔۔۔

وہ الگ بات ہے۔۔اگلے ہی پل۔۔۔اس حسین و وجاہت سے مالا مال نوجوان نے پہلے سے زیادہ مضبوط حصار میں جکڑ لیا تھا زونی کے نازک وجود کو۔۔۔۔

"میں عافیہ سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی رات کو۔۔۔۔پلیز اپنا خیال رکھنا میرے پیچھے۔۔۔" وہ آہستگی سے کہہ کر خود ہی دور ہٹا۔۔۔

"میں بھی چلنا چاہتی ہوں۔۔۔" زونی نے تیزی سے کہا۔۔۔عافیہ سے کچھ ہی دنوں میں اس کی دوستی کافی گہری ہو گئی تھی۔۔۔۔

اس کی دوست بیمار ہے یہ سن۔۔۔اس سے رہا نہیں گیا۔۔۔وہ بھی جانے کی آرزو ظاہر کرنے لگی۔۔۔

اس سے بہتر کیا تھا کہ وہ ساتھ ہی چلے۔۔۔ کم از کم کوئی خوف نہیں رہے گا پیچھے۔۔۔ کہ نقصان پہنچا لے گی خود کو۔۔۔

"چلو۔۔۔ مگر پہلے اپنا حلیہ ٹھیک کر لو۔۔۔"

ہمم۔۔"زونی بہت حیران ہوئی تھی امن کے بیہیویئر سے۔۔۔۔"

اسے تو لگا تھا وہ کمرے میں آتے ہی چیخنے لگے گا اس پر کہ جھوٹ کیوں بولا ؟؟۔۔اس کا اچھا خاصا رشتہ کیوں خراب کیا؟؟ مگر اس کی توقع کے بالکل برعکس۔۔۔اس نے تو ذکر تک نہ چھیڑا۔۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔

یہ کپڑے لے لو۔۔۔''وہ نہا رہی تھی۔۔۔جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔''

باہر سے سخت آواز آئی۔۔۔

اس نے ہلکا سا ہاتھ نکال کر۔۔آمن سے کپڑے لے لیے۔۔۔۔

وہ اس کے پرانے کپڑے تھے کالے رنگ کی قمیض شلوار اور دوپٹہ۔۔

انھیں پہن کر جب باہر نکلی تو سامنے ہی آمن کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ چونکی۔۔۔

بھلا وہ باتھ روم کے باہر بیٹھ کر کیوں اس کا انتظار کر رہا تھا؟؟۔۔۔سامنے صوفے پر بھی تو کر سکتا تھا۔۔۔کم از کم تھوڑا فاصلہ ہوتا۔۔۔دروازہ کھولتے ہی اس کی شکل نظر نہ اتی۔۔۔

وہ لڑکی جان ہی نہیں سکتی۔۔۔آمن کس خوف میں مبتلا تھا اس لمحے۔۔۔۔

بس نہ چلتا ہو۔۔۔سایہ بن جائے اس کا۔۔۔۔

دو سال بعد اس کا نکھرا نکھرا مکھڑا دیکھا تھا۔۔۔۔

اس کا سفید دودھیائی رنگ۔۔۔کالے رنگ کے کپڑوں میں الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔۔

یہ سوٹ اس نے پہلے بھی پہنا تھا۔۔۔تب وہ پھر بہتر تھی۔۔۔۔۔اب تو صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ لگ رہی تھی۔۔۔

کیا حال کر لیا تھا اس نے اپنا۔۔۔۔وہ کیسے دکھی نہ ہوتا۔۔۔

اسے محسوس نہیں ہوا۔۔۔۔وہ دیوانہ وار تکنے لگا تھا۔۔۔

وہ کھڑا ہو کر اس کی جانب آنے لگا۔۔۔۔

زونی کا دل دھڑکنے لگا اسے اپنے نزدیک آتا دیکھ۔۔۔

امن بالکل نزدیک ایا تو وہ دیوار سے جا لگی۔۔۔

آمن کا غصہ نہیں ڈرا تا تھا اسے۔۔۔ مگر اس کی محبت ضرور ڈرا رہی تھی۔۔۔

وہ صرف اب اس کی کنیز تھی۔۔۔ وہ جو چاہے کر سکتا تھا اس کے ساتھ۔۔۔
یہ خیال ہی روح کو فنا کر رہا تھا۔۔۔

اس کے خوبصورت وجود سے نگاہ ہٹانا آمن کے لیے مشکل ہو گیا۔۔۔

ریشمی گھنے بالوں سے آتی شیمپو کی خوشبو۔۔۔ آمن کو اپنے حصار میں جکڑنے لگی۔۔۔

اس کی نگاہ کا مرکز اب اس لڑکی کا حسین چہرہ تھا۔۔۔

اچانک زونی کو شدید گرمی لگنے لگی۔۔۔

اس کا چہرہ سرخ پڑھنے لگا۔۔۔۔۔اور دل۔۔۔وہ تو باولوں کی طرح دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

آمن کی مہک اس کے ذہن پر غالب آتی جا رہی تھی۔۔۔۔

آمن نے اس کی ناک سے اپنی ناک مس کی۔۔۔

آمن کی آنکھوں میں بے قرارتی ورومانیت نمایاہوتی دیکھ۔۔۔زونی تیزی سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

وہ اس کے سرخ گلاب نما ہونٹوں پر جھکنے لگا۔۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔اس نے گرم و تر آنسو اپنے گال پر محسوس کیا۔۔۔

وہ آنسو اسے حواسوں میں لوٹا گیا تھا۔۔۔

آمن جھٹکے سے ایک قدم دور ہٹا۔۔۔

زونی کے معاملے میں اس کے جذبات اس کے قابو میں نہیں رہتے۔۔۔

اب تو جیسے اسے خود سے ڈر لگنے لگا ہو۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔یقیناوہ ڈر گئی ہو گی۔۔۔یہ سوچ وہ تیزی سے پلٹ کر باہر چل دیا۔۔۔

"تم کہیں جارہے ہو؟؟۔۔"آمن اور زونی کو باہر کی جانب جاتا دیکھ۔۔۔
تیزی سے رانی بیگم نے استفسار کیا تھا۔۔

"ہاں۔۔۔شہر"اس نے مڑ کر سرسری سا جواب دیا اور جانے لگا۔۔۔

"اور یہ زونی؟؟۔۔"انہوں نے آنکھیں ترچھی کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"میرے ساتھ۔۔۔"اس وجاہت سے مالامال نوجوان نے پھر رک
کر۔۔۔نہایت جھنجھلا کر ان کی جانب دیکھ۔۔۔دو لفظی جواب دیا۔۔

"ابھی جو تم دونوں نے مل کے ڈرامہ کیا ہے رشتے والوں کے
سامنے۔۔تمھیں نہیں لگتا تم دونوں کو اس کے متعلق جواب دینے کی

ضرورت ہے ہمیں۔۔۔خاص طور پر اس زونی کو۔۔۔۔" رانی بیگم دانت پیس۔۔زونی کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھ۔۔۔ غراتے ہوئے۔۔۔ گویا ہوئیں۔۔۔

"مجھے کیوں؟؟۔۔" زونی پلٹ کر ان کی جانب دیکھ۔۔۔ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"بھول گئی؟؟۔۔۔کنیز ہے اب تو۔۔۔۔ تیری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے بیٹے کو اپنا شوہر بتانے کی مہمانوں کے سامنے؟؟۔۔" انہوں نے خاصا لال پیلے ہوتے چہرے کے ساتھ پوچھا۔۔۔۔

"ہمت؟؟۔۔۔اووو۔۔" ہونٹ گول کیے۔۔۔۔ "ہمت تو اتنی ہے کہ ابھی آپ کو دو منٹ میں چت کر دوں زمین پر۔۔" وہ اپنی آستینیں چڑھاتے

ہوئے ایک ایک قدم ان کی جانب رعب دار انداز میں بڑھا رہی تھی۔۔۔
اس شیرنی کا ہر قدم رانی بیگم کے دل پہ بھاری ہو رہا تھا۔۔۔

ڈر کے مارے وہ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگیں۔۔۔

"دیکھو بڑی امی۔۔۔ بڑی عزت سے بول رہی ہوں۔۔۔ مجھے تنگ مت کرو۔۔۔ ورنہ میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھوں گی کہ تم میری ہونے والی ساس ہو۔۔۔" جیسے جیسے وہ اگے آ رہی تھی رانی بیگم ویسے ویسے پیچھے جا رہی تھیں۔۔۔ اس نے فوراً ہی ان کی قمیض کے آگے کا گلا پکڑ کر۔۔۔ اپنی جانب دوبارہ کھینچا۔۔۔ وہ ایک جھٹکے سے اس کے پاس آئی ی تھیں۔۔۔

ان کی آنکھیں حیرت و خوف سے پھیلیں۔۔۔

اس نے ایک ایک لفظ ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے۔۔۔خاصہ وارننگ آمیز لہجے میں ادا کیا۔۔۔

زونی۔۔۔اپنی حد میں رہنا سیکھو تم۔۔۔ چھوڑو گلا رانی کا۔۔۔"شاہین بیگم" جو ابھی لانچ میں ائی تھیں۔۔۔زونی کو رانی بیگم کی قمیض کا گلا پکڑے دیکھ۔۔۔ چیخیں۔۔۔

آمن۔۔۔ شرم بیچ کھائی ہے کیا؟؟۔۔ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔کچھ بولتے کیوں نہیں اسے۔۔"شاہین بیگم کو آتا دیکھ۔۔رانی بیگم کو بھی حوصلہ ملا تھا۔۔وہ فوراہی آمن کو غیرت دلانے لگیں۔۔۔جو سب کچھ خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔زونی وقت ضائع مت کرو یہاں۔۔۔دیر ہو رہی ہے"

مجھے۔۔۔"رانی بیگم منہ کھولے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔یقین جو نہیں آرہا

تھا۔۔۔وہ تو اس لڑکی کی بد تمیزی کو ایسے نظر انداز کر گیا۔۔۔جیسے اس نے

کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔۔۔

آمن۔۔میں ماں ہوں تمہاری" وہ پھر جتاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔خون"

کھول گیا تھا ان کا۔۔۔آمن کا ٹھنڈا ری ایکشن دیکھ۔۔۔

اسی بات کا دکھ ہے بس۔۔۔فلحال۔۔۔دوبارہ رشتے والوں کو مت بلایئے"

گا۔۔۔خواہ مخواہ پھر لوگوں کو غلط فہمی ہو گی۔۔۔"اس نے آخری جملہ

زونی کو دیکھ۔۔۔مفاہمانہ انداز میں ادا کیا۔۔۔

یقیناوہ سمجھ گئی تھی کہ اشارہ اسی کی جانب ہے۔۔۔

اس کا دیا جواب رانی بیگم کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔ "

آمن۔۔۔"انہوں نے خاصہ رنجیدہ لہجے میں اس کا نام پکارا۔۔۔"

آمن مزید انہیں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔کیونکہ کچھ بھی کہو۔۔۔ تھی تو ماں ہی ناں۔۔۔اور ماں بیٹوں کے لیے بہت خاص ہوتی ہے۔۔۔وہ بھی خاص ہی تھیں۔۔۔بس ان کے اعمال نے اس لڑکے کا دل کھٹا کر دیا تھا۔۔۔

چلو۔۔"اپنی دادی اور ماں کے سامنے ہی۔امن زونی کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔"
۔اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو اسے ؟؟" شاہین بیگم نے ابرو اچکا کر۔۔ تفتیشی افسران کی طرح استفسار کیا۔۔

"اپنے ساتھ شہر "

"بھلا کنیزیں کب سے شہر جانے لگیں ؟؟" وہ فوراً ہی اعتراضاً پوچھنے لگیں۔۔۔

"دادی۔۔۔ وہ میری ہے۔۔۔ میں اسے کہاں لے کر جاتا ہوں اور کہاں نہیں۔۔۔ ان سب کا جواب دینے کی مجھے ضرورت نہیں ہے کسی کو۔۔" آمن نے نہایت رعب دار انداز میں جواب دیا تھا۔۔

زونی اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔اس نے کنیز کا لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔اس نے صرف کہا۔۔۔*وہ میری ہے*۔۔

کہنے کو یہ چھوٹا سا جملہ تھا تین لفظی۔۔۔مگر نہ جانے کیوں اس حسین و چلبلی گڑیا کے دل کو لگ گیا۔۔۔

آمن مزید بات کرنے میں وقت ضائع کیے بغیر اسے لے کر چلا گیا تھا۔۔۔

"اماں دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔کنیز ہو کر بھی وہ شہزادیوں کی طرح رہ رہی ہے۔۔۔یہ بھلا کیسی سزا ہوئی؟؟؟"رانی بیگم فوراً ہی شکایت کرنے لگی تھیں۔۔۔اور کیونکر نہ کرتیں۔۔۔انہیں اپنا بیٹا اپنے ہاتھوں سے جاتا ہوا جو نظر آ گیا تھا۔۔۔

آمن کے معاملے میں بولنا بند کرو۔۔۔"پیچھے سے آنے والی سرد اور " رعب دار آواز نے ان دونوں کو پیچھے مڑنے پر مجبور کیا۔۔۔

ابراہیم بخش برہمی سے کہنے کے بعد وہاں سے چل دیے تھے۔۔۔

وہ دونوں ہی کاروباری معاملات سے بالکل ناآشنا تھیں۔۔۔اس لیے نہیں جانتی تھیں۔۔۔کہ آمن کی کتنی ضرورت ہے اس وقت کاروبار کو۔۔۔

کاروبار کے نازک حالات میں وہ آمن بخش پر پابندیاں لگانے کی احمقانہ حرکت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔۔

یہ نام۔۔۔یہ شہرت۔۔۔یہ عزت۔۔۔یہ سب پیسے سے ہی تو ہے ۔۔۔جب وہ ہی نہیں بچے گا تو کیا۔۔۔یہ عزت و نام و شہرت باقی رہ سکے گی؟؟؟۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

بیٹھو"۔۔۔اس نے زونی کے لیے پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولا۔۔۔ "

اب وہ اس کی کنیز تھی۔۔۔کزن نہیں۔۔۔اسے ضرورت نہیں تھی اس کے لیے ڈور کھولنے کی۔۔۔ مگر اس نے کھولا۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے پہلے کھولتا تھا۔۔۔اس کے رویے میں کوئی ی تبدیلی نہیں آئی ی تھی۔۔۔زونی کیسے حیران نہ ہوتی۔۔۔

وہ گاڑی میں خاموشی سے بیٹھ گ ئی تھی۔۔۔

آمن دوسری جانب سے آکر گاڑی میں بیٹھا۔۔۔

دوران سفر۔۔۔وہ نڈھال سی لگنے لگی تھی آمن کو۔۔۔

تم سو جاؤ۔۔۔۔راستہ طویل ہے۔۔۔۔"اس حسین نوجوان نے آہستگی" سے کہا۔۔۔

وہ گاڑی چلاتے ہوئے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

نیند نہیں آرہی مجھے ابھی۔۔۔۔"اس نے کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھتے" ہوئے جواب دیا۔۔۔

ویسے۔۔۔دکھ تو بہت ہو رہا ہو گا تمھیں؟؟۔۔۔" وہ استہزائی یہ انداز"
میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

کس بات کا؟؟"۔۔۔مقابل سامنے روڈ کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ "
ناسمجھی سے پوچھنے لگا۔۔۔

مہر النسا کو کھونے کا۔۔۔۔خوبصورت تھی ناں بہت۔۔۔بالکل پٹاخہ "
سی۔۔"اس کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔نگاہوں میں اچانک ہی شوخی
بھرے۔۔۔آنکھ ونگ کرتے پوچھا۔۔۔

کون سی والی تھی؟؟۔۔۔۔۔"مقابل نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے"
پر سجائے۔۔۔انجان لہجے میں پلٹ سوال کیا۔۔۔

اووووو۔۔۔میرا معصوم کالا بلا۔۔۔ایسے ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرؤ"
کے تم نے دیکھا نہیں اسے۔۔۔" وہ پٹاخہ اب آنکھیں چھوٹی کر۔۔۔بغور
مقابل کے خوبصورت وجود پر نگاہ ٹکائے بولی۔۔۔

اگر دیکھا بھی ہے تو کیا؟؟۔۔۔میں ویسے بھی سرکاری کالج کا پروفیسر"
ہوں۔۔۔میری ایک ایک کلاس میں سو سے دو سو لڑکیاں ہوتی ہیں۔۔۔اگر
میں اتنا ہی دل پھینک عاشق ہوتا تو اس وقت تم اس سیٹ پر ہر گز نہ
ہوتیں۔۔۔" مقابل نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

اس کے لہجے میں مغروریت تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

اس سیٹ سے مطلب ؟؟۔۔ کنیز کی ؟؟۔۔" وہ لڑکی انجان لہجے میں سوال" کرتے ہی۔۔۔بے ساختہ ہنسی۔۔۔

مگر وہ ہنسی بہت کرب بھری تھی۔۔۔ مقابل کیسے محسوس نہ کرتا۔۔۔

اس نوجوان کی پکڑ اسٹیرنگ پر مضبوط ہوئی ی۔۔۔

بولنا ضرور چاہتا تھا۔۔۔ رد کرنا چاہتا تھا اس کی بات کا۔۔۔ مگر مقابل نے یقین نہیں کرنا۔۔۔ یہ سوچ۔۔۔ اس نے خاموشی کو ترجیح دی۔۔۔

کچھ دیر ہی گزرئی ی تھی کے زونی نیند کے جھونکے لینے لگی۔۔۔ عادت کے مطابق اس نے اپنے پاؤں ڈیش بورڈ پر ٹکائے۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔اسے یاد آیا مقابل چڑ جائے گا۔۔اس خیال کے آنے پر ۔۔اس نے کنکھیوں سے آمن کی جانب دیکھا۔۔۔

تم مجھے کچھ کہو گے نہیں آج؟؟۔۔۔"مزید چپ نہ رہ سکی۔۔۔اسے خود کو" یوں اگنور کرتا دیکھ۔۔۔

زونی کو محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔ مگر آمن کی توجہ وہ ہر وقت خود پر چاہتی تھی۔۔۔چاہے وجہ محبت بنے یا غصہ۔۔۔

تم نے کون سہ میرے کہنے پر ہٹانا ہے۔۔۔اس لیے الفاظ ضائع نہیں" کر رہا۔۔۔"مقابل سنجیدگی سے جواب دہ ہوا۔۔۔

"ہو سکتا ہے میں آج بات مان لیتی۔۔ تم ایک بار کہہ کر تو دیکھتے۔۔۔"

”ہاں۔۔۔۔ تم بات ضرور مانتیں۔۔۔ مگر وجہ ہوتی پیچھے۔۔۔اور میں نہیں چاہتا تم اس وجہ سے پاؤں ہٹاؤ۔۔۔۔“اس کا جواب سن۔۔۔وہ عجیب سی کیفیت سے دوچار ہوئی ی۔۔۔ کیا مطلب تھا اس کی بات کا؟؟۔۔۔

کیا وہ نہیں چاہتا وہ کنیز بن کر اس کا کہنا مانے؟؟۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔

”آمن بخش کیا تم کوشش کر رہے ہو یہ دیکھانے کی۔۔۔کے تم مجھے اپنی کنیز کی نظر سے نہیں دیکھتے؟؟۔۔“وہ ابرو اچکا کر۔۔۔ سنجید گی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

”کیا مجھے اب بھی ضرورت ہے یہ دیکھانے کی؟؟۔۔۔“مقابل نے پلٹ کر اسی کی طرز میں جواب دیا۔۔۔

اگر وہ اسے اپنی کنیز کی نظر سے دیکھتا۔۔۔تو کیا ان رشتے والوں سے۔۔اسے اپنی بیوی کہہ کر متعارف کرا تا۔۔۔

کیا اپنی ماں کو اس کے سامنے کوئی نیا رشتہ لانے کا انکار کرتا۔۔۔

کیا اس کی خاطر اپنی ماں سے اتنا روڈلی بیہیو کرتا۔۔۔

اسے شدید غصہ تھا اپنی ماں پر کیونکہ جس وقت زونی کو مارا جا رہا تھا۔۔اس وقت وہ وہیں کھڑی تھیں۔۔۔مگر انھوں نے زونی کو بچانے کی کوشش نہیں کی۔۔۔بلکہ الٹا مریم کو روکنے کی سعی کی۔۔۔تاکہ وہ اسے بچا نہ سکے۔۔۔

وہ اس کی خاطر اپنی ماں تک سے صحیح طرح بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ کیا اس لڑکی کو یہ سب نظر نہیں آرہا؟؟؟۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ دونوں ہسپتال پہنچے۔۔۔ انہیں امبر واس کی والدہ باہر ہی مل گئی تھیں۔۔۔

امبر نے بتایا کہ عافیہ سے کوئی ملنے آیا ہوا ہے۔۔۔

عافیہ کے کمرے کا دروازہ کھولتے ہی۔۔ اسے ایک لڑکے کی آواز محسوس ہوئی۔۔۔

وہ آواز اتنی جانی پہچانی تھی۔۔ کہ بغیر دیکھے بھی وہ جانتا تھا کہ یہ آواز کس کی ہے۔۔۔

آمن تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

" شہروز تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر نہیں ڈرا۔۔۔ مگر ہاں۔۔۔ عافیہ کی فکر ضرور لاحق ہو گئی تھی۔۔۔

اسے اچانک یاد آیا کہ عافیہ کے زندہ ہونے کا ابراہیم بخش کو علم ہے۔۔۔

" یہ سوال تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے آمن بخش۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟۔۔۔" عافیہ کو ہوش ضرور آ گیا تھا مگر صرف کچھ لمحوں کے لیے۔۔۔

اسے دوائیوں کے زیر اثر پر سکون رکھنے کی کوشش کی جارہی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے وہ ابھی بھی سو رہی تھی۔۔۔

" اگر تم یہاں سے عافیہ کو لے جانے آئے ہو۔۔۔تو میں بتادوں۔۔۔میں تمہیں ایسا نہیں کرنے دوں گا۔۔۔میں محبت کرتا ہوں اس سے۔۔۔اور یہ صرف میری ہے۔۔۔۔تم اور تمہارا باپ پہلے ہی بہت ظلم کر چکے ہیں اس پر۔۔۔اب تو کم از کم اسے سکون سے جینے دو۔۔۔۔دیکھو آمن تمہیں زونی چاہیے تھی۔۔۔تمہیں مل گئی۔۔۔اب مجھے میری محبت سے دور کرنے کی کوشش مت کرو۔۔۔ورنہ یقین جانو میں تمہیں قتل کرنے میں بھی دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔"اس نوجوان نے خاصہ جنونی انداز میں آخری جملہ ادا کیا۔۔۔

وہ اپنی عافیہ نہیں دینے والا۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔

شہروز کے جملوں نے آمن اور زونی دونوں کو ہی شاکڈ میں ڈالا تھا۔۔۔ ساتھ ساتھ زونی کو علم ہوا۔۔۔ کہ عافیہ کے ساتھ فیض بخش نے ظلم کیا ہے۔۔۔اور جس طرح کا فیض بخش آدمی تھا۔۔۔وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ اس نے کیا کیا ہو گا۔۔۔

اس کا دل عافیہ کے لیے شدید غمزدہ ہوا۔۔اب وہ بھی ایک کنیز تھی۔۔۔تو وہ سمجھ سکتی تھی اس کے درد کو۔۔۔

تم عافیہ سے محبت کرتے ہو؟؟؟۔۔۔"زونی روک نہیں سکی تھی خود کو" ۔۔۔یہ سوال کرنے سے۔۔۔

شروع سے۔۔۔"مقابل نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔۔۔"

" تم جانتے ہو عافیہ کنیز رہ چکی ہے میری۔۔۔اور فیض بخش نے کیا کیا ہے اس کے ساتھ۔۔۔اس کے باوجود تم اس سے محبت کا دعوہ کر رہے ہو؟؟؟۔۔"آمن واقف تھا عافیہ شہروز کے کسی کام کی نہیں۔۔۔۔اگر اس کے باوجود وہ اس سے محبت کا دعوہ کر رہا ہے۔۔۔تو یقیناً یہ دعوہ پھر سچ پر مبنی ہے۔۔لیکن اس کے باوجود اس نے دوبارہ تصدیق کرنے کے لیے پوچھا۔۔۔

ہاں۔۔کیونکہ ان سب میں عافیہ بیچاری کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔"" بہت کم ایسے مرد ہوتے ہیں جو اس بات کو سمجھیں۔۔۔کہ ریپ میں لڑکی کی غلطی نہیں ہے۔۔۔اور شہروزان ہی میں سے تھا۔۔آمن کیسے اس کی قدر نہ کرتا۔۔۔

فیض بخش نے جب عافیہ کا ریپ کیا تھا تو اس وقت اس کا سر بار بار دیوار سے مارا تھا حتی کہ ایل سی ڈی سے بھی۔۔۔ جس کے سبب اس کے سر پر کافی گہری چوٹ آئی تھی۔۔۔اور اس کی یادداشت چلی گئی۔۔۔ڈاکٹرز نے اسے واپس یاد دلانے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔کیونکہ ان کے نزدیک اگر عافیہ کو دوبارہ اس کا درد بھرا ماضی یاد دلایا گیا۔۔۔تو اس کا دماغ اسے قبول نہیں کر سکے گا۔۔۔اس صورتحال میں اس کا برین ڈیمیج ہو سکتا ہے یا وہ مر بھی سکتی ہے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ آمن اکثر بہت پریشان رہتا تھا عافیہ کو لے کر ۔۔۔کہ جب وہ اس کی شادی کرے گا تو کیا کہے گا اس سے۔۔۔

اور کون کرئے گا ایک ایسی لڑکی سے شادی۔۔ جس کا ریپ ہوا ہو۔۔۔آخر میں لوگ اس کی بہن کو ہی بدچلن جیسے گندے لفظوں سے نوازیں گے۔۔۔

ایسی صورتحال میں ایک بھائی کے لیے اس سے بڑی خوشی کی خبر اور کیا ہو گی۔۔ کہ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی ایک لڑکا اس کی بہن کو قبول کرنے کے لیے اپنے پورے دل سے تیار بیٹھا ہے۔۔۔

" قتل کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں مجھے۔۔۔ بس میرے سامنے نکاح کر لو۔۔۔"۔ شہروز سوچ بیٹھا تھا کہ اب آمن اس سے لڑئی ے گا۔۔ اپنی طاقت آزمائی کرے گا۔۔۔ اپنے منصب سے اسے ڈرائے گا۔۔ مگر اس حسین نوجوان نے شہروز کی توقع کے بالکل برعکس خاصا نرمی سے جواب دیا۔۔۔

" کیا؟؟۔۔۔" شہروز اس کے ری ایکشن پر اس قدر حیران تھا۔۔۔ کہ اسے یقین ہی نہ آیا کہ آمن اتنی آسانی سے راضی ہو گیا ہے۔۔۔

"کیا مطلب کیا؟؟؟۔۔۔بغیر نکاح کے میری بہن کو لے جانا چاہتے ہو اپنے ساتھ؟؟؟۔۔۔"آمن نے خاصہ برہمی سے۔۔۔ترچھی نگاہ سے اسے تکتے ہوئے۔۔۔ابرو اچکا کر کر پوچھا۔۔۔

"بہن؟؟؟۔۔۔"شہروز کو دوسرا شاکڈ لگا۔۔۔اس کے منہ سے عافیہ کے لیے ۔۔۔بہن کا لفظ سن۔۔۔

اسے یاد آیا عافیہ نے اسے بتایا تھا۔۔۔کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ رہتی ہے شہر میں۔۔۔تو کیا وہ اس وقت آمن کی بات کر رہی تھی؟؟؟۔۔۔

وہ مارے شاکڈ کے تین چار لمحوں تک تو کچھ بول ہی نہ سکا۔۔۔

عافیہ اور آمن شروع سے ہی بہن بھائیوں کی طرح رہتے ہیں۔۔۔"زونی " نے شہروز کو دیکھتے ہوئے۔۔۔نہایت نرمی سے۔۔۔ سمجھانے والے انداز میں بتایا۔۔۔

آمن کو بہت خوشی ملی تھی زونی کے منہ سے یہ جملہ سن۔۔۔

کیونکہ وہ زونی ہی تھی جس نے سب سے پہلے پوچھا تھا اس سے۔۔۔کہ سزا کے نام پر کتنا نوچہ عافیہ کو۔۔۔

عافیہ شروع سے ہی میری بہن ہے شہروز اور میں کسی کو اجازت نہیں دیتا " "اسے تکلیف پہنچانے کی۔۔۔

شہروز کو واقعی میں یہ بات ہضم کرنے میں کافی دقت ہو رہی تھی کہ آمن نے ہمیشہ عافیہ کو اپنی بہن کی طرح رکھا ہے۔۔۔

لیکن جس طرح کی شخصیت کا وہ مالک تھا۔۔۔۔اور جو طاقت، عزت اور مرتبہ اس کے پاس تھا۔۔۔اسے ضرورت تھی بھی نہیں جھوٹ بولنے کی۔۔۔۔

ان کے یہاں کنیزوں کے نکاح نہیں کروائے جاتے۔۔۔ مگر وہ کروا رہا تھا ۔۔۔اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ واقعی اسے اپنی بہن سمجھتا ہے۔۔۔

اس کا یہ روپ کسی بھی مرد کو حیران کر دینے کے لیے کافی ہے۔۔۔کہ اس کے پاس ایک عورت تھی۔۔ جس پر اسے پورا اختیار تھا۔۔۔ مگر اس نے اسے نہ چھوا۔۔۔۔

"""" تم نے عافیہ سے کچھ کہا تھا فون پر؟؟؟۔۔"آمن فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

اسے امبر کی بات اچھے سے یاد تھی۔۔ کہ عافیہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی جس کے بعد اس نے چیخنا شروع کیا۔۔۔اور اس کی طبیعت خراب ہو گئی۔۔۔

"نکاح کا ہی پوچھا تھا بس۔۔۔"اس نے منہ لٹکا کر جواب دیا۔۔ "

اصل وجہ تو اسے بھی نہیں پتا تھی۔۔۔ کہ عافیہ کیوں اچانک چیخنے لگی جبکے اس نے تو کوئی غلط بات نہیں کہی۔۔۔

وہ ناراض ہے شاید مجھ سے۔۔۔ایسا ظاہر کر رہی ہے جیسے مجھے جانتی ہی" نہیں۔۔"بس اس کا منہ بسور کر یہ جملہ ادا کرنا تھا۔۔۔کہ آمن تیزی سے "بولا۔۔۔"وہ واقعی تمہیں نہیں جانتی اب

کیا مطلب؟؟۔۔۔"شہروز نے الجھ کر پوچھا۔۔۔ "

اس حادثے کے بعد عافیہ کی یادداشت چلی گئ تھی۔۔۔اسے کوئی بھی " پرانی بات یاد نہیں۔۔۔اور ڈاکٹر نے بھی منع کیا ہے سختی سے۔۔۔اسے کچھ "بھی یاد دلانے سے۔۔۔۔

اگر اسے کچھ یاد دلانے کی کوشش کی جائے تو؟؟۔۔"زونی نے تیزی سے " پوچھا۔۔۔

تو وہ مر بھی سکتی ہے۔۔"امن کا جملہ سن۔۔۔ شہروز اور زونی سکتے میں " آ گئے تھے۔۔۔

اب زونی کو سمجھ آ گیا تھا کیوں عافیہ کو حویلی کے متعلق کچھ بھی یاد نہیں تھا اور نہ ہی اس کے۔۔۔اور کیوں آمن اسے عافیہ سے کوئی بات نہیں کرنے دیتا تھا پرانی۔۔۔

کیا عافیہ بھی تم سے محبت کرتی تھی؟؟؟۔۔۔"زونی نے خاصا تجسس سے " سوال کیا۔۔۔کیونکہ اسے یاد نہیں پڑتا کہ اس نے کبھی عافیہ کے منہ سے شہروز کا نام سنا ہو۔۔۔بلکہ عافیہ کو تو آمن کمرے سے بھی باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔۔۔پھر ان دونوں کی محبت کب شروع ہوئی۔۔۔وہ یہی سوچ الجھ رہی تھی۔۔۔

بہت۔۔۔"اس نوجوان نے خاصہ پر اعتمادی سے ایک لفظی جواب دیا۔۔۔"

عافیہ کی یادداشت جاچکی تھی اس کا مطلب صاف تھا کہ اس کا دماغ ایک کورا کاغذ ہے۔۔ جس پر وہ جو چاہے لکھے۔۔ تو پھر کیوں نہ وہ اس پر اپنی محبت لکھ دے۔۔۔

"اگر تم واقعی اس سے اتنی محبت کرتے ہو تو مجھے امید ہے تم دوبارہ اسے ماضی یاد دلانے کی کوشش نہیں کروگے اب۔۔۔"آمن نے خاصہ رعبدار انداز میں کہا۔۔۔

جس لہجے میں وہ بات کر رہا تھا وہ امید پر مبنی نارمل بات کم اور دھمکی زیادہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔ مگر عافیہ کو میں بالکل بھی یاد نہیں ہوں۔۔ کیا وہ مجھ سے نکاح کرئی ے گی؟؟۔۔ "شہروز نے پریشان ہو کر استفسار کیا۔۔۔

" میں بات کر لوں گا۔۔۔ میں اپنی بہن کو جانتا ہوں وہ میرے فیصلے کے خلاف نہیں جائے گی۔۔۔۔ مگر میں اسے حویلی نہیں بھیجوں گا تمہارے ساتھ۔۔۔ کسی صورت نہیں۔۔۔ اگر تمہیں اس سے نکاح کرنا ہے تو پھر شہر میں ہی گھر لو۔۔ جہاں اسے حفاظت سے رکھ سکو اور اس کی ضروریات پوری کر سکو۔۔۔ مجھے اس سے زیادہ اور تم سے کچھ نہیں چاہیے "۔۔

" میں اپنی ماں کے ساتھ رہوں گا۔۔۔ انہیں میں نے عافیہ کے حوالے سے سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔ اور وہ راضی ہیں۔۔۔ انہیں کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ میں دونوں کو ہی شہر میں رکھنے والا ہوں اپنی یونیورسٹی کے پاس کے اپارٹمنٹ میں۔۔۔ "شہروز کے جملوں نے جیسے اسے مطمئن کیا تھا۔۔۔

"وہ بھائی" عافیہ کو جیسے ہی ہوش آیا اسے سب سے پہلے جو چہرہ نظر آیا۔۔۔ وہ اس کے بھائی کا تھا۔۔ جو اس کے لیے کافی فکر مند نظر آ رہا تھا اور پریشان بھی۔۔۔

آمن واقف تھا کہ وہ ایک وقت میں دو جگہ نہیں رہ سکتا۔۔۔ اسے ہر وقت عافیہ کی فکر لگی رہتی تھی۔۔۔ امبر کے گھر بھی وہ اسے کتنے وقت تک رکھ سکتا تھا۔۔۔ اس لیے اسے سب سے بہتر فیصلہ شہروز سے نکاح کرنا ہی لگا۔۔۔

"اب طبیعت کیسی ہے تمہاری؟؟۔۔"آمن اس کے بیڈ کے برابر والی چیئر پر بیٹھ کر۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ٹھیک ہے بھائی۔۔۔بس سر میں تھوڑا درد ہے"عافیہ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

آمن کو وہ بہت کمزور لگی۔۔۔شاید اس کے جانے کے بعد وہ ٹھیک طرح اپنا خیال نہیں رکھ رہی تھی۔۔۔

"زونی تم بھی یہاں ہو۔۔۔"عافیہ نے زونی کو دیکھ مسکرا کر کہا۔۔۔اور پھر اچانک اس کی مسکراہٹ منجمد سی ہو گئی۔۔۔جب اس نے زونی کے برابر میں کھڑے لڑکے کی جانب دیکھا۔۔۔

بھائی یہ لڑکا۔۔"عافیہ کو اچھے سے یاد تھا کہ شہروز نے اس سے فون پر کیا " بات کہی تھی۔۔۔ جس کے سبب وہ خوف زدہ ہو کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔

شہروز ہے۔۔۔ ہمارا کزن۔۔۔ یہ گاؤں میں رہتا ہے۔۔۔"آمن نے نرمی" سے تعارف کروایا۔۔۔

آپ نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا کہ ہمارا کوئی کزن بھی ہے۔۔۔"عافیہ " شہروز کو الجھی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کیا میں اپنی بہن سے اکیلے میں بات کر سکتا ہوں۔۔"اس کے کہتے ہی۔۔ " کمرے سے سب باہر چلے گئے تھے۔۔۔زونی بھی جانے لگی تھی۔۔۔جب آمن نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

زونی نے اس کے ہاتھ تھامنے پر تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ کیا اس نے نہیں کہا تھا۔۔۔ کہ وہ اکیلے بات کرنا چاہتا ہے اپنی بہن سے۔۔۔

تم اور میں۔۔۔ الگ نہیں ہیں زو۔۔۔"زونی نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔ کہ " کبھی اس نوجوان کا کہا صرف ایک جملہ۔۔۔اس کے دل کی دیواروں کو ہلانے کے لیے کافی ہو گا۔۔۔

اس نے اپنے دل کو زور زور سے دھڑکتا ہوا پایا۔۔۔

آمن نے اپنی بات کہہ کر۔۔ آہستگی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ مگر وہ اپنے خالی ہاتھ کو ہی تکنے لگی جسے آمن نے کچھ لمحوں پہلے تھاما تھا۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر اس ہاتھ کو فوراً ہی اس نے اپنے دل کے مقام سے لگالیا۔۔۔

" شہروز تم سے نکاح کی خواہش رکھتا ہے اور مجھے وہ پسند ہے تمہارے لیے۔۔۔ کیا تم اس سے نکاح کرنا چاہو گی؟؟؟۔۔۔ بہت اچھا لڑکا ہے وہ۔۔۔ پڑھ رہا ہے ابھی۔۔ اور میں اس کے متعلق ہر چیز جانتا ہوں۔۔۔ میں نکاح کی حامی صرف اس لمحے بھروں گا جب تم کہو گی۔۔۔ کہ ہاں بھائی میں راضی ہوں۔۔۔ اس لیے بتاؤ مجھے۔۔ تمہاری اس متعلق کیا رائے ہے اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔۔۔" آمن کے آخری جملے نے زونی کو دم بخود کیا۔۔۔

اس نے اپنی رائے عافیہ پہ نہیں تھوپی تھی نہ ہی اسے بتایا کہ وہ شہروز کو ہاں کر چکا ہے پہلے ہی۔۔۔ بلکہ نکاح کے متعلق اس طرح بات کی۔۔۔ کہ اگر وہ

کسی اور لڑکے کو پسند کرتی ہے تو آرام سے بتادے اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

کیا وہ حویلی کا بیٹا نہیں تھا؟؟۔۔حویلی کے مرد کب سے لڑکیوں سے ان کی مرضیاں پوچھنے لگے؟؟خاص طور پر تب۔۔۔جب وہ اس کی صرف ایک معمولی سی کنیز ہو۔۔۔۔

یادداشت عافیہ کی گئی تھی۔۔۔آمن کی نہیں۔۔۔مگر جس طرح آمن نے عافیہ کو ٹریٹ کیا تھا آج تک اور جس طرح کر رہا تھا اِس وقت۔۔۔وہ واقعی بے مثال تھا۔۔۔

وہ لڑکی کیسے اپنے دل کو اس کے پیچھے دھڑکنے سے روکے؟؟؟۔۔۔

بھائی مجھے اس لڑکے کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں لگتی۔۔۔پتا نہیں کیا کیا " بول رہا تھا وہ فون پر بھی۔۔۔مجھے وہ بالکل پسند نہیں اور میں ویسے بھی پڑھنا چاہتی ہوں ابھی۔۔۔"آمن کو اندازہ نہیں تھا اسے اتنی خطرناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔

مثبت بات یہ تھی کہ عافیہ کو کچھ بھی یاد نہیں آیا تھا شہروز کے بتانے کے باوجود بھی۔۔۔اور منفی۔۔۔کہ وہ اسے ہی ذہنی مریض سمجھنے لگی تھی۔۔۔ اب ایسی حالت میں اگر آمن اسے فورس کرتا ہے نکاح کے لیے شہروز سے ۔۔۔تو یقیناعافیہ یہی گمان کرئے گی کہ اس کا بھائی اس سے جان چھڑانے کے لیے اسے ذہنی مریض آدمی کے پلے باندھ رہا ہے۔۔۔اس صورتحال میں اسے سمجھ نہیں آرہا تھا بھلا وہ کیسے اپنی بہن سے کہے۔۔۔کہ شہروز سے نکاح کرلو۔۔۔

عافیہ۔۔۔اس کی ذہنی حالت بالکل ٹھیک ہے۔۔۔اس کی والدہ کے ساتھ "جو حادثات ہوئے ہیں شاید ان کے سبب اس نے ذہنی دباؤمیں آکر کچھ بول دیا ہو تم سے۔۔۔ تم بھول جاؤان ساری باتوں کو۔۔۔"آمن نے بہت نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

اووو۔۔۔"اسے جیسے شہروز پر ترس آیا ہو۔۔اس نے اپنے ماں باپ کو" نہیں دیکھا تھا۔۔۔اور نہ ہی ان کے متعلق اسے کچھ یاد تھا۔۔۔لیکن ماں جیسا لفظ کافی ہے کسی کی بھی جذبات کو ابھارنے کے لیے۔۔۔

مگر بھائی میں پڑھنا چاہتی ہوں۔۔۔"بہت کمزور سا احتجاج کیا۔۔۔ "

عافیہ کا آمن کے سوا کوئی نہیں تھا دنیا میں۔۔۔اسے یقین تھا اپنے بھائی پر۔۔۔کہ وہ کسی غلط انسان کو منتخب نہیں کرئے گا اس کے لیے۔۔۔مگر

جو باتیں شہروز نے فون پر کی۔۔ان کے سبب اس کا دل اس لڑکے سے بھاگ رہا تھا۔۔۔

"شادی کے بعد پڑھ لینا کوئی مسئلہ نہیں ہے مجھے یقین ہے۔۔۔وہ پڑھنے دے گا تمہیں۔۔۔"آمن نے اپنی باتوں سے عافیہ کو قائل کر ہی لیا تھا اخر میں۔۔۔

زونی نے ان دونوں بہن بھائیوں کے درمیان کچھ نہ بولا۔۔۔اس کے لیے یہی بہت تھا کہ آمن نے اعتبار کیا ہے عافیہ کے متعلق اس پر۔۔۔ورنہ پہلے تو وہ اسے عافیہ سے بات تک نہیں کرنے دیتا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

زو۔۔ کیا تم مجھے میری جائیداد کے حصے میں سے 10 پرسنٹ واپس کر سکتی" ہو؟؟۔۔ میں وہ عافیہ کو دینا چاہتا ہوں جہیز کے طور پر۔۔۔ وہ میری اکلوتی بہن ہے۔۔۔ میں اسے خالی ہاتھ وداع نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ خاص طور پر تب۔۔۔ جب میں جانتا ہوں کہ اس کے ہونے والے شوہر کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اس وقت۔۔۔ ابھی تو وہ خود پڑھ رہا ہے۔۔۔ اسے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے لیے وقت درکار ہے۔۔۔" زونیشہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔۔

وہ چاہتا تو بس پیپرز پر سائن کرواتا اور سب کچھ واپس اس کا تھا۔۔۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔۔۔ بلکہ الٹا اس سے بڑی عزت و منتی لہجے میں 10 پرسنٹ واپس مانگا۔۔۔ اپنی بہن کو جہیز میں دینے کے لیے۔۔۔

اگر میں انکار کر دوں تو؟؟۔۔"زونی صرف دیکھنا چاہتی تھی کہ وہ جواب " کیا دیتا ہے۔۔۔انکار کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔"اس وجاہت سے مالا مال نوجوان نے " بے بسی سے مسکرا کر کہا۔۔۔

اس نے زونی کو نہیں بتایا کہ جہیز دے کر دراصل وہ بانو کنیز کو چپ کرانا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ بھلے ہی شہروز خاموش ہو جائے اور عافیہ سے کچھ نہ کہے مگر بانو۔۔۔وہ ایک لالچی عورت ہے۔۔۔وہ چپ نہیں رہے گی۔۔۔آج نہیں تو کل وہ اس کی بہن کے لیے ضرور مشکلات کا باعث بن جائے گی۔۔۔

زونی صرف اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس پر بے بسی نمایاں تھی۔۔۔اس نے نہیں کہا۔۔۔کہ وہ زبردستی لے لے گا۔۔۔جبکہ زونی واقف تھی۔۔۔کہ وہ لے سکتا ہے۔۔۔

ٹھیک ہے میں دے دوں گی۔۔۔بلکہ تم اپنے حصے کی ساری جائیداد ہی " واپس لے لو۔۔۔۔مجھے نہیں چاہیے۔۔۔۔"زونی نے اس کا خوبصورت چہرہ دیکھ۔۔۔خاصا بے نیازی سے کہا۔۔۔

" نہیں بس 10 پرسنٹ دے دو کافی ہے "

جائیداد واپس لینے کا آمن کا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

کبھی ضرورت پڑے گی تو دوبارہ مانگ لوں گا۔۔۔ تم کون سا کہیں جارہی ہو۔۔۔" اگلے ہی پل۔۔۔اس نے زونی کا چہرہ دیکھا۔۔۔اس کے خوبصورت سرخ ہونٹ پلے فل انداز میں ٹوسٹ ہوئے۔۔بلوری انکھیں چیلنج دیتی معلوم ہوئی۔جیسے کہہ رہی ہوں۔۔۔ تمہیں کیسے پتہ کہ میں کہیں نہیں جانے والی۔۔۔

اور اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم کہیں جاسکتی ہو۔۔" اگلے ہی پل اس کا نازک و دودھیائی ی بازو تھام کر۔۔۔اپنی جانب کھینچا۔۔۔

نتیجتاً۔۔۔وہ نازک جان اس کے کشادہ سینے سے آلگی تھی۔۔۔

اس کے پرفیوم کی مہک نے زونی کو اپنے حصار میں جکڑا۔

مقابل نے ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کر۔۔۔اپنی گہری خوبصورت آنکھوں میں دیکھنے پر مجبور کرتے۔۔۔ایک ایک لفظ جتا جتا کر کہا۔۔ "تو میں تمہیں بتا دوں۔۔۔یہ صرف تمہاری بھول ہے زو۔۔۔۔۔میں اپنے حصار کو بہت جلد اتنا مضبوط کر لوں گا تمہارے ارد گرد۔۔کہ تم چاہ کر بھی اس سے نکل نہیں پاؤ گی۔۔۔بس دیکھتی جاؤ۔۔ "اس حسین نوجوان کی آنکھوں سے جھلکتی رومانیت۔۔زونی کو اپنی آنکھوں کے ذریعے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔۔۔

تھوڑی دیر ہی گزرئی ی تھی کے شہروز مولوی صاحب کو لے کر ہسپتال پہنچا۔۔۔۔

اس نے اپنے یونی کے دوستوں کو بھی بلا لیا تھا۔۔۔

آمن ابھی زونی سے بات کر ہی رہا تھا کے اسے شہروز ایک بزرگ کے ساتھ آتا نظر آیا۔۔۔

"یہ ؟؟۔۔۔" آمن کہیں ناں کہیں اندازہ لگا چکا تھا۔۔۔ پھر بھی تصدیق کرنے کے لیے پوچھا۔۔۔۔۔

"یہ مولوی صاحب ہیں۔۔۔ ہمارا نکاح پڑھانے آئی یں ہیں۔۔۔" شہروز کے اعلانیہ کہتے ہی زونی کا مارے حیرت کے منہ کھولا۔۔۔ آمن کا حال بھی زیادہ جدا نہ تھا۔۔۔

"تم کچھ زیادہ ہی جلد بازی نہیں کر رہے ؟؟۔۔" آمن چاہ کر بھی روک نہیں سکا خود کو۔۔۔ اسے ٹوکنے سے۔۔۔ جو ہوا کے گھوڑے پر سوار نظر آرہا تھا۔۔۔

میں نے تمھاری ساری شرائی ط مان لی ہیں۔۔ پھر کس چیز کے لیے میں اپنا" وقت ضائی ع کرئو ں ؟؟۔۔۔ میں اور وہ دونوں ہی نکاح کے لیے راضی ہیں۔۔ تو پھر بسمہ اللہ کرتے ہیں ناں۔۔ ویسے بھی نیک کام میں دیری نہیں کرنی چاہیے۔" شہروز عجلت سے گویا ہوا۔۔۔

اصل میں اسے آمن پر اعتبار نہیں تھا۔۔ تھا تو وہ بھی ابراہیم بخش کا خون ہی ناں۔۔۔ وہ اپنی زبان سے نہ پھر جائے اس خوف کے زیرِ اثر وہ جلد سے جلد نکاح کر لینا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا پورا جسم عجیب سی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔۔ وجہ۔۔۔ حد سے زیادہ خوشی یا شاید خوف۔۔۔ خوف کے نکاح ہوتے ہوتے رک نہ جائے۔۔۔ وہ عافیہ کو پھر سے نہیں کھونا چاہتا تھا اس لیے فوراً ہی مولوی صاحب کو لے آیا۔۔۔

مگر۔۔۔ابھی ہم ہسپتال میں ہیں۔۔۔اتنا صبر تو کرؤ۔۔۔کے ہم گھر پہنچ جائی یں۔۔۔" آمن نے اس کی عجلت پر اعتراض ظاہر کیا۔۔۔

مقابل کی بات سن۔۔۔اس نے اپنی کمر پر ہاتھ ٹکا کر۔۔۔اپنی پیشانی مسلی۔۔۔پھر ایک گہرا سانس لے کر بولا۔۔۔۔

"اب مولوی صاحب آہی گ ئی ے ہیں۔۔۔تو نکاح ہو جانے دو۔۔۔کیوں کباب میں ہڈی بن رہے ہو سالے صاحب؟؟۔۔" وہ چاہ کر بھی منہ بسورے بغیر نہ رہ سکا۔۔۔

"مگر شہروز۔۔۔ تھوڑا وقت تو دو۔۔۔آمن صحیح کہ رہا ہے۔۔۔ ہم گھر سے وادع کریں گے اسے۔۔۔"زونی بھی آمن کا ساتھ دینے چلی آئی تھی۔۔۔

"ہاں تو وداع گھر سے کر لینا۔۔۔۔ابھی نکاح ہو جانے دو۔۔۔"شہروز کسی صورت پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں تھا۔اس کی بے صبری دیکھ۔۔۔آمن نے ہار مان لی۔۔۔جبکے زونی مسکرا رہی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔میں عافیہ کو بتا دیتا ہوں۔۔۔"۔۔۔آمن کہ کر کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔

عافیہ اتنے اچانک نکاح پر بہت پریشان ہو گ ئی تھی۔۔۔۔ مگر آمن کے اصرار پر راضی ہوئی ی۔۔۔

کچھ دیر بعد نکاح شروع ہوا۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔۔ قبول ہے۔۔"شہروز کے کہتے ہی عافیہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو بہنے لگے۔۔۔وہ جانتی تک نہیں تھی اس لڑکے کو۔۔۔جس سے اس کا اچانک نکاح کر دیا گیا تھا۔۔۔وہ بھی آناً فاناً۔۔۔

"آجی سنتی ہو۔۔۔"وہ ابھی عافیہ کے لیے خوش ہو ہی رہی تھی کے اچانک آمن نے اس کے پاس آکر۔۔۔آہستگی سے سرگوشی کی۔۔۔

"ہاں؟؟۔۔"وہ چونکی۔۔۔اسے نہیں خبر۔۔۔وہ حسین نوجوان کب اس کے برابر میں آکر کھڑا ہوا۔۔۔

لگے ہاتھوں ہم بھی نکاح کر لیں؟؟۔۔۔" اس حسین لڑکے نے "
لاپرواہی سے پوچھا۔۔۔ تو زونی سمجھی وہ مزاق کر رہا ہے۔۔۔

بالکل۔۔۔" اس چلبلی گڑیا نے بڑی سی مسکان چہرے پر سجائے۔۔۔ "
لاپرواہی سے جواب دیا۔۔۔

اس لمحے انھیں دیکھ کر کوئی ی نہیں کہہ سکتا تھا کے وہ دونوں نکاح جیسی اہم
بات کو ڈسکس کر رہے ہیں۔۔۔ جس پر پورا فیوچر منحصر ہے ان کا۔۔۔

تو چلو۔۔۔" اس نے اک لمحے کی دیری کیے بغیر ہاتھ تھاما۔۔۔ "

ہاں؟؟۔۔۔" اب جا کے اسے محسوس ہوا کے مقابل سیریس تھا۔۔۔ "

ایک منٹ۔۔۔کیا واقعی وہ خوبرو نوجوان نکاح کرنے کا سوچ رہا تھا اس سے ؟؟؟۔۔۔وہ بھی تب۔۔۔جب وہ پہلے ہی اسے مفت میں مکمل میسر ہے۔۔۔۔

زونی کو یقین نہ آیا۔۔۔وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی۔۔جبکہ وہ مولوی صاحب کی جانب متوجہ ہو چکا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب ایک نکاح اور پڑھا دیں۔۔۔" یہ کہتا۔۔۔وہ فوراً ہی زونی" کے کان کے پاس ہلکا سہ جھکا۔۔۔

زندگی بار بار موقعے نہیں دے گی زو۔۔۔اور میں نہیں جانتا میں کل کیا " کر جاؤں۔۔۔۔تمھارے معاملے میں، میں اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ

پاتا۔۔۔میں اس وقت بہت سے مسائل کا حل فقط نکاح کو سمجھتا ہوں۔۔۔میں مرد ہوں زو۔۔۔میرے دل میں جو تمھارے لیے ہے اس سے تم بے خبر نہیں۔۔۔اس لیے مجھے آزمائش میں مت ڈالو۔۔۔"

وہ نہیں جانتی۔۔۔آمن اب بھی خوفزدہ تھا۔۔۔کے جتنی وہ اس سے بدگمانی رکھتی ہے۔۔۔ممکن ہے کے نکاح سے انکار کر دے۔۔۔مگر پھر بھی اپنا لک luck آزمارہا تھا۔۔۔کیونکے جانتا تھا۔۔۔محبت وہ بھی کرتی ہے۔۔۔بس بدگمان ہے۔۔۔۔

"بھائی آپ واقعی نکاح کر رہے ہیں؟؟؟۔۔۔"عافیہ اس کے نکاح کا اعلان سن۔۔۔اپنا غم بھول۔۔۔اس کے لیے خوش ہوئی تھی۔۔۔

ہر بہن ہی اپنے بھائی کی شادی کا ارمان سجاتی ہے۔۔۔اسے بھی تھا۔۔۔

اللہ تعالی کرائے بس۔۔۔"اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ۔۔بے بسی سے "
گویا ہوا۔۔۔۔۔

اس نے ہاں نہیں کہا۔۔۔کہتا بھی کیسے۔۔۔زونیشہ بخش کا کیا بھروسہ۔۔۔
اسے علم تھا اس کی پٹاخہ کسی وقت بھی کوئی دھماکہ کر سکتی ہے۔۔۔اس لیے
خدا ہی واحد آسرا تھا جو اس حسینہ کا دل نرما دے۔۔۔

حق مہر کتنا لکھنا ہے؟؟۔۔۔"مولوی صاحب کے پوچھتے ہی وہ زونی کو "
گہری بولتی نگاہ سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

پورا آمن بخش چوہدری لکھ دیں"اس کے جواب پر مولوی صاحب اسے "
الجھ کر دیکھنے لگے۔۔۔اور باقی سب بھی۔۔۔جبکہ زونی سمجھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ پہلے سے ہی جانتی تھی کہ آمن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے اب دینے کے لیے۔۔۔۔

"میرا مطلب تھا کہ میرا گھر ہے زیادہ مالیت کا نہیں ہے لیکن میں اسے زونیشہ کے حق مہر میں رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔" ساری جائیداد تو پہلے ہی اس کے نام تھی۔۔۔اب اسے کیا دیتا بھلا؟؟۔۔۔اس لیے جو دو سال میں محنت کر کے گھر بنایا تھا اس کی مالیت حق مہر میں لکھوا دی۔۔۔۔

گویا وہ شہزادہ اپنا سب کچھ لٹا چکا تھا اس لڑکی پر۔۔۔اور جو بچا کچا تھا وہ بھی لوٹانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا۔۔۔

زونی عافیہ کے ساتھ بیڈ پر۔۔۔جب کہ آمن شہروز کے ساتھ سامنے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

زونیشہ ابھی تک آمن کو حیرت سے تک رہی تھی۔۔۔۔یقین جو نہیں آرہا تھا کہ وہ واقعی نکاح کر رہا ہے۔۔۔

اعتبار تو تب آیا جب اس نوجوان نے تین بار (قبول ہے) کہ دیا۔۔۔

وہ آفت کی پڑیا اتنی آسانی سے رونے والی چیز نہیں تھی۔۔۔۔مگر آمن کہ اسے اپنے نکاح میں قبول کرتے ہی اس کی آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہنے لگے۔۔۔

وہ اعتبار کرنا چاہتی تھی اس لمحے پر۔۔۔ مگر اسے اعتبار نہیں آ رہا تھا۔۔۔

اس کی تو ساری امیدیں ختم ہو چکی تھیں۔۔۔اسے لگنے لگا تھا اب کبھی وہ نکاح میں نہیں بندھ سکے گی آمن کے۔۔۔اور نہ ہی وہ کبھی باندھے گا۔۔۔ مگر اس نے باندھا۔۔۔وہ بھی سب کے سامنے۔۔۔

وہ اس کے ساتھ رہ رہی تھی ایک کمرے میں۔۔۔ مگر اس نے کوئی غلط فائدہ نہیں اٹھایا۔۔۔

وہ اپنی جائیداد واپس لے سکتا تھا اس سے۔۔۔ بلکہ اس کی بھی چھین سکتا تھا۔۔۔ مگر اس نے چھینی۔۔۔۔۔

اور اب سب کے سامنے نکاح کر کے۔۔۔اسے باعزت اپنی بیوی ہونے کا شرف بخشا۔۔۔

وہ لڑکی اب کیسے کوئی بدگمانی رکھ سکتی تھی اس نوجوان سے۔۔۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا اپنی خوش قسمتی پر۔۔۔

وہ حویلی کی کرم جلی بھلا کب اتنی خوش قسمت ہوئی۔۔۔ کہ خدا نے اسے آمن بخش چوہدری جیسا ہمسفر نواز دیا۔۔۔

کیا آپ کو قبول ہے ؟؟۔۔ "مولوی صاحب تین بار پوچھ چکے تھے۔۔۔ " لیکن وہ تینوں بار خاموش رہی۔۔۔۔ جواب دیتی بھی کیسے۔۔۔ وہ تھی کب وہاں ؟؟۔۔۔ وہ تو بس اپنی قسمت پر رشک کرنے میں مشغول تھی۔۔۔۔ اس بات سے بالکل بے خبر۔۔۔ کے اس کی یہ خاموشی آمن بخش کا دل ہلا رہی ہے۔۔۔

زونی؟؟؟۔ "عافیہ نے ڈرتے ڈرتے اس کا بازو پکڑ کر ہلکا سا ہلایا۔۔۔"

ہاں؟؟۔۔"وہ حواسوں میں لوٹی تھی۔۔۔"

"مولوی صاحب تم سے پوچھ رہے ہیں۔۔جواب دو۔۔۔ "

ہاں قبول ہے۔۔۔ بالکل قبول ہے۔۔۔ شروع سے قبول تھا یہ کالا بلا۔۔۔"اس نے آخری جملہ آمن کو دیکھ چھوٹی انکھیں کر۔۔۔ محبت و شرارت سے لبریز لہجے میں کہا۔۔۔ تو سب بے اختیار ہی مسکرا دیے۔۔۔ جب کہ وہ خود رو دی تھی۔۔۔

زونی کے قبول کرتے ہی مانو مقابل کا دل بھر آیا۔۔۔

وہ نظر جھکا گیا تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ جو رخسار پر بہ نکلے۔۔۔ جنہیں اس نے فوراً ہی صاف کیا تھا۔۔۔

شہروز آمن کو الجھ کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ حویلی کا پہلا لڑکا تھا جس نے اپنی ہی کنیز سے نکاح کیا۔۔۔ وہ بھی بڑی شان سے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"تم اپنے ہاسٹل کب جاؤ گے؟؟۔۔" وہ آخر ایک بہن کا بھائی تھا۔۔۔ اسے بھیجنے کے بعد ہی وہ واپس جا سکتا تھا۔۔۔ مگر شہروز کا تو جیسے کوئی ہلنے کا ارادہ ہی نہ ہو۔۔۔ وہ تو صوفے پر مانو گم لگا کر چپک گیا ہو۔۔۔

آمن کتنی ہی دیر سے انتظار کر رہا تھا اس کے اٹھ کر جانے کا۔۔۔ مگر جب دیکھا کہ وہ ہل ہی نہیں رہا۔۔۔ تو آخر کار مجبور ہوا خود کہنے پر۔۔۔۔

اس نے ابھی صرف نکاح کیا تھا۔۔۔ رخصتی دینے کا ارادہ نہیں تھا اس کا ۔۔۔

رخصتی وہ تب دے گا جب اس کی بہن بالکل صحت مند ہو جائے گی۔۔۔

" میں بھلا ہاسٹل کیوں جانے لگا میری بیوی بیمار ہے اور مجھے اس کی خدمت کرنی ہے۔۔۔ یہی تو وقت ہے اس کا دل اپنی طرف مڑنے کا۔۔۔" شہروز کے جملے سن۔۔۔ آمن کا حیرت کے مارے منہ کھلا۔۔۔

اتنی بے شرمی۔۔۔ تھوڑا تو لحاظ کرو۔۔ بڑا بھائی ہوں میں اس کا۔۔"آمن" فوراً ہی برہمی سے بولا۔۔۔

اپنی بیوی کا دل جیتنے کے لیے محنت کرنا۔۔بے شرمی کب سے ہو گیا " سالے صاحب؟۔۔۔"شہروز نے اپنی آنکھیں ٹمٹماتے ہوئے۔۔۔خاصا ناسمجھی سے استفسار کیا۔۔۔

ابھی رخصتی نہیں دی ہے میں نے۔۔۔اس لیے سیدھے ہاسٹل جاؤ " ۔۔۔چلو۔۔۔پڑھائی پر دھیان دو اپنی۔۔۔۔۔۔"آمن نے حاکمانہ انداز میں حکم صادر کیا۔۔۔

ایسے بات کرتے ہیں بھلا اپنے بہنوئی سے؟؟؟۔۔۔یہ تو حد ہو گئی ہے " سالے صاحب۔۔۔ تھوڑی تو عزت کر لو میری۔۔۔ نیا نیا داماد ہوں

تمہارے گھر کا۔۔۔"اس کے جواب پر آمن اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھنے لگا۔۔

اگر اسے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ شہروز نے نکاح کرتے ہی پھیل جانا ہے۔۔تو وہ کبھی اسے اتنی عجلت میں ہسپتال میں نکاح نہ دیتا۔۔۔

اچھا اچھا سالے صاحب۔۔۔میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا بھی نکاح ہوا " ہے۔۔۔اور آپ کو بھی جلدی ہے اپنے گھر جانے کی۔۔۔تو جائیں ناں۔۔۔کون روک رہا ہے آپ کو؟؟؟۔۔۔میں سمجھ سکتا ہوں۔۔۔مرد ہوں آخر۔۔۔"اس نے ایک انکھ ونگ کرتے ہوئے۔۔۔بڑے پلے فل انداز میں اپنی مٹھی کا ہلکا سا مکہ بنا کر۔۔۔امن کے بازو پہ مارا۔۔۔

اس کی باتیں سن۔۔۔آمن کے چہرے سے دھواں نکلنے لگا تھا۔۔۔وہ ٹھیک ٹھاک تپا چکا تھا اسکی۔۔۔

شہروز۔۔۔"اس بار اس کی آواز میں وارننگ نمایاں تھی۔۔۔"

اچھا اچھا جا رہا ہوں سالے صاحب۔۔۔آپ تو مذاق بھی نہیں سمجھتے۔۔۔"آمن نے اس کے ساتھ بہت زیادتیاں کی تھیں اس کے نزدیک۔۔۔اس لیے آج بہانے بہانے سے اسے سالا بلا کر۔۔۔۔اپنے دل کی تمام بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔

عافیہ کے سراپے کو آنکھوں میں بساتے ہوئے۔۔۔اللہ حافظ کہا۔۔۔جانتا جو تھا۔۔۔۔آمن جیسے کانٹے کے ہوتے ہوئے اسے کوئی چانس نہیں ملنے والا عافیہ سے بات کرنے کا۔۔

۔۔۔وہ منہ لٹکا کر وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔۔

زونی اور عافیہ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔۔۔

آمن سیل پر اپنا کام کرنے میں مگن تھا۔۔۔دراصل وہ صرف وقت گزاری کر رہا تھا۔۔۔تاکہ شہروز کی بات لوگوں کو سچ نہ لگے۔۔۔کہ وہ مرے جا رہا ہے اپنی بیگم کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے۔۔۔۔جبکہ حقیقت یہی تھی کہ وہ زونی کو جلد سے جلد اپنے ساتھ واپس لے جانا چاہتا تھا۔۔۔

وہی جانتا ہے کیسے ایک ایک منٹ کاٹ رہا تھا۔۔۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔"کام ختم ہوتے ہی وہ اپنا سیل پاکٹ میں ڈال " کر۔۔۔اپنی جگہ سے کھڑا ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

زونی کے گال لال ہو گئے تھے یہ سنتے ہی۔۔۔چونکہ پورے راستے اکیلے جانا تھا اپنے حسین و جمیل دولہے کے ساتھ۔۔۔

اسے زندگی میں پہلی بار حیا آ رہی تھی امن کو دیکھتے ہوئے۔۔۔اس قدر حیا ۔۔۔کہ اس نے نظر تک نہ اٹھائی۔۔۔ نظر جھکائے اثبات میں سر ہلا کر۔۔۔ اس کے ساتھ چلنے کے لیے کھڑی ہوئی۔۔۔

ہسپتال میں رات میں ایک ہی بندہ رک سکتا تھا۔۔اس لیے امبر عافیہ کے ساتھ رکی۔۔۔

وہ بہت تھکی ہوئی تھی اس لیے گاڑی میں بیٹھتے ہی سو گئی۔۔۔

اس کے سونے کے بعد آمن کو مانو پوری کھلی چھوٹ مل گئی تھی۔۔ کبھی اس کے ہاتھوں سے کھیلتا۔۔۔ تو کبھی اس کے خوبصورت و نرم گالوں کو سہلاتا ۔۔۔ تو کبھی اس کی زلفوں میں اپنی انگلیوں کو الجھاتا۔۔۔

پورا راستہ زونی نے سو کر گزارا اور آمن نے خوش ہو کر۔۔۔

حویلی پہنچنے پر۔۔۔ اس نے زونی کو نہیں اٹھایا۔۔ بلکہ اسے باہوں میں بھر کر۔۔۔ اپنے کمرے میں لے آیا تھا۔۔۔

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ کمرے کا دروازہ لاک کرنے گیا۔۔۔

واپس آکر اپنے کپڑے چینج کیے۔۔۔

وہ سونے کی نیت سے لیٹا۔۔۔ تو زونی نے اسی لمحے اس کی جانب کروٹ لی۔۔۔

اس کے سرخ ہونٹوں کو دیکھتے ہی پرانی ادھوری خواہش جاگ اٹھی۔۔۔

اسے نہیں لگا تھا وہ زندگی میں دوبارہ اس لمحے کو کبھی جی سکے گا۔۔۔ مگر آج وہ لمحہ انکھوں کے سامنے تھا۔۔۔ کہ بس ہاتھ بڑھائے اور اس کا ہو جائے۔۔

وہ حسین نوجوان اس لمحے کو واپس جینے کی خواہش میں اٹھا۔۔۔اور آہستگی سے اس پر جھک گیا۔۔۔

ارادہ صرف ایک بوسے کا تھا۔۔۔

لیکن اس کا ارادہ۔۔۔ارادہ ہی رہ گیا فقط۔۔۔کیونکہ ایک بار اس حسینہ کے قریب جانے کے بعد دل و دماغ نے واپس لوٹنے سے صاف انکار کر دیا۔۔

آمن۔۔۔"اپنے وجود پر کسی کے نرم و گرم لمس کو محسوس کر۔۔۔اسنے" آنکھ کھولی۔۔۔

بھرائی ی آواز میں منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

اس نے نگاہ اٹھائی ی۔۔۔تو وہ بلوری آنکھیں اسے ہی تک رہی تھیں۔۔۔۔

وہ فوراہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔اسے شرمندگی ہونے لگی۔۔۔۔وہ جانتا تھا زونی بہت بدگمان ہے اس سے۔۔۔اور اس کا یہ عمل اسے اور بدگمانی کی جانب نہ لے جائے۔۔۔یہ خوف اس کے دل کو جھنجھوڑنے لگا۔۔۔

شکریہ آمن۔۔۔۔"ابھی آمن اپنی ہی سوچوں میں مگن تھا۔۔۔کہ وہ" تیزی سے اٹھ کر۔۔۔۔اس کے سینے سے آلگی۔۔۔

کیوں؟؟؟۔۔۔"اس لمحے اس کا دماغ کہیں اور تھا۔۔۔اور دل کہیں اور" ۔۔۔وہ عجیب سی ہی کیفیت کا شکار تھا۔۔۔سانسیں پھولی پھولی ہورہی تھیں۔۔۔جسم مکمل گرم پڑ چکا تھا۔۔۔وہ نہیں جانتا ایسی حالت میں مقابل کے شکریہ کہنے پر کیساری ایکٹ کرئی ے۔۔۔

مجھے غلط ثابت کرنے کے لیے۔۔۔" سینے سے ہٹ کر۔۔۔۔اس کی "
گہری بولتی آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔۔ بڑی محبت سے کہا۔۔۔۔

اس کا جواب سن۔۔۔مقابل کا دل خوشی سے بھر آیا تھا۔۔۔

وہ لمحہ آمن بخش چوہدری کے لیے ایسا تھا جیسے کوئی خوبصورت خواب۔۔۔۔

مجھے خوشی ہے تمہیں میری محبت نظر آئی۔۔۔"وہ آہستگی سے سرگوشی "
کرنے لگا۔۔۔۔

پھر بھی شرم آنی چاہیے تمھیں کالے بلے۔۔۔ میرے نیند میں ہونے کا ”
فائدہ اٹھاتے ہوئے۔۔۔" وہ اگلے ہی لمحے۔۔۔۔ چھوٹی انکھیں کر۔۔۔اس
کے سینے پر مکا مار کر۔۔۔ ہلکی سی خفگی بھرے چہرے کے ساتھ بولی۔۔۔

اب تو اٹھ گ ئی یں ناں۔۔۔“اس نے گہری تبسم چہرے پر ”
سجائے۔۔۔ معنی خیز نظروں سے مقابل کے حسین سراپے کو
تکتے۔۔۔۔ سر گوشی کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ تو وہ بلش کر اٹھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

پورے گاؤں میں ڈھونڈنے کے بعد وہ گاڑی شہر جانے والی سڑک پر لے آیا
تھا۔۔۔۔

فہیم بخش کو دیکھتے ہی وہ فوراً گاڑی سے اترا۔۔۔

چاچا۔۔۔چاچا۔۔۔۔" اس نے بھاگتے ہوئے عجلت سے ان کا بازو پکڑ کر" روکا۔۔۔

فہیم جو پہلے ہی بہت غصے میں تھا آمن کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ۔۔۔مزید برہم ہوا۔۔۔

تجھے تو میں جان سے مار دوں گا۔۔۔" فہیم کے سر پر جب چوٹ لگی " تھی۔۔۔اس کے بعد سے وہ ابھی تک ہسپتال میں ہی ایڈمٹ تھا۔۔۔

جس گھر میں اس کی بیٹی کو کنیز بنالیا گیا۔۔۔اس گھر میں وہ خود بھی واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔

آج جب اسے ہسپتال سے چھٹی ملی تو وہ بجائے حویلی آنے کے روڈ پر نکل پڑا ۔۔۔ جس کی وجہ سے پوری حویلی والے پریشان ہو گئے تھے اور اسے ڈھونڈنے نکلے ۔۔۔

اس نے فوراً ہی آمن کا گلا پکڑ لیا تھا ۔۔۔ اسے مار دینے کی نیت سے ۔۔۔

"کیا کر رہے ہو سسر ابا؟؟ ۔۔۔ کیوں اپنی بیٹی کو بھری جوانی میں بیوہ کرنے پر تل گئے ہو؟؟ ۔۔۔" آمن خاصہ خوشگوار موڈ میں تھا ۔۔

کل کی خوبصورت رات اس کی آنکھوں سے جا نہیں رہی تھی ۔۔۔ وہ تو صبح بھی کمرے سے نہ نکلتا اگر فہیم بخش ہسپتال سے لاپتہ نہ ہوتا ۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی فہیم کی پکڑ اس کے گلے پر ڈھیلی پڑی۔۔۔

کیا؟؟۔۔“اس نے خاصہ حیرانگی سے آمن کو دیکھا تھا۔۔۔”

جی۔۔۔ نکاح کر لیا ہے میں نے زونی سے۔۔۔“اس کے الفاظ جیسے فہیم کو” ساکت کر گئے تھے۔۔۔۔اسے یقین نہ آیا۔۔۔

“واقعی؟؟۔۔۔”

جی۔۔۔یقین نہ آئے تو یہ دیکھ لیں۔۔۔“اس نے اپنا نکاح نامہ نکال کر” فوراً ہی انہیں دکھایا۔۔۔

وہ کبھی نہیں چاہئے گا کہ فہیم بخش یہ سمجھے کہ وہ اس کی بیٹی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔۔۔۔

"چلیں گاڑی میں بیٹھیں سب آپ کا حویلی میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

وہ نرمی سے کہتا۔۔۔ان کے لیے گاڑی کا پیسنجر سیٹ کا ڈور کھولنے لگا۔۔۔

مقابل بھی خاموشی سے بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"اب آپ کو پتہ چلا۔۔۔ گاؤں کے لوگوں کو کیسا لگتا ہو گا جب ان کی بیٹیوں کو حویلی کی کنیزیں بنایا جاتا ہو گا۔۔۔"آمن ان کی جانب دیکھ۔۔۔۔ ڈرائیونگ کرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

اس کا ارادہ چوٹ کرنے کا تھا۔۔۔۔

اور مقابل نے محسوس بھی کی تھی۔۔۔وہی جانتا ہے وہ کتنا تڑپا تھا ان دنوں ہسپتال میں۔۔۔یہ سوچ سوچ کر کہ اس کی بیٹی کو ایک لڑکے کی کنیز بنا دیا گیا ہے اور وہ اس کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کرنے پر مجبور ہے۔۔۔اور وہ سب کچھ جانتے بوجھتے بھی اپنی بیٹی کو اس دلدل سے نکال نہیں سکتا۔۔

اس لمحے جو بے بسی اس نے محسوس کی وہ نا قابل بیان تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ آمن کو دیکھتے ہی وہ جان سے مار دینے پر اتر آیا تھا۔۔۔

"آپ کو نہیں لگتا چاچا۔۔۔ان فرسودہ و بے ہودہ رسموں کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اب؟؟۔۔۔"آمن کے کہتے ہی فہیم اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

سورج کی کرنیں اس کے خوبصورت چہرے پر پڑ رہی تھیں۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے سٹیرنگ اور دوسرے ہاتھ سے اپنے ٹھوڑی مسلتے ہوئے۔۔انہی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

تو تم یہ سب بدلنے کی سوچ رہے ہو؟؟۔۔"فہیم حیرانگی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

کیونکہ آج تک کسی حویلی کے مرد نے کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔۔اور سوچتا بھی کیوں بھلا۔۔طاقت،وقار،روپ،دبدبہ،لوگوں پر حکومت۔۔۔کسے پسند نہیں؟؟۔۔آگے جا کر یہ ساری طاقت اسی کی ہونی تھی پھر وہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنے کا کیوں سوچ رہا تھا؟؟۔۔۔

"بدلنے کی نہیں۔۔۔نست و نابود کرنے کی۔۔۔"وہ آنکھوں میں جنون لیے بولا۔۔۔

اس کے لفظوں میں ایک عجیب سہ رعب تھا۔۔۔

"تو آپ میرا ساتھ دیں گے ؟؟۔۔۔"نہایت گھمبیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"تم سب پر قبضہ کرنے کی سوچ رہے ہو ؟؟۔۔"فہیم اس کی آنکھوں کو پڑھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھ اٹھا۔۔۔

"قبضہ ؟؟۔۔۔نہیں۔۔۔۔میں صرف گلا گھوٹنا چاہتا ہوں ہر اس آواز کا۔۔۔جو خدا کے حکم سے آگے بڑھ نکلی ہے۔۔۔۔"

”تم ابا کو ملکے میں لے کر بہت بڑی غلطی کر رہے ہو لڑکے۔۔۔۔“فہیم نے تیزی سے کہا۔۔۔

”نہیں۔۔۔۔انہوں نے غلطی کی مجھے ملکے میں لے کر۔۔۔۔میری محبت کو جسم نوچنے کی حد تک محدود سمجھنے پر۔۔۔“ان کی جانب دیکھ۔۔۔وہ آنکھوں میں خار لیے بولا۔۔۔

جب زونی نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کے پوچھا تھا۔۔کیا سوچ کر مجھے اپنی باندی بنایا؟؟۔۔۔یہ کہ میرا جسم نوچو گے۔۔۔تب صرف اس دیوانے کا دل ہی جانتا ہے۔۔۔کے اس پر کیا بیتی تھی۔۔۔

وہ نہیں بھولنے والا کہ کیسے اس کی محبت نے کنیز بنتے ہی خودکشی کرنے کی کوشش کی۔۔۔کیسے وہ اس سے خوفزدہ رہنے لگی۔۔۔کیسے وہ لڑ رہی تھی اس سے خود کو زندہ بچانے پر۔۔۔

" تمھیں دیکھ کے لگتا نہیں ہے تم فیض بخش اور رانی کے بیٹے ہو۔۔۔یہ شاید اپنے نام کا زیادہ ہی اثر قبول کر لیا ہے تم نے۔۔۔" فہیم بے ساختہ ہی مسکرا کر۔۔۔کہہ اٹھا تھا۔۔۔

" ایسی طاقت و پیسہ کس کام کا جس سے میں اپنی عورت کو عزت نہ دلوا سکوں۔۔۔حفاظت نہ دے سکوں۔۔۔اسے سیکیور ہونے کی فیلنگ فراہم نہ کر سکوں۔۔۔اگر یہ سب امن سے ہو جاتا ہے تو ٹھیک۔۔۔ورنہ یہ آمن امن برباد کرنا بھی جانتا ہے۔۔۔" اس کی آنکھوں میں آگ جلنے لگی

تھی یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔ گویا وہ پوری دنیا کو تباہ و برباد کر دے گا اگر اس کی بیوی کو وہ عزت نہ دلا سکا۔۔۔ جس کی وہ حقدار ہے۔۔۔

اسے اپنی بیوی کو وہ عزت و مقام و مرتبہ ہر
ہر صورت دلانا تھا جس کی وہ حقدار تھی۔۔ لیکن اس فرسودہ نظام میں یہ ممکن نہ تھا۔۔۔اس لیے وہ شہزادہ نظام بدلنے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم کہیں جا رہی ہو ؟۔۔۔"وہ کمرے میں آیا تو مریم کو اپنا سامان پیک کرتا " دیکھ۔۔۔الجھ کر پوچھنے لگا۔۔۔

میں یہاں ابو کے لیے رکی ہوئی تھی۔۔۔وہ اب ڈسچارج ہو گئے ہیں" ہسپتال سے۔۔۔اور گھر بھی آ گئے ہیں۔۔تو اس لیے واپس یونیورسٹی جانے کا سوچ رہی ہوں۔۔۔تاکہ اپنی پڑھائی کنٹینیو کر سکوں۔۔"اس دل نشین حسینہ نے اپنا چشمہ جو ڈھیلا ہو کر ناک پر پھسل آیا تھا۔۔۔وہ واپس آنکھوں پر ٹکا کر۔۔۔مقابل کی جانب دیکھ۔۔۔تحمل سے جواب دیا۔۔۔اور پھر پلٹ کر واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی

شاہمیر بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس کی توجہ اپنی جانب مبذول رکھنا چاہتا تھا۔۔لیکن وہ کر نہیں پا رہا تھا۔۔۔

" میں مدد کرا دوں؟؟۔۔۔"اس نے مدد کی آفر کی۔۔۔وہ بھی خاصا مسکراتے ہوئے۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔"مقابل نے فوراً ہی اس کی آفر کو ٹھکرا دیا تھا۔۔"

میں کرا دیتا ہوں نا۔۔"زبردستی مدد کرنے پر اترا۔۔ "

اس نے مریم کے ہاتھ سے جلد بازی میں قمیض بھی لے لی۔۔۔تاکہ طے لگا کر رکھے۔۔۔

مگر قمیض کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی آگئی تھی اس کے ہاتھ میں۔۔۔۔ جس پر نگاہ پڑتے ہی۔۔۔اس کے گال سرخ ہوئے۔۔۔

ادھر دو واپس۔۔۔"مریم کہ گال بھی شرمگی سے لال پڑئے۔۔۔ساتھ" ساتھ مقابل پہ شدید غصہ بھی آیا۔۔

" می۔۔۔میں نے دانستہ طور پر نہیں کیا۔۔۔مجھے کیا پتا تھا تمہاری چھوٹی شمیز ہے اس میں۔۔۔"شاہمیر مریم سے زیادہ لال ہو رہا تھا اس لمحے۔۔۔اور کیوں کر نہ ہوتا۔۔۔وہ امیجن جو کر رہا تھا کہ مریم کتنی ہاٹ لگتی ہو گی اسے پہن کر۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا۔۔۔جبکہ مریم اپنا بیگ پیک کر کے۔۔۔باہر کی جانب جانے لگی۔۔۔

" ویسے۔۔۔مجھے کبھی یہ شرف عطا ہو گا۔۔۔کے اپنی بیوی کی اصل خوبصورتی دیکھ سکوں؟؟۔۔"ابھی وہ حسینہ ایک دو قدم ہی چلی تھی۔۔۔کہ اس کا ہاتھ انجانی گرفت میں محسوس ہوا۔۔۔

اس نے خاصہ بیزاریت سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔تو مقابل اسے گہری بولتی نظروں سے تکتا ہوا نظر آیا۔۔۔۔

اچانک اس نے مریم کے نازک سراپے کو اپنی جانب کھینچا۔۔۔

وہ بھی کسی بے جان گڑیا کی مانند۔۔۔اس ہینڈسم لڑکے کی جانب کھینچی چلی ائی تھی۔۔۔

وہ قریب آئی۔۔۔تو شاہمیر نے اس کی نازک و پتلی کمر کے گرد اپنے ہاتھ کا حصار باندھ کر۔۔۔اس کی انکھوں میں جھانکتے۔۔۔نہایت رومانی لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

اس کی بات کا مطلب سمجھتے۔۔۔مریم ایک لمحے کے لیے چونکی۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔

مس چشمش۔۔۔میں ہمارے اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا" ہوں۔۔۔"اس نے اپنی چاہت کا کھلے لفظوں میں اظہار کیا۔۔۔

وہ واقعی بہت سیریس ہو چکا تھا اسے لے کر۔۔۔وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ اس کی تھی۔اور وہ بتانا چاہتا تھا دنیا کو۔۔۔کے وہ اس کی ہے۔۔خاص طور پر ان یونی کے بھنوروں کو جو ہر وقت اس پر منڈلاتے نظر آتے ہیں۔۔۔

ہمم۔۔۔دیکھو شاہمیر۔۔۔میں تم پر اعتبار نہیں کرتی۔۔۔۔میری مدد" شہروز صرف اس لیے کرتا ہے کے کیونکے میں اس کی بھابھی ہوں۔۔۔اِن

ڈائی ریکٹ وجہ تم ہو۔۔۔۔اور میں مجبور ہوں ابھی۔۔۔ تم لوگوں کی مدد لینے پر۔۔۔ مگر قرضے کے طور پر لے رہی ہوں۔۔۔ایک دن تمھیں ضرور واپس کر دوں گی۔۔۔اس لیے کوئی ی ضرورت نہیں ہے اس کاغذی رشتے پر دیھان دینے کی۔۔۔"اس نے بہت نارمل انداز میں اپنی بات اس نوجوان کے سامنے رکھی۔۔۔

کیا مطلب ؟۔۔"مقابل ناسمجھی سے۔۔۔"

یہی۔۔۔کے میں ایک بار اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاؤں تو تمھارے" سارے پیسے واپس کر دوں گی۔۔۔۔ساتھ ساتھ تم مجھے ڈیورس بھی دے دینا۔۔۔"ڈیورس کا لفظ وہ ایسے بول رہی تھی۔۔۔ جیسے آج کے موسم کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔

تم جانتی بھی ہو تم کیا بول رہی ہو؟؟۔۔۔"اس کا آخری جملہ شاہمیر کو سر سے پاؤں تک بھڑکا گیا تھا۔۔۔

وہ کمر چھوڑ۔۔۔اس کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑ۔۔۔ سختی سے سرخ چہرے کے ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔۔

وہ کیسے اتنا نارمل ہو کر ڈیورس کی بات کر سکتی تھی۔۔۔شاہ میر کو سمجھ نہ آیا؟؟۔۔۔

اس میں اتنا ایگریسو ہونے والی کیا بات ہے؟؟۔۔میں ڈیورس مانگ رہی ہوں۔۔۔مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ اس رشتے میں۔۔۔اس میں کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے جو تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"مریم جتنا نارمل انداز میں بات کر رہی تھی۔۔۔شاہمیر کا غصہ اتنا ہی ہائی ہوتا جا رہا تھا۔۔۔

ڈونٹ سے۔۔۔ کہ تم سے اپنا محروم شوہر نہیں بھولا یا جا رہا آج تک۔۔" "

اس نوجوان کی آنکھوں میں جو لا مکھی پھٹ اٹھی تھی۔۔۔

یا کوئی نیا پسند آگیا ہے؟؟۔۔۔ تمہارا وہ دوست۔۔۔ کیا نام ہے اس کا "

۔۔۔"وہ جیسے یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے نام کو۔۔۔اپنی شہادت کی انگلی سے پیشانی کی سائیڈ پر کھجاتے ہوئے۔۔۔

شٹ۔اپ شاہمیر۔۔۔اپنے جیسا مت سمجھنا مجھے۔۔۔ کہ نکاح ہوتے" ہوئے بھی اِدھر اُدھر منہ ماروں۔۔اگر مجھے کوئی پسند آتا بھی ہے تو میں پہلے تم سے خلع لوں گی۔۔۔ تمہاری طرح جانوروں والی زندگی نہیں گزاروں گی۔۔۔ کہ جہاں دل چاہا منہ مار لیا۔۔ جس کے ساتھ چاہا رات گزار

لی۔۔۔۔"اگلے ہی لمحے شاہمیر نے مارے طیش کے اس کا منہ دبوچ لیا تھا۔۔

اس کی لمبی انگلیاں مریم کو اپنے گالوں میں دھستی معلوم ہوئیں۔۔۔

" ہمت ہے تو دوبارہ بولو۔۔۔اور میں بتاؤں گا تمہیں پھر۔۔میں کتنا بڑا جانور ہوں۔۔۔" شاہمیر کا چہرہ مکمل ڈارک ہو گیا تھا۔۔۔آنکھیں لہو رنگ۔۔

کیا یہ اس کی شرافت کی انتہا نہیں تھی کہ شادی کو تین سال ہونے کو آرہے تھے۔۔۔مگر اس نے کبھی بھی اس کی مرضی کے بغیر قریب آنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔

اس کے دماغ کی رگیں پھٹنے لگی تھیں یہ سوچ۔۔۔ کہ وہ لڑکی کس قدر بے باک ہے۔۔۔ کہ اس کے نکاح میں ہونے کے باوجود اسی کے منہ پر کھڑے ہو کر کہہ رہی ہے کہ اگر اسے کوئی اور لڑکا پسند آتا ہے تو اس سے خلع لے لے گی۔۔۔ جیسے نکاح کوئی بچوں کا کھیل ہے۔۔۔ جب دل چاہا اگئی۔۔۔ جب دل بھر جائے گا چھوڑ کر چلی جائے گی۔۔۔

شاہمیر مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ شدید جھنجھلا کر" ۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

شاہمیر مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" وہ شدید جھنجھلا کر ۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

تکلیف۔؟؟۔۔۔اس سے زیادہ نہیں ہو رہی ہو گی جتنی تمھارے سخت لفظوں نے مجھے پہنچائی ی ہے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اسے پوری فورس کے ساتھ بیڈ پر پھینکا۔۔۔

مریم دھڑام سے بیڈ پر گرئی ی۔۔۔اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے مارے شاکڈ کے باہر ابل آنے کو تھیں۔۔۔

شاہمیر اسے ایک پل کا موقع دیے بغیر۔۔۔اس کے وجود پر چھا گیا۔۔۔

شاہمیر۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر۔۔۔خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کرتی۔۔۔تیزی سے چیخی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں خوف در آیا تھا۔۔۔

ہر عورت خوبصورتی و پیسے پر مرنے والی نہیں ہوتی۔۔۔اس کے نزدیک شاہمیر ایک عیاش لڑکا تھا۔۔۔ جس کے نکاح میں ہونا صرف اس کی مجبوری تھا۔۔۔

پہلے وہ اس کے ساتھ اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کی خواہش رکھتی تھی۔۔۔ لیکن کل رات شاہمیر کے سیل پر آنے والی کال نے اس کا دل مکمل کھٹا کر دیا۔۔۔

ماضی کی یاد۔۔۔

وہ اپنا سیل بیڈ پر ہی بھول کر باہر چلا گیا تھا۔۔۔ مریم نہا کر نکلی۔۔۔ تو سیل رنگ ہونے کی آواز آئی ی۔۔۔

وہ رنگ ٹون سے پہچان گ ئی تھی۔۔۔ کے شاہمیر کے سیل کی رنگ ہے۔۔۔

اس نے یوں ہی اٹھالیا۔۔۔

چمک رہا تھا۔۔۔ pretty eyes سیل کی اسکرین پر۔۔۔

مریم کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔

مارے تجسس کے اس نے کال ریسیو کر لی۔۔۔

ہیلو ڈارلنگ۔۔۔آئی مس یو سو مچ۔۔۔پتا ہے آج میں گھر میں اکیلی ”
ہوں۔۔۔پچھلی بار کی طرح تم میرا اکیلا پن دور کرنے نہیں آؤ
گے ؟؟۔۔۔“اس لڑکی کی لہکتی اواز نے مانو مریم کے دل میں آگ سی لگا دی
تھی۔۔۔

اس لڑکی کی باتوں کا مفاہمانہ مطلب وہ بخوبی سمجھ سکتی تھی۔۔۔

اسے نفرت ہو رہی تھی شاہمیر سے۔۔۔جو نکاح میں بندھے ہونے کے
باوجود بھی۔۔۔دوسری عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بناتا پھر رہا تھا۔۔۔

حال۔۔۔۔

اس کے نزدیک شاہمیر کو صرف ہوس تھی اس کے جسم کی۔۔حاصل ہو جانے پر بے وقعت سی چیز سمجھ کر اس حویلی میں پھینک جائے گا دوبارا۔۔۔جیسے پہلے پھینک گیا تھا۔۔۔۔

وہ نیک لڑکی تھی اور اپنے لیے ایک نیک ہمسفر کی خواہش لیے ہوئے تھی۔۔۔

بقول تمھارے میں جانور ہوں۔۔۔پھر تم ایک جانور سے امید کیسے لگا سکتی ہو مس چشمش ؟؟۔۔۔"اس کے نازک ہاتھ کچھ زیادہ ہی طاقت لگاتے محسوس ہوئی ے۔۔۔اس لیے انھیں ایک ہاتھ سے پکڑ کر سر سے اوپر لگا کر۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اس کی ٹھوڑی سختی سے پکڑ کر دباتا۔۔۔مقابل کی نم آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔وہ آخری جملہ طنزیہ استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

اس کا لہجہ مانا سرگوشی کرنے والا تھا۔۔۔ مگر اس میں بلا کی سرد مہری تھی۔۔۔۔

مریم پھڑ پھڑا رہی تھی اپنی پوری طاقت کے ساتھ۔۔۔ مگر مقابل نوجوان کا بھاری بھر کم وجود خود سے ہٹانا ممکن نہ تھا اس کے لیے۔۔۔

اس کے لمبے ڈھنڈے پاؤں جب مریم کے نرم و گرم پاؤں سے مس ہوئے۔۔۔ جو بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔۔۔۔ تو شاہمیر کے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑ گئی۔۔۔۔

زیادہ مت ہلو۔۔۔ ورنہ اپنے لیے خود ہی معاملات مزید خراب کرؤ گی۔۔۔" مریم جتنا اس شخص کے وجود سے آزاد ہونے کے لیے

پھڑ پھڑاتی۔۔۔اتنا ہی اس کا پاؤں شاہمیر کے پاؤں سے رگڑ کھاتا۔۔۔اور جتنا وہ رگڑ کھاتا۔۔۔اتنا ہی شاہمیر کے جذبات بے قابو ہوتے۔۔۔۔

وہ غصے سے سرخ ہوتے۔۔۔دھمکی آمیز لہجے میں وارن کرنے لگا۔۔۔

شاہمیر۔۔۔۔تم واقعی جانور ہو۔۔۔۔"وہ دلنشین لڑکی سرخ ہوتے" چہرے کے ساتھ۔۔۔جز بز ہو کر چیخی۔۔۔۔

اس لمحے شاہمیر اسے اس قدر زہر لگ رہا تھا کے بس نہ چل رہا ہو۔۔۔خود پر سے اٹھا کر پھینک دے۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے ہاتھوں پر محسوس کر۔۔۔اسے گھن آنے لگی۔۔۔وہ لمحہ آنکھوں کے آگے گھومنے لگا۔۔۔جب وہ سیڑھیوں پر اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ بیٹھا اس کی بالیوں سے کھیل رہا تھا۔۔۔

ان ہاتھوں سے دوسری عورتوں کو چھوا تھا اس نے۔۔۔نہ صرف نکاح سے پہلے۔۔۔بلکے نکاح کے بعد بھی۔۔۔۔اور پھر ان ہی گندے ہاتھوں سے اسے چھو رہا تھا۔۔۔اسے کراہت کیسے نہ آتی۔۔۔

جانور۔۔"اس نے مارے طیش کے زیرِ لب بڑبڑایا۔۔"

یہ لفظ گالی کی طرح اس کے دل ودماغ کو جا کر لگا۔۔۔ایسی گالی جسے وہ کبھی قبول نہ کرے۔۔۔

کتنی عزت دی اسے۔۔۔ کتنی محبت سے رہا اس کے ساتھ۔۔۔ کبھی طعنہ نہیں دیا پہلے سے شادی شدہ یا بچے کی ماں ہونے کا۔۔۔ اس کے باوجود وہ ناشکری لڑکی اسے جانور کہہ رہی تھی۔۔۔

اب وہ اس بے باک وزبان دراز لڑکی کو واقعی دیکھنا چاہتا تھا کے جانور ہوتا کیا ہے۔۔۔۔

اور اگلے ہی پل اس کے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔اس کے ہاتھوں پر پکڑ مزید مضبوط کر۔۔۔اس پر جھک گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

انکھ کھلی تو مریم کو اپنے برابر میں سوتا ہوا پایا۔۔۔ وہ روتے روتے کب سو گئی تھی۔۔۔ اس لڑکی کو شاید خود بھی خبر نہیں۔۔۔

مریم کے وجود پہ جگہ جگہ اس کے دیے نشانات تھے۔۔۔ جن پر نگاہ پڑتے ہی۔۔۔ وہ شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔

مریم نے اس سے نکاح مجبوری کے تحت کیا تھا۔۔۔ اور یہ بات وہ بخوبی جانتا تھا۔۔۔ پھر کیا سوچ کر اس لڑکی پر خود کو فورس کیا۔۔۔ وہ اپنی لمبی لمبی انگلیاں بالوں میں الجھا کر۔۔۔ انہیں نوچنے والے انداز میں پکڑ کر بیٹھا رہا۔۔۔

اس کے جذبات شروع سے کنٹرول میں رہا کرتے تھے۔۔بہت ٹھنڈے مزاج کا شخص تھا وہ دنیا کی نظر میں۔۔۔مگر مریم واحد تھی جس نے اس کے غصے کو اس قدر للکارا کہ وہ آپے سے باہر ہو گیا۔۔۔

شاہمیر کو پہلی بار احساس ہوا۔۔وہ لڑکی اس کے جذبات کو بے قابو کر سکتی ہے۔۔۔اور یہ بات بہت حیران کن تھی اسکے لیے۔۔۔۔

کل پوری رات وہ دل نشین حسینہ مکمل اس کے اوسان پر قابض رہی۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔اس لڑکی کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔اس لیے تیزی سے تیار ہو کر کمرے سے نکل گیا۔۔۔

مریم کی آنکھ کھلی تو اس کا پورا جسم بری طرح دکھ رہا تھا۔۔۔

کل رات کی یادیں پھر ذہن میں گھومنے لگیں۔۔۔ جنھیں یاد کر۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگ ئی ے۔۔۔

وہ بمشکل ہی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

شاہمیر کمرے میں موجود نہیں تھا یہ دیکھ۔۔۔وہ اپنے وجود کو گھسٹتی۔۔۔ واش روم کی جانب روتے ہوئے بڑھ گ ئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

ہیلو۔۔۔کیسی ہے طبیعت اب؟؟؟۔۔"وہ امبر کے کمرے میں بیٹھی اپنا" ایبسنٹ ورک مکمل کر رہی تھی۔۔۔جب اس کے کانوں کی سماعت سے

دروازے کے کھلنے کی آواز ٹکرائی۔۔۔ نظر دروازے کی جانب گ ئی تو شہروز ایک دلکش سی مسکان چہرے پر سجائے کھڑا نظر آیا۔۔۔

آپ؟؟۔۔۔“ پتا نہیں کیوں۔۔۔ مگر اسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔۔۔”

اس نے اندر آتے ہی دروازہ لاک کیا۔۔۔ تو عافیہ کو لگا۔۔۔ کے اس کی جان نکلی ہو۔۔۔

ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑتے محسوس ہوئے۔۔۔

در۔۔۔ دروازہ کیوں لاک کیا؟؟۔۔۔“ وہ ڈر کر۔۔۔ تیزی سے پوچھ ” اٹھی۔۔۔

تا کے کوئی ی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔" مقابل دیکھ چکا تھا کے وہ ڈر گ ئی ہے۔۔۔ مگر زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔

لاپرواہی سے کہتا۔۔۔ وہ اس کے پاس آ کر۔۔۔ بیڈ پر پھیلی کتابوں کو ہٹاتا۔۔۔ اپنی جگہ بنا کر۔۔۔ اس کے روبرو بیٹھ گیا تھا۔۔۔

لو۔۔لوگ غلط مطلب اخذ کریں گے۔۔۔" عافیہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ۔۔۔۔ بمشکل گویا ہوئی ی۔۔۔

غلط مطلب؟؟۔۔۔کے میں تمھیں کس کر رہا ہوں؟؟۔۔"اس حسین" گڑیا کا ہاتھ جو بیڈ پر شیٹ کو مضبوطی سے بھینچے نظر آرہا تھا۔۔۔ اس پر اپنا بڑا ہاتھ نرمی سے رکھتے۔۔۔ شوخی سے اس کی جانب دیکھ۔۔ ہلکا سا نیچے کا ہونٹ چباتے۔۔۔ مسکرا کر معصومیت کے ساتھ پوچھنے لگا۔۔۔

ہاں؟؟۔۔۔"۔۔۔وہ گھبرائی۔۔۔"

اچانک ہی اپنے گال جلتے معلوم ہوئے۔۔۔

اس کے چھوتے ہی جیسے کرنٹ لگا ہو۔۔۔فوراً ہی اس کے بڑے ہاتھ کے نیچے سے اپنا چھوٹا سہ ہاتھ نکالا۔۔۔

ڈرو مت۔۔۔میں بہت شریف بچہ ہوں۔۔"شہروز نے دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے آنکھیں ٹمٹماتے۔۔۔اس کی جانب دیکھ کہا۔۔تو وہ اس کا چہرہ الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

پہلی بار ملا تھا تواُس سامنے بیٹھے شریف شخص نے اسے الموسٹ اغواہ کرلیا تھا۔۔۔ دوسری بار تو ملے تک نہیں تھے۔۔۔ صرف سیل پر بات کی تھی۔۔۔ تو بھی ایسا چارم تھا

اس شریف شخص کا۔۔۔ کے وہ ہسپتال پہنچ گئ۔۔ تیسری بار ملا تو نکاح ہی کر لیا۔۔۔ چوتھی بار کی ملاقات میں کیا ہونے والا ہے یہ سوچ۔۔۔ وہ خوفزدہ ہو گئی۔۔۔

طبیعت کیسی ہے اب؟؟۔۔۔"اس کی گہری سوچوں سے اسے نکالتا " ۔۔۔ پھر اپنی جانب متوجہ کر گیا تھا۔۔۔

ب۔۔۔ بہتر۔۔" بمشکل ایک لفظی جواب دیا۔۔۔"

ہمم۔۔۔۔ جلدی ٹھیک ہو جاؤ جان۔۔۔" اتنا کہتا وہ قریب آیا۔۔۔اور اس کی پیشانی نرمی سے چوم گیا۔۔۔۔

اس کا گرم لمس۔۔۔۔ مقابل کی روح تک کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔

اس کے لمس میں بلا کی محبت تھی۔۔۔وہ کیسے محسوس نہ کرتی۔۔۔

اس لڑکی کا پورا وجود لرز گیا مقابل کے عمل پر۔۔۔۔جب وہ ہلکا سہ ہٹا۔۔۔تو اسے بڑی بڑی آنکھوں سے خود کو تکتا پایا۔۔۔

ایسے مت دیکھو۔۔۔۔ورنہ میں شریف نہ رہ سکوں زیادہ دیر۔۔۔" اسکی معصوم آنکھیں۔۔ سرخ گال۔۔۔۔لرزتے ہونٹ۔۔۔شہروز کو اپنے دل میں ہلچل مچاتی معلوم ہوئے۔۔۔۔

وہ لڑکی جانتی ہی نہیں۔۔۔ صرف اس کا دیکھنا ہی کافی ہے مقابل کے دل کو پاگل کرنے کے لیے۔۔۔

اسے لگا اگر ایک لمحہ اور اس لڑکی نے یوں دیکھا۔۔۔ تو وہ بے قابو ہو جائے گا۔۔۔ اس کے جذبات بے قابو ہو جائیں گے۔۔۔۔ اس لیے فوراً ہی اسے وارننگ دی۔۔۔ تاکے وہ نظر ہٹائے۔۔۔۔

عافیہ نے خاصہ کنفیوز ہو کر نظر جھکالی۔۔۔۔

ویسے۔۔۔ کیا پڑھ رہی تھی تم؟؟۔۔" اس نے اچانک کتابوں پر نظر" دوڑاتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔

چھٹیوں کا ک۔۔۔ک کام کر رہی تھی۔۔" اٹک کر جواب دیا۔۔۔"

ابھی بھی اس پیاری سی لڑکی کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب تھیں۔۔۔

"اوو۔۔۔کیونکے یہ سب میری وجہ سے ہوا۔۔۔تو مجھے اچھے شوہر کی طرح ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔۔۔"اس کے کہتے ہی عافیہ فورا نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کے وہ مزید وہاں رکے۔۔۔۔اس کی موجودگی عجیب سی بے چینی و بے قراری کا سبب تھی۔۔۔۔

"نہ۔۔نہیں۔۔۔میں خود کرلوں گی۔۔۔"اس نے فورا ہی بغیر اک لمحے سوچے۔۔۔اس کی مدد کی آفر ٹھکرا دی۔۔۔۔

شہروز مسکرا دیا۔۔۔

میں شریف بچہ ہوں کہا ناں میں نے۔۔۔۔میں صرف مدد کرنا چاہتا''
ہوں۔۔۔طبیعت ٹھیک ہوتے ہی میری جان اتنا سارا کام اپنے نازک ہاتھوں
سے اکیلے کرے۔۔یہ مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔۔۔اس لیے مجھے کرنے
دو۔۔بس۔۔۔کچھ باتوں کا خیال رکھنا۔۔'' وہ آخری جملہ کہتے ہی۔۔۔ہلکا سہ
نزدیک آیا۔۔۔

اس کی نزدیکی عافیہ کا دل ہلا گ ئی۔۔۔

گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی ی۔۔۔

اس نے فوراہی اپنے نچلے ہونٹ کو سختی سے چبانا شروع کر دیا۔۔۔

"پہلے تو ہونٹ چبانا بند کرؤ۔۔۔۔یہ میرا حق ہے۔۔اور میں اپنا حق کسی کو چھینتا دیکھ۔۔۔۔ برداشت نہیں کر پاتا۔۔۔۔"اس کے کان کے پاس منہ لاکر آہستگی و بھرائی ی آواز میں سرگوشی کی۔۔۔۔ جیسے سن۔۔۔وہ مکمل سرخ ہوئی ی۔۔۔

اس کے کان بھی لال ہونے لگے۔۔۔چونک کر معصومانہ آنکھوں سے اس خوبصورت لڑکے کو دیکھا۔۔۔

"دوسرا۔۔۔آنکھیں نیچے رکھو گی۔۔۔جب تک رخصتی نہ ہو جائے۔۔۔اور تیسرا۔۔۔اور موسٹ ایمپورٹنٹ۔۔۔ہر تھوڑی دیر بعد مجھ سے پوچھو

گی۔۔کے تمھیں پیاس تو نہیں لگ رہی۔۔۔اوکے۔۔۔"اس کے حکمانہ انداز میں کہتے ہی وہ بیچاری اثبات میں سر ہلا گ ئی۔۔۔۔

ایک تو خود زبردستی رک رہا تھا اوپر سے خواہ مخواہ کے شرائ ط بھی لگا رہا تھا۔۔

تیسرا حکم سن۔۔۔تو اس لڑکی کو محسوس ہوا جیسے اپنی ملازمہ سمجھ رہا ہو اسے۔۔۔

پانی چاہیے تو خود ہاتھ بڑھا کر پی لے۔۔۔برابر میں ہی جگ رہا ہے پانی سے بھرا۔۔۔مگر نہیں۔۔۔اس پر لازم کر رہا ہے

پوچھنا۔۔۔"عجیب"۔۔۔وہ دل ہی دل کڑنے لگی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔دونوں بس کام کرنے میں مگن تھے۔۔۔

عافیہ نے کنکھیوں سے اس کے رجسٹر ڈ میں جھانکا۔۔رائی ٹنگ خاص اچھی نہیں تھی۔۔۔ مگر سمجھ آجائے گی یہ سوچ وہ ہلکا سہ مسکرا دی۔۔۔

کافی دیر گزر چکی تھی۔۔۔عافیہ کو لگا اس سے پانی کا پوچھ لینا چاہیے۔۔۔

پیاس لگ رہی ہے آپ کو؟۔۔۔"اس کی نرم آواز خاموش کمرے میں گونجی۔۔۔

ہاں۔۔۔"اس نے بڑی معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اور" رجسٹر میں کام کرتا رہا۔۔۔

عافیہ نے پانی کا گلاس بھرا۔۔۔اور اس کی جانب بڑھایا۔۔۔۔

"یہ لیں۔۔۔"

اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔جب مقابل بجائے پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے لینے کے۔۔۔اس کے قریب آکر۔۔۔ہونٹ نرمی سے چوم گیا۔۔۔

اور پھر واپس ایسے کام میں مگن ہو گیا۔۔۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔۔۔

عافیہ کے گال مکمل سرخ پڑ گئے تھے۔۔۔دل باولوں کی طرح دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ شرمگی سے ہونٹ چباتی۔۔۔کے مقابل کا پہلا حکم یاد آیا۔۔۔اور گال مزید ٹماٹر کی طرح سرخ ہوئے۔۔۔

اب مجال نہیں تھی کے دوبارا پوچھے کے پیاس لگی ہے۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کالے بلے۔۔۔‘‘اس کی روتی سی آواز پر آمن نے فائی ل سے نظر’’ اٹھا کر۔۔۔سامنے کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ اسی کی جانب آرہی تھی۔۔۔

قریب آئی ی۔۔تو مقابل نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے پاؤں پر

بیٹھایا۔۔۔

تم تو بھول ہی جاتے ہو کے تمھاری ایک عدد خوبصورت سی بیوی بھی" ہے۔۔۔اب تو مجھے تمھارا یہ کام اپنی سوتن لگنے لگا ہے۔۔۔"وہ اس خوبرو نوجوان کے چہرے کو دیکھ۔۔۔بچوں کی طرح منہ بسور کر شکوتا گو لی تو مقابل اپنا دل سنبھالنے لگا۔۔۔

سوری۔۔۔"اس نے آہستگی سے اپنی لمبی سفید انگلیوں سے اس کے بالوں" کو کان کے پیچھے کرتے معذرت کی۔۔۔

زونی سمجھ نہیں پاتی تھی کیوں وہ اتنا کام کرنے لگا ہے اچانک۔۔۔

دو گھنٹے پہلے کال کی۔۔ تو وہ شہر کے آفس میں بیٹھا تھا۔۔۔ دو گھنٹے بعد کال کی۔۔۔ تو وہ ابرہیم بخش کے ساتھ پنچایت میں موجود تھا۔۔۔ جب سے گھر آیا تھا۔۔ بغیر کچھ کھائے پیے اپنی اسٹڈی میں کام میں لگا ہوا تھا۔۔۔ اور یہ اب روز کا معمول تھا اس کے۔۔۔

ایک مہینہ ہو گیا تھا انکے نکاح کو۔۔۔ وہ کمرے میں بند رہ رہ کر اب بور ہونے لگی تھی۔۔۔ آمن اسے کمرے سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا جس کی وجہ سے اسے نہیں علم باہر کی دنیا میں کیا چل رہا ہے۔۔۔ اس کی تو پوری دنیا اب صرف آمن بخش کے گرد گھومتی تھی۔۔۔ اور وہ آمن بخش ہر وقت کام میں اتنا بیزی رہنے لگا تھا۔۔۔ کے اس کے لیے وقت ہی نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔

ہمم۔۔۔ کوئی باہر تو نہیں پٹالی؟؟۔۔"زونی نے آنکھیں چھوٹی" کر۔۔۔ بغور اس کا سفید چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس کا انداز تفتیشی تھا۔۔۔

توبہ کرؤ یار۔۔۔ یہاں تمھارے لیے وقت نہیں نکال پارہا۔۔ دوسری" بیچاری کو کہاں سے دوں گا۔۔۔" مقابل نے بے بسی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔ معصومانہ جواب دیا۔۔۔

بیچاری؟؟۔۔۔"پورے جملے میں اس کی توجہ فقط اس ایک لفظ پر اٹکی۔۔۔"

وہ خاصہ دانت پیستے ہوئے دوبارا بڑبڑائی ی۔۔۔

آمن بخش۔۔۔ میں بتا رہی ہوں۔۔۔۔ مجھ سے بے وفائی ی کرنے کی" سوچنا بھی مت۔۔۔ ورنہ۔۔" اس کی بلوری آنکھیں فوراہی بدلیں۔۔۔

ان میں اچانک سرخی جھلکتی دیکھ۔۔ وہ بے ختیار ہی مسکرادیا تھا۔۔۔

اچھا لگتا تھا اس کا اپنے لیے اتنا پوزیسو ہونا۔۔۔۔

افففف زو۔۔۔ تم تو مجھے ڈرا رہی ہو اب۔۔۔ صحیح کہتے ہیں۔۔۔ خالی دماغ" شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔ بہت وقت ہے تمھارے پاس فالتو باتیں سوچنے کے لیے۔۔۔ اس لیے ضروری ہے تمھارے اس خرافاتی دماغ کو کہیں مصروف کیا جائے۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے ڈیسک کی دراز کھولی۔۔۔

اور اس میں سے ایک فارم نکال کر۔۔۔ زونی کے آگے کر دیا۔۔۔

کی۔۔کیا ہے یہ؟؟۔۔"وہ الجھ کر۔۔۔"

فارم ہے۔۔۔۔تم کل شہر جا رہی ہو پڑھنے۔۔۔۔"وہ ہی جانتا ہے کس" قدر منو پتھر دل پر رکھ کر اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

مانا وقت نہیں گزار پاتا تھا اس کے ساتھ۔۔۔مگر دیکھتا تو رہتا تھا۔۔۔اب یہ شرف بھی بس ایک رات کا مہمان رہ گیا تھا۔۔۔۔وہ کیسے اداس نہ ہوتا۔۔۔مگر یہ تو کرنا ہی تھا۔۔۔۔کیونکے وہ جانتا تھا زونی شروع سے پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔۔اور وہ بھولا نہیں تھا اس کی خواہش کو۔۔۔۔

”آمن۔۔۔یہ۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟۔۔کوئی ی اجازت نہیں دے گا۔۔او۔۔“ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے مقابل تیزی سے اس کے ہونٹوں پر اپنی شہادت کی انگلی رکھ گیا۔۔۔

”ششش۔۔۔۔میں سب سنبھال لوں گا۔۔۔تم بس اپنی پڑھائی ی پر دیھان دینا۔۔۔شہر میں تم فہیم چاچا کے ساتھ رہنے والی ہو۔۔۔۔اوکے۔۔۔“

”کیا؟“اسے جھٹکا لگا۔۔۔

”ہاں۔۔۔“

”وہ ابلیس مان گیا مجھے اپنے ساتھ رکھنے کے لیے؟؟۔۔“خاصہ حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

باپ ہے تمھارا۔۔۔ابلیس تونہ بولو یار۔۔۔۔"وہ مسکرا کر گویا"
ہوا۔۔۔جیسے ترس آیا ہو فہیم پر۔۔جس کی اپنی اولاد اسے ابلیس بلاتی
ہے۔۔۔وہ الگ بات ہے۔۔۔دل کا ہر کونا جانتا تھا وہ اسی قابل ہے۔۔۔

آمن ہم بہت دور ہو جائیں گے۔۔"زونی اس فارم کو دیکھتے ہوئے"
۔۔۔روہانسہ لہجے میں گویا ہوئی۔۔

وہ اپنے کالے بلے سے دور نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

میں شہر آتا جاتا رہوں گا۔۔۔زیادہ یاد آئے تو ویڈیو کال کر لینا۔۔۔بس کچھ "
سالوں کی تو بات ہے۔۔۔"اس نے بہت لاپرواہی سے کہا۔۔۔جیسے یہ کوئی
بڑی بات ہی نہیں۔۔۔

"سامان پیک کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمھیں اپنا۔۔۔چاچا کے ساتھ جا کر وہیں کے بازار سے لے لینا جو چاہیے ہو۔۔۔فلحال باقی باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔۔۔تم ابھی جا کے آرام کرو۔۔۔فجر سے پہلے پہلے نکلنا ہے تمھیں یہاں سے۔۔۔" زیادہ بات نہیں ہو رہی تھی اس نوجوان سے۔۔۔دل بھاری جو ہو رہا تھا۔۔۔

زونی کچھ ثانیوں تک اسے پلک جھپکائے بغیر دیکھتی رہی۔۔۔اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔۔۔

محسوس ہوا وہ صرف اسے ہی نہیں۔۔۔اس کے خوابوں کو بھی عزیز رکھتا ہے۔۔۔ان خوابوں کو جن سے وہ کب کی دستبردار ہو چکی۔۔۔جن کی امید ہی چھوڑ دی تھی اس نے۔۔۔

اسے نہیں خبر وہ کب آمن پر۔۔۔ کٹی پتنگ کی مانند ڈھلتی ہی چلی گئی۔۔۔

ہوش تو تب آیا جب فجر کی اذانیں دونوں کی کانوں کی سماعت سے ٹکرائیں۔۔۔

ایک طرف اگر خوابوں کو پانے کی خوشی تھی۔۔۔ تو دوسری جانب آمن کو چھوڑ کے جانے کا شدید دکھ۔۔۔

وہ غم و خوشی کی ملی جھلی کیفیت سے سرشار تھی۔۔۔ جب آمن نے اس کی پیشانی چوم کر۔۔۔ اسے فہیم و مریم کے ساتھ وداع کیا۔۔۔

فہیم اپنی دونوں بیٹیوں کو لے کر۔۔۔بہت خاموشی سے حویلی کے پیچھے کے راستے سے نکل گیا تھا۔۔۔

زونی کی وجہ سے وہ اتنی خاموشی سے نکل رہے تھے۔۔۔ورنہ مریم فہیم کے ساتھ جانے والی ہے۔۔۔یہ تو سب کو ہی معلوم تھا۔۔۔

شاہمیر اس رات کے بعد واپس نہیں لوٹا تھا عین مریم کی توقع کے مطابق۔۔۔۔وہ بھاگ گیا تھا پھر سے۔۔۔۔وہ ایسا ہی تھا لاابالی سہ۔۔۔ذمہ داریوں سے بھاگنے والا۔۔۔کم از کم مریم نے تو اس کی شخصیت سے یہی اندازہ لگایا۔۔۔

پہلے مریم کے ہونے نہ ہونے سے فہیم کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا مگر اب بات الگ تھی۔۔۔مریم نے اس کی بہت خدمت کی تھی ان دنوں جب وہ ہسپتال

میں تھا۔۔۔وہ دکھاتا نہیں تھا۔۔۔ مگر مریم سے دلی لگاؤ تھا اسے۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا کیوں۔۔شاید کومل کی وجہ سے۔۔۔کچھ بھی کہو۔۔۔ تھی تو کومل اس کی پہلی محبت ہی ناں۔۔۔

شاہ میر جب پچھلی بار اسے دو سال کے لیے چھوڑ گیا تھا حویلی میں۔۔تب فہیم کو کبھی برا نہ لگا۔۔۔ لیکن اس بار جب شاہ میر اسے چھوڑ کر گیا تو فہیم کو شدید زہر لگا۔۔۔

شاہمیر نے آخر اس کی بیٹی کو سمجھ کیا رکھا تھا۔۔جب دل میں آیا اسے سر پر بیٹھا لیا۔۔۔جب دل بھر گیا تو حویلی میں پھینک کر چلا گیا۔۔۔

مریم واپس شہر جانا چاہتی تھی اس لیے فہیم اسے اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔

زونی کیونکہ صرف کمرے میں ہی بند رہا کرتی تھی اس لیے اس کے ہونے نہ ہونے کا کسی کو اتنا خاص علم نہیں تھا۔۔۔ سوائے نوری کے۔۔۔ جو اسے سامان دینے اتی تھی اور اس کا سامان لے کر باہر جایا کرتی تھی۔۔۔

امن نے نوری کو اچھی خاصی قیمت دی تھی چپ رہنے کی۔۔۔

اسے نہیں علم اگر وہ پیسے نہ بھی دیتا تو بھی نوری کچھ نہ کہتی کسی سے کبھی۔۔۔

کھانا معمول کے مطابق اس کے کمرے میں جاتا۔۔۔

اس کے کپڑے معمول کے مطابق باہر دھلنے کے لیے جاتے۔۔۔

ہر چیز ویسے ہی چل رہی تھی جیسے پہلے تھی۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ آمن نے اسے اپنا کوئی سامان لے جانے نہیں دیا تھا۔۔۔

مریم کو لگا تھا کہ وہ شہر جاتے ہی اپنے اپارٹمنٹ چلی جائے گی۔۔۔جہاں پہلے رہا کرتی تھی۔۔۔لیکن اس بار ایسا نہ ہو سکا۔۔۔فہیم نے اسے جانے کی اجازت نہ دی۔۔۔وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو اپنی نظروں کے سامنے ہی رکھنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ ان دونوں بیٹیوں سے وہ مانے یا نہ مانے اس کی عزت و غیرت وابستہ ہے۔۔۔

فہیم نے زندگی بھر کمایا تھا مگر آج اسے محسوس ہوا کہ وہ کمائی کس کام کی۔۔۔جسے اس کے مرنے کے بعد اس کا باب اور بھائی کھائیں گے۔۔۔وہ باپ بھائی جنہوں نے اس کی بیٹی کو کنیز بناتے وقت ایک لمحے کی تاخیر نہ کی۔۔۔ایک لمحے نہ سوچا۔۔اس کی غیرت کا ایک بار خیال نہ کیا۔۔۔

بلکہ الٹا اس سے لڑنے چلے ائے۔۔۔وہ اپنی زندگی بھر کی محنت پر انھیں خوش ہوتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اس لیے اس نے اپنی ساری جمع کنجی اپنی بیٹیوں پر نچھاور کرنے کی ٹھان لی۔۔۔وہ اب انہیں ایک اچھی زندگی دینا چاہتا تھا۔۔۔وہ زندگی۔۔۔جس کے وہ قابل تھیں۔۔۔انہیں اب پڑھانا لکھانا چاہتا تھا۔۔۔خاندان کے بیٹوں سے زیادہ قابل بنانا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ وہ خود اس قابل بن سکیں۔۔۔ کہ کوئی انہیں کمتری کی نگاہ سے نہ دیکھے۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

زونی۔۔۔کوئی چورن وغیرہ ہے تمھارے پاس؟؟۔۔کٹھاسہ؟؟۔۔۔""

مریم کے سوال پر زونی اسے الجھ کر دیکھنے لگی۔۔

کیوں ؟؟؟۔۔ تم تو کہتی ہو وہ گندے ہوتے ہیں۔۔"زونی نے چھوٹی انکھوں" سے بغور اسے گھورتے۔۔۔یاد دہانی کرائی۔۔

کیونکہ وہ مریم ہی تھی جو ہر وقت اسے
بچوں کی طرح چورن کھانے پر ٹوکتی تھی۔۔۔مگر نہ جانے اج کیا ہوا تھا۔۔
صبح سے اس کا دل چاہ رہا تھا کچھ کھٹا کھانے کا۔۔۔

دل متلی سا ہو رہا ہے اس لیے مانگ رہی تھی بس۔۔۔"وہ شرمگی سے کہتی" اس کے برابر میں۔۔۔صوفے پر ٹک گئ۔۔۔

"ہمم۔۔۔میں دوں گی مگر صرف ایک شرط پر کہ تم ائندہ میرے چورن کھانے پر مجھے نہیں ٹوکو گی۔۔"زونی نے فورا شرط عائد کی۔۔۔وہ بھی خاصہ اتراتے ہوئے۔۔۔

"میں تو بولوں گی۔۔۔کون کھاتا ہے ایسی چیزیں؟؟؟۔۔۔اوپر سے تمہارا شوہر بھی پاگل ہے جو اتنی ساری تھیلیاں بھر بھر کے تمہیں چورن پاپڑ اور چپس وغیرہ بھیجتا ہے پتہ ہے کتنی نقصان دہ ہیں یہ چیزیں تمہاری باڈی کے لیے۔۔۔"مریم پھر اسے لیکچر دینے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔میرا آمن پاگل نہیں ہے۔۔۔آپ کا شاہ میر پاگل ہے۔۔۔بلکہ نہیں۔۔۔وہ تو گدھا ہے۔۔گدھا۔۔۔جسے میری بہن کی قدر کرنا نہیں ائی۔۔۔یقین مانیں اب کی بار ملاناں مجھے وہ گدھا۔۔۔تو جوتی اتار کے اس کے منہ پہ مارنا ہے میں نے۔۔۔"حویلی کے شہزادوں سے محبت تو

اسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔۔ مگر شاہ میر سے نفرت اب الگ ہی لیول کی تھی اور کیونکر نہ ہوتی۔۔اس کی بہن راتوں کو اٹھ اٹھ کے روتی تھی اس ہرجائی کے لیے۔۔۔جو اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا پھر ایک بار۔۔۔

یونیورسٹی میں مریم اور شاہمیر کا اکثر سامنا ہوتا تھا۔۔۔ مگر شاہمیر ایسے نظر چرا جاتا۔۔۔ جیسے جانتا تک نہ ہو۔۔۔اور یہی بات مریم کو اور تکلیف دیتی تھی۔۔۔۔

اسے سمجھ ہی نہیں آتی تھی شاہ میر کی۔۔ کس طرح کا انسان ہے وہ؟؟؟۔۔۔پڑھ لکھ کر بھی کچھ لوگ جاہل ہوتے ہیں۔۔۔ مریم کے نزدیک شاہ میر کا شمار انہی لوگوں میں تھا۔۔۔ طلاق مانگو تو مردانگی پر آجائے اور ذمہ داری اٹھانے کے لیے کسی صورت راضی نہیں۔۔۔بلکہ ذمہ داری اٹھانا تو دور جہاں ذمہ داری کا ذکر تک اتا ہے وہاں سے وہ شخص ایسے غائب

ہوتا ہے جیسے گدھے کے سر سے سنگ۔۔۔ایسے مرد کے ساتھ کوئی عورت کیسے گزارا کرے۔۔۔وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود اپنے باپ کے گھر میں رہ رہی تھی۔۔۔سب جانتے تھے شاہ میر پھر چھوڑ کر چلا گیا ہے اسے۔۔۔وہ کس قدر شرمندہ ہوتی تھی لوگوں کی نظروں سے۔۔۔بس وہی جانتی ہے۔۔۔

"اچھا یہ باتیں چھوڑیں۔۔۔عافیہ کی کل رخصتی ہے۔۔۔کچھ تیاری کی ہے اپ نے؟؟؟کون سے کپڑے پہننے والی ہیں؟؟۔۔۔مجھے دکھائیں۔۔"زونی اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات پڑھ چکی تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کو مزید افسردہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے باتوں کا موضوع یک دم بدلا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ لال رنگ کی کلیوں والی فراک میں ملبوس تھی۔۔۔دونوں بہنوں نے ایک جیسی ہی ڈریسنگ کر رکھی تھی۔۔۔بس زونی کی بلیک تھی اور اس کی لال۔۔۔

پوری محفل میں انہی بہنوں کو ستائشی نگاہوں سے دیکھا جا رہا تھا۔۔۔

امبر کے بھائی زکی کی نگاہیں تو مریم پر گلو کی طرح چپک گئی تھیں۔۔۔وہ جہاں جاتی۔۔۔وہ وہیں پہنچ جاتا۔۔۔

مریم کا جی پھر متلی ہونے لگا۔۔۔وہ فوراً ہی واش روم کی جانب دوڑی۔۔۔

وہ ابھی بیسن میں الٹی کر رہی تھی۔۔کہ کسی نے اس کی کھلی ابشار کو پیچھے سے سمیٹ کر۔۔۔کمر سہلائی۔۔۔

مریم نے زونی کو گمان کر۔۔۔زیادہ توجہ نہ دی۔۔۔

تم پریگننٹ ہو؟؟۔۔"اچانک آنے والی آواز پر۔۔اس نے پلٹ کر " مارے شاکڈ کے دیکھا۔۔۔

سمجھ نہیں آیا زیادہ حیرانگی کس چیز کی تھی۔۔۔اس کے سوال کی۔۔۔یا اس شخص کی موجودگی کی۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے مس چشمش۔۔۔کیا تم پریگننٹ ہو؟؟؟۔۔۔ "

میں نے کچھ پوچھا ہے مس چشمش۔۔۔کیا تم پریگننٹ ہو؟؟؟۔۔۔"" شاہمیر کی آنکھیں بہت گہری تھی اس لمحے۔۔۔

مریم کو وہ گہری آنکھیں اپنی روح تک اترتی محسوس ہوئیں۔۔۔پہلی بار محسوس ہوا جیسے شاہ میر کو بھی کسی چیز کی فکر ہو۔۔

اگر ہوں بھی۔۔۔تو تم سے کوئی مطلب نہیں۔۔۔" وہ بھولی نہیں تھی " شاہمیر نے کیسے فورس کیا تھا اسے ہر چیز کے لیے۔۔۔اور پھر کیسے چھوڑ کر چلا گیا اسے دوبارہ۔۔۔

اس نے فوراً ہی اپنا منہ دھویا۔۔۔اپنے کلچ سے رومال نکال کر چہرہ صاف کیا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔شاہمیر خاموشی سے اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔لگتا ہے محترمہ کو بتانے کی سخت ضرورت ہے کہ بیوی ہو " میری آج بھی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے کہتا نمبر ڈائل کر گیا تھا۔۔

شاہ میر کا خون جل گیا تھا مریم کا رویہ دیکھ۔۔۔۔

پریگننسی کی خبر کوئی چھوٹی خبر نہیں ہے لیکن وہ لڑکی اس سے اتنی لا تعلقی ظاہر کر رہی تھی۔۔ کہ اسے اپنے ہونے والے بچے کے متعلق بتانا بھی ضروری نہ سمجھا۔۔۔

فوراً ہی کال ریسیو ہوئی۔۔۔

"امی۔۔۔ کیا مریم پریگننٹ ہے؟؟۔۔۔"

دوسری جانب شمیم بیگم خاصہ حیران ہوئیں۔۔۔ چونکہ انہیں اس متعلق کچھ بھی علم نہیں تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ بیٹا۔۔۔میری مریم سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے کافی دنوں سے۔۔۔"شمیم بیگم نرمی سے گویا ہوئیں۔۔۔ساتھ ساتھ وہ خوش بھی تھیں۔۔۔

"امی شاید آپ بھول رہی ہیں۔۔۔میں آپ کا اکلوتا بیٹا ہوں اور وہ میری بیوی ہے۔۔۔آپ کیسے اس کے معاملے میں اتنی لاپرواہ ہو سکتی ہیں؟؟؟۔۔۔میں اسے آپ کی ذمہ داری پہ چھوڑ کر آیا تھا۔۔۔میں نے آپ سے کہا بھی تھا جاتے وقت کے مریم کا خیال رکھیے گا۔۔۔"وہ جیسے برہم ہوا۔۔

"بیٹا میں اس کا خیال رکھ رہی تھی لیکن وہ اپنے باپ کے ساتھ شہر جانا چاہتی تھی اس لیے میں نے جانے دیا۔۔۔شہر جانے کے بعد اس نے مجھے کبھی کال

ہی نہیں کی۔۔۔ میں کیا کر سکتی ہوں اس حوالے سے۔۔۔" شمیم بیگم نے خود کو بے بس ظاہر کیا۔۔۔

" امی میری بیوی پریگننٹ ہے۔۔۔ اور میں چاہتا ہوں اس کا خیال رکھے میری ماں۔۔۔ اتنی امید تو رکھ سکتا ہوں نا میں اپنی ماں سے۔۔۔ کہ وہ میرے پیچھے میری بیوی کا خیال رکھ لے۔۔۔" شاہ میر کا لہجہ بہت سخت تھا۔۔ اس قدر سخت۔۔ کہ شمیم بیگم کا دل دکھا۔۔۔

" بیٹا میں نے مریم کے ساتھ کبھی کوئی برا رویہ نہیں رکھا جیسے اور ساسیں رکھتی ہیں۔۔۔ تم ایسے کیوں بات کر رہے ہو مجھ سے؟؟۔۔۔" ان کے جملے سن۔۔۔ شاہمیر کو محسوس ہوا کہ وہ مریم کا غصہ ان پر اتار رہا ہے۔۔۔

اس نے فوراہی آنکھیں میچیں اور الٹے ہاتھ سے پیشانی مسلی۔۔۔

"امی اسے اپنے ساتھ لے کر جائیں یہاں سے۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ اپنا ٹھیک طرح خیال رکھ رہی ہے۔۔۔"

"میں کل ہی آرہی ہوں شہر۔۔۔اسے اپنے ساتھ ہی لے جاؤں گی واپس جب تک بچہ پیدا نہیں ہو جاتا وہ میرے ساتھ ہی رہے گی۔۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔۔ تمہاری ماں ہے تمہارے پیچھے تمہاری بیوی بچے کا خیال رکھنے کے لیے تم بس دل لگا کے پڑھائی کرو۔۔۔۔ میں تمہیں بہت بڑا وکیل بنتے دیکھنا چاہتی ہوں بیٹا۔۔۔"انہوں نے بڑی محبت سے اسے اپنے اعتماد میں لیا تھا۔۔۔

تب جا کے شاہمیر کا دل تھوڑا سکون میں آیا۔۔۔

آمن مسلسل کام میں لگا ہوا تھا۔۔۔مانا برات میں صرف تین لوگ ہی آئے تھے۔۔۔ شہروز اس کی والدہ اور اس کا بھائی لیکن اس کے باوجود آمن نے اپنی گلی کے تمام لوگوں کو اپنی بہن کی برات میں مدعو کیا تھا۔۔۔

زونی اسٹیج کے پاس کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے آج پہلی بار سفید کرتا پہنا تھا زونی کی فرمائش پر۔۔۔اور وہ سفید کرتا اس کی گوری رنگت پر کیسا جچ رہا تھا یہ بات کوئی زونی کے دل سے پوچھے۔۔۔

اس کی قدو قامت کے سبب وہ پوری محفل میں الگ ہی نمایا تھا۔۔۔

ہر کوئی یہی کہتا سنائی دے رہا تھا کہ دولہن کا بھائی کتنا خوبصورت ہے۔۔۔۔

آمن کو زونی اور عافیہ دونوں کی سیفٹی بہت پیاری تھی۔۔۔اس لیے اس نے بہت سارے گارڈز دروازے پر ہی کھڑے کر دیے تھے۔۔اور وہ محفل بھی جلد سے جلد ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

برات کے آتے ہی اس نے کھانا کھلوا دیا تھا۔۔۔

"زو۔۔یہاں کیوں کھڑی ہو؟۔۔۔کھانا کھاؤ چلو۔۔"
اتنی ذمہ داریوں کے باوجود بھی وہ اپنی بیوی کو کھانا کھلانے خود آیا تھا۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہی کھاؤں گی بعد میں "اس نے فوراً ہی کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔تو پھر ابھی تھوڑا سا اسرا کر لو۔۔۔" یہ کہتا ہوا وہ سامنے ٹیبل سے "
تھوڑی سی بریانی پلیٹ میں بھر کر لے آیا تھا۔۔۔

کپڑے چینج مت کرنا۔۔۔میں گھر جا کے آرام سے دیکھوں گا۔۔۔"اس "
کے کان میں آہستگی سے سرگوشی کرتا۔۔۔اسے کھانے کے لیے بیٹھا کر
۔۔۔آگے بڑھ گیا۔۔جبکہ زونی اس کے ذومعنی جملے سن۔۔۔ مکمل سرخ پڑ
چکی تھی۔۔۔

شہروز اور عافیہ کے لیے کھانا اسٹیج پر ہی لگا دیا گیا تھا۔۔۔مریم عافیہ کو کھانا
کھلا رہی تھی۔۔۔جبکہ شاہ میر شہروز کو۔۔۔

مریم آپ بھی کھا لو نا ہمارے ساتھ ہی۔۔"عافیہ دیکھ چکی تھی مریم نے تو "
اپنی پلیٹ میں کچھ نکالا ہی نہیں ہے۔۔۔

عافیہ کے کہتے ہی شاہمیر کا مزید خون جلا۔۔۔وہ لڑکی کچھ نہیں کھا رہی تھی جبکہ وہ پریگننٹ تھی۔۔۔

ایسے بھوکا رہ کر خیال رکھنے والی تھی وہ اپنے اور اپنے بچے کا؟؟۔۔یہ سوچ ۔۔۔شاہ میر فوراً ہی اس کی پلیٹ کھانوں سے بھرنے لگا۔۔۔

میرا دل نہیں چاہ رہا ابھی۔۔۔مت نکالو ورنہ ضائع ہو گا۔۔"مریم نے " فوراً ہی اس کا سیدھا ہاتھ پکڑا۔۔۔روکنے کی نیت سے۔۔۔

شاہ میر نے احتجاجی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔تو وہ فوراً ہی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔۔

کھانا کھانا تو دور کی بات اس کا جی تو صرف خوشبو سے ہی متلی ہونے لگا تھا۔۔۔ایسے میں وہ کھانا کیسے کھا لیتی۔۔۔

کیا ہوا بھابھی خیریت ؟؟۔۔"شہروز مریم کی جانب دیکھ۔۔۔فکر مند " لہجے میں پوچھنے لگا۔۔۔

وہ۔۔۔"ابھی مریم کہتی اس سے پہلے ہی شاہمیر تیزی سے گویا ہوا۔۔۔"""

"ہاں۔۔سب خیریت ہے۔۔۔بس تم چاچا بننے والے ہو۔۔۔

واقعی۔۔۔"شہروز تو بہت خوش ہوا تھا یہ خبر سن۔۔مگر مریم۔۔۔وہ" شاہمیر کو الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔ابھی تو اس نے کوئی ٹیسٹ بھی نہیں کرایا تھا۔۔پھر شاہمیر اتنے مطمئن اور 100 فیصدی لہجے میں کیسے بتا سکتا تھا سب کو۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو بھائی۔۔"شہروز گلے ملنے لگا خوشی کے مارے۔۔۔ "
مگر شاہمیر کی آنکھوں میں وہ خوشی نہیں تھی۔۔۔وہ صرف مریم کو دیکھ رہا
تھا۔۔۔جو نظر چرا گئی تھی۔۔۔

فوٹو گرافر کسی طرح آمن کو پکڑ کر زونی کے قریب کھڑا کرنے میں کامیاب
ہو ہی گیا تھا۔۔۔

زونی کالے رنگ کی فراک میں قیامت ڈھاتی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔اس
کے ماتھے پر چمکنے والی لال بندیا۔۔۔اس کے حسن کو مزید دوبالا کرتی معلوم
ہوئی۔۔۔

فوٹو گرافر نے جب دونوں کو ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھنے کا کہا۔۔۔
تو وہ حسین نوجوان ان بلوری انکھوں کو بڑی حسرت اور محبت سے تکنے لگا۔۔۔

ان میں حسرت تھی
ہاں آج بھی ان میں حسرت تھی۔۔۔
جیسے مل کے بھی نہ ملی ہو اسے۔۔۔
ایسی دیوانگی۔۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔ایسے مت دیکھو۔۔۔میں۔۔۔میں نروس ہو رہی ہوں۔۔""
آمن کو محسوس ہی نہیں ہوا کہ اس کی آنکھیں کس قدر محبت برسانے لگی تھیں۔۔۔کہ زونی کو اپنا آپ جلتا معلوم ہوا۔۔۔

آمن فقط مسکرا دیا تھا جواب میں۔۔۔وہ مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"ساتھ چلو میرے۔۔۔" وداعی کے وقت جب شہروز اور عافیہ بانوں کے ساتھ جانے لگے تو شاہمیر نے مریم کا فوراً ہی ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔اور اپنے ساتھ چلنے کا حاکم صادر کیا۔۔

"نہیں۔۔۔میں اپنے والد کے ساتھ آئی ہوں اور انہی کے ساتھ واپس جاؤں گی۔۔۔" وہ تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے جھٹکے سے چھڑاتی۔۔۔اس کی آنکھوں میں دیکھ۔۔۔دانت پیستے ہوئے۔۔۔مگر آہستگی سے گویا ہوئی۔۔تاکہ کوئی سن نہ لے۔۔۔

"میں تم سے پوچھ نہیں رہا۔۔۔میں تمہیں بتارہاہوں کہ تم میرے ساتھ ہی چل رہی ہو۔۔۔"اس نوجوان کے سرد مہری سے کہتے ہی۔۔۔مریم کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔

"شاہمیر بخش چوہدری میں کہیں نہیں جارہی تمہارے ساتھ۔۔۔میں کوئی کھلونا نہیں ہوں تمہارے باپ کا خریدا ہوا جس سے جب مرضی آئے گا تمہارا کھیلو گے۔۔۔اور جب دل بھر جائے گا پھینک کر چلے جاؤ گے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔اس کی آنکھوں میں کدورت سے جھانکتے۔۔۔ایک ایک لفظ جتا جتا کر گویا ہوئی۔۔۔

وہ نہیں جانے والی تھی اس کے ساتھ۔۔ہرگز نہیں۔۔۔

دل کے کسی کونے میں وہ جانتا تھا کہ مریم کا غصہ اپنی جگہ بالکل بجا ہے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ اسے چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔اس کی نظر میں۔۔۔ وہ پریگننٹ ہونے کے باوجود اپنا خیال بالکل نہیں رکھ رہی تھی۔۔اس لیے ضروری تھا کہ کوئی اس کا خیال رکھے۔۔۔

فہیم سے اسے کوئی امید نہیں تھی اور رہی زونی۔۔۔ وہ تو خود بچی تھی۔۔۔ وہ کیسے اس کا خیال رکھ سکتی تھی۔۔۔

خود چل رہی ہو؟؟۔۔۔ یا اٹھا کر لے جاؤں؟؟۔۔"مریم کے سخت " جملوں کو مکمل نظر انداز کر۔۔۔ وہ ہلکی سی گردن ٹیڑھی کر۔۔۔ دھمکی آمیز لہجے میں استفسار کرنے لگا۔۔۔

وہ جانتا تھا مریم اس کے جذبات کو باسانی بے قابو کر دیتی ہے۔۔۔اس لیے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ اسے اپنے ساتھ لیے بغیر تو جانے والا وہ بھی نہیں تھا۔۔۔

مریم اس کا دھمکی آمیز جملہ سن۔۔۔فوراً ہی ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔

اس کا ارادہ تیزی سے فہیم کے پاس پہنچنے کا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی صرف اس کا باپ ہی ہے۔۔۔جو شاہ میر کو اسے لے جانے سے روک سکتا ہے۔۔۔

لیکن ابھی وہ پیچھے مڑ کر دو قدم ہی چلی تھی۔۔۔کہ اس کا ہاتھ اس نوجوان نے تیزی سے اپنی مضبوط گرفت میں لیا۔۔۔

اس دل نشین نے خوف کے مارے پلٹ کر دیکھا ہی تھا۔۔۔ کہ شاہمیر اسے عجلت سے باہوں میں بھر گیا۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں تھیں۔۔۔ چونکہ ارد گرد لوگ تھے۔۔۔ جن کی اس لڑکے کو ذرا پرواہ نہ تھی۔۔۔

مریم۔۔۔" زونی نے جیسے ہی یہ منظر دیکھا۔۔۔ فوراً ہی اپنی بہن کو بچانے کے لیے تیزی سے اگے بڑھی۔۔۔ مگر اگلے ہی پل اس کا ہاتھ گرفت میں تھا۔۔۔

" جانے دو انھیں۔۔۔ میاں بیوی بھی ہیں وہ۔۔۔" وہ حسین نوجوان اس کے وجود کو خود سے لگاتا۔۔۔ نرمی سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

زونی کی بلوری خوبصورت آنکھوں میں فوراََ ہی غصہ در آیا۔۔۔وہ شخص کسی صورت اس کی بہن کے قابل نہیں تھا۔۔۔

میاں بیوی؟۔۔۔وہ کسی کھلونے کی طرح استعمال کرتا ہے میری بہن " کو۔۔۔جب دل میں آتا ہے اٹھا لے جاتا ہے جب دل بھر جاتا ہے پھینک جاتا ہے۔۔۔کیا تم نہیں جانتے؟؟۔۔۔"زونی بپھر کر بولی۔۔۔

زوا سے لے جانے دو۔۔۔۔میں اس وقت تعلقات نہیں بگاڑ سکتا اپنے اس" سے۔۔"اس کے جملے نے زونی کو شدید حیران کیا۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟۔۔۔"اسے شاید خود بھی علم نہیں تھا کے" کس قدر احتجاج و اعتراض در آیا تھا اس کی آواز میں۔۔۔

زونیشہ بخش ہماری زندگی مشکلات سے بھری ہوئی ہے۔۔۔مانا میں " تمھیں نہیں بتارہا مگر اتنا اندازہ تو تمھیں بھی ہو چکا ہو گا کے ہم عام میاں بیوی کی طرح نہیں رہ پا رہے ابھی تک۔۔۔ایسے میں شاہمیر سے لڑنے کا مطلب سمجھتی ہو؟؟۔۔۔" وہ معاملے کی نزاکت کو سمجھانے کی سعی کر رہا تھا۔۔۔

شاہمیر سے لڑنا اسے کسی صورت فائدہ نہیں دینے والا تھا۔۔۔

شاہمیر چاہتا تو طوفان لے آتا اس کی زندگی میں۔۔۔کیونکے نہ صرف وہ عافیہ کو زندہ دیکھ چکا تھا۔۔۔بلکے زونی کے شہر میں چھپ کر پڑھنے۔۔۔اور ان کے نکاح سے بھی آشنا تھا۔۔۔مگر اس لڑکے نے ایک لفظ نہ کہا۔۔گویا آنکھیں میچ گیا ہو۔۔۔۔اب اس کی باری تھی آنکھیں میچ لینے کی۔۔۔

وہ سمجھ سکتا ہے کے زونی اپنی بہن کی محبت میں اسے بچانے چلی ہے۔۔۔ مگر کم از کم مریم کے پاس شاہمیر کا نام تو ہے۔۔۔ کل کو شاہمیر کو کچھ ہوتا ہے تو سب کچھ اسی کو مل جائے گا۔۔۔اور کسی کی مجال نہیں کے اسے گندی نگاہ سے دیکھے۔۔۔ مگر اس کی بیوی کا کیا؟؟؟۔۔۔۔اس کے پاس نام
نہیں۔۔۔۔لوگ اسے کنیز سمجھتے ہیں۔۔۔۔ حال تو یہ ہے کے اس کی موجودگی میں بھی اس کی بیوی کی عزت محفوظ نہیں ہے۔۔یہی سبب تھا کے پڑھنے کے بہانے اسے حویلی سے دور بھیج دیا۔۔۔ سارے بھیڑیوں کی پہنچ سے دور۔۔۔۔ کیونکے وہ نہیں چاہتا تھا کے کسی دن گھر سے باہر جائے اور واپسی پر اپنی بیوی کو عافیہ جیسی حالت میں پائے۔۔۔

وہ نوجوان کسی سے کہتا نہیں تھا۔۔۔ مگر وہ اندر ہی اندر بہت ڈرا ہوا تھا۔۔اس لیے وہ روز خدا سے زونیشہ بخش کی حفاظت کی دعا کرتا۔۔۔اور اس قدر کرتا کے اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ جاتا۔۔۔

موت برحق ہے۔۔۔کسے کب آجائے۔۔۔کچھ خبر نہیں۔۔۔وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کے اس کے جانے کے بعد وہ بھیڑیے اس کی بیوی کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔۔۔اس لیے خدا سے رو رو کر اتنی عمر مانگتا تھا کے اسے ایک عزت بھری زندگی دے جائے۔۔۔کے کوئی ی اسے گندی نگاہ سے نہ دیکھ سکے اس کے جانے کے بعد بھی۔۔۔

نہیں۔۔۔میں صرف اتنا سمجھتی ہوں۔۔کے میں اپنی بہن کو دوبارا تکلیف" نہیں پہنچانے دوں گی اس شاہمیر بخش چوہدری کو۔۔۔"زونی کی آنکھوں میں جو لا مکھی پھوٹ پڑئی ی تھی۔۔۔۔

اس نے دیکھا تھا کیسے اس کی بہن روزانہ راتوں میں اٹھ اٹھ کر روتی ہے۔۔۔

کیسے وہ شرمندہ ہوتی ہے جب کوئی ی اس کے شوہر کے متعلق پوچھتا ہے۔۔۔

کیسے وہ شادی شدہ عورت ہونے کے باوجود بیوہ جیسی بے رنگ زندگی گزارتی ہے۔۔۔

کیسے وہ اپنی ساری تکالیف اپنی مسکراہٹ میں چھپا کر رکھتی ہے۔۔۔۔

وہ زونی تھی۔۔۔۔ شیرنی۔۔۔ وہ اپنی پر آجائے۔۔۔ تو کسی کی نہیں سنتی۔۔۔۔

ابھی شاہمیر نے مریم کو گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھا کر ڈور کلوز کیا ہی تھا۔۔۔ کے اس کے کندھے پر پیچھے سے کسی نے نرمی سے

تھپھپایا۔۔۔ جیسے ہی اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ایک زوردار مکا اس کے ڈائی ریکٹ منہ پر رسید ہوا۔۔

اففف۔۔۔" فہیم اپنی شیرنی کو شاہمیر پر حملہ کرتے دیکھ۔۔۔ایک لمحے " کے لیے زور سے آنکھیں میچ گیا۔۔۔۔ساتھ ساتھ اپنے منہ پر ہاتھ بھی رکھا۔۔۔۔وہ یہ منظر نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر نہ چاہتے ہوئے بھی شاہمیر کی دھلائی ی ہوتے دیکھ۔۔۔۔روک نہیں سکا خود کو۔۔۔اپنی شہادت و درمیانی انگلیوں کو تھوڑا سہ کھول کر۔۔۔دوسرے مکے کی امید میں دیکھنے لگا۔۔۔۔

وہ مکا شاہمیر کی ناک پر لگا تھا۔۔۔ جس کے سبب اسے دن میں تارے نظر آگ ئی ے تھے۔۔۔۔

ابھی زونی دوسرا حملہ پہلے سے زیادہ طاقت لگا کر۔۔۔ کرنے کے در پے کھڑی تھی۔۔۔ کے آمن نے پیچھے سے آ کر۔۔۔ پہلے اس کا ہاتھ روکا۔۔۔ وہ مڑی۔۔۔ تو اس شیطان کی نانی کو احتجاج کرنے کا موقع دیے بغیر وہ جھک کر۔۔۔ بوری کی طرح کندھے پر لات چکا تھا۔۔۔

سوری یار۔۔۔" آمن نے فوری زونی کی جانب سے معذرت کی۔۔۔"

شاہمیر کی ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔

کالے بلے نیچے اتارئو مجھے۔۔۔ میں اس گدھے کو آج چھوڑو گی "نہیں۔۔۔" وہ آفت کی پڑیا آمن کی کمر پر مکے برساتے ہوئے۔۔ خود کو چھوڑ دینے پر زور دے رہی تھی۔۔۔

شاہمیر کچھ کہتا۔۔۔اس سے قبل ہی اسے دوسری جانب سے ڈور کھلنے کی آواز آئی ی۔۔۔

مریم۔۔مریم۔۔۔" وہ لڑکی فوراہی فرار ہوئی ی۔۔۔شاہمیر بھی تیزی" سے پیچھے بھاگا۔۔۔

ابھی وہ اسے پکڑ پاتا۔۔۔کے وہ رکشے میں بیٹھ کر۔۔۔وہاں سے چلی گ ئی۔۔۔

شٹ۔۔۔" وہ ایک ہاتھ اپنی کمر پر ٹکاتا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی پیشانی" مسلتے۔۔۔بے بسی سے چیخا۔۔۔

وہ غصے میں تھا مگر غصے سے کہیں زیادہ دکھ تھا۔۔۔افسردگی تھی۔۔۔رنج تھا۔۔۔زندگی میں پہلی بار کسی کے پیچھے اس قدر پاگل ہو کے بھاگ رہا تھا وہ ۔۔۔مگر غم یہ تھا کہ وہ ہاتھ نہیں آرہی تھی۔۔۔

اسے یقین نہ آیا مریم اس قدر نفرت کرنے لگی ہے اس سے۔۔۔کہ ٹھیک طرح اس کی بات تک سننے کے لیے تیار نہیں۔۔۔اسے اپنی پریگننسی کے متعلق بتانے تک کے لیے تیار نہیں۔۔۔

اور ایک شوہر کے لیے رسوائی کا اس سے بدتر کیا مقام ہو گا کہ اس کی اپنی بیوی اسے اپنے ہونے والے بچے کے متعلق نہ بتانا چاہے۔۔۔

جس رکشے میں مریم بیٹھ کر گئی تھی۔۔۔وہ اسے تکتا رہا حتی کہ اس کی انکھیں جھلملا گئیں اور اسے وہ رکشہ دھندلا نظر آنے لگا۔۔۔

ریلیکس شاہمیر۔۔۔۔بس نو مہینے کا انتظار اور۔۔۔پھر وہ تیری۔۔۔۔" "
اپنے دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو رگڑتے۔۔۔وہ خود ہی کو حوصلہ دینے لگا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مریم آج یونی نہیں گئی تھی۔۔۔ڈر جو تھا شاہمیر کا۔۔۔

پیٹ درد کا بہانہ بنا کر۔۔۔وہ بستر پر ہی لیٹی رہی۔۔۔

ابھی وہ اپنا سیل کمبل کے اندر چلا ہی رہی تھی۔۔۔کہ اسے اپنی ملازمہ کی آواز آئی۔۔۔

میم۔۔۔آپ کی ساس آئی ہیں۔۔ "بس اتنا سننا تھا کے وہ سیل پٹخ" کر۔۔۔ کمبل سے منہ نکال کر۔۔۔ سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔۔

شمیم بیگم کمرے کے اندر مسکراتی ہوئی داخل ہوئی تھیں۔۔۔

انہیں دیکھ جیسے مریم کی سانس اٹکی ہو۔۔۔

کمرے میں ہر چیز دو تھی۔۔ تو یقیناً انہیں شک تو ہونا ہی تھا کہ یہاں مریم کے ساتھ کوئی اور لڑکی بھی رہ رہی ہے۔۔۔ یہ خیال آتے ہی اسے زونی کی فکر لاحق ہوئی۔۔۔ وہ تو اچھا تھا کہ وہ یونی گئی ہوئی تھی اس وقت اور انے میں ابھی پورا ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔

امی آپ یہاں ؟؟۔۔۔"مریم نے بمشکل ہی اپنے چہرے پر خوشی کے "تاثرات ظاہر کیے۔۔۔۔

مجھے تو آنا ہی تھا۔۔اتنی بڑی خوشی کی خبر سن کر۔۔میں گھر کیسے بیٹھ سکتی تھی۔۔''ان کے جملے ایٹم بم کی طرح اس کے سر پر گرے۔۔۔

تو کیا شاہمیر نے بغیر کسی تصدیق کے اپنی ماں تک یہ خبر پہنچادی۔۔۔صرف اسے ایک الٹی کرتا دیکھ۔۔۔۔

اسے شاہمیر کے اس قدر پیٹ ہلکا ہونے کی امید نہ تھی۔۔۔

شمیم بیگم اسے اپنے ساتھ لے جانے ائی ہیں یہ سن وہ مزید پریشان ہوئی۔۔۔

امی میں پریگننٹ نہیں ہوں۔۔۔بس کل کچھ کھالیا تھا۔۔۔جس کی وجہ سے پیٹ اپسیٹ ہو گیا تھا۔۔اس کی وجہ سے الٹی ہوئی اور شاہ میر کو لگا میں پریگننٹ ہوں۔۔۔" وہ ابھی پڑھنا چاہتی تھی۔۔۔شاہمیر کی اولاد پیدا کر کے حویلی میں قید ہو جانا نہیں۔۔۔

وہ زمانے بھر میں رنگ رلیاں مناتا رہے گا اور وہ اس کے بچے پالے گی بیٹھ کر حویلی میں کسی ملازمہ کی طرح۔۔۔۔اگر شاہ میر بخش چوہدری یہ سوچ رہا ہے۔۔۔تو یقینا یہ سوائے اس کے خواب کے اور کچھ نہیں۔۔

وہ بچے ضرور پالے گی مگر انڈیپینڈنٹ ہو کر۔۔۔خود مختار ہو کر۔۔۔اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر۔۔۔اس مقام پر پہنچ کر جہاں پہنچتے ہوئے اس کی ماں

اس کا مرحوم شوہر اسے دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔ جو اس کی خود کی خواہش بھی ہے۔۔۔

وہ زندگی کسی کے سہارے کے انتظار میں نہیں گزارنا چاہتی تھی اب۔۔۔
شاہ میر جیسے ہرجائی کے تو خاص طور پر نہیں۔۔۔

اگر وہ پریگننٹ بھی ہے۔۔۔ تو وہ بچہ صرف اس کا ہے۔۔۔۔ شاہ میر کا اس بچے پہ کوئی حق نہیں۔۔۔ بھلا اس شخص کا اس کے بچے پر کیسے حق ہو سکتا ہے۔۔ جو اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر۔۔ دوسرے دن ہی منہ چھپا کر بھاگ گیا۔۔۔

چلو تو پھر ٹیسٹ کرا لیتے ہیں اس میں کیا بڑی بات ہے۔۔اٹھو تیار ہو۔۔۔ " ہم تمہارا چیک اپ کرانے ہسپتال جا رہے ہیں۔" شمیم بیگم تو مریم کو ہوا کے گھوڑے پر سوار لگیں۔۔۔

وہ تو کسی صورت ماننے کے لیے تیار نہیں تھیں۔۔۔کے وہ پریگننٹ نہیں ہے۔۔۔ پتہ نہیں ایسا شاہ میر نے کیا کہہ دیا تھا ان سے۔۔۔

انا فانا فیصلے کرنے پر اتر آئیں۔۔۔

مریم نہیں جانتی ان کا بیٹا ان سے کس قدر خفا ہوا ہے کل رات۔۔۔وہ بھی صرف اس کے لیے۔۔۔۔

شاہمیر ویسے بھی لاپرواہ سا تھا۔۔۔ یہ زندگی میں پہلی بار ہی تھا جب وہ کسی کے لیے اتنی فکر دکھا رہا ہو۔۔۔ پھر شمیم بیگم اس کی فکر کیوں نہ کرتیں۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کو مزید ناراض نہیں کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

مریم کے لاکھ نہ چاہنے کے باوجود وہ اسے ہسپتال لے ہی آئی تھیں۔۔۔

مریم دل ہی دل دعا کرتی رہی کے ٹیسٹ کی رپورٹ پوزیٹو نہ آئے۔۔۔۔ مگر قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔۔

مبارک ہو۔۔۔ آپ دادی بننے والی ہیں۔۔۔" ڈاکٹر کے مبارک باد دیتے" ہی مریم کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ ماں بننے والی ہے یہ سننے کے بعد تو شمیم بیگم کسی صورت اسے شہر میں اکیلا چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ ہوئیں۔۔۔

وہ بیچاری کہتی رہی کہ وہ اپنا اور اپنے بچے کا خیال خود رکھ لے گی اس کے والد ہیں اس کے ساتھ۔۔۔ پھر اس کے پیپرز بھی قریب ہیں ان کی تیاری بھی کرنی ہے مگر شمیم بیگم نے اس کی ایک نہ سنی۔۔۔

اور ڈرائیور کو بجائے مریم کے گھر لے جانے کے۔۔۔ حویلی لے جانے کا حکم دے دیا۔۔۔

مریم کو یقین نہ آیا وہ اسے ڈاکٹر کے یہاں سے ہی ڈائریکٹ حویلی لے جا رہی ہیں وہ بھی بغیر اس کی مرضی کے۔۔۔

"میں نے اپ سے کہا نا امی میرے پیپرز ہونے والے ہیں اپ میرے ساتھ یوں زبردستی نہیں کر سکتیں۔۔"اس بار مریم کا لہجہ سخت تھا۔۔۔

کیا ان کے بیٹے نے کم ناانصافیاں کی تھیں اس کے ساتھ۔۔۔جو وہ بھی اترائی تھی میدان میں اب۔۔۔

"مریم غصہ مت کرو بیٹا۔۔۔یہ سب میں تمہاری بھلائی کے لیے ہی کر رہی ہوں۔۔۔فہیم کو کیا پتہ ایک پریگننٹ عورت کا کیسے خیال رکھتے ہیں۔۔۔ اس کی دونوں بیویوں کو اماں نے سنبھالا تھا۔۔۔تمہارا خیال میں خود رکھوں گی۔۔۔مجھے تمہارے معاملے میں کسی پر اعتبار نہیں۔۔۔اور اب مزید کوئی بحث نہیں میرے سر میں درد ہو رہا ہے"نہایت جھنجھلا کر۔۔آخری جملہ کہتے ہوئے۔۔۔وہ دوسری جانب منہ پھیر گئیں۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی حویلی پہنچ ہی گئی تھی مریم بیچاری۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کچھ ماہ بعد۔۔۔

آج وہ اسی مقام پر کھڑی تھی۔۔۔ جہاں کبھی اس کی ماں کھڑی تھی۔۔۔

شاہین بیگم نے اسے بھی نوری کے ساتھ ہی بھیجا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ ان کی خاص تھی۔۔۔

اس کے الٹرا ساؤنڈ کی باری آنے والی تھی۔۔۔ اسے اپنا پورا وجود لرزتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

شاہین بیگم کے سخت جملے ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔"کہ اگر لڑکی ہو تو وہیں ضائع کرائیو۔۔۔۔

نیکسٹ۔۔۔۔"۔۔۔کمرے سے آنے والی آواز پر اسے اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے۔۔۔ارد گرد سب گھومنے لگا ہو جیسے۔۔ڈر گئی تھی۔۔۔وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔اس قدر ڈر گئی تھی کے اسے لگا پاؤں سے جان نکل گئی ہو۔۔۔

وہ نوری تھی جس نے اسے سنبھالا ورنہ وہ تو کھڑے ہوتے ہی لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

ڈریں مت بی بی جی۔۔۔اللہ سب بہتر کرے گا"نوری نے اسے ہمت دی "
۔۔۔

چیک اپ کے دوران اس کا چہرہ مکمل سفید پڑ چکا تھا۔۔لگ رہا تھا جیسے جسم میں خون ہی نہ ہو۔۔۔

ڈاکٹر لڑ۔۔۔لڑکا ہے یا۔۔۔یا لڑکی؟؟؟۔۔۔"اس نے لڑکھڑاتی زبان " کے ساتھ استفسار کیا۔۔۔

ڈاکٹر دیکھ سکتی تھی اس کے چہرے پر پھیلے خوف کے اثرات کو۔۔۔

پہلی اولاد ہے۔۔۔اللہ کی رحمت ہو یا نعمت۔۔دونوں صورتوں میں آپ " کے لیے بھلا ہی ہو گا۔۔"ڈاکٹر نے بڑی محبت سے کہا۔۔۔جیسے سمجھا رہی ہو۔۔۔

پھر۔۔۔پھر بھی بتادیں۔۔"اس نے ٹوٹے ہوئے لہجے کے ساتھ پھر " استفسار کیا۔۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔مگر وہ مسکراہٹ بہت رنجیدہ تھی۔۔۔

پہلی بار اس کا دماغ کہ رہا تھا۔۔وہ حویلی والوں جیسی ہی ہو گئی ہے۔۔۔اسے بھی صرف بیٹے کی چاہ ہے۔۔۔

جبکہ اس کا دل جانتا تھا ایسا نہیں ہے۔۔۔خدا اسے بیٹا دے یا بیٹی۔۔۔وہ دونوں صورتوں میں خوش ہو گی۔۔۔

وہ صرف اس لیے بیٹے کی زیادہ چاہ رکھ رہی ہے کیونکہ وہ جانتی ہے کہ حویلی والے اس کی بیٹی کو خوش نہیں رہنے دیں گے۔۔۔اس کا پہلے ہی خود کوئی مستقبل نہیں ہے ابھی تک۔۔۔وہ اپنی بیٹی کو کیا مستقبل دے سکے گی؟؟؟ اس کا باپ پہلے ہی بھاگتا ہے ذمہ داریوں سے۔۔۔کیا وہ ایک بیٹی کی ذمہ داری اٹھا سکے گا؟؟۔۔۔نہیں۔۔وہ بالکل دوسرا فہیم بن جائے گا۔۔۔یا اس سے بھی بدتر۔۔۔

بیٹی ہے۔۔۔مگر پہلی اولاد ہے۔۔۔اللہ تمھیں پھر بیٹا دے گا۔۔۔" مایوس مت ہونا اللہ کی رحمت سے۔۔۔"ڈاکٹر نے اسے امید دلائی کیونکہ وہ جانتی تھی۔۔۔کہ وہ حویلی کی بہو ہے۔۔۔

بیٹی۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑائی ی۔۔اسے اپنا آپ وزونی یاد آئے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے بے تاب آنسو جھلکنے لگے۔۔۔پلکیں بھیگ گ ئی یں۔۔۔

وہ کچھ لمحے لیٹی رہی۔۔۔اور انسوؤں کو بہہ جانے دیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ گھر لوٹی تو ساری عورتیں ہی اسے اپنی منتظر بیٹھی نظر آئی یں۔۔۔جن میں سب سے آگے اس کی ساس کھڑی تھی۔۔۔

شمیم بیگم بہت خوش نظر آ رہی تھیں۔۔۔

توکیا کہاڈاکٹرنی نے؟؟۔۔۔''مریم کا ہاتھ پکڑ کر بڑے اشتیاق سے''

پوچھا۔۔۔

لڑ۔۔لڑکی ہے۔۔۔''مریم نے بمشکل ایک لفظ ادا کیا۔۔۔''

ارے تو اونچی بول۔۔۔یہ تو خوشی کی خبر ہے۔۔۔''شمیم بیگم فوراً خوشی''
بولیں۔۔۔تو مریم انھیں الجھ کر دیکھنے لگی۔۔۔

اسے لگا انھوں نے صیحح سے سنا نہیں ہے۔۔۔

امی۔۔لڑ۔۔لڑکی ہے۔۔''اس نے پھر بتایا۔۔۔''

ارے ماشاءاللہ،،،ماشاءاللہ۔۔۔۔اماں۔۔۔میرا پوتا آنے والا ہے۔۔"
مریم انہیں حیرت سے دیکھنے لگی۔۔۔

ایک بار نہیں سنا۔۔۔ سمجھ آتا ہے۔۔۔دوسری بار بھی نہیں سنا؟؟؟۔۔۔یہ کیسے ممکن تھا؟؟۔۔

ارے بہت بہت مبارک ہو شمیم۔۔۔"خوب مبارکباد شروع ہو گئی" تھیں۔۔۔مریم کو پھر کچھ کہنے کا موقع ملا ہی نہیں۔۔۔سب اس سے اور شمیم بیگم سے آ۔۔آکر۔۔۔گلے مل رہے تھے۔۔۔

شاہین بیگم نے تو پورے گاؤں میں میٹھائی ی بٹوانے کا اعلان کر دیا تھا ۔۔۔اپنے پر پوتے کے آنے کی خوشی میں۔۔۔

جا مریم۔۔۔ تو کمرے میں جا۔۔۔ کہیں نظر نہ لگ جائے کسی "

کی"۔۔۔ شمیم بیگم نے اسے نوری کے ساتھ کمرے میں بھیجوا دیا تھا۔۔۔

وہ بہت پریشان تھی۔۔ آخر اس کی ساس نے اتنا بڑا جھوٹ کیوں بولا سب

سے ؟؟۔۔۔

بغیر مطلب کے کوئی کام نہیں کرتی تھی وہ عورت۔۔۔ اس کام کے پیچھے

بھلا اس کا کیا مقصد ہو سکتا تھا؟؟۔۔ وہ یہی سوچ الجھی۔۔۔

جھوٹ تو بول دیا تھا۔۔۔ مگر اب آگے کیا ہو گا؟؟۔۔۔۔ شاہمیر جیسا لاپرواہ

لڑکا کیا اس کی بیٹی کی ذمہ داری اٹھا پائے گا؟۔۔۔ وہ بار بار یہی پوچھتی۔۔ اور

بار بار اس کا دل ایک ہی جواب دیتا۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ نہیں اٹھا سکے گا۔۔ وہ

پھر بھاگ جائے گا۔۔۔اس کے بھاگنے کا خیال آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔۔

تو اس کی اولاد بھی وہ ہی غم دیکھنے والی ہے جو زندگی بھر اس نے سہا۔۔۔بنا باپ کے زندگی۔۔۔زندگی نہیں ہوتی۔۔۔آزمائش ہوتی ہے۔۔۔ایسی آزمائش جو جسم کا پور پور توڑ کر رکھ دے۔۔۔۔

وہ اپنی ننھی پری کا مستقبل سوچ۔۔۔روتے روتے سو گئی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آنکھ کھلی۔۔۔ تو محسوس ہوا کے کمرے میں ٹھنڈک ہو رہی ہے۔۔ اسے اے۔ سی کی عادت نہیں تھی۔۔۔ اس لیے وہ اے۔ سی اون ہی نہیں کرتی تھی۔۔۔

اے۔ سی کی خوشبو سے اسے الٹی آنے لگی۔۔ وہ ٹھنڈک اسے سانس لینے میں دشواری کا باعث بن رہی تھی۔۔۔۔ اس کا دل پھر متلی سہ ہونے لگا۔۔۔۔

وہ فوراً اٹھی۔۔۔ واش روم میں جانے کی نیت سے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے بیڈ پر اپنے برابر مگر فاصلے پر لیٹے خوبصورت وجود کو دیکھ۔۔۔ اس کا دماغ و دل شاکڈ میں مبتلا ہوئے۔۔۔

شاکڈ اس قدر زبردست تھا۔۔۔کے اس کی الٹی رک گ ئی تھی۔۔۔الٹی کیا۔۔۔اس کی تو سانس بھی رک گ ئی تھی۔۔۔

"شاہ۔۔شاہمیر۔۔۔"

شاہ میر"۔۔۔وہ بے یقینی سے اس کا نام بڑبڑائی۔۔۔ "

گڈ مارننگ۔۔۔"آنکھ کھلتے ہی جو سب سے پہلا چہرہ نظر آیا۔۔۔وہ اس کی " پیاری بیوی کا تھا۔۔۔جو اسے ہی گھور رہی تھی۔۔۔

وہ خوبصورت لڑکا انگڑائیاں لیتا ہوا اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

تم کب آئے؟؟؟۔۔"آہستگی سے استفسار کیا۔۔۔ "

"میں تو کل رات نو بجے ہی آ گیا تھا لیکن اتنی جلدی آنے کے باوجود بھی تم سوتی ہوئی ملیں۔۔۔"اس کے لہجے میں تھوڑا شکوہ جھلکا۔۔۔جسے مریم نے محسوس بھی کیا۔۔۔

"کل ہسپتال سے آئی تھی۔۔۔تو تھک گئی تھی۔۔۔اس لیے جلدی سو گئی۔۔۔"وہ نظر جھکا کر جواب دینے لگی۔۔۔

شاہ میر جیسا بھی تھا۔۔۔اس کی اولاد کا باپ تھا اور ایک لڑکی کے لیے اس کا باپ کیا ہوتا ہے یہ خود مریم سے بہتر کون جان سکتا ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی اس کی بیٹی بھی اسی کی طرح لاوارث پلے۔۔۔باپ کے ہوتے ہوئے بھی۔۔۔

آج پہلی بار شاہ میر کو اس کے لہجے میں لچک محسوس ہوئی ی۔۔۔

ناشتے میں اگر کچھ کھانے کا دل چاہ رہا ہے تو بتادو۔۔۔میں لے آؤں " گا۔۔"شاہ میر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ بہت خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔

جب سب کو بیٹا ہونے کی نوید سنائی گئ تھی۔۔۔تو یقیناشاہمیر کو بھی بیٹا ہی بتایا گیا ہو گا۔۔۔یہ خیال آتے ہی مریم کو اپنا دل مٹھی میں بھینچتا محسوس ہوا۔۔

وہ عجیب کشمکش کا شکار ہوئی۔۔۔کہ اسے حقیقت بتائے یا نہیں۔۔۔

اگر حقیقت جاننے کے بعد اس نے ابوشن پر زور دیا تو؟؟؟۔۔۔اسے شدید خوف لاحق ہوا۔۔

وہ پہلے بھی اپنا ایک بچہ کھو چکی تھی۔۔۔دوسرا نہیں کھونا چاہتی تھی۔۔۔

" نہیں جیسا چل رہا ہے ویسے ہی چلنے دوں۔۔۔تو بہتر ہے۔۔۔ویسے بھی الٹراساؤنڈ کی رپورٹ 100 پرسنٹ پر مبنی تھوڑی ہے۔۔۔" وہ جیسے اپنے دل کو دلاسہ دے رہی تھی۔۔۔

" ہیلو؟؟۔۔۔کہاں کھو گئیں؟؟۔۔۔کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔۔" اسے جواب نہ دیتا دیکھ۔۔۔شاہمیر نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے۔۔۔اپنی جانب دوبارہ متوجہ کیا۔۔۔

نہیں۔۔۔"اس کا چہرہ بہت اترا اترا سہ لگا شاہمیر کو۔۔۔وہ خوشی تو کہیں" نظر ہی نہ آئی۔۔۔جو وہ دیکھنے آیا تھا۔۔۔

کیا وہ خوش نہیں تھی اس کے بچے سے؟؟؟۔۔یہ خیال آتے ہی اس نے پھر مریم کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ لڑکی ابھی بھی کھوئی کھوئی سی نظر آ رہی تھی۔۔۔مقابل ہلکا سہ مسکرا دیا۔۔۔وہ مسکراہٹ بہت رنجیدہ سی تھی۔۔۔

چلو تو پھر میں تمہارے لیے خود ہی کچھ لے آتا ہوں۔۔۔"یہ کہتا ہوا وہ بیڈ " سے اترا۔۔

وہ واش روم کی طرف ایک قدم ہی بڑا تھا کہ کچھ یاد آنے پر واپس مڑا۔۔۔

مریم ابھی اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ اچانک اس کی پیشانی پر نرم ہونٹ مس ہوئے۔۔۔

اس نے چونک کر نگاہ اٹھائی۔۔۔

اس کا دل اس حسین نوجوان کی نزدیکی کے سبب دھک دھک کرنے لگا۔۔۔

شاہمیر نے ایک لفظ نہ کہا۔۔بس مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔اور پھر واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

" امی آپ نے سب سے جھوٹ کیوں بولا؟؟۔۔"مریم چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پائی تھی۔۔۔ان سے یہ سوال کرنے سے۔۔۔

" مجھے جو ٹھیک لگا میں نے وہی کیا۔۔۔میں نے دیکھا ہے آخر میں باپ کو بیٹی کی آہی جاتی ہے۔۔۔ فہیم کو بھی زونی کی آہی گئی تھی ناں۔۔۔جب تمہاری بیٹی ہو جائے گی تو سب کچھ خود ہی ٹھیک ہو جائے گا۔۔ لیکن اگر ابھی ان لوگوں کو خبر ہوئی تو یہ سب تمہارے پیچھے پڑ جائیں گے کہ ضائع کرا دو۔۔۔اور میں اپنی پوتی کو مارنا نہیں چاہتی۔۔۔"ان کے آخری جملے نے مریم کے دل کو چھو لیا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے شمیم بیگم کو ایک لالچی, بے حس اور خود غرض عورت سمجھتی تھی۔۔۔ مگر آج محسوس ہوا چاہے وہ کتنی بری صحیح۔۔۔ مگر اپنی پوتی کے

لیے وہ شاہین بیگم سے لاکھ گنا بہتر ہیں۔۔۔ جبکہ وہ بیچاری نہیں جانتی یہ تو صرف شمیم بیگم کی چال تھی اسے اپنے بیٹے کے دل سے اتارنے کی۔۔۔

وہ دیکھ چکی تھیں مریم ان کے کسی کام کی نہیں۔۔۔ فہیم اسے اپنی جائیداد میں حصہ دینے کے لیے تیار نہیں تھا ابھی تک۔۔۔ جب کہ ان کا بیٹا اس کی محبت میں گھلے چلے جا رہا ہے۔۔ حال تو یہ ہے کہ اب وہ مریم کے پیچھے ان سے لڑنے سے بھی دریغ نہیں کر رہا تھا۔۔۔

وہ ویسے بھی مریم کا بخار اس کے سر سے اتارنے کی خواہشمند تھیں۔۔ اور یہ موقع انہیں مریم کی پریگننسی نے فراہم کیا۔۔۔

ایک لڑکی جننے والی تھی وہ۔۔۔ بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔۔ فہیم کیسے محبت کا دعوی دار تھا کومل سے۔۔۔ مگر بیٹی جننے کے بعد۔۔۔ مانو اس کی محبت کا سارا

بخار اتر گیا۔۔۔ان حویلی کے مردوں کو بیٹا چاہیے ہوتا ہے اپنی وراثت و عزت وو قار کے لیے۔۔۔بیٹی نہیں۔۔۔بیٹی کو تو یہ بوجھ سمجھنے والے لوگ ہیں۔۔۔

انہوں نے سوچ لیا تھا بیٹی ہونے کے بعد تو مریم کے پاؤں میں ویسے بھی زنجیر بن جائے گی۔۔۔اس نے پھر کہیں نہیں جانا۔۔۔جس حال میں بھی رکھیں گے خاموشی سے سہتی رہے گی بالکل اپنی ماں کی طرح۔۔۔

وہ شاہ میر کی دوسری شادی کرادیں گی وہ بھی اپنی پسند کی لڑکی سے بالکل اسی طرح جیسے فہیم کی شاہین بیگم نے کرائی تھی۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اس کا نصیب بالکل اس کی ماں جیسا ہی تھا۔۔۔یہ سوچ شمیم بیگم خباثت سے مسکرادیں۔۔۔

"آپ نے شاہمیر کو بھی یہی بتایا کہ میرا بیٹا ہونے والا ہے؟؟۔۔۔ "

ہاں۔۔۔"فقط ان کا ایک لفظی جواب۔۔۔ مگر مریم کو لگا جیسے اس کا دل" بیٹھ گیا ہو۔۔۔

وہ لڑکی بے اختیار ہی افسردگی سے مسکرا دی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کیا کر رہی ہو؟؟؟۔۔۔"وہ کمرے میں داخل ہوا تو مریم کو اپنے پاؤں پر " جھکا ہوا پایا۔۔۔

ناخن کاٹ رہی ہوں نظر نہیں آرہا۔۔"مقابل لاپرواہی سے گویا "
ہوئی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنا دوپٹہ جو بیڈ پر پڑا تھا اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا۔۔۔

اس کی موٹی سی چوٹی پاؤں کے ناخن کاٹتے وقت اگے کی جانب لٹک رہی تھی۔۔۔

اس کا نازک وجود نیلے رنگ کے کپڑوں میں الگ ہی جچ رہا تھا۔۔۔خاص طور پر اس کی صراحی دار سفید گردن۔۔۔جو ہر بار شاہ میر کی توجہ اپنی جانب از خود ہی مبذول کر لیتی تھی۔۔۔

اس طرح مت جھکو۔۔۔پیٹ پر وزن پڑے گا۔۔لاؤ مجھے دو۔۔۔میں "
کاٹ دیتا ہوں۔۔۔"اس کے کہتے ہی مریم کو 440 وولٹ کا شاکڈ لگا تھا۔۔۔

شاہمیر بخش چوہدری۔۔۔اور اس کے ناخن کاٹے۔۔۔وہ بھی پاؤں کے۔۔۔یہ تو کبھی تصور میں بھی نہ گزرا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔میں خود کاٹ لوں گی ایسا بھی کوئی وزن نہیں پڑھ رہا۔۔۔" وہ فوراً ہی انکار کرنے لگی۔۔۔

"افففف۔۔۔کبھی تو میری سن لیا کرو۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہتا۔۔۔فوراً ہی اس کے ہاتھ سے ناخن کٹر چھین گیا تھا۔۔۔

"میں نے کہا ناں۔۔۔میں کر لوں گی۔۔۔مجھے ناخن کٹر واپس دو۔۔۔" وہ دل نشین گڑیا فوراً احتجاجاً گویا ہوئی۔۔۔مگر اس کے احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے۔۔۔شاہمیر اس کے ناخن پر جھک چکا تھا۔۔۔

کہنے کو مقابل صرف اس کے پاؤں پر جھکا تھا۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتا۔۔۔اس کا یہ عمل مریم کے دل کی دنیا ہلا گیا۔۔۔

وہ جانتی تھی شاہ میر کس قدر مغرور ولاپرواہ وبے نیاز سہ شخص ہے۔۔۔ جسے دنیا میں کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں۔۔ مگر اس لمحے وہ اس کی پرواہ کر رہا تھا۔۔۔۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو۔۔۔ مگر وہ جھکا تھا۔۔۔اور اس کا یہ جھکنا۔۔۔ مریم کے دل کو جھکا گیا تھا۔۔۔

بچپن میں اکثر اس کے پاؤں کے ناخن کسی چیز سے ٹکرانے کے سبب ٹوٹا کرتے تھے۔۔۔اس کی نانی کافی بوڑھی خاتون تھیں۔۔۔ جنہیں نظر کم آتا تھا اس لیے وہ اس کے پاؤں کے ناخن نہیں کاٹ پاتی تھیں اور وہ چھوٹی تھی اس لیے اس کے ہاتھ میں ناخن کٹر بھی نہیں دیتی تھیں۔۔۔

جب تھوڑی بڑی ہوئی۔۔ تو خود ہی جیسے تیسے کر کے ناخن کاٹ لیے۔۔۔
کبھی کبھار تو جڑ تک زخمی کر لیتی۔۔۔۔

جن بچوں کے والدین نہیں ہوتے ان کی زندگی محرومیوں کا گڑھ ہوتی
ہے۔۔۔۔

وہ محبتوں کی ترسی ہوئی ی لڑکی تھی۔۔۔ شاہمیر کا یہ چھوٹا سہ عمل ہی کافی تھا
اس کا دل اپنی جانب کھینچنے کے لیے۔۔۔

"کیا شاہمیر میرا اتنا خیال صرف اس لیے کر رہا ہے کے میں اس کے بیٹے کی
ماں بننے والی ہوں؟؟۔۔۔" اس خیال کا آنا تھا۔۔۔ کے اس لڑکی کا دل شدید
بھاری ہوا۔۔۔۔

ان پر نیل پالش لگا دوں ؟؟۔۔۔مجھے اچھی لگتی ہے۔۔۔"اچانک آنے والی" بھرائی آواز پر۔۔۔وہ حواسوں میں لوٹی۔۔۔

اس لڑکے کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی یہ سوال کرتے وقت۔۔۔

وہ چمک بھی مریم کو اپنے دل میں خوف پیدا کرتی معلوم ہوئی۔۔۔

مجھے نماز پڑھنے میں مشکل ہو گی۔۔۔وضو نہیں ہوتا اس سے۔۔"وہ نہیں" منع کرنا چاہتی تھی اپنے شوہر کو۔۔۔خاص طور پر اس چمک کو دیکھنے کے بعد تو بالکل نہیں۔۔۔وہ جانتی تھی شاہ میر کس قدر خوبصورت کلیوں کے بیچ رہتا ہے۔۔۔ان کے اگے تو وہ بالکل نارمل سی لڑکی تھی۔۔۔مگر نماز کا مسئلہ تھا۔۔۔۔

"وہ الگ بات ہے۔۔۔" اس نے تیزی سے کہا۔۔۔"او۔۔۔ چلو تو پھر چھوڑو۔۔۔
مریم کا جواب سن۔۔۔ اس کا دل تھوڑا مایوس ہوا۔۔۔

اس نے نہیں بتایا مریم کو کہ وہ نیل پالش ریموور بھی لے کر آیا ہے۔۔۔
اسے لگا مریم لگوانا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ وہ کوئی سولہ سنگھار کرنا ہی نہیں چاہتی
اس کے لیے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مریم کے جانے کے بعد اسے گھر کاٹنے کو دوڑنے لگا تھا۔۔۔ فہیم بھی ہر
وقت اپنے کام میں بیزی رہتا۔۔۔

اکیلے پن کا احساس پہلے سے زیادہ کھانے لگا جب آمن سے بات ہونا بھی بند ہو گئی۔۔۔

وہ کال کرتی تھی روزانہ۔۔۔ مگر دوسری جانب سے کال ریسیو ہی نہیں ہوتی تھی۔۔۔ بالکل اسی طرح جیسے اس وقت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ 20 سے 22 کالز کر چکی تھی وہ۔۔۔ میسج بھی کیے۔۔۔ مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔

کیا وہ مجھے اگنور کر رہا ہے؟؟؟۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔"اس کے دل نے" کہا کہ وہ ضرور کام میں بیزی ہو گا۔۔۔ مگر دماغ۔۔۔ وہ تو کہیں اور ہی تانے بانے بننے لگا۔۔۔

کہیں اس کی ماں نے پھر تو اسے لڑکیاں دکھانا شروع نہیں کر دیں شادی کے لیے۔۔۔۔ بس اس خیال کا آنا تھا کہ اس کا دل بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔

" نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" وہ خود کو نیگٹو سوچوں سے دور رکھنے کی بہت کوشش کر رہی تھی ان دنوں۔۔۔۔

اسے اپنی محبت پر پورا یقین تھا۔۔۔ مگر اس کے ارد گرد کے لوگوں پر نہیں۔۔۔

اس نے پھر کال کی۔۔۔۔ بیل بجتی رہی مگر ریسیو نہ ہوئی۔۔۔

" کالے بلے کہاں ہو؟؟" اسکرین پر کالا بلا چمکتا دیکھ۔۔۔وہ بے بسی سے بڑ بڑائی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

مریم سونے ہی لیٹنے لگی تھی کہ سیل رنگ ہوا۔۔۔

شاہ میر نیند میں ہی تکیے پر ہاتھ مارنے لگا سیل ڈھونڈنے کی غرض سے۔۔۔ مگر تکیے پر ہوتا تو ملتا ناں۔۔۔ وہ تو سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

مریم نے شاہمیر کو دینے کی نیت سے سیل اٹھایا۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی سیل کی سکرین پر نظر پڑی۔۔۔اس پر pretty eyes چمک رہا تھا...

اسے نہیں علم۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ مگر پورے جسم میں خون کی روانگی تیز ہو گئی۔۔۔

وہ دانت کچکچانے لگی تھی۔۔۔

کس کا فون ہے ؟؟۔۔"کیونکہ سیل رنگ ہونا بند ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ " اس لیے وہ حسین لڑکا۔۔۔جو وائٹ بنیان و ڈھیلی ڈھالی بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔۔۔

زبردستی آنکھیں کھول۔۔۔اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

اس نے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔کہ مریم کے ہاتھ میں سیل ہے۔۔۔

تمھاری چاہنے والی کا۔۔۔"مریم نے دانت پیستے ہوئے کہتے۔۔۔اس کی " جانب سیل بڑھا دیا۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھوں میں جیلسی تھی۔۔۔جو وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

وو۔۔۔"پہلے تو وہ الجھا۔۔۔ مگر جب اس نے سیل کی اسکرین دیکھی تو" چہرے پر بڑی سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔

یہ دانیال ہے چشمش۔۔۔"اس نوجوان نے خاصہ جتاتے ہوئے بتایا۔۔۔ "

مریم پھر بھی اسے مشکوک نگاہوں سے تک رہی تھی۔۔۔یقیناً اس نے مقابل کی بات پر اعتبار نہیں کیا تھا۔۔۔

اس الو کے پھٹے کو پتہ نہیں ہے کہ میرے پاس اس کا یہ نمبر پہلے سے " سیف ہے۔۔۔۔یہ سمجھتا ہے کہ مجھے لڑکی کی آواز نکال کر بے وقوف بنا سکتا

ہے۔۔۔"وہ سر جھٹکتے ہوئے کہتا۔۔۔کال ریسیو کر گیا تھا۔۔۔اس نے سیل دانستہ طور پر اسپیکر پر رکھا۔۔۔

"ہیلو ڈارلنگ۔۔"کال ریسیو ہوتے ہی۔۔۔دوسری جانب سے لہکتی ہوئی آواز کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"ہیلو۔۔۔"اس نے خاصہ نروٹھے لہجے میں جواب دیا۔۔۔

"افف۔۔۔۔تمھاری آواز کتنی سیکسی و میٹھی ہے۔۔۔"فدا ہوتے بولی۔۔۔۔

واقعی۔۔۔تو پھر میری بیوی کو بتاؤ ناں ڈارلنگ۔۔۔کیونکے مجھے نہیں لگتا" اسے میری آواز کچھ خاص پسند ہے۔۔۔"اس نے شوخی سے مریم کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔۔ مسکرا کر کہا۔۔۔

بیوی؟۔۔۔"دوسری جانب سے بے یقینی سے بڑبڑایا گیا۔۔۔"

جی بیوی۔۔۔دانیال کے بچے کیوں میری شادی شدہ زندگی میں پھوک ڈال رہا ہے۔۔۔"شاہمیر نے خاصہ سخت لہجے میں کہا۔۔

یہ ثانیہ کب پیش آیا۔؟؟۔۔۔"۔دوسری جانب سے حیرت بھری آواز دونوں میاں بیوی کی کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔مگر وہ آواز ابھی بھی نسوانی تھی۔۔۔

سالوں ہوئے۔۔۔اب تو ایک بچے کا باپ بھی بننے والا ہوں۔۔۔" خاصہ فخرانہ گویا ہوا۔۔۔

تو مذاق کر رہا ہے ناں میرے ساتھ ؟؟۔۔"۔دوسری جانب سے آنے والی اواز اب مکمل بدل چکی تھی۔۔۔۔جسے سن۔۔۔مریم نے حیرت سے سیل کو دیکھا۔۔۔جسے اس حسین نوجوان نے اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔۔

اگر میری بات پہ یقین نہیں آ رہا۔۔۔تو لے اپنی بھابھی سے بات کر۔۔۔" وہ تجھے میری محبوبہ سمجھ رہی ہے۔۔۔"اس دل نشین نے فوراً ہی گھور کر شاہمیر کو دیکھا۔۔۔دانیال کو یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی بھلا۔۔۔

اب دیکھ کیا رہی ہو؟۔۔۔لو پکڑو۔۔۔بات کرو میری چاہنے والی" سے۔۔۔"شاہمیر نے زبردستی اسے اپنا سیل پکڑا دیا۔۔۔

" ہیلو۔۔۔"اس کے آہستگی سے کہنے کے باوجود دوسری جانب دانیال فورا آواز پہچان گیا تھا۔۔

"مریم۔۔۔"منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔"

"جی۔۔۔"مریم بہت شرمندہ ہوگئی تھی۔۔۔کیونکے وہ صرف ایک کال کی بیس پر غلط فہمی کا شکار ہوئی۔۔۔اور بجائے اپنے شوہر سے بیٹھ کر بات کلیئر کرنے کے۔۔۔ علیحدگی کا سوچ بیٹھی۔۔۔

""" اوو۔۔۔تب ہی میں کہوں شاہ میر کی نظر تم سے ہٹتی کیوں نہیں ہے۔۔۔" دانیال کا اگلا جملہ سنتے ہی۔۔۔شاہمیر نے فوراہی سیل مریم کے ہاتھ سے جھپٹ لیا۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ دانیا اپنی ایکسائیٹمنٹ میں اس کے سارے راز مریم کے کانوں تک پہنچا دے۔۔۔

اس نے کال بھی اسپیکر سے ہٹا دی تھی اب۔۔۔

وہ نہیں جانتی کیوں مگر کہیں نہ کہیں اس کا دل پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔ کہ وہ دانیال نکل کر آیا ہے۔۔۔ مگر پھر دل میں خیال آیا اگر pretty eyes اس کے ہینڈ سم وڈیشنگ شوہر کی ایک چاہنے والی کم ہو گئی تو کیا؟؟؟۔۔۔ کتنی ہی پڑی ہیں اس کی راہ میں۔۔۔ جو صرف اس کی ایک نظر کی منتظر رہتی ہیں۔۔ یہ خیال آتے ہی جو شرمندگی تھی وہ مانو ایک لمحے میں چھو منتر ہوئی۔۔۔۔

وہ شاہمیر کو منہ ناک چڑھاتی۔۔۔اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئ تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنی جانب کا لیمپ بھی اف کر دیا۔۔۔جبکہ شاہمیر دانیال سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

مریم۔۔۔کیا میں بیچ میں سے یہ تکیہ ہٹا سکتا ہوں؟؟۔۔۔"سیل سائیڈ میں" رکھ۔۔۔۔اس دلنشن گڑیا کے نازک و خوبصورت وجود کو گہری بولتی نگاہ سے تکتے۔۔۔۔بھرائی ی آواز میں استفسار کیا۔۔۔

شاہمیر کو وہ تکیہ بالکل پسند نہیں آ رہا تھا درمیان میں۔۔۔اب وہ اس کی انکھوں میں کھٹکنے لگا تھا۔۔۔

مریم جاگ رہی تھی۔۔۔۔مقابل کا سوال سنتے ہی۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

اچانک اپنے گال و کان جلتے محسوس ہوئے۔۔۔

اسکی پناہوں میں گزاری رات پھر آنکھوں کے آگے چلنے لگی۔۔۔اس لڑکی نے بمشکل تھوک گلے میں نگلا۔۔۔

مریم نے کمبل کو دونوں ہاتھوں سے مٹھیوں میں مضبوطی سے بھینچ لیا تھا۔۔۔

مریم۔۔۔میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو۔۔۔"مقابل کی آواز اس بار" مزید نزدیک سے آئی۔۔۔

شاہمیر۔۔۔"کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ جاگ رہی ہے اس لیے مزید سونے" کا ڈرامہ ختم کرتے ہوئے۔۔۔اٹھ کر بیٹھنے کی نیت سے۔۔۔اس خوبصورت لڑکی نے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے۔۔۔ شاہمیر کو خود پر چھایا دیکھ بری طرح چونکی۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ مریم کے وجود کے دائیں بائیں جمع رکھے تھے۔۔۔اس کی انکھیں مریم کی انکھوں میں اپنا عکس دیکھ رہی تھیں۔۔۔

مریم نے دیکھا وہ اپنے دونوں ہاتھوں پر وزن دے کر خود کو اس کے وجود پر گرنے سے روک رہا ہے۔۔۔ مطلب صاف تھا جب تک وہ خود ہاں نہیں کرے گی۔۔۔ مقابل قریب نہیں آئے گا اس بار۔۔۔

"شاہ۔۔۔شاہمیر میں پریگننٹ ہوں۔۔"اس نے اپنی سفید کھڑی ناک جب اس لڑکی کی ناک سے مسلی۔۔۔تو پورے جسم میں برقی رو کی طرح بجلی دوڑ گئی۔۔۔

اس خوبرو نوجوان کی مہک اسے مکمل اپنے حصار میں جکڑ چکی تھی۔۔۔۔

"ڈاکٹر صرف شروع کے ماہ میں منع کرتے ہیں۔۔ تمہارا تو پانچواں مہینہ ہے۔۔۔"اس لڑکی کی خوبصورت آنکھوں میں آج احتجاج نہیں تھا ۔۔۔بالکل بھی نہیں۔۔۔بس وہ سن سی کیفیت کا شکار تھیں۔۔۔ جیسے الجھی ہوئی ہوں۔۔ شاید وہ ابھی تک اس پر اعتبار نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

شاہ میر کو خود سے دور کر کے وہ اپنی بیٹی کے لیے محرومیوں بھری زندگی نہیں منتخب کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس لیے اپنی ساری کشمکشوں و نیگیٹو سوچوں

کو ایک سائیڈ میں رکھ کر۔۔۔آنکھیں موند گئی۔۔۔اور آہستگی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

"آنکھ کھولو مس چشمش۔۔۔مجھے دیکھو۔۔۔"
اس کی گرم سانسیں مریم اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

وہ ڈیمانڈ کر رہا تھا کہ وہ آنکھیں کھولے اور اسے دیکھے۔۔۔

مریم نے آہستگی سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔۔

وہ بہت نزدیک تھا۔۔۔

اس کی گہری آنکھیں روح کو چھوتی معلوم ہوئیں۔۔۔

اس نے مریم کو اجازت نہیں دی آنکھیں موندنے کی۔۔۔ وہ چاہتا تھا مریم قبول کرے اسے۔۔ دل سے بھی اور دماغ سے بھی۔۔۔

وہ کوئی بلی نہیں تھا جو آنکھیں میچنے پر غائب ہو جائے گا۔۔۔ وہ ایک سائبان تھا۔۔۔ ایسا سائبان جو ہمیشہ اس پہ سایہ کیے رہنا چاہتا تھا اپنا۔۔۔ چاہے پھر تپتی دھوپ ہو یا بارش۔۔۔ اندھی آئے یا طوفان۔۔۔۔

وہ لڑکی اس کی پناہوں میں محفوظ تھی۔۔۔ اس بات کا اسے احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔

رفتار فتا وہ اس دل نشین وا پنے درمیان کی ساری دوریاں مٹا گیا۔۔۔

"رات کا کھانا ہم۔۔۔زونی ہمارے ساتھ چلو گی ریسٹورنٹ کھانا کھانے

ساتھ کھانے والے ہیں۔۔۔" وہ کوچنگ سے باہر ہی نکلے تھے جب اس کی

سہیلی بنش نے اس کی جانب دیکھ۔۔۔استفسار کیا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی

کہ زونی ہر بار کی طرح انکار ہی کرے گی اس لیے وہ سرسری سہ پوچھ رہی

تھی فقط۔۔۔

لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔جب زونی نے اگلے ہی لمحے فوراہاں

کر دی۔۔۔

"آج کیا سورج مشرق کی جگہ مغرب سے نکلا ہے ؟؟۔۔۔" بنش اور باقی

سب چاہ کر بھی اپنی حیرت کا اظہار کرے بغیر نہ رہ سکے تھے۔۔۔

وہ حفصہ تھی جو فوراً ہی زونی کو دیکھ۔۔۔ حیرت سے گویا ہوئی۔۔۔

دراصل میری بہن اپنے گھر چلی گئی ہے۔۔۔ گھر میں کوئی بھی نہیں ہوتا" اب۔۔۔ میں بور ہو جاتی ہوں۔۔۔ تو اچھا یہی ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر لوں۔۔۔ گھر میں بور ہونے سے تو بہتر ہی ہو گا۔۔"

" صحیح فیصلہ کیا ہے جانی" بنش نے فوراً ہی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خود سے لگاتے۔۔ بڑی محبت سے کہا۔۔۔

تینوں بنش کی گاڑی میں بیٹھ کر ریسٹورنٹ پہنچے۔۔۔

زونی کا دل دھک دھک کر رہا تھا۔۔۔ وہ خود کو سمجھانے لگی کہ آمن کا بھروسہ نہیں ٹوٹے گا ایک ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے سے۔۔۔

وہ جانتی تھی آمن بخش نے بہت بھروسہ کر کے اسے شہر بھیجا ہے پڑھنے کے لیے۔۔۔ اس لیے وہ خود بھی تعلیم کے علاوہ کسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتی تھی

۔۔ چاہے اس کی دوستیں کتنا ہی کہتی رہیں۔۔۔ مگر اب وہ بور ہونے لگی تھی گھر میں بیٹھے بیٹھے۔۔۔۔ اس کا دماغ ہر وقت نیگٹو سوچوں میں ہی رہتا۔۔۔۔

تین ماہ ہو چکے تھے اپنے کالے بلے کو دیکھے۔۔۔

تین ماہ میں ایک بار بھی آمن بخش نے اسے کال نہیں کی تھی۔۔۔ وہی پاگلوں کی طرح روزانہ اسے کال کرتی۔۔۔ میسج کرتی۔۔۔ مگر دوسری جانب

سے کوئی جواب موصول نہ ہوتا۔۔۔یہی سبب تھا کہ اب منفی سوچیں دن بدن بڑھ رہی تھیں۔۔۔جن سے وہ آزادی چاہتی تھی۔۔۔تھوڑے وقت کے لیے ہی صحیح۔۔۔مگر آزادی۔۔۔اس لیے آج وہ اپنی دوستوں کے ساتھ ریسٹورنٹ آگئی تھی۔۔۔۔

زونی ایسے کیوں کھڑی ہو؟؟۔۔۔اندر چلو" حفصہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر" اپنے ساتھ کھینچا۔۔۔

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے۔۔۔حفصہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔"بھائی ی۔۔" وہ خوشی سے چیخی۔۔۔

زونی و بنش نے ایک ساتھ ٹیبل پر بیٹھے لڑکوں کی جانب دیکھا۔۔۔

حفصہ اپنی ایکسائی ٹمنٹ میں تیزی سے زونی کو اپنے بھائی ی کی ٹیبل کی جانب لے کر چل دی تھی۔۔۔

مگر زونی کی نگاہ تو اس کے بھائی ی کے ساتھ بیٹھے شخص پر جا کر جم گ ئی۔۔۔

عالیان۔"وہ ڈارک نیلے رنگ کی پینٹ کوٹ میں ملبوس نوجوان اپنی کافی" منہ سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔جب اس کی نگاہ سامنے سے آتی لڑکیوں پر گ ئی۔۔۔

زونی کو اتنے وقت بعد اچانک اپنے سامنے دیکھ۔۔۔وہ بھی حیران ہوا۔۔۔

حفصہ نے بنش وزونی کو اپنے بھائی ی اور اس کے ن ئی ے بزنس پار ٹنر سے تعارف کروایا۔۔۔

بنش ہو یا حفصہ دونوں کی ہی نگاہیں عالیان سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔وہ تھا ہی اتنا خوبصورت۔۔۔اور وہ اپنے بزنس مین والے پروفائل میں تو کچھ زیادہ ہی قیامت ڈھا رہا تھا

عالیان اور وہ بالکل آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔

اس حسین لڑکے نے ایسا کوئی تاثر نہ دیا جس سے محسوس ہو کہ وہ زونی کو پہلے سے جانتا ہے۔۔۔ مگر پھر بھی زونی کو ڈر لگ رہا تھا۔۔

پہلی بار زندگی میں کوئی چیز اسے خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔اور وہ تھی آمن بخش کی ناراضگی۔۔۔

اس چلبلی گڑیا کو خود بھی علم نہیں تھا کہ آمن بخش چوہدری اس کے دل و دماغ پر اس قدر قابض ہو چکا ہے کہ اب صرف ایک معمولی سے ریسٹورنٹ آنے ۔۔ اور عالیان کے ساتھ بیٹھ کر کھانے میں وہ ڈر رہی ہے ۔۔۔ کہ کہیں آمن کا بھروسہ نہ ٹوٹ جائے ۔۔۔ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائے ۔۔۔ کہیں وہ خفا نہ ہو جائے ۔۔۔

وہ خود کو یہی کہہ کر تسلی دے رہی تھی کہ باقی لوگ موجود ہیں یہاں پر ۔۔۔ وہ اکیلے تو بیٹھ کر اس کے ساتھ ڈنر نہیں کر رہی ۔۔۔

پھر وہ کون سہ جانتی تھی کہ عالیان حفصہ کے بھائی کا دوست نکل کر آئے گا ۔۔۔ اور وہ اتفاقی طور پر ریسٹورنٹ میں مل جائیں گے ۔۔۔

میں ابھی آتی ہوں۔۔" وہ حفصہ کے کان میں سرگوشی کر۔۔۔ فوراً اٹھ کر " چلی گئی تھی۔۔۔

اسے نہیں علم تھا کہ واش روم کہاں ہے۔۔۔ اس لیے اس نے ویٹر کو روک کر پوچھا۔۔۔

ویٹر کے بتاتے ہی وہ فریش ہونے چلی گئی تھی وہاں سے واپسی پر اچانک اس کی نگاہ۔۔۔ شیشے کے دروازے پر گئی جس کے پار بیٹھے شخص کو دیکھ۔۔۔ وہ مارے خوشی کے ایک لمحے کے لیے ساکت ہوئی۔۔

پھر زیادہ کچھ سوچے بغیر وہ دروازہ کھولنے لگی۔۔

ویٹ میم۔۔۔" ابھی اس نے دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ " پیچھے سے آواز آئی۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ تو ویٹر اس سے مخاطب تھا۔۔۔

میم یہ پرائیویٹ روم ہے۔۔۔ کیا آپ کی بکنگ ہے؟؟؟۔۔۔" ویٹر کے " سوال کرتے ہی۔۔۔ اس کی پیشانی پر بل پڑے۔۔۔

بکنگ؟؟۔۔" وہ زیرلب دوبارہ بڑبڑائی۔۔۔"

سوری میم اگر آپ کی بکنگ نہیں ہے۔۔۔ تو آپ اندر نہیں جا " سکتیں۔۔۔" اس ویٹر نے بہت احتراما معذرت کی۔۔۔

اس لمحے زونی نے پھر ایک بار آمن کی جانب دیکھا۔۔۔اور اب اس نے نوٹ کیا کہ آمن وہاں اکیلا نہیں ہے۔۔۔۔اس کے ساتھ ایک لڑکی موجود ہے۔۔ جس کی پشت تھی زونی کی جانب۔۔۔

آمن کو دیکھنے کی خوشی میں وہ اس کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھی لڑکی کو بالکل نظر انداز کر گئی تھی۔۔۔ مگر بکنگ کا سننے کے بعد۔۔۔اسے وہ اب نظر آنے لگی۔۔۔۔

زیادہ نہ سوچتے ہوئے اس نے آمن کو کال کی وہیں کھڑے ہو کر۔۔۔

وہ دروازہ ساؤنڈ پروف تھا۔۔۔ وہ کچھ نہیں سن پا رہی تھی کہ اندر کیا باتیں چل رہی ہیں۔۔۔ لیکن دیکھ ضرور پا رہی تھی۔۔۔اور اس نے دیکھا۔۔۔ آمن نے کس طرح اگنور کیا۔۔۔اس کی کال دیکھنے کے باوجود بھی۔۔

یقیناً اس نے سیل سائلنٹ پر کر دیا تھا۔۔۔اس لیے وہ باسانی اس لڑکی سے بات کر پا رہا تھا۔۔۔ جبکہ کال مسلسل رنگ ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کال کرتی رہی۔۔۔اس کی نگاہیں آمن پر جمی تھیں۔۔۔جو سیل کو رنگ ہونے دے رہا تھا۔۔۔ مگر دوبارہ سیل کی جانب نہ دیکھا۔۔۔

"میم اگر آپ کہیں تو میں اندر جا کے سر کو آپ کے بارے میں اطلاع دوں؟؟۔۔۔" ویٹر نے اس کی نظروں کا تعاقب کر لیا تھا جو آمن پر ہی جمی تھیں۔۔۔

"نہیں۔۔۔بہت بیزی ہیں۔۔۔" ایک دل جلی سی مسکراہٹ اس کے حسین سرخ ہونٹوں پر بکھری۔۔۔

وہ شہر میں ہی تھا۔۔۔اتنا قریب۔۔۔ لیکن وہ اس سے ملنے نہیں آیا۔۔۔نہ اسے بتایا کہ وہ یہاں آیا ہوا ہے۔۔۔۔رہا سہا وہ ایک لڑکی کے ساتھ ڈنر کر رہا تھا۔۔۔وہ بھی پہلے سے بکنگ کروا کر۔۔۔

واو۔۔۔تو آمن بخش چوہدری اتنی جلدی بور ہو گئے مجھ سے۔۔۔"وہ" زیر لب بڑبڑاتی۔۔۔

مسکراتی ہوئی واپس آکر اپنی چیئر پر بیٹھی۔۔۔

یقیناً جب تک وہ حویلی میں رہتی اس کی شادی نہ ہونے دیتی اس لیے اس ہرجائی نے بڑی صفائی سے اسے سائیڈ میں لگا دیا تھا اب۔۔۔یہ خیال آنے پر وہ حفصہ کا چھوڑا مرچوں والا پاستہ تیزی سے کھانے لگی۔۔۔

وہ پاستہ ضرورت سے زیادہ اسپائسی تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ اسے سائیڈ میں رکھ دیا تھا حفصہ نے۔۔۔مگر جس پاستے کو حفصہ ایک لقمہ نہیں کھا پائی تھی ٹھیک طرح۔۔۔اسے زونی ایسے کھا رہی تھی جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔۔۔

دل میں لگی آگ کو کم کرنے کے لیے۔۔۔وہ اپنی زبان میں مرچیں لگا کر۔۔۔فوکس ہٹا رہی تھی۔۔۔۔لیکن اس کے باوجود اس کی انکھوں سے وہ منظر نہیں جا رہا تھا جب اس نے دیکھا۔۔۔کہ آمن نے اس کی کال سائلنٹ پہ لگائی ہے اور واپس بات کرنے میں مشغول ہو گیا ہے۔۔۔

باقی ٹیبل پر موجود لوگ اسے ہی دیکھنے لگے۔۔اس کی ناک سڑ سڑ کرنے لگی تھی۔۔۔اس کے باوجود اس کا ہاتھ نہیں رک رہا تھا۔۔۔

"رک جاؤ لڑکی۔۔۔"اس کی دوستوں نے اسے روکنا چاہا۔۔۔ مگر وہ رک نہیں رہی تھی۔۔۔اسے نہ رکتا دیکھ۔۔۔عالیان مجبور ہوا اس کا ہاتھ پکڑ کر روکنے پر۔۔۔

"کیا ہوا ہے زونی؟؟۔۔۔" بنش فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

وہ کیا بتاتی کہ کیا ہوا ہے؟؟؟۔۔۔جبکہ وہ خود بھی ٹھیک طرح نہیں جانتی۔۔۔ کہ چل کیا رہا ہے اس کے ارد گرد۔۔۔

اس کی انکھیں سرخ تھیں انگارے کی مانند۔۔۔

چہرہ ٹماٹر کی طرح لال۔۔۔۔

عالیان نے پانی کا گلاس بھر کر اس کی جانب بڑھایا۔۔۔ کیونکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ اس کے ہونٹ کپکپا رہے ہیں۔۔۔

نہیں علم کیوں۔۔۔۔ مگر آمن کا سیل سائی لنٹ پر لگانا اس کی آنکھوں سے جا نہیں رہا تھا۔۔۔۔

"یار مجھے ضروری کام آگیا ہے۔۔۔ اگر تم برا نہ مانو۔۔۔ تو کیا ان تینوں کو ڈراپ کر دو گے ؟؟۔۔" حفصہ کے بھائی کے پوچھتے ہی عالیان نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

عالیان دانش کے ساتھ فرنٹ سیڈ پر۔۔۔ جبکے وہ تینوں سہیلیاں بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔۔

حفصہ اور بنش کو ان کے گھر چھوڑنے کے بعد۔۔۔عالیان نے آڑا ہو کر بیٹھ۔۔۔زونی کی جانب دیکھا۔۔۔

وہ بہت غمگیں نظر آرہی تھی خاص طور پر اس کی بلوری آنکھیں۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کے تم مریم کی کزن ہو۔۔۔"اب جا کے اسے موقع ملا تھا" بات کرنے کا۔۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا کے زونی ان جاہل لوگوں سے کیسے بچی؟؟۔۔

کزن نہیں ہوں میں مریم کی۔۔۔بہن ہوں۔۔۔"اس کا بات کرنے کا" کوئی ی دل نہیں تھا۔۔۔ مگر عالیان کے سوال نے اسے مجبور کیا جواب دینے پر۔۔۔۔

بہن؟؟؟۔۔۔جہاں تک مجھے علم ہے مریم کومل پھوپھو کی اکلوتی اولاد" ہے۔۔۔پھر؟؟؟۔۔۔۔۔۔"وہ الجھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

ہم اخیافی بہنیں ہیں۔۔۔"اس نے آہستگی سے اس کی الجھن دور کی۔۔۔"

او۔۔۔تب ہی زونی سے بالکل مریم جیسی مہک آتی ہے۔۔۔۔"وہ دل" ہی دل سوچنے لگا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔ سمجھا۔۔۔۔اور۔۔۔ مریم کیسی ہے ؟؟۔۔"زونی اور مریم"

۔۔۔کچھ ہی ماہ میں بہت محبت کرنے لگیں تھیں ایک دوسرے سے۔۔۔

مریم بہت ذمہ دار لڑکی تھی وہ زونی پر ایسے چھائے رہتی۔۔۔ جیسے کوئی ماں اپنی اولاد پہ چھائے رہتی ہے۔۔۔

ان دونوں نے ہی اپنی زندگی کے سارے سیکریٹس ایک دوسرے سے شیئر کر لیے تھے۔۔۔اس لیے اب زونی جانتی تھی کہ عالیان کا مریم سے کیا تعلق ہے۔۔۔

عالیان نے جو کچھ مریم کے ساتھ کیا اس کی وجہ سے وہ عالیان کے ساتھ اب کمفرٹیبل فیل نہیں کر رہی تھی جیسے پہلے کیا کرتی تھی۔۔۔

بہتر ہے۔۔۔اور بہت جلد مجھے خالہ بننے کا شرف بخشنے والی ہے۔۔۔"اس " نے دانستہ طور پر عالیان کے کان میں یہ بات ڈالی۔۔۔

اس کا گمان تھا کہ عالیان دکھی ہو گا مگر اس کی توقع کے بالکل برعکس۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔۔"بہت بہت مبارک ہو پھر تو۔۔

شکریہ۔۔۔اور آپ مجھے کب پھوپھو بننے کا موقع دے رہے ہیں؟؟۔۔۔"اس نے بس یوں ہی پوچھ لیا تھا۔۔۔

پھر وہ زونی کی توقع کے بالکل برعکس عمل کر گیا۔۔۔

وہ اس سوال پر رنجیدہ سہ ہوا۔۔۔وہ رنجیدگی۔۔۔زونی باسانی اس کے چہرے پر پڑھ سکتی تھی۔۔۔

تم جانتی ہو ایک وقت ہمارا رشتہ اٹھا تھا۔۔" یہ سوال اس نوجوان نے "
بڑے گمبھیر لہجے میں پوچھا۔۔۔

زونی نہیں سمجھ پائی ی اس نے یہ سوال کیوں کیا اچانک۔۔۔

ہمم۔۔۔ جانتی ہوں۔۔" زونی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب"
دیا۔۔۔

میں اس لمحے کو آج بھی کوستا ہوں۔۔۔ اور شاید زندگی بھر کوستا ہی رہوں"
گا۔۔۔ کے میں نے اس پر کیوں یقین نہیں کیا۔۔۔ وہ میرے سامنے بار بار
بول رہی تھی۔۔۔ پر میں نے یقین نہیں کیا۔" وہ بہت ٹوٹے و بکھرے لہجے
میں گویا ہوا۔۔۔

اس کی باتوں میں پچھتاوہ نمایا تھا۔۔۔۔

وہ زونی کو اس لیے نہیں بتا رہا تھا کے اسے اپنا دوست سمجھتا ہے۔۔۔ صرف اس لیے بتا رہا تھا۔۔۔ کے اس کا حالِ دل اس کے محبوب تک پہنچا دے گی۔۔۔۔ ان کانوں تک۔۔۔ جہاں اس کی رسائی ی نہیں اب۔۔۔۔

ایسا نہیں کے میں کوشش نہیں کرتا آگے بڑھنے کی۔۔۔ بس سمجھ لو" ۔۔۔ میں بڑھ نہیں پاتا۔۔۔"اس نے بے بسی سے ہلکا سہ سر سیٹ سے ٹکا کر۔۔۔ زونی کو دیکھ کہا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں گہری اور مفاہمانہ تھیں۔۔۔ جنہیں زونی تو نہ سمجھ سکی۔۔۔ مگر اس کے برابر میں بیٹھا دانش بخوبی سمجھ گیا تھا۔۔۔

یقینا اس کا اشارہ زونی کی جانب تھا۔۔۔

" آپ کو نہیں لگتا آپ بہت سیلفش ہو رہے ہو اپنی محبت میں ؟؟۔۔۔ان لوگوں کا کیا؟؟۔۔۔جن کی انکھیں اپ کے لیے خواب بنتی ہیں۔۔۔اپ کو خوش دیکھنا چاہتی ہیں۔۔۔"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی۔۔۔کے مقابل تیزی سے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔"کیا ان آنکھوں میں مریم کی آنکھیں شامل ہیں ؟؟۔۔۔"

"ہاں۔۔۔" بغیر کسی ہچکچاہٹ کے جواب دیا۔۔۔ "بلکے مجھے یقین ہے جب مریم نے آپ کو حویلی سے اپنی جان کو جوکھم میں ڈال کر نکالا ہو گا تو اسی سوچ کے ساتھ نکالا ہو گا۔۔۔ کہ آپ اگے بڑھیں۔۔۔"

"ہمم۔۔۔" اس نے فقط اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

وہ کیا بتاتا اس لڑکی کو۔۔ کہ آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ اس مہک کو پانے کی چاہ رکھی تھی جو مریم کے پاس سے آتی تھی مگر نصیب نے ساتھ نہ دیا۔۔ وہ لڑکی کسی کالے بلے کی محبت میں مبتلا نکلی۔۔۔۔ اب حال یہ تھا کہ وہ کوشش بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

ریحانہ بیگم اگر جانتیں کہ مریم کو عالیان کی زندگی سے نکال کر۔۔ وہ خود اپنے بیٹے سے محروم ہو جائیں گی۔۔۔ تو یقیناوہ کبھی ایسا نہ کرتیں۔۔۔

وہ اکثر فون پر رویا کرتیں۔۔۔ کہ کاش انہیں پتہ ہوتا۔۔۔ کہ عالیان مریم کو لے کر اتنا سیریس ہے۔۔۔ تو وہ کبھی ایسا نہ کرتیں۔۔۔

ان کے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا اور دوسرا بیٹا منہ موڑے بیٹھا تھا۔۔اب وہ بوڑھی ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر ان کی خدمت کرنے والا۔۔۔ان کا خیال رکھنے والا۔۔۔ان کا دل بہلانے والا۔۔۔ کوئی نہ تھا۔۔۔جبکہ اگر وہ تھوڑا سہ دل بڑا کر کے مریم کو اپنا لیتیں۔۔۔ تو آج ان کا بیٹا ان کے ساتھ ہوتا۔۔۔ان کے گھر میں بچوں کی کلکاریاں گونجتیں۔۔۔۔ وہ یوں اکیلے کمرے میں نہ پڑئی یں رہتی پورے دن۔۔۔۔

بیٹے کی جدائی ی کے غم نے انھیں بیماریاں لگادی تھیں۔۔۔خاص طور پر جب انھیں علم ہوا کے زونی عالیان کی بیوی نہیں۔۔۔اس نے جھوٹ بولا تھا اپنی شادی ٹالنے کے لیے۔۔۔

وہ اپنے والدین سے صاف کہ کر آیا تھا کے وہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتا کسی سے اب۔۔۔وہ اپنی زندگی مریم کی یادوں کے سہارے گزار لے گا۔۔۔

میری چھوڑو۔۔۔یہ بتاؤ تم وہاں سے کیسے نکلیں؟؟۔۔۔کیا کالے بلے "نے مدد کی؟؟؟۔۔۔"وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اس لیے موضوع یک دم بدل گیا۔۔

کالے بلے کا نام سن۔۔۔زونی کا موڈ مزید اف ہوا۔۔۔

ہاں۔۔۔ مدد ہی کی ہے اس نے میری۔۔"وہ عالیان کو بتانے سے کہیں" زیادہ خود کو کنونس کر رہی تھی کہ ایسا ہی ہے۔۔۔

مجھ سے نکاح کرنے کے بعد۔۔۔ شہر چھوڑ دیا پڑھنے کے لیے۔۔۔'' نظر" جھکا کر۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑے سیل کی بلیک اسکرین کو تکتے گویا ہوئی ی۔۔۔

وہ خود بھی نہیں جانتی کیوں۔۔۔ مگر وہ عالیان کو اپنے دل کی بات بتا بیٹھی تھی۔۔۔۔

آخری جملے میں اس کا رنج نمایا تھا۔۔۔۔ کے اس ستمگر نے چھوڑ دیا۔۔۔

اچھا۔۔۔ کیا تم نے نہیں کہا تھا کے وہ تم سے محبت کرتا ہے ؟۔۔۔ "عالیان" چاہ کر بھی اس کے چہرے پر چھائی زنجید گی دیکھ۔۔۔ خود کو روک نہیں سکا یہ سوال کرنے سے۔۔۔

" محبت کرتا تھا تبھی تو نکاح کیا مجھ سے۔۔۔ میرے خوابوں کو ایک بار پھر زندگی بخشی۔۔۔ "اس نے تیزی سے چہرہ اونچا کر۔۔۔ آنکھوں سے آنکھیں ملاتے ہوئے کہا۔۔۔

" تو پھر یہ اداسی کیوں ؟؟۔۔ "دوبدو سوال آیا۔۔۔ اس نوجوان کی آنکھوں میں اشتیاق تھا جاننے کا۔۔۔

" کیونکہ جتنی خوبصورت میں محبت کو سمجھتی تھی۔۔۔ محبت اتنی خوبصورت نہیں ہے۔۔۔ "وہ بے اختیار بول اٹھی۔۔۔

اس کا جواب بہت سادہ سہ تھا مگر بہت گہرا و مفاہمانہ۔۔۔

تم ایسا صرف اس لیے کہہ رہی ہو کیونکہ وہ تمھیں وہ محبت نہیں دے پا رہا " جس کی تم خواہش مند تھیں۔۔۔" کچھ لمحے تو وہ بس سوچتی رہی کہ عالیان جو کہہ رہا ہے وہ ٹھیک ہے یا نہیں؟؟؟۔۔

کیا واقعی اسے محبت سے مسئلہ ہے؟؟ یا محبت نہ مل پانے کے سبب مسائل ہو رہے ہیں؟؟۔۔

پھر زونی کو لگا عالیان بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔۔ وہ محبت کی ترسی ہوئی تھی۔۔ آمن سے محبت کی وجہ ہی یہی تھی۔۔۔ کہ وہ سمجھتا تھا اسے۔۔۔

خیال رکھتا تھا اس کا۔۔۔ مگر اب ستمگر کے پاس وقت ہی نہیں تھا کے ایک کال ہی اٹینڈ کر لے۔۔۔ محبت کیا خاک دیتا۔۔۔

کبھی کبھار ہم منزل پانے کی چاہ میں اس قدر جت جاتے ہیں کہ ہمیں احساس ہی نہیں رہتا کہ منزل پانے کی چاہ کیوں تھی؟؟؟۔۔۔ منزل لازم نہیں تھی۔۔۔ ساتھ و خوشی لازم تھا۔۔ مگر اس کا ہمسفر یہی اہم بات فراموش کر بیٹھا اسکے نزدیک۔۔۔۔

وہ جواب میں پھیکا سہ مسکرا دی۔۔۔۔

زونیشہ آگے سے لیفٹ لینا ہے۔۔۔ یا رائٹ؟؟۔۔" دانش کے استفسار " کرتے ہی۔۔۔ زونی آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

"رائٹ۔۔۔"

گھر پہنچتے ہی اس نے عالیان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔اور گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔

آسائشوں سے بھرے مینشن میں چھائی خاموشی اسے کاٹنے کو دوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ ڈائریکٹ اپنے روم کی جانب بڑھی

بیڈ پر لیٹنے کے بعد اس نے سب سے پہلا کام اپنا سیل نکال کر آمن بخش کا نمبر بلاک کرنے کا کیا تھا۔۔۔۔

اگر آمن بخش کو لگتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے بھاگتی رہے گی پاگلوں کی طرح۔۔۔۔تو یہ صرف اس کی بھول تھی۔۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ یونی سے گھر لوٹی تو سامنے ہی لانچ میں اس حسین نوجوان کو بیٹھا ہوا پایا۔۔۔
اگر چار دن پہلے دیکھا ہوتا۔۔۔تو یقیناً خوشی سے پاگل ہو جاتی۔۔۔لیکن آج۔۔۔آج بات الگ تھی۔۔۔اس نوجوان کو دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر ۔۔۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔

زونیشہ بخش۔۔۔"اسے خود کو یوں اگنور کر کر کے جاتا دیکھ۔۔۔وہ فوراً ہی" کھڑے ہو کر اس کا نام پکارنے لگا۔۔۔۔

بولو۔۔۔" وہ رک کر۔۔اس کی جانب پلٹتے۔۔۔۔بے رخی کی انتہا کو"
چھوتے۔۔۔۔ گویا ہوا۔۔۔

ایک لمحے کے لیے آمن کو محسوس ہوا جیسے وہ جانتی ہی نہیں اسے۔۔۔۔

ان پیپرز پر سائن چاہیے تھے تمہارے۔۔۔"اس کے سنجیدگی سے کہتے"
ہی۔۔۔زونی اسکی جانب آئی۔۔۔

ٹیبل پر پڑا پین اور فائل اٹھا کر۔۔۔بغیر پڑھے۔۔۔ کھڑے کھڑے ہی
سائن کرنے لگی۔۔۔

ایسی بھی کیا جلدی ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کر رہی "
ہو؟؟؟۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے ٹوکنے لگا۔۔۔

کیا لکھا ہے ان میں۔۔ شارٹ کر کے بتا دو۔۔۔ میرا موڈ نہیں ہے پڑھنے "
کا۔۔۔" وہ بیزاریت ظاہر کر رہی تھی۔۔۔اس قدر بیزاریت۔۔۔ کہ آمن
کو محسوس ہوا کہ وہ اس کے ساتھ ایک لمحے بھی نہیں رہنا چاہتی۔۔

بلوری آنکھوں والی لڑکی کی بیزاریت آمن کا پارہ ہائی کر رہی تھی۔۔۔

اس نے غصے کی شدت سے اپنی مٹھیاں بھینچیں۔۔

خود پڑھ لو۔۔۔اتنا پیسہ انگوٹھا چھپوانے کے لیے تو نہیں لگا رہا ناں تم" پر۔۔۔"اگر آپ کے دل میں سامنے والے کے لیے کھٹاس آ جائے۔۔۔تو پھر اس کی ہر بات ہی چبھتی معلوم ہوتی ہے۔۔۔

مانا وہ صرف چوٹ کر رہا تھا کہ وہ پڑھے ڈاکومنٹس کو۔۔۔مگر زونی کو وہ طنز لگا۔۔۔لگا جیسے وہ اپنے احسانات جتا رہا ہے۔۔۔

او۔۔۔تو تم یہ جتا رہے ہو۔۔۔کہ تم میری تعلیم پر بڑا پیسہ لگا رہے ہو۔۔۔"اس لڑکی کی آنکھوں میں غصہ ابھر آیا تھا۔۔۔جنہیں دیکھتے ہی۔۔۔آمن نے فوراً اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"اس کی آواز میں فوراً لچک آئی۔۔۔وہ " بات بڑھانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔پہلے ہی بہت پریشان تھا وہ۔۔۔۔

مطلب جو بھی تھا آئندہ مجھ پر یہ احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ " میں اپنی قابلیت پہ سکالرشپ حاصل کر سکتی ہوں۔۔" وہ جتا کر کہتی ہوئی۔۔۔ ابھی بھی پڑھنے کی زحمت کیے بغیر ڈاکومنٹ پہ سائن کر کے۔۔۔ ٹیبل پر پٹک کر۔۔۔ اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی۔۔۔

زو۔۔۔ میرا نمبر بلاک کیوں کیا ہے تم نے ؟؟۔۔ "اصل آنے کا مقصود تو" اب زبان پہ آیا تھا۔۔۔

وہ اتنی دور پیپر سائن کرانے نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ تو صرف اپنی بیوی کے بلاک لسٹ سے نکلنے آیا تھا۔۔۔

صرف چار دن ہوئے تھے بلاک ہوئے۔۔۔اور وہ پاگل ہو چکا تھا۔۔۔اس قدر پاگل کے سب کچھ چھوڑ چھاڑ۔۔۔اس کے پاس چلا آیا۔۔۔

تم تو ایسے پوچھ رہے ہو جیسے بڑی باتیں کرتے ہو مجھ سے۔۔۔"اس لڑکی " نے پلٹ کر۔۔۔۔طنز کا تیر مارا۔۔۔

زو۔۔۔میرے پاس تمہارے ان بچوں والے کھیلوں کا وقت نہیں" ہے۔۔۔ تمہیں کوئی آئیڈیا بھی ہے میں کتنا پریشان ہوا ہوں تمہارے لیے ان چار دنوں میں۔۔۔"چار دنوں سے اس کے اندر لاوا پک رہا تھا۔۔۔۔کہ اس لڑکی نے بلاک کیا۔۔۔تو کیا کیسے ؟؟؟۔۔۔کیا اس لڑکی کو اتنی بھی سمجھ نہیں۔۔۔۔کہ وہ پریشان ہو جائے گا؟؟۔۔۔

زونی نے ایک لفظ نہ کہا۔۔۔اسے چیخنے دیا خود پر۔۔۔۔

"تمھیں کوئی اندازہ نہیں میں کتنا بیزی رہ رہا ہوں آج کل۔۔۔مجھے سونے تک کا وقت نہیں ملتا ٹھیک طرح۔۔۔ کھانے کا وقت نہیں ملتا اور ان سب کے باوجود۔۔۔میں سب کچھ چھوڑ کر تمہارے لیے آیا ہوں صرف یہ دیکھنے کہ تم ٹھیک ہو کہ نہیں۔۔۔زو پلیز تھوڑا تو سمجھنے کی کوشش کرو میرے حالات کو۔۔۔میرے معاملات کو۔۔۔میری مشکلات کو۔۔۔کب تک بچی بنی رہو گی؟؟؟۔۔۔"اس کا نازک بازو پکڑ کر۔۔ایک جھٹکے سے کھینچا۔۔۔

وہ چلبلی گڑیا اگلے ہی پل اس کے کشادہ سینے سے آلگی تھی۔۔

اس کے اچانک عمل پر۔۔۔بلوری خوبصورت آنکھیں مارے شاکڈ کے پھیلیں۔۔۔

وہ ہر جگہ دیکھ رہی تھی سوائے اس نوجوان کی آنکھوں کے۔۔۔۔ مقابل کو اس کی یہ ادا و بے نیازی شدید ذہر معلوم ہوئی۔۔۔

اس لیے اس کی نرم ٹھوڑی سختی سے پکڑ کر چہرہ اونچا کر۔۔۔اپنی گہری و غصیلی آنکھوں میں جھانکنے پر مجبور کیا۔۔۔

مانا اس نے لہجہ نرم رکھا تھا۔۔۔ مگر دباد باغصہ پھر بھی ابھر ہی آیا تھا آواز میں۔۔۔

"ایک منٹ شاید تمہیں پتہ نہیں ہے عورت بچگانہ حرکتیں بھی اسی مرد کے سامنے کرتی ہے جو اس کے لاڈ اٹھاتا ہے اب وہ باپ ہو بھائی ہو یا شوہر۔۔۔پر تم تو میری کال نہیں اٹھاتے۔۔۔لاڈ کیا خاک اٹھاؤ گے۔۔۔"

اس نے آخری جملہ مقابل کو جتاتے ہوئے۔۔۔ چوٹ کرنے والے انداز میں ادا کیا۔۔۔

میرے پاس وقت نہیں ہوتا تم سے بات کرنے کا۔۔۔ "وہ دو بدو گویا " ہوا۔۔۔ یقیناوہ اس چوٹ کو قبول کرنے کے لیے کسی صورت تیار نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ یہ الفاظ بولنے والی کوئی عام عورت نہیں تھی۔۔۔ وہ عورت تھی جو اسے دنیا میں سب سے زیادہ پیاری ہے۔۔۔ جس کے لیے وہ اپنے نزدیک یہ سب کچھ کر رہا ہے۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو آمن بخش۔۔۔ کے میں دن رات تمھیں کالز و میسجز کرتی" رہوں دیوانوں کی طرح اور تم بے نیاز بادشاہ بنے مجھے اگنور کرتے رہو۔۔۔ "وہ دانت پیستے ہوئے۔۔ طنزیہ استفسار کرنے لگی۔۔۔

وہ نہیں کہہ سکا۔۔۔ مگر چاہتا وہ واقعی یہی تھا۔۔۔۔کے وہ بھلے ہی اس سے بات نہ کر سکے۔۔۔اس کی کال ریسیو نہ کر سکے مگر وہ کالز کرنا نہ چھوڑے ۔۔۔کیونکے اتنی دوری و مصروفیات میں یہ واحد چیز تھی جو انھیں جوڑ کر رکھ رہی تھی۔۔۔۔یہ بھی ختم ہو گئی تو وہ اس سے بہت دور چلی جائے گی۔۔۔

کم از کم بلاک نہ کرؤ۔۔۔" وہ بہت آہستگی سے گویا ہوا۔۔۔جیسے بھنبھنا رہا ہو۔۔۔۔

اس کی آنکھیں منت کرتی معلوم ہوئی یں۔۔۔ان آنکھوں میں نا جانے ایسی کون سی طاقت تھی کے وہ چاہ کر بھی مزید غصہ قائم نہ رکھ سکی۔۔۔۔

میں نہیں نکالنے والی تمہارا نمبر بلاک لسٹ سے۔۔۔۔زیادہ فکر کبھی لاحق " ہو تو میرے باپ کو کال کر کے میرے متعلق پوچھ لینا۔۔۔اگر آپ جیسے مصروف بندے کو وقت میسر آجائے تو۔۔ہا۔" بھیگو بھیگو کے جوتے مار رہی تھی وہ آمن کو۔۔

بلوری آنکھوں سے غرا کر۔۔اپنا بازو جھٹکے سے چھڑاتی۔۔۔مڑ کر جانے لگی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔رکھو میرا نمبر اپنی بلاک لسٹ میں شوق سے۔۔۔مگر سامان " "پیک کرؤ۔۔۔۔

کیا؟۔۔"مارے شاکڈ کے پیچھے مڑی۔۔۔"

وہ ہی جو تم نے سنا۔۔۔ سامان پیک کر وزو۔۔۔ "

ہم واپس جا رہے ہیں۔۔۔ مجھے سمجھ آگیا ہے تمھیں خود سے دور کر کے میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ جب تم قریب تھیں۔۔۔ کم از کم تمہیں میرا احساس تو تھا۔۔۔ ہمارے درمیان یہ لڑائیاں نہیں ہوتی تھیں۔۔۔ "آمن کا ارادہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کا تھا۔۔ وہ سمجھ چکا تھا یہ فاصلے ان کے درمیان دوری کا سبب بن رہے ہیں۔۔۔

آمن میں کہی نہیں جانے والی تمھارے ساتھ۔۔۔ میری پڑھائی چل رہی" ہے" وہ احتجاجاً چیخ اٹھی۔۔۔

پر دینے کے بعد دوبارہ قید کرنے کا کیا مطلب ؟؟۔۔۔

اس کے نزدیک آمن ظلم کر رہا تھا اب اس کی جان پر۔۔پہلے اس کی آنکھوں کو خواب دکھائے۔۔۔اور اب خود ہی انہیں نوچ رہا تھا۔۔۔

"زومیں کوئی بحث نہیں چاہتا۔۔۔تم میرے ساتھ چل رہی ہو اور یہ فائنل ہے۔۔۔جاؤ۔۔۔جا کر سامان پیک کرو۔۔۔"اس بار وہ سختی سے حاکمانہ انداز میں گویا ہوا۔۔۔

"تم پھر مجھے ایک کمرے میں قید کرنا چاہتے ہو؟؟؟۔۔۔"اس لڑکی کی آنکھوں میں سرخ ڈوریں نمایاں تھیں۔۔۔وہ دانت پیستے ہوئے استفسار کرنے لگی

"مجبوری ہے میری۔۔۔اور پھر تم ایسا ظاہر کیوں کر رہی ہو کہ یہ صرف میرے اکیلے کی غلطی ہے۔۔۔مجھے تمہیں کبھی اس طرح ایک کمرے میں قید نہ رکھنا پڑتا۔۔۔اگر تم بھاگتی نہیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔ساری غلطی میری ہے۔۔۔لیکن جہاں میں نے اتنی غلطیاں کی ہیں۔۔۔وہاں ایک اور صحیح۔۔۔میں بھاگ جاؤں گی آمن بخش۔۔۔میں پھر سے بھاگ جاؤں گی۔۔۔تم سے دور۔۔۔تم سے بہت دور۔۔۔اتنی دور کہ تم مجھے کبھی ڈھونڈ تک نہ سکو۔۔۔آمن بخش چوہدری تم مجھے ایک کمرے میں قید صرف اس لیے رکھ پا رہے تھے پہلے۔۔۔کیونکے میں رہ رہی تھی۔۔۔میری مرضی کے بغیر مجھے قید رکھ کر دکھانا اب تم۔۔۔۔"اس کا آخری جملہ آمن کو چیلنج دیتا معلوم ہوا۔۔۔

وہ کمرہ پہلے محفوظ پناہ گاہ تھا۔۔۔اب وہ صرف قید لگ رہا تھا اسے اپنی۔۔۔

زونیشہ۔۔۔"وہ چیخا۔۔۔"

جو کمرہ اسے حفاظت دیتا تھا پوری حویلی کے کتوں سے۔۔۔آج وہی کمرہ اسے صرف اپنی قید لگ رہا تھا۔۔اتنی بڑی سوچ میں تبدیلی کیسے آگئی اس لڑکی کے؟؟۔۔۔آمن کے سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

"چیخو مت آمن بخش۔۔۔میں ڈرتی نہیں ہوں"وہ لڑکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال۔۔۔نڈر لہجے میں بولی۔۔۔

"تو تم نہیں چلو گی میرے ساتھ؟؟۔۔"

"اگر زبردستی لے جانے کی کوشش کروگے مجھے تو سوائے پچھتاوے کے کچھ نہیں بچے گا تمہارے پاس۔۔۔"اس کے لہجے میں دھمکی نمایاں تھی۔۔۔

آمن اس کی دھمکی سن بے اختیار ہی مسکرا دیا

"بعد میں کیا پچھتاؤں گا۔۔۔میں تو ابھی پچھتا رہا ہوں۔۔۔"اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔۔اس قدر سرخ گویا انگارے برسا رہی ہوں مقابل پر۔۔۔

اس کی زلفوں میں انگلیاں الجھا کر۔۔خود سے مزید نزدیک کرتا۔۔۔وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر گویا ہوا۔۔۔

"پچھتاوہ۔۔۔۔کے تمھیں خود سے دور بھیجا ہی کیوں۔۔۔"

"آمن باتوں کو غلط رخ مت دو۔۔۔ بات دوری کی نہیں ہے۔۔۔ بات بے رخی کی ہے۔۔۔ بات لاپرواہی کی ہے۔۔۔۔"زونی احتجاجا فوراہی چیخی تھی۔۔۔

"لاپروائی؟؟۔۔۔اگر میں اتنا ہی لاپرواہ ہوتا تو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا نہ ہوتا۔۔۔"نمبر بلاک ہوتے ہی وہ چوتھے دن اس کے گھر آدھمکا تھا ۔۔۔۔کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔۔۔کہ وہ لاپرواہ نہیں ہے اس کی جانب سے۔۔۔

"تم دونوں اتنا چیخ کیوں رہے ہو؟؟۔۔۔"اچانک آنے والی آواز پر ان دونوں نے ہی سامنے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

فہیم کو دیکھ آمن فوراً ہی زونی سے تھوڑا دور ہٹ کے کھڑا ہوا۔۔۔

ابا۔۔۔دیکھیں یہ کالا بلا مجھے زبردست حویلی لے کے جا رہا ہے"
واپس۔۔۔"زونی نے فہیم کو دیکھتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی جو ایک لمحے پہلے اسے غرا رہی تھی شیرنی کی طرح۔۔۔وہ اپنے باپ کے آتے ہی بھیگی بلی بن کر رو رہی ہے۔۔۔یہ دیکھ۔۔۔آمن کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔

اس نے فوراً ہی اپنی پیشانی مسلی۔۔۔

آمن۔۔تم زبردستی کیوں کررہے ہو اس کے ساتھ؟؟۔۔۔ویسے بھی اس' کی پڑھائی چل رہی ہے۔۔سال کے درمیان میں لے جاکر کیوں اس کا سال ضائع کرنا چاہتے ہو؟؟۔۔۔"فہیم پہلی بار اس کی حمایت میں بولا۔۔۔

مانا وہ مگرمچھ کے آنسو بہا رہی تھی لیکن فہیم کا اپنی حمایت کرنا اس کے دل کو چھو گیا۔۔

فوراً ہی ایک آنکھ میچ کر ہلکا سا فہیم کی جانب دیکھ فدا ہوئی کہ چلو ابلیس کچھ تو کام آیا۔۔۔اور پھر فوراً ہی دوبارہ بچوں کی طرح بلک بلک کر۔۔۔پہلے سے زیادہ چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا۔۔

چاچا۔۔۔اس کا سال ضائع نہیں ہو گا میں پیپر دینے لے اؤں گا اسے۔۔۔" ابھی اس سے کہیں۔۔۔کے میرے ساتھ چلے۔۔۔"وہ سنجید گی سے کہتا۔۔۔آنکھوں ہی آنکھوں میں فہیم کو مطمئن کر رہا تھا۔۔۔

زونی آمن تمھیں واپس لے آئے گا۔۔۔اس لیے ضرورت نہیں ہے اتنا" رونا دھونا کرنے کی۔۔۔۔ چلو جاؤ اپنے شوہر کے ساتھ۔۔۔"زونی نے غرا کر فہیم کو دیکھا۔۔۔ایک لمحے پہلے جو تھوڑا بہت پیار آیا تھا اس پر۔۔۔وہ بھی مانو ہوا میں کہیں غائب ہو گیا۔۔۔

بلکہ اب پچھتا رہی تھی کہ اسے بیچ میں لائی ہی کیوں۔۔۔اس سے تو خود ہی لڑ لیتی تو اچھا تھا۔۔۔

اب وہ پھر اسے کمرے میں لے جا کر قید کر دے گا۔۔اور خود باہر کی رنگینیوں میں مست ہو جائے گا۔۔۔اس خیال سے ہی زونی کو اپنا دل بھاری ہوتا محسوس ہوا۔۔۔

میں کہیں نہیں جانے والی اس کے ساتھ۔۔اگر زیادہ لاڈ آرہا ہے اپنے داماد" پر۔۔۔تو آپ ہی اپنے داماد کے ساتھ کیوں نہیں چلے جاتے۔۔ بڑے آئے کہیں کے۔۔۔۔"فہیم حیران رہ گیا تھا ایک لمحے میں اس لڑکی کی آنکھیں بدلتی دیکھ۔۔۔وہ تو گرگٹ سے بھی تیز رنگ بدلتی تھی۔۔۔

زونیشہ فہیم کو برہمی سے کہتی۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس کی بکس وغیرہ پیک کروا کر۔۔۔ گاڑی میں رکھوا دیں۔۔۔ باقی اپنی " اڑیل شیرنی کو لے جانا میرا کام ہے۔۔" وہ فہیم سے کہتا ہوا۔۔۔ فوراً ہی زونی کے پیچھے چل دیا۔۔۔

اگلے ہی لمحے۔۔۔ پورے لانج میں زونی کی چیخیں گونجنے لگیں۔۔۔

فہیم نے دیکھا کیسے وہ کڑیل نوجوان کسی آٹے کی بوری کی طرح اسے کندھے پر لاد کر باہر لے جا رہا تھا۔۔۔

آمن بخش۔۔۔ مجھے نیچے اتارو۔۔۔ میں نے کہا مجھے نیچے اتارو۔۔۔ تم یہ " اچھا نہیں کر رہے۔۔ آمن۔۔۔ میں نہیں جاؤں گی اس قید خانے میں دوبارہ۔۔۔ میں نے کہا ناں مجھے نیچے اتارو۔۔۔"آمن نے اسے بیک سیٹ پر آرام سے بیٹھایا۔۔۔

ابھی زونی مزید کچھ کر پاتی۔۔۔اس سے قبل ہی آمن نے نجانے کہاں سے ہتھکڑی نکالی اور اپنے اور اس کے ایک ایک ہاتھ کو اس میں قید کر دیا۔۔۔۔۔ وہ مارے شاکڈ کے دیکھتی ہی رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا ہے ؟؟۔۔۔ کھولو اسے۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔

"میں تمہیں بتانا بھول گیا۔۔۔میں پوری تیاری سے آیا تھا زو۔۔۔۔۔۔" وہ لڑکی نہیں جانتی اس کا ایک بلاک کرنا امن بخش کا دماغ ہلا گیا تھا۔۔۔یہی سبب تھا کہ وہ پوری تیاری سے آیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا آفت کی پڑیا کو واپس لے جانا آسان نہیں ہو گا۔۔۔

جلے پر نمک چڑھکنے والے انداز میں مسکراتا۔۔ وہ اس کا سرخ ہوتا گال نرمی سے چوم گیا۔۔۔۔

یعنی تم مجھے لے جانے آئے تھے ؟؟۔۔"ارادہ شروع سے ہی واپس لے جانے کا تھا اگر یہ علم ہوتا تو وہ کبھی بھی لڑائی ی کو اس پوائنٹ پر نہ پہنچنے دیتی۔۔۔۔کے وہ واپس لے جانے کی بات کر سکے۔۔

"ہاں۔۔۔اور تم جانتی ہو ناں مجھے۔۔۔ باتوں کو اپنے حق میں موڑنا مجھے باخوبی آتا ہے۔۔۔" وہ مفاہمانہ انداز میں مسکراتا۔۔۔اس لڑکی کا دوسرا گال بھی چوم گیا تھا۔۔۔

اب تھوڑا آگے ہو کر میرے لیے جگہ بناؤ کیونکہ میں دوسری سائیڈ سے آ "
کر نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔"اس حسین نوجوان کے مسکرا کر کہتے ہی۔۔۔زونی
اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی۔۔۔

اوکے۔۔جیسی تمہاری مرضی۔۔۔مجھے تمہاری گود میں بیٹھنے میں کوئی "
مسئلہ نہیں ہے"اسے اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلتا دیکھ۔۔۔وہ مسکرا کر
لاپرواہی سے کہتے ہوئے بیٹھنے لگا۔۔۔

زونی کو محسوس ہوا۔۔۔کہ وہ واقعی اس کی گود میں بیٹھ جائے گا بغیر کسی
ہچکچاہٹ کے۔۔۔

اگلے ہی پل وہ فورا آگے ہوئی۔۔۔

"کیا؟؟۔۔آگے کیوں ہو گئیں؟؟۔۔اٹس اوکے۔۔۔میں ایڈجسٹ ہو جاتا تمھاری چھوٹی سی گود میں۔۔"وہ بے شرمی سے مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔تو زونی کی گال لال ہوئے۔۔۔

اسے غرا کر ایک نگاہ دیکھنے کے بعد۔۔وہ فوراً ہی فاصلہ درمیان میں قائم کر گئی تھی۔۔۔

گاڑی کے چلتے ہی آمن نے اس کی لمبی خوبصورت و نازک انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔اس کا ہاتھ اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

زونی پہلے تو لاپرواہی ظاہر کرنے لگی۔۔۔جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا۔۔۔مگر اگلے پل۔۔۔جب اس کا گرم لمس انگلیوں پر محسوس ہونے لگا

۔۔۔تو اس نے چونک کر اپنے برابر میں بیٹھے نوجوان کی جانب دیکھتے۔۔۔اپنا ہاتھ واپس کھینچنے کی کوشش کی۔۔۔

اس کے اچانک و سختی سے کھینچنے کے سبب آمن کا ہاتھ بھی کھنچا چلا آیا تھا۔۔۔

کھنچائی کے سبب آمن کے ہاتھ میں رگڑ آ گئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ حسین نوجوان ہاتھ چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اس لیے اس نے دوبارہ کھینچا اپنی جانب۔۔۔ مگر اس کا عمل زونی کے مقابلے بہت نرم تھا۔۔۔

اس نوجوان نے پھر زونی کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر مس کر لیا۔۔۔زونی دوبارہ کھینچنے ہی لگی تھی۔۔۔جب اس کی نگاہ آمن کی کلائی پر آئے لال نشان پر گئی۔۔۔جو اس کی گوری جلد پر الگ ہی چمک رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھنے کے بعد دل اچانک ہی گلٹ میں مبتلا ہوا۔شرمندہ سی ہو کر فوراً ہی کھڑکی کی جانب رخ موڑ گئی۔۔۔

وہ آمن کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔کسی صورت نہیں۔۔۔آمن کو تکلیف پہنچانا اس کے لیے ایسا ہی تھا جیسے خود کو تکلیف پہنچانا۔۔۔

کچھ دیر گزری تھی۔۔کہ اس کا سیل رنگ ہونے لگا۔۔۔جو آمن کی پاکٹ میں تھا۔۔۔

آمن نے سیل نکالا۔۔۔عالیان کا نام اسکرین پر چمکتا دیکھ اس کی انکھیں سرخ ہوئیں۔۔۔

اس نے حیرت سے پلٹ کر زونی کی جانب دیکھا۔۔۔

زونی جو اسے میسج کیا کرتی تھی وہ پورے دن کی باتوں پر مبنی ہوتے تھے۔۔۔ ان میں تو کہیں بھی یہ ذکر نہیں تھا۔۔کہ وہ عالیان سے ملی ہے۔۔۔ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کے ہاتھ سے سیل جھپٹ لیا گیا۔۔۔

ہیلو عالیان۔۔۔"زونی نے اس کے سامنے ہی کال ریسیو کر کے۔۔۔سیل" کان سے لگایا۔۔۔

ہیلو۔۔۔وہ۔۔۔زونی۔۔وہ مجھے تم سے ایک فیور چاہیے تھا۔۔"اس کی آواز میں لچک اور ہچکچاہٹ نمایاں تھی۔۔۔

ہاں بولیں۔۔۔"آمن کی آنکھیں ٹوسٹ ہوئیں۔۔۔اتنی عزت۔۔۔۔"

اس کی آواز کی نرمی بھی جیسے آمن کا دل جلا رہی تھی۔۔۔

کیا تم میری ایک بار مریم سے بات کرا سکتی ہو؟؟۔۔۔پلیز۔۔۔صرف ایک بار۔۔۔۔"عالیان نے خاصہ منتی انداز میں التجا کی۔۔۔

اس نے زونی کی بہت مدد کی تھی مشکل وقتوں میں۔۔۔۔اس لیے زونی کو ٹھیک نہ لگا ڈائریکٹ منع کرنا۔۔۔

چلیں میں مریم سے بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔ مگر میں کوئی وعدہ نہیں "
" کر رہی اس وقت۔۔۔

اوکے۔۔۔ شکریہ۔۔اور تم ٹھیک ہو؟؟۔۔ موڈ ٹھیک ہوا تمہارا؟؟۔۔"وہ"
بہت شکر گزار تھا اس کا۔۔۔

مقابل کے دوستانہ انداز میں سوال کرتے ہی۔۔۔ زونی نے منہ بسور کر اپنے
برابر میں بیٹھے نوجوان کی جانب دیکھا۔۔۔ جو اسے ہی آنکھوں میں شعلے
بھرے تک رہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ بلکے اور خراب ہو گیا ہے۔۔ اس لمحے جو کالے بلے کی آنکھوں "
میں جیلسی ہے۔۔۔ مجھے نہیں لگتا اسے دیکھنے کے بعد مجھے آپ سے مزید

بات کرنی چاہیے۔۔۔اس لیے میں فون رکھتی ہوں۔۔۔اللہ حافظ" مانا آمن نے ایک لفظ نہیں کہا تھا لیکن وہ پڑھ سکتی تھی اس کی آنکھوں کو۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کا شوہر کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو اس کے حوالے سے۔۔۔

اس کے جملے سنتے ہی آمن کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ بکھر ئی۔۔۔

عالیان کو اللہ حافظ کہنے کا موقع دیے بغیر وہ کال ڈسکنیکٹ کر گئی تھی۔۔۔ دوسری جانب عالیان بھی اس کے جملے سن مسکرادیا۔۔ مگر وہ مسکراہٹ اس کی آنکھوں تک نہیں پہنچی۔۔۔

سفر خاموشی سے جاری تھا۔۔اس کا نرم ہاتھ ابھی بھی آمن کے ہاتھوں میں تھا۔۔جسے وہ کبھی اپنے دل کے مقام پہ مس کرتا۔۔تو کبھی اپنے ہونٹوں سے رگڑتا۔۔۔تو کبھی اسے اپنی ناک کے قریب لے جاکر سونگھنے لگتا۔۔۔اس کی مہک کو کتنا مس کیا ہے اس نے۔۔۔یہ فقط وہ اور اس کا دل ہی جانتا ہے۔۔۔

وہ فجر کی اٹھی ہوئی تھی۔۔اس لیے نیند کے جھونکے لینے لگی۔۔۔اس نے اپنا سر پیچھے سیٹ سے ٹکا کر۔۔۔خود کو نیند کی آغوش میں دے دیا۔۔۔

بس اس لڑکی کے سونے کی دیر تھی آمن فوراً ہی اس کے قریب آگیا ۔۔۔۔۔

اس چلبلی گڑیا کے سر کو آہستگی سے اپنے سینے سے ٹکایا۔۔۔

اس کی گرم سانسوں کو اپنے سینے پر محسوس کر۔۔ جیسے دل کو سکون میسر آیا ہو۔۔۔

سورج اپنی آخری کرنیں سمیٹ رہا تھا۔۔۔ جس کا منظر نہایت ہی خوبصورت تھا۔۔۔ آمن اپنی ٹھوڑی اس لڑکی کے سر پر ٹکا کر۔۔۔ کھڑکی سے باہر کا حسین منظر دیکھنے لگا۔۔۔

اس نے آج اپنا سیل ایروپلین موڈ پر لگا رکھا تھا۔۔۔ تاکہ ان خوبصورت لمحات میں کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔

آنکھ کھلی تو خود کو اس کے سینے سے لگا پایا۔۔۔ اس کی باڈی کی ہیٹ میں وہ خاصہ پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس کے پرفیوم کی مہک نے زونی کو اپنے حصار میں جکڑا۔۔۔

اس لڑکی نے فوراً ہی آنکھیں دوبارہ موند لیں۔۔۔

کوئی احتجاج نہیں کیا۔۔۔اور نہ ہی وہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔بلکہ الٹا اور اس حسین لڑکے کے قریب ہو کر۔۔۔اپنے الٹے ہاتھ سے اس کے پیٹ کے گرد حصار باندھا۔۔۔

مقابل کو نہیں علم۔۔۔کہ وہ اٹھ چکی ہے۔۔اور نہ ہی اس لڑکی نے اسے محسوس ہونے دیا۔۔۔

آنکھیں موندے موندے۔۔۔اسے دوبارہ کب نیند آگئی۔۔۔اسے علم نہیں۔۔۔

"زو۔۔۔اٹھو۔۔۔ہم حویلی پہنچ گئے ہیں۔۔۔"
اس نے آہستگی سے اس کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے کان کے پیچھے کرتے سرگوشی کی۔۔۔

وہ اسے سوتا ہوا ہی باہوں میں بھر کر حویلی کے اندر لے جاتا۔۔۔اگر ہاتھ میں ہتھکڑی نہ بندھی ہوتی۔۔۔

"یہ کہو۔۔۔میرے قید خانے پہنچ گئے ہیں۔۔۔" وہ نروٹھے پن سے کہتی۔۔۔فوراً ہی سیدھی ہوئی۔۔۔

زونی اس کے سینے سے ہٹی۔۔ تو اس کی سانسوں کی گرمی بھی آمن کو خود سے دور ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

کہا کچھ نہیں۔۔۔ بس شکوے سے اس کی جانب دیکھ۔۔۔ گاڑی کا ڈور کھول کر اترنے لگا۔۔۔

" یہ تو کھول دو۔۔۔ کیا اس کے ساتھ باندھ کر مجھے اندر لے کر جاؤ گے ؟؟۔۔" زونی نے خاصہ جھنجھلا کر۔۔۔ ہتھکڑی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔۔ طنزیہ استفسار کیا۔۔۔

" تم صرف یہی کیوں دیکھ رہی ہو کہ تم بندھی ہوئی ہو؟؟؟۔۔۔ یہ کیوں نہیں دیکھتیں۔۔۔ کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی بندھ ہوا ہوں۔۔۔" زونی اپنی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جبکہ آمن نیچے اتر کر کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔

اس کے حسین چہرے کے قریب آ کر۔۔ان بلوری آنکھوں میں جھانک کر۔۔۔ شکوتا استفسار کیا۔۔۔

تم اپنی مرضی سے بندھے ہو۔۔۔میں نے نہیں باندھا تمہیں۔۔"وہ " آنکھیں چھوٹی کر۔۔۔ کھا جانے والی نگاہ سے مقابل کو گھورتی۔۔۔بے نیازی سے بولی۔۔۔

واقعی تم نے نہیں باندھا؟؟؟۔۔۔"اس کی ناک سے اپنی ناک مس " کر۔۔اس کی میٹھی مہک کو سونگھتے۔۔۔ بھرائی آواز میں استفسار کیا۔۔

وہ پوچھ نہیں رہا تھا۔۔۔وہ تو جتا رہا تھا۔۔۔کہ یقیناوہ تم ہی ہو جس نے مجھے باندھا ہے۔۔۔نہ صرف ہاتھوں سے بلکہ دل اور روح سے بھی۔۔۔

اس کی نزدیکی۔۔۔

اس کے مردانہ پرفیوم کی مہک۔۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی۔۔۔

اس کا ناک سے ناک مس کرنا۔۔۔

اس کی بھرائی اواز۔۔۔

پورے جسم میں ایک نئے احساس وچاہ کو پیدا کر گیا تھا۔۔۔

احساس۔۔۔اس کی بے پناہ محبت کا۔۔

چاہ۔۔۔اس کی قربت کی۔۔۔

چلو زو۔۔۔"وہ بھرائی آواز میں کہتا۔۔۔اپنے بکھرتے جذبات پر قابو پا کر" ۔۔۔ایک قدم دور ہٹ کر۔۔۔گویا ہوا۔۔۔

ان دونوں کے حویلی میں داخل ہوتے ہی۔۔۔زونی نے ڈائریکٹ کمرے کا رخ کیا۔۔۔

زونی۔۔۔"اچانک آنے والی کھنک دار آواز پر اس کے قدم رکے۔۔۔"

مریم جو تخت پر اپنی ساس اور ددیا ساس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔فورا ہی اتر کر اس کی جانب آئی۔۔۔۔

آرام سے مریم۔۔۔۔یوں دوران حمل بچوں کی طرح اچھلنا ٹھیک نہیں ہے تمہارا۔۔۔"شاہین بیگم فورا ہی ٹوکنے لگی تھیں۔۔۔

وہ خاندان کو پرپوتا دینے والی تھی۔۔۔یہی سبب تھا کہ اس کا خیال شہزادیوں کی طرح رکھا جا رہا تھا۔۔۔اور سب سے زیادہ خیال رکھنے والی بھی شاہین بیگم

ہی تھیں۔۔۔ان کا تو بس نہ چلتا ہو کہ مریم کے پاؤں زمین پہ نہ پڑنے دیں۔۔۔

معذرت اماں۔۔"وہ ہلکے سے معذرت کرتی۔۔فوراً ہی زونی کی جانب" تیزی قدم بڑھاتی چل دی۔۔۔

"زونی۔۔۔"

مریم۔۔"وہ دونوں ہی بڑی محبت و گرم جوشی سے گلے ملیں۔۔۔"

مریم اور زونی کی تقریباروزانہ ہی بات ہوا کرتی تھی سیل پر۔۔۔۔

"آج کیا بات ہے؟؟۔۔ یہ باہر کیسے نظر آرہی ہے کمرے سے؟؟۔۔" شمیم بیگم زونی کی جانب دیکھ۔۔۔۔ حیرت سے بولیں۔۔

"کہیں سے آرہے ہو تم دونوں؟؟؟۔۔۔ کیا طبیعت خراب ہے اس کی؟؟؟" شاہین بیگم تفتیشی انداز میں پوچھنے لگیں۔۔ چونکہ انہیں یاد نہیں پڑتا کہ انہوں نے زونی کو کمرے سے نکلتے دیکھا ہو صبح سے۔۔۔

زونی کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھی ان لوگوں کے نزدیک۔۔۔ تو اگر آج وہ کمرے سے باہر نکلی ہوئی تھی۔۔ اور وہ کہیں باہر سے آرہی تھی آمن کے ساتھ۔۔۔ تو شاہین بیگم نے اندازہ لگایا کہ شاید وہ ڈاکٹر کے یہاں سے آرہی ہو۔۔۔

آمن نے زونی کے دوپٹے سے اپنا اور زونی کا ہاتھ کور کر رکھا تھا ہتھکڑی والا۔۔۔تا کہ کسی کو نظر نہ آئے۔۔۔ لیکن اس کے باوجود شاہین بیگم کی تیز نگاہوں نے ان دونوں کی انگلیوں کو الجھا دیکھ لیا تھا۔۔۔ جس سے انہوں نے اندازہ لگایا کہ آمن پر سے ابھی تک زونی کا بخار اترا نہیں ہے۔۔۔

پھر وہ تھوڑا الجھیں۔۔۔ آٹھ نو مہینے بہت ہوتے ہیں کسی لڑکی سے دل بھر جانے کے لیے۔۔۔ پھر آمن کا بخار جوں کا توں کیسے ؟؟۔۔۔

آمن نے جواب دینے کی زحمت نہ کی۔۔۔اور زونی کا ان سے بات کرنے کا کوئی دل نہ تھا۔۔۔اس لیے خاموشی ہی انھیں جواب میں موصول ہوئی۔۔۔

مریم۔۔۔تو ایسے کیوں زونی سے گلے مل رہی ہے جیسے سالوں سے بچھڑی ہوئی ہے؟؟۔۔۔"شاہین بیگم اب بھی تفتیش کرنا بند نہیں کر رہی تھیں۔۔۔

اس کی صبح سے طبیعت خراب تھی ناں اس لیے۔۔۔"مریم کو کچھ سوجھ نہیں رہا تھا کہ کیا جواب دے۔۔۔دو تین لمحوں کی خاموشی کے بعد۔۔۔وہ اہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے؟؟۔۔۔دیکھنے سے تو بالکل ٹھیک لگ رہی ہے"شمیم بیگم زونی کا سر تھا پاؤں جائزہ لیتے۔۔۔ تیزی سے بولیں۔۔۔

الٹیاں۔۔"کچھ سمجھ نہ آیا تو وہی کہہ دیا جو خود کو تکلیف تھی۔۔۔ "

ہیں؟؟۔۔۔کیا یہ بھی امید سے ہے؟؟۔۔"رانی بیگم جو اسی وقت وہاں پر" چائے کے کپ لے کر پہنچی تھیں زونی کی جانب دیکھ۔۔ حقارت سے استفسار کرنے لگیں۔۔۔

پتھر کی مورت بنے کیوں کھڑے ہو دونوں؟؟۔۔زبان نہیں ہے کیا منہ " میں؟؟۔۔جواب دو۔۔"شاہین بیگم سے اب صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔وہ جاننا چاہتی تھیں کیا واقعی وہ امید سے ہے۔۔۔

مریم نے فوراََ ہی اپنا سر کھجانا شروع کر دیا تھا۔۔الٹیوں کی بیماری کہتے وقت اس نے تو یہ سوچا ہی نہیں۔۔۔کہ بات کہاں تک پہنچے گی۔۔۔

مریم میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں ٹھیک ہے۔۔"زونی اہستگی سے " مریم کے کان میں کہتی۔۔۔اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس کا دل ہی نہیں تھا ان لوگوں سے اپنا سر کھپانے کا۔۔۔

" دیکھ رہی ہے اماں۔۔۔اس لڑکی کے تو مزاج ہی نہیں مل رہے۔۔۔ کہیں واقعی امید سے تو نہیں ہے یہ۔۔ "رانی بیگم کٹنیوں کی طرح فوراً ہی شاہین بیگم سے اس کی شکایت لگانے لگی تھیں۔۔۔

" شک تو مجھے بھی یہی ہے۔۔۔ چاند چڑھے گا تو سبھی دیکھیں گے۔۔ رک جا کچھ دن۔۔۔۔۔"
وہ اپنی آنکھیں سوچنے والے انداز میں گھماتی۔۔۔ گمبھیر لہجے میں گویا ہوئیں۔۔۔

مریم وہیں کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔وہ جانتی تھی ایسا کچھ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس نے کچھ نہ کہا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

اپنے کمرے میں آتے ہی وہ پورے لانچ میں نظر گھمانے لگی۔۔۔

کمرے کی ہر چیز ویسے ہی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گئی تھی۔۔۔

ابھی وہ کھڑی کمرہ دیکھ ہی رہی تھی کے پیچھے سے آکر۔۔۔آمن نے ہلکے سے جھک کر اس کے کان پر پھونک ماری۔۔۔

ہلکا سہ چونک۔۔۔اس نے فوراً ہی پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔

کالے بلے کھولو اسے۔۔۔الجھن ہو رہی ہے مجھے اس سے۔۔۔" وہ خاصہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

" تم سن بھی رہے ہو میں کیا بول رہی ہوں؟؟۔۔۔کھولو آمن اسے۔۔" وہ اتنا جھنجھلا رہی تھی ہر چیز سے۔۔۔۔مگر مقابل۔۔۔وہ تو ہر چیز کا جواب سوائے مسکراہٹ اور فدا فدا نظروں کے کچھ نہیں دے رہا تھا۔۔۔جس کے سبب اس کی جھنجھلاہٹ مزید بڑھنے لگی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

" کیا نہیں؟؟۔۔"اس کا ایک لفظی جواب کس بات کے متعلق تھا وہ نہ سمجھ سکی۔۔۔فوراً ہی الجھ کر پوچھا۔۔۔۔

سن نہیں رہا؟؟؟۔۔۔۔یا کھول نہیں رہا؟؟؟؟۔۔۔۔

"تو زونی جب تم نے مجھ سے کہا۔۔۔۔کہ تم بھاگ جاؤ گی مجھ سے دور۔۔۔تو تمہیں پتہ ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔کہ جواب میں تمہیں روکنے کے لیے میں کچھ نہ کچھ تو کروں گا۔۔" خاصہ نرمی سے جواب دیا۔۔۔جیسے ہاتھ میں ہتھکڑی باندھ کر رکھنا کوئی بہت نارمل بات ہے۔۔

"کیا؟؟؟۔۔۔۔تو کیا تم مجھے خود سے باندھ کے رکھنے والے ہو اس ہتھکڑی سے؟؟؟۔۔ہاں؟؟؟؟۔۔سیریسلی؟؟؟۔۔" وہ خاصہ حیرت و بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

وہ لڑکی نہیں جانتی۔۔۔اگر اسے اپنے ساتھ رکھنے کے لیے ہتھکڑی باندھ کے رکھنا پڑے ہمیشہ۔۔تو بھی آمن بخش تیار تھا۔۔۔

تمھیں بھاگنے کی دھمکی نہیں دینی چاہیے تھی مجھے۔۔۔"وہ گمبھیر لہجے " میں گویا ہوا۔۔۔جیسے جتا رہا ہو کہ تم نے خود زخمی شیر کو چھیڑا ہے۔۔۔

وہ پہلے ہی اس کی جدائی سہہ رہا تھا۔۔رہا کتنا تھا وہ اپنی نئی دولہن کے ساتھ۔۔ایک ماہ۔۔۔وہ بھی دن رات کام میں گزرے۔۔۔اس کے باوجود وہ لڑکی اس کے منہ پر کھڑے ہو کر اسے دھمکی دے رہی تھی کہ وہ بھاگ جائے گی۔۔۔اس دھمکی کے بعد وہ اس سے امید بھی کیسے کر سکتی تھی۔۔کہ وہ جواب میں نرمی دیکھائے گا۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو۔۔" وہ غصے سے کہتی پاؤں پٹک کر جانے لگی۔۔۔ "
ہتھکڑی کے سبب آمن بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا۔۔

"آمن مجھے فریش ہونے جانا ہے۔۔یہ ہتھکڑی کھولو۔۔ "
آمن کا اس کے پیچھے آنا۔۔۔اسے زہر لگ رہا تھا۔۔۔وہ جھنجھلا کر ایک گہرا سانس بھر۔۔اس حسین لڑکے کی جانب واپس پلٹ۔۔۔آہستگی سے گویا ہوئی۔۔۔

"میں شوہر ہوں تمہارا۔۔۔ساتھ چل لیتا ہوں۔۔ "
لاپرواہی سے گویا ہوا۔۔

چھیییی۔۔۔آمن۔۔۔" وہ اعتراضاً واحتجاجاً زور سے چیخی۔۔۔"

کیا؟؟۔۔۔جب تم بوڑھی ہو جاؤ گی۔۔اور تمہارے ہاتھ پاؤں ٹھیک طرح کام نہیں کریں گے تب بھی میں ہی مدد کروں گا تمہاری۔۔۔اچھا ہے ابھی سے پریکٹس ہو جائے۔۔۔"

اس لمحے زونی کو سمجھ نہ آیا شرم وحیا زیادہ آئی۔۔۔یا مقابل پر غصہ۔۔۔

وہ ٹماٹر کی طرح لال ہو گئی تھی مکمل۔۔۔

"کالے بلے کھول دو اسے۔۔۔اس سے پہلے کہ میرا دوسرا ہاتھ چلنا شروع ہو جائے۔۔"اس کا پارہ اب آسمانوں سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اس نے خاصہ غرا کر دھمکی دی۔۔۔

چلالو۔۔اور بن جاؤان دوزخی عورتوں میں سے۔۔۔جو اپنے شوہر کو مارتی"
ہیں۔۔۔"اس خوبصورت کرڑیل نوجوان کے دنیا جہان کی معصومیت و
مظلومیت اپنے چہرے پر سجائے
کہتے ہی۔۔۔زونی دل ہی دل کڑکڑائی۔۔۔

چلو جی کالے بلے نے اپنے شوہر ہونے کاٹرمپ کارڈ استعمال کرنا شروع کر"
"دیا ہے۔۔۔بس اسی کی کمی رہ گئی تھی میری زندگی میں۔۔

آمن پلیز کھول دو۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔"اس بار جھنجھلاہٹ "
سے کہیں زیادہ اسکے لہجے میں عجلت تھی۔۔۔

" پہلے وعدہ کرو۔۔۔مجھے چھوڑ کر بھاگنے کا سوچو گی بھی نہیں۔۔۔ "

"آمن۔۔واقعی؟؟۔۔۔ مطلب۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔اور تم مجھ سے یوں کھڑے ہو کر وعدے لے رہے ہو۔۔"اس لمحہ آمن بخش پہ اتنا غصہ آرہا تھا کہ انتہا نہیں تھی۔۔۔

اگر وہ اس کا شوہر نہ ہوتا تو یقیناً اب تک ایک دو توڑ کا چکی ہوتی اس کے۔۔۔

دانت پیستے ہوئے۔۔ایک ایک لفظ چبا چبا کر۔۔۔ بمشکل پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔میں صرف وعدہ نہیں لے رہا۔۔۔ تم چاہو تو میں ساتھ چلنے کے لیے بھی تیار ہوں۔۔"وہ نرمی سے کہتا اس کا بی پی مزید ہائی کر گیا۔۔۔

زونی کو لگا۔۔۔اس کا دماغ اڑ جائے گا۔۔اس سے زیادہ وہ اپنے سامنے کھڑے ڈھیٹ و بے شرم آمن بخش کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

"آمن۔۔۔مجھے واش روم جانا ہے۔۔۔"حلق کے بل چیخی۔۔۔

"تو چلو۔۔۔کس نے روکا ہے؟؟۔۔"وہ ناسمجھی و معصومیت کی انتہا کو چھوتے۔۔۔کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔۔۔

"کالے بلے میں بتا رہی ہوں۔۔۔میں تمھارا خون کر دوں گی اب۔۔۔اگر تم نے یہ نہیں کھولا تو۔۔۔"وہ سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ دھاڑی تھی۔۔۔مگر مقابل پہ کوئی اثر نہ تھا۔۔۔

"مجھ معصوم کا خون کرنے کے لیے تیار ہو۔۔۔وعدہ کرنے کے لیے نہیں۔۔۔عجیب؟؟۔۔"وہ حسین نوجوان طنزیہ کہہ کر ہلکا سہ مسکرایا۔۔۔

اس سے زیادہ وہ یہ ٹارچر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔یہ انتہا تھی اس بیچاری کی۔۔۔اس کے گال سرخ پڑ گئے تھے۔۔دونوں پاؤں کو ایک دوسرے میں مضبوطی سے بھینچ رہی تھی پریشر روکنے کے لیے۔۔۔۔

ایک گہرا سانس بھر۔۔۔"اوکے۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔میں سوچوں گی بھی نہیں بھاگنے کا۔۔۔"

اس کے وعدہ کرتے ہی۔۔۔آمن کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

"ویسے میں پھر بھی چل سکتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔میں تمہارا شوہر ہوں یار۔۔۔مجھ سے کیسی شرم۔۔۔"اب ہر روز تو موقع نہیں ملتا نازونیشہ بخش چوہدری کو قابو میں کرنے کا۔۔۔
اس لیے جب وہ قابو آئی تھی۔۔۔تو خوب مزے لے رہا تھا۔۔۔

اس کے چلبلے انداز میں کہتے ہی۔۔۔زونی نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔۔۔

آمن بخش میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے۔۔۔" ابھی دھمکی دے ہی رہی تھی کہ مقابل اس کے کان کے پاس منہ لا کر۔۔۔ اس کے کان کی لو سے اپنے ہونٹ مس کرتے۔۔۔ بھرائی آواز میں گویا ہوا۔۔"میں بھی یہی چاہتا ہوں۔۔۔ تم چھوڑو نہ مجھے۔۔

اس کی سانسوں کی گرمی زونی کو اپنی گردن جھلساتی معلوم ہوئی۔۔۔

زونی اس کی قربت میں خود کو پگھلتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔

اس کی حالت پر ترس کھاتے۔۔۔آمن نے ہتھکڑی کھولی۔۔۔

وہ ایک لمحے کی دیری کیے بغیر۔۔۔فوراہی واش روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔جب کہ آمن مسکرارہاتھا۔۔۔

ساتھ چلوں؟؟۔۔"اس نے مضحکہ خیز انداز میں پیچھے سے چھیڑنے کی " نیت سے آواز لگائی۔۔۔

مر جاؤ گڑ کھاکے۔۔"واش روم کے دروازے پر پہنچ کر۔۔۔بغیر پیچھے " مڑنے کی زحمت کیے۔۔۔دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

ویسے تو میں میٹنگ میں جانے کا سوچ رہا تھا۔۔لیکن اب جب تم مجھے گڑ" کھلانے کے لیے تیار بیٹھی ہو۔۔تو میں کہیں نہیں جارہا جانے من۔۔۔"وہ

شوخی وذو معنی انداز میں کہتا بیڈ پر لیٹنے والے انداز میں۔۔بے جان ہو کر گرا۔۔

مانا وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔ مگر ایمیجن کر سکتا تھا زونی کے گال کس قدر لال ہو گئے ہوں گے اس کے جملے سن۔۔۔

یہ لو۔۔۔یہ کھاؤ۔۔۔"اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ شاہمیر بخش چوہدری " کا اتنا کیئرنگ روپ بھی دیکھے گی اپنی زندگی میں۔۔۔

وہ اسے سیب کاٹ کاٹ کے دے رہا تھا۔۔اور وہ سکون سے لیٹ کر کھا رہی تھی۔۔۔

اس پر بھی چھلکا چڑھا ہوا ہے۔۔۔اتار دو اسے۔۔۔مجھے اچھا نہیں "
لگتا۔۔"مریم نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

وہ تو سیب کھانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔

آج کل کچھ بھی کھانے کا دل نہیں کرتا تھا اس کا۔۔۔یہ تو شاہمیر تھا جو ہر وقت اس کے پیچھے پڑا رہتا۔۔اور اسے ہر تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ کھلاتا۔۔۔

چپ چاپ کھاؤ مس چشمش۔۔۔اسی میں سارے وٹامنز ہوتے "
ہیں۔۔"دو بدو سختی سے حکم دیا۔۔۔

"تم یونی جانا کب سٹارٹ کرو گے ؟؟۔۔۔" وہ ہینڈسم نوجوان نہیں جانتا اس کی اتنی کیئرنگ کرنا بھی۔۔ مریم کو گلٹ میں مبتلا کرتا تھا۔۔۔

"جب تک میرا بے بی نہیں ہو جاتا۔۔۔ میں کہیں نہیں جا رہا۔۔"اس کے اعلانیہ کہتے ہی مریم کو سیب اپنے حلق میں اٹکتا محسوس ہوا۔۔۔

"تم چلے جاؤ میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔۔۔" وہ نہیں چاہتی تھی شاہمیر بہت زیادہ توقعات اور امیدیں باندھ لے اس بچے سے۔۔۔اور آخر میں اس کا دل ٹوٹے۔۔۔ نتیجتاً۔۔۔اس کی بیٹی سے پھر وہ اتنی ہی نفرت کرنے لگے۔۔۔

"تم تو رہنے ہی دو۔۔۔اگر میں تم پہ چھوڑ دوں ناں۔۔۔تو تم خود بھی بھوکی مرو گی۔۔۔اور میرے بچے کو ہی بھوکا مار دو گی۔۔۔"وہ برہمی سے گویا ہوا

تھا۔۔ لیکن اس کی یہ برہمی بھی مریم کے دل میں نرمی پیدا کرتی معلوم ہوئی۔۔۔

فلحال باتیں کم کرو اور کھاؤ زیادہ۔۔" وہ اسے ایک نیا سیب کا ٹکڑا پکڑاتے " ہوئے گویا ہوا۔۔۔ جس پر وہ پھر منہ بسور رہی تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم نے نام سوچا کوئی؟؟۔۔" زونی کے سوال کرتے ہی مریم نفی میں سر ہلا" گئی۔۔۔

زونی کی واپسی کے بعد۔۔اب مریم زیادہ تر اسی کے کمرے میں رہا کرتی۔۔۔

"تم نے ابھی تک نام نہیں سوچا؟؟۔۔ کیا ہو گیا ہے مریم۔۔۔ میں تمہاری جگہ ہوتی تو ایک لمبیییییییی سی لسٹ بنا لی ہوتی ہے میں نے اب تک۔۔۔" زونی کی آنکھیں جگمگائی تھیں یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

"اصل میں جیسے جیسے وقت قریب آرہا ہے ویسے ویسے مجھے ڈر لگنے لگا ہے۔۔۔" وہ پریشان لہجے میں گویا ہوئی تھی۔۔اور زونی اس کی پریشانی کو بخوبی سمجھ سکتی تھی۔۔۔

اس نے فوراً ہی اپنی بہن کا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔۔

"مریم۔۔۔ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔وہ میری بھانجی ہے۔۔۔ زونیشہ بخش کی بھانجی۔۔۔۔اسے کوئی کچھ کہے تو ذرا۔۔۔میں منہ نوچ لوں

گی اس کا۔۔۔میری بار پر کوئی نہیں تھا اس حویلی میں۔۔۔ مگر اُس کی بار پر اُس کی خالہ پہلے سے تیار کھڑی ہے۔۔۔"زونی کی باتیں سن۔۔۔اس کا دل تھوڑا سکون میں آیا تھا۔۔۔

"مریم میری ملاقات شہر میں عالیان سے ہوئی تھی وہ تم سے بات کرنا چاہتا ہے ایک بار۔۔"

"مجھ سے کیوں؟؟۔۔۔"مریم الجھ کر۔۔۔

"شاید زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے اسے تمہاری معافی کی ضرورت ہے ۔۔۔اور مجھے لگتا ہے تمہیں کر بھی دینا چاہیے۔۔۔"زونی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر۔۔۔نرمی سے مسکراتے ہوئے۔۔۔اپنا مشورہ دیا۔۔۔

زونی۔۔میرے لیے آسان نہیں ہے اسے معاف کرنا۔۔۔اگر وہ اس " وقت مجھ پر تھوڑا سہ اعتبار کر لیتا تو مجھے گھر چھوڑ کر بھاگنا نہ پڑتا۔۔۔میری اولاد آج زندہ ہوتی۔۔۔میرے مرحوم شوہر کی نشانی آج میرے پاس ہوتی۔۔۔"اس کی خوبصورت آنکھوں میں آج بھی ماضی کا غم نمایاں تھا۔۔۔

میں سمجھتی ہوں کہ معاف کرنا آسان نہیں ہے لیکن یہ بھی تو سوچو کہ وہ " اوروں سے کہیں بہتر ہے۔۔اسے احساس ہے اپنی غلطی کا۔۔اپنے گناہ کا۔۔ اس لیے وہ تم سے معافی مانگ رہا ہے بار بار۔۔۔اسے معاف کر دو۔۔تاکہ وہ "آگے بڑھ سکے۔۔۔

کتنے میں سفارش ڈن ہوئی ہے؟؟۔۔"مریم ایک ابرو اچکا کر تفتیشی " انداز میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

لو جی۔۔۔میری مثال تو وہی ہو گئی۔۔۔بد سے بد نام برا۔۔۔نیکی بھی" کروں تو لوگ شک کرتے ہیں۔۔"وہ دنیا جہاں کی معصومیت و بے بسی چہرہ پر سجائے گویا ہوئی۔۔۔

اس کے انداز پر مریم بے اختیار ہی مسکرا دی تھی۔۔۔

وہ واقعی بہت دکھی اور غمزدہ ہے یار۔۔۔"زونی چاہ کر بھی خود کو روک " نہیں پا رہی تھی عالیان کی سفارش کرنے سے۔۔۔کیونکہ اس نے دیکھا تھا اس کی کرب بھری آنکھوں کو۔۔۔اس کے رنجیدہ چہرے کو۔۔۔سنا تھا اس کی درد میں ڈوبی باتوں کو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میں کوئی مناسب وقت دیکھ کر بات کر لوں گی۔۔""

مریم خود بھی اس موضوع کو مزید تول دینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کی زندگی میں عالیان اب کہیں نہیں تھا۔۔۔ جو تھا۔۔۔ اس کا شوہر تھا۔۔۔ شاہ میر بخش چوہدری۔۔۔

ابھی وہ دونوں بہنیں باتیں کر رہی تھیں کہ زونی کا سیل رنگ ہوا۔۔۔

کال فہیم کی تھی۔۔۔۔ کچھ دیر بات کرنے کے بعد۔۔۔ مریم کی جانب سیل بڑھا دیا۔۔۔

زونی بہت خوش نظر آ رہی تھی خاص طور پہ اس کی بلوری آنکھیں۔۔۔

مریم کو جاننے میں تجسس تھا۔۔۔ کہ ایسا کیا کہا ہے اس کے باپ
نے۔۔۔ کہ زونی اتنا خوش ہو گئی ہے اچانک۔۔

رسمی سلام دعا کے بعد۔۔۔ فہیم نے اسے بتایا کہ اس نے زونی کی رضامندی
کے ساتھ اپنی جائیداد کے حصے کا۔۔۔ پورا آدھا حصہ اس کے نام کر دیا
ہے۔۔۔

بس اتنا سننا تھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو از خود جاری ہو گئے۔۔۔

یقین نہ آیا کہ اس کے باپ نے اسے اپنا لیا ہے۔۔ اور نہ صرف اپنایا ہے۔۔
بلکہ اس کا جائز حق بھی اس کے نام کر دیا ہے۔۔۔

مانا فہیم ابھی بھی نہیں دکھاتا تھا۔۔۔ مگر اب وہ صرف اپنی بیٹیوں کی ہی فکر کرتا تھا۔۔۔

وہ جو آمن کے ساتھ مل کر سارے کام کر رہا تھا۔۔۔ سبب صرف اس کے پیچھے اپنی بیٹیوں کا اچھا اور روشن مستقبل تھا۔۔۔

جب سے اسے پتہ چلا تھا زونی سے۔۔۔ کہ مریم کے بیٹی ہونے والی ہے۔۔۔ بیٹا نہیں۔۔۔ تب سے ہی وہ فکر مند ہو گیا تھا۔۔

شاہمیر کے متعلق کون نہیں جانتا تھا۔۔۔ کتنا لاپرواہ سہ بندہ ہے وہ۔۔۔ وہ ہمیشہ مریم کو چھوڑ جاتا تھا۔۔۔ اگر بیٹی ہونے کے بعد بھی چھوڑ گیا تو کیا عجب۔۔۔ اس لیے اپنی بیٹی اور نواسی کا فیوچر سیکیور کرنے کے لیے اس نے

زونی کی رضامندی کے ساتھ مریم کا جائز حق اس کے نام کر دیا تھا

اب۔۔۔۔

اب اگر شاہمیر اسے چھوڑتا ہے تو مریم بے آسرا اور بے گھر نہیں ہو گی۔۔۔ اس کے پاس خود اتنا پیسہ ہو گا۔۔۔۔ کہ وہ آرام سے گھر بیٹھ کر اپنی بیٹی کو آسائشوں بھری زندگی دے سکتی ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آمن اپنے کمرے کی جانب ہی آ رہا تھا جب اس کی نگاہ اپنے کمرے کے باہر کھڑے ملازمین کی قطار پر گئی۔۔۔ جو کوئی نہ کوئی الیکٹرک سامان لیے ہاتھ میں کھڑے تھے۔ وہ الجھا۔۔۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟؟۔۔"اس کی رعب دار و بلند آواز پر سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

"بابا۔۔۔ہم چیزیں ٹھیک کرانے آئے ہیں۔۔"ایک ملازمہ کے کہتے ہی آمن نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔

"چیزیں ٹھیک کرانے ؟؟۔۔"

"جی بابا زونی بی بی کے ہاتھوں میں جادو ہے۔۔۔ساری چیزیں یوں چٹکی بجا کر صحیح کر دیتی ہیں۔۔۔اس لیے میں اپنی خراب استری لائی ہوں ان کے پاس ٹھیک کرانے۔۔"

اس ملازمہ کی بات سن۔۔۔وہ خاصہ حیران ہوا تھا۔۔۔

زونی انجینئرنگ کی اسٹوڈنٹ تھی یہ تو علم میں تھا اس کے۔۔۔۔فارم ہی اس نے بھرا تھا۔۔۔مگر اتنی باصلاحیت اور قابلیت سے بھرپور۔۔۔اس کا کوئی اندازہ نہیں۔۔۔

آمن کمرے میں داخل ہوا تو وہ حسین دلربا اپنی خوبصورت لمبی انگلیوں میں اسکروڈرائیور پکڑ کر۔۔۔چھوٹے بیٹری فین کے اسکرو کھولتی نظر آئی۔۔

وہ اپنے کام میں اتنی فوکس تھی کہ اسے مقابل کی موجودگی کا کوئی علم ہی نہ تھا۔۔

اس چلبلی لڑکی کی یہ کام کرتی پروفائل۔۔۔آمن بخش کو سانس لینا تک بھولا بیٹھی۔۔۔

زونیشہ بخش شروع سے ہی بس اپنے بدلے و جلن و حسد میں لگی ہوئی تھی اس لیے اس کی قابلیت و صلاحیت ہمیشہ سے ماندرہی۔۔۔ لیکن اب وہ صرف اپنی تعلیم پر فوکس کررہی تھی۔۔۔ جس کے سبب اس کی صلاحتیں و قابلیت ہواؤں میں اپنے رنگ بکھیرنا شروع ہوچکی تھیں۔۔۔۔

چل گیا۔۔۔"اس لڑکی کے اعلانیہ خوش ہوکر کہتے ہی۔۔۔آمن جیسے " حواسوں میں لوٹا تھا۔۔۔

تم کب آئے؟؟۔۔"زونی کی نگاہ اب گئی تھی آمن پر۔۔۔"

بس کچھ دیر پہلے۔۔۔"وہ سنجیدگی سے کہتا۔۔۔۔آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ " زونی نے بھی اس پہ زیادہ دیھان نہ دیا۔۔۔

اس حسین نوجوان نے اندر کمرے میں آکر اپنے بلیک رنگ کا کوٹ اتارا
۔۔۔

وہ کالے رنگ کے کرتے شلوار میں ملبوس تھا۔۔۔

اس لمحے اس کے دل میں سوائے گلٹ کے کچھ نہ تھا۔۔۔

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس کی زونی سے بہت کم ہی بات ہوا کرتی تھی اس لیے وہ نہیں جانتا تھا کہ زونی اپنے پروفیشن کو لے کر کس قدر سیریس ہے۔۔۔اب اسے محسوس ہوا

تھا۔۔۔ کہ وہ سیلفشنس کی انتہا کر رہا ہے زونی کو اس کی تعلیم سے دور کر کے۔۔۔

پہلے کی بات اور تھی۔۔۔ پہلے اس لڑکی کی آنکھوں میں خواب نہیں تھے۔۔۔ انہیں جینے کی امنگ نہیں تھی۔۔۔ اسمان کی بلندیوں کو چھونے کی خواہش نہیں تھی۔۔۔۔ تب تک ایک کمرے میں خاموشی سے رہنا یقینا کوئی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔ لیکن اب۔۔۔ اب بات الگ تھی۔۔۔ اب اگر وہ لڑکی اس کمرے کو قید خانہ کہہ رہی تھی۔۔۔ تو غلط تو نہ تھا۔۔۔ واقعی اب یہ کمرا اس لڑکی کے لیے قید خانہ تھا۔۔۔ اس کی صلاحیتیں و قابلیت اڑان مانگ رہی تھیں۔۔۔ وہ اپنے پر پھیلانا چاہتی تھی۔۔۔

کسی بھی آزاد پنچھی کو پکڑ کر ایک کمرے میں قید کر دو۔۔۔ تو جو حالت اس کی ہوتی ہے۔۔۔ وہی زونی کی تھی۔۔۔

وہ آمن سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔اس لیے رہنے کے لیے اب بھی تیار تھی اس کے ساتھ ایک کمرے میں قید ہو کر۔۔۔۔ لیکن اب اس کی آنکھوں میں وہ خوشی نہیں تھی۔۔۔وہ چمک نہیں تھی۔۔۔وہ شرارت وتازگی نہیں تھی۔۔۔ گویا وہ اپنے ساتھ ایک جسم لے آیا تھا۔۔۔روح تو کہیں خوابوں کے پیچھے ہی بھٹکتی رہ گئی تھی شہر میں اس لڑکی کی۔۔۔

کیا ہوا؟؟؟۔۔۔ سر میں درد ہو رہا ہے کالے بلے؟؟؟۔۔"وہ ابھی اپنی " پیشانی مسل ہی رہا تھا۔۔۔کہ ایک نرم آواز کے آنے پر۔۔۔اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔۔۔

ہمم۔۔۔"اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

نہیں بتا سکا اسے کہ سر میں درد نہیں ہے۔۔۔دل میں درد ہو رہا ہے۔۔۔

اسے خود سے دور نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔۔ لیکن اب اسے قید بھی نہیں رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اؤ میری گود میں سر رکھو۔۔۔ میں تمہارا سر دبا دیتی ہوں۔۔۔"وہ بیڈ پر " آلتی پالتی مار کر بیٹھتی ہوئی۔۔۔اسے اپنی گود میں لیٹنے کی دعوت دینے لگی۔۔۔

مقابل بھی خاموشی سے اپنا سر اس کی گود میں رکھ گیا تھا۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا آمن ؟؟۔۔"زونی اپنی نازک انگلیوں سے اسکی پیشانی " دباتے ہوئے۔۔۔نرمی سے استفسار کرنے لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔" سنجیدگی سے انکار کر۔۔۔وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔"

آمن بخش تم اتنے خوبصورت کیوں ہو؟؟۔۔۔ لڑکوں کو اتنا خوبصورت" نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"اس لڑکے کا سفید برف سہ چہرہ۔۔۔۔ لمبی گھنی پلکیں۔۔۔ سرخ ہونٹ۔۔۔ کھڑی مغرور سی ناک۔۔۔۔

وہ اپنے شوہر کے اک اک نقش کو بغور دیکھ۔۔۔ فدا ہو رہی تھی۔۔۔۔

اچانک ہی جیسے ٹوٹ کے پیار آیا تھا اس پر۔۔۔

اس کے خوبصورت چہرے پر جھک کر۔۔۔ناک سے اپنی ناک مس کرتے ۔۔۔ بڑی محبت سے گویا ہوئی۔

آمن نے ابھی بھی جواب میں کچھ نہ کہا۔۔۔وہ بس اس کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

"تمھیں بہت غصہ آیا ہو گا ناں۔۔جب میں تمہیں یہاں زبردستی اپنے ساتھ لایا؟؟۔۔"اس کے ہاتھ کو پیشانی سے ہٹا کر دل کے مقام سے لگاتے۔۔۔آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔نرمی سے استفسار کیا۔۔۔

زونی نے اس کے سوال پر۔۔۔اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔۔۔دو مہینے بعد جا کے اسے یاد آرہی تھی یہ بات۔۔۔

نہیں۔۔۔سچ بتاؤں۔۔۔تو میں ذرا بھی غصہ نہیں ہوئی تھی تم پر۔۔۔۔" بلکہ مجھے تو خوشی ہوئی تھی کہ تم نے میرے بلاک کرنے پر اتنا زبردست رد عمل ظاہر کیا۔۔۔اگر تم وہ رد عمل ظاہر نہ کرتے تو مجھے غصہ آتا۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔تو مقابل فوراً ہی اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔

تم جھوٹ بول رہی ہو نا؟؟۔۔"اسے یقین نہیں آیا تھا زونی کی بات پر۔۔۔"

اور مجھے کب سے تم سے جھوٹ بولنے کی ضرورت پڑ گئی؟؟؟۔۔وہ انجان " لہجے میں استفسار کرنے لگی۔۔۔

آمن بخش یقین جانو جب میں تم سے کہتی ہوں ناں۔۔۔کہ مجھے تم سے " محبت ہے۔۔۔تو مجھے ہے۔۔۔"اس کے بڑے سخت ہاتھ کو پکڑ کر اپنے دونوں نرم ہاتھوں کے درمیان قید کرتے۔۔۔وہ اعتبار دلانے لگی۔۔۔

"دنیا کی ساری نعمتیں ایک طرف۔۔۔اور آمن بخش زونی کے لیے ایک طرف" ان بلوری آنکھوں میں محبت جھلک رہی تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔

"تم مجھے اپنی زندگی میں نعمت سمجھتی ہو؟؟۔۔" گمبھیر لہجے میں پوچھا۔۔۔۔جیسے یقین نہ آیا ہو۔۔۔

وہ نعمت کیسے ہو گیا جس نے پر چھینے؟؟۔۔۔اس کے خوابوں کی اڑان کو مقید کر دیا۔۔۔

"عظیم نعمت" اس سراپائے حسن نے بڑا جتاتے ہوئے تصحیح کی۔۔۔

وہ کیونکر اپنے شوہر کو نعمت نہ سمجھے۔۔۔اگر وہ نہ ہوتا تو کیا وہ اتنی محفوظ ہوتی۔۔۔

اسے صرف آمن کے خود کو اگنور کرنے پر غصہ تھا۔۔۔جس کے سبب وہ اس کے ساتھ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔مگر یہاں آنے کے بعد اس نے آمن کو کام کرتے دیکھا۔۔۔۔اتنا کام۔۔کہ وہ بیچارہ نہ ٹھیک سے کھاتا تھا نہ پیتا تھا اور نہ سوتا تھا۔۔۔

تب اسے احساس ہوا۔۔۔کہ آمن ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔دور رہنے کے سبب ان کے درمیان جو حساسیت کا رشتہ تھا۔۔۔وہ ختم ہو گیا تھا بالکل۔۔۔

اب وہ سوچتی تھی۔۔۔کہ اچھا ہی ہوا آمن اسے واپس لے ایا۔۔۔کم از کم وہ اپنے شوہر کا خیال خود رکھ پا رہی تھی۔۔۔ورنہ وہ کہاں رکھتا تھا اپنا۔۔۔

آمن کو لگا اس کے دل کا تھوڑا بوجھ ہلکا ہوا ہو۔۔۔

وہ فوراً ہی اس کی پیشانی شدتِ الفت سے چوم گیا تھا

" بس تھوڑا سہ میرا ساتھ اور دو۔۔اور پھر دیکھنا زو۔۔۔میں تمہیں اس حویلی کی رانی بنا کر رکھوں گا۔۔۔"اس کے نرم و نازک ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر۔۔۔۔ بڑی محبت سے گویا ہوا۔۔۔

"تھوڑا؟؟۔۔۔" خاصہ احتجاجی انداز میں اس حسین نوجوان کی جانب دیکھتے۔۔۔"آمن بخش کیا اب بھی تمھیں میری محبت پہ اعتبار نہیں؟؟۔۔" وہ تیکھے نینوں سے تکتے۔۔۔مقابل پر بگڑی تھی جیسے۔۔۔

زو میں تمہیں خوش رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر میں جانتا ہوں میں نہیں رکھ" پارہا۔۔۔۔ میں نہیں اٹھا پاتا تمہارے لاڈ۔۔۔ جیسے چاہ رکھتا ہوں اٹھانے کی۔۔۔ صرف اس لیے تھوڑا وقت مانگا۔۔۔اور جب میں جانتا تھا کہ تم دغا دو گی تب میں نے تم سے محبت کی امید نہیں چھوڑی۔۔۔۔۔تو آج جب تم وفاؤں کی مورت بنے بیٹھی ہو میرے سامنے۔۔۔ تو تمہیں لگتا ہے میں شک کر سکتا ہوں تمہاری محبت پر؟؟۔۔۔"اس کے جواب پر۔۔۔زونی اطمینان سے مسکرادی۔۔۔

کالے بلے تمھیں اپنا دل چھوٹا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔بس " جب اپنے ان سارے جھمیلوں سے فارغ ہو جاؤناں۔۔۔ تو مجھے بہہہہہہہتتتتت سارا پیار کرنا۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔"اس چلبلی گڑیا کے چہرے پر ایک بھولی سی مسکان تھی اس لمحے۔۔۔

وہ اپنی دونوں باہیں پھیلا کر بہت سارے پیار کی ڈیمانڈ کر رہی تھی اس سے۔۔۔

وہ اپنے شوہر کو اس بوجھ تلے نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔ کہ وہ اسے خوش نہیں رکھ رہا۔۔۔ کیونکہ وہ خوش تھی۔۔۔

آمن کتنا بھی بیزی ہو اب وہ اسے دیکھ سکتی تھی۔۔۔اس کے پاس جا سکتی تھی۔۔اس کی مہک محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اس کے سینے پہ سر رکھ کر لیٹ سکتی تھی۔۔۔اس کے کام کر سکتی تھی۔۔۔

اآمن بخش نہیں جانتا۔۔۔اس کا تو ساتھ ہی زونیشہ بخش کی خوشی تھا اب۔۔۔

آمن کے پاس سب کچھ تھا۔۔۔ مگر زونی کے پاس۔۔۔ صرف وہ۔۔۔

اپنی دونوں باہیں پھیلائے وہ پیار کی ڈیمانڈ کرتی آمن کا دل ہلا گئی تھی۔۔

اس نوجوان کے چہرے پر ایک دل فریب مسکراہٹ رقصاں ہوئی۔۔۔

ویسے تھوڑا پیار میں ابھی بھی دے سکتا ہوں۔۔ اتنا نکما شوہر بھی نہیں ہوں اب میں۔۔" وہ شرارت سے کہتا۔۔۔ اس کی زلفوں میں اپنی انگلیاں الجھا کر۔۔۔ اس کے نازک وجود کو خود پر گرا گیا تھا۔۔۔

جس پر زونی کے گال لال ہوئے اور سانسیں بھاری

❤*Husny Kanwal*❤

رکو رکو۔۔۔میں مدد کرتا ہوں۔۔"مریم کے آخری ماہ چل رہے تھے "

۔۔جس کے سبب اٹھنے بیٹھنے میں اب اسے پریشانی ہونے لگی تھی۔۔

اسے بیڈ سے اترتا دیکھ۔۔۔شاہ میر فوراً ہی اس کے پاس آگیا تھا مدد کرنے۔۔۔

اس نے مریم کو برائیڈل سٹائل میں کیری کیا۔۔۔اور اسے واش روم کے دروازے تک خود چھوڑ کر آیا۔۔۔

مجھے اب عادت سی ہونے لگی ہے اس شخص کی۔۔۔"وہ فریش ہو کر باہر " آئی۔۔تو شاہمیر نے فوراً ہی اسے باہوں میں بھر لیا تھا۔۔۔اور اسے بیڈ کی جانب لے جانے لگا۔۔۔

مریم اس لڑکے کا چہرہ دیکھتے ہوئے۔۔اپنی باہیں اس کی گردن کے گرد باندھتی۔۔۔۔۔بے ساختہ ہی سوچنے لگی تھی۔۔۔

شاہمیر نے بہت اہستگی سے اسے بیڈ پر لٹایا۔۔اور واپس کمبل اڑا دیا۔۔۔

سردی بہت ہو رہی ہے۔۔۔میں ہیٹر اون کر دیتا ہوں"۔۔۔شاہمیر " خاص اس کے لیے شہر سے جا کر ہیٹر لے کر آیا تھا۔۔۔وہ بھی صرف کچھ گھنٹوں میں۔۔۔

ہیٹر اون کرنے کے بعد۔۔وہ بیڈ پر اس کے برابر میں آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

شاہمیر مجھے سونے دو۔۔۔"اس کے ہاتھوں میں کچھ چلبلی سی تھی۔۔۔" مریم کے برابر میں بیٹھنے کے بعد۔۔۔اس کے ہاتھ ٹکتے ہی نہیں تھے ۔۔۔ کبھی اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں الجھاتا۔۔۔تو کبھی اس کی زلفوں سے کھیلتا۔۔۔تو کبھی اس کی گالوں کو سہلانے لگتا۔۔۔تو کبھی اس کے کانوں کی لو کو پکڑ کر نرمی سے مسلنے لگتا۔۔۔

کبھی کبھار تو مریم چڑ جاتی تھی اس کے اس عمل سے۔۔۔۔اور پوچھتی تھی اخر تم اپنے ہاتھ اپنے قابوں میں کیوں نہیں رکھ سکتے؟۔۔۔اس لمحے بھی وہ اسے تنگ ہی کر رہا تھا۔۔۔جب وہ منہ بسور کر۔۔۔۔اس کی جانب دیکھ گویا ہوئی۔۔۔

ٹھیک ہے میں ہاتھ نہیں چلاؤں گا۔۔ لیکن پھر تمہیں میرے پاس سونا " ہو گا۔ ویسے بھی میری باڈی زیادہ ہیٹ دے گی تمھیں اس ہیٹر سے۔۔"وہ خاصہ فخرانہ لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں شوخی مچلتی دیکھ لی تھی مریم نے۔۔۔

اور اگر مجھے ہیٹ چاہیے ہی نہ ہو تو۔۔۔"وہ اتراتے ہوئے۔۔۔بے نیازی " سے بولی۔۔۔

تو میں زبردستی دوں گا۔۔۔"اس نے فوراً ہی قریب آکر۔۔۔اس کے سر " کے نیچے سے تکیہ نکال کر اپنا ہاتھ حائل کیا۔۔۔اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

" اب تمہیں اچھی نیند آئے گی دیکھنا۔۔" وہ مطمئن لہجے میں گویا ہوا۔۔
ساتھ ساتھ اس کی انگلیاں اب اس کی کمر پر رقص کر رہی تھیں۔۔۔

" آہ" مریم نے اس کے عمل پر جھنجھلا کر۔۔۔اس کی ٹھوڑی کو ہلکا سہ
کاٹا۔۔۔

" اب تمہاری انگلیاں چلی نہ شاہمیر۔۔۔ تو میں تمہیں بیڈ سے نیچے دھکا دے
دوں گی" اس دل نشین نے برہمی سے دھمکی دی۔۔۔

" اچھا اچھا۔۔۔ کوشش کروں گا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہتا۔۔۔اسے
اپنے حصار میں جکڑ گیا تھا۔۔۔ کچھ دیر بعد ہی اسے نیند کی آغوش نے آکر گھیر
لیا۔۔۔ جبکہ مریم۔۔ وہ ابھی بھی جاگ رہی تھی۔۔۔

کیا بیٹی ہونے کے بعد تم بدل جاؤ گے شاہمیر؟؟۔۔۔پلیز مت بدلنا۔۔۔" مجھے عادت ہو گئی ہے تمہاری۔۔۔۔"اس کے سینے سے اپنا چہرہ اٹھا کر۔۔۔ شاہمیر کے حسین اور سوتے ہوئے چہرے کو بغور تکتے۔۔۔ گمبھیر لہجے میں استفسار کیا۔۔۔ جیسے پوری زندگی اٹکی ہو اس سوال کے جواب میں۔۔۔ جبکہ علم تھا کہ مقابل سو رہا ہے۔۔

بلکے سوال کیا ہی اس لیے تھا۔۔۔ کیونکہ جانتی تھی کہ سو رہا ہے۔۔۔

پھر التجا کرنے لگی کہ نہ بدلے۔۔۔ کیونکہ اس کی محبت و پرواہ کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔

پلیز۔۔۔مت بدلنا۔۔"اس بار منتی لہجے میں کہتے ہی۔۔۔اس کی آنکھوں" میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

اس کے سینے سے سر ٹکا کر۔۔۔اس کی میٹھی مہک کو سونگھنے لگی۔۔۔۔بغیر کسی پرفیوم کے۔۔جو اس کے جسم سے خوشبو آتی تھی۔۔مریم کو وہ دنیا کی سب سے اچھی خوشبو لگنے لگی تھی۔۔۔

زندگی میں اسے بہت سالوں بعد خوشیاں اور محبتیں مل رہی تھیں۔۔۔لیکن یہ ایک بیٹے کا صدقہ تھا۔۔۔اس لیے اب وہ خدا سے دعا کرنے لگی تھی۔۔۔ کہ خدا اس کی جھولی میں بیٹا ڈال دے۔۔۔

کبھی کبھار ہمارا دل وہ دعائیں کرنے لگتا ہے جو بظاہر ہمیں ہمارے لیے سب سے بہتر محسوس ہو رہی ہوتی ہیں۔۔۔لیکن یہ صرف خدا جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لیے کیا بہتر ہے۔۔اور کیا بہترین۔۔

ممکن ہے کہ آپ بہتر کی خواہش مند ہوں۔۔۔اور وہ آپ کے لیے بہترین رکھے ہوئے ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ ہسپتال میں تھی۔۔۔نیم بے ہوشی کی حالت میں۔۔۔۔

بچے کا نال گلے میں لپٹ جانے کے سبب۔۔اس کی ڈلیوری میں مسائل در آئے تھے۔۔جس کی وجہ سے گاؤں کے ہسپتال میں اس کی نارمل ڈلیوری ممکن نہ تھی۔۔۔

شاہمیر اسے قریب کے شہر کے ہسپتال لے آیا تھا جلد بازی میں۔۔۔جہاں اس کا آپریشن شروع ہوا۔۔

جب وہ ہلکا سہ ہوش میں آئی تو اس نے اپنے سر پر سفید لائٹس کو جلتا ہوا پایا ۔۔اس کی نظر سب سے پہلے سامنے والی گھڑی پر گئی ۔۔۔جس میں نو بج رہے تھے ۔۔۔کمرہ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا ۔۔۔

وہ لائٹس کو دیکھتی رہی سن ذہن کے ساتھ ۔۔۔یہاں تک کہ ایک بچے کے رونے کی آوازیں اس کی کانوں کی ساعت سے ٹکرانے لگیں ۔۔۔اور اس کے بعد اس کی آنکھیں پھر بند ہو گئیں ۔۔۔

شاہ میر اپنی سانسیں روکے ۔۔۔ڈرائیور کے ساتھ باہر کھڑا ہوا تھا آپریشن تھیٹر کے ۔۔۔

اس نے کال کر کے گھر والوں کو خبر کر دی تھی۔۔۔سب پہنچنے ہی والے تھے۔۔۔

شاہین بیگم کا پرپوتا آنے والا تھا۔۔۔وہ تو پوری تیاری کے ساتھ ارہی تھیں ڈھول والوں کو لے کر۔۔۔

مبارک ہو۔۔آپ کے بیٹی ہوئی ہے۔۔۔"نرس نے شاہ میر کے آگے اس" ننھی پری کو کرتے۔۔۔مسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اس لڑکی کی آنکھ ہلکی سی کھلی۔۔تو پورے کمرے میں خاموشی چھائی محسوس ہوئی۔۔۔

توکیا مجھ پر قیامت آ کر گزر گئی اور مجھے کچھ خبر ہی نہ ہوئی؟؟۔۔۔"وہ دل " ہی دل ابھی بڑبڑا ہی رہی تھی۔۔۔کے اچانک اس پہ کوئی چھایا۔۔۔

اس نے پوری آنکھ کھول کر جب اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔تو لگا جیسے کوئی خواب ہو۔۔۔کیونکہ خواب ہی اتنے خوبصورت ہوتے ہیں جتنا خوبصورت وہ نوجوان اس لمحے لگ رہا تھا۔۔۔

بلیک ٹی شرٹ پر بلو جینز اور اس پر۔۔۔اس کے سلکی بکھرے بال۔۔۔ آنکھوں میں چھائ سرخی اور ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکان۔۔۔

وہ اسے بڑی محبت سے تک رہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں سمجھ آرہا۔۔۔میں کن الفاظوں میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔۔۔" میں کر ہی نہیں سکتا شاید۔۔"اس نے ہلکے سے کندھے اچکاتے بے بسی سے کہا۔۔۔

اس کے مشکور جملے سن۔۔۔مریم کہ دل کو راحت پہنچی تھی۔۔۔اسے محسوس ہوا کہ خدا نے اس کی دعا سن لی ہے۔۔۔اور اس کی جھولی میں بیٹا ڈال دیا ہے۔۔۔کیونکہ اگر اس کی جھولی میں بیٹا نہ آیا ہوتا۔۔۔تو یقینا اس وقت شاہمیر اتنے خوبصورت الفاظ کبھی اس سے ادا نہ کرتا۔۔۔

کہاں ہے؟؟۔۔۔"اس کے ہونٹ بمشکل ہی ہل پائے تھے۔۔۔اسے اپنا" پورا جسم ابھی بھی سن محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اسے زونی اوپر لے کر گئی ہے فرسٹ فلور پر"

گلا صاف کروانے۔۔۔" یہ سن مریم نے پر سکون انداز میں آنکھیں دوبارہ موند لیں۔۔۔

وہ دوائیوں کے زیر اثر تھی اس لیے پھر سو گئی۔۔

دوبارہ آنکھ کھلی تو بچے کے رونے کی آوازیں کانوں کی سماعت سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

شاہ میر اس کو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔اسے اس کی ماں کو دو۔۔۔تاکہ وہ دودھ پلائے" زونی نے خاصہ جھنجھلا کر کہا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔ مریم بہت تکلیف میں ہے۔۔ وہ کیسے دودھ پلائے گی؟؟۔۔۔
میں کہہ رہا ہوں نا میں اسے سنبھال رہا ہوں۔۔۔ تم باہر سے جا کر فیڈر بنا کر
لے آؤ۔۔۔" شاہ میر اپنی بات پر ابھی بھی قائم تھا۔۔۔

ان دونوں کی اس معاملے پر بحث چل رہی تھی۔۔۔

"ارے تو لیٹے لیٹے پلا دے گی۔۔" زونی نے جیسے سمجھانے کی کوشش
کی۔۔۔

"تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتا زونی۔۔۔ وہ اتنی تکلیف میں سوئی ہے
۔۔۔ میں نہیں چاہتا اس کی نیند خراب ہو۔۔۔"

"مگر ڈاکٹر نے کہا ہے کہ بچے کے لیے اس کی ماں کا دودھ ہی سب سے بیسٹ ہے۔۔۔"اس لمحے زونی کا شدت سے دل چاہا کے مقابل کا سر پھاڑ دے۔۔۔ کس قدر ااور کیر نگ تھا وہ بندہ اپنی بیوی کو لے کر۔۔۔ کہ بچے کو فیڈر کا دودھ پلانے کے لیے تیار تھا۔۔ مگر اپنی بیوی کی پر سکون نیند خراب کرنے کے لیے نہیں۔۔۔

"میں منع تھوڑی کر رہا۔۔۔ میں بس کہہ رہا ہوں کہ ابھی چھوڑ دو۔۔۔ مریم کا آپریشن ہوا ہے بڑا۔۔ وہ تکلیف میں سوئی ہے بہت۔۔۔ جیسے ہی ہوش میں آئے گی اسے پھر اپنی تکلیفوں کا احساس ہونے لگے گا۔۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ اسے سونے دو۔۔۔"

اہ۔۔۔شامیر یہ بچے کی پہلی خوراک ہے۔۔ سمجھا کرو۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ " پاؤڈر کے دودھ سے اسے موشن لگ جائیں یا اس کا پیٹ خراب ہو جائے۔۔۔ یہ۔۔" ابھی زونی اسے سمجھا ہی رہی تھی کہ مریم کی آواز آئی۔۔۔

زونی۔۔۔اسے میرے پاس لے اؤ جلدی۔۔۔وہ بھوکا ہے۔۔۔"اس لمحے بچی اتنا رو رہی تھی۔۔۔کہ زونی نے مریم کے جملوں پر دیھان دیا ہی نہیں اور نہ شاہ میر نے۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔جگا دیا ناں تم نے اسے "شاہمیر جیسے زونی پہ برہم ہوا " تھا۔۔۔۔

تم میری بھانجی کو ادھر دو۔۔۔کب سے اسے رولا رہے ہو۔۔ سمجھ کیوں " نہیں آرہا تمہیں۔۔اسے تمہاری گود نہیں اپنی ماں چاہیے اِس وقت "زونی

بھی اسی کی طرز میں کہتی۔۔ فوراً ہی اس ننھی پری کو اس کے والد کے ہاتھ سے لے کر۔۔۔ مریم کے پاس پہنچی۔۔۔

"یہ لو مریم۔۔۔ اسے دودھ پلاؤ۔۔ یہ بیچاری بہت بھوکی ہے۔۔۔" زونی نے مونث کا لفظ ادا کیا ہے۔۔ مذکر کا نہیں۔۔۔ یہ دیکھ۔۔۔ مریم خاصہ ناسمجھی و حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"بھوکی ؟؟؟۔۔۔" اس نے زیر لب بے یقینی سے دوبارہ بڑبڑایا۔۔۔

"ہاں بہت بھوکی ہے۔۔۔ اور یہ تمہارا شوہر۔۔ بے وقوف کہیں کا۔۔۔ تمہیں اٹھانے نہیں دے رہا اسے دودھ پلانے کے لیے۔۔" زونی نے آخری جملہ پیچھے پلٹ کر شاہمیر کو گھوری سے نوازتے ہوئے ادا کیا۔۔۔ اور پھر تیزی سے ننھی پری کو مریم کے برابر میں لیٹایا۔۔۔

اس ننھی پری کو دیکھتے ہی مریم ایک تو لمحوں کے لیے ساکت ہو گئی۔۔۔

"مریم تمھیں ہمت کر کے میری سائی یڈ کروٹ لینی پڑے گی۔۔۔تب ہی تم دودھ پلا سکو گی آرام سے۔۔۔"زونی نے نرمی سے کہتے۔۔اس کی مدد کرنے لگی کروٹ لینے میں۔۔۔

مگر اس بیچاری کا پورا جسم اس قدر تکلیف میں تھا۔۔کے کروٹ لیتے وقت اس کی بے ساختہ کراہ بلند ہوئی ی۔۔۔

"مریم اگر تم سے موڑا نہیں جا رہا کوئی بات نہیں۔۔۔ہم اسے فیڈر پلا دیں گے۔۔ایک دو دن تک تو پی سکتی ہے۔۔۔"وہ حسین لڑکا فوراً ہی اس کی

سائیڈ آکر گویا ہوا۔۔اس کی آنکھوں میں فکر جھلک رہی تھی۔۔۔بے انتہا فکر۔۔۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔۔میں پلادوں گی۔۔"اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔۔

"چلو ٹھیک۔۔۔لیکن میں یہیں بیٹھ جاتا ہوں تمہارے پیچھے۔۔۔تم میری کمر سے ٹیک لگالو۔۔تاکہ تماری کمر کو سہارا رہے۔۔"شاہ میر یہ جملہ ادا کرتے ہی۔۔۔فورا اس کے برابر میں بیٹھ گیا تھا اپنی کمر اس کی سمت کر۔۔۔

"اُف۔۔۔شاہ میر ایسا شوہر تب کرتے ہیں جب ان کی وائف بیٹھ کر دودھ پلا رہی ہوتی ہیں۔۔۔اس وقت تو مریم لیٹی ہوئی ہے الریڈی۔۔۔"زونی کے جھنجھلا کر کہتے ہی۔۔۔شاہمیر نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

شاہمیر ویسے کبھی کتاب نہیں کھولتا تھا۔۔اس کا اور کتاب کا تو جیسے دور دور تک کوئی تعلق ہی نہ ہو۔۔۔ لیکن اپنی بیوی کی خاطر اس نے ایک پریگننٹ عورت کا کیسے خیال رکھتے ہیں اور ڈلیوری کے بعد۔۔۔اسے اور بچے کو کیسے سنبھالتے ہیں یہ سب بڑے دیہان سے پڑھ رکھا تھا۔۔۔ لیکن اس نے صرف کتابوں پر اکتفانہ کیا۔۔اس نے ویڈیوز بھی دیکھیں یوٹیوب پر سرچ کر کر کے۔۔۔

مریم اپنی بیٹی کو دودھ ضرور پلارہی تھی۔۔ لیکن اس کا ذہن ابھی بھی بے یقینی کے عالم میں تھا۔۔

وہ نہیں گیا۔۔۔وہ نہیں گیا اسے چھوڑ کر۔۔۔وہ واقعی نہیں گیا۔۔۔

اس لڑکی کا ذہن بار بار بس یہی جملے دوہرا کر خود کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ جو وہ دیکھ رہی ہے۔۔۔ وہ سچ ہے۔۔۔ اس کا شوہر واقعی اسے چھوڑ کر نہیں گیا بیٹی ہونے کے باوجود۔۔۔ بلکہ اس کی پہلے سے زیادہ فکر کر رہا ہے۔۔۔

مریم کی آنکھیں جھلملانے لگی تھیں۔۔۔

اسے شاہمیر سے ایک پرسنٹ بھی امید نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ شروع سے شاہمیر بخش کے مزاج کو جانتی تھی۔۔۔ اور یہ بھی کہ اس حویلی کے مردوں کو ننھی کلیوں کو رکھنا نہیں آتا۔۔۔

فہیم بھی اس کی ماں سے محبت کا دعوی دار تھا۔۔ لیکن بیٹی ہوتے ہی وہ بدل گیا۔۔۔

شاہ میر نے تو کبھی محبت کا صحیح طرح دعوی تک نہیں کیا۔۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کے برابر میں موجود تھا اسے سہارا دینے کے لیے۔۔۔ بھلے ہی مریم نے محسوس کیا کے اسے ضرورت نہیں تھی اس لمحے۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی دے رہا تھا۔۔ اور اس کا یہ سہارا دینا۔۔ فقط جسم کو سہارا نہیں تھا۔۔۔ اس کے ٹوٹے دل کو سہارا تھا۔۔۔ ٹوٹی بکھری امیدوں کو۔۔۔

اس لڑکی نے کتنا ڈر ڈر کے گزارے تھے یہ نو ماہ۔۔۔ بس وہ ہی جانتی ہے۔۔۔

تم ٹھیک ہو ناں ؟؟۔۔۔ تکلیف تو نہیں ہو رہی ناں زیادہ ؟؟۔۔۔ "ننھی " پری تو دودھ پیتے ہی سو گئی تھی۔۔ اس لیے زونی نے اسے اٹھا لیا اپنی گود

میں۔۔۔اور اسے جھولے کی جانب لے گئی۔۔۔جبکہ شاہ میر مریم کے بالوں کو سہلاتے نرمی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔"وہ حسین نوجوان واقف تھا کہ وہ صرف اس لیے انکار کر رہی" ہے تاکے وہ پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔ورنہ وہ دل نشین حسینہ کس قدر تکلیف میں ہے۔۔یہ تو صرف اس کا چہرہ ہی بتانے کے لیے کافی تھا۔۔

کیونکہ اس کی ڈیلیوری میں بہت کمپلیکیشنز آگئی تھیں اس لیے اس کا خون بہت گیا تھا جسم سے۔۔۔یہی سبب تھا کہ وہ بالکل سفید ہو رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ اگر مریم کو لانے میں تھوڑی اور دیر کی جاتی۔۔تو ممکن تھا کہ ماں اور بچے میں سے ایک کو بچا پاتے۔۔۔شاید یہی وجہ تھی کہ شاہمیر کا دل ابھی تک سکون نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔رکو میں تمہیں واپس سیدھا کر دیتا ہوں۔۔۔"اس نے نرمی سے" کہہ کر مریم کا بازو پکڑ کر آہستگی سے اسے واپس سیدھا کیا۔۔

اتنی آہستگی سے کرنے کے باوجود۔۔مریم کے منہ سے بے ساختہ اہ نکل ہی گئی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔"اس نوجوان نے فوراً معذرت کی۔۔۔جب کہ اس کی تو غلطی" بھی نہ تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

ماشاءاللہ۔۔۔بھائی یہ تو بہت پیاری ہے۔۔۔۔‘‘شہروز نے اس ننھی پری’’ کو اپنی گود میں لے کر۔۔۔شاہمیر کی جانب دیکھ۔۔۔مسکرا کر کہا۔۔۔

ہو گی نہیں۔۔۔آخر بیٹی کس کی ہے۔۔"شاہمیر خاصہ فخرانہ انداز میں اپنا " کالر اچکاتے ہوئے گویا ہوا تھا۔۔۔

زونی اور عافیہ باتیں کرنے میں مگن تھیں۔۔۔جبکہ مریم کی نگاہ۔۔۔وہ تو اپنے شوہر پر ہی ٹکی تھی۔۔۔جو بہت خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔

اسے دیکھ کر کہیں سے بھی ایسا محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔کہ اسے ذرا سہ بھی غم ہو بیٹا نہ ہونے کا۔۔۔

بھائی۔۔۔"آمن کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد زونی کو چھوڑ کر ابھی جانے ہی لگا تھا۔۔ کہ عافیہ اس کے پیچھے پیچھے باہر تک آئی۔۔۔

ہاں بھائی کی جان "آمن نے فوراََ ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھ۔۔۔ نرمی" سے مسکرا کر کہا۔۔

"بھائی مجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ "

چلو باہر جا کر بیٹھتے ہیں۔۔۔"عافیہ کا چہرہ ہی بتانے کے لیے کافی تھا آمن " کو۔۔۔ کہ کوئی مسئلہ ہے اسے۔۔۔

وہ عافیہ کو ہسپتال کی کینٹین میں لے کر آ گیا تھا۔۔۔

کھانے پینے کا سامان آرڈر کرنے کے بعد عافیہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔جو اپنی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔۔۔

آمن واقف تھا وہ ایسا تب کرتی ہے جب وہ کسی چیز کو لے کر بہت پریشان ہوتی ہے۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔خیریت تو ہے؟؟۔۔"

جی بھائی۔۔۔وہ دراصل آپ نے جو مجھے جہیز میں زمینیں دی ہیں۔۔میں" سوچ رہی ہوں انہیں بیچ دوں۔۔۔"عافیہ نے نظر تک نہ اٹھائی تھی یہ جملہ ادا کرتے وقت۔۔۔جیسے بہت شرمندہ ہو۔۔۔

اس کے کہتے ہی آمن کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔

شادی کو ابھی ایک سال تک نہیں ہوا اور شہروز اس کی جہیز میں ملی جائیداد کو بیچنے کی سوچ رہا ہے۔۔۔ یہ خیال ہی آمن کا خون کھولا گیا تھا۔۔

"اگر کوئی پریشانی آگئی ہے تو مجھ سے شیئر کرو ابھی سے اپنے جہیز میں ملی زمینوں کو کیوں بیچ رہی ہو؟؟۔۔۔"

"بھائی کیا میں اپنی چیز نہیں بیچ سکتی؟؟۔۔"اس کے اگلے جملے نے آمن کو جیسے لاجواب کیا۔۔

"بالکل بیچ سکتی ہو میری جان لیکن میں چاہتا ہوں تم اسے ابھی سنبھال کر رکھو اپنے مشکل وقتوں کے لیے۔۔۔ایک بھائی یا باپ اپنی بیٹی یا بہن کو صرف جہیز نہیں دیتا۔۔ان کی مشکل وقتوں میں حفاظت کے لیے سامان مہیا

کر دیتا ہے پہلے سے۔۔۔تا کہ وہ رہے یا نہ رہے اس کی بہن یا بیٹی حفاظت سے رہے۔۔۔یہ پیسوں کی دنیا ہے۔۔۔جس کے پاس پیسہ ہے اسے ہی لوگ پوچھتے ہیں فقط۔۔۔ہمارے معاشرے کا تو یہ حال ہے بیٹا بھی باپ کی عزت تب کرتا ہے جب اس کے پاس پیسہ ہو۔۔۔وہ صرف زمینیں نہیں ہیں۔۔وہ تمہاری طاقت ہیں عافیہ۔۔۔جو بھی مشکل ہے پیسوں کے حوالے سے۔۔۔وہ مجھ سے شیئر کرو۔۔۔میں بیٹھا ہوں ابھی تمہاری مدد کرنے کے لیے۔۔۔جب میں نہ رہوں تب سوچنا ان زمینوں سے مدد لینے کی۔۔۔"آمن نے بڑی محبت سے اسے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

"بھائی۔۔آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ آپ ماموں بننے والے ہیں۔۔۔ان کو بھی اپنے سافٹ ویئر بنانے کے لیے اچھی خاصی رقم چاہیے۔۔۔ان کے ابو جو پیسے بھیجتے ہیں جیب خرچی کے وہ اتنے نہیں۔۔۔کہ یہ ہمیں بھی سنبھال لیں اور اپنا کام بھی نکال لیں۔۔۔امی کہہ رہی تھیں کہ میں ان کی بیوی ہوں

۔۔۔مجھے چاہیے کہ میں اپنے شوہر کی مدد کروں اس مشکل وقت میں۔۔۔ جب وہ ایک دن کامیاب سافٹ ویئر انجینیئر بن جائیں گے تو مجھے اس سے "زیادہ خرید کر واپس دے دیں گے۔۔۔

تمہارا نان نفقہ تمہارے شوہر کی ذمہ داری ہے۔۔۔ تمہاری " نہیں۔۔۔اور یہ جو ساسیں زیادہ میٹھی بن کر پچکارے کا ہاتھ بھر کر کہتی ہیں ناں۔۔۔کے شوہر مشکل میں ہے اس کا ساتھ دے۔۔۔ تو نہ دے گی تو کون دے گا۔۔ پھر یہی ساسیں آخر میں بہو کا سب کچھ چھیننے کے بعد انہیں گھر سے نکال کر باہر بھی کھڑا کر دیتی ہیں۔۔اس لیے جذباتی ہو کر مت سوچو۔۔۔ عقل سے کام لو۔۔۔ مشکل وقت تو آتے جاتے رہیں گے۔۔۔ یہ زندگی ہے اس میں اتار چڑھاؤ عام بات ہے۔۔۔ایک بار تم نے بیچ دیا پھر ختم۔۔۔اب جب دوسری بار مشکل وقت آئے گا۔۔۔تب کیا کرو گی؟؟؟

بھیک مانگو گی؟؟۔۔۔"آخری جملہ چوٹ کرنے والے انداز میں
پوچھا۔۔۔ جس پر عافیہ شرمسار ہوئی ی۔۔۔

"تم اس کی ذمہ داریاں اسے سنبھال لینے دو۔۔۔۔ فکر مت کرئو۔۔۔"

بھائی ی۔۔۔امی مجھے طعنے دیں گی پھر۔۔۔ کہیں گی۔۔۔اپنی زمینیں زیادہ" پیاری ہیں شوہر کی مشکل نظر نہیں آرہی تجھے۔۔۔۔بعد میں جب وہ کامیاب ہو جائے گا تو، تو ہی عیش کرئے گی ناں۔۔اور نہ جانے کیا کیا۔"عافیہ کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے تھے یہ جملے ادا کرتے وقت۔۔۔ جس سے آمن کو محسوس ہوا۔۔۔ کہ اس کی بہن تکلیف میں ہے۔۔۔

اپنی بہن کو روتا دیکھ۔۔ کون سہ بھائی برداشت کر سکتا ہے جو وہ کرتا۔۔۔

اسے سمجھ آ گیا تھا کہ اس کی ساس اسے بہت تنگ کر رہی ہے۔۔۔

"اچھا تم رو نہیں۔۔زمینوں کے پیپرز مجھے دے دینا۔۔میں اچھی قیمت پر بکوا دوں گا نہیں۔۔۔"

"بھائی میں ساتھ ہی لائی ہوں۔۔۔" عافیہ نے فوراً ہی اپنے پرس سے پیپرز نکالے تھے۔۔۔

آمن نے اس کے عجلت بھرے عمل پر حیرت سے دیکھا۔۔۔مطلب صاف تھا وہ پوری تیاری سے ہی آئی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔مجھے کچھ وقت دو۔۔۔میں انھیں بیچنے کے بعد تم سے رابطہ کرتا ہوں۔۔۔"

شکریہ بھائی۔۔" وہ مشکور لہجے میں مسکرا کر دیکھتے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔"

چل پگلی۔۔اب کیا میرا ابھی شکریہ ادا کرے گی" وہ جیسے خفا ہوا تھا اپنی "
بہن کا شکریہ ادا کرنے پر۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تین دنوں تک مریم ہسپتال میں رہی۔۔۔ لیکن سوائے زونی و آمن کے
کوئی ی حویلی کا شخص اس کی بیٹی کو دیکھنے نہیں آیا۔۔۔۔

آ گئی جھوٹی۔۔۔"مریم لاؤنج میں داخل ہی ہوئی تھی۔۔۔ کہ شاہین بیگم "
اسے دیکھ۔۔۔ منہ پھولا کر تیزی سے تیکھے لہجے میں بولیں۔۔

شاہین بیگم پورے ڈھول تاشے لے کر گئی تھیں اپنے پرپوتے کی آمد کی خوشی میں۔۔۔ لیکن وہاں جا کر جب پتہ چلا کہ پرپوتا نہیں پرپوتی ہوئی ہے۔۔۔ تو ان کا سارا منہ اتر گیا۔۔۔

وہ بغیر بچی کی شکل دیکھے ہی واپس لوٹ آئیں تھیں۔۔۔

"اماں وہ پہلے ہی بہت تکلیف میں ہے۔۔۔ مزید اسے اپنے الفاظوں سے گھائل نہ کر۔۔" شاہ میر اسی وقت لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔

اماں کا کڑوا جملہ سن۔۔ اس نوجوان نے اندر آتے ہی۔۔۔ ہاتھ میں پکڑا سارا سامان نیچے رکھا۔۔۔ اور مریم سے ننھی پری کو اپنی گود میں لے لیا۔۔۔ پھر شاہین بیگم کی جانب دیکھ۔۔۔ منہ بسورتے ہوئے نہایت جھنجھلا کر کہا۔۔۔

وہ حویلی کا پہلا مرد تھا جو اپنی بیٹی کی ماں کے لیے حمایت لے رہا تھا۔۔۔ مریم کیسے اس پہ فدا نہ ہوتی۔۔۔ وہ تو بس اسے حیرت سے دیکھنے لگی تھی۔۔۔ کیسے اس نے شاہین بیگم کے سامنے فوراً اپنی بیٹی کو اپنی باہوں کے پروں میں چھپا لیا۔۔۔ کہ وہ اپنی جلی نظر سے دیکھیں بھی نہ اس کی بیٹی کو۔۔۔

پیار سے دیکھنا ہے تو دیکھو۔۔۔ جل کر دیکھنے کی وہ اپنی ننھی پری کی جانب۔۔۔ کسی کو اجازت نہیں دیتا۔۔۔

شاہمیر۔۔۔" شمیم بیگم اس نوجوان کی آواز سنتے ہی فوراً ہی اپنے کمرے" سے نکل کر آئی تھیں۔۔۔

جب شاہین بیگم نے بتایا کہ بیٹی ہوئی ہے تو پھر شمیم بیگم نے ضرورت ہی محسوس نہ کی ہسپتال جا کر اس کا چہرہ بھی دیکھنے کی۔۔۔انہیں پورا یقین تھا کہ شاہ میر بھی مریم اور اس کی بیٹی کو چھوڑ کر چلا گیا ہو گا ہسپتال میں ہی۔۔۔ مگر ان کی توقع کے بالکل برعکس وہ تو اپنی ننھی پری کو باہوں میں لیے کھڑا تھا۔۔۔

"بات مت کیجئے گا آپ مجھ سے۔۔۔آپ میری بیٹی کو دیکھنے تک نہیں ہسپتال۔۔۔"مریم نے اس کا غصیلے لہجے میں ادا کیا جملہ سن۔۔۔حیرت سے اس کی جانب پھر دیکھا۔۔۔

وہ نوجوان اپنی ماں سے صرف اس لیے ناراض ہو رہا تھا۔۔۔کیونکہ اس کی ماں اس کی بیٹی کو دیکھنے ہسپتال نہیں آئی۔۔۔

مریم حیرانگی کے عالم میں اسے تکنے لگی۔۔۔وہ نہ صرف خود محبت کر رہا ہے ۔۔۔بلکہ چاہتا ہے ہر کوئی اس کی بیٹی سے اتنی ہی محبت کرے۔۔۔ جتنی کی وہ حقدار ہے۔۔۔ مگر ایسا اس حویلی میں کہاں ہوتا ہے؟؟۔۔۔ بیٹیوں کو کون پوچھتا ہے اس حویلی میں؟؟؟۔۔۔ مگر وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔۔نہ صرف پوچھ رہا تھا بلکہ لڑ رہا تھا ان لوگوں سے جو نہیں پوچھ رہے۔۔۔

بیٹا۔۔۔"شمیم بیگم جھٹپٹا گئی تھیں شاہ میر کا شکوہ بھرا لہجہ سن۔۔۔"

اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔وہ کس قدر خفا ہے ان سے۔۔۔

شکوے تو۔تو ایسے کر رہا ہے جیسے تیری بیوی نے بیٹا جن دیا ہو۔۔۔"رانی" بیگم محفل میں موجود ہوں اور جلے پر نمک نہ چھڑکیں۔۔۔یہ کہاں ممکن ۔۔۔

ہا۔۔۔کم اون بڑی امی یہ 2023 ہے۔۔۔لڑکی اور لڑکے میں فرق کرنا" سوائے جہالت کے کچھ نہیں "اس کا ادا کیا جملہ۔۔مانو آگ لگا گیا تھا سب کے تن بدن میں۔۔۔

تو ہمیں جاہل بول رہا ہے ؟؟؟۔۔"رانی بیگم چیخنے والے انداز میں استفسار " کرنے لگیں "سن رہی ہے اماں۔۔۔"فورا ہی شاہین بیگم کو مخاطب کیا شکایتی انداز میں۔۔۔

چلو تم۔۔۔تمہارے لیے زیادہ دیر کھڑا ہونا ٹھیک نہیں۔۔۔"شاہین بیگم " ابھی لڑنے کے لیے آگے آئی ہی تھیں۔۔۔کہ وہ نوجوان فورا ہی مریم کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے گویا ہوا۔۔۔

اپ لوگوں سے میں بعد میں آکر بات کرتا ہوں۔۔۔پہلے میں اپنی بیوی کو" کمرے میں چھوڑ آوں۔۔"پھر شاہین بیگم کی جانب مخاطب ہو کر گمبھیر لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ان کا جواب سننے کی زحمت کیے بغیر۔۔۔وہ مریم کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیڑھیوں کی جانب لے کر بڑھ گیا تھا۔۔۔

زونی۔۔زونی۔۔۔"اس کے نزدیک مریم سیڑھیاں خود نہیں چڑھ سکتی" تھی ابھی۔۔۔اس لیے اس نے فوراً زونی کو آواز دی۔۔۔

زونی بھی اس کی آواز سن۔۔۔اپنے کمرے سے نکل کر دوڑی چلی آئی تھی۔۔۔

اس نے باہر آتے ہی سب سے پہلے شاہمیر کو کھا جانے والی نگاہ سے دیکھا ۔۔ کیونکہ وہ کہہ کر آئی تھی اس سے ۔۔۔ کہ وہ پوری تیاری کر کے رکھے گی مریم اور ننھی پری کے ویلکم کی ۔۔۔۔ پھر مریم کو لے کر آئے ۔۔ لیکن وہ شخص دوپہر میں ہی مریم و ننھی پری کو لے کر آدھمکا تھا ۔۔ ابھی تو اس کی تیاری بھی مکمل نہیں ہوئی تھی ۔۔۔

اس نے کمرہ ٹھیک طرح پورا سجایا بھی نہیں تھا ۔۔

شاہ میر نے اس کی کھا جانے والی نگاہوں کو مکمل اگنور کرتے ۔۔ اپنی ننھی پری کو اس کی گود میں دیا ۔۔ اور خود مریم کو باہوں کے حصار میں اٹھا کر ۔۔ سیڑھیاں چڑھ گیا ۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

تم لیٹی رہو میں دیکھتا ہوں۔۔۔" ننھی پری کے رونے کی آواز پر "
۔۔۔مریم اٹھنے ہی لگی تھی۔۔۔کہ شاہمیر فوراً اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

مریم کو واپس لیٹنے کا کہتے۔۔۔اس نے اپنی ننھی شہزادی کو گود میں بھر لیا۔۔۔

شاید اس نے پوٹی کی ہے۔۔۔تم کیسے صاف کرو گے؟؟؟۔۔رکو۔۔۔کسی " ملازمہ کو بلالو۔۔۔" ہسپتال میں تو یہ کام زونی انجام دے رہی تھی۔۔۔اور گھر آنے کے بعد یہ پہلی رات تھی اس لیے وہ پریشان ہوگئی کہ شاہمیر بخش چوہدری جیسا مغرور شہزادہ یہ سب کام کیسے کرے گا۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں خود کر لوں گا۔۔۔میں نے " ویڈیوز دیکھ رکھی ہیں۔۔میں نے سب سیکھا ہے۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے مطمئن لہجے میں کہا۔۔۔تو مریم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

اس کے جسم میں اس قدر درد تھا کہ وہ ٹھیک طرح ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔اس لیے سارے کام شاہمیر کو کرتے خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔۔

وہ ننھی پری ابھی بھی رونا بند نہیں ہو رہی تھی۔۔تو وہ مریم کو الجھ کر دیکھنے لگا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے؟؟۔۔۔

شاید اسے بھوک لگ رہی ہے۔۔۔میں فیڈ کرا دیتی ہوں۔۔"مریم کے " کہتے ہی۔۔اس نے اپنے ہاتھوں کا جھولا روکا۔۔۔اور اس ننھی پری کو مریم

کے برابر میں لیٹا دیا۔۔۔پھر مریم کی مدد کی کروٹ لینے میں۔۔۔تاکہ وہ آرام سے فیڈ کرا سکے۔۔۔

مریم نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ جس لڑکے کو وہ اتنا لاپرواہ بے نیاز ولاابالی سہ سمجھتی ہے۔۔۔اس کا اتنا ذمہ دار روپ بھی دیکھے گی۔۔۔

لاؤ۔۔۔میں اسے اب ڈکار دلا دیتا ہوں۔۔۔"وہ ننھی پری دودھ پیتے ہی " سو گئی۔۔۔مریم بھی دوائیوں کے زیر اثر تھی۔۔۔اس لیے اس کی آنکھیں بھی بند ہونے لگیں۔۔۔وہ صرف شاہمیر تھا جو اس ننھی پری کو لے کر جاگا۔۔۔اور اپنے سینے سے لگا کر ہلکے ہلکے اس کی کمر کو سہلانے لگا۔۔۔تاکہ اسے ڈکار آئے۔۔۔

مریم کی جب آنکھ کھلی تو اس نے ننھی پری کو شاہمیر کے سینے پر سوتا۔۔اور شاہ میر کو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے بیٹھے سوتا ہوا پایا۔۔۔

یہ منظر اس کے دل کو چھو گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے از خود آنسو بہنے لگے۔۔۔

یہ باپ کا وہ روپ تھا جو اسے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔۔۔یہ کیئر نگ۔۔۔یہ محبت۔۔یہ فکر۔۔۔جس کے لیے وہ زندگی بھر ترسی۔۔۔لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ان سب کے لیے اس کی بیٹی کو ترسنا نہیں پڑے گا۔۔۔کیونکہ اس کا باپ تو جان نچھاور کر رہا تھا اس پر۔۔۔

یقیناوہ حویلی کی پہلی شہزادی تھی جو اپنے باپ کے سینے پر سو رہی تھی۔۔۔

دیکھا زمانہ سارا بھرم ہے۔۔

عشق عبادت

عشق کرم ہے۔۔۔

میرا ٹھکانہ تیری ہی دہلیز ہے۔۔

او۔۔

میں ہوں دیواریں

چھت ہے پیا تو

رب کی مجھے

نعمت ہے پیا تو۔۔

میرے لیے تو

برکت کا تعویذ ہے۔۔۔

مریم اسے بڑی محبت سے تک رہی تھی۔۔۔

یہ منظر اسے سکون وراحت بخش رہا تھا جسے وہ آنکھوں میں بھر کر قید کر لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

شاہمیر کی آنکھ کھلتے دیکھ۔۔وہ فوراً آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

آ۔۔میں بیٹھے بیٹھے سو گیا۔۔۔" وہ اپنی آنکھ مسلتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔اور پھر" آہستگی سے اٹھ کر اپنی ننھی شہزادی کو واپس اپنے اور مریم کے درمیانی حصے میں لیٹا لیا۔۔۔

اگلے پل۔۔اس کی نظر مریم پر گئی۔۔کمرے کی مدھم سی پیلی روشنی میں اس کا چہرہ چاند کی طرح چمک رہا تھا۔۔۔

اپنے ایک ہاتھ کی کونی تکیے سے ٹکا کر۔۔۔ہاتھ کے پیالے میں اپنا چہرہ رکھ۔۔فرصت سے اس دلنشین کا حسین چہرہ تکنے لگا۔۔۔

ذرا کبھی میری نظر سے۔۔
تو خود کو دیکھ بھی۔۔
ہے چاند میں بھی داغ مگر۔۔
نہ تجھ میں ایک بھی
خود پہ حق تیرا۔۔
تیرے حوالے کر دیا۔۔۔
جسم کا ہر رواں۔۔
تیرے حوالے کر دیا۔۔۔

اس نے آہستگی سے مریم کا ہاتھ تھاما۔۔۔

وہ اسے جگانا نہیں چاہتا تھا۔۔بس اس کے لمس کو محسوس کرنا چاہتا تھا

۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے مریم نے آنکھ کھولی۔۔اور ان دونوں کی انکھیں ملیں۔۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے کو بڑی محبت سے تک رہے تھے۔۔۔

جو بھی ہے سب میرا۔۔

تیرے حوالے کردیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

آپ نے مجھے بلایا سالے صاحب؟؟۔۔"آمن شہر آیا ہوا تھا۔۔اس " نے فہیم کے گھر شہروز کو بلایا۔۔۔

وہ لاؤنج میں شاہانہ انداز میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔۔جب شہروز اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔

شہروز بہت خوشگوار موڈ میں نظر آرہا تھا۔۔۔

عافیہ کو جو جہیز میں زمینیں دی ہیں وہ میں تو کیا کوئی بھی بیچ نہیں سکتا اس " وقت۔۔چونکہ دادا نے شرط عائد کی ہوئی ہے کہ سب حصے دار رضامندی دیں گے تو چیز بکے گی ورنہ نہیں۔۔۔حصے دار تو پھر مان جائیں۔۔۔مگر جیسے ہی یہ زمین بکے گی یاد رکھنا دادا کے کان کھڑے ہو جائیں گے۔۔۔"آمن کی بات سن۔۔۔شہروز اسے الجھ کر دیکھنے لگا

ایک دو لمحے تک تو اسے سمجھ ہی نہیں آیا مقابل بول کیا رہا ہے۔۔۔

کیا؟؟۔۔۔ کس نے کہا تم سے زمینیں بیچنے کے لیے؟؟۔۔"وہ خاصہ الجھ کر" پوچھ اٹھا تھا۔۔۔

"تمھیں انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے ان زمینوں کو بیچنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ یہ معمولی سی زمینیں میری بہن کے آنسوؤں سے زیادہ قیمتی نہیں ہیں میرے لیے۔۔۔ مگر سارا مسئلہ یہ ہے کہ میں انہیں بیچ کر۔۔۔ دادا کے کان کھڑے نہیں کر سکتا۔۔۔ مانا وہ یہ جانتے ہیں کہ عافیہ زندہ ہے۔۔۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ عافیہ تمہارے نکاح میں ہے۔۔۔ اور نہ ہی میں چاہتا ہوں کہ وہ جانیں۔۔ ورنہ وہ خواہ مخواہ میری بہن کے پیچھے پڑ جائیں گے۔۔۔ تمہارا اور تمہاری ماں کا ذرا سہ لالچ میری بہن کی جان پر بن

آ ئے گا۔۔۔"آمن کے جملے تھے یا تذلیل کے طمانچے۔۔۔مقابل نے اپنی روح تک پر انھیں محسوس کیا۔۔۔

"ایک منٹ۔۔۔تم کہہ رہے ہو کہ عافیہ روئی ہے تمہارے سامنے؟؟۔۔" اسے جیسے یقین نہ آیا ہو اپنے کانوں پر۔۔۔

اس کے نزدیک تو وہ عافیہ کو دنیا کی ہر خوشی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ پھر عافیہ کیوں روئی اپنے بھائی کے سامنے؟؟۔۔اور یہ زمینیں بیچنے کی بات کہاں سے آ گئی بیچ میں؟؟؟۔۔۔

" اسے ذہنی دباؤ مت دینا شہروز پھر کبھی۔۔۔اگر کچھ چاہیے تو ڈائریکٹ مجھ سے مانگ لینا۔۔۔میں نے تمہیں شادی سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میری بہن ذہنی طور پر دباؤ لینے کے قابل نہیں ہے۔۔۔اس کے باوجود تم اور تمہاری

ماں میری بہن کو دباؤ میں رکھ رہے ہو۔۔۔"آمن کا چہرہ غصے کے مارے سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔اور آنکھیں لہو رنگ۔۔۔وہ بھولا نہیں تھا اب تک اپنی بہن کے آنسوؤں کو۔۔۔

"تم غلط سمجھ رہے ہو آمن۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔یقیناً تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"شہروز اپنی صفائی میں تیزی سے احتجاجاً گویا ہوا۔۔۔

"مجھے غلط فہمی ہوئی ہے؟؟؟۔۔۔"اتنا کہتے ہی اس نے اپنی جیب سے پیپرز نکال کر ٹیبل پر پٹخے۔۔۔"یہ رہے پیپرز۔۔جو وہ اپنے ساتھ لائی تھی ہسپتال میں مجھے دینے کے لیے۔۔۔"

شہروز نے جب ان پیپرز کو دیکھا۔۔۔تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹیں۔۔۔

"ویسے میں تمہیں اتنا گرا ہوا نہیں سمجھتا تھا۔۔۔وہ امید سے ہے اس کے باوجود تم اسے ذہنی دباؤ دے رہے ہو۔۔کیا میں نہیں جانتا کہ تم نے اس سے جھوٹ کہا ہے کہ تمہیں اپنے سافٹ ویئرز کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔کیونکہ سب جانتے ہیں بس تم ایک بار منہ سے رقم ادا کرتے ہو اور احسن چاچا تمہیں فوراً ہی پیسے نکال کر ہاتھ میں پکڑا دیتے ہیں۔۔۔انہوں نے پیسوں کے معاملے میں کبھی اپنا ہاتھ تم سے نہیں روکا۔۔۔اور نہ ہی حویلی کے کبھی کسی دوسرے شخص نے۔۔"آمن کے غصیلے لہجے میں کہتے ہی۔۔شہروز اپنا سر پکڑنے لگا۔۔۔

"یقین کرو آمن مجھے نہیں پتہ ان سب کے بارے میں کچھ بھی۔۔۔"وہ اپنی صفائی میں اس بار حلق کے بل دھاڑا۔۔۔

"یہ بلینک چیک ہے۔۔۔ چاہو توان میں زمینوں کی 10 گنا قیمت لکھ دو۔۔۔ میں وہ بھی دینے کے لیے تیار ہوں۔۔۔ مگر میری بہن کو تنگ مت کرنا۔۔" آمن کسی صورت اس کی بات پہ یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا ۔۔۔اور ہوتا بھی کیسے۔۔۔ کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ پہلے شہروز زونی سے شادی کرنا چاہتا تھا جائیداد کے لیے۔۔۔اس کے نزدیک وہ ماں بیٹے شروع سے ہی لالچی ہیں۔۔۔

" میں عافیہ سے محبت کرتا ہوں۔۔۔اور میں نے اس سے بغیر کسی لالچ کے شادی کی ہے آمن۔۔۔ جب تم نے جہیز دینے کی بات تک نہیں کی تھی ۔۔۔میں اس سے پہلے مولوی صاحب کو لے آیا تھا اگر تمہیں یاد ہو۔۔۔ میں اپنی بیوی اور بچے کے لیے خود کچھ بننا چاہتا ہوں۔۔۔ دوسروں کے ٹکڑوں پر نہیں پالنا چاہتا نہیں۔۔۔ میں نہیں جانتا یہ اتنی بڑی غلط فہمی کیسے ہوئی۔۔ لیکن یقین کرو دوبارہ میری بیوی کبھی تمہارے پاس اس سلسلے میں نہیں

آئے گی۔۔۔"اس نے عافیہ نہیں کہا۔۔اس نے میری بیوی کا لفظ ادا کیا۔۔۔
جیسے جتا رہا ہو تمہاری بہن بعد میں ہے۔۔۔اب وہ پہلے میری بیوی ہے۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

وہ گاڑی میں سفر کر رہا تھا۔۔۔جب اس کی نگاہ شیشے سے باہر ایک منظر پر جا کر ٹھہر گئی۔۔

اس نے دیکھا ایک 16 سالہ لڑکا۔۔۔ایک کم عمر لڑکی کو سائیکل چلانا سیکھا رہا ہے۔۔۔

سائیکل سیکھنے سکھانے کے اس پروسس میں جوان دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔بس وہ آمن کو اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔۔۔

کبھی کبھار جب ہم کسی کو بہت خوبصورت لمحہ جیتا ہوا دیکھتے ہیں۔۔تو ہمارے دل میں خواہش اٹھتی ہے کہ کاش ہم بھی اس منظر کو اسی طرح جیں۔۔۔۔

وہ انھیں دیکھتا رہا۔۔یہاں تک کے گاڑی آگے بڑھ گئی۔۔۔اور وہ کم عمر کپل آنکھوں سے آہستہ آہستہ اوجھل ہو گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

"اج اتنی دیر سے کیوں آئے آپ؟؟۔۔۔"شہروز جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا۔۔۔عافیہ فوراً ہی فکر مند لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔

"یہ کیا ہے عافیہ ؟؟۔۔"اس نوجوان کی آنکھیں سرخ تھیں۔۔۔ "

عافیہ کو محسوس ہوا جیسے وہ انگارے برسا رہی ہوں اس پر۔۔۔

اس سے پہلے کبھی اس نے شہروز کی آنکھوں کو اتنا غضب ناک نہیں دیکھا تھا۔۔۔

لیکن جب ان پیپرز پر نگاہ گئی۔۔۔ تو وہ ہکا بکا رہ گئی۔۔۔.. یہ وہی پیپرز تھے زمینوں کے۔۔۔ جو اس نے آمن کو دیے تھے۔۔۔

"یہ آپ کے پاس کیسے آئے ؟؟؟"وہ الجھ کر۔۔۔ تیزی سے پوچھ اٹھی۔۔ "

اس کا مطلب آمن سچ کہہ رہا تھا۔۔۔ تم نے واقعی انھیں بیچنے کی کوشش "
کی ہے۔۔۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کیوں ؟؟؟۔ "اگلے ہی لمحے اس نے غصے
سے آگ بگولا ہو کر عافیہ کا بازو پکڑ کر۔۔ اپنے روبرو کھڑا کیا۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا ہے عافیہ۔۔۔ کیوں ؟؟۔۔۔ کیا کوئی کمی ہے میری محبت "
میں ؟؟۔۔۔ کیا میں تمہیں خوش نہیں رکھتا ؟؟۔۔۔ "وہ اس لڑکی کا نازک
بازو جھنجھوڑتے۔۔۔ بکھرے ہوئے لہجے کے ساتھ استفسار کرنے لگا۔۔۔

آمن نے آج صرف اسے ہی نہیں اس کی محبت کو بھی ذلیل کیا تھا۔۔۔
اسے لالچی کہا۔۔۔ جب کہ وہ عافیہ کے معاملے میں کبھی بھی لالچی نہ تھا۔۔۔

میں نے کب کہا کہ آپ مجھے خوش نہیں رکھتے ؟؟۔۔میں تو بس۔۔" "
ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ مقابل تیزی سے بیچ میں بات کاٹتے ہوئے
دھاڑا۔۔۔

تم تو بس کیا عافیہ ؟؟۔۔۔میری عزت و محبت کا جنازہ نکال کر آرہی ہو تو "
اپنے بھائی کے سامنے۔۔۔میں نے تو تم سے کبھی تمہارے جہیز کے متعلق
بات ہی نہیں کی۔۔۔ان زمینوں کو بیچنے کا خیال تمہیں کہاں سے آیا پھر ؟؟؟
۔۔۔اور تم سے کس نے کہا کہ مجھے اپنے سافٹ ویئرز بنانے کے لیے پیسوں
کی ضرورت ہے ؟؟؟۔۔۔کیا تم نے مجھے اتنا بے غیرت سمجھ رکھا ہے کہ
میں اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے تمہارے جہیز پہ نظر رکھوں
"گا ؟؟؟۔۔۔

اس کا غصہ عافیہ کو سہما گیا تھا۔۔۔اس نے تو وہی کیا جو اس کی ساس نے کہا ۔۔۔جس کی وجہ سے وہ اتنے دنوں سے اس کے پیچھے پڑی ہوئی تھیں اور اسے ذہنی دباؤ دے رہی تھیں مسلسل ۔۔۔۔۔۔۔۔پھر شہر وز اتنا کیوں بر ہم ہو رہا تھا اس پر ؟؟؟۔۔۔کیا اس نے وہ نہیں کیا جو وہ اور اس کی ماں چاہتے تھے ؟؟؟۔۔۔

"اب چپ کیوں ہو ؟؟؟۔۔۔بولو۔۔۔"عافیہ کی خاموشی جیسے شہر وز کو چبھ رہی تھی۔۔۔وہ تیزی سے اس کا ہاتھ مزید جھنجھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیا کہوں جب مجھے۔۔۔مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔آپ کی امی مجھ سے بار بار کہتی رہیں کہ میں اپنا جہیز بیچ کر آپ کی مدد کروں۔۔۔کیونکہ میں آپ کی بیوی ہوں مجھ پر لازم ہے مشکل کے وقت آپ کی مدد کرنا۔۔۔اب

جب میں نے بیچنے کی کوشش کی تو آپ مجھ پر آ کر چیخ رہے ہیں۔۔کیوں؟؟؟۔" وہ روہانسہ والجھے لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جھر جھر موتیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔۔

امی نے تم سے کہا؟؟۔۔" شہروز جیسے حیران ہوا۔۔لیکن ساتھ ساتھ اس کی پکڑ بھی عافیہ کے بازو پر ڈھیلی پڑی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ فوراً ہی کمرے سے نکل گیا۔۔

امی۔۔۔امی۔۔۔" وہ ان کے دروازے کے باہر کھڑا ہو کر چیخ رہا تھا۔۔۔"

"کیا ہو گیا؟؟۔۔۔ایسے کیوں چیخ رہے ہو؟؟۔۔۔اتنی رات کو کھڑے ہو کر میرے دروازے پر؟؟۔۔"

"کیا اپ نے عافیہ کو جہیز میں ملنے والی زمینیں بیچنے پر فورس کیا ہے؟؟۔۔۔" بانو کو وہ لڑکا بہت غصے میں نظر آرہا تھا۔۔۔

بانو نے ایک بار شہروز کا سرخ چہرہ دیکھا۔۔اور پھر اس کے پیچھے آتی عافیہ کو ۔۔۔

"تو اس نے کان بھرے ہیں تمہارے میرے خلاف؟؟۔۔" وہ عافیہ کے وجود کو تیکھی نظروں سے تکتی۔۔۔شہروز کی جانب متوجہ ہو کر۔۔۔نرمی سے پوچھنے لگیں۔۔۔

اس نے کان نہیں بھرے۔۔۔مجھے خود پتہ چلا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے رد " میں بولا۔۔۔

تو اب تم مجھے اپنی بیوی کے سامنے ذلیل کرو گے؟؟۔۔۔یہی اوقات ہے " میری۔۔۔کہ زندگی بھر ان حویلی والوں سے ذلیل ہوتی رہی اور اب اپنے ہی بیٹے اور بہو سے ذلیل ہوں"۔۔۔بانو نے شہروز کو برہم ہوتا دیکھ۔۔۔ فوراً ہی اپنے رونا دھونا اسٹارٹ کیا۔۔۔

تم سے کس نے کہا میرے پیچھے آنے کی؟؟۔۔تم جاؤ کمرے میں۔۔۔" " اپنی ماں کو روتا دیکھ۔۔۔وہ نوجوان فوراً ہی عافیہ کی جانب مڑ کر۔۔۔برہمی سے گویا ہوا۔۔۔

جی۔۔۔"عافیہ خاموشی سے پہلے تو پلٹ کر جانے لگی۔۔۔ مگر پھر اسے" خیال آیا کہ نہیں۔۔۔اس کا بھی حق ہے یہ جاننے کا کہ آخر چل کیا رہا ہے۔۔۔

پھر پوچھ گچھ کرنا کسی عمل کے متعلق۔۔ یہ اس شخص کو ذلیل کرنا تو نہیں ہوتا۔۔۔ پھر وہ خوامخواہ کیوں رونا شروع ہو گئی تھیں؟؟۔۔

تم گئی نہیں؟؟۔۔"شہروز اس کا انتظار کر رہا تھا جانے کا۔۔۔ لیکن اسے" اپنی جگہ سے نہ ہلتا دیکھ۔۔۔وہ اس کی جانب مڑ کر استفسار کرنے لگا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں بھی اس گھر کا فرد ہوں مجھے بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اس گھر" میں چل کیا رہا ہے۔۔۔آخر میں مجھ پر ہی تو لازم ہے اپنا جہیز بیچ کر اپنے شوہر

کے کام آنا۔۔۔" اس نے آخری جملہ بانو کی جانب دیکھتے ہوئے جتا کر ادا کیا۔۔۔

بانو تب ذلیل نہیں ہوئی جب وہ اپنی بہو کو جو امید سے ہے ذہنی دباؤ دے رہی تھی جہیز میں ملی زمینوں کو بیچنے پر۔۔۔ تو پھر اب اسی بات کے متعلق پوچھ گچھ پر کیسے ذلیل ہو گئ؟؟۔۔۔

مطلب۔۔۔ مانگنے پر ذلیل نہیں ہوتا بندہ۔۔۔ مانگنے کے متعلق پوچھنے پر ذلیل ہو جاتا ہے۔۔۔ عجیب۔۔۔

شہروز نے حیرت سے عافیہ کو دیکھا۔۔۔ وہ کبھی اتنی شارپ زبان استعمال نہیں کرتی تھی۔۔۔ جتنی اس لمحے کر رہی تھی۔۔۔ اس کی بات سننے کے بعد پھر ہمت نہ ہوئی شہروز کی اس سے یہ کہنے کی۔۔۔ کہ وہاں سے جائے۔۔۔

وہ بہت شر مندہ سہ ہو گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کا غصہ مزید بڑھا۔۔۔

" صرف آپ کی وجہ سے آج مجھے ذلیل ہونا پڑ رہا ہے اپنی بیوی اور سالے کے سامنے۔۔۔ کیا مجھے بتانا پسند کریں گی۔۔۔ آپ نے کیوں عافیہ سے کہا زمینیں بیچنے کا؟؟۔۔۔ مجھے یاد نہیں پڑتا میں نے آپ سے کہا ہو۔۔۔ کہ مجھے اپنے کام کے لیے پیسوں کی ضرورت ہے۔۔۔ اور اگر ہوتی بھی۔۔۔ تو میں خود مینج کر سکتا تھا "

" تو میں اور کیا کرتی بھلا؟؟۔۔۔ وہ آمن ہر ایرے غیرے پر اپنی جائیداد لوٹاتا پھر رہا ہے جس پر تمھارا حق ہے۔۔۔ تم بھی تو اس حویلی کے بیٹے ہو شاہ میر اور امن کی طرح۔۔۔ ان لوگوں کے پاس ایرے غیروں کو دینے کے

لیے ہے۔۔۔ مگر تمہیں دینے کے لیے کچھ نہیں۔۔ میں تو صرف اس لڑکی سے وہ واپس لے رہی تھی جو تمہارا ہے۔۔۔ جس پر تمہارا حق ہونا چاہیے تھا۔۔ نہ کے۔۔۔۔

ایرے غیرے کا لفظ ادا کرتے وقت دونوں بار ہی بانو نے عافیہ کی جانب حقارت سے دیکھا۔۔۔

عافیہ کو پہلی بار محسوس ہوا بانو اس سے کس قدر نفرت کرتی ہے۔۔ اور دل میں کس قدر حسد و بغض لیے بیٹھی ہے۔۔۔

عافیہ کو بانو کی باتیں زیادہ سمجھ نہیں آرہی تھیں۔۔۔ چونکہ نہ تو وہ حویلی کو جانتی تھی اور نہ ہی حویلی والوں کو لیکن اسے اتنا ضرور علم تھا کہ وہ زمینیں اس کے بھائی نے اسے جہیز میں دی ہیں۔۔۔ جن پر صرف اس کا حق ہے۔۔۔

ابھی بانو بول ہی رہی تھی۔۔۔کہ شہروز تیزی سے بیچ میں جتاتے ہوئے
"بولا۔۔"عافیہ بھی میری ہی ہے امی۔۔۔

اس نوجوان نے فقط ایک جملہ کہا۔۔۔اور ساری لڑائی ختم کر دی۔۔۔

یہ جملہ سنتے ہی۔۔عافیہ کی نظریں اس کے خوبصورت سرخ چہرے پر منجمد
ہو گئیں۔۔۔

کہنے کو بہت سادہ سہ جملہ کہا تھا اس نوجوان نے۔۔۔ مگر اپنے معنی میں اتنا
مکمل۔۔۔ کہ عافیہ کو اس لمحے پہلی بار لگا۔۔۔کہ وہ واقعی اس کی ہو
گئی۔۔۔ جسم و روح دونوں سے۔۔

"امی آپ اپنا سامان پیک کر لیں۔۔"شہروز کا فقط یہ جملہ ادا کرنا تھا کہ بانو کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

"تم مجھے اس لڑکی کے پیچھے گھر سے نکال رہے ہو؟؟۔۔اس آمن کی چھوڑی ہوئی کنیز کے پیچھے؟؟۔۔۔"

"امی۔۔۔"وہ حلق کے بل چیخا۔۔۔

اپنی ماں کی زہریلی باتیں سننے کے بعد اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کی ماں نے عافیہ کو ابھی تک قبول نہیں کیا ہے۔۔۔

یہی سبب تھا کے وہ لڑکا دلی طور پر گھبرا گیا۔۔۔اسے شدید خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس کی ماں اس کے غیر موجودگی میں عافیہ کو اس کے ماضی سے آگاہ نہ کر دے۔۔۔اس لیے بہتر یہی لگا کہ انہیں واپس حویلی چھوڑ آئے۔۔۔

ابھی وہ اتنا پاور فل نہیں تھا کہ دو گھر افورڈ کر سکے۔۔۔اور اپنی اور عافیہ کی تعلیم کا خرچ بھی اٹھا سکے۔۔۔اس لیے انہیں کچھ وقت کے لیے حویلی چھوڑ کر آرہا تھا۔۔۔

اس کا ارادہ یہی تھا کہ جب وہ تھوڑا سیٹ ہو جائے گا پیسوں کے معاملات میں۔۔تو وہ اپنی ماں کے لیے ایک نیا و الگ گھر خرید لے گا۔۔۔

انہیں اس وقت عافیہ کے ساتھ رکھنا۔۔۔یقیناً عافیہ کی زندگی کو خطرے میں ڈالنے جیسا تھا۔۔۔اور وہ اپنی بیوی کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

بانو چاہتی تو عافیہ کو قبول کر کے اپنی ایک خوشحال زندگی بسر کر سکتی تھی۔۔ لیکن عورتوں میں جلن و حسد کا مادہ مردوں سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔۔۔اور کبھی کبھار وہ اسی جلن و حسد میں خود کو جلا بیٹھتی ہیں جیسے بانو جلا بیٹھی۔۔۔

دن رات محنت کرتے کرتے تین سال کا عرصہ کب آنکھوں ہی آنکھوں میں گزر گیا خبر نہ ہوئی۔۔۔

کاش میں بھی چل پاتی تمہارے ساتھ۔۔۔ تمھاری زندگی کا اتنا بڑا دن " ہے اور میں تمہارے ساتھ نہیں جا سکتی۔۔۔جب کہ میں شدت سے چاہتی ہوں دیکھنا کہ کس طرح وہ لوگ تمہیں پگڑی پہناتے ہیں۔۔ کس طرح دادا

تمہارے ہاتھوں میں اپنی خاندانی تلوار دیتے ہیں۔۔ کس طرح سب کچھ ہو گا ہر ایک چیز۔۔۔"زونی اس کے گلے میں شال ڈالتے ہوئے۔۔ جگنو کی طرح جگمگاتی آنکھوں کے ساتھ گویا ہوئی۔۔

آج اس کی پورے گاؤں کے سامنے گدی نشینی کی تقریر تھی۔۔۔ جس کے بعد وہ گاؤں کہ سرپنچ کی کرسی پر بیٹھنے والا تھا۔۔۔

آمن سے کہیں زیادہ زونی ایکسائیٹڈ نظر آرہی تھی۔۔۔اور آخر کیوں کر نہ ہوتی اس کا شوہر پورے گاؤں کا سرپنچ بننے والا تھا۔۔

مگر گاؤں کا سرپنچ بننا اس اچیومنٹ کے آگے تو کچھ بھی نہ تھا جو وہ حاصل کر چکا تھا۔۔۔

آمن نے اس لڑکی سے ایک لفظ نہ کہا۔۔بس اسے بڑی محبت و گرم جوشی سے اپنے گلے سے لگالیا۔۔۔

دنیا بھر کی خوشبو ایک طرف۔۔۔اور اس لڑکی میں سے آتی مہک ایک طرف۔۔۔جو اسے دلی سکون مہیا کرتی تھی۔۔۔چاہے وہ کتنا ہی تھکا ہوا کیوں نہ ہو بس یہ خوشبو کافی ہوتی تھی اسے تازہ دم کرنے کے لیے۔۔۔۔ دوبارہ حوصلہ اور ہمت دینے کے لیے۔۔۔

آمن اس کی زلفوں میں اپنا چہرہ چھپائے آہستہ آہستہ سانس لے رہا تھا۔۔۔ جیسے اس کی خوشبو کو خود میں سمو لینا چاہتا ہو۔۔۔

ابھی وہ اس کی مہک میں ہی کھویا ہوا تھا کہ دروازہ ناک ہوا۔۔۔

بابا۔۔۔ بڑے بابا آپ کو بلا رہے ہیں۔۔۔ چلیں۔۔۔ وقت ہو گیا
ہے۔۔۔"

زونی جانا چاہتی تھی اس کے ساتھ۔۔ لیکن ممکن نہ تھا کیونکہ وہ ایک کنیز تھی اور کنیزوں کو پنچایت میں جانے کی اجازت نہیں تھی گاؤں کے قانون کے مطابق۔۔۔

مانو کنیزیں انسان نہ ہوں۔۔ ان کا کوئی حق نہ ہو زندگی پر۔۔۔ کوئی ان کے ساتھ کچھ بھی کرے وہ پنچایت میں اس کی شکایت نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ شکایت کرنا تو دور کی بات انہیں پنچایت میں جانے تک کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

کنیزوں کا دور سالوں پہلے ختم ہو چکا۔۔۔ مگر گاؤں دیہات میں یہ ابھی بھی جاری ہے بس نام بدل گئے ہیں۔۔ کہیں وڈیروں کے ملازم کہلاتے ہیں۔۔۔ تو کہیں پیر کے مرید۔۔۔ پھر کنیز/ملازم/مرید کے ساتھ جو جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔۔۔ وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔۔۔

چلو اللہ حافظ۔۔۔ "اس کی پیشانی کو نرمی سے چومتا ہوا۔ وہ الوداع" کر۔۔۔ باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

میں بڑی مسرت اور خوشی کے ساتھ آج سے آمن بخش چوہدری کو اپنی "
جگہ اس گاؤں کا نیا سرپنچ مقرر کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔" ابراہیم بخش کے اعلانیہ و
فخرانیہ کہتے ہی۔۔۔ پورا میدان تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔

ابراہیم بخش نے سب کے سامنے آمن بخش کو اپنی پگڑی پہنائی۔۔۔

سب آمن کو باری باری گلے مل کر مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔ شاہمیر
جب مبارکباد دینے آیا تو وہ اکیلا نہیں تھا اس کی گود میں اس کی ننھی شہزادی
جویریہ موجود تھی۔۔۔ جسے پیار سے جیا بلایا کرتے تھے۔۔۔

حویلی کے کسی مرد کو پسند نہیں تھا شاہمیر کا اپنی لڑکی کو یوں لے کر
پھرنا۔۔۔ لیکن وہ پھرتا تھا۔۔۔ وہ بھی بڑے فخر سے گود میں لیے۔۔۔ جیسے
گاؤں کے مرد اپنے بیٹے کے ناز اٹھاتے۔۔۔۔ اس سے کہیں زیادہ۔۔۔ وہ

اپنی بیٹی کے ناز اٹھاتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ ابراہیم بخش اس سے بہت چڑھنے لگے تھے۔۔۔ مگر نہ اس نے پہلے کبھی کسی کی پرواہ کی۔۔۔اور نہ وہ اب کر رہا تھا۔۔۔

جیا۔۔۔"آمن کے سنجیدہ چہرے پر جیا کو دیکھتے ہی ایک خوبصورت سی" مسکان رقصا ہوئی۔۔۔اس نے فوراہی شاہمیر سے اپنی بھتیجی کو گود میں لے لیا تھا۔۔۔۔

اگر وہ صرف شاہمیر کی بیٹی ہوتی۔۔تو ایک وقت آمن اتنی اہمیت نہ دیتا۔۔ لیکن وہ زونی کی بھانجی تھی۔۔۔زونی جان لوٹاتی تھی اپنی بھانجی پر۔۔۔تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ آمن اس سے منہ موڑ لیتا۔۔۔وہ ہر اس شخص کو عزت و اہمیت دیتا تھا جو زونی کے نزدیک تھے۔۔۔۔

وہ حسین نوجوان گاؤں کا پہلا سرپنچ بنا۔۔۔جو کسی بچے کو نہیں بچی کو گود میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔وہ بھی بڑی شان سے۔۔۔

"سب سے پہلے تو میں اپنے رب کے بعد اپنے دادا کا شکر ادا کرنا چاہوں گا۔۔ کہ مجھے اس قابل سمجھا کہ اپنی جگہ اس گاؤں کا سرپنچ بننے کا موقع دیا۔۔تاکہ میں اس گاؤں کی اچھے سے خدمت کر سکوں۔۔۔اور یقین جانیں میں کروں گا۔۔۔آج سے۔۔۔ابھی سے۔۔۔اسی وقت سے۔۔۔"اس نے آخری جملہ بہت جتاتے ہوئے۔۔۔مفاہمانہ انداز میں ادا کیا۔۔۔

اس لمحے اس شخص کا چہرہ اس قدر رعب دار تھا۔۔کہ صرف اسے دیکھنے سے ہی لوگوں کو جھرجھری محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی آنکھیں اس قدر پر وقار و پاور فل تھیں کے کسی کی مجال نہیں تھی کہ اس وجیہہ مرد سے ایک پل کے لیے بھی اپنی آنکھیں ملا سکے۔۔۔

اس نے اپنا وقار ظاہر کرنے کے لیے مونچھوں کو تاؤ نہیں دیا۔۔ کیونکہ اس کی مونچھیں نہیں تھی۔۔اس نے شریعت کے مطابق مونچھوں کو پست اور داڑھی کو بڑھایا تھا۔۔۔جیسا کہ شریعت میں مرد کے لیے حکم ہے۔۔۔

لوگ نہیں جانتے۔۔۔ مگر وہ جانتا ہے۔۔۔ کتنا انتظار کیا ہے اس نے اس وقت کا۔۔۔جب سب کچھ اس کے انڈر ہو۔۔۔۔ پورے گاؤں پر صرف اس کا حکم چلے۔۔۔۔اور وہ نوجوان واپس شریعت مصطفیٰ ﷺ کو نافذ کر سکے۔۔۔۔

میں آمن بخش چوہدری اس گاؤں کا سرپنچ اعلان کرتا ہوں کہ آج سے "
میں نے فرسودہ نظام کو ختم کیا۔۔۔اور ایک نئے نظام کی بنیاد رکھتا ہوں۔۔۔
اس نظام میں امیر اور غریب برابر ہوں گے۔۔۔۔ جرم کرنے پر امیر
زمیندار کو بھی اسی طرح سزا ملے گی جس طرح غریب کسان کو ملتی
ہے۔۔۔آج سے حویلی کے دروازے پر کسی کو بھی سفارش لانے کی اجازت
نہیں۔۔۔ جس کو جو بولنا ہے وہ یہیں بھری پنچایت میں بولے گا۔۔۔دوسرا
۔۔ سیلاب کے آنے پر اس بار صرف حویلی کی زمینوں کو ہی نہیں۔۔۔ بلکہ
سارے کسانوں کی زمینوں کو بچانے کی کوشش کی جائے گی۔۔۔"بس اس
کا یہ جملہ سننا تھا کہ ابراہیم بخش کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔

امیر راج ہی تب کرتا ہے جب غربت پھل پھول رہی ہو۔۔۔جب سب کی
زمینیں بچ جائیں گی اور سب ہی اچھا کمائیں گے اور کھائیں گے۔۔۔تو پھر کون

ان کے آگے سر جھکائے گا؟؟۔۔۔کون ان کا کہنا مانے گا؟؟؟کون ان سے ڈرے گا؟؟؟۔۔۔

تیسرا۔۔۔میں گاؤں میں بہت جلد اسکول اور کالج بنواؤں گا۔۔۔تاکہ " گاؤں کے بچوں کو باہر نہ جانا پڑے۔۔۔ساتھ ساتھ گاؤں میں 24 گھنٹے بجلی ائے اس کا بھی انتظام کر رہا ہوں۔۔۔ہم اپنے پانی سے اپنی بجلی خود بنائیں گے ۔۔۔تاکہ ہمیں دوسروں کا محتاج نہ رہنا پڑے کسی بھی معاملے میں۔۔۔" اس کے باتیں اب سب کو حیران کر رہی تھیں۔۔۔

لوگوں نے اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔۔وہ جو انہیں خواب دکھا رہا تھا وہ تو ان کی پہنچ سے کہیں کوسو دور تھے۔۔۔مگر اس نوجوان کا چہرہ اس قدر پر اعتماد تھا یہ وعدے کرتے وقت۔۔۔کہ انہیں نہ لگا کہ وہ انہیں کوئی جھوٹی امید دلا رہا ہے۔۔۔

میں آج سے کنیزوں کی سزا ختم کرتا ہوں۔۔۔ "

اور حویلی میں اس وقت جتنی بھی کنیزیں موجود ہیں انہیں آزاد کرتا ہوں۔۔۔ آج سے بھاگنے والی لڑکی کی سزا موقع محل کے اعتبار سے طے کی جائے گی۔۔۔ جو میں خود طے کروں گا۔۔۔"بس اس کا کہنا تھا کہ ماحول پر ہو کا عالم طاری ہو گیا۔۔۔

ابراہیم بخش کا چہرہ غصبناک حد تک سرخ پڑ گیا تھا۔۔۔

تم ہمارے باپ داداؤں سے چلتے آرہے قانوں کو نہیں بدل سکتے۔۔"وہ "زور سے دھاڑے۔۔۔

بالکل۔۔۔آ من بخش تم اپنی گدی کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہو۔۔ "فائز رانا"
ابراہیم بخش کا ساتھ دیتے ہوئے تیزی سے اس پر چیخا۔۔۔

پورے ماحول پر گرم گرمی چھا گئی تھی۔۔۔

حویلی کے تقریبا تمام ہی مرد غصے سے لال پیلے ہوتے نظر آرہے تھے۔۔۔
مگر اس نوجوان کو کوئی پرواہ نہ تھی۔۔۔ وہ اطمینان سے اپنی گدی پر بیٹھا ان
سب کی سن رہا تھا۔۔۔

ابھی وہ ان کی بات سن ہی رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر سامنے زنانیوں میں
موجود کالی چادر میں لپٹی لڑکی پر گئی۔۔۔ سوائے آنکھوں کے اس کا چہرہ مکمل
ڈھکا ہوا تھا۔۔۔

پہلے اس نے آنکھیں چھوٹی کیں بغور دیکھنے کے لیے۔۔اور پھر اگلے ہی پل ہونٹوں کے کناروں پر ہلکی سی تبسم رقصاں ہوئی۔۔۔وہ اسے دیکھنے میں اتنا مگن ہوا تھا کے باقی سب کیا بول رہے ہیں اسے کچھ خبر نہیں۔۔اس کی توجہ تو فقط ابراہیم بخش کے اس جملے نے واپس کھینچی

" مت بھولو آمن۔۔۔جو تمہیں گدی پہ بیٹھا سکتا ہے۔۔۔وہ تمہیں اس گدی سے اتارنا بھی جانتا ہے۔۔۔"چار سال سے وہ نوجوان ان کے لیے نہایت فرمانبرداری اور خاموشی سے کام کر رہا تھا۔۔۔

اس لڑکے نے اس قدر محنت کی تھی۔۔کہ گرتے ہوئے کاروبار کو دوبارہ اس کے مقام پہ لا کھڑا کیا۔۔۔یہی سبب تھا کہ اندھا اعتماد کرنے لگے تھے ابراہیم بخش اس پر۔۔۔اسی لیے اسے اپنی زندگی میں اپنی گدی کا جانشین کیا۔۔۔اگر وہ جانتے کہ وہ لڑکا صرف گدی پہ بیٹھنے کی دیر ہے آنکھیں طوطا

چشم کی طرح بدل جائے گا۔۔ تو وہ کبھی اتنا بڑا فیصلہ نہ لیتے۔۔ مگر ابھی بھی دیر نہیں ہوئی تھی ان کے نزدیک۔۔۔ اسی لیے انہوں نے آمن کو کھلے الفاظوں میں وارننگ دی۔۔۔

نہیں دادا جان۔۔ مجھے عزت میرے خدا نے دی ہے۔۔۔ آپ تو صرف " ذریعہ بنے ہیں۔" اس گرما گرمی کے ماحول میں اس نوجوان کا تحمل سے دیا جواب۔۔ ابراہیم بخش کے تن بدن میں آگ لگانے کے لیے کافی تھا۔۔۔۔

آمن واقف تھا کہ چاہے کوئی بھی ادارہ ہو گاؤں میں۔۔ ان کے وفادار کتے ہر جگہ بھرے پڑے ہیں جو ان کے صرف ایک اشارے کے تابع بیٹھے ہیں۔۔۔ لیکن اس کے باوجود اس کی پیشانی پہ کوئی بل نہ تھا۔۔

اس کے پیچھے ہٹنے کا مطلب تھا اس کی بیوی کا پوری دنیا سے چھپ کر رہنا ۔۔۔ان کے نکاح کا لوگوں تک نہ پہنچنا۔۔۔اس کی بیوی کا غیر محفوظ ہونا۔۔۔جب داؤ پر اپنی زندگی اپنی محبت اپنی جان لگی ہو۔۔۔تو کوئی کیسے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔۔۔چار سال تیاری کی تھی اس نے اس میدانِ جنگ کی ۔۔۔فیل کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔پیچھے کیسے ہٹ سکتا تھا۔۔۔

"""آمن بخش۔۔۔۔ابھی کے ابھی اپنا آخری فیصلہ واپس لو۔۔۔ورنہ۔۔۔ احسن بخش نے اس کے سامنے آکر غضب ناک ہوتے ہوئے دھمکی دی۔۔۔۔

بس اس کے چاچا کا دھمکی دینا تھا۔۔کہ وہ کالی چادر میں لپٹی لڑکی تیزی سے اس نوجوان کے آگے آکر کسی مضبوط دیوار کی مانند کھڑی ہو گئی۔۔۔"ہاتھ تو لگائیں آپ ذرا میرے آمن کو اور پھر میں آپ کو دکھاؤں گی زونیشہ آمن

بخش چوہدری چیز کیا ہے۔۔۔"اس لڑکی کی بلوری آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔وہ چیر پھاڑ دینے والی نگاہوں سے تک رہی تھی انھیں۔۔۔

زونی کو اچانک وہاں دیکھ لوگ اتنا حیران نہیں ہوئے تھے۔۔جتنا اس کے اپنے نام کے ساتھ آمن بخش کا نام لینے پر ہوئے تھے۔۔۔

تم؟؟۔تم اور آمن۔۔۔۔"فائزرانا ابھی اس کے نام کا مطلب سمجھتے" ۔۔۔پوچھ ہی رہا تھا۔۔کے اس لڑکی کے پیچھے سے آنے والی رعب دار و بھرم آواز۔۔۔وہ جملہ تحمل واطمینان سے مکمل کر گئی۔۔

میاں بیوی ہیں۔۔۔"وہ حسین و جمیل نوجوان جیا کو گود میں لیے کھڑا ہوا" تھا۔۔۔

سب ہکا بکا ہو کر آمن کو دیکھنے لگے۔۔ کسی کو اعتبار نہیں آ رہا تھا کہ اس نے اپنی ہی کنیز سے نکاح کر لیا ہے۔۔۔

تم جیا کو لے کر یہاں بیٹھو۔۔ "وہ چھوٹی سی پری کیا جانے کہ اس کے ارد گرد کیا چل رہا ہے۔۔۔ زونی کو کالی چادر میں لپٹے ہونے کے باوجود وہ پہچان گئی تھی۔۔۔ اس نے فورا اپنی باہیں اس کی جانب پھیلائیں۔۔۔ تا کہ وہ اسے گود میں لے۔۔

زونی اس وقت سب سے لڑنا چاہتی تھی اپنے شوہر کے لیے۔۔۔ مگر آمن نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اطمینان دلایا۔۔ کہ وہ سب سنبھال لے گا۔۔ پھر جویریہ کو اس کی گود میں دے کر۔۔۔ اسے اپنی جگہ پر بیٹھا دیا۔۔

آمن نے دانستہ طور پر جویریہ کو شاہمیر کی بجائے زونی کو دیا۔۔۔تاکہ وہ اس ساری لڑائی سے دور رہے۔۔۔

زونی کو سرپنچ کی کرسی پہ بیٹھتا دیکھ۔۔۔سب ہی کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔

آمن اسے ہٹاؤ۔۔۔یہ زنانیوں کے بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے۔۔۔تم اسے بیٹھا" کر توہین کر رہے ہو ہمارے باپ داداؤں کی۔۔۔" فائزرانا غصے سے پاگل ہوتے۔۔۔اپنی گن سے نکال کر اس کی جانب کر۔۔۔برہمی سے گویا ہوا۔۔۔

یہ میری شرعی و قانونی طور پر زوجہ ہے۔۔میرے مرنے کے بعد اسی کا " حق ہے میرے بعد یہاں پر بیٹھنے کا۔۔۔اگر وہ میری حیات میں اس کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔۔۔تو مجھے نہیں لگتا یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ ہے کے اس پر خون

خرابہ کیا جائے۔۔۔"اس کے تحمل اور اطمینان سے جواب دیتے ہی احسن بخش غصے سے دھاڑا۔۔

"اب کیا ہم مردوں پر یہ ناقص العقل زنانی بیٹھے گی؟؟۔۔ہم مر نہ جائیں یہ دن دیکھنے سے پہلے۔۔۔"

"بالکل ابا۔۔آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہمیں مر جانا چاہیے ایک زنانی کی پیروی کرنے سے پہلے۔۔۔لیکن کیا پھر ہمیں اس عقلمند مرد کی پیروی کرنی چاہیے جو خود بھی دوزخ کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہے۔۔اور ہمیں بھی اپنے پیچھے لے کر بڑی شان سے چل رہا ہے؟؟؟۔۔۔"شاہ میر بخش چوہدری کا چوٹ کرنے کے لیے کیا گیا سوال۔۔۔ابراہیم بخش کا چہرہ انگاروں کی مانند سرخ کر گیا تھا۔۔۔

تم ہمارے لیے یہ جملے ادا کر رہے ہو؟؟۔۔"ابراہیم بخش کو جیسے یقین نہ آیا ہو۔۔کے ان کا اتنا فرمانبردار پوتا انہی کے مخالف سمت کھڑا ہو کر۔۔سب کے سامنے انہیں یوں ذلیل کر رہا ہے۔۔

غصے کی شدت سے ان کا پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔مگر مقابل کھڑا نوجوان اتنا ہی پر سکون تھا۔۔۔جتنا پہلے۔۔۔وہ ٹینشن لینے والوں میں سے کبھی تھا ہی نہیں۔۔ہمیشہ دینے والوں میں سے تھا۔۔۔

آپ خود سمجھدار ہیں"اس کے مفاہمانہ انداز میں کہتے ہی۔۔۔ابراہیم " بخش کے تن بدن میں آگ بھڑک اٹھی۔۔۔۔وہ ایک جست میں اس تک پہنچے تھے۔۔

اگلے ہی پل۔۔۔ایک زوردار طمانچہ اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔ جس کی گونج پورے مجمعے نے سنی تھی۔۔۔

" میں ابراہیم بخش چوہدری آمن بخش چوہدری اور شاہمیر بخش چوہدری کو اپنی جائیداد سے عاق کرتا ہوں " شاہمیر کی آنکھیں ایک دو لمحوں کے لیے حیرت سے پھیلیں۔۔۔اور پھر نارمل ہو گئیں۔۔۔سچ کہا جائے تو اسے ابراہیم بخش سے اتنے بڑے اور سخت فیصلے کی امید ہرگز نہ تھی۔۔۔

ابراہیم بخش نے بہت ساری شرائط کے ساتھ اپنے پوتا پوتی کو اپنی جائیداد کا وارث بنایا تھا۔۔ان شرائط میں سے ایک یہ بھی تھی۔۔۔کہ وہ جب چاہیں اپنی جائیداد ان سے واپس چھین سکتے ہیں۔۔۔اور سب واقف تھے کہ وہ یہ کام کر سکتے ہیں جائز اور ناجائز دونوں طریقوں سے۔۔۔وہ ان لوگوں میں سے ہیں ہی نہیں جن کی کوئی حدود ہو۔۔۔

شاہمیر کی بیوی اور بیٹی تھی۔۔ایک چھوٹی سی فیملی۔۔۔جس کی ذمہ داری تھی اس کے کندھوں پر۔۔۔وہ تعلیم مکمل کر چکا تھا اور ٹرینگ پر کراچی کے ایک بہت بڑے وکیل کے پاس کام کر رہا تھا۔۔مگر اسے تنخواہ نہیں ملتی تھی۔۔۔اب وہ اپنی بیوی اور بیٹی کو کیسے ایک اچھی زندگی دے سکے گا یہی سوچ۔۔۔اس کا دماغ مفلوج ہو رہا تھا۔۔

جہاں شاہمیر حیران و پریشان تھا۔۔وہیں دوسری جانب آمن مطمئین کھڑا تھا۔۔۔اسے اچھے سے علم تھا کہ بغاوت کی یہی سزا ملے گی۔۔۔یہی وجہ تو تھی کہ اس نے چار سال لگائے اپنی الگ سے کمپنی اسٹیبلش کرنے میں۔۔۔جس سے اس کے باپ دادوں کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔۔۔

وہ شاہ میر کو اپنے ساتھ اس لڑائی میں شامل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔اور نہ ہی اس نے کیا۔۔۔وہ الگ بات ہے کہ شاہمیر خود ہی اس نظام کے خلاف لڑنا چاہتا تھا شروع سے۔۔۔اس لیے میدان جنگ میں از خود ہی کود آیا۔۔۔

"اور ساتھ ساتھ تمہاری بیویوں کو بھی۔۔۔ "
ابراہیم بخش کے کہتے ہی فہیم بخش فوراً احتجاجاً گویا ہوا۔۔۔

" اپنے پوتوں کا غصہ میری بیٹیوں پہ کیوں نکال رہے ہیں آپ؟؟۔۔۔ان سب میں میری بیٹیوں کی کیا غلطی ہے؟؟۔۔"

یقیناً یہ ناانصافی ہی تھی۔۔لڑائی آمن اور شاہمیر کر رہے تھے۔۔زونی اور مریم کا تو ان سب سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا۔۔۔لیکن اس کے باوجود ان دونوں کو گھسیٹا گیا۔۔۔

ابراہیم بخش کی بات سن آمن کو سمجھ آگئی تھی۔۔۔کہ وہ علم رکھتے ہیں کہ اس کی ساری جائیداد زونی کے نام ٹرانسفر ہے۔۔۔

ابراہیم بخش چاہتے تھے کہ وہ دونوں نوجوان ہی سڑک پر آجائیں۔ پائی پائی کے محتاج ہو جائیں۔۔۔ لیکن ایسا کبھی ممکن نہیں ہو سکتا جب تک زونی اور مریم کے پاس جائیداد کا حصہ ہے۔۔۔یہی سبب تھا کہ ان دونوں بہنوں کو بھی لڑائی میں گھسیٹا۔۔۔یہ ان کا طریقہ تھا اپنے آگے ان سر کش لڑکوں سے گھٹنے ٹکوانے کا۔۔۔

"کیونکہ وہ تمہاری بیٹی ہی ہے جس کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔" ابراہیم بخش جو اباً طیش کے عالم میں دھاڑے۔۔۔

کیا وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔۔۔ کہ وہ زونی ہی ہے جس کی وجہ سے آمن بخش یہ سب کر رہا ہے۔۔۔

ہم آج ہی وکیل کو بلوا کر اپنی ساری جائیداد شہروز بخش کے نام کر دیں گے۔۔" بس ان کا اعلانیہ یہ جملہ ادا کرنا تھا۔۔۔ کہ بانو جو عورتوں میں کھڑی تھی اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔ اسے تو خوشی کے مارے ہارٹ اٹیک آنے کو تھا۔۔۔

شہروز کی آنکھیں بھی چمک اٹھی تھیں۔۔۔ اس کے تو کبھی خواب و خیالوں میں بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔ کہ پوری جائیداد اس کی جھولی میں یوں آن گرے گی۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔ جیسے آپ کی خواہش۔۔ میں اپنی بیوی کو لے کر یہاں سے جارہاہوں ہمیشہ کے لیے۔۔" اس حسین اور پر وقار نوجوان کے جملے سنتے ہی ۔۔۔زونی جیا کو گود میں لیے فوراہی کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

آمن نے سب کے سامنے ہی اپنی بیوی کا ہاتھ تھام کر اعلانیہ کہا۔۔۔اگلے ہی پل۔۔۔دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

اس لڑکی کی بلوری آنکھیں مسکراتی نظر آئیں۔۔۔اور وہ مسکراہٹ مقابل کو دلی طور پر سکون بخش رہی تھی۔۔۔ مگر ساتھ ساتھ حیران بھی کیا۔۔۔زونی تو کچھ بھی نہیں جانتی اس کی کمپنی اور کامیابیوں کے متعلق۔۔۔ پھر کیوں اتنی مطمئن وخوش ہے؟؟۔۔۔ وہ اب یہی سوچ رہا تھا۔۔

زونی نے جیا کو شاہمیر کو دیا۔۔

چلو۔۔"وہ نوجوان کبھی جان ہی نہیں سکتا زونی کی محبت کتنی گہری ہو چکی تھی اس کے لیے۔۔۔اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ امیر ہے یا غریب۔۔۔اس کے پاس پیسے ہیں یا نہیں۔۔۔فرق پڑتا تو فقط اس سے۔۔۔کہ وہ ساتھ ہے یا نہیں اور وہ ساتھ تھا اس لمحے۔۔۔

اور کیا چاہیے تھا اس لڑکی کو بھلا۔۔۔

" یہ تیری بیوی نہیں ہے آمن۔۔کنیز بیویاں نہیں ہوا کرتیں۔۔۔یہ کنیز ہے۔۔حویلی کی کنیز۔۔۔تجھے اسے سزا دینے کے لیے دیا گیا تھا۔۔نہ کہ بیوی بنانے کے لیے۔۔۔یہ تیرے ساتھ کہیں نہیں جانے والی۔۔۔یہ واپس حویلی جائے گی" فائزرانا تو کب سے انتظار میں بیٹھا تھا۔۔کہ آمن بخش

شادی کرے اور زونی سرونٹ کوارٹر میں شفٹ ہو۔۔اور پھر اسے موقع ملے اس لڑکی سے چن چن کر اپنے بدلے لینے کا۔۔۔

وہ اس لیے اب تک خاموش تھا کیونکہ آمن بخش کو ابراہیم بخش کا سپورٹ حاصل تھا۔۔۔ مگر اب حالات بالکل بدل چکے تھے اس لیے اسے ضرورت نہیں تھی مزید خاموش رہنے کی۔۔

فائزرانا کے کہتے ہی ابراہیم بخش اسے غراہٹ کے ساتھ تکنے لگے۔۔۔وہ کبھی نہیں چاہتے تھے یہ بات گاؤں والوں کے سامنے آئے کہ ان کی پوتی نے بھاگنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

ابھی ابراہیم فائزرانا سے کچھ کہتے۔۔۔اس سے قبل ہی وہ ایک جست میں زونی تک پہنچا۔۔۔

وہ کسی صورت آمن کو زونی کو لے جانے نہیں دینے والا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ زونی کے ہاتھ کو مس کرتا۔۔اس سے قبل ہی۔۔۔اس کی کلائی مضبوطی سے پکڑ کر کسی نے روکی۔۔۔

فائز نے نگاہ اٹھائی۔۔۔تو اس وجاہت سے مالا مال حسین نوجوان نے ایک زوردار مکا اس کے چہرے پر رسید کیا۔۔مکا اس قدر جاندار تھا کہ وہ ڈائریکٹ منہ کے بل جا کر میدان کی ریت پہ گرا۔۔۔

مجھے مارنے دیتے تو اچھا تھا۔۔۔۔"بجائے شکر گزار ہونے۔۔یا اپنے " شوہر کو احسان بھری نظروں سے تکنے کے۔۔۔الٹا وہ شرارتی گڑیا منہ بسور کر بولی۔۔۔

جس پر آمن نے بے بسی سے اپنا سر جھٹکا۔۔

تیری تو۔۔۔"پورے گاؤں والوں کے سامنے وہ مار کھا کے زمین پہ پڑا" تھا۔۔۔

اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ اسے خود پر ہنستے محسوس ہوئے۔۔۔

فائز کو اپنی شدید تذلیل محسوس ہوئی۔۔۔

وہ بپھر کر بدلہ لینے کی غرض سے دوبارہ اٹھا۔۔

اب میری باری۔۔۔" فائز چیختا ہوا ان کی جانب آ رہا تھا۔۔۔جیسے چیر پھاڑ " دے گا۔۔۔اسے غضب ناک حد تک پاگل ہو کر اپنی جانب آتا دیکھنے کے باوجود۔۔۔وہ دونوں میاں بیوی پر سکون انداز میں کھڑے تھے۔۔۔

زونی نے اعلانیہ کہا تا کہ آمن پیچھے رہے۔۔۔

"جیسے آپ کی خواہش بیگم صاحبہ۔۔۔ "
جورو کی غلامی میں سر تسلیم خم کرتا۔۔وہ دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر۔۔۔ایک قدم آہستگی سے پیچھے ہو گیا۔۔۔

فائز رانا نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ آ کر آمن پر حملہ کرنا چاہا۔۔۔لیکن وہ حملہ کر پاتا اس سے قبل ہی زونی اس کا ہاتھ پکڑ کر کمر کے پیچھے موڑ گئی تھی ۔۔۔پھر ایک زوردار لات پاؤں کے جوڑ پر مار کر۔۔۔اسے گھٹنوں کے بل

بیٹھادیا۔۔ صرف دو لمحے لگے اس لڑکی کو فائز رانا کو اس کے گھٹنوں پر لانے میں۔۔۔

سب منہ کھولے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے تھے۔۔

یاہ۔۔۔ میری بیوی۔۔ "آمن اس کا پیترا دیکھ۔۔۔ بے ساختہ ہی دل ہی" دل داد دے اٹھا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔ "زونی نے فائز کا ہاتھ اتنی زور سے موڑا تھا کہ اس کی چیخ بلند ہوئی" تھی پورے میدان میں۔۔۔

اس دن میں اپنی ماں کے غم میں تھی۔۔ صرف اس لیے تو اتنی بکواس" کر سکا تھا کمینے۔۔۔ ورنہ مجھے اپنی کنیز بنانے کا سوچنے پر ہی میں تجھے زندہ دفنا

دیتی۔۔۔ ہٹ۔۔۔" اس نے یہ جملہ ادا کرتے ہی ایک زوردار لات اس کی کمر پر رسید کی۔۔اور ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ جس پر وہ منہ کے بل جا کے دوبارہ ریت پر گرا۔۔۔

زونیشہ بخش چوہدری۔۔۔" ابراہیم بخش زور سے دھاڑے۔۔۔"

بس کر دادا۔۔۔ قبر میں پاؤں لٹکے ہیں تیرے۔۔۔۔ غلاظت کو پیٹ میں" لیے تو زمین پہ اکڑ کے کس بات پہ چلتا ہے؟؟۔۔ کیا بھول گیا کہ تجھے ایک دن موت آنی ہے۔۔۔ خود کو خدا نہ سمجھ اور نہ یہ سمجھ کہ تو زندگی بھر یہاں زندہ رہ کر حکومت کر سکے گا۔۔۔ کیا بھول گیا فرعون کے انجام کو؟؟۔۔۔ڈر میرے خدا سے۔۔۔ڈر ان لڑکیوں کی بددعاؤں سے جو تیرا دامن پکڑ لیں گی روزِ محشر۔۔۔ جن کی جانوں پہ تو نے ناحق ظلم کیا۔۔۔ کیا تو نے نہیں پڑھا قران میں۔۔۔ کہ عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو۔۔۔ڈر میرے خدا

سے ظالم۔۔۔ڈر۔۔۔۔ڈراس خدا سے جس کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔کیا تو نے نہیں جانا نمرود کے حشر کو؟؟؟۔۔۔جو ایک مچھر سے ہلاک ہوا۔۔۔"

اس لڑکی کے جملوں میں بلا کی تاثیر تھی۔۔۔

اور کیوں کر نہ ہوتی۔۔۔ تین سال اس لڑکی نے ایک کمرے میں بند ہو کر گزارے تھے۔۔۔اس کے انجینئر بننے کا خواب بھی کہیں بہت پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

وہ اپنے شوہر کو دن رات جس کام کے لیے محنت کرتا دیکھتی۔۔۔۔اسے چھیننے میں سامنے کھڑے طاقت کے نشے میں بدمست شخص نے ایک لمحہ نہ لگایا۔۔۔۔اسے لگ رہا تھا کہ آمن دکھا نہیں رہا۔۔۔ لیکن دادا کے اسے عاق کر دینے کے فیصلے سے یقیناً وہ تکلیف میں آگیا ہے۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ اچانک اسے شور کی آواز محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے آسمان کی جانب دیکھا باقی سب کی طرح۔۔۔

اسے ایک ہیلی کاپٹر اتا ہوا نظر آیا۔۔۔

جیسے جیسے وہ قریب آرہا تھا ویسے ویسے شور بھی بڑھ رہا تھا۔۔۔

سب کی توجہ اسی کی جانب تھی۔۔۔وہ وہیں میدان میں آکر لینڈ ہوا۔۔۔

چلو زو "زونی نے کبھی اپنی زندگی میں ہیلی کاپٹر کو اتنے قریب سے نہیں" دیکھا تھا۔۔ابھی وہ اسے حیرت سے دیکھ ہی رہی تھی۔۔۔کے آمن نے فورا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

اور پھر ابراہیم بخش کے روبرو آکے کھڑا ہوا۔۔۔

آجائیں سر۔۔"اسی لمحے سب نے دیکھا کہ میدان میں کالے رنگ کی "
پجارو کی قطار لگ گئی ہیں۔۔

ابراہیم بخش اور باقی سب کو خطرہ لاحق ہوا۔۔۔ کہ ان کے دشمنوں نے ان
پر اچانک حملہ کر دیا ہے۔۔۔

سب ہی اپنی گنیں لے کر ہاتھ میں کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔ جبکہ شاہ
میر گود میں جیا کو لیے۔۔۔ فوراً ہی خواتین کی جانب بڑھا تھا مریم اور اپنی ماں
کی حفاظت کرنے۔۔۔۔

گاڑیاں آ کر ان کے آگے ہی رکی تھیں۔۔۔ان میں سے دھڑادھڑ گارڈز نکلنے لگے۔۔۔جن کے ہاتھوں میں گنز موجود تھیں۔۔۔

سب سے آگے والی گاڑی میں سے ایک نوجوان نکلا۔۔۔جو گرے کلر کے پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔

اس نے پہلے پورے میدان کا تنقیدی جائزہ لیا۔۔۔اور پھر آمن کی جانب دیکھ۔۔۔نہایت تہذیب سے گویا ہوا۔۔۔

اس لڑکے کے آمن کو سر کہہ کر مخاطب کرتے ہی زونی سمیت سب ہی آمن کو الجھی و حیرت بھری نگاہ سے دیکھنے لگے تھے۔۔۔

گن نیچے کروائیں دادا۔۔۔یہ میرے ہی گارڈز ہیں۔۔۔یہ لوگ تب تک آپ کو نقصان نہیں پہنچائیں گے جب تک آپ مجھے اور میری بیوی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔۔۔۔میں بتادوں ان میں سے ایک کو بھی ہلکا لینے کی غلطی مت کیجئے گا۔۔میرا ایک ایک گارڈ آپ کے دس دس بندوں کو گرا دینے کی طاقت رکھتا ہے۔۔۔" اس کے جملے مانو ایٹم بم کی طرح سب کے سروں پر گرے۔۔

سب ہی اسے ہکا بکا ہو کر دیکھنے لگے تھے۔۔۔

ابراہیم بخش کا چہرہ مارے جلال کے سرخ ہوا۔۔۔

"یہ ؟۔۔۔یہ سب کیا ہے آمن ؟؟۔۔" وہ چاہ کر بھی پوچھے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔

او۔۔۔شاید میں آپ کو صحیح سے اپنا تعارف کرانا بھول گیا۔۔۔تو دادا" Aiza جان۔۔۔مجھ سے ملیں۔۔۔میں ہوں آمن بخش چوہدری۔۔۔ fragrance کا مالک۔۔۔شاید آپ نے نام نہ سنا ہو مگر میں آپ کو بتانا چاہوں گا جتنا آپ پورے سال میں کماتے ہیں ناں اتنا تو میں ایک ہفتے میں کما لیتا ہوں"آخری جملہ اس نے کان کے پاس آکر۔۔۔سر گوشی کرنے والے انداز میں جتاتے ہوئے ادا کیا۔۔۔

ابراہیم بخش بھلے عائزہ فریگرنس کمپنی کو نہ جانتے ہوں لیکن شاہ میر شہروز اور ہر وہ نوجوان جس کو خوشبوؤں کا شوق ہے وہ اس کمپنی کو بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

تقریباچار سال پہلے اس نوجوان نے اپنے کاروبار کی نئ بنیاد رکھی تھی فہیم کے ساتھ مل کر شہر میں۔۔۔

سسر اور داماد نے دن رات محنت کی تھی اس کاروبار کو فلک کی اونچائیوں تک لے جانے کے لیے۔۔۔

آمن دوطرفہ زندگی جی رہا تھا۔۔۔ایک طرف وہ ابراہیم بخش کا کاروبار سنبھال رہا تھا۔۔تاکہ وہ مطمئن رہیں۔۔۔۔تو دوسری جانب وہ اپنا نیا کاروبار بھی مسلسل چلا رہا تھا شہر میں۔۔۔ جس کی اس ذہین نوجوان نے کسی کو بھنک تک لگنے نہیں دی تھی۔۔۔

آپ کسی طاقتور کو تب ہی مات دے سکتے ہو جب اس سے زیادہ طاقتور بن جاؤ۔۔۔اور یہی اس نوجوان نے کیا تھا۔۔۔

آج اس کا کاروبار نہ صرف پاکستان بلکہ غیر ممالک تک میں پھیلا ہوا تھا۔۔۔

وہ دنیا بھر میں خوشبو کا سوداگر تھا۔۔۔ نام چلتا تھا اس کے برانڈ کا۔۔۔

(Aiza fragrance) اس کے پرفیومز کی ڈیمانڈ مارکیٹ میں دن بدن بڑھ رہی تھی۔۔۔ مگر کے مالک کو آج تک کسی نے دیکھا نہیں تھا۔۔۔

زونی حیرت سے اپنے برابر میں کھڑے نوجوان کو دیکھنے لگی۔۔۔ کیا وہ اسے جانتی بھی تھی؟؟۔۔۔

وہ عائزہ فریگرنس ہی استعمال کرتی تھی۔۔۔ کیونکہ آمن اسے اسی برانڈ کے ہمیشہ پرفیوم لا کر دیتا تھا شہر سے۔۔۔ لیکن انہیں استعمال کرتے وقت اس کے تو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آیا کہ اسی کا شوہر اس کمپنی کا مالک ہو سکتا ہے۔۔۔

ابھی کچھ وقت پہلے ہی اسے بیسٹ پرفیوم پروڈکٹ ہونے پر اوارڈ ملا تھا۔۔۔ جو چینلوں پر ٹیلی کاسٹ بھی ہو رہا تھا۔۔ زونی نے دیکھا تھا کہ اس اوارڈ شو میں پرفیوم کا مالک نہیں آیا تھا اوارڈ لینے بلکہ اس کا مینیجر آیا تھا۔۔۔ تب زونی نے بس یوں ہی کہہ دیا تھا ٹی وی دیکھتے ہوئے۔۔۔ کہ یہ بڑے لوگ بھی کتنے عجیب ہوتے ہیں اپنا ایک اوارڈ لینے بھی نہیں آسکتے۔۔۔ اس بات سے بے خبر کہ اس کمپنی کا مالک تو اسی کے برابر میں بیٹھا میک۔ بک پہ کام کرنے میں مشغول ہے۔۔۔

"تو تم مجھے دھوکہ دے رہے تھے اتنے سالوں سے۔۔۔ "

جو چاہے سمجھیں۔۔"اس کے نزدیک کسی کی رائے اہمیت نہیں رکھتی " تھی۔۔۔ سوائے اس کی بیوی کے۔۔۔

داداجان۔۔ میں اب آپ پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔۔۔ یا تو اپنی رضامندی کے " ساتھ مجھے سرپنچ بن کر یہ فرسودہ و بیہودہ قانون بدلنے دیں ہمارے گاؤں کے یا پھر لڑنے کی تیاری کریں۔۔۔ تین دن کا وقت دے کے جا رہا ہوں آپ کو۔۔۔ اچھی طرح سوچ کر فیصلہ کریں۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ فہیم چاچا بھی میرے ساتھ ہیں۔۔ اگر میں چلا گیا تو یاد رکھیے گا آپ کے ٹھاٹ بھاٹ ویسے بھی زیادہ دن نہیں چل سکیں گے۔۔۔۔ کیونکے آپ بھی جانتے ہیں میرے بعد کوئی ی اس قابل نہیں کے آپ کا پورا کاروبار سنبھال سکے چاہے وہ گاؤں

کی زمینیں ہوں یا شہر کی فیکٹریاں۔۔۔''اس نے آخری جملے سرگوشی کرنے والے انداز میں ادا کیے۔۔۔

جیسے سمجھا رہا ہو ابھی انھیں۔۔۔ مگر وہ مغرور آدمی کہاں سمجھنے والا تھا۔۔۔ جن پر دولت کا نشہ چڑھا ہوتا ہے ناں۔۔۔ وہ اتنی آسانی سے کچھ نہیں سمجھتے۔۔۔

ابراہیم بخش نے غرا کر آمن کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ اپنی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچ رہے تھے۔۔۔ بس نہ چلتا ہو اس لڑکے کا گلا اپنے ہاتھ سے دبا دیں۔۔۔ جوان کے سامنے تن کر کھڑے ہونے کی جرات کر رہا تھا۔۔۔

ہماری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تم پہ اعتبار کرنا تھی۔۔۔" ہیلی کاپٹر، " پجارو کی قطاریں اور اپنے ٹریننگ یافتہ گارڈز دیکھا کر یقیناً اس نوجوان نے اپنی

طاقت کی نمائش کی تھی۔۔۔ جسے دیکھنے کے بعد کوئی بھی سمجھدار انسان اس سے لڑنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ ابراہیم بخش اس کل کے بچے کے سامنے خود کو بے بس پا رہے تھے اور یہی بے بسی انہیں اعتراف کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔ کہ وہ پچھتا رہے ہیں اس پہ اعتبار کر کے۔۔۔

نہیں دادا جان۔۔۔ آپ کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی۔۔۔ میری " محبت کو کنیز بنانا تھی۔۔۔ "زونی نے محسوس کیا اس لمحے اس کی ہاتھ پہ آمن کی پکڑ مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

وہ ابراہیم بخش کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال ان کی غلطی کی تصحیح کرتا نظر آیا۔۔۔

آپ کو میری محبت کو صرف جسم کی ہوس تک محدود نہیں سمجھنا چاہیے" تھا۔۔۔"اس حسین نوجوان نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

فلحال تین دن ہیں آپ کے پاس۔۔اچھی طرح سوچ لیں۔۔۔میں کوئی " خون خرابہ نہیں چاہتا لیکن اگر کرنا پڑا تو یقین کریں میں پیچھے بھی نہیں ہٹوں گا۔۔۔"وہ انہیں وارن کرتا۔۔۔انہی کے سامنے اپنی بیوی کو لے کر ہیلی کاپٹر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

زونیشہ بخش چوہدری کبھی اس حسین نوجوان کے ہاتھ کو دیکھتی جو اسے تھامے ہوئے تھا۔۔۔تو کبھی اس ہیلی کاپٹر کو۔۔۔جو سامنے نظر آرہا تھا ۔۔۔تو کبھی ان گارڈز کو جو اس کے اگے نظر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔تو کبھی پیچھے مڑ کر اپنے خاندان و گاوں والوں کو۔۔۔۔

اس لڑکی نے تو کبھی خوابوں میں بھی نہیں سوچا تھا کہ آمن بخش چوہدری پورے گاؤں سے لڑ جائے گا صرف ایک اس کی خاطر۔۔۔

آمن نے پہلے ہیلی کاپٹر میں زونی کو بیٹھایا اور پھر خود بیٹھا۔۔۔

اس لمحے زونی کو اپنا آپ سنڈریلا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ جس کے شہزادے نے اس کی پوری زندگی بدل دی تھی۔۔۔

" ڈر تو نہیں لگ رہا ناں؟" وہ ابھی اپنی سوچوں میں مگن تھی کہ آمن کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی۔۔۔

"تم سے؟؟۔۔" مقابل نے فوراً ہی الجھ کر پوچھا۔۔۔

”تم مجھ سے کب سے ڈرنے لگیں بھلا؟؟۔۔۔میں اونچائی کی بات کر رہا تھا۔۔۔“اس نے نرمی سے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

اس نوجوان کو دیکھ کے کہیں سے بھی معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ ابھی کچھ دیر پہلے اپنے دادا اور پورے گاؤں سے لڑ کر آ رہا ہے۔۔۔

”او۔۔۔نہیں۔۔۔بس پیٹ میں تھوڑی گڑ گڑ سی ہو رہی ہے۔۔۔“وہ ہلکے سے مسکرا کر گویا ہوئی ی۔۔۔تو مقابل نے فوراً ہی اس کی نرمی سے پیشانی چومی۔۔۔

”یہ تمہارا اپنا ہے؟۔۔۔“خاصہ تجسس سے استفسار کیا۔۔۔

”ہمم۔۔ہمارا ہے۔۔۔“اس نے میرے کا لفظ ادا نہیں کیا۔۔۔اس نے ہمارا کہا۔۔۔۔اور یہ بات زونی نے نوٹ کر لی تھی۔۔۔

”یہ سب تم نے میرے لیے کیا ناں کالے بلے؟؟۔۔“اس وجیہہ مرد کے بازو میں اپنی باہیں ڈال۔۔۔اس کے کندھے پر ہلکا سہ سر ٹکا کر۔۔۔اس کی جانب دیکھتے۔۔۔ بڑے اشتیاق سے سوال کیا۔۔۔

سوال بھی وہ جس کا جواب پہلے سے ہی علم میں تھا۔۔۔

”جواب پتہ ہے تمہیں۔۔۔“وہ چھوٹی آنکھوں سے اسے دیکھتے۔۔۔جتا کر گویا ہوا۔۔۔۔

مگر تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔۔۔“ بڑے پیار سے ڈیمانڈ ”
کی۔۔۔

ہمم۔۔۔“ وہ گہری سوچ میں نظر آیا۔۔۔اور فقط ہمم کیا۔۔۔”

کیا ہمم ؟؟۔۔۔ایک ہاں بولنے میں زبان گھس رہی ہے ”
تمہاری؟؟۔۔۔“ مقابل جیسے بری طرح چڑھی۔۔

اس کا یوں چڑھ کر منہ پھولانا بھی آمن کو محظوظ کر رہا تھا۔۔۔

وہ شرارتی گڑیا آمن کے بازو سے اپنا ہاتھ نکال چکی تھی۔۔۔اور بس منہ
پھیرنے ہی والی تھی۔۔۔کہ مقابل نے فوراً ہی اس کے خوبصورت چہرے
کو اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔

زونیشہ بخش چوہدری تم میرے لیے آکسیجن کی مانند ہو۔۔۔کہ جب تک " تمہیں نہ دیکھوں۔۔۔مجھے لگتا ہے مجھے سانس نہیں آتی ٹھیک طرح۔۔۔ تمھاری محبت میری خون تک میں سرایت کر چکی ہے۔۔۔۔ہاں میں نے یہ سب تمہارے لیے کیا۔۔۔ابراہیم بخش تو کیا۔۔اگر تمہارے لیے مجھے دنیا کے تمام لوگوں سے بھی لڑنا پڑے تو میں لڑ جاؤں گا بغیر ایک لمحے بھی سوچے۔۔۔۔"اس کی بلوری آنکھوں میں جھانکتے۔۔۔محبت سے چور لہجے میں کہتا۔۔۔۔اسکی شدت الفت سے پیشانی چومنے لگا۔۔۔

یہ کوئی پہلی بار نہیں تھا جب وہ اظہار محبت کر رہا ہو۔۔۔لیکن اس کے باوجود وہ لڑکی ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گئی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھیں چمک رہی تھی امن کے اظہار محبت پر۔۔۔ جیسے ہر بار چمکتی تھیں۔۔۔۔

مقابل اس کی چمکتی انکھیں اور شرمیلا چہرہ دیکھ۔۔ مسکرا دیا تھا۔۔وہ مسکراہٹ نہایت ہی دل فریب تھی۔۔۔

❤*Husny Kanwal*❤

کچھ لفظ اپنا لمس رکھتے ہیں۔۔ بظاہر نہیں محسوس ہوتا کہ انہیں سننے کے بعد ہمارے دل پر یا دماغ پر اس کا کوئی اثر پڑا ہو۔۔ لیکن اہستہ اہستہ... وقتاً وقتاً ۔۔ نجما نجما۔۔۔ وہ اپنی جگہ از خود ہمارے ذہن و دل میں بناتے رہتے ہیں۔۔۔

آمن کی دی ہوئی دھمکی کو دو دن گزر چکے تھے۔۔۔

مگر انہیں آمن کی دھمکی سے کہیں زیادہ زونی کے جملے تنگ کر رہے تھے۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنے ذہن سے نکال نہیں پا رہے تھے انہیں۔۔۔